Presented by: Rana Jabir Abbas

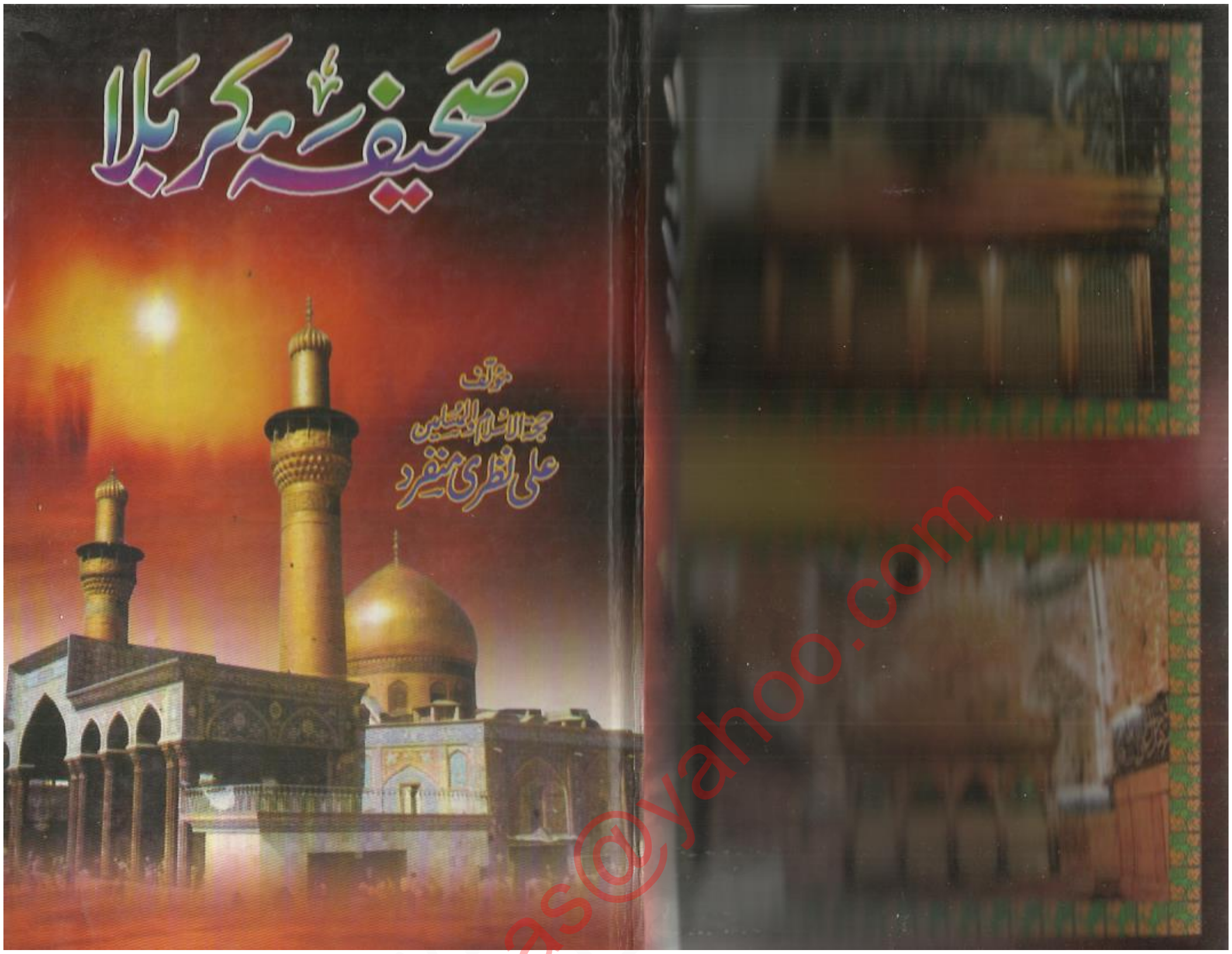

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

صحیفۂ کربلا

مؤلف

حجۃ الاسلام والمسلمین علی نظری منفرد

مترجم

نثار احمد زین پوری

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com

http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

نظری منفرد، علی،
صحیفۂ کربلا/ مؤلف علی نظری منفرد؛ مترجم نثار احمد زین پوری۔ قم: انصاریان، ۱۳۸۵،
۶۴۳ص.
ISBN: 964-438-053-3
عنوان اصلی: قصہ کربلا.
کتابنامہ بصورت زیرنویس.
۱. واقعہ کربلا، ۶۱ق. ۲. حسین بن علی (ع)، ۴-۶۱ق. ۳. شیعہ۔ جنبشہا و قیامہا. ۴. مختار بن ابی عبید، ۱-۶۷ق.
الف. زین پوری، نثار احمد، مترجم. ب. عنوان. ج. عنوان: قصہ کربلا.
BP۴۱/۵/ن۶ق۶۰۴۲ ۲۹۷/۹۵۳۴

صحیفۂ کربلا ترجمہ اردو

مؤلف: حجۃ الاسلام والمسلمین علی نظری منفرد
مترجم: نثار احمد زین پوری
کتابت: جعفر خان سلطانپوری
ناشر: انصاریان پبلیکیشنز
طبع اول: ۱۹۹۹-۱۴۲۰-۱۳۷۸
طبع دوم: ۲۰۰۶-۱۴۲۷-۱۳۸۵
چھاپخانہ: قدس
تعداد صفحات: ۶۴۸ص.
تعداد: ۲۰۰۰
سایز: ۲۲۹x۱۶۲mm
ISBN: ۹۶۴-۴۳۸-۰۵۳-۳

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

انصاریان پبلیکیشنز
پوسٹ بکس نمبر ۱۸۷
قم۔ جمہوری اسلامی ایران
فون نمبر: ۷۷۴۱۷۴۴ فیکس نمبر: ۷۷۴۲۶۴۷-۲۵۱-۰۰۹۸
Email: ansarian@noornet.net
www.ansariyan.org&www.ansariyan.net

فہرست مطالب

[illegible]ات ۲
فہرست مطالب ۵
[illegible] ناشر ۱۹
[illegible] مترجم ۲۱
[illegible] کتاب ۲۳
[illegible]ش ۲۵
[illegible] خصوصیات ۲۷
نام کتاب ۲۸
پیش گفتار ۳۲
رسولؐ اور ولادت حسینؑ ۳۳
رسم نام گذاری ۳۴
شمایل ۳۵
شخصیت ۳۵
روایات کی روشنی میں ۳۸

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

شہادت کی پیشین گوئی ۔۔۔۔۔ ۴۰

پہلا حصہ، مدینہ سے مدینہ تک،

فصل اول، مدینہ میں، ۔۔۔۔۔ ۴۷

اہل کوفہ کا خط ۔۔۔۔۔ ۴۷

جعدہ بن ہبیرہ کے بیٹے، ۔۔۔۔۔ ۴۷

امام کا خط اہل کوفہ کے نام ۔۔۔۔۔ ۴۸

حجر بن عدی کی شہادت ۔۔۔۔۔ ۴۹

معاویہ پر تنقید ۔۔۔۔۔ ۴۹

شہادت عمرو بن الحمق خزاعی ۔۔۔۔۔ ۵۰

نیرنگ معاویہ ۔۔۔۔۔ ۵۱

معاویہ کا خط امامؑ کے نام ۔۔۔۔۔ ۵۴

امامؑ کا جواب معاویہ کے نام ۔۔۔۔۔ ۵۵

مکہ میں اجتماع ۔۔۔۔۔ ۵۸

احنف بن قیس ۔۔۔۔۔ ۶۱

معاویہ کا خط حاکم مدینہ کے نام ۔۔۔۔۔ ۶۲

معاویہ کا سفر مدینہ کی طرف ۔۔۔۔۔ ۶۲

عائشہ سے ملاقات، ۔۔۔۔۔ ۶۳

معاویہ کا سفر مکہ کی طرف ۔۔۔۔۔ ۶۴

معاویہ کی زندگی کا خاتمہ ۔۔۔۔۔ ۶۵

معاویہ کا خط یزید کے نام ۔۔۔۔۔ ۶۶

باپ کے بعد یزید کا خطبہ ۔۔۔۔۔ ۶۷

تعزیت ۔۔۔۔۔ ۶۸

یزید کا خواب ۔۔۔۔۔ ۶۸

مدینہ کے حاکم کے نام یزید کا خط ۔۔۔۔۔ ۶۹

مروان سے مشورہ ۔۔۔۔۔ ۷۰

ولید سے ملاقات ۔۔۔۔۔ ۷۲

مروان کی ملاقات ۔۔۔۔۔ ۷۳

قبر رسولؐ سے رخصت ۔۔۔۔۔ ۷۵

والدہ اور بھائی سے رخصت ۔۔۔۔۔ ۷۵

محمد بن حنفیہ کو وصیت ۔۔۔۔۔ ۷۶

محمد بن حنفیہ کی پیشکش ۔۔۔۔۔ ۷۷

امامؑ کا جواب ۔۔۔۔۔ ۷۸

بنی ہاشم کی عورتوں کا گریہ ۔۔۔۔۔ ۷۹

شہادت سے آگہی ۔۔۔۔۔ ۸۰

دوسری فصل، مدینہ سے مکہ تک، ۸۳

امامؑ کی روانگی مدینہ سے مکہ کی طرف ۔۔۔۔۔ ۸۳

ایک ملاقات ۔۔۔۔۔ ۸۵

تیسری فصل، مکہ میں ۸۷

مکہ میں داخلہ ۔۔۔۔۔ ۸۷

قبر خدیجہ کی زیارت ۔۔۔۔۔ ۸۸

اہل بصرہ کے نام خط ۔۔۔۔۔ ۸۸

منذر بن جارود کا ردعمل ۔۔۔۔۔ ۸۹

…سعود کا ردعمل ۔۔۔۔۔ ۹۰

…سعود کا خط امام حسینؑ کے نام ۔۔۔۔۔ ۹۲

…بن نبیط ۔۔۔۔۔ ۹۳

…کوفہ کے خطوط ۔۔۔۔۔ ۹۴

…حسینؑ کا خط اہل کوفہ کے نام ۔۔۔۔۔ ۹۷

…بن عقیل کی کوفہ روانگی ۔۔۔۔۔ ۹۸

…کا خط امام حسینؑ کے نام، ۔۔۔۔۔ ۹۹

…حسینؑ کا خط ۔۔۔۔۔ ۹۹

…گھر ۔۔۔۔۔ ۱۰۰

…ابی شبیب شاکری کی تقریر ۔۔۔۔۔ ۱۰۱

…بیعت ۔۔۔۔۔ ۱۰۲

…خط ۔۔۔۔۔ ۱۰۲

…کوفہ کی تقریر ۔۔۔۔۔ ۱۰۳

…معاویہ کا غلام ۔۔۔۔۔ ۱۰۴

…کا خط عبیداللہ بن زیاد کے نام ۔۔۔۔۔ ۱۰۵

…زیاد کی تقریر ۔۔۔۔۔ ۱۰۶

…عبیداللہ کی روانگی ۔۔۔۔۔ ۱۰۶

…عبیداللہ کا داخلہ ۔۔۔۔۔ ۱۰۷

…عبیداللہ کا خطبہ ۔۔۔۔۔ ۱۰۸

…دہشت گردی ۔۔۔۔۔ ۱۰۹

…اور ملازموں سے برتاؤ، ۱۱۰

ہانی کے گھر ۔۔۔۔۔ ۱۱۰

کوفہ میں شریک بن اعور کی آمد ۔۔۔۔۔ ۱۱۱

ہانی اور شریک کی عیادت کیلئے ۔۔۔۔۔ ۱۱۱

شریک اور عبیداللہ کے قتل کا منصوبہ ۔۔۔۔۔ ۱۱۲

قتل نہ کرنے کی وجہ ۔۔۔۔۔ ۱۳

شریک ابن اعور کا انتقال ۔۔۔۔۔ ۱۱۴

معقل عبیداللہ بن زیاد کا جاسوس ۔۔۔۔۔ ۱۱۵

ہانی بن عروہ کے خلاف سازش ۔۔۔۔۔ ۱۱۶

ہانی کی گرفتاری ۔۔۔۔۔ ۱۱۶

ہانی اور مسلم ابن عمرو باہلی ۔۔۔۔۔ ۱۱۸

ہانی کی اہانت ۔۔۔۔۔ ۱۱۹

قبیلہ مذحج کی شورش ۔۔۔۔۔ ۱۲۰

ابن زیاد کی تقریر ۔۔۔۔۔ ۱۲۱

مسلمؑ کا قیام اور دارالامارہ کا محاصرہ ۔۔۔۔۔ ۱۲۲

محاصرہ شکنی کیلئے عبیداللہ کا منصوبہ ۔۔۔۔۔ ۱۲۳

لوگوں کی گرفتاری ۔۔۔۔۔ ۱۲۵

مسلمؑ کی بے چارگی ۔۔۔۔۔ ۱۲۵

محمد بن کثیر کی گرفتاری ۔۔۔۔۔ ۱۳۶

طوعہ کے گھر ۔۔۔۔۔ ۱۲۷

جامع مسجد میں ابن زیاد کی تقریر ۔۔۔۔۔ ۱۲۸

نئے احکام کا صدور ۔۔۔۔۔ ۱۲۹

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

مسلمؑ کا خواب ـــــــ ۱۳۱
طوعہ کا بیٹا بلال ـــــــ ۱۳۲
شجاعت مسلمؑ ـــــــ ۱۳۴
مسلمؑ کی گرفتاری ـــــــ ۱۳۴
مسلم بن عمرو باہلی ـــــــ ۱۳۶
دربار ابن زیاد میں ـــــــ ۱۳۷
مسلمؑ کی وصیت ـــــــ ۱۳۹
شہادت مسلمؑ ـــــــ ۱۴۱
شہادت ہانی ـــــــ ۱۴۲
یزید کے نام ابن زیاد کا خط ـــــــ ۱۴۳
یزید کا جواب ـــــــ ۱۴۳
خاندان مسلمؑ کا مختصر تعارف ـــــــ ۱۴۴
مکہ میں امام حسینؑ کا خطبہ ـــــــ ۱۴۵
حرم کے تقدس کا تحفظ ـــــــ ۱۴۶
امام حسینؑ نے عراق اور عراق میں کوفہ کو کیوں انتخاب کیا
امامؑ اور محمد بن حنفیہ ـــــــ ۱۴۷
امام حسینؑ اور عمر بن عبد الرحمن ـــــــ ۱۴۸
مسور بن مخرمہ ـــــــ ۱۴۹
عبد اللہ بن عباس ـــــــ ۱۵۰
عبد اللہ بن عمر ـــــــ ۱۵۱
جابر ابن عبد اللہ انصاری ـــــــ ۱۵۲
ابن عباس اور عبد اللہ بن زبیر ـــــــ ۱۵۳
اوزاعی ـــــــ ۱۵۴
عبد اللہ بن جعفر کا خط ـــــــ ۱۵۴
امامؑ کا جواب ـــــــ ۱۵۵
عمرو بن سعید کا خط ـــــــ ۱۵۵
امامؑ کا جواب ـــــــ ۱۵۶

چوتھی فصل، مکہ سے کربلا تک ۱۵۷

ولید بن عتبہ کا خط ـــــــ ۱۵۸
راستوں کی ناکہ بندی ـــــــ ۱۵۸
عمرو بن سعید کا خط یزید کے نام ـــــــ ۱۵۹

مکہ سے کربلا تک کی منزلیں ۱۶۰

۱۔ ابطح ـــــــ ۱۶۰
۲۔ تنعیم ـــــــ ۱۶۱
۳۔ صفاح ـــــــ ۱۶۱
۴۔ وادی عقیق ـــــــ ۱۶۲
۵۔ وادی صفراء ـــــــ ۱۶۳
۶۔ ذات عرق ـــــــ ۱۶۳
۷۔ حاجر من بطن الرمہ ـــــــ ۱۶۴
قیس بن مسہر صیداوی کا ماجرا ـــــــ ۱۶۵
۸۔ فید ـــــــ ۱۶۶
۹۔ اجفر ـــــــ ۱۶۷

۱۰۔ خزیمیہ ـــــــ ۱۶۸
۱۱۔ شقوق ـــــــ ۱۶۸
۱۲۔ زرود ـــــــ ۱۷۰
زہیر بن قین سے ملاقات ـــــــ ۱۷۰
۱۳۔ ثعلبیہ ـــــــ ۱۷۲
ابو ہرہ ازدی ـــــــ ۱۷۵
بنت مسلمؑ ـــــــ ۱۷۵
نصرانی مسلمان ہوگیا ـــــــ ۱۷۶
۱۴۔ زبالہ ـــــــ ۱۷۶
عبد اللہ بن یقطر ـــــــ ۱۷۷
۱۵۔ القاع ـــــــ ۱۷۸
۱۶۔ عقبۃ البطن ـــــــ ۱۷۹
۱۷۔ شراف ـــــــ ۱۷۹
۱۸۔ ذوحسم ـــــــ ۱۸۱
۱۹۔ بیضہ ـــــــ ۱۸۶
۲۰۔ رہیمہ ـــــــ ۱۸۷
۲۱۔ عذیب الھجانات ـــــــ ۱۸۸
۲۲۔ قطقطانیہ ـــــــ ۱۹۱
۲۳۔ قصر بنی مقاتل ـــــــ ۱۹۱
ورد بن قیس ـــــــ ۱۹۲
۲۴۔ نینوا ـــــــ ۱۹۴

پانچویں فصل، کربلا میں داخلہ ۱۹۷

دعائے امام حسینؑ ـــــــ ۱۹۹
امامؑ کا خط اہل کوفہ کے نام ـــــــ ۱۹۹
انصار امامؑ کا اظہار خیال ـــــــ ۲۰۰
امام حسینؑ کے نام عبید اللہ کا خط ـــــــ ۲۰۲
عمار بن عبد اللہ ـــــــ ۲۰۳
تین محرم ـــــــ ۲۰۴
زمین کربلا کی خریداری ـــــــ ۲۰۴
آپؑ کے انصار کی زیرکی ـــــــ ۲۰۵
عمر بن سعد کا خط ـــــــ ۲۰۶
جواب خط ـــــــ ۲۰۷
عبید اللہ نخیلہ میں ـــــــ ۲۰۷
۴ محرم ـــــــ ۲۰۸
پانچ محرم ـــــــ ۲۰۹
لشکر عمر بن سعد کی تعداد ـــــــ ۲۱۰
چھ محرم ـــــــ ۲۱۰
دشمن کے لشکر کی کیفیت ـــــــ ۲۱۱
نصرت امام اور بنی اسد ـــــــ ۲۱۱
سات محرم ـــــــ ۲۱۲
آٹھ محرم ـــــــ ۲۱۳
یزید بن حصین ہمدانی اور عمر بن سعد کی ملاقات ۲۱۴

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

فرات سے پانی لانا	۲۱۵
امام حسینؑ اور عمر بن سعد کی ملاقات	۲۱۶
عبیداللہ بن زیاد کے نام ابن سعد کا خط	۲۱۷
افترا و بہتان	۲۱۸
جواب عبیداللہ،	۲۱۸
معزولی کی دھمکی	۲۱۹
نومحرم	۲۲۰
امان نامہ،	۲۲۱
امان نامہ ٹھکرا دیا	۲۲۱
اعلان جنگ	۲۲۱
عبادت کیلئے ایک شب کی مہلت	۲۲۳
شب عاشور امامؑ کا خطبہ	۲۲۴
امام حسینؑ کے انصار کا جواب	۲۲۵
محمد بن بشیر	۲۲۶
موت شہد سے زیادہ شیریں	۲۲۷
شہادت تک	۲۲۸
خندق	۲۲۸
ایک جماعت کا امام حسینؑ سے ملحق ہونا	۲۳۰
بریر اور حرب سبیعی	۲۳۰
نافع بن ہلال اور امام حسینؑ	۲۰۱
خواب	۲۳۲
روز عاشورہ	۲۳۳
انصار حسینی کی تعداد	۲۳۴
فوج ابن سعد	۲۳۵
خطبہ امام حسینؑ	۲۳۶
شمر سے گفتگو	۲۳۸
ابن ابی جویریہ و تمیم بن حصین	۲۳۹
عبداللہ بن حوزہ	۲۳۹
مسروق کی تنبیہ	۲۴۰
زہیر بن قین کا خطبہ	۲۴۱
خطبہ بریر	۲۴۲
ہمہمہ	۲۴۴
امام حسینؑ کا دوسرا خطبہ	۲۴۴
امام حسینؑ کا ایک اور خطبہ	۲۴۸
حر بن یزید	۲۴۹
آواز غیبی	۲۵۱
حملہ کا حکم	۲۵۲
اصحاب حسینؑ کی شہادت	۲۵۲
پہلے حملہ میں شہید ہونے والے	۲۵۳
نصر کا نزول	۲۶۱
استغاثہ	۲۶۲
سائر شہداء	۲۶۲

آخری نماز	۲۷۸
اپنے اصحاب سے امام حسینؑ کا خطاب	۲۹۴
اصحاب حسینؑ کی جنگ	۲۹۶
خیام پر حملہ	۲۹۶
ضحاک بن عبداللہ	۲۹۷
امام حسینؑ کے اصحاب کی شجاعت و شرافت کا اعتراف	۲۹۸
شہدائے بنی ہاشم،	۲۹۹
شہزادان عقیل بن ابی طالب	۳۰۳
شہزادان جعفر بن ابی طالب،	۳۰۵
امام حسنؑ کے بیٹے	۳۰۷
امیر المومنینؑ کے بیٹے	۳۱۰
آخری گھڑیاں اور شیر خوار بچہ	۳۱۸
اہلبیتؑ کے شہداء	۳۱۹
امام حسینؑ کے اشعار	۳۲۰
امام حسینؑ کا استغاثہ	۳۲۲
حضرت سجادؑ سے وصیت	۳۲۵
امام حسینؑ کی رخصت	۳۲۵
امام حسینؑ کی جنگ	۳۲۶
آخری خطبہ	۳۲۸
آخری رخصت	۳۲۹
وحشیانہ حملہ	۳۳۰
تین بھال کا تیر	۳۳۰
خیام پر یورش	۳۳۱
دعائے امام حسینؑ	۳۳۲
مناجات	۳۳۴
شہادت	۳۳۴
فریاد زینبؑ	۳۳۵
ہلال بن نافع	۳۳۵
آخری لمحے	۳۳۶
فرمان قتل	۳۳۷
قاتل کی تعیین	۳۳۷
ملائکہ میں کہرام	۳۳۸
خبر شہادت	۳۳۸
آخری شہید	۳۳۹
ذوالجناح	۳۳۹
انقلاب	۳۴۰
تاریخ شہادت	۳۴۲
امامؑ کے زخموں کی تعداد	۳۴۳
شہادت کے بعد	۳۴۳
خیام کی تاراجی	۳۴۵
حمیدہ بنت مسلمؑ	۳۴۷
خیام میں آتش زنی،	۳۴۷

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

انعام کی درخواست ۳۴۹
ظلم کی انتہا ۳۴۹
جمّال کا واقعہ ۳۵۰
امامؑ کے زخمی اصحاب ۳۵۱
جن شہداء کی مائیں کربلا میں موجود تھیں ۳۵۱
اصحاب رسولؐ ۳۵۲
شہداء کربلا کی تعداد ۳۵۳
جو انصار شہید نہیں ہوئے ۳۵۴
جو لوگ امام حسینؑ کے بعد شہید ہوئے ۳۵۵
طفلان مسلمؑ ۳۵۶
دشمن کا نقصان ۳۶۲
وقت شہادت امامؑ کی عمر ۳۶۳
سر مقدس ۳۶۴
سروں کی تقسیم ۳۶۵
کربلا سے سفر ۳۶۵
اسیروں کی تعداد ۳۶۶
بنی ہاشم کے قیدی مرد ۳۶۶
بنی ہاشم کی اسیر عورتیں ۳۶۷
غیر بنی ہاشم کی اسیر عورتیں ۳۶۹
اسیروں کا قافلہ ۳۷۰
زینب مقتل میں ۳۷۱
زینب کبریٰؑ کے سخن ۳۷۲
سکینہ اور لاش حسینؑ ۳۷۴
شہداء کے مطہر بدن ۳۷۶
ایک آدمی کے مشاہدات ۳۷۶
تدفین ۳۷۷
لاشیں دن میں دفن ہوئیں یا رات میں ۳۷۹

چھٹی فصل، کوفہ میں ۳۸۱

کوفہ میں اسیروں کا داخلہ ۳۸۱
سب سے پہلے نیزہ پر چڑھایا جانے والا سر ۳۸۴
بے کجاوہ اونٹ ۳۸۵
خبر غیبی ۳۸۶
حضرت زینبؑ کا خطبہ ۳۸۶
خطبہ ام کلثوم ۳۹۰
امام زین العابدینؑ ۳۹۲
کوفہ کا دارالامارہ ۳۹۵
دربار ابن زیاد ۳۹۵
امام سجادؑ کے قتل کا حکم ۳۹۶
امام حسینؑ کا سر مقدس ۳۹۸
زندان کوفہ ۴۰۰
عبید اللہ کا خط یزید کے نام ۴۰۰
اسیروں کے داخل ہونے کے بعد کوفہ کے حالات ۴۰۱

عبد اللہ بن عفیف ازدی ۴۰۲
جندب بن عبد اللہ ۴۰۵
عمر بن سعد کی پشیمانی ۴۰۶
مختار دارالامارہ میں ۴۰۷
مدینہ میں خبر شہادت ۴۰۸
عبد اللہ بن جعفر ۴۰۹
ام سلمہ ۴۱۱
ندائے غیبی ۴۱۱
مکہ میں خبر شہادت ۴۱۲
ربیع بن خثیم ۴۱۳
بصرہ اور حسن بصری ۴۱۴

ساتویں فصل، کوفہ سے شام تک ۴۱۵

شام کی طرف روانگی ۴۱۵
منازل ۴۱۶
پہلی منزل ۴۱۷
تکریت ۴۱۸
۳، مشہد النقطہ ۴۱۹
۴، وادی النخلہ ۴۱۹
۵، موصل ۴۲۰
۶، نصیبین ۴۲۱
۷، عین الوردہ ۴۲۲
۸، رقّہ ۴۲۲
۹، جوسق ۴۲۲
۱۰، دعوات ۴۲۳
۱۱، حلب ۴۲۴
۱۲، قنسرین ۴۲۴
۱۳، معرۃ النعمان ۴۲۶
۱۴، شیزر ۴۲۶
۱۵، کفر طالب ۴۲۶
۱۶، سیبور ۴۲۷
۱۷، حماۃ ۴۲۷
۱۸، حمص ۴۲۸
۱۹، بعلبک ۴۲۸
اغیار اور سر مطہر ۴۳۰
۲۰، دمشق ۴۳۱

آٹھویں فصل، شام میں داخلہ ۴۳۳

شام کے باشندوں کا اعتقادی رجحان ۴۳۳
سہیل بن سعد الساعدی ۴۳۵
امام زین العابدینؑ کے اشعار ۴۳۷
ابراہیم بن طلحہ ۴۳۸
دربار یزید ۴۳۸
سکینہ بنت الحسینؑ ۴۴۳

Presented by: Rana Jabir Abbas

یزید شراب پیتا ہے ۔ ـــــــ ۴۴۷
روم کا سفیر یزید کے دربار میں ـــــــ ۴۴۸
خطبہ زینب کبریٰ ـــــــ ۴۴۹
امام زین العابدینؑ کا خطبہ ـــــــ ۴۵۶
خطبہ امامؑ کا اثر ـــــــ ۴۶۲
منہال بن عمرو ـــــــ ۴۶۴
شامیوں کو یزید سے نفرت ـــــــ ۴۶۵
ہند کا خواب ـــــــ ۴۶۵
شام میں عزاداری ـــــــ ۴۶۷
چوتھے امامؑ کی تین خواہش ـــــــ ۴۶۸

نویں فصل، شام سے مدینہ تک ۴۷۱

شام سے روانگی ـــــــ ۴۷۱
اربعین ـــــــ ۴۷۲
کربلا میں قیام ـــــــ ۴۷۸
کربلا سے روانگی ـــــــ ۴۷۹

دسویں فصل، مدینہ میں ۴۸۱

بشیر مدینہ میں ـــــــ ۴۸۱
کاروان کربلا کا استقبال ـــــــ ۴۸۳
صوحان بن صعصعہ ـــــــ ۴۸۶
محمد بن حنفیہ ـــــــ ۴۸۶
مدینہ میں داخلہ ـــــــ ۴۸۸
ام سلمہ ـــــــ ۴۸۹
ام البنین ـــــــ ۴۸۹
اہلبیتؑ کی عزاداری ـــــــ ۴۹۱
رباب زوجۂ امام حسینؑ ـــــــ ۴۹۱
دختر عقیل کا مرثیہ ـــــــ ۴۹۳
حضرت سجاد کی اشک فشانی ـــــــ ۴۹۴
امام حسینؑ پر اصحاب رسولؐ کی اشک فشانی ـــــــ ۴۹۵
عقیلہ کا قلق ـــــــ ۴۹۵
یزید اور ابن مرجانہ کا شکریہ ـــــــ ۴۹۵

گیارہویں فصل، فضیلت زیارت امام حسینؑ

زیارت مستحب ہے یا واجب ـــــــ ۴۹۹

دوسرا حصّہ، صحیفۂ انتقام ۵۰۱

پہلی فصل، شیعہ شہادت حسینؑ کے بعد ۵۰۳

پشیمانی ـــــــ ۵۰۳
قید خانہ سے خط ـــــــ ۵۰۴
یزید کا خط ـــــــ ۵۰۵
توابین ـــــــ ۵۰۶
مسیب بن نجبہ کی تقریر ـــــــ ۵۰۷
رفاعہ بن شداد کی تقریر ـــــــ ۵۰۸
سلیمان بن صرد کی تقریر ـــــــ ۵۰۸
مدائن والوں کے نام ـــــــ ۵۱۰

ت جواب ـــــــ ۵۱۰
اہل بصرہ کے نام ـــــــ ۵۱۰
یزید کی ہلاکت ـــــــ ۵۱۱
عبداللہ بن زبیر کی بیعت ـــــــ ۵۱۲
مختار مکہ جاتے ہیں ـــــــ ۵۱۲
ابن زیاد یزید کی ہلاکت کے بعد ـــــــ ۵۱۴
عامر بن مسعود ـــــــ ۵۱۶
بصرہ سے فرار ـــــــ ۵۱۶
شام کی طرف ـــــــ ۵۱۷
عبداللہ بن یزید اور ابراہیم بن محمد ـــــــ ۵۱۸
عبداللہ بن یزید کی تقریر ـــــــ ۵۱۹
توابین کی تحریک کا آغاز ـــــــ ۵۲۰
سلیمان بن صرد کا خطبہ ـــــــ ۵۲۰
عبداللہ بن سعد ـــــــ ۵۲۱
عبداللہ بن یزید اور سلیمان بن صرد ـــــــ ۵۲۲
توابین کربلا میں ـــــــ ۵۲۲
سلیمان کا خطبہ ـــــــ ۵۲۴
کربلا سے روانگی ـــــــ ۵۲۵
عبداللہ بن یزید کا خطبہ ـــــــ ۵۲۵
قرقیسیا ـــــــ ۵۲۶
شام سے لشکر کی روانگی ـــــــ ۵۲۷
عین الوردہ ـــــــ ۵۲۸
سلیمان بن صرد کا خطبہ ـــــــ ۵۲۹
حصین و شرجیل کی آمد ـــــــ ۵۳۰
ادہم بن محرز کی آمد ـــــــ ۵۳۰
سلیمان کا مارا جانا ـــــــ ۵۳۱
مسیب بن نجبہ ـــــــ ۵۳۱
عبداللہ بن سعد ـــــــ ۵۳۲
رفاعہ بن شداد ـــــــ ۵۳۲
عبداللہ بن وال ـــــــ ۵۳۳
عبداللہ بن عوف بن احمر ـــــــ ۵۳۳
عبداللہ بن عزیز کنانی ـــــــ ۵۳۴
کوفہ واپسی ـــــــ ۵۳۵
امداد ـــــــ ۵۳۵
شام میں توابین کی خبر ـــــــ ۵۳۶

دوسری فصل، قیام مختار ۵۳۷

مختار ـــــــ ۵۳۷
جوانی ـــــــ ۵۳۸
خصوصیات ـــــــ ۵۳۹
ائمہ کی نظر میں ـــــــ ۵۳۹
مختار آغوش علیؑ میں ـــــــ ۵۴۱
معبد بن خالد ـــــــ ۵۴۲

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

سفیرِ امام مختار کے گھر ۔۔۔۔ ۵۴۳
انقلاب مسلم علیؑ کے وقت ۔۔۔۔ ۵۴۳
مختار و میثم ۔۔۔۔ ۵۴۴
مختار توابین کے بعد ۔۔۔۔ ۵۴۵
مختار کا خط ۔۔۔۔ ۵۴۷
قید سے رہائی ۔۔۔۔ ۵۴۸
عبداللہ بن مطیع ۔۔۔۔ ۵۴۹
مختار کی گرفتاری کی سازش ۔۔۔۔ ۵۵۰
عبدالرحمن بن شریح ۔۔۔۔ ۵۵۱
محمد بن حنفیہ سے ملاقات ۔۔۔۔ ۵۵۱
محمد بن حنفیہ کی باتیں ۔۔۔۔ ۵۵۲
امام زین العابدینؑ سے اجازت طلبی، ۔۔۔۔ ۵۵۳
کوفہ واپسی ۔۔۔۔ ۵۵۳
عبدالرحمن بن شریح کی تائید ۔۔۔۔ ۵۵۴
ابراہیم بن مالک اشتر ۔۔۔۔ ۵۵۵
ابراہیم بیعت کرتے ہیں ۔۔۔۔ ۵۵۷
خروج مختار ۔۔۔۔ ۵۵۸
ایاس بن مضارب ۔۔۔۔ ۵۵۹
خروج کا حکم ۔۔۔۔ ۵۶۱
زحر بن قیس کی فوج پر حملہ ۔۔۔۔ ۵۶۲
سوید بن عبدالرحمن ۔۔۔۔ ۵۶۲
ابو عثمان نہدی اور قبیلہ شاکر ۔۔۔۔ ۵۶۳
قبیلہ خثعم ۔۔۔۔ ۵۶۴
مسجد میں اجتماع ۔۔۔۔ ۵۶۴
نعیم کا مارا جانا ۔۔۔۔ ۵۶۵
مختار کا محاصرہ ۔۔۔۔ ۵۶۶
یزید بن انس کی تقریر ۔۔۔۔ ۵۶۶
راشد بن ایاس کا قتل ۔۔۔۔ ۵۶۷
حسان بن فائد ۔۔۔۔ ۵۶۷
عمرو بن حجاج کا مشورہ ۔۔۔۔ ۵۶۹
ابن مطیع کا خطبہ ۔۔۔۔ ۵۶۹
ابن مطیع کا محاصرہ ۔۔۔۔ ۵۶۹
کوفہ میں داخلہ ۔۔۔۔ ۵۷۰
نوفل بن مساحق ۔۔۔۔ ۵۷۱
دارالامارہ کا محاصرہ ۔۔۔۔ ۵۷۲
شرفاء کیلئے امان ۔۔۔۔ ۵۷۲
مختار کا خطبہ ۔۔۔۔ ۵۷۳
مختار کی بیعت ۔۔۔۔ ۵۷۴
بیت المال کی تقسیم ۔۔۔۔ ۵۷۵
شہروں کیلئے گورنروں کی روانگی ۔۔۔۔ ۵۷۶
مروان بن حکم کی ہلاکت، ۔۔۔۔ ۵۷۷
انتقام کا آغاز ۔۔۔۔ ۵۷۷

[illegible] ۔۔۔۔ ۵۷۸
[illegible] کے نام خط ۔۔۔۔ ۵۷۸
[illegible] کا مارا جانا ۔۔۔۔ ۵۸۰
[illegible] کی وفات ۔۔۔۔ ۵۸۱
[illegible] عازب کا مشورہ ۔۔۔۔ ۵۸۱
[illegible] عازب کی غلط فہمی ۔۔۔۔ ۵۸۲
[illegible] کی وفات کی خبر ۔۔۔۔ ۵۸۲
[illegible] سازش ۔۔۔۔ ۵۸۳
[illegible] کا مشورہ ۔۔۔۔ ۵۸۴
[illegible] ۔۔۔۔ ۵۸۵
[illegible] سے جدا ہوتا ہے ۔۔۔۔ ۵۸۵
[illegible] کرنے والوں سے جنگ ۔۔۔۔ ۵۸۶
[illegible] ۔۔۔۔ ۵۸۸
[illegible] ۔۔۔۔ ۵۸۸
[illegible] کا قتل ۔۔۔۔ ۵۸۹
[illegible] کرنے والوں کی سرکوبی ۔۔۔۔ ۵۸۹
[illegible] سے فرار ۔۔۔۔ ۵۹۰
[illegible] زبیدی ۔۔۔۔ ۵۹۱
[illegible] مطیع، ۔۔۔۔ ۵۹۱
[illegible] ۔۔۔۔ ۵۹۲
[illegible] ۔۔۔۔ ۵۹۳
گھوڑے دوڑانے والے ۔۔۔۔ ۵۹۵
دبابہ ۔۔۔۔ ۵۹۶
خولی کا قتل ۔۔۔۔ ۵۹۷
عمر بن سعد کا قتل ۔۔۔۔ ۵۹۷
مدینہ میں سر آتے ہیں ۔۔۔۔ ۶۰۰
شمر بن ذی الجوشن ۔۔۔۔ ۶۰۱
سنان بن انس ۔۔۔۔ ۶۰۲
حمید بن مسلم ۔۔۔۔ ۶۰۳
حرملہ بن کاہل ۔۔۔۔ ۶۰۳
حرملہ کے مظالم ۔۔۔۔ ۶۰۵
حکیم بن طفیل ۔۔۔۔ ۶۰۶
حکیم بن طفیل کے مظالم ۔۔۔۔ ۶۰۷
مرہ بن منقذ ۔۔۔۔ ۶۰۷
زید بن رقاد ۔۔۔۔ ۶۰۸
ابوالحتوف جعفی ۔۔۔۔ ۶۰۸
صالح بن وہب ۔۔۔۔ ۶۰۹
ابجر بن کعب ۔۔۔۔ ۶۰۹
بجدل بن سلیم ۔۔۔۔ ۶۱۰
عمرو بن صبیح ۔۔۔۔ ۶۱۰
سراقہ بن مرداس ۔۔۔۔ ۶۱۱
عبیداللہ بن زیاد سے جنگ ۔۔۔۔ ۶۱۱

Presented by: Rana Jabir Abbas
Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

مختار کی وصیت ـــــــ ۶۱۲
فوج کوفہ کی روانگی ـــــــ ۶۱۲
عمیر بن حباب ـــــــ ۶۱۳
ابراہیم بن اشتر کی تقریر ـــــــ ۶۱۴
فوج شام ـــــــ ۶۱۵
حملہ کا آغاز ـــــــ ۶۱۵
عبیداللہ بن زیاد کا قتل ـــــــ ۶۱۶
حصین بن نمیر کا قتل ـــــــ ۶۱۷
شرجیل کا قتل ـــــــ ۶۱۷
فتح موصل ـــــــ ۶۱۸
مختار کا مدائن آنا ـــــــ ۶۱۸
عبیداللہ کا سر مختار کے پاس ـــــــ ۶۱۹
عبیداللہ بن زیاد کا سر محمد بن حنفیہ کے پاس ـــــــ ۶۱۹
شعب عارم ـــــــ ۶۲۲
مکہ سے بنی ہاشم کا اخراج ـــــــ ۶۲۵
مصعب بن زبیر ـــــــ ۶۲۵
مہلب بن ابی صفرہ کی روانگی ـــــــ ۶۲۶
عبدالرحمٰن بن مخنف ـــــــ ۶۲۶
بصرہ سے مصعب کی روانگی ـــــــ ۶۲۷
غلطی یا خیانت ـــــــ ۶۲۸
حملہ کا آغاز ـــــــ ۶۲۸
فوج کی شکست ـــــــ
کوفہ کی طرف ـــــــ
حروراء ـــــــ
غلط مشورہ ـــــــ
مختار کا محاصرہ ـــــــ
مختار کا مشورہ ـــــــ
مختار اور سائب بن مالک ـــــــ
مختار کی صحیح پیشین گوئی ـــــــ
مختار کا قتل ـــــــ
بجیر بن عبداللہ ـــــــ
عبدالرحمٰن بن محمد بن اشعث ـــــــ
مسافر بن سعید ـــــــ
عبداللہ بن عمر ـــــــ
مختار کی مستورات ـــــــ
پیکر مختار ـــــــ
کوفہ میں امارت مختار کی مدت ـــــــ
عروہ بن زبیر ـــــــ
عبداللہ بن زبیر ـــــــ
قبر مختار ـــــــ

عرض ناشر

کیا آپ نے آج تک اس سلسلے میں غور و فکر کیا ہے کہ: ہمیں ہر جگہ، ہر وقت اور ہر صورت میں امام حسینؑ [illegible] زیارت کرنے اور ان سے التماس کی کیوں وصیت کی گئی ہے؟ پندرہ شعبان، شب قدر، شب [illegible] اور ہر نماز کے بعد امام حسینؑ کی زیارت کرنے اور پڑھنے کی اتنی تاکید کیوں کی گئی ہے؟

کیا آج تک آپ نے یہ سوچا ہے کہ امام حسینؑ کے نام سے ان کے چاہنے والوں کے دل بلکہ کبھی کبھی نہ ماننے [illegible] دل بھی ایسے ہی لرز جاتے ہیں جیسے قرآن کی آیات سے: واذا تلیت آیتہ وجلت قلوبھم۔

کیا کبھی آپ نے سوچا ہے کہ اگر دن میں پانچ یا چھ بار ایک ہی مجلس اور ہر بار ایک ہی مجلس کی تکرار کریں تو [illegible] و مصائب ہوتے ہیں کیوں؟

کیا آپ نے کبھی اس راز کا انکشاف کرنے کی کوشش کی ہے کہ واقعہ کربلا اور امام حسینؑ، چودہ سو سال کے [illegible]، عاشقوں اور دل باختہ لوگوں کے لئے زندہ ہیں،

اور ایسے ہی دسیوں سوال کا جواب امام جعفر صادقؑ نے اس طرح دیا ہے،

نفس المھموم لظلمنا تسبیح و ہمنا عبادہ

اگر ہم مصائب کی گہرائی کے بارے میں غور کریں اگر آل محمدؐ پر ہونے والے ظلم و ستم کا جائزہ لیں، اگر ہم صبر و [illegible] کو سمجھنا چاہیں، اگر ہم اخلاصِ عمل اور تقویٰ کا حقیقی مفہوم جاننا چاہیں اگر ہم توحید و خداشناسی

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کو جاننا چاہیں تو یہ سبھی امام حسینؑ اور کربلا میں مل جائے گا، رسولؐ فرماتے ہیں: حسینؑ منی وانا من حسینؑ
جملہ «انا من حسینؑ» ہے یعنی حسینؑ میرے دین کو زندہ رکھنے، اسے حیات بخشنے والے اور اس کی علت مبقیہ
ہیں، امام حسین علیہ السلام کے انقلاب سے صرف تشیع ہی «کہ یہی حقیقی اسلام ہے» باقی نہیں رہا بلکہ تسنن
بھی بہر صورت باقی رہ گئی اگر امام حسینؑ کا انقلاب نہ ہوتا تو کچھ بھی باقی نہ بچتا کیونکہ خلافت ظاہری پر بیٹھنے
والے نے شقاوت کی انتہا کردی تھی کہتا تھا:

لعبت ھاشم بالملک فلا خبر جاء ولا وحی نزل «

اگر انسان تھوڑا غور و فکر سے کام لے گا اور اجتماعی و فردی فساد کی تحقیق کرے گا تو سمجھ جائے گا کہ
بڑا فاجعہ تھا اگر یہ تحریک اور دینی و ایمانی اور شرافت والا اقدام نہ ہوتا تو انسانیت بھی نہ ہوتی جیسا کہ خدا
رسولؐ سے فرمایا ہے:

انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون «

اس مراد رسالت و پیغمبری امامت کو جاری رکھنا ہے، حضرت علیؑ کی مظلومیت سے غیبت امام
تک اس کی حفاظت کی ذمہ داری انھیں کے ہاتھ میں رہی لیکن امام حسینؑ کا قیام شہادت سے اور مقصد حسینیؑ
تکمیل کرنے والی بنت زینبؑ کی اسیری تک نمایاں تھا اور ہے۔

امید ہے کہ یہ کتاب، جوکہ ایک ممتاز عالم کی تالیف اور فاضل دانشور کا ترجمہ ہے، امام حسینؑ کے
قیام کے بعض پہلوؤں کو واضح اور افکار کو روشن کرے گی اور ناشر کی طرف سے ایک خدمت ہوگی اور
شفاعت کا ذریعہ قرار پائے گی۔

محمد تقی انصاریان

عرض مترجم

...کربلا کی ہر ہر داستان کو ہر مناسب موقع پر اور خاص طور پر ماہ محرم میں دہرانا مذہبی فریضہ ہی نہیں
... اور اخلاقی فضائل و کمالات کی زندگی کا بھی ضامن ہے، جو درس ہمیں امام حسینؑ اور آپ کی تحریک
... وقت کی عالم اسلام کی بلند شخصیتوں میں سے کسی سے نہیں ملتا، امام حسینؑ اسلام اور اس کے تقدس
... دیتے ہیں اور اس پر آنچ نہیں آنے دیتے، یہاں تک کہ فاسق و فاجر کے ہاتھ میں اس کی زمام
... اس کے خلاف آواز بلند کرتے ہیں اور مذہبی اماکن کا پورا پاس لحاظ رکھتے ہیں،
... بیعت کے مطالبہ کو آپ نے ٹھکرا دیا اور اس کی حقیقت کو آشکار کر دیا تو عبد اللہ بن زبیر نے بھی انکی
... اور آپ سے پہلے مدینہ سے مکہ پہونچ گیا، یزید نے امام حسینؑ کے قتل کیلئے حاجیوں کے لباس میں بہت
... فرزند رسولؐ نے خانہ کعبہ اور حرم خدا کے تحفظ کی خاطر مکہ چھوڑنا گوارا کر لیا اور عبد اللہ ابن زبیر جان بچانے
... خانہ کعبہ میں پناہ لی، شام کے نام نہاد مسلمانوں اور ان کے خلیفہ نے خانہ خدا پر آگ اور پتھر برسائے
... حکومت کے تحفظ کیلئے اسلام اور اسلامی اماکن کی حرمت و تقدس کو پامال کر دیا،
... نے قربانیاں دیکر اسلام کو بچایا، بنی امیہ، مروانیوں اور بنی عباس نے، ہوس پرستی، جاہ طلبی اور
... اسلام کو ہتھکنڈا بنایا، اور اپنے سیاہ کارناموں کو شریعت کے مطابق ظاہر کرنے کیلئے درباری علماء کا
... مال دنیا کے لالچ میں دین خدا میں حکام کے منشاء کے مطابق تبدیلیاں کر ڈالیں اور نام نہاد خلیفۃ المسلمین
... خدا کے ذمہ ڈال دیا اور کہا: انسان تو محض مجبور ہے جو کچھ کرتا ہے خدا کرتا ہے، لہٰذا اگر خلیفہ سے
... تو اس میں خلیفہ کا کوئی قصور نہیں ہے، اسے تو خدا نے مجبور پیدا کیا ہے جو کچھ کرتا ہے خدا کرتا ہے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

علامہ اقبال نے "اسلام کی تشکیل جدید" میں تحریر کیا ہے کہ قضا و قدر کا غلط مفہوم بنی امیہ نے اپنے مفا... پردہ پوشی اور اسے شرعی رنگ دینے کی وجہ سے لوگوں کے ذہن میں بٹھایا تھا،

استاد احمد امین مصری نے اپنی کتاب "ضحی الاسلام ج ا ص ۲۷" پر لکھا ہے: حق تو یہ ہے کہ امو... اسلامی نہیں تھی کہ جس میں مساوی طور پر لوگوں کے حقوق کا خیال رکھا جاتا اور عرب و عجم کو ایک آنکھ سے دیکھا جا... کی حکومت میں صرف عرب اپنے حکام اور خدمت گزاروں کو اہمیت دی جاتی تھی، ان کے احکام اور د... کی بنیاد جاہلی تعصبات پر ہوتی تھی، اسلام سے انھیں کوئی دلچسپی نہیں تھی،

تعجب کی بات ہے بنی امیہ کی حقیقت سے واقف مسلمان انھیں آج تک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ا... ایسے فاسق و فاجر انسان پر کہ جس نے آل رسول ص کا خون بہا کر رسول ص اور ان کی بیٹی فاطمہ ع کا دل دکھایا اسے بھی... نفرین نہیں سمجھتے۔ اور دوسری طرف، حق کے نمائندہ اسلام کو زندگی عطا کرنے والے نواسۂ رسول ص حسین ع... منانے والے شیعوں سے پرخاش رکھتے ہیں، جبکہ اس سے ظالم کے خلاف اٹھ کھڑے ہونے کا جذ... ہوتا ہے اور انسانی اقدار کا درس ملتا ہے، صحیفۂ کربلا کا ورق ورق، حریت، صدق و صداقت، حق و... ایثار و فداکاری، شہادت و قربانی کا درس دیتا ہے....،

برسوں سے تمنا تھی کہ خدا مجھے مقتل حسین ع کے ترجمے کے شرف سے سرفراز کرے چنانچہ وہ تمنا اس سا... ہوگئی، شکر خدا کہ یہ ضخیم کتاب اپنے تمام مراحل طے کر کے اب طباعت کیلئے جا رہی ہے، میں نے ان چیزوں کو ... کرنے کی پوری کوشش کی ہے جو کہ برصغیر والوں کے نظریہ کے خلاف نظر آئیں اس کے باوجود اگر کوئی چیز وہاں کے م... خلاف نظر آئے تو اسے دامن عفو میں جگہ عنایت فرمائیں، پالنے والے حسین ع کے صدقہ میں اس ناچیز کوشش کو ... مؤلف و مترجم اور ناشر اسلام و تشیع کی مزید خدمت کرنے کی توفیق مرحمت فرما،

والسلام

نثار احمد

زیر نظر کتاب

... واقعہ عاشورہ تاریخ کے عظیم و جامع ترین واقعات میں سے ایک ہے، اس میں واقعہ کربلا ... نظریف نکات اور اس کے دقیق وقوعوں کی طرف اشارہ کیا گیا ہے، تاریخ میں خصوصاً ... رسول ص کی جنگوں میں ایسی روداد بہت کم ملتی ہے کہ جس میں ایسے ظریف نکات اور حساس ... کی طرف اشارہ کیا گیا ہو،

... جو مقاتل تحریک و حادثۂ عاشورہ کے سلسلے میں لکھے گئے ہیں ان میں امام حسین ع کے ... اشعار و رجز ملتے ہیں جو جنگ کے وقت یا خطبہ کے دوران آپ کی زبان پر جاری ہوئے ... آپ ع کے اصحاب و انصار کے اشعار و رجز بھی ان مقاتل میں مرقوم ہیں جبکہ جنگوں اور ... چیزوں کی طرف بہت کم توجہ دی جاتی ہے، امام حسین ع کے اصحاب اور ان کے قاتلوں ... یہاں تک کہ ان کے میدان میں جانے اور شہادت پانے کی ترتیب اور وہ جملے درج ... ان کے سرہانے بیان فرمائے تھے، نیز اہلبیت ع کے وہ خطبات اور تقاریر ثبت ... کے زمانہ میں کی تھیں،

... خصوصیات ہیں صرف واقعہ کربلا میں نظر آتی ہیں ان خصوصیات سے یہ بات بھی واضح ... حادثۂ عاشورہ کو نقل کرنے والوں اور لکھنے والوں نے بہت زیادہ اہمیت

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

دی ہے،

دوسری طرف اس عظیم تاریخی روداد کو، کہ جس میں صدیوں گزر جانے کے بعد آج بھی نیا [illegible] اور سبق آموز چہرہ نظر آتی ہے، مختلف انداز میں لکھا ہے، کہ یہ اس عظیم حادثہ کو مختلف زاویوں سے دیکھ [illegible] ہے، ہم یہاں ان میں سے چند اسالیب پیش کرتے ہیں،

البتہ یہ بات بھی ملحوظ خاطر رہے کہ یہاں ان اسالیب پر تنقید یا ان کی تقویت کا مسئلہ [illegible] اور نہ ہم ان اسالیب کا انتخاب کرنا چاہتے، ان میں سے لکھنے والوں نے جو روش بھی اپنائی اور جس [illegible] مطابق اپنی کتاب تالیف کی ہے وہ اسی نہج کے لحاظ قابل ستائش ہے کیونکہ امام حسینؑ کی تحریک کے [illegible] پہلوہیں ان میں سے جس سے بھی مقتل لکھنے والا زیادہ متاثر ہوا ہے اس نے اس کی تحقیق اور شرح و [illegible] پر زور دیا ہے، ہم ان آثار میں سے بعض کے نام تحریر کرنا چاہتے ہیں کہ جو کربلا سے متعلق پیش کئے گ[illegible] تاکہ ان میں اور زیر نظر کتاب میں ایک موازنہ بھی ہو جائے،

① حادثہ کربلا کی جمع آوری اور نگارش صرف ایک تاریخی واقعہ کے عنوان سے ہوتی [illegible] کہ دوسری تاریخی رودادوں کو مناسب جگہ و زمانہ میں لکھا گیا ہے،

البتہ بعض نے تفصیلی طور پر نقل کیا ہے، مثلاً تاریخ طبری اور الکامل فی التاریخ اور بعض [illegible] ہی اختصار سے کام لیا ہے جیسے "تاریخ یعقوبی"، "مروج الذہب"، کچھ ایسے بھی ہیں جنہوں نے حا[illegible] کو نہ تفصیلی طور پر قلم بند کیا اور نہ اختصار کے ساتھ، "بلکہ میانہ روی اختیار کی ہے"، جیسے شیخ مفید [illegible] میں ابن نما نے مثیر الاحزان میں اور سید بن طاؤس نے الملہوف میں تحریر کیا ہے۔

② بعض نے براہ راست مقتل ہی نہیں لکھے ہیں بلکہ امام حسینؑ کی سوانح عمری، سیر[illegible] آپ کے مناقب فضائل تحریر کئے ہیں اور ضمنی طور پر واقعہ کربلا کو بیان کیا ہے، جیسے علامہ مجلسی [illegible] بحار الانوار میں، بحرانی نے "عوالم" میں، شبّر نے "جلاء العیون" میں، اربلی نے "کشف الغمہ" میں [illegible] شہر آشوب نے "مناقب" میں یہی طریقہ اختیار کیا ہے،

③ بعض اہل قلم نے تحریک کربلا کو تجزیہ و تحلیل کی نظر سے دیکھا ہے اور اس نظریہ کے [illegible]

[illegible] عاشورہ لوگوں کو شجاعت، صبر، ایثار، وفا، ایمان، اخلاص اور خدا سے عشق کا سبق دیتا [illegible] عاشورہ [illegible] حوادث کو بھی جمع کیا ہے، جیسا کہ علائلی نے "سمو الذات" میں اور باقر شریف قرشی [illegible] میں لکھا ہے،

④ بعض صاحبان قلم نے انقلاب کربلا کو ایک دلیرانہ تحریک کے عنوان سے پیش کیا اور واقعہ کربلا [illegible] کا موضوع بنایا کربلا کے شجاعانہ کارناموں کو جمع کیا ہے اور اس سے تعلق رکھنے والے نکات [illegible] جیسا کہ شہید مطہری نے "حماسہ حسینی" تحریر کی ہے،

⑤ بعض صاحبان تالیف نے امام حسینؑ کے انقلاب کے اسباب و علل تلاش کرنے کی کوشش [illegible] آپ کی تحریک کے محرکات کو جمع کیا ہے، یہ تھے مقتل نویسی اور حادثہ عاشورہ کو روشن کرنے [illegible] صاحبان قلم کی روش کے چند نمونے۔

اسلوب نگارش

اس کتاب کی نگارش میں واقعہ کربلا کی ترتیب کے لحاظ سے، امام حسینؑ آپ کے اہلبیتؑ اور اصحاب [illegible] ہے، یہ مدینہ سے شروع ہوتا ہے اور مدینہ ہی پر آکر ختم ہو جاتا ہے، اس سفر کی [illegible]

پہلا سفر: مدینہ سے مکہ کی طرف یزید کی بیعت کو ٹھکرانے اور دنیا بھر کے مسلمانوں تک یہ پیغام [illegible] کہ یزید کی بیعت نہ کی جائے اس کے اندر مسلمانوں کا خلیفہ بننے کی صلاحیت نہیں ہے، [illegible] وں اور خط و کتابت کے ذریعہ، جیسا کہ اہل کوفہ و بصرہ کے نام خط لکھے تھے، لوگوں [illegible] پہنچایا،

دوسرا سفر: مکہ سے عراق کی طرف، جو بظاہر اہل کوفہ کی دعوت پر کیا تھا، انہوں نے آپ [illegible] لکھے تھے اور بہت سے قاصد بھی اہل کوفہ کا پیغام لیکر آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

تھے، لیکن حقیقت یہ تھی کہ آپ کے دوش پر ایک عظیم پیغام کو پہونچانے کی ذمہ داری تھی یہ انسانوں کی سعادت، آگہی و بیداری اور اس فساد کو ختم کرنے کے سلسلے میں انقلاب بپا کرنا تھا، لوگ فساد میں مبتلا تھے جیسا کہ آپ نے اپنے انقلاب کے فلسفہ میں بیان کیا ہے،

«...اِنّي لَمْ اَخْرُجْ اَشِراً وَلا بَطِراً وَلا مُفْسِداً وَلا ظالِماً وَاِنَّما خَرَجْتُ لِطَلَبِ الْاِصْلاحِ في اُمَّةِ جَدّي ﷺ اُريدُ اَنْ آمُرَ بِالْمَعْرُوفِ وَاَنْهىٰ عَنِ الْمُنْكَرِ...»[1]

اس کا اختتام شہادت تھی، امام حسینؑ بھی اس سے اچھی طرح واقف تھے، چنانچہ فرماتے ہیں رسولؐ کا ارشاد ہے: «شاءَ اللّٰهُ اَنْ يَراكَ قَتيلاً»[2] نیز فرماتے ہیں: «اَمَرَني رَسُولُ اللّٰهِ بِاَمْرٍ وَاَنا ماضٍ فيهِ»[3]

تیسرا سفر: شام کی طرف اہلبیتؑ کا سفر ہے اس میں تبلیغ اور امام حسینؑ کا پیغام پہونچانے کی ذمہ داری ہے،

چوتھا سفر: شام سے کربلا کی طرف، تاکہ اپنے امام، بیٹوں، عزیزوں اور انصار کے مرقد پر ماتم و عزاداری برپا کریں،

پانچواں سفر: مدینہ کی طرف بازگشت،

اس کتاب کو انہیں سفروں کے لحاظ سے مرتب کیا ہے اور چونکہ ان سفروں سے پہلے، بعد میں اور درمیان میں بہت سے حوادث رونما ہوئے ہیں لہٰذا کتاب کے پہلے حصہ کو دس فصلوں میں تقسیم کیا ہے اور ان فصلوں میں رونما ہونے والے حوادث کو بیان کیا ہے،

---

[1] میں ظلم و زیادتی فساد و تفریح اور تکبر کی وجہ سے نہیں نکلا ہوں بلکہ میں اپنے جد کی امت کی اصلاح چاہتا ہوں اور امر بالمعروف و نہی عن المنکر کے فریضہ کو وجود میں لانا چاہتا ہوں،

[2] خدا تمہیں مقتول دیکھنا چاہتا ہے،

[3] رسولؐ نے مجھے ایک چیز کا حکم دیا ہے میں اس پر عمل کر کے رہوں گا،

اس کتاب کے خصوصیات

(۱) کتاب کو امام حسینؑ اور اہلبیتؑ کے مدینہ سے مدینہ تک کے سفر کے مطابق مرتب کیا گیا ہے،

(۲) مکہ سے کربلا تک امام حسینؑ جن منزلوں سے گزرے ہیں اور ان منزلوں پر جن افراد سے ملاقات کی ہے ان کے اسماء اور ان کا مختصر تعارف لکھ دیا ہے،

(۳) کربلا میں امام حسینؑ کے ساتھ شہادت پانے والے مشہور بہتّر شہیدوں سے زیادہ افراد کے نام [illegible]

(۴) امام حسینؑ کے اصحاب و انصار میں سے ہر ایک کا مختصر تعارف مصادر سے اخذ کر کے یا حاشیہ [illegible]

(۵) ان لوگوں کا حال بھی قلم بند کر دیا ہے جن کا کسی مناسبت سے اس کتاب میں نام آیا ہے

(۶) ان لوگوں کے اسماء بھی درج کر دیئے ہیں جو امام حسینؑ کے ساتھ کربلا آئے، لیکن مختلف اسباب [illegible] شہادت پر فائز نہ ہو سکے،

(۷) ان عورتوں اور بچوں کے اسماء بھی لکھ دیئے جو شہادت کے بعد امام زین العابدینؑ کے ساتھ اسیر [illegible]

(۸) شام جاتے ہوئے جن منزلوں سے اہلبیتؑ گذرے تھے ان کا بھی ذکر کیا ہے،

(۹) ان روایات و احادیث کو بھی نقل کیا گیا ہے جو اس بات کی حکایت کرتی ہیں کہ امام حسینؑ شہادت [illegible] رونما ہونے والے وقائع سے مطلع تھے،

یاد رہے کہ مذکورہ مطالب دوسری کتابوں میں بھی بیان ہوئے ہیں لیکن ان مطالب کی ترتیب و [illegible] بندی اس کتاب کی خصوصیات میں سے ہیں،

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

نامِ کتاب

اس نکتہ کی طرف توجہ مبذول کرادینا ضروری ہے کہ اس کتاب کا نام ہم نے قرآن مجید سے نکالا کیونکہ خداوند عالم نے گذشتہ واقعات اور روداد کو قصہ سے تعبیر کیا ہے لفظ قصّہ اور اس کے مشتقات قرآن میں نسبتاً زیادہ استعمال ہوئے ہیں، مثلاً اصحاب کہف کے بارے میں فرماتا ہے ﴿نَحْنُ نَقُصُّ عَلَيْكَ نَبَأَهُمْ بِالْحَقِّ﴾[1]

اسی طرح گذشتہ انبیاء کے حالات کو قصص کے عنوان سے پیش کرتا ہے مثلاً سورہ غافر میں ارشاد ہے ﴿وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا رُسُلاً مِنْ قَبْلِكَ مِنْهُمْ مَنْ قَصَصْنَا عَلَيْكَ﴾[2]، نیز سورہ نساء میں فرماتا ہے: ﴿وَرُسُلاً قَدْ قَصَصْنَا عَلَيْكَ مِنْ قَبْلُ﴾[3] اور سورہ ہود میں فرماتا ہے: ﴿وَكُلاً نَقُصُّ عَلَيْكَ مِنْ أَنْبَاءِ الرُّسُلِ مَا نُثَبِّتُ بِهِ فُؤَادَكَ﴾[4]

یہاں تک کہ رسولؐ کو حکم دیتا ہے کہ لوگوں کے سامنے قصے بیان کیجئے تاکہ وہ غور کریں: ﴿فَاقْصُصِ الْقَصَصَ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُونَ﴾.

دیگر واقعات کو بھی اسی نام سے یاد کیا ہے فرماتا ہے: ﴿ذٰلِكَ مِنْ أَنْبَاءِ الْقُرَى نَقُصُّهُ عَلَيْكَ مِنْهَا قَائِمٌ وَحَصِيدٌ﴾[5] اور ﴿كَذٰلِكَ نَقُصُّ عَلَيْكَ مِنْ أَنْبَاءِ مَا قَدْ سَبَقَ﴾[6]

۱۔ سورہ کہف ۱۳،
۲۔ سورہ غافر ۷۸۔
۳۔ سورہ نساء: ۱۶۴،
۴۔ سورہ ہود: ۱۲۰،
۵۔ سورہ ہود: ۱۰۰،
۶۔ سورہ طٰہٰ: ۹۹،

بہرحال لفظ قصہ کے معنی اثر کے تتبع[1] اور گذشتہ حوادث پر نظر ڈالنے کے ہیں اور سانحہ کربلا تاریخ اسلام کا بڑا حادثہ ہے، کہ جس پر غور کرنا چاہیئے اور جس طرح قرآن کے بیان کرنے کا مقصد صرف غور و فکر ہی ہے بلکہ قرآن نے ان کے بیان کرنے کی وجہ غور کرنا یا عبرت بیان کی ہے، اسی طرح قصہ کربلا بھی تاریخ اسلام کی اہم رودادوں میں اور بڑے الٰہی انقلابوں میں سے ایک ہے، نیز یہ کہ ہر قاری کو غور و فکر میں مستغرق کرتا ہے اور اپنے ان پہلوؤں سے جو کہ اس کے اندر ہیں، امتوں اور انسانی معاشروں کی ہدایت کرتا ہے،

زیر نظر کتاب کی تالیف میں مصادر و منابع سے استفادہ کیا گیا ہے اور حتی المقدور معتبر مصادر سے استفادہ کیا گیا ہے ممکن ہے کہ مطالب کے ضمن میں بعض افراد کے نام مشہور کے خلاف نقل ہوئے ہوں اور روداد میں مطابقت نہ ہو، ممکن ہے دوسری کتب میں نقل ہونے والوں سے بالکل مختلف ہوں بلکہ اسی کتاب میں دوسری جگہ دوسرے طریقے سے نقل ہوئے ہوں اس کی وجہ مصدر سے نقل کرنے میں امانت کا لحاظ ہے۔

علی نظری منفرد

۱۔ [illegible] ص ۱۹۴،

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

پیش گفتار

جن افراد نے انسانیت کو تمام تاریخی مراحل میں پیش کیا اور اس کے بلند افکار کی بنیاد رکھی اور [illegible] انسانی اقدار کو وجود بخش ہے۔ ان میں سید الشہداء حضرت حسین ؑ بن علی ؑ سب سے نمایاں ہیں، آپ نے بشریت کی معنوی و تکاملی راہ پر چھائی ہوئی تاریکیوں کو نور ہدایت کے ذریعہ چھانٹ [illegible] حقیقت کے متلاشی اور راہ کمال پر چلنے والوں کو یہ بشارت دی کہ دلوں کے افق پر صبح ہدایت طلوع ہونے والی ہے۔

آپ ایسے سچے معلم تھے کہ جس نے اپنے جد "رسول ؐ" کے پیغام کو استحکام بخشنے کے سلسلے میں جہاد، [illegible] سے جنگ اور ظلم و ستم کو نابود کیا ایمان و عدل کے مکتب کی بنیاد رکھ کر انسانوں کو سرنوشت [illegible]

آپ اپنے تاریخی انقلاب میں سیاسی حیثیت اور مادی فوائد نہیں حاصل کرنا چاہتے تھے، آپ ؑ کا [illegible] انسانوں کو گمراہی کے گرداب سے نجات دلانا اور انہیں صراط مستقیم کی طرف بلانا تھا۔ [illegible] اس لئے اٹھے تھے تاکہ امت اسلامیہ کی فلاح و صلاح کی طرف راہنمائی کریں اور

[illegible]

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے فریضہ کو انجام دیکر حاکمیت خدا کا بول بالا کریں [1]

آپؑ کے مقصد کے تقدس اور نیت کے خلوص نے قوموں کے درمیان زندگی و رواج پایا ہے بشریت آپ کو کبھی فراموش نہیں کرسکے گی کہ آپ تمام خوبیوں کا نمونہ ہیں،

امام حسینؑ تاریخ کے اس اہم و حساس موڑ پر اسلام کے مسلّم اصولوں کو پامال ہوتے بدعتوں کو پھیلتے اور فسادات کو بڑھتے ہوئے نہیں دیکھ سکتے تھے کیونکہ آپؑ ایک خدائی نمائندہ کی حیثیت سے خود کو بنی امیہ سے مقابلہ کرنے کا ذمہ دار سمجھتے تھے، چنانچہ پوری طاقت کے ساتھ آپ ان ظالم و سرکش اور شرک و فساد کے پیکروں کے مقابلہ میں آ گئے جو کہ آل ابی سفیان نے تراشے تھے، اس انقلاب کی زمین آپؑ کے والد حضرت علیؑ اور بھائی حسنؑ نے نہایت سخت اور طولانی زمانہ میں ہموار کی تھی،

ابن ابی الحدید کہتے ہیں: وہ ایسے انسان ہیں جس نے ذلت و رسوائی کو قریب تک نہیں پھٹکنے دیا اور تلوار کے سایہ میں انحطاط و پستی اور ذلت پر جواں مردی اور شہادت کو انتخاب کیا، آپ اور آپ کے انصار کو امان دینے کی کوشش کی گئی لیکن آپؑ نے قبول نہیں کی [2]

اس پیش گفتار میں ہم اس کم نظیر شخصیت سے متعلق بعض موضوعات کا لفظی ترجمہ نہیں کریں گے

ایسی شخصیت کہ جس کی یاد صدیاں گزر جانے کے بعد آج بھی دلوں میں موجزن اور زبانوں پر جاری ہے، آپؑ کی پر افتخار تحریک قوموں کے لیے درس آموز ہے، آپؑ کی شہادت کا خون نامہ اسلام و قرآن کے صحیفۂ حیات کی شہ سرخی آپ کے اہلبیتؑ کی اسیری، دشمنوں کی رسوائی کا باعث، آپؑ کی فداکاری کے پہلو

---

[1] « إنّي لَمْ أخرُجْ أشِراً وَلا بَطِراً وَلا مُفْسِداً وَلا ظالِماً وَإنّما خَرَجْتُ لِطَلَبِ الإصْلاحِ في أُمَّةِ جَدّي صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ أُريدُ أنْ آمُرَ بِالمَعْرُوفِ وَأنْهى عَنِ المُنْكَرِ » . بحار الانوار ج ۴۴ ص ۳۲۹، میں ظلم و زیادتی، فساد و تفریح اور بڑا بننے کیلئے نہیں نکلا ہوں بلکہ اپنے جد کی امت کی اصلاح کے لیے نکلا ہوں اور امر بالمعروف و نہی عن المنکر پر عمل کرنا چاہتا ہوں،

[2] شرح نہج البلاغہ ابن ابی الحدید ج ۳ ص ۲۴۹،

[illegible] اور آپ کے صبر و شجاعت سے خدا کے ملائکہ محو حیرت ہیں [1]

[illegible] عباس بن عبد المطلب کی زوجہ ام الفضل [2] کہتی ہیں: میں نے خواب میں دیکھا گویا رسولؐ [illegible] میرے دامن میں رکھ دیا گیا ہے، جب میں خواب سے بیدار ہوئی تو اس بات [illegible] اس خواب کی کیا تعبیر ہے، رسولؐ کی خدمت میں آئی، آپؐ سے خواب نقل کیا، فرمایا: [illegible] انشاء اللہ فاطمہؑ کے بطن سے عنقریب ایک بچہ پیدا ہوگا جو تمہارے زیر دامن پرورش [illegible] نے ولادت پائی اور رسولؐ کی پیشین گوئی کے مطابق آپ نے ام الفضل «لبابہ» کی [illegible] پالا [3]۔

[illegible] رسولؐ اور ولادت حسینؑ

[illegible] رسولؐ کو حسینؑ کی ولادت کی خبر ملی تو فاطمہؑ کے گھر تشریف لے گئے، رنج و محن کے آثار چہرہ [illegible] چنانچہ رقت آمیز لہجہ میں فرمایا: اے اسماء! ذرا میرے بیٹے کو لاؤ، اسماء نے سفید کپڑے [illegible] آپؐ نے بچہ آغوش میں لیا، بوسہ دیا اور رونے لگے۔ اسماء آپ کی یہ حالت دیکھ کر [illegible] اے رسول خدا! میرے ماں باپ آپ پر قربان آپ کے رونے کا کیا سبب ہے؟ [illegible] فرمایا: میں اپنے اس بیٹے کے لیے رو رہا ہوں، یہ بات سنکر اسماء اور زیادہ پریشان

---

[1] [illegible] الشَّمٰواتِ » . زیارت ناحیہ مقدسہ،

[2] [illegible] اور ان کی بہن میمونہ رسولؐ کی زوجہ ہیں کہا جاتا ہے کہ حضرت خدیجہ کے بعد رسولؐ پر ایمان [illegible] عباس سے ان کے سات بچے فضل، عبد اللہ، عبید اللہ، معبد، قثم، عبد الرحمٰن اور [illegible] استیعاب ج ۴ ص ۱۹۰۷،

[3] [illegible] ج ۳ ص ۱۲۶،

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

ہوگئیں اور عرض کی یہ بچہ تو ابھی ابھی پیدا ہوا ہے، رسول ص نے فرمایا: اسے ظالم و سرکش لوگ شہید کریں گے

خدا انہیں میری شفاعت نصیب نہ کرے [1]

اس کے بعد رسول ص اپنی جگہ سے اٹھے اور رقت آمیز لہجہ میں اسمار سے فرمایا: اس واقعہ کو فاطمہ

سے نقل نہ کرنا کیونکہ ابھی ابھی ان کے بطن سے اس بچہ کی ولادت ہوئی ہے [2]

رسم نام گذاری

حسین ع نے ولادت پائی تو رسول ص نے انھیں آغوش میں لیکر دائیں کان میں اذان اور بائیں کان میں

اقامت کہی [3] اور آپ ص کے حکم سے ان کا نام حسین ع رکھا گیا [4]،

مورخین نے لکھا ہے کہ زمانہ جاہلیت میں عرب، حسن و حسین نام کو نہیں جانتے تھے

اپنے بچوں کا نام رکھتے، یہ دونوں نام رسول ص کو خدا کی طرف سے وحی کے ذریعہ معلوم ہوئے اور فاطمہ کے

کے نام رکھے گئے [5]،

---

[1] «بقيّةُ الفِئةُ الباغِيَةُ مِنْ بَعْدِي لا أنالَهُمُ اللهُ شَفاعَتِي»

[2] حیاۃ الامام الحسین ع ج ۱ ص ۲۷، اور شیخ صدوق کی امالی کی پچیسویں مجلس حدیث ۵ میں آیا ہے کہ رسول ص نے حسین ع کو ولادت کے بعد صفیہ بنت عبد المطلب کو دیا، درانحالیکہ آپ ع کی آنکھوں سے اشک جاری تھے اور فرمارہے تھے: خدا لعنت کرے اس گروہ پر جو تجھے قتل کرے گا یہی جملہ آپ ص نے تین بار کہا: تو صفیہ نے عرض کی: میرے ماں باپ آپ پر قربان انھیں کون قتل کرے گا؟ فرمایا: «بقيّةُ الفِئةِ الباغِيَةِ مِنْ بَني أُمَيّةَ» امالی میں ہے: بقية الفئة الباغية، لیکن بظاہر تقتله الفئة ہی ہونا چاہیئے،

[3] کشف الغمہ ج ۲ ص ۳ و ۴،

[4] کشف الغمہ ج ۲ ص ۴، [5] اسد الغابہ ج ۲ ص ۱۱،

[illegible] دو نام ہیں، عرب اپنے بچوں

[illegible]

[illegible] دو گوسفند سے حسین ع کا عقیقہ کیا، اس

[illegible] آپ ع کے سر پر عطر چھڑک کی مالش کی، [6]

[illegible]

[illegible] حسن ع سر سے سینہ تک سب سے زیادہ رسول ص سے

[illegible] سب سے زیادہ رسول ص سے شباہت تھے ان دونوں نے رسول ص

[illegible]،

[illegible] فاطمہ ع رسول ص کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کی: یہ حسن ع حسین ع،

[illegible]،

[illegible] میں نے اپنا علم و حلیہ حسن ع کو اور اپنی شجاعت حسین ع کو عطا کی، فاطمہ ع نے عرض

[illegible] میں آپ ص کی عطا کردہ چیزوں سے خوش ہوں [7]

[illegible]

[illegible] کی نقشہ کشی ان خصوصیات سے ہوتی ہے کہ جن میں نمایاں ترین، علم، ایمان،

---

[6] بحار الانوار ج ۴۳ ص ۲۳۹،

[illegible] ص ۱۱۷، [7] مختصر تاریخ ابن عساکر ج ۷، ص ۱۱۸،

Presented by: Rana Jabir Abbas
jabir.abbas@yahoo.com
Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

جہاد، مبارزہ، ایثار، استقامت، پاکیزگی، اخلاص اور زہد و تقویٰ ہیں، ممکن ہے ان خصو[illegible] میں سے بعض کسی کے اندر ہوں لیکن ان سب کا غیر معصوم میں جمع ہونا ناممکن ہے، امام چونکہ معاش[illegible] رہبر ہوتا ہے اور قول و فعل میں لوگ اس کی اقتداء کرتے ہیں اس لئے اس میں ان خصوصیات کو بد[illegible] ہونا چاہیئے، سید الشہداءؑ کے صفات کمال اور اخلاقی فضائل زبان زد خاص و عام تھے، ہم یہاں اس [illegible] شخصیت کی بعض تعریفیں سپرد قلم کرتے ہیں:

قرآن مجید میں بہت سی آیات ہیں جو کہ تصریح، تاویل و کنایہ کے طور پر خاندان عترت [illegible] سے متعلق ہیں، ہم ان میں سے بعض کے ذکر پر اکتفاء کرتے ہیں،

① آیۂ مودت: ﴿قُلْ لا اَسْاَلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْراً اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبىٰ﴾[1]

ابن عباس کہتے ہیں جب یہ آیۃ نازل ہوئی تو ہم نے رسولؐ سے دریافت کیا: اے اللہ ک[illegible] آپؐ کے قرابت دار کون ہیں کہ جن کی محبت ہم پر واجب کی گئی ہے؟ رسولؐ نے فرمایا: علیؑ و فاطمہ[illegible] کے دو بیٹے ہیں،[2]

② آیۂ تطہیر: اِنَّما يُرِيدُ اللهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَ[illegible][3]

عائشہ نے بیان کیا ہے: ایک روز صبح کے وقت رسولؐ بردِ یمانی اوڑھے ہوئے باہر تشریف [illegible] اسی اثناء میں حسنؑ و حسینؑ اور فاطمہؑ و علیؑ ترتیب سے مختصر فاصلہ کے بعد رسولؐ کی خدمت میں حاضر [illegible] رسولؐ نے بھی یہ ترتیب سب کو بردِ یمانی اڑھا دی اور فرمایا: ﴿اِنَّما يُرِيدُ اللهُ لِيُذْهِبَ [illegible] الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيراً﴾[4]

---

[1] سورہ شوریٰ: ۲۳،

[2] عمدہ ابن بطریق ص ۵۰،

[3] سورہ احزاب: ۳۳،

[4] صحیح مسلم ج ۷، ص ۱۳۰،

[illegible] روایت میں ہے کہ باپ اور ایک بیٹا عائشہ کے پاس آئے اور انہوں نے حضرت علیؑ کے [illegible] پوچھا عائشہ نے جواب دیا کہ تم اس مرد کے بارے میں پوچھ رہے ہو جو رسولؐ خدا کی نظروں [illegible] زیادہ محبوب ہے اور ان کی بیٹی فاطمہؑ ان کی زوجہ ہیں، میں نے خود اپنی آنکھوں سے دیکھا [illegible] علیؑ و فاطمہؑ اور حسنؑ و حسینؑ کو بلایا اور ان پر ایک چادر ڈال کر فرمایا: اے اللہ یہی میرے [illegible] ان سے رجس کو دور رکھ اور پاک رکھ، میں بھی ان کے قریب گئی اور عرض کی: اے اللہ کے رسولؐ [illegible] آپ کے اہلبیتؑ میں سے ہوں، فرمایا: تم یہاں سے اٹھو اور چلی جاؤ،[2]

③ آیۂ مباہلہ: ﴿فَمَنْ حاجَّكَ فِيهِ مِنْ بَعْدِما جاءَكَ مِنَ الْعِلْمِ فَقُلْ تَعالَوْا نَدْعُ [illegible] وَاَبْناءَكُمْ وَنِساءَنا وَنِساءَكُمْ وَاَنْفُسَنا وَاَنْفُسَكُمْ ثُمَّ نَبْتَهِلْ فَنَجْعَلْ لَعْنَةَ اللهِ عَلَى [illegible]﴾

[illegible] آیات کے بارے میں مسلمانوں کا یہ اتفاق ہے کہ وہ سید الشہداءؑ کی فضیلت پر دلالت [illegible] ان ہی میں سے ایک آیۂ مباہلہ بھی ہے، اہلسنت کی تفاسیر اور محدثین مورخین کی کتابوں میں لکھا [illegible] نجران سے مباہلہ میں رسولؐ کیساتھ جن اشخاص نے شرکت کی تھی وہ علیؑ، فاطمہؑ اور حسنؑ و حسینؑ تھے [illegible] اس بات کا واضح ثبوت ہے کہ وہ خدا اور رسولؐ کی نظروں میں سب سے زیادہ محبوب [illegible] ان کے خاص تقرب و جلالت کو نمایاں کرتی ہے اور حسینؑ بن علیؑ کے لئے یہ فضیلت [illegible]

[illegible] اَهْلُ بَيْتِي فَاَذْهِبْ عَنْهُمُ الرِّجْسَ وَطَهِّرْهُمْ تَطْهِيراً»

[illegible] ص ۴۸۵،

[illegible]

[illegible] مختصر تفسیر ابن کثیر ج ۱ ص ۲۸۹،

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

روایات کی روشنی میں

(۱) رسولؐ سے منقول ہے کہ آپؐ نے فرمایا: حسنؑ و حسینؑ جنت کے جوانوں کے سردار ہیں ۱؎

(۲) دوسری روایت میں ہے کہ چند اشخاص رسولؐ کے ہمراہ مہمانی میں جا رہے تھے، آگے آگے رسولؐ چل رہے تھے راستے میں حسینؑ کو دیکھا، رسولؐ نے انھیں پکڑنا چاہا لیکن حسینؑ ادہر ادھر دوڑنے لگے اس پر رسولؐ مسکراتے رہے یہاں تک حسینؑ کو آغوش میں اٹھا لیا اور ایک ہاتھ گدی کے پیچھے اور دوسرا ٹھوڈی کے نیچے لگایا اور اپنے لبوں سے حسینؑ کے لبوں کا بوسہ لیا اور فرمایا: حسینؑ مجھ سے ہیں اور میں اس سے ہوں اللہ جو اسے دوست رکھے تو اسے دوست رکھ ۲؎

(۳) نیز رسولؐ سے منقول ہے کہ آپؐ نے فرمایا: جو شخص حسنؑ و حسینؑ کو دوست رکھتا ہے وہ مجھے دوست رکھتا ہے اور جو ان کا دشمن ہے وہ میرا دشمن ہے ۳؎

(۴) راوی کہتا ہے کہ میں رسولؐ کی خدمت میں شرفیاب ہوا تو دیکھا کہ حسنؑ و حسینؑ ان کے دوش پر سوار ہیں، میں نے عرض کی: اے اللہ کے رسولؐ! کیا آپ ان دونوں کو دوست رکھتے ہیں فرمایا: کیوں دوست نہ رکھوں کہ باغ دنیا سے میرے دو پھول ہیں ۴؎

(۵) دوسری روایت میں ہے کہ لوگوں میں ایک دوسرے پر برتری کے سلسلے میں اختلاف ہو گیا قضیہ کے فیصلہ کیلئے ایک ان کے درمیان سے مدینہ گیا، حذیفہ یمان سے ملاقات کی ان سے واقعہ بیان

---

۱. « اَلحَسَنُ وَالحُسَینُ سَیِّدا شَبابِ أهلِ الجَنّةِ ». طبقات ابن سعد ترجمہ امام حسینؑ ص ۲۸،

۲. « حُسَینٌ مِنّي وَأنا مِنهُ أحَبَّ اللهُ مَن أحَبَّ حُسَیناً » طبقات ابن سعد ترجمہ امام حسینؑ ص ۲۷،

۳. « مَن أحَبَّ الحَسَنَ وَالحُسَینَ فَقَد أحَبَّني وَمَن أبغَضَهُما فَقَد أبغَضَني ». طبقات ابن سعد ترجمہ امام حسینؑ

... جواب دیا: تم نے علم و آگہی رکھنے والے آدمی سے سوال کیا ہے میں تمہارے سامنے واقعہ نقل ... اپنی آنکھوں سے دیکھا اور اپنے کانوں سے سنا اور ذہن نشین کر لیا ہے، ایک روز رسولؐ گھر ... اور میں نے انھیں بالکل اسی طرح دیکھا جس طرح تمہیں دیکھ رہا ہوں میں نے دیکھا کہ حسینؑ کو ... سوار کئے ہوئے ہیں اور اپنا ہاتھ ان کے پاؤں کے نیچے رکھ رکھا ہے اور انھیں سینے سے لگا کر ... مجھے مخاطب کر کے فرمایا: اگر میرے بعد تم نے بہترین شخص کے بارے میں اختلاف کیا تو ... کا ناکرہوں،

... حسینؑ بن علیؑ جد اور جدہ کے لحاظ سے تمام لوگوں سے بہتر ہیں، کیونکہ ان کے جد سید الانبیاء رسولؐ ... اور ان کی نانی اللہ اور اس کے رسولؐ کی رسالت پر ایمان لانے والی اولین عورت خدیجہؑ بنت ...

... حسینؑ بن علیؑ باپ اور ماں کے لحاظ سے سب سے افضل و بہتر ہیں کیونکہ ان کے والد علیؑ ... ہیں جو کہ رسولؐ کے بھائی اور جانشین ہیں، جو رسولؐ پر سب مردوں سے پہلے ایمان لائے اور ... تمام عورتوں کی سردار فاطمہؑ ہیں،

... حسینؑ بن علیؑ چچا اور پھوپھی کے لحاظ سے سب سے افضل ہیں کیونکہ دو پر والے جعفر بن ابی طالب ... اور ابو طالب کی بیٹی ام ہانی ان کی پھوپھی ہیں،

... انھیں ہاتھ سے اتارا اور فرمایا: اے لوگو! یہ حسینؑ بن علیؑ ہیں ان کے نانا، نانی، ماں ... جنتی ہیں یہ خود اور ان کے بھائی جنت میں جائیں گے جو حسینؑ کو عطا ہوا ہے وہ انبیاء ... کو نہیں ملا ہے مگر یوسف بن یعقوب کو ملا

... ص ۱۲۸

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

شہادت کی پیشین گوئی

(۱) رسول ؐ ام سلمہ کے گھر تھے ام سلمہ سے فرمایا: کسی کو بھی میرے پاس آنے کی اجازت نہ دینا اسی اثنا میں حسین ؑ آگئے کہ اس زمانہ میں بچہ تھے، ام سلمہ انہیں رسول ؐ کے پاس جانے سے نہ روک سکیں اور حسین ؑ حجرہ میں داخل ہوگئے، ام سلمہ بھی ان کے پیچھے پیچھے حجرہ میں داخل ہوگئیں دیکھا کہ حسین ؑ رسول ؐ کے سینہ پر بیٹھے ہیں اور رسول ؐ خدا ہاتھ میں کوئی چیز لئے ہیں اور رو رہے ہیں، اس کے بعد ان کی طرف رخ کر کے فرمایا: اے ام سلمہ! جبریل نے ابھی مجھے یہ خبر دی ہے کہ میرا بیٹا حسین ؑ قتل کیا جائے گا، پھر جو مٹی آپ ؐ کے ہاتھ میں تھی وہ ام سلمہ کو دی اور کہا: اسے اپنے پاس حفاظت سے رکھو جب تم یہ دیکھو کہ مٹی خون ہوگئی ہے تو سمجھنا کہ حسین ؑ قتل ہوگئے ہیں،

ام سلمہ نے عرض کی: اے اللہ کے رسول ؐ! خدا سے درخواست کیجئے کہ انھیں قتل ہونے سے بچالے، رسول ؐ نے فرمایا: میں نے درخواست کی تھی لیکن وحی نازل ہوئی کہ حسین ؑ کے لئے ایک درجہ ہے جس پر آدمیوں میں سے کوئی نہیں پہونچے گا وہ اپنے شیعوں کی شفاعت کریں گے، مہدی ؑ ان کی اولاد میں ہوں گے خوش نصیب ہیں وہ لوگ جو حسین ؑ کے شیعہ ہیں خدا کی قسم ان کے شیعہ قیامت کے دن رستگار ہوں گے [1]

(۲) عبداللہ بن یحیی نے اپنے والد سے نقل کیا ہے کہ ہم علی ؑ کے ہمراہ صفین کی طرف جارہے تھے جب نینوا پر پہونچے تو علی ؑ نے فرمایا: اے ابو عبداللہ صبر کرو! اے ابو عبداللہ فرات کے کنارے صبر کرنا، میں نے عرض کی: ان کلمات سے آپ ؑ کی مراد کیا ہے؟ فرمایا: ایک دن میں رسول ؐ کی خدمت میں شرفیاب ہوا دیکھا کہ گریہ فرمارہے ہیں میں نے رونے کا سبب دریافت کیا تو فرمایا: جبریل ابھی ابھی تھے انہوں نے مجھے بتایا کہ حسین ؑ فرات کے کنارے قتل کئے جائیں گے اس کے بعد کہا کیا آپ ؐ ان کی

[1] امالی شیخ صدوق مجلس ۲۹ حدیث ۳، البدایہ والنہایۃ ج ۸ ص ۲۱۶ پر مختصر اختلاف کے ساتھ ام سلمہ سے یہ روایت مرقوم ہے -

[illegible] چاہتے ہیں؟ پھر ایک مشت خاک مجھے دی اسلئے رو رہا ہوں [1]

(۳) انس بن حارث کہتے ہیں: میں نے سنا کہ رسول ؐ نے فرمایا: یقیناً میرا بیٹا حسین ؑ سرزمین عراق [illegible] کا اس وقت ان کے زمانہ کے ہر شخص کو ان کی مدد کرنا چاہیئے [2]

(۴) ابو وائل شقیق بن سلمہ نے ام سلمہ سے نقل کیا ہے کہ انہوں نے کہا: حسن ؑ و حسین ؑ میرے حجرے [illegible] پاس تھے کہ پیغمبر ؐ پر جبریل نازل ہوئے اور حسین ؑ کی طرف اشارہ کر کے کہا، اے محمد ؐ [illegible] آپ ؐ کے بعد آپ ؐ کے بیٹے کو قتل کرے گی، یہ سنکر رسول ؐ رونے لگے اور حسین ؑ کو سینہ سے [illegible] فرمایا: یہ خاک تمہارے پاس ودیعت ہے، اسے سونگھا اور فرمایا: افسوس [illegible]

ام سلمہ کہتی ہیں: رسول ؐ نے مجھ سے فرمایا: اے ام سلمہ جب تم یہ دیکھنا یہ خاک خون ہوگئی ہے تو سمجھ [illegible] حسین ؑ قتل کر دیا گیا ہے،

ام سلمہ نے اس خاک کو شیشی میں رکھ دیا اور ہر روز اسے دیکھتی اور کہتی تھیں اے خاک! جس [illegible] بدل جائیگی وہ بڑا مصیبت ناک دن ہوگا، [3]

[1] [illegible] ص ۷۵،

[2] [illegible] ج ۲ ص ۵۵۴، ح ۴۹۳،

[3] [illegible] ص ۱۱۳، ح ۲۸۱۶،

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اِنّي لا اَرَى الْمَوْتَ اِلّا سَعادَةً

وَ الْحَياةَ مَعَ الظّالِمِينَ اِلّا بَرَماً

بے شک میں موت کو سعادت و کامیابی اور ظالموں

کے ساتھ زندہ رہنے کو ذلت و عار سمجھتا ہوں،

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com

http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

پہلا حصّہ

مدینہ سے مدینہ تک

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

فصل اول

[illegible]

اہل کوفہ کا خط

امام حسن مجتبیٰ ؑ کی وفات کے بعد کوفہ کے شیعہ ، جن میں جعدہ بن ہبیرہ بن ابی وہب مخزومی کے بیٹے [illegible] سلیمان بن صرد کے گھر میں جمع ہوئے اور امام حسین ؑ کو امام حسن ؑ کی وفات کی مناسبت سے تعزیت [illegible] کہا کہ خدائے متعال نے آپ کو گذشتگان کا خلیفہ و جانشین قرار دیا ہے اور ہم آپ کے غم سے [illegible] محزون ہیں، آپ کی مسرت ہماری خوشی ہے اور ہم آپ کے حکم کے منتظر ہیں۔

[illegible] ہبیرہ کے بیٹے[1]

[illegible] حضرت علی ؑ کے بھانجے ، امام ہانی بنت ابوطالب کے بیٹے ، تھے کہتے ہیں کہ جعدہ زمانۂ رسول ؐ میں پیدا [illegible] شمار اصحاب رسول ؐ میں نہیں ہوتا ہے انہوں نے کوفہ میں سکونت اختیار کرلی تھی ، ابن عبد البر ابونعیم [illegible] اصحابی تسلیم کیا ہے ، ابن حجر نے "تقریب" میں انہیں ثقہ مانا ہے ، جنگ صفین میں اپنے ماموں علی ؑ [illegible] ثابت قدمی سے کام لیا اسے دیکھ کر ان کے قوی ایمان کا اندازہ ہوتا ہے۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

جعدہ کے بیٹوں نے امام حسین علیہ السلام کو دوسرا خط ارسال اور اس میں لکھا کہ اہل کوفہ آپ میں حسن ظن رکھتے ہیں، ان کی خواہش ہے کہ آپ کوفہ تشریف لائیں، نیز لکھا: ہم نے آپ کے چاہنے والوں سے ملاقات کی ہے، ان کے درمیان ایسے لوگ ہیں جن کی باتوں پر ہمیں اعتبار و اطمینان ہے، وہ دشمن سے لڑنے کو تیار ہیں، ابوسفیان کے بیٹے سے بیزار ہیں، اسی خط میں امام حسینؑ سے یہ خواہش بھی کی ہے کہ خط کے ذریعہ ہمیں اپنے ارادہ سے مطلع کیجئے،

امامؑ کا خط اہل کوفہ کے نام

امام حسین علیہ السلام نے اہل کوفہ کے خط کے جواب میں لکھا: صلح کے سلسلے میں میرے بھائی کی اور ظالموں سے جہاد کرنے میں میری رائے دونوں ہی فلاح و نجات کی راہ ہیں، لیکن اس بات کو دشمنوں اور غیروں سے مخفی رکھنا، اور جب تک معاویہ زندہ ہے اس وقت تک کوئی قدم نہ اٹھانا، اگر وہ میری زندگی میں مر گیا تو میں اپنا نظریہ و ارادہ بتاؤں گا انشاء اللہ[۱]

عراق و حجاز سے کچھ شرفاء امام حسین علیہ السلام کے پاس آئے اور آپ کے اخلاقی فضائل بیان کرنے کے بعد اپنے یہاں آنے کی دعوت دی اور کہا:

ہم آپؑ کے دست و بازو ہیں اور ہمیں یقین ہے کہ معاویہ کے مرنے کے بعد کوئی آپ کا ثانی نہیں

جب امام حسین علیہ السلام کے پاس ان کی آمد و رفت کا سلسلہ بڑھ گیا تو عمرو بن عثمان بن عفان حاکم مدینہ مروان بن حکم کے پاس گیا اور کہا: حسینؑ کے پاس لوگوں کی آمد و رفت کا سلسلہ بہت زیادہ بڑھ گیا ہے، خدا کی قسم وہ اور ان کے انصار تمہارے لئے مشکلیں کھڑی کریں گے،

مروان نے اس سلسلے میں معاویہ کو خط لکھا معاویہ نے اس کے جواب میں لکھا:

---

۱ ارشاد مفید شیخ ۳۲/۲ و انساب الاشراف ۱۵۱/۳،

جب تک حسین کھلم کھلا ہم سے دشمنی کا اظہار نہیں کرتے اور ہمیں کچھ نہیں کہتے اس وقت تک تم انہیں کچھ [illegible] اور ان پر نگاہ رکھنا[۱]

حجر بن عدی کی شہادت[۲]

اسی زمانہ میں معاویہ کے حکم سے اس کے کارندے شیعوں پر خصوصاً کوفہ کے شیعوں پر زیادہ سختی کرنے لگے [illegible] بعض نمایاں افراد کو بے بنیاد بات پر گرفتار کر لیا، زیاد ابن ابیہ نے حجر بن عدی اور ان کے بعض [illegible] کی فائل تیار کر کے معاویہ کے پاس دمشق بھیج دیا اور معاویہ کے حکم سے انہیں دمشق «مرج اعذاء»[۳] [illegible] کیا گیا[۴] اس ماجرہ کو شیعہ و سنی مورخین نے اپنی اپنی کتابوں میں درج کیا ہے،

معاویہ پر تنقید

حجر کی شہادت نے لوگوں کے دلوں پر بہت زیادہ اثر کیا پورے اسلامی معاشرے میں امویوں کے [illegible] کی لہر دوڑ گئی یہاں تک کہ جب حج کے زمانہ میں عائشہ نے معاویہ سے ملاقات کی تو اس سے

---

۱ [illegible] انساب الاشراف ۱۵۱/۳، ۲ حجر بن عدی بڑے صحابی تھے اور جنگ صفین میں حضرت علیؑ کی طرف سے قبیلہ [illegible] اور جنگ نہروان میں آپ کے لشکر کے میسرہ میں تھے ۵۱ھ میں معاویہ نے انہیں مقام مرج عذرا میں [illegible] یحییٰ بن سلیمان سے کہا! کیا تمہیں کسی نے یہ خبر دی ہے کہ حجر بن عدی مستجاب الدعوات تھے؟ انہوں [illegible] وہ رسولؐ کے عظیم المرتبت صحابہ میں سے تھے،

۳ [illegible] دمشق کے نزدیک ایک قریہ ہے یہیں حجر بن عدی نے شہادت پائی اور یہیں آپ کی قبر ہے، معجم البلدان ۹۱/۴،

۴ [illegible] ص ۲۳۰، کامل ابن اثیر ج ۳ ص ۴۷۲،

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کہا: تم نے حجر اور اس کے ساتھیوں کو قتل کیا، صبر سے کیوں کام نہ لیا؟ تمہاری اطلاع کے لئے کہتی ہوں [illegible] نے رسول ص سے سنا ہے کہ آپ ص نے فرمایا:

مقام مرج عذرا پر کچھ لوگ شہید کئے جائیں گے جن کے قتل سے آسمان کے فرشتے غضبناک ہوں گے

معاویہ نے اپنے اس جرم کی توجیہہ کرتے ہوئے کہا: اس زمانہ میں میرے پاس کوئی عقلمند آدمی [illegible] نہ تھا کہ جو مجھے اس فعل سے باز رکھتا [1]

بہر حال معاویہ کے اس ظلم اور اس کے نتیجہ میں اسلامی معاشرہ میں معاویہ کی حکومت سے بیزاری امام حسین علیہ السلام کے انقلاب و قیام کا ایک محرک قرار دیا جا سکتا ہے۔

۵۱ھ کے حوادث میں ابن اثیر نے لکھا ہے: اس سنہ میں حجر بن عدی اور ان کے اصحاب [illegible] شہادت پائی [2]

معاویہ نے حسین بن علی ع سے ملاقات کی اور کہا: اے ابا عبداللہ! آپ ع جانتے ہیں کہ ہم [illegible] آپ ع کے والد کے شیعوں کو قتل کیا، انہیں حنوط و کفن دیا اور ان پر نماز پڑھ کر دفن کر دیا،

امام حسین علیہ السلام نے فرمایا:

کعبہ کے رب کی قسم اگر ہم تمہارے چاہنے والوں کو قتل کریں گے تو نہ انہیں حنوط و کفن دیں گے نہ نماز پڑھیں گے اور نہ دفن کریں گے [3]

شہادت عمرو بن الحمق خزاعی

حجر بن عدی کی شہادت کے بعد معاویہ نے عمرو بن الحمق خزاعی [4]، جو کہ رسول ص کے صحابی علی ع کے [illegible]

[1] تاریخ یعقوبی ج ۲ ص ۲۳۱، [2] کامل ابن اثیر ج ۳ ص ۱۳۴، [3] تاریخ یعقوبی ج ۲ ص ۲۳۱،

[4] عمرو بن الحمق اکثر کے نزدیک قبیلہ خزاعہ سے ہیں وہ حدیبیہ والے سال یا حجۃ الوداع میں رسول ص کی خدمت میں [illegible]

[illegible] عدی کے دوست » کو گرفتار کرنے کا منصوبہ بنایا اور معاویہ کے حکم سے انہیں موصل کے اطراف [illegible] کر دیا گیا، ان کا سر قلم کر کے نیزہ پر چڑھایا اور ہر ایک کو دکھانے کے لئے شاہراہ عام پر پھرایا گیا اس [illegible] گئے اور ان کی ہمشیرہ « جو کہ معاویہ کی قید میں تھیں » کی گود میں ڈال دیا: ان کی جرأت مندانہ روداد [illegible] معاویہ کے پاس یہ پیغام بھیجا، تم بہت بڑے جرم کے مرتکب ہوئے ہو اور تم نے نیکوکار اور پاکیزہ انسان [illegible] [1]

اس عظیم صحابی کی شہادت سے بھی اموی حکومت کے خلاف عام لوگوں میں اور زیادہ نفرت کی لہر دوڑ گئی

[illegible] معاویہ

معاویہ نے جو ناشائستہ افعال انجام دیئے ہیں ان میں سے ایک یہ تھا کہ اس نے زیاد بن ابیہ کو «کہ جس کے [illegible] نہیں تھا» اپنا بھائی بنا لیا اور لوگوں میں اسے اپنا پدری بھائی قرار دیا، اس عمل سے معاویہ نے [illegible] کی مخالفت کی، ابن اثیر کہتے ہیں کہ اسلامی احکام کو محو کرنے کے سلسلہ میں معاویہ کا یہ پہلا قدم تھا [illegible] نے فرمایا تھا صاحب فراش سے ملحق ہے [2]

[illegible] ہو گئے، آپ ص سے حدیث سنیں اور بعد میں حضرت علی ع کے شیعوں میں شامل ہوئے، کوفہ میں سکونت [illegible] جمل، صفین، اور نہروان میں شریک ہوئے، حضرت علی ع کی شہادت کے بعد علی ع کے چاہنے والوں کے قائد حجر [illegible] کرتے تھے، حجر بن عدی کے قتل کے بعد کوفہ سے موصل چلے گئے اور وہاں ایک غار میں رہنے لگے، [illegible] ان کی گرفتاری کیلئے کسی کو بھیجا اس نے سر قلم کر کے زیاد کے پاس بھیج دیا اس نے حکم دیا کہ شہر شہر پھرا کر معاو [illegible] عالم اسلام میں یہ پہلا سر تھا جو شہر بہ شہر لے جایا گیا، الاستیعاب ج ۳ ص ۱۷۳، اردبیلی نے نقل کیا ہے کہ معاویہ [illegible] سر کو نیزہ پر نصب کیا گیا، جامع الرواۃ،

[1] [illegible] ص ۲۳۲، [2] کامل ابن اثیر ج ۳ ص ۴۴۴،

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

۵۶ھ میں معاویہ کے حکم سے لوگوں نے ولی عہد کے عنوان سے یزید کی بیعت کی[1] او[illegible]
وحکومت کو موروثی بنانے کا نظریہ معاویہ کے زمانہ میں سامنے آیا گذشتہ خلفاء میں سے کسی نے بھی [illegible]
نہیں کیا تھا،

جب عبدالرحمٰن بن ابی بکر[2] کو یہ خبر ملی کہ لوگوں نے یزید کی بیعت کر لی ہے تو انہوں نے و حاکم مدینہ [illegible]
مروان بن حکم سے کہا: اس منصوبہ میں تم نے اور معاویہ نے امت محمدؐ کی فلاح و بہبود کو مدنظر نہیں رکھا
بلکہ تمہارا مقصد روم کے[3] بادشاہوں کی طرح حکومت کو موروثی بنانا ہے،

خلافت کو موروثی بنانے کا نظریہ کوفہ میں معاویہ کے حاکم مغیرہ بن شعبہ[5] نے اپنی کرسی بچانے [illegible]
پیش کیا تھا کیونکہ اسے معاویہ معزول کرنا چاہتا تھا،

اس سلسلے میں ابن اثیر لکھتے ہیں:

---

۱ ابن اثیر نے کامل ج ۳ ص ۵۳ اور یعقوبی نے اپنی تاریخ جلد ۲ ص ۲۲۸ پر یزید کی بیعت لینے کا واقعہ حسن ابن علیؑ کی [illegible]
کے بعد لکھا ہے تاریخ کا ذکر نہیں کیا ہے،

۲ یہ ابوبکر کے بیٹے ہیں، عائشہ اور یہ ایک ماں سے ہیں، جنگ احد میں مشرکین کے ساتھ بعد میں مسلمان ہوئے، جنگ جمل میں [illegible]
عائشہ کے ساتھ تھے، جب معاویہ نے لوگوں سے یزید کی بیعت طلب کی تو انہوں نے کہا: خدا کی قسم میں ایسا [illegible]
معاویہ نے ان کے لئے ایک لاکھ درہم بھیج دیئے، انہوں نے ٹھکراتے ہوئے کہا: کیا اپنے دین کو دنیا کے عوض فروخت [illegible]
پھر مکہ کی طرف روانہ ہوئے راستہ ہی میں انتقال ہوگیا، الاستیعاب ج ۲ ص ۸۲۶،

۳ ما الخیار اردتما لامۃ محمد ولکنکم تریدون ان تجعلوھا ھرقلیۃ کلما مات ھرقل قام ھرقل،

۴ تاریخ کامل ج ۳ ص ۵۰۶،

۵ مغیرہ بن شعبہ بن ابی عامر قبیلہ ثقیف سے ہے، جنگ خندق والے سال اسلام قبول کیا، دراز قد [illegible]
تھا جنگ یرموک میں ایک آنکھ کھو بیٹھا تھا عمر اور ان کے بعد عثمان کی طرف سے کوفہ کا حاکم رہا جنگ صفین کے موقعہ پر [illegible]
ہوگیا تھا قصہ حکمین کے بعد معاویہ سے ملحق ہوا، معاویہ نے پھر اسے کوفہ کا حاکم مقرر کر دیا ۵۰ھ یا ۵۱ھ میں کوفہ میں مرا، الاستیعاب [illegible]

[illegible] معاویہ کی طرف سے کوفہ کا فرمانروا تھا معاویہ اسے معزول کر کے سعد بن عاص کو
[illegible] چاہتا تھا، مغیرہ کو بھی معاویہ کا ارادہ معلوم ہوگیا اس نے سوچا: بہتری اسی میں ہے
[illegible] بچانے کی خاطر معاویہ کے پاس جاؤں اور کوفہ کی فرمانروائی سے بے رغبتی کا اظہار کرتے ہوئے
[illegible] کروں کہ میرا استعفا منظور کرلیں تاکہ لوگ یہ سمجھیں کہ میں نے خود کوفہ کی فرمانروائی سے کنارہ کشی کی ہے
[illegible] سے شام کی طرف روانہ ہوا، شام میں پہلے اپنے قریبی اور جان پہچان والوں سے ملاقات
[illegible] کہا: اگر میں ان حالات میں کوفہ کی فرمانروائی نہ بچا سکا تو پھر کبھی حاصل نہ ہو سکے گی، اس کے بعد
[illegible] کے پاس گیا اور اس سے کہا: رسولؐ کے اکثر صحابہ دنیا سے چلے گئے ان کے بیٹے موجود ہیں دین و
[illegible] اور رائے و فضیلت کے لحاظ سے تم ان سب سے بہتر ہو لیکن میری سمجھ میں یہ بات نہیں آتی کہ
[illegible] معاویہ لوگوں سے تمہارے لئے بیعت کیوں نہیں لیتے؟

یزید نے کہا: کیا تمہاری نظروں میں یہ امر شدنی ہے؟

مغیرہ نے کہا: بالکل،

چونکہ یزید پر مغیرہ کی باتوں کا جادو چل گیا تھا لہٰذا وہ اپنے باپ معاویہ کے پاس گیا اور مغیرہ کی
[illegible] گزار کیں، معاویہ نے حکم دیا کہ مغیرہ کو حاضر کیا جائے، مغیرہ نے معاویہ کے سامنے اپنے نظریہ
[illegible] اور مزید کہا: تم جانتے ہو کہ قتل عثمان کے بعد امت اسلامی کے درمیان کتنے شدید اختلافات
[illegible] کیا ہے، یزید تمہارا بہترین جانشین اور تمہارے بعد لوگوں کی پناہ گاہ ثابت ہوگا اس طرح
[illegible] کا بھی سد باب ہو جائے گا،

معاویہ نے کہا: اس سلسلے میں کون لوگ میری مدد کریں گے؟

مغیرہ نے کہا: میں اہل کوفہ سے یزید کی بیعت لینے کی ذمہ داری لیتا ہوں اور زیاد بن ابیہ اہل مصر
[illegible] ولیعہدی کے لئے بیعت لے گا اور ان دو شہروں کے بعد کسی بھی شہر کے لوگ یزید کی بیعت کی
[illegible] گے،

[illegible] مغیرہ کو کوفہ کی فرمانروائی پر برقرار رکھا اور یزید کی بیعت لینے کی وجہ سے اسے معزول

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

نہیں کیا،

مغیرہ اپنے دوستوں کے پاس لوٹ آیا، انہوں نے اس کی معزولی کے بارے میں معلوم کیا [illegible]
نے کہا: میں نے معاویہ کو ایسی راہ بتادی ہے کہ سالہا سال اموی حکومت کا جھنڈا لہراتا رہے گا اور [illegible]
نے ایسا شگاف ڈال دیا ہے جو کسی بھی چیز سے پر نہیں ہوسکے گا،

اس کے بعد مغیرہ کوفہ واپس آیا اور اپنے ہمنواؤں کے سامنے بیعت یزید کا مسئلہ چھیڑا [illegible]
نے اس کی بات مان لی پھر اس نے اپنے بیٹے موسیٰ ابن مغیرہ کی سرکردگی میں دس ، ایک قول کے مطابق [illegible]
سے زیادہ ، افراد پر مشتمل ایک وفد شام بھیجا، انھیں تیس ہزار درہم بھی دیئے، وفد والوں نے [illegible]
پاس جاکر یزید کی بیعت سے متعلق گفتگو کی اور کہا جتنی جلد ہوسکے اس کام کو انجام دیجئے ، معاویہ [illegible]
فی الحال اس کا کسی سے اظہار نہ کرنا لیکن اسی موقف پر قائم رہنا ، اس کے بعد معاویہ نے مغیرہ کے بیٹے [illegible]
ان لوگوں کا دین تمہارے باپ نے کتنے میں خریدا ہے؟ کہا تیس ۳۰ ہزار درہم میں اس پر معاویہ [illegible]
یقیناً ان لوگوں کیلئے دین کی کوئی اہمیت نہیں تھی اس لئے معمولی قیمت پر فروخت کر دیا [1]

معاویہ کا خط امام علیہ السلام کے نام

معاویہ نے امام علیہ السلام کے پاس خط لکھا اس کے بعض حصّہ کا مفہوم یہ ہے،

میرے پاس آپ کی فعالیت کی خبریں پہنچی ہیں اگر یہ خبریں سچ ہیں... تو مجھے آپ علیہ السلام
سے ایسی توقع نہیں تھی اور اگر غلط ہیں تو بجا ہے کیونکہ میں ایسی باتوں سے آپ کو
بری سمجھتا ہوں جو عہد آپ علیہ السلام نے خدا سے کیا ہے اسے پورا کریں اور مجھے بھی ایسا کرنے
پر مجبور نہ کریں اگر آپ میری اور میری حکومت کی تائید نہیں کریں گے تو میں بھی آپ کو

[1] تاریخ کامل ج ۳ ص ۵۰۳ و ص ۵۰۴،

[illegible] کوشش کروں گا اور اگر مجھ سے چال بازی سے پیش آئیں گے تو میں بھی ایسا
[illegible] خدا سے ڈریئے اور امت اسلامی کو اختلاف و فتنہ سے بچایئے [1]

[illegible] جواب معاویہ کے نام

[illegible] معاویہ کو جو خط لکھا تھا اس کا بعض حصّہ یہ ہے:

[illegible] خط ملا، لکھا ہے کہ تمہیں میرے بارے میں ایسی خبریں ملی ہیں جن کی
[illegible] سے توقع نہیں تھی، میری طرف جن باتوں کی نسبت دی گئی ہے میں
[illegible] بری ہوں، صرف خدا نیکیوں کی طرف آدمی کی ہدایت کرتا ہے،
[illegible] رپورٹ پہونچانا ان سخن چین لوگوں کا کام ہے جو امت اسلامی کے درمیان
[illegible] پھیلانا چاہتے ہیں،
[illegible] تم سے جنگ اور مخالفت کا کھلم کھلا اعلان نہیں کیا ہے میں اپنے خدا سے ڈرتا
[illegible] تم نے عہد شکنی کی ہے، تم نے خدا کے صالح اور نماز گزار بندے حجر بن عدی
[illegible] کے ساتھیوں کو قتل کیا ہے حالانکہ تم نے یہ قسم کھائی تھی کہ وہ امان میں رہیں
[illegible] لوگ تھے جنہوں نے ظالموں اور بدعتیوں سے جنگ کی اور امت اسلامیہ
[illegible] کا حکم دیا، برائیوں سے روکا اور اچھائی و نجات کی طرف بلایا اور اس
[illegible] ان لوگوں کی کھڑی کی ہوئی مشکلوں اور ان کی ملامت کو جان کے
[illegible] خریدا تھا،
[illegible] صالح بندے جس کا بدن عبادت کی وجہ سے لاغر اور چہرہ کا رنگ زرد

[1] [illegible] ص ۱۵۳،

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ہوگیا تھا، رسولؐ کے صحابی عمرو بن الحمق کو تو نے قتل نہیں کیا؟ کیا تو نے دی ہوئی امان سے چشم پوشی نہیں کی،؟

اگر آسمان کے پرندوں کو تیرے امان نامہ کی خبر ملی ہوتی تو وہ اپنے آشیانے چھوڑ دیتے اور پہاڑوں کی بلندی سے اتر آتے! لیکن تو نے عرب کی اس ممدوح خصلت سے "کہ وہ عہد کی پابندی کرتے تھے" فریب کاری اور سوچے سمجھے منصوبے کے تحت "چشم پوشی کی، عہد توڑنے والوں پر جوانمردی کا لباس زیب نہیں دیتا کیا تو نے اپنے ناپاک مقاصد میں کامیابی حاصل کرنے کی خاطر زیاد بن سمیہ کو، جس کا یہی معلوم نہیں کہ کس کا ہے[1] اپنے باپ کا بیٹا نہیں کہا اور اسے اپنا بھائی نہیں سمجھا ہے؟

جب ان لوگوں کے بارے میں کہ جن کے باپ کا پتہ نہیں ہے رسولؐ کی طرف سے پہلے ہی اعلان کر دیا گیا تھا[2] لیکن تو نے رسولؐ کے فرمان کے برخلاف کینہ کی بنا پر جان بوجھ کر اسے اپنے باپ کی طرف منسوب کیا چنانچہ اس نے تیرے اس احسان کی وجہ سے تیرے فرمانروا ہونے کی حیثیت سے مسلمانوں کے ہاتھ پاؤں کاٹے ان کی آنکھیں نکالیں اور انھیں خرموں کے درختوں پر لٹکایا! لگتا ہے کہ تم اس امت میں سے نہیں ہو اور وہ بھی تجھ سے نہیں ہے،

---

[1] چونکہ معلوم نہیں ہے کہ اس کا باپ کون ہے اس لئے اسے ابن سمیہ کہتے تھے اس کی ماں عرب کے مشہور طبیب حارث بن کلدہ کی کنیز تھی اس شخص کو کبھی زیاد بن ابیہ اور کبھی زیاد بن امہ کہتے تھے اور جب معاویہ نے اسے خود سے ملحق کر لیا ابن ابی سفیان کہنے لگے سنہ ولادت کے بارے میں اختلاف ہے کہ ہجرت سے پہلے پیدا ہوا یا بعد میں، عمر نے اسے بصرہ کے صدقات کی ذمہ داری سونپی تھی ایک قول یہ بھی ہے کہ یہ ابوموسیٰ اشعری کا منشی "کاتب" تھا معاویہ نے اسے بصرہ و کوفہ کا گورنر مقرر کیا اور کوفہ میں ہلاک ہوا، استیعاب ج ۲ ص ۵۲۳، [2] الولد للفراش وللعاھر الحجر"

کیا تو نے حضرمی کے " جو کہ زیاد کی تحریر کے لحاظ سے حضرت علیؑ کے مخلص شیعہ تھے" قتل کا حکم نہیں دیا اور پھر اسی پر اکتفا نہ کی بلکہ یہ فرمان بھی جاری کیا جو بھی علیؑ کا پیرو ہو اسے تہہ تیغ کر دو اس کے بدن کے ٹکڑے ٹکڑے کر دو، کیا علیؑ کا دین ان کے ابن عم رسولؐ خدا کے دین سے جدا ہے؟ اگر اس دین کی حرمت نہ ہوتی تو تم اور تمہارے باپ دادا تپتے صحرا میں خانہ بدوشی کی زندگی بسر کرتے،

تم نے اپنے خط میں لکھا ہے: اگر آپ میرا انکار کریں گے تو میں آپ کا انکار کروں گا اگر میرے ساتھ مکر کریں گے تو آپ کے ساتھ مکر کروں گا تو میں اطمینان کے ساتھ کہتا ہوں کہ تمہاری حیلہ بازی مجھے کوئی نقصان نہیں پہونچا سکے گی بلکہ تمہارے فریب کا تمہیں کو زیادہ نقصان پہونچے گا تم تو اپنے جہل کے مرکب "سواری" پر سوار ہو گئے ہو اور اپنے کئے ہوئے عہد کو یکے بعد دیگرے توڑ رہے ہو، اپنی قسم! تم نے جو عہد کئے تھے وہ وفا نہیں کئے ہیں اور ان نیکوکار اور خدا ترس لوگوں کو قتل کر کے اپنے کئے ہوئے عہد کی اہمیت ختم کر دی ہے، یہ بہادر اور بے گناہ مسلمان تمہارے حکم سے شہید کئے گئے ہیں نہ انہوں نے تم سے جنگ کرنے کا اعلان کیا تھا اور نہ ان کی گردن پر کسی کا خون تھا، تم نے انھیں اس لئے قتل کیا ہے کہ وہ حق کے طرفدار تھے اور ان فضیلتوں کے اعتراف میں شک نہیں کرتے تھے جو تم میں نہیں ہیں،

اے معاویہ اپنے نفس کو قصاص کی بشارت دو اور روز حساب کا یقین رکھو، تمہیں معلوم ہونا چاہیئے کہ خدا کی کتاب میں اس کے بندے کے چھوٹے بڑے اعمال مرقوم ہیں، اور خدا انہیں ہرگز فراموش نہیں کرے گا، تم نے اس کے دوستوں کو ... اور ایسے بہانوں کی بنا پر ان کے قتل کا حکم دیا یا جلا وطن کیا کہ جن کا عقل و ... سے کوئی ربط نہیں ہے اور اپنے بیٹے یزید کے لئے ناحق لوگوں سے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

بیعت لی جبکہ وہ ناتجربہ کار ہے، کھلم کھلا شراب پیتا ہے، کتوں سے کھیلنا اسکا دلچسپ مشغلہ ہے میری نظروں میں تم نے ایسے ناشائستہ افعال انجام دے کر اپنے دین اور دنیا کو برباد کر لیا ہے اور اپنی عوام کے حق میں ظلم کیا ہے اور اس بے وقوف[1] جاہل کی یاوہ گوئیوں پر کان دھرے اور اللہ کے حکم کو حقیر سمجھا ہے،

والسلام[2]

بلاذری لکھتے ہیں: کہ امام حسین ؑ نے معاویہ کو بہت سخت خط لکھا اور اس خط میں زیاد [illegible] اور حجر ابن عدی کے بارے میں اس کے ناشائستہ کردار کی طرف اشارہ کیا نیز لکھا کہ جس دن سے تم [illegible] ہوئے ہو صالح لوگوں کو فریب دینے ہی میں خوش ہو، مجھ سے بھی جو حیلہ کرنا چاہتے ہو کر [illegible] مغیرہ بن شعبہ اور ہمارے دشمنوں کی باتوں کو اپنا دستور العمل بنالو خط کے آخر میں لکھا:

والسلام علی من اتبع الھدیٰ[3]

مکہ میں اجتماع

سلیم بن قیس کہتے ہیں کہ معاویہ کے انتقال سے ایک سال قبل حسین بن علی ؑ، عبداللہ [illegible] عباس، اور عبداللہ ابن جعفر کے ہمراہ حج کیلئے تشریف لائے، اس سفر میں امام حسین ؑ نے بنی ہاشم [illegible]

---

1. ہماری گذشتہ تحریر کی رو سے بے وقوف جاہل سے مراد ، مغیرہ بن شعبہ ہے، حضرت علی ؑ نے عمار سے اس وقت [illegible] فرمایا جب وہ مغیرہ بن شعبہ سے گفتگو کر رہے تھے ”دعہ یا عمار فانہ لم یاخذ من الدین الا ما قاربہ من الدنیا و علی عمد لبس [illegible] لیجعل الشبہات عاذرًا لسقطاتہ“ نہج البلاغہ کلمات حکمت ۴۰۵،
2. الامامہ وسیاستہ ج ۱ ص ۱۵۵،
3. انساب الاشراف ج ۳ ص ۱۵۳،

[illegible] اور عورتوں اور اپنے چاہنے والوں کو جمع کیا اور فرمایا کہ رسول ؐ کے ان اصحاب کو بلا کے لاؤ جن [illegible] کا شہرہ ہے اس جلسہ میں جو کہ منیٰ میں منعقد ہوا تھا ایک خیمہ میں سات سو سے زاید افراد [illegible] کہ ان میں تابعین کی اکثریت تھی[1] تقریباً دو سو رسول ؐ کے صحابی[2] بھی شریک ہوئے تھے [illegible] علیہ السلام نے خدا کی حمد وثنا کے بعد فصیح و بلیغ خطبہ شروع کیا،

اس سرکش انسان ”معاویہ“ نے ہمارے اور ہمارے شیعوں کے حق میں جو کچھ کیا [illegible] اس سے آپ واقف ہیں لیکن یہاں میں آپ حضرات سے ایک سوال کرنا چاہتا ہوں اگر صحیح ہے تو تصدیق کرنا اور اگر صحیح نہ ہو تو رد کرنا، میری تقریر سنو اور لکھ لو اور حج سے واپسی پر قابل اعتماد لوگوں تک پہنچا دینا اور انہیں ہماری مدد کرنے اور حق سے دفاع کرنے کی دعوت دینا کیونکہ مجھے احکام اسلامی کے مٹ جانے کا خوف ہے، خدا اپنی عنایت کو نور ہدایت کے ذریعہ کامل کر کے رہے گا اگرچہ یہ کافروں کو ناگوار ہی کیوں نہ ہو،

اس کے بعد آپ ؑ نے اہلبیت ؑ کی شان میں نازل ہونے والی بعض آیات پڑھیں اور اسی طرح [illegible] وہ حدیثیں نقل کیں جو کہ آپ کے والد، بھائی اور خود آپ کے اور آپ ؑ کے اہلبیت ؑ سے متعلق [illegible] جو چیزیں امام حسین ؑ نے اس خطبہ میں بیان کیں حاضرین نے ان سب کی تصدیق کی،

نیز فرمایا:

میں تمہیں خدا کی قسم دے کر کہتا ہوں کہ جو کچھ تم نے مجھ سے سنا اور جس کی تصدیق کی ہے اسے مومن و معتمد لوگوں سے بیان کرنا[3]

---

1. [illegible] کا اطلاق ان لوگوں پر ہوتا ہے جنہوں نے رسول ؐ کو درک نہیں لیکن آپ ؐ کے اصحاب کو دیکھا ہے،
2. [illegible] حدیث کے لحاظ سے صحابی اسے کہتے ہیں جس نے رسول ؐ کو دیکھا اور اسلام قبول کیا سفینۃ البحار صحف،
3. [illegible] بن قیس ص ۲۰۶،

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

مغیرہ بن شعبہ نے جو منصوبہ معاویہ کے سامنے رکھا تھا وہ خود اور معاویہ کے دوسرے کار[illegible]
اسے عملی جامہ پہنانے کی کوشش کر رہے تھے اور مختلف شہروں سے نمایاں افراد پر مشتمل وفود شام [illegible]
رہے تھے ان وفود کی تشکیل اور انہیں شام بھیجنے میں خود معاویہ کا ہاتھ تھا تاکہ یزید کی ولیعہدی [illegible]
سلسلے میں وہ ان سے بیعت لے سکے،

اس نے ضحاک بن فہری سے کہا: جب یہ نمایاں اور مشہور چار اشخاص یہاں آئیں گے تو [illegible]
میں ان سے گفتگو شروع کروں گا اور جب میری باتوں کا سلسلہ ختم ہو جائے تو تم لوگوں کو یزید کی بیعت
کی دعوت دینا اور مجھ سے کہنا کہ آپ اس سلسلے میں کوتاہی نہ کریں،

معاویہ نے عظمت اسلام اور حرمت خلافت کے سلسلے میں کچھ باتیں کہیں اور کہا: تم لوگ[illegible]
کو میرے کارندوں کی اطاعت کرنی چاہیئے کیونکہ یہ خدا کا فرمان ہے۔ اسی وقت یزید کے علم و فضل
اور سیاست کے بارے میں بھی بہت کچھ کہا اور اس کی بیعت کا مسئلہ چھیڑا اسی اثناء میں ضحاک [illegible]
اٹھا اور خدا کی حمد و ثناء کے بعد معاویہ کو مخاطب کر کے کہا: اے امیر آپ کے بعد لوگوں کا کوئی امیر [illegible]
چاہیئے اور ہمارا تجربہ ہے کہ جو منصوبہ ایک اجتماع میں بنا جاتا ہے اس کے بہت اچھے اثرات رونما ہو[تے]
ہیں اور اس سے اختلاف و خونریزی کا سدباب ہو جاتا ہے یزید آپ کا بیٹا ہے وہ اخلاق و کردار
علم، دور اندیشی اور بردباری میں ہم جیسے امت کے برگزیدہ لوگوں پر فوقیت رکھتا ہے آپ [illegible]
ضروری ہے کہ اپنے جانشین کے عنوان سے اس کا تعارف کرائیں تاکہ آپ کے بعد ہم اور ملت اسلام[یہ]
اس کے سایہ میں آرام و عزت کی زندگی بسر کر سکیں،

۱؎ ضحاک بن قیس وفات رسولؐ سے قبل پیدا ہوا اور زیاد کے بعد معاویہ کی طرف سے چار سال کوفہ کا گورنر رہا اور معاو[یہ کی]
موت تک معاویہ کے ساتھ رہا معاویہ کی نماز جنازہ بھی اسی نے پڑھائی یزید کی ولی عہدی سے قبل یہی معاویہ کا جانشین [illegible]
معاویہ کے بعد یزید اور اس کے بیٹے معاویہ کے ساتھ رہا جب حکومت مروان کے ہاتھوں میں چلی گئی تو اس نے شام کے اکثر لوگوں [illegible]
عبداللہ ابن زبیر کی بیعت کر لی اور "مرج راہط" میں مروان کی فوج سے لڑتے ہوئے مارا گیا، استیعاب ج ص ۲۲۷،

اس کے بعد عمرو بن سعید الاشرف کھڑا ہوا اور ضحاک جیسی ہی باتیں کہیں پھر یزید بن مقنع عذری
[illegible] ہوا اور معاویہ کی طرف اشارہ کر کے کہا: یہ امیر المومنین ہے اور یزید کی طرف اشارہ کر کے کہا
[illegible] یہ، اور اپنی بات جاری رکھتے ہوئے اور تلوار کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا اگر کوئی اس
[illegible] کا تو ہمارے اور اس کے درمیان تلوار ہے،
معاویہ نے جواب میں کہا: بیٹھ جاؤ کہ تم خطیبوں کے سردار ہو،
اس کے بعد شرکاء جلسہ میں سے بعض دیگر افراد نے ستائش آمیز باتیں کہیں اور یزید کی بیعت پر
[illegible]

[illegible] بن قیس[۱]

اپنے مقصد کے حصول کیلئے معاویہ حالات کو مکمل طور پر ساز گار محسوس کر رہا تھا لہٰذا اس
[illegible] کو مخاطب کر کے کہا: تم کیا کہتے ہو!
احنف نے کہا: اگر میں تمہاری بات کی تصدیق کرتا ہوں تو تمہارے خوف کی بنا پر اور
[illegible] جھٹلاتا ہوں تو خوف خدا کی خاطر اور پھر تم سے بہتر یزید کو کون جانتا ہے اگر تمہاری نظر میں
[illegible] عہدی کی قابلیت و اہلیت رکھتا ہے تو مشورہ کی ضرورت نہیں ہے اور اگر تم اسے خلافت
[illegible] نہیں سمجھتے ہو، تو ایسا نہ کرو کیونکہ ایک روز دنیا سے جانا ہے اور ہمارا کام تو یہ کہنا ہے کہ سنیں گے اور اطاعت کرینگے،

[illegible] قبیلوں کے سربرآوردہ افراد اور نمایاں تابعین میں تھے انہوں نے رسولؐ کا زمانہ درک کیا ہے لیکن صحابہ کے زمرہ میں نہیں
[illegible] قوم کے سردار اور عقل و خرد حلم و علم میں مشہور تھے جنگ صفین میں حضرت علیؑ کے ساتھ تھے جبکہ جنگ جمل میں کسی کا ساتھ
[illegible] مصعب بن زبیر کے زمانہ تک کوفہ میں زندہ رہے ۷۶ھ میں وفات پائی مصعب نے جنازہ میں شرکت کی کوفہ کے
[illegible] "ثویہ" میں دفن ہوئے الکنی والالقاب ۲ / ۱۲، مروج الذہب ج ۳ ص ۲۷،

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اس موقع پر ایک شامی نے کھڑے ہو کر کہا: یہ عراقی کیا کہتا ہے ہم نہیں سمجھ سکے؟ ہمارا [illegible]
تو سننا اور اطاعت کرنا ہے اور پھر مخالفوں کے حساس مرکزوں پر حملہ کرنا ہے[1]

معاویہ کا خط حاکم مدینہ کے نام

معاویہ نے مروان بن حکم کو، جو کہ اس کی طرف سے مدینہ پر حاکم تھا، خط لکھا کہ یزید [illegible] لوگوں سے بیعت لے لو، نیز اس بات کا ذکر کیا کہ اہل عراق و شام نے یزید کی بیعت کر لی ہے، مروان نے مسجد میں خطبہ کے دوران معاویہ کی اطاعت پر اور اختلاف و خونریزی سے بچنے پر زور دیا اور لوگوں کو یزید کی بیعت کی دعوت دی مزید کہا: یہ ابوبکر کا طریقہ ہے،

مروان کی یہ بات سنکر مجمع کے بیچ سے عبدالرحمن بن ابوبکر اٹھے اور کہا: تم جھوٹے ہو [illegible] انہوں نے خاندان عدی کے ایک آدمی کے ہاتھ پر بیعت کی اور اپنے خاندان کو نظر انداز کیا،

اس کے بعد حسین بن علیؑ، عبداللہ بن زبیر اور عبداللہ بن عمر نے کچھ باتیں کہیں اور یزید [illegible] بیعت کی مخالفت کی اس صورت حال کو مروان نے تفصیل کے ساتھ لکھا[2]

معاویہ کا سفر مدینہ کی طرف

بیعت یزید کے سلسلے میں معاویہ اہل عراق اور شام والوں کی طرف سے مطمئن ہو گیا تھا [illegible]

---

[1] مروج الذہب ج ۳ ص ۲۷،

[2] العقد الفرید ج ۴ ص ۱۶۲،

[illegible] اور بیعت سے ان کی پہلوتہی کی وجہ سے بہت پریشان تھا ہزار لوگوں کے [illegible] کا رخ کیا مدینہ میں خطبہ کے دوران یزید کی مدح کرتے ہوئے کہا:

[illegible] کے لئے یزید سے بہتر کوئی نہیں ہے اور عقل و درایت میں بھی کوئی اس کے [illegible]

[illegible] اس کے بعد مخالفوں کو دھمکی دی انھیں دھمکی آمیز باتوں کے آخر میں کچھ رجزیہ قسم کے [illegible]

[illegible] ملاقات

اس کے بعد معاویہ عائشہ سے ملاقات کیلئے گیا، عائشہ کو معاویہ کی دھمکیوں کی اطلاع مل چکی [illegible] انہوں نے معاویہ کو نصیحت کرنا شروع کی اور کہا: سنا ہے کہ تم نے اپنے مخالفوں کو [illegible] دھمکی دی ہے یہ تمہارے اور تمہاری حکومت کیلئے نقصان دہ ہے،

معاویہ نے کہا: میں نے یزید کیلئے بیعت لے لی ہے، ان چند افراد کے علاوہ سب نے [illegible] اب آپ یہ چاہتی ہیں جو بیعت ہو چکی ہے میں اس سے چشم پوشی کر لوں؟

عائشہ نے کہا: ان کے ساتھ نرمی سے پیش آؤ گے تو اپنے مقصد میں کامیاب ہو جاؤ گے،

معاویہ نے جواب دیا: ایسا ہی کروں گا،

اس کے بعد عائشہ نے معاویہ سے کہا: اگر میں کسی کو یہ حکم دیتی کہ معاویہ کو قتل کر دو تو تم کیا کرتے [illegible] بھائی "محمد" کو قتل کیا ہے[2]

[illegible] ج ۵ ص ۵۰۸،

[illegible] ص ۵۰۹، لیکن البدایۃ والنہایۃ کی ج ۸ کے ص ۹۰ پر ابن کثیر نے مروان سے نقل کیا ہے کہ اس نے کہا: حجر بن عدی [illegible] عائشہ کے پاس گئے عائشہ نے معاویہ سے کہا تمہیں اس طرح میرے پاس آنے میں خوف محسوس نہیں ہوا؟ [illegible] قتل کا حکم دیا ہو معاویہ نے کہا: میں امن کے گھر میں ہوں،

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

معاویہ کا سفر مکہ کی طرف

مدینہ کی طرف سے مطمئن ہونے کے بعد معاویہ مکہ کی طرف چلا حج کے اعمال کے بعد اس [illegible]
حکم دیا کہ کعبہ کے نزدیک ایک منبر بنایا جائے اس کے بعد کسی کو حسین بن علیؑ، عبدالرحمن بن ابی بکر
عبداللہ ابن عمر اور ابن زبیر کے پاس بھیجا، وہ آئے تو معاویہ نے کہا: آپ لوگ جانتے [illegible]
میں نے تمہارے حق میں نیکی کی ہے! یزید تمہارا بھائی ہے، تمہارے چچا کا بیٹا ہے میں چاہتا [illegible]
وہ خلیفہ بن جائے اور تم امر و نہی کے فرائض انجام دو،

عبداللہ ابن زبیر نے معاویہ کے جواب میں کچھ باتیں کہیں جو اسے پسند نہیں آئیں معاویہ [illegible]
کہا: دو آدمی تلوار لیکر ان کے پیچھے کھڑے ہو جائیں اس کے بعد کہا: زبان ہلاؤ گے تو گردن [illegible]
جائے گی،

معاویہ کے ساتھ آنے والے افراد منبر کے چاروں طرف بیٹھے تھے، معاویہ منبر پر [illegible]
کہا: حسینؑ، عبدالرحمن بن ابی بکر، ابن عمر اور ابن زبیر نے یزید کی بیعت نہیں کی ہے اور [illegible]
میں سربر آوردہ ہیں ان کی مرضی کے بغیر کوئی کام پایہ تکمیل کو نہیں پہنچ سکتا اگر میں یہاں آپ [illegible]
کے سامنے ان سے یزید کیلئے بیعت طلب کروں تو وہ ضرور بات پر کان دھریں گے اور [illegible]
اطاعت کریں گے۔

اس کے بعد ان حضرات کو مخاطب کر کے کہا: یزید کی بیعت کر لو اور اس امر کے [illegible]
سر جھکا دو!

شام والوں نے کہا: اے معاویہ: اجازت ہے کہ ہم ان لوگوں کے سر قلم کریں [illegible]
اسی وقت راضی ہوں گے جب یہ کھلم کھلا یزید کی بیعت کریں گے معاویہ اسی طرح لوگو [illegible]
یزید کی بیعت کی دعوت دیتا رہا گویا اسنے شامیوں کی یہ بات سنی ہی نہیں، لوگ بیعت کرتے رہے،

[illegible] زندگی کا خاتمہ

[illegible] نے لکھا ہے کہ اپنی بیماری کے ابتدائی زمانہ میں غسل خانہ میں گیا جب اس نے اپنے بدن کو
[illegible] کمزور ہو گیا ہے تو رونے لگا اور یہ شعر پڑھا،

أرى اللّيالي أسْرَعَتْ فِي نَقْضِي   أَخَذْنَ بَعْضِي وَتَرَكْنَ بَعْضِي ۱

[illegible] مرض میں شدت پیدا ہو گئی اور موت کے ہولناک سائے اسے اپنی طرف
[illegible] لگے تو کہا:

[illegible] فِي المُلْكِ ساعَةً   وَلَمْ أَكُ فِي اللَّذَّاتِ أَعْشَى النَّواظِرِ
[illegible] عاشَ بِبُلْغَةٍ   مِنَ الدَّهْرِ حَتَّىٰ زارَ أَهْلَ المَقابِرِ ۲

[illegible] کہتے ہیں کہ جمعہ کا روز تھا ہم میثم تمار کے ساتھ کشتی پر سوار تھے ۳ کہ اچانک طوفانی
[illegible] میثم تمار نے کھڑے ہو کر طوفان کو دیکھا اور کہا: کشتی روک لو، لنگر ڈال دو، کہ تیز ہوا

[illegible] رہی ہیں کچھ نوچ چکی ہیں کچھ چھوڑ دیا ہے،

[illegible] حاصل کرنے کی کوشش نہ کرتا کاش دنیا کی لذتوں کو دیکھتے ہی اندھا ہو گیا ہوتا اور اس شخص جیسا ہوتا جو
[illegible] معمولی خوراک لیتا ہے اور اسی حال میں اہل قبور سے ملاقات کرتا، مروج الذہب ج ۳ ص ۴۹، یہی اشعار
[illegible] ابن کثیر نے البدایہ والنہایہ کی جلد ۸ ص ۱۵۱، پر اضافہ کے ساتھ نقل کئے ہیں،

[illegible] کے خاص اصحاب میں سے بلکہ آپؑ کے حواریوں میں سے تھے آپ نے انہیں ان کی استعداد کے مطابق
[illegible] میں سے ہیں، میثم غلام تھے حضرت علیؑ نے انہیں خرید کر آزاد کیا تھا، مسلم بن عقیل کی شہادت کے
[illegible] اور مختار کو گرفتار کر کے قید کر دیا تھا، قید خانہ میں میثم نے مختار سے کہا: آپ خون حسینؑ کا
[illegible] مجھے قتل کرے گا، ۔ تہ تیغ کریں گے اور ایسا ہی ہوا عبیداللہ ابن زیاد نے انہیں امام حسینؑ

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ایک پیام لائی ہے، پیام یہ ہے کہ معاویہ نے اپنے باشکوہ قصر میں شام میں دم توڑ دیا ہے، ہفتہ [illegible] کے بعد جمعہ کے دن جب شام سے قاصد آیا تو معلوم ہوا کہ گذشتہ جمعہ کو معاویہ مر گیا اور لوگوں [illegible] کے ہاتھ پر بیعت کر لی ہے[1]

معاویہ کے مرنے کے بعد ضحاک بن قیس فہری دوش پر کپڑا ڈالے ہوئے مسجد میں [illegible] منبر کے پاس کھڑا ہوا اور لوگوں کو مخاطب کر کے کہا: معاویہ عرب کا بادشاہ تھا اس کے ذریعہ [illegible] فتنوں کے شعلوں کو بجھایا اور سنت رسولؐ کو زندہ رکھا ہے، میرے کاندھے پر پڑا ہوا یہ [illegible] کفن ہے ہم اسے اس میں لپیٹیں گے تاکہ وہ خدا کے دیدار کو چلا جائے جو نماز جنازہ پڑھنا چاہتا [illegible] اس کے بعد اس پر نماز پڑھی ہے[2]

معاویہ کا خط یزید کے نام

جب معاویہ کی بیماری نے شدت اختیار کر گئی اور اس نے یزید کو اپنے پاس نہ پایا تو یزید کے [illegible] خط لکھا اسے اپنی بیماری سے آگاہ کیا، یزید نے مضمون خط پڑھنے کے بعد کہا:

قاصد آج میرا خط لایا، جس سے میرے رونگٹے کھڑے ہو گئے اور دل ابھی تک [illegible] رہا ہے میں نے دل سے کہا: اس خط میں کیا لکھا ہے کہ جس سے تو بے قرار ہے ؟ اس نے [illegible] شدید طور پر بیمار ہو گیا ہے[3]

کے عراق آنے سے دس روز قبل عمرو بن حریث کے گھر کے سامنے پھانسی دیگر شہید کر دیا، نفس المہموم، ص ۱۳۶

[1] جلاء العیون شبر ج ۲ ص ۱۰۴،

[2] العقد الفرید ج ۴ ص ۱۶۴،

[3] جاءَ البَرِيدُ بِقِرطاسٍ يَخُبُّ بِهِ — فَأَوْجَسَ القَلْبُ مِنْ قِرطاسِهِ فَزَعا
قُلْنا لَكَ الوَيْلُ ماذا في صَحِيفَتِكُم — قالُوا: الخَلِيفَةُ أَمسىٰ مُثْبَتاً وَجِعا

[illegible] تا مل دمشق کی طرف چل دیا وہاں پہونچا تو معلوم ہوا کہ معاویہ کو دفن کئے ہوئے [illegible] چکے ہیں، ضحاک بن قیس اور چند لوگوں نے یزید کا استقبال کیا یزید معاویہ کی قبر پر گیا [illegible] اور پھر مسجد میں منبر پر گیا،

[illegible] کے بعد یزید کا خطبہ

[illegible] معاویہ خدا کا بندہ تھا، خدا نے انہیں نعمتوں سے نوازا اور پھر اپنے پاس بلا لیا، وہ آنے [illegible] افضل اور گذشتہ لوگوں سے مرتبہ کے لحاظ سے کم تھے، میں اپنے باپ کے برے صفات [illegible] کیونکہ خدا ان کے حالات سے اچھی طرح واقف ہے، اگر انہیں بخشے گا تو اپنی رحمت [illegible] اور اگر عذاب میں مبتلا کرے گا تو یہ ان کے گناہوں کے سبب ہوگا، اپنے باپ کے بعد میں [illegible] امور کی زمام اپنے ہاتھ میں لے لی ہے، اور جو کچھ ہوتا ہے وہی خدا کا ارادہ ہوتا ہے اگر [illegible] معاویہ نے تمہیں جنگوں میں ڈھکیلا لیکن میں ایسا نہیں کروں گا،

[illegible] جنگ کیلئے سردی کے زمانہ میں اگر انہوں نے تمہیں روم بھیجا تھا لیکن تم مجھ سے [illegible] دیکھو گے، میرے والد سال میں تین بار تمہارا اکرام کرتے اور مال دنیا سے تمہیں فائدہ پہنچا [illegible] بجگہ تمہیں ساری عزتوں سے نواز دوں گا،

[illegible] سارے وعدے اس لئے تھے تاکہ لوگوں کے دل جیت سکے اور ملت اسلامیہ کی [illegible] امان میں رہے، ماہ رجب ۶۰ھ میں یزید تخت حکومت پر بیٹھا، اس کی [illegible] بجدل کلبی[2] ہے،

[illegible] ج ۵ ص ۱۵۳، [2] میسون بنت بجدل قبیلہ بنی کلب سے تھی اسلام سے پہلے یہ قبیلہ عیسائی تھا یزید کی [illegible] ہو ایک مسیحیت کے عادات و افکار کا پابند تھا اس کے علاوہ بعض مورخین کا نظریہ ہے کہ یزید کے بعض [illegible] عظمت حسین ص ۲۱۴، تاریخ یعقوبی ج ۲ ص ۲۴۱،

Presented by: Rana Jabir Abbas

تعزیت

باپ کے مرنے پر یزید کو ابتداء میں عبداللہ بن ہمام سلولی نے تعزیت دی اور کہا کہ [illegible]
مصیبت پر صبر و شکیبائی کا مظاہرہ کرے اور اس خدا کی حمد و سپاس میں کوشاں رہے کہ جس [illegible]
حکومت آپ کے سپرد کی اور منصب خلافت عطا کیا ہے! نیز کہا: اگرچہ آپ پر بہت بڑی [illegible]
پڑی ہے لیکن اس کے عوض وہ منصب بھی تو ملا ہے جس کی عرصۂ دراز سے آپ کو تمنا تھی خدا [illegible]
متعال آپ کے والد معاویہ، کو عیش و آرام کی جگہ عطا کرے گا اور اس اہم ذمہ داری کو پورا کر [illegible]
کامیاب کرے گا اس کے بعد یہ شعر پڑھا،

اِصْبِرْ یَزِیدُ فَقَدْ فَارَقْتَ ذَا کَرَمٍ   وَاشْکُرْ حَبَاءَ الَّذِي بِالْمُلْكِ أَصْفَا[illegible]

ان مراسم کے بعد یزید محل میں داخل ہوا تین دن آرام کرنے کے بعد باہر نکلا، منبر پر گیا [illegible]
سے رنج و غم کے آثار نمایاں تھے ضحاک بن قیس آیا اور منبر کے کنارے بیٹھ گیا کیونکہ اسے یہ خوف [illegible]
کہ ممکن ہے یزید تقریر نہ کر سکے، یزید نے اس سے کہا: اے ضحاک تم آگئے ہو تو مجھے عبد الشمس کا [illegible]
کا طریقہ بتاؤ[2]

یزید کا خواب

یزید نے منبر سے لوگوں کو مخاطب کر کے کہا: ہم دین خدا کے مددگار ہیں اور اے شام [illegible]

[1] اے یزید صبر کر تو ایک سخی و کریم سے جدا ہو گیا ہے اور جس نے تجھے بادشاہت دی ہے اس کی شکر گزاری کر،
مقتل الحسین، مقرم، ص ۱۲۷،

[2] العقد الفرید ج ۴ ص ۱۴۳،

[illegible] ہو کر تمہارے درمیان خیر و خوبی کے آثار موجود ہیں، یاد رکھو! میرے اور عراق والوں
[illegible] عنقریب شدید جنگ ہوگی تین روز قبل میں نے خواب دیکھا ہے کہ میرے اور اہل
[illegible] خون کا دریا بہہ رہا ہے میں نے اسے پار کرنے کی بہت کوشش کی لیکن نہ کر سکا یہاں
[illegible] عبید اللہ بن زیاد اس خون کے دریا سے گزر گیا، میں خواب میں یہ منظر دیکھتا رہا،

[illegible] شام والوں نے، جو کہ یزید کی تقریر سے مکمل طور پر خوش ہو چکے تھے، کہا: اے یزید ہمیں
[illegible] چاہیں لے چلیں، انھیں تلواروں سے آپ کے ساتھ ہیں جن سے ہم صفین میں عراق
[illegible] تھا، اس پر یزید نے ان کے لئے دعا کی اور حکم دیا کہ ان کی اس وفاداری کے صلہ میں
[illegible] وافر مقدار میں مال تقسیم کیا جائے،

اس کے بعد شہروں کے حکام کو معاویہ کے مرنے کی خبر دی اور انہیں ان کے منصب پر باقی
[illegible] معاویہ کے غلام، کے اشارہ سے عبید اللہ بن زیاد کو کوفہ و بصرہ کا حاکم بنا دیا کہ حکومت
[illegible] انہیں دونوں شہروں میں آباد تھے اور دونوں ہی شہر بہت زیادہ حساس تھے[1]

[illegible] حاکم کے نام یزید کا خط

معاویہ کے مرنے کے بعد یزید نے دمشق پہونچتے ہی ایک خط کے ذیل میں حاکم مدینہ ولید
[illegible] ذکر دیا: حسین بن علی اور عبد اللہ بن زبیر کو دربار میں بلا کر ان سے میرے لئے بیعت
[illegible] اگر وہ بیعت سے انکار کریں تو ان کے سر قلم کر کے میرے پاس بھیجو اور اہل مدینہ سے
[illegible] بیعت لے لو اور اگر کوئی بیعت کرنے سے انکار کرے تو اس کے لئے بھی اسی حکم پر
[illegible] لکھا ہے[2]

[1] [illegible] ص ۱۳۸،

[2] [illegible] ص ۲۴۱،

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

مورخین نے لکھا ہے کہ یزید نے اس خط کے ساتھ ایک چھوٹا سا خط اور پیوست کیا اور اس میں لکھا تھا : حسینؑ و عبداللہ بن عمر، عبدالرحمٰن بن ابی بکر[1] اور عبداللہ بن زبیر کو میں طلب کرو اور ان سے بیعت لے لو اور اگر ان میں سے کوئی بیعت نہ کرے تو اس کا سر قلم کر کے میرے پاس بھیجدو،

ولید نے یزید کا خط پڑھ کر اپنے آپ سے کہا : اے کاش میں ماں کے پیٹ سے پیدا نہ ہوتا کیونکہ مجھے بہت بڑی چیز کا حکم دیا ہے اور میں ہرگز اسے انجام نہ دوں گا[2]

مروان سے مشورہ

ولید یزید کے خط کے مضمون سے پریشان ہو گیا اور رات ہی میں کسی کو مروان بن حکم کی تلاش میں بھیجا، اس سے پہلے وہی مدینہ کا حاکم تھا، مروان ولید کے پاس آگیا اگرچہ اس ملاقات سے وہ خوش نہیں تھا ولید نے اس سے یزید کے خط کا تذکرہ کیا اور پوچھا کہ اس سلسلے میں ان سے کس طرح پیش آیا جائے؟

مروان نے کہا: انہیں اسی وقت طلب کرو اور یزید کے لئے بیعت لے لو، اگر وہ سے بیعت کر لیں تو فبہا ورنہ انہیں مرگ معاویہ کی اطلاع ملنے سے پہلے ان کے سر قلم کر دو کیونکہ اگر انہیں معاویہ کے انتقال کی خبر مل گئی تو ہر ایک جداگانہ راستہ اختیار کرے گا اور لوگوں کو یزید کے خلاف بھڑکائے گا اور انہیں اپنی طرف دعوت دے گا، رہے عبداللہ ابن عمر تو وہ جنگ

---

[1] محدث قمی نے نفس المہموم کے ص ۲۶ پر لکھا ہے، یہ روایت کہ جس میں عبدالرحمٰن بن ابی بکر کا نام، صحیح نہیں ہے کیونکہ وہ اس سے پہلے مر چکے تھے اسی لئے بلاذری نے انساب الاشراف کی ج ۳ ص ۱۵۵ پر عبدالرحمٰن بن ابی بکر کا ذکر نہیں کیا ہے،

[2] مثیر الاحزان ابن نما ص ۲۳،

[illegible] وہ لوگوں پر حاکم بننا چاہتے ہیں مگر یہ کہ لوگ ان سے درخواست کریں،

ولید نے فوراً ہی عبداللہ ابن عمر، اور ابن عثمان کو امام حسینؑ اور ابن زبیر کے پاس [illegible] اپنے پاس بلایا[1]

امام حسین علیہ السلام اور ابن زبیر مسجد میں بیٹھے تھے کہ ولید کا قاصد آیا اور اس کا پیغام [illegible] انہوں نے جواب دیا : تم جاؤ، ہم خود آجائیں گے، ابن زبیر نے حسینؑ سے کہا : اتنی رات [illegible] کیوں بلایا ہے، یہ تو اس سے ملنے اور گفتگو کرنے کا وقت نہیں ہے؟

حسینؑ نے فرمایا : میرا خیال ہے کہ معاویہ اپنے کیفر کردار کو پہونچا[2] اور ولید نے ہمیں شہر میں انتقال کی خبر پھیلنے سے پہلے یزید کی بیعت کیلئے بلایا ہے،

عبداللہ ابن زبیر نے کہا : میرا خیال بھی یہی ہے اب آپ کا کیا ارادہ ہے؟ حسینؑ نے فرمایا: [illegible] یزید کی بیعت کو ٹھکرانے کی جرأت رکھتا ہوں[3]

اس کے بعد امام حسین علیہ السلام اپنے باوفا مددگاروں اور جاں بر کف آشناؤں کے ساتھ [illegible] کی طرف روانہ ہوئے، ساتھیوں سے فرمایا : میں اندر جاتا ہوں جب میں تمہیں آواز [illegible] میری آواز بلند ہو گئی ہے تو تم فوراً دار الامارہ کے اندر داخل ہو جانا اور جب تک میں [illegible] نکل آؤں اس وقت تک متفرق نہ ہونا امام حسین علیہ السلام کے ولید کے پاس

---

[1] [illegible] ۸ ص ۱۵۷،

[2] [illegible] مقرم ص ۱۲۹،

[3] [illegible] خواب میں دیکھا ہے کہ معاویہ کا منبر الٹ گیا ہے اور اس کا گھر آگ میں جل رہا ہے، مثیر الاحزان، ص ۲۴، [illegible] بات سے کہ میں اپنے جوانوں کو جمع کرتا ہوں انہیں قصر کے دروازے پر بٹھاتا ہوں میں اپنے اندر بیعت یزید [illegible] واضح ہوتا ہے کہ امام حسینؑ ہرگز یزید سے سمجھوتہ نہیں کرنا چاہتے تھے ،

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

پہونچے، مروان بھی اس کے پاس موجود تھا[1]

ولید سے ملاقات

جب حاکم مدینہ ولید بن عتبہ نے امام حسینؑ کے سامنے یزید کا خط پڑھا تو آپؑ نے فرمایا میں ہرگز یزید کی بیعت نہیں کروں گا[2]

مروان، جو کہ امامؑ کے اس طرز سے ناراض تھا، نے کہا: امیرالمومنین کی بیعت امام حسینؑ نے فرمایا: وائے ہو تجھ پر کہ فضول بکتا ہے، یزید کو کس نے امیرالمومنین بنایا ہے؟

مروان: "جو کہ غصہ کے مارے آپے سے باہر ہو گیا تھا"، اٹھا اور قبضۂ شمشیر کو مضبوطی سے پکڑ کر ولید سے کہا کہ حکومت کے کارندوں کو حکم دو کہ قبل اس کے کہ یہ دارالامارہ سے باہر نکلیں سر قلم کریں ان کے خون کا میں ذمہ دار ہوں،

اس موقع پر امام حسین علیہ السلام کی آواز بلند ہوئی تو آپؑ کے انیس انصار ننگی تلواریں دارالامارہ میں داخل ہو گئے اور امام کو اپنے حلقہ میں لیکر قصر سے نکل آئے[3]

بعض مورخین نے لکھا ہے کہ امام حسین علیہ السلام، مروان کی باتوں سے سخت برہم ہوئے اور فرمایا: زرقاء کے بیٹے تو میرے قتل کا حکم دیتا ہے؟ ہم نبوت کے اہلبیت ہیں اور یزید فاسق آدمی ہے جو کھلم کھلا شراب پیتا ہے بے گناہوں کے قتل کا حکم دیتا ہے مجھ جیسا اس جیسے کی بیعت نہیں کر سکتا اور یہ تو وقت بتائے گا کہ ہم میں سے کون خلافت اور لوگوں سے بیعت لینے کے

---

[1] کامل ابن اثیر ج ۴ ص ۱۴،

[2] ماکنت ابایع لیزید،

[3] مناقب ابن شہر آشوب ج ۴ ص ۸۸،

دارالامارہ سے امام حسین علیہ السلام کے چلے جانے کے بعد مروان نے ولید کو مخاطب کر کے کہا: تم نے میری بات پر کان نہیں دھرے، خدا کی قسم اب حسین تمہارے ہاتھ نہیں آئیں گے،

ولید نے کہا: تمہارے مشورہ سے میرا دین تباہ ہو جاتا، خدا کی قسم اگر مجھے پوری دنیا بھی دیدی جائے تو بھی میں حسینؑ کو قتل نہیں کروں گا ان کے خون سے میں اپنے ہاتھ کو رنگین کرنے کے سلسلے میں ... وہ بھی اس جرم میں کہ وہ یزید کی بیعت میں پہلو تہی کرتے ہیں خدا کی قسم جو شخص ... خون حسینؑ میں شریک ہوگا وہ خدا کے نزدیک حقیر و ذلیل ہے،

مروان ولید کی باتوں سے راضی تو نہیں تھا لیکن بظاہر اسی کو حق بجانب قرار دیا اور کہا: اگر حسینؑ کے بارے میں تمہارا یہی نظریہ ہے تو ان سے گفتگو کیلئے تم نے بہترین طریقہ کا انتخاب کیا تھا[1]

مروان کی ملاقات

اگلے دن راستہ میں مروان نے امام حسین علیہ السلام سے ملاقات کی اور عرض کی: اگر آپ قبول کریں تو میں آپ کو ایک نصیحت کرتا ہوں، امامؑ نے فرمایا: تمہاری نصیحت کیا ہے؟

مروان نے کہا: میری نصیحت یہ ہے کہ آپ امیرالمومنین یزید کی بیعت کر لیں کیونکہ یہ آپ کے دین اور دنیا دونوں کیلئے مفید ہے،

امام حسینؑ نے تاسف کے ساتھ کلمہ استرجاع پڑھا اور فرمایا: اگر امت کا امیر یزید ہو تو اسلام کا خدا حافظ، افسوس ہے مروان تیری حالت پر کہ تو مجھے یزید کی بیعت کا مشورہ دیتا ہے حالانکہ وہ ایک فاسق آدمی ہے[2] کیوں ایسی فضول اور ناروا باتیں کہتا ہے؟

---

[1] ... ۳۴۳/۲،

[2] «عَلَى الإِسْلامِ السَّلامُ إِذْ قَدْ بُلِيَتِ الأُمَّةُ بِراعٍ مِثْلِ يَزِيد، ... وانْ تأمُرُني بِبَيْعَةِ يَزِيد وَهُوَ رَجُلٌ فاسِقٌ».

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

تمہاری ان باتوں کے سبب میں تمہیں ملامت نہیں کرتا کہ تم وہی ہو کہ رسول صلعم نے
وقت لعنت کی تھی کہ جب تم اپنے باپ "حکم بن العاص" کے صلب میں ہی تھے، پھر اسے
کر کے فرمایا: دور ہو اے دشمن خدا، ہم رسول خدا ص کے اہلبیت ہیں اور حق ہمارے ساتھ اور ہمارے
درمیان ہے اور ہماری زبان سے بس حق ہی نکلتا ہے، میں نے خود رسول ص سے سنا ہے کہ آپ نے فرمایا
ابوسفیان کے بیٹوں پوتوں اور ان کے غلاموں پر خلافت حرام ہے، نیز فرمایا: اگر
کو میرے منبر پر دیکھو تو بے دھڑک اس کا پیٹ چاک کر دو، خدا کی قسم مدینہ والوں نے اسے
جد رسول ص خدا کے منبر پر دیکھا لیکن جس کا حکم دیا گیا تھا انہوں نے اس پر عمل نہیں کیا۔

اس وقت مروان نے غصّہ سے چلّا کر کہا: میں آپ کو نہیں چھوڑوں گا مگر یہ کہ آپ یزید کی
بیعت کر لیں، آپ آل علیؑ، ابوسفیان کی اولاد کی طرف سے دلوں میں کینہ رکھتے ہیں اسلئے ان کے
دلمیں آپ لوگوں کے درمیان دشمنی ہوتی ہی چاہیئے،

امام حسین علیہ السلام نے با آواز بلند فرمایا: دور ہو ناپاک! کہ ہم اہلبیت طاہر
ہیں خدانے ہمارے ہی متعلق رسول ص پر وحی نازل کی تھی:

﴿إِنَّمَا يُرِيدُ اللهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيراً﴾[1]

امام حسین علیہ السلام کے بیان کے بعد مروان میں لب کشائی کی ہمت باقی نہ رہی، لیکن
نے اپنے بیان کو جاری رکھتے ہوئے فرمایا: زرقاء کے بیٹے چونکہ تم رسول ص سے ناراض ہو اس
تمہیں اس دن کے بارے میں دردناک عذاب کی بشارت دیتا ہوں جس دن تم خدا کی بارگاہ میں جاؤ گے
اور میرے جد رسول ص تم سے میرے اور یزید کے بارے میں سوال کریں گے[2]

جب یزید کو اس صورتحال کی اطلاع ملی تو اس نے ولید کو معزول کر کے مروان کو اس کی
جگہ مدینہ کا حاکم مقرر کر دیا[3]،

---

[1] سورہ احزاب ۳۳،
[2] الفتوح ج ۵ ص ۱۴،
[3] مناقب ابن شہر آشوب ۴/۸۸،

[رس]ول ص سے رخصت

امام حسین علیہ السلام نے یہ طے کیا کہ حجاز کو خیر باد کہکر عراق چلے جائیں رات کے وقت رسول ص
[کی قبر مط]ہر پر حاضر ہوئے تاکہ اپنے جد سے رخصت ہو لیں جب آپ مزار رسول ص کے قریب پہونچے
[تو آپ نے] دیکھا کہ قبر رسول ص سے ایک نور نکلتا ہے اور پھر اپنی جگہ لوٹ جاتا ہے،

[د]وسری والی رات میں امام حسینؑ پھر حرم نبوی ص میں تشریف لائے نماز ادا کی سجدہ کو اتنا طول
[دیا کہ آپ پر] غنودگی طاری ہو گئی آپ نے خواب دیکھا کہ آپ رسول ص کی آغوش میں ہیں آنحضرت ص نے
[آپ کی پیش]انی کو بوسہ دیا اور فرمایا: میرے باپ تم پر قربان جائیں میں تمہیں ان لوگوں کے بیچ اپنے خون
[میں غلطاں] دیکھ رہا ہوں کہ جو میری شفاعت کی امید رکھتے ہیں لیکن انہیں میری شفاعت نصیب
[نہیں] ہوگی، بیٹا: تم عنقریب اپنے والدین اور بھائیؑ کے پاس پہونچو گے وہ تمہارے دیدار کے مشتاق
[ہیں] اور خدانے بہشت میں جو مقام تمہارے لئے معین کیا ہے وہ شہادت کے بغیر نہیں مل سکے گا[1]
اسی وقت روتے ہوئے بیدار ہوئے گھر آئے خاندان والوں اور عزیزوں کے سامنے اپنا
خواب بیان کیا[2]

[وال]دہ اور بھائیؑ سے رخصت

امام حسین علیہ السلام رات کی تاریکی میں اپنی والدہ حضرت فاطمہ زہرا کی قبر پر آئے اور قبر کے

---

[1] «وإنّ لك في الجنّة دَرَجاتٍ لا تَنالُها إلّا بِالشَّهادَةِ».
[2] امالی شیخ صدوق مجلس ۳۰ حدیث ۱،

Presented by: Rana Jabir Abbas

پاس کھڑے ہوئے اور اپنی والدہ کی فداکاریوں، شفقتوں اور عظمتوں کو یاد کیا اور آخری ہوئے والدہ سے رخصت ہوئے پھر اپنے بھائی امام حسن علیہ السلام کے مزار پر گئے قبر سے گئے اور غم واندوہ کے ساتھ واپس گھر لوٹے [1]

محمد بن حنفیہ کو وصیت

روانگی سے قبل امام حسین علیہ السلام نے وصیت کے عنوان سے ایک خط لکھا اس میں

... وَاِنّي لَمْ اَخْرُجْ اَشِراً وَلا بَطِراً وَلا مُفْسِداً وَلا ظالِماً وَاِنَّما خَرَجْتُ لِطَلَبِ الاِصْلاحِ فِي اُمَّةِ جَدّي ﷺ اُريدُ اَنْ آمُرَ بِالمَعْرُوفِ وَاَنْهى عَنِ المُنْكَرِ وَاَسيرَ بِسيرَةِ جَدّي وَاَبي عَلِيِّ بنِ اَبي طالِبٍ عليه السلام، فَمَنْ قَبِلَني بِقَبُولِ الحَقِّ فَاللهُ اَوْلى بِالحَقِّ وَمَنْ رَدَّ عَلَيَّ هذا اَصْبِرُ حَتّى يَقْضِيَ اللهُ بَيْني وَبَيْنَ القَوْمِ بِالحَقِّ وَهُوَ خَيْرُ الحاكِمين.

یہ وہ چیز ہے کہ جس کی امام حسین علیہ السلام نے اپنے بھائی محمد بن حنفیہ کو وصیت کی بے شک حسینؑ گواہی دیتا ہے کہ خدا ایک ہے اور اس کا کوئی شریک نہیں ہے اور محمد اس کے اور رسولؐ ہیں خدا کی طرف سے حق لائے ہیں، جنت وجہنم حق ہیں، قیامت ضرور اور خدائے متعال مردوں کو زندہ کرے گا،

اما بعد: میں فتنہ و فساد برپا کرنے یا اپنی شہرت کیلئے نہیں نکل رہا ہوں بلکہ میں تو اپنے جد کی امت کے امور کی اصلاح کیلئے نکل رہا ہوں،

میں نے نیکیوں کا حکم دینے برائیوں سے روکنے اور اپنے جد و والد علی بن ابی طالب

[1] حیات الامام الحسین ج ۲ ص ۲۶۱،

کی سیرت کی پیروی کرنے کا ارادہ کر لیا ہے اگر حق کی طرف دعوت کو کوئی قبول کرے گا تو خدا حق قبول کرنے کیلئے زیادہ سزاوار ہے اور اگر کسی نے اسے قبول نہ کیا تو میں صبر کروں گا یہاں تک کہ خدا میرے اور اس جماعت کے درمیان فیصلہ کرے اور وہ بہترین فیصلہ کرنے والا ہے،

بھائی یہ تمہارے لئے میری وصیت ہے توفیق صرف خدا کی مدد سے حاصل ہوتی ہے میں اس پر توکل کرتا ہوں اور اسی کی طرف انابت کرتا ہوں،

اس کے بعد خط ختم کر کے مہر لگائی اور اپنے بھائی محمد بن حنفیہ کو دیدیا [1]

محمد ابن حنفیہ کی پیشکش [2]

جب محمد بن حنفیہ کو یہ اطلاع ملی کہ امام حسین علیہ السلام مدینہ کو خیرباد کہنے کا ارادہ کر چکے ہیں تو امام کے پاس آئے اور عرض کیا: بھائی! آپ میرے نزدیک سب سے زیادہ محبوب ہیں ... ایک کو بے دریغ مشورہ دیتا ہوں، آپ کی تو بات ہی دوسری ہے آپ کو اس سے ... ہوں، یزید کی بیعت سے پہلو تہی کیجیے اور جہاں تک ہو سکے شہروں میں سکونت سے ... لوگوں کے پاس اپنے نمائندے بھیجیے اور انہیں اپنی طرف دعوت دیجیے اگر وہ آپؑ کی ... اور آپ کی بیعت کر لیں تو اس عطیہ پر خدا کا شکر ادا کیجیے اور اگر وہ بیعت کے لئے

[1] ... بحار الانوار ج ۴۴ ص ۳۲۹،

[2] ... کا لقب تھا اور ماں کا نام خولہ تھا جو جعفر بن قیس کی بیٹی تھیں، حضرت علیؑ نے فرمایا: محمد اس بات کو ... عصیان ہو، ان محمدوں میں سے محمد بن حنفیہ ہیں، لیکن محمد بن حنفیہ عراق میں حسینؑ کے ہمراہ کسی عذر کی بنا پر ... کے سال وفات اور محل دفن کے بارے میں اختلاف ہے بعض کہتے ہیں کہ انہوں نے ۸۱ھ میں انتقال کیا اور جبل ... کہتے ہیں کہ طائف میں دفن ہوئے ہیں، تنقیح المقال ج ۳ ص ۱۱۲،

jabir.abbas@yahoo.com
Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کسی دوسرے کا انتخاب کریں تو اس غلط انتخاب سے آپؑ کی عظمت وحیثیت پر کوئی اثر
پڑے گا اگر آپؑ کسی شہر میں وارد ہوں اور وہاں کے لوگ آپ کی بیعت کے سلسلے میں تردد کا
جائیں، بعض آپؑ کی بیعت کریں اور کچھ مخالفت کریں اور نتیجہ میں فتنہ کے شعلے بھڑک اٹھیں
بے گناہ لوگوں کا خون بہہ جائے گا تو پھر وہ آپ کو بیچ سے ہٹا دینا چاہیں گے،

امام حسین علیہ السلام نے فرمایا: بھائی تم ہی بتاؤ! میں کہاں جاؤں؟

محمد بن حنفیہ نے عرض کی: مکہ تشریف لے جائیں اور اگر دیکھیں کہ یہ شہر اقامت کے لئے
ہے تو وہیں سکونت اختیار کر لیجئے اور اگر یہ محسوس کریں کہ مکہ بھی آپ کے لئے امن کی جگہ نہیں
بیابانوں اور کوہساروں کی طرف نکل جائیے اور ایک جگہ سے دوسری جگہ سفر کرتے رہیئے یہاں
اپنے مقصد میں کامیاب ہو جائیں،

امامؑ کا جواب

امام حسین علیہ السلام نے فرمایا: بھائی! تم نے مجھے مشفقانہ مشوروں سے نوازا دعا
آپ کے مشورے مقبول وپسندیدہ قرار پائیں [۱]

بعض مورخین نے لکھا ہے کہ امام حسین علیہ السلام نے جواب میں اپنے بھائی محمد بن حنفیہ سے
بھائی! اگر پوری دنیا میں مجھے کہیں بھی پناہ نہیں ملے گی تو بھی یزید بن معاویہ کی بیعت
کروں گا [۲]

محمد بن حنفیہ یہ سنکر رونے لگے کیونکہ جانتے تھے کہ ان کے بھائی امام حسین علیہ السلام

[۱] ارشاد شیخ مفید ج ۲ ص ۳۴،

[۲] فقال الحسين ؑ: «يا أخي والله لو لم يكن ملجأ ولا مأوى لما بايعت يزيد بن معاوية»

انتخاب جان بوجھکر کیا ہے اور اس سلسلے میں پیش آنے والے مصائب کو جان کے عوض خریدا

امام حسین علیہ السلام نے ان کا شکریہ ادا کیا اور فرمایا: اے بھائی خدا تمہیں جزائے خیر عطا کرے
اچھا مشورہ دیا، فی الحال میں مکہ کی طرف جا رہا ہوں خود میری، میرے بھائیوں اور ان کے
والوں کی یہی رائے ہے لیکن آپ مدینہ میں رہ کر ہمارے پاس ضروری خبریں بھیج سکتے ہیں
چیز کو نہ چھپانا [۱]

بعض افراد نے روایت کی ہے کہ امام حسینؑ نے عراق کی طرف روانہ ہوتے وقت زوجۂ رسولؐ
اور جو کتابیں اور وصیتیں آپ کے پاس تھیں انہیں امانت کے طور پر ان کے سپرد کیا چنانچہ
العابدین علیہ السلام کربلا سے واپس آئے تو ام سلمہ نے وہ وصیتیں اور کتابیں آپ کو لوٹا دیں [۲]

ہاشم کی عورتوں کا گریہ

بنی ہاشم کی عورتوں کو اس خبر سے بہت زیادہ قلق ہوا کہ امام حسین علیہ السلام مدینے سے مکہ
چنانچہ وہ نوحہ گری کیلئے جمع ہوئیں امام حسینؑ ان کے پاس تشریف لے گئے اور انہیں
سے منع کیا اور فرمایا: تمہیں خدا کی قسم کہ نوحہ وگریہ نہ کرو کہ اس سے خدا ورسولؐ ناراض

انہوں نے کہا: اے پاک بازلوگوں کے محبوب خدا ہمیں آپ کا فدیہ قرار دے،
گریہ نہ کریں کیسے آہ وبکا نہ کریں کہ آج کا دن ہمارے لئے ایسا ہی ہے جیسا رسولؐ کی وفات
آنحضرتؐ کی رحلت کے کچھ دنوں کے بعد فاطمہؑ، علیؑ اور حسنؑ بھی داغ جدائی دے گئے

[۱] بحار الانوار ۴۴ ص ۳۲۹ [۲] کافی ۱ ص ۳۴۴،

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

نیز لکھا ہے کہ امامؑ کی ایک پھوپھی نے کہا: میں نے ہاتف کی آواز سنی ہے کہ کہتا ہے:

وَاِنَّ قَتِيلَ الطَّفِّ مِنْ آلِ هاشِمٍ　　اَذَلَّ رِقاباً مِنْ قُرَيْشٍ فَذَلَّتِ [1]

امام حسینؑ نے انہیں صبر کی تلقین کی اور فرمایا: یہ خدا کا حتمی فیصلہ ہے یہ ہو کے [illegible]

شہادت سے آگہی

(۱) عبداللہ بن عباس نقل کرتے ہیں: جس وقت امام حسین علیہ السلام عراق جا[illegible] میں آپ سے ملاقات کے لئے گیا اور عرض کی: اے فرزند رسولؐ: میں آپ کو خدا کی قسم [illegible] کہتا ہوں کہ عراق نہ جائیے اس سفر کو ترک کر دیجئے،

امام حسین علیہ السلام نے فرمایا: اے عباس کے بیٹے! کیا تم نہیں جانتے کہ سرزمین عر[illegible] باوفا اصحاب کی جائے شہادت ہے، میں نے عرض کی: یہ خبر آپ کو کہاں سے ملی ہے؟ فرما[illegible] ان رازوں میں سے ایک راز ہے جن سے میں آگاہ ہوں اور یہ ایسا علم ہے جو مجھے عطا ہوا ہے [illegible]

(۲) بیہقی نے اپنی تاریخ میں نقل کیا ہے کہ رسولؐ نے حسینؑ سے فرمایا: بہشت میں [illegible] لئے ایک درجہ ہے کہ جس پر شہید ہو کر ہی پہونچو گے [4]، لہٰذا جب دشمن کی فوج امام حسینؑ سے [illegible] کی تیاری کر رہی تھی آپ کو اس وقت یہ علم تھا کہ شہید ہوں گے اس لئے صبر سے کام لیا اور [illegible] قرار اور بے تاب نہ ہوئے یہاں تک کہ درجۂ شہادت پر فائز ہوئے خدا آپ پر رحمت نازل [illegible]

---

[1] آل ہاشم میں سے کربلا میں شہید ہونے والے نے قریش کے سرغناؤں کو ذلیل کر دیا اور وہ ذلیل ہو گئے،

[2] مقتل الحسینؑ مقرم ص ۱۳۷،　　[3] دلائل الامامۃ ص ۷۴،

[4] «اِنَّ لَكَ فِي الجَنَّةِ دَرَجَةً لا تَنالُها اِلاّ بِالشَّهادَةِ».

[5] مقتل الحسینؑ خوارزمی ص ۱۷۰،

(۳) مرحوم علامہ مجلسی کہتے ہیں: مدینہ سے مکہ کی طرف روانگی کے وقت ام سلمہ امام حسینؑ کے [illegible] اور کہا: بیٹا عراق کی طرف سفر کر کے مجھے غمزدہ نہ کرو، بے شک میں نے تمہارے جد رسولؐ سے [illegible] فرمایا: میرا بیٹا عراق میں اس سرزمین پر قتل کیا جائے گا جسے کربلا کہتے ہیں [1]

امام حسین علیہ السلام نے فرمایا: نانی جان! خدا کی قسم میں اس کام کے نتیجہ سے بخوبی واقف ہوں [illegible] کو جاری رکھنے کے علاوہ کوئی چارہ نہیں ہے، خدا کی قسم میں جانتا ہوں کہ مجھے کہاں اور [illegible] شہید کیا جائے گا میں اس شخص کا نام بھی جانتا ہوں کہ جو مجھے شہید کرے گا اس جگہ سے بھی واقف [illegible] مجھے دفن کیا جائے گا بلکہ میں یہ بھی جانتا ہوں کہ میرے اہلبیت اور شیعوں میں سے کون کون [illegible] شہید ہوگا اگر آپ «کربلا کا» یہ منظر دیکھنا چاہتی ہیں تو دیکھئے اس کے بعد امام حسینؑ نے اپنے [illegible] سے کربلا کی طرف اشارہ کیا [2] ام سلمہ بے قرار ہو گئیں اور گریہ و زاری کے ساتھ کہا: خدا حافظ [3]

(۴) روایت ہے کہ جب امام حسین علیہ السلام کربلا میں وارد ہوئے تو اس سرزمین کا نام معلوم [illegible] اس وادی کو کربلا کہتے ہیں فرمایا: کرب و بلا ہے جب ہم اپنے والد کے ہمراہ صفین [illegible] اس سرزمین پر پہونچے تھے تو والد نے یہاں ٹھہر کر اس کا نام معلوم کیا تھا لوگوں نے بتایا [illegible] ہے۔

والد نے فرمایا: یہ زمین ان کے اونٹوں کے بٹھانے کی جگہ اور ان کا مقتل ہے اور جب ساتھیوں [illegible] کے معنی معلوم کئے تو فرمایا: اس سرزمین پر آل محمد میں سے ایک جماعت آئے گی [4]

(۵) امام حسینؑ نے عبداللہ بن زبیر سے فرمایا: خدا کی قسم اگر میں کسی سوراخ میں بھی پنہاں ہو [illegible] وہ مجھے وہاں سے بھی نکال کر قتل کر دینگے خدا کی قسم وہ میرے اوپر اسی طرح ستم روا رکھیں گے

---

[1] [illegible] الحسینؑ بِاَرْضِ العِراقِ فِي اَرْضٍ يُقالُ لَها كَرْبَلاء».

[2] [illegible] کربلا کا منظر دکھا یا تھا اور انہوں نے اپنی آنکھوں سے وہ دیکھ لیا تھا جو آنکھیں دیکھتی ہیں،

[3] [illegible] ۳۳۲،　　[4] اخبار الطوال ص ۲۵۳،

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کہ جس طرح قوم یہود شنبہ کے دن سرکشی و فرمانی پر اصرار رکھتی تھی ۱؎

⑥ روایت ہے کہ امام حسین علیہ السلام بار بار فرماتے تھے، خدا کی قسم مجھے یہ گروہ اس وقت تک نہیں چھوڑے گا جب تک میری کٹی ہوئی رگوں سے خون نہ بہہ جائے گا اور جب کریں گے تو پھر خدا ان پر ایسے آدمی کو مسلط کرے گا جو انہیں ذلیل کرے گا ۲؎

⑦ ابراہیم بن سعید نے، جو کہ زہیر بن قین کے ساتھیوں میں سے تھے، جب اثناء راہ امام حسین ؑ سے آملے تو، سنا کہ امام حسین ؑ نے زہیر سے فرمایا: اے زہیر میں اپنی جائے شہادت واقف ہوں اور اپنے سر اقدس کی طرف اشارہ کیا، اور فرمایا: اسے زحر بن قیس انعام پانے میں یزید کے پاس شام لے جائے گا لیکن یزید اسے کچھ نہ دے گا ۳؎

۱؎ تاریخ کامل ابن اثیر ج ۴ ص ۳۸،

۲؎ تاریخ کامل ابن اثیر ج ۴ ص ۳۹،

۳؎ دلائل الامامہ ص ۷۴،

...ری فصل

مدینہ سے مکہ تک

...کی روانگی مدینہ سے مکہ کی طرف

...علیہ السلام اتوار کے دن ۲۸ / رجب ۶۰ھ کو مدینہ سے مکہ کی طرف چلے اور تین شعبان کو ...پہنچ گئے اور ابتدائے شعبان سے آخر ذی قعدہ تک مکہ معظمہ میں چار ماہ پانچ روز ...آٹھویں ذی الحجہ یعنی ترویہ کے روز مکہ سے عراق کی سمت روانہ ہوئے اسی دن مسلم بن عقیل ...انقلاب کا نعرہ بلند کیا تھا ۱؎

...حسین علیہ السلام نے مکہ اس وقت چھوڑا جب آپ کو یہ خبر ملی کہ یزید نے عمرو بن سعید ...کی میں مکہ ایک لشکر بھیجا ہے اور اسے امیر الحاج مقرر کیا ہے نیز اسے تاکید ہے کہ جہاں ...بے دریغ قتل کر دو ۲؎ دوسری طرف امام حسین ؑ کو یہ اطلاع مل چکی تھی کہ آپ کو

...نقل کیا ہے کہ امام حسین ۳ / ذی الحجہ بروز منگل مکہ سے عراق کی طرف روانہ ہوئے، اللہوف ص ۲۵

...نیز لکھا ہے کہ امام حسین علیہ السلام دس ذی الحجہ کو مکہ سے عراق کی سمت روانہ ہوئے، تاریخ

...ف ج ۳ ص ۱۶۰،

...مقرم ص ۱۶۵،

Presented by: Rana Jabir Abbas

قتل کرنے کے لئے یزید نے تیس ہزار آدمی بھیجے ہیں[۱] یہاں یہ نکتہ بھی قابل توجہ ہے کہ اہل [illegible] اہلبیتؑ سے دیرینہ دشمنی تھی وہ حضرت علیؑ کی شان میں گستاخی کرتے تھے چنانچہ زین العا[بدینؑ] فرماتے ہیں: مکہ و مدینہ میں بیس آدمی بھی ہمارے طرفدار نہیں ہیں[۲] بہرحال جب امام [حسینؑ کو] یزید کی اس سازش کی اطلاع ملی تو خانۂ خدا کی حرمت کے تحفظ کی خاطر طواف و سعی کے بعد [حج کو عمرۂ] مفردہ سے بدلا[۳] اور مکہ مکرمہ کو چھوڑنے کا فیصلہ کیا،

محمد حنفیہ کے علاوہ بیٹے بھائی بھتیجے اور اکثر اہلبیت امام حسینؑ کے ہمراہ تھے[۴] سفر کے دوران امام حسین علیہ السلام مسلسل اس آیت کی تلاوت کر رہے تھے:

﴿ فَخَرَجَ مِنها خائِفاً يَتَرَقَّبُ قالَ رَبِّ نَجِّني مِنَ القَومِ الظّالِمينَ ﴾[۵]

مکہ جانے کے لئے امام حسین علیہ السلام نے عام راہ کا انتخاب کیا تھا اور جب اہلبیت [نے کہا] تھا کہ اگر ابن زبیر کی طرح غیر معروف راہ اختیار کرتے تو دشمن کے تعاقب سے بچ جا[تے تو آپؑ] نے فرمایا تھا: ہرگز نہیں! خدا کی قسم میں اسی راہ سے جاؤں گا تاکہ جو مشیت خدا [ہو وہ] ہو جائے[۵]،

۱۔ تظلم الزہرا ص ۱۵۳،

۲۔ شرح نہج البلاغہ ابن ابی الحدید ج ۴ ص ۱۰۴،

۳۔ مشہور یہ ہے کہ امام حسین علیہ السلام نے حج کو عمرہ سے بدلا لیکن یہ بات تحقیق طلب ہے کیونکہ جب امام حسینؑ کو یہ علم [illegible] نہیں کر سکیں گے تو آٹھویں ذی الحجہ کو احرام کیسے باندھا اور پھر اسے عمرہ سے بدلا؟ اول تو آپؑ نے ماہ شعبان میں [illegible] اور چونکہ عمرہ حج کے مہینوں میں نہیں ہوا تھا اس لئے یہ عمرہ حج تمتع کیلئے کافی نہیں ہے بلکہ حج کے مہینوں میں میقات [سے احرام] باندھ کر عمرہ تمتع کرنا پڑتا ہے،

۴۔ ارشاد شیخ مفید ۲/۳۴،

۵۔ سورہ قصص، ۲۱، ۶۔ ارشاد شیخ مفید ۲/۳۵،

ایک ملاقات

درمیان راہ عبداللہ بن مطیع[۱] نے امام حسین علیہ السلام سے ملاقات کی اور عرض کی: قربان جاؤں [کہاں] کا ارادہ ہے؟

امام حسین علیہ السلام نے فرمایا: فی الحال تو مکہ کا قصد ہے اور خدا سے خیر طلب کرتا ہوں،

عبداللہ بن مطیع نے کہا: قربان جاؤں میں بھی آپؑ کیلئے خدا سے خیر چاہتا ہوں لیکن ایسا نہ ہو کہ آپؑ [کوفہ کی طر]ف چلے جائیں کیونکہ کوفہ وہی شہر ہے جہاں آپ کے والد کو قتل کیا گیا اور آپ کے بھائی حسنؑ کو دشمن کے [حوالے کر کے تنہا] چھوڑ دیا گیا تھا اور ان پر اتنا کاری زخم لگا یا تھا کہ قریب تھا کہ شہید ہو جاتے خانہ خدا میں رہیئے [آپؑ] عرب میں بڑے خاندان سے ہیں اور رتبہ و عظمت کے اعتبار سے حجاز میں کوئی بھی آپؑ کے برابر نہیں [ہے] [مکہ ہی] میں رہیئے تاکہ اطراف کے لوگ آپ کے پاس جمع ہو جائیں خدا کی قسم آپؑ کے بعد ہمیں زنجیروں [میں] جکڑ دیا جائے گا[۲]

[۱۔] کامل ابن اثیر میں لکھا ہے کہ امام حسین علیہ السلام سے عبداللہ ابن مطیع نے راہ مکہ میں ملاقات کی تھی لیکن دیگر مورخین [اور شیخ مفی]د نے لکھا ہے کہ یہ ملاقات مکہ سے عراق آتے وقت ہوئی تھی، بعض نے یہ احتمال دیا ہے کہ دو بار ملاقات ہوئی ہے [ایک مکہ] جاتے وقت اور دوسری دفعہ مکہ سے عراق جاتے وقت، «الامام الحسینؑ واصحابہ ص ۱۴۴،

[۲۔] کامل ابن اثیر ج ۴ ص ۱۹،

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

تیسری فصل

مکہ میں

مکہ میں داخلہ

امام حسین علیہ السلام تین شعبان شب جمعہ کو مکہ میں داخل ہوئے اور آپ کی وردِ زبان یہ آیت تھی
﴿ وَلَمَّا تَوَجَّهَ تِلْقَاءَ مَدْيَنَ قَالَ عَسَىٰ رَبِّي أَنْ يَهْدِيَنِي سَوَاءَ السَّبِيلِ ﴾[1]
امام حسین علیہ السلام مکہ اقامت گزیں ہو گئے تو دیگر لوگوں کے ساتھ وہ لوگ بھی آپ کی [illegible] میں شرفیاب ہونے لگے جو عمرہ کے لئے مکہ میں مقیم تھے، عبداللہ ابن زبیر نے بھی جوار [illegible] کیا اور نماز و طواف میں مشغول ہو گیا وہ ہر روز یا دو دن میں ایک بار امام حسین علیہ السلام [illegible] ملاقات کے لئے آتا تھا بہت زیادہ مضطرب و پریشان رہتا تھا اسلئے جانتا تھا کہ جب تک امام [illegible] علیہ السلام مکہ میں موجود ہیں اس وقت تک اہل حجاز اس کے ہاتھوں پر بیعت نہیں کریں گے کیونکہ [illegible] علیہ السلام ایک خاص اجتماعی حیثیت کے مالک تھے زیادہ تر لوگ آپ کی اطاعت کرتے تھے[2] [illegible] عبادت کے تظاہر سے عبداللہ ابن زبیر کا مقصد لوگوں کو فریب دینا تھا امیر المومنین علیہ السلام

---

[1] [illegible] ص ۲۲ [2] ارشاد شیخ مفید ج ۲ ص ۳۵،

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

نے اس کے بارے میں فرمایا تھا کہ اس نے دنیا حاصل کرنے کے لئے دین کا جال بچھایا ہے[۱] اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ اموی حکومت سے جنگ کرنے میں عبد اللہ ابن زبیر کا مقصد رضائے خدا کا حصول نہ تھا بلکہ وہ زمام حکومت کو اپنے ہاتھ میں لینے اور قدرت پر پہونچنے کی فکر میں زندگی گذار رہا تھا، عبداللہ بن عمر نے اس حقیقت سے اس وقت پردہ اٹھایا جب ان کی بیوی نے شوہر سے تاکید کے ساتھ کہا کہ عبداللہ بن زبیر کی بیعت کریں، عبداللہ بن عمر نے بیوی سے کہا: کیا تم نے وہ سواری نہیں دیکھی تھی جس پر حج کے موقع پر معاویہ سوار تھا؟ مجھے یقین ہے کہ ابن زبیر صرف اس شان و شوکت کو حاصل کرنا چاہتا ہے اور اس سلسلے میں عبادت و طاعت خدا سے مدد لے رہا ہے[۲]

قبر خدیجہ کی زیارت

مکہ میں قیام کے دوران امام حسین علیہ السلام اپنی نانی حضرت خدیجہؑ کی قبر کی زیارت کے لئے گئے وہاں نماز ادا کی اور اپنے خدا سے مناجات کی[۳]

اہل بصرہ کے نام خط

امام حسین علیہ السلام نے مکہ سے بصرہ کے تمام سربرآوردہ افراد کے نام ایک ہی مضمون کے خط لکھے جن لوگوں تک امامؑ کے غلام سلیمانؓ کے ذریعہ خط پہونچے وہ مالک بن مسمع بکری، احنف بن قیس، منذر بن جارود، مسعود بن عمر، قیس بن ھیثم، عمرو بن عبید بن معمر، ہیں اس خط میں لکھا تھا،

بے شک خدا نے محمدؐ کو لوگوں کے درمیان سے منتخب کیا اور ان کے سر پر تاج نبوت رکھا اور رسول بنایا چنانچہ جب آپؐ کا پیغام پہنچا چکے اور معاشرہ کی ہدایت کا فریضہ انجام دے چکے تو دعوت حق پر لبیک کہا اور عالم ابد و بقا کی طرف چلے گئے۔

ہم اہلبیتؑ ہیں باوجود یکہ ہم خلافت و امامت کے سب سے زیادہ لائق تھے لوگوں نے ہمارے اس حق کو چھین لیا چونکہ ہمیں اختلاف پسند نہیں ہے اور امت اسلامیہ کی بھلائی کے پیش نظر اس زمانہ میں ہم خاموش رہے، اب سنت رسولؐ کو پس پشت ڈال دیا، بدعتیں ایک کے بعد دوسری ظاہر ہو رہی ہیں اسی لئے ساتھ میں اپنا نمائندہ تمہارے پاس بھیج رہا ہوں میں تمہیں کتاب خدا اور سنت رسولؐ پر عمل کی دعوت دیتا ہوں اگر تم نے میری بات مان لی تو میں تمہیں صحیح راستہ پر لے چلوں گا[۱]

منذر بن جارود کا رد عمل[۲]

منذر بن جارود عبدی، امام حسین علیہ السلام کے قاصد سلیمان کو ابن زیاد کے پاس لے گیا اور ابن زیاد نے، جو کہ اسی شب میں کوفہ جانے والا تھا، انہیں دار پر چڑھا دیا اور پھر کوفہ چلا گیا تا کہ امام حسینؑ

۱۔ «ینصب حبالة الدین لاصطیاد الدنیا» ۲۔ حیاة الامام الحسینؑ ج ۲ ص ۳۱۰،

۳۔ تاریخ طبری ج ۷ ص ۲۰۰، حیاة الامام الحسین ج ۲ ص ۳۲۲، ۴۔ منذر بن جارود عبدی کا باپ رسولؐ کے صحابہ میں سے تھا علیؑ نے اسے بعض علاقوں کا امیر بنا دیا تھا لیکن اس نے کچھ اس طرح کام کیا کہ علیؑ نے اس کی مذمت میں خط تحریر کیا اور اس کے باپ جارود کی مدح کی اہل رجال نے منذر کو ضعیف قرار دیا ہے، تنقیح المقال ج ۳ ص ۲۴۸،

۱۔ «اما بعد فان الله اصطفى محمداً صلى الله عليه وآله من خلقه واكرمه بنبوته واختاره لرسالته ثم قبضه اليه وقد نصح لعباده وبلغ ما ارسل به، وكنا اهله واولياءه واوصياءه وورثته واحق الناس بمقامه في الناس فاستأثر علينا قومنا بذلك فرضينا وكرهنا الفرقة واحببنا العافية ونحن نعلم انا احق بذلك الحق المستحق علينا ممن تولاه وقد بعثت رسولي اليكم بهذا الكتاب وانا ادعوكم الى كتاب الله وسنة نبيه فان السنة قد اميتت والبدعة قد احييت فان تسمعوا قولي اهدكم الى سبيل الرشاد».

۲۔ منذر بن جارود عبدی کا باپ رسولؐ کے صحابہ میں سے تھا، حضرت علیؑ نے اسے بعض علاقوں کا امیر بنا دیا تھا لیکن اس نے کچھ اس طرح کام کیا کہ علیؑ نے اس کی مذمت میں خط تحریر کیا اور اس کے باپ جارود کی مدح کی اہل رجال نے منذر کو ضعیف قرار دیا ہے، تنقیح المقال ج ۳ ص ۲۴۸،

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کی آمد سے پہلے وہاں پہونچ جائے،

لکھا ہے کہ "بحریہ" بنت منذر بن جارود، عبیداللہ بن زیاد کی بیوی کا گمان یہ تھا کہ یہ منصوبہ عبیداللہ بن زیاد کے اشارہ سے بنایا گیا اور سلیمان کو امام حسین علیہ السلام کا جھوٹا قاصد قرار دیکر عبیداللہ کے پاس بھیج دیا تاکہ اس کی حیلہ بازی سے امان میں رہے،

احنف بن قیس نے جواب لکھا: صبر سے کام لو! خدا کا وعدہ حق ہے اور خود کو بے ایمان لوگوں کے ہاتھوں مذلت میں نہ ڈالو۔ ط

یزید بن مسعود کا ردعمل

اس نے بنی تمیم بنی حنظلہ اور بنی سعد کے قبیلوں کو جمع کیا اور ان سے کہا: بنی تمیم والو! تمہاری نظر میں میری کیا قدر و منزلت ہے؟ انہوں نے کہا: آپ ہماری عظمت کا نشان ہیں اور شرافت و منزلت کے لحاظ سے ہم سب سے بلند ہیں،

یزید بن مسعود نے کہا: میں نے تمہیں اپنے کام کے لئے زحمت دی ہے تاکہ اس کے بارے میں تم سے مشورہ کروں اور تم سے مدد لوں، انہوں نے کہا بتائیے کیا ہے تاکہ عمل کریں،

اس نے کہا: معاویہ دنیا سے چلا گیا: ظلم و گناہ کے دروازے ٹوٹ گئے اور ستم کے پیروں میں تزلزل پیدا ہو گیا ہے اس نے اپنے بیٹے یزید کے لئے بیعت لی تھی وہ یہ گمان کرتا تھا کہ اس نے خلافت کے پایوں کو مضبوط و محکم بنا دیا ہے جبکہ اس کی یہ کوشش رائیگاں اور اس سلسلے کے مشورے اس کے لئے مضر ثابت ہوئے اور اس کے بعد اسکے بیٹے یزید نے جو کہ کھلم کھلا شراب پیتا ہے اور کسی بھی غلط کام سے پرہیز نہیں کرتا ہے، یہ دعویٰ کیا ہے کہ وہ مسلمانوں کا خلیفہ ہے وہ خود کو مسلمانوں کا امیر خیال کرتا ہے جبکہ مسلمانوں کی

ط ﴿فَاصْبِرْ إِنَّ وَعْدَ اللَّهِ حَقٌّ وَلَا يَسْتَخِفَّنَّكَ الَّذِينَ لَا يُوقِنُونَ﴾

رضامندی سے نہیں ہیں، وہ اتنا بیوقوف آدمی ہے کہ حق کے بارے میں کچھ بھی نہیں جانتا، خدا کی قسم دین کے لئے اس سے جہاد کرنا مشرکین سے جہاد کرنے سے افضل ہے، اور یہ حسین ابن علیؑ رسولؐ کے نواسہ ... و شریف اور صاحب فضل و نظر ہیں، کہ تعریف نہیں کی جاسکتی علم کا دریا ہیں خلافت کا استحقاق انہیں کو ہے کیونکہ ان کا ماضی روشن معتد بہ مبارزات رسولؐ سے رشتہ اور ان کی محبت و مہربانی کو ... بھی جانتے ہیں، انہوں نے خط لکھا ہے اور تم پر حجت تمام کر دی ہے نور حق سے منہ نہ موڑو کہ ... بھر جاؤ گے اور باطل کے گرداب میں پھنس جاؤ گے جنگ جمل میں تم نے صخرہ بن قیس[1] کی وجہ سے ... موڑ دیا تھا اور باطل کو اختیار کر لیا تھا آج نواسۂ رسولؐ کی مدد و حمایت کر کے اپنے دامن ... داغ کو دھو ڈالو! خدا کی قسم تم میں سے جو بھی ان کی مدد سے پہلوتہی کرے گا اور ان کی نصرت ... کرے گا اس کی اولاد اور قبیلہ میں خدا ذلت و پستی کو میراث کے طور پر جاری کر دے گا اب میں ... لباس پہن لیا ہے اور ان سے دفاع کرنے کے لئے تیار ہوں، واضح رہے کہ اگر ہم آج نہیں مارے ... گے تو مر جائیں گے، میدان جنگ سے فرار نہ کرو کہ موت تمہارے تعاقب میں ہے خدا تمہاری ... ہوش میں آجاؤ، صحیح جواب دو!

بنی حنظلہ والوں نے کہا: اے ابو خالد ہم آپ کے ترکش کے تیر ہیں اور آپ کے قبیلہ کے سوار گنے ... اور اگر آپ ہماری طرف تیر چلائیں گے تو نشانہ پہ لگے گا، اگر ہم میدان جنگ میں قدم رکھیں ... آپ کے قدم چومے گی مشکلوں اور دشواریوں میں ہم آپ کے ساتھ ہیں ہم تلواروں سے آپ کی ... اور جب بھی آپ چاہیں گے ہم اپنے سینوں کو آپ کی سپر بنا دیں گے،

... کے بعد قبیلۂ بنو عامر نے لب کشائی کی اور کہا: اے ابو خالد! ہم آپ کے بھائی اور حلیف ... آپ کے غیظ میں آجانے سے غضبناک ہو جاتے ہیں اگر آپ کوچ کا ارادہ کر چکے ہیں تو تم توقف

---

[1] صخرہ بن قیس سے مراد احنف بن قیس ہے کیونکہ احنف دو اور نام صخرہ و ضحاک بھی ہیں اس نے جنگ ... ل میں ... کی تھی، الکنیٰ والالقاب ج ۲ ص ۱۲،

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas
jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

کرتے ہماری طرف سے آپ کو پورا اختیار ہے جب آپ چاہیں ہمیں بلالیں،

پھر بنی سعد کے قبیلہ نے کہا: اے ابوخالد! آپ کی مخالفت کرنا اور آپ کے حکم کی اطا[عت] نہ کرنا ہمارے نزدیک بہت بری اور غلط بات ہے، جنگ جمل کے دن صخر بن قیس نے ہم کو جنگ تر[ک] کرنے کا حکم دیا ہم نے اطاعت کی اور اس نتیجہ میں ہم کامیاب رہے اور ہمارے قبیلہ میں عزت باقی [رہی] اس سلسلے میں ہمیں مشورہ کرنے کی مہلت دیجئے،

یزید بن مسعود نے انہیں مخاطب کرکے کہا: اگر تم نے بنی امیہ سے جنگ نہ کی خدا تمہارے [اوپر] سے ضرور انتقام لے گا اور ہمیشہ تمہارے درمیان جنگ و خونریزی ہوتی رہے گی۔[1]

یزید بن مسعود کا خط امام حسینؑ کے نام

یزید بن مسعود نے امام حسینؑ کے نام خط لکھا جس کا مضمون یہ تھا: آپ کا خط موصول [ہوا] جس چیز کی مجھے دعوت دی، اس سے مطلع ہوا ہیں آپ کی مدد کرنے میں اپنی کامیابی دیکھ[تا ہوں] اور آپ کی اطاعت میں حق کی اطاعت ہے، خدا زمین کو ہرگز ایسے امام و رہبر سے خالی نہیں [رکھتا] ہے جو کہ لوگوں کو نیکیوں کا حکم دے اور راہ نجات کی طرف ان کی راہنمائی کرے، آپ مخلوق پر خدا [کی حجت] اور روئے زمین پر اس کی امانت ہیں آپ شجر رسالت کی سر سبز شاخ کی مانند ہیں ہمارے قبیلہ [والے آپ] کے ساتھ رہیں گے جو کہ آپ کی اطاعت اور حکم پر عمل کرنے اور آپ کی چوکھٹ پر جبہ سائی کے لئے [تیار ہیں] قبیلہ بنی اسعد نے بھی آپ کی دعوت کا اثبات میں جواب دیا ہے میں نے آپ کے پیغام کے ذریعہ لوگوں کے دلوں سے کدورت کے غبار کو بارش کے پانی کی مانند دھودیا ہے، اور آپ کی مہر[بانی نے] دلوں سے تاریکی کو دور کردیا ہے،

---

[1] نفس المہموم ص ۸۷،

جب امام حسین علیہ السلام کو ان کا خط ملا تو آپ نے ان کے حق میں دعا کی اور فرمایا: خدا تمہیں خوف وہراس سے محفوظ رکھے اور خدا تمہیں اس روز سرفراز و سیراب کرے کہ جس دن پیاس کی شدت سے دہن سوکھ جائیں گے۔[1]

یزید بن مسعود تیار تھے کہ قافلۂ کربلا سے جا ملیں کہ آپ کو امام حسینؑ اور ان کے وفادار انصار کی [شہادت کی خبر] ملی جس سے ان کے اور ان کے قبیلہ والوں کے دل شعلۂ غم سے جلنے لگے اور آخری عمر تک اسی [پر مت]اثر رہے اور اس سعادت آفریں موقع کے ہاتھ سے نکل جانے پر ، کہ جس کے نتیجہ میں درجۂ [شہادت] پر فائز ہوتے ، ہمیشہ افسوس کرتے رہے۔[2]

[یزید] بن نبیط[3]

جب امام حسین علیہ السلام کا عام اور تقدیر ساز پیغام بصرہ پہونچا تو یزید بن نبیط نے ، جو کہ بصرہ [کے سر]آوردہ افراد میں سے تھے ، امام حسین علیہ السلام کے خط کا اثبات میں جواب دیا اور معاملہ کو صحیح [طور پر] سمجھنے کے لئے سعد کی بیٹی ماریہ کے گھر گئے[4] کہ یہ گھر شیعی تحریکوں اور امامؑ کے انصار اسی گھر میں [جمع ہو]تے تھے[5]،

یزید بن نبیط نے ، کہ جن کا تعلق قبیلۂ عبد القیس سے تھا اور دس شجاع و دلیر بیٹوں کے باپ [تھے،] اسی گھر میں اپنے بیٹوں اور چاہنے والوں کو مخاطب کرکے کہا: میں نے فیصلہ کرلیا ہے اور عنقریب

---

[1] [... حفظك] الله مِنَ الخَوفِ وَأعَزّكَ وَأرواكَ يَومَ العَطَشِ الأكبَرِ » . [2] اللہوف: ۱۷، مقتل حسینؑ مقرم ص ۱۴۱،
[3] [...] کتب جیسے ابصار العین ۱۱۰ پر یزید بن ثبیط نقل ہوا ہے اور تاریخ کامل ج ۴ کے ص ۲۱ پر یزید بن بنیط لکھا ہے،
[4] [...] نے رجال میں ان کے والد کا نام منقذ یا سعید لکھا ہے کہتے ہیں کہ: ماریہ بنت منقذ یا سعید العبدیہ شیعہ امامی تھیں [...] دوست تھیں، [5] تاریخ کامل ج ۴ ص ۲۱،

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

بصرہ سے مکہ روانہ ہو جاؤں گا اور امام حسینؑ سے ملحق ہو جاؤں گا اس پر ان کے بیٹوں میں سے دو اور عبید اللہ نے اس پر خطر سفر میں ان کے ساتھ چلنے اور ان کی مدد کرنے کے سلسلے میں مکمل طور کا اظہار کیا، دوسرے مددگاروں نے کہا: ہم عبید اللہ ابن زیاد کی فوج سے ڈرتے ہیں وہ ان کے انصار کو قتل کرنے میں کوئی دریغ نہیں کردے گا اس پر انہوں نے اپنے چاہنے والوں سے کہا قسم میں اپنے ان دو سعادتمند بیٹوں کے ساتھ دشمن کے چابک سواروں سے کوئی خوف محسوس ہوں،

یزید بن نبیط اپنے دونوں بیٹوں کے ساتھ بصرہ سے مکہ چلے گئے وہاں یہ معلوم ہوا کہ امام حسین علیہ کے مضافات میں ابطح میں قیام پذیر ہیں لہٰذا وہ ابطح کی طرف روانہ ہو گئے، وہاں پہونچے تو قا نے بتایا کہ امام حسینؑ تم سے ملنے کے لئے گئے ہیں، وہ امامؑ کی عظمت کے باوجود اس خا سن کر فوراً مکہ لوٹ گئے اور اپنی منزل پر امامؑ کی زیارت سے مشرف ہوئے چونکہ امام حسینؑ آنے تک انتظار کیا تھا اس لئے ان کے دل میں اور محبت بڑھ گئی اور زبان پر یہ آیۃ جاری کی

﴿بِفَضْلِ اللهِ وَبِرَحْمَتِهِ فَبِذٰلِكَ فَلْيَفْرَحُوا﴾ (۱)

سلام کے بعد امام حسین علیہ السلام کی خدمت میں بصرہ کے عام حالات اور اپنے مکہ آ مقصد کو بیان کیا، آپؑ نے ان کے لئے دعائے خیر کی، یزید بن نبیط اپنے دونوں دلاور بیٹوں میں امام حسین کے ہمراہ کربلا کی طرف روانہ ہو گئے اور اپنے دونوں بیٹوں کے ساتھ امام حسینؑ کی میں درجۂ شہادت پر فائز ہوئے ۲

اہل کوفہ کے خطوط

بعض مورخین نے لکھا ہے کہ جب اہل کوفہ کو یہ معلوم ہوا کہ معاویہ مرگیا ہے اور امام حسینؑ

---

۱ یونس ۵۸، ۲ نفس المہموم ص ۹۲،

... نے بھی یزید کی اطاعت قبول نہ کی اور آپ کے وفادار شیعہ سلیمان بن صرد خزاعی ۱ ... اور مذاکرہ و مشورہ کے بعد اس بات پر اتفاق ہوا کہ امام حسینؑ کو خط بھیج کر کوفہ آنے ... جائے چنانچہ عبد اللہ بن مسمع ۲ اور عبد اللہ بن وال ۳ کو اس بات پر مامور کیا گیا کہ وہ ... مکہ جائیں اور امام حسینؑ کی خدمت میں خطوط پہونچائیں، دس رمضان کو اہل کوفہ ... پہونچے اور خطوط امام حسینؑ کی خدمت میں حاضر کیئے، دو روز بھی نہیں گزرے تھے ... بن مسہر صیداوی ۴ اور عبد الرحمٰن بن عبد اللہ ارحبی ۵ کے ذریعہ دیگر خطوط امام حسینؑ کی خدمت ... دو دن کے بعد ہانی بن ہانی سبیعی ۶، سعید بن عبد اللہ حنفی ۷، اہل کوفہ کے نئے خط لیکر ... میں حاضر ہوئے یہاں تک کہ کوفیوں کے بھیجے ہوئے خطوط کی تعداد بارہ ہزار تک پہونچ ...

... اور باحیثیت لوگوں نے امام حسینؑ کو خط لکھے اور کوفہ آنے کی دعوت دی مثلاً:

... کوفہ کے سربر آوردہ شیعوں اور تحریکِ توابین کے سربراہوں میں سے ایک تھے، عین الوردہ میں شہید ہوئے ... رجال میں انہیں رسولؐ کے صحابہ میں شمار کیا ہے، ان کی شہادت ۶۵ھ میں واقع ہوئی ہے، تنقیح المقال ج ۲ ص ۶۳ ... سبیعی تحریک توابین کے رکن تھے، ابصار العین ص ۱۴۱، ۳ عبد اللہ بن وال کوفہ کے شرفاء میں سے ایک ... توابین کے رکن تھے عین الوردہ میں سلیمان بن صرد کے ساتھ شہید ہوئے، نفس المہموم ص ۵۶۹۔

... امام حسینؑ کے ناصروں میں سے ایک تھے، شہداء کربلا میں یہ بھی شامل ہیں ان کی شہادت کا ماجرا اس کتاب میں آئندہ ... ۱۲ رمضان کو اہل کوفہ کے ۵۳ خطوط لیکر مکہ میں امام حسینؑ کی خدمت میں پہنچے یہ بھی شہداء کربلا میں شامل ... ۶ ہانی ابن ہانی سبیعی قبیلۂ ہمدان سے تھے تحریک توابین کے سرگرم رکن تھے ابصار العین ص ۱۴۱، ... بھی شہداء کربلا میں سے ہیں، ۸ کوفیوں نے پانچ روز میں امام حسینؑ کی خدمت میں ۱۲ ہزار ... کا مضمون یہ تھا کہ لوگ اموی حکومت سے بیزار ہیں اور اہل کوفہ نے یزید کی بیعت نہیں کی ہے ... ظاہرا انہوں نے امام حسینؑ پر حجت تمام کر دی تھی،

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

حبیب ابن مظاہر، مسلم بن عوسجہ، سلیمان بن صرد، رفاعہ بن شداد، مسیب بن نجبہ، بن ربعی، حجار بن ابجر، یزید بن حارث بن رویم، عروہ بن قیس، عمرو بن حجاج، اور محمد ... ان میں سرفہرست تھے، بعض معتبر کتابوں میں اہل کوفہ کے ارسال کردہ خطوط کا یہ مفہوم ... ہے:

اما بعد، لائق حمد ہے وہ خدا جس نے ظالم وجابر آپ کے دشمن کی کمر توڑ دی ... کہ جس نے مکر وحیلہ کے ذریعہ امت کے امور کی زمام اپنے ہاتھ میں لے لی اور ان ... غصب کیا اور لوگوں کی مرضی کے خلاف ان پر حکومت کی، اس امت کے ... کو تہ تیغ کیا برے لوگوں کو امان و تحفظ دیا، مالداروں اور ظالموں کے درمیان ... اموال تقسیم کیا، وہ قوم ثمود کی مانند رحمت حق سے محروم رہے گا، یقین کیجئے کہ ہمارا کوئی امام اور رہبر نہیں ہے ہماری طرف آئیے ہو سکتا ہے ... آپ کے ذریعہ صراط اور راہ حق پر لگا دے، کوفہ کے دار الامارہ میں نعمان بن بشیر ... گیا ہے اور ہم اس کی امامت میں ہونے والی نماز جمعہ اور نماز عید میں شرکت ... اگر ہمیں اطمینان بخش طریقہ سے یہ خبر مل جائے کہ آپ کوفہ تشریف لائیں گے تو ... سے نکال دیں گے تاکہ شام چلا جائے " انشاء اللہ "

کوفہ کے باحیثیت افراد نے یہ خط عبد بن مسمع ہمدانی اور عبداللہ بن وال کو دیا اور انہیں ... جلد از جلد اسے امام حسین ع کی خدمت میں پہنچا دو چنانچہ یہ دونوں قاصد دس رمضان المبارک کو ... کی خدمت میں پہونچے [1]

آخری خط جو امام حسین ع کو موصول ہوا وہ ہانی بن ہانی اور سعید بن عبداللہ خثعمی کا ... انہوں نے لکھا تھا:

[1] ارشاد شیخ مفید ج ۲ ص ۳۷،

بسم اللہ الرحمن الرحیم:

یہ خط باایمان شیعوں کی طرف سے حسین ع بن علی ع کے نام ہے،

اما بعد! عراق کی سمت روانگی میں جلدی کیجئے کہ لوگ انتظار میں لحظہ شماری کر رہے ہیں کیونکہ آپ کے سوا ان کا کوئی رہبر نہیں ہے، جلدی کیجئے جلدی کیجئے [1]

بھیجے گئے خطوط کا چند بنیادی نکات میں خلاصہ ہوتا ہے،

(۱) معاویہ کی موت پر مسرت کا اظہار،

(۲) یزید میں حکومت وخلافت کی صلاحیت نہیں ہے

(۳) امام حسین ع کو کوفہ آنے کی دعوت،

(۴) اہل کوفہ کا راہ امام میں فداکاری وجانبازی کا عہد،

امام حسین ع کا خط اہل کوفہ کے نام

اہل کوفہ کے بھیجے ہوئے خطوط کی تعداد امام حسین ع کے پاس بہت زیادہ ہوگئی تھی ان خطوط میں اہل کوفہ نے آپ ع سے یہ درخواست کی تھی کہ آپ کوفہ آجائیے لیکن امام حسین ع نے ابھی تک کوئی جواب نہیں دیا تھا یہاں تک کہ آپ ع کے پاس ایک روز چھ سو خط پہونچے اس مضمون کے خط مسلسل امام حسین ع کی طرف ارسال کیے جا رہے تھے چنانچہ مختصر مدت میں ان خطوط کی تعداد بارہ ہزار سے بھی زائد ہوگئی [2]

امام حسین ع نے اہل کوفہ کے خطوط کے جواب میں ایک خط لکھنے پر اکتفاء کی انھیں لکھا:

حسین ابن علی ع کی طرف سے مسلمانوں اور مومنوں کی ایک جماعت کے نام

[1] تاریخ الیعقوبی ج ۲ ص ۲۴۱، [2] ارشاد شیخ مفید ج ۲ ص ۳۸، تاریخ طبری ج ۴ ص ۱۹۸، « فَلَعَمْرِي مَا الإمامُ إلّا ... بالكتابِ القائِمُ بِالقِسْطِ الدّائِنُ بِدِينِ الحَقِّ الحابِسُ نَفْسَهُ عَلى ذاتِ اللهِ والسّلامُ ».

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

امابعد: ہانی وسعید تمہارے خط لیکر میرے پاس پہونچے یہ تمہارے آخری قاصد [illegible]
پاس آئے تمہاری تحریر سے میں مطلع ہوا تم نے لکھا ہے کہ ہمارا کوئی امام ورہبر نہیں [illegible]
پاس آنے میں جلد کیجئے ہو سکتا ہے کہ خدائے متعال آپ کے ذریعہ ہمیں راہ حق کی ہدایت [illegible]
میں اپنے چچا زاد بھائی " مسلم بن عقیل " کو جو کہ میرے معتمد ہیں تمہارے پاس [illegible]
اگر انہوں نے مجھے یہ اطلاع دی کہ اہل فضل وعقل تمہارے خطوط اور تمہارے قاصد [illegible]
پیغام کی تائید کرتے ہیں تو میں عنقریب تمہارے پاس پہونچ رہا ہوں، انشاءاللہ [illegible]
خط کے آخر میں تحریر فرمایا: قسم اپنی جان کی امام صرف وہ ہے جو کتاب خدا [illegible]
کرتا ہے عدل اختیار کرتا ہے، دین خدا کو قبول کرتا ہے اور خود کو رضائے خدا کے لئے [illegible]
کردیتا ہے ۱

مسلم ابن عقیل کی کوفہ روانگی

امام حسین ؑ نے رکن ومقام کے درمیان دو رکعت نماز ادا کی، خدا سے طلب خیر کی پھر مسلم [illegible]
کو بلایا ۲ انہیں اہل کوفہ کی دعوت اور ان کے اظہار خیال سے آگاہ کیا، اہل کوفہ کے نام انہیں ایک خط [illegible]
وہ کوفہ کی طرف روانہ ہو جائیں ۳ اور مسلم ابن عقیل سے فرمایا: میں تمہیں اہل کوفہ کی طرف [illegible]
خدائے متعال کی جو رضا ہوگی اور تمہارے لئے جو پسند کرے گا اسے انجام دے گا دعا ہے کہ میں اور [illegible]
کے زمرے میں شامل ہو جائیں اب تم خدا سے مدد طلب کرکے کوفہ کی طرف روانہ ہو جاؤ اور کوفہ [illegible]
کے معتبر ترین آدمی کے یہاں قیام کرنا ۴

۱ ارشاد شیخ مفید ج ۲ ص ۳۸، تاریخ طبری ج ۶ ص ۱۹۸، ۲ ابن قتیبہ نے آپ کی والدہ کا نام "نبطیہ" [illegible]
لوگ تھے جو بلاد عرب کے اواسط میں " اجاء سلمی " پہاڑ کے کنار قبیلۂ طے کے ساتھ گزر بسر کرتا تھا بعد میں یہ لوگ [illegible]
گزیں ہوگئے تھے، مسلم بن عقیل کا والدہ کا نام ابوالفرج نے علیّہ لکھا ہے، الشہید مسلم بن عقیل مقرم ص ۱۲۲، ۳ اللھوف ص ۳۱، [illegible]

[illegible] مکہ سے مدینہ آئے پہلے مسجد رسول ؐ میں گئے نماز ادا کی اور پھر خاندان والوں سے
[illegible] قیس کے دو آدمیوں کے ساتھ روانہ ہو گئے جو کہ راستہ سے واقف تھے،
[illegible] مسلم کے ساتھ شدید تشنگی کی وجہ سے ناتواں ہو گئے اور سفر جاری نہ رکھ سکے
[illegible] سکتے تھے اس طرح مسلم بن عقیل تنہا رہ گئے بے پناہ کوشش کے بعد علامتوں کے
[illegible] امام حسین ؑ کے حکم پر عمل کرنے کی غرض سے کوفہ کی سمت روانہ ہو گئے ۱

[illegible] امام حسین ؑ کے نام

[illegible] نے اثناء سفر میں امام حسین ؑ کے نام خط لکھا اور جن مراحل سے گزرے تھے ان سے
[illegible] لکھا میں " بطن الخبیت " ۲ میں جو کہ پانی کے کنارے واقع ہے قیام پذیر ہوں چونکہ
[illegible] کے آثار نظر آتے ہیں لہٰذا مجھے اس سے معاف رکھا جائے اور کسی دوسرے آدمی کو
[illegible]

[illegible] کا خط

[illegible] السلام نے مسلم کو جواب لکھا: امابعد! ڈرتا ہوں کہ اس خط کو لکھنے کا محرک کہیں
[illegible] طرف تمہیں بھیجا گیا ہے اس کی طرف روانہ ہو جاؤ،

والسلام ۳ ۴

[illegible] ص ۱۹۶، ۱۵، ۱ ارشاد مفید ج ۲ ص ۳۹، مقتل الحسین ؑ مقرم ص ۱۴۲، ۲ یہ ہم نے ابن اثیر کی تحریر کی
[illegible] بطن الخبیر، مضیق الخبیت لکھا ہے، جیسا کہ ارشاد ج ۲ ص ۴۰ پر مرقوم ہے، ۳ تاریخ کامل ابن اثیر ج ۴
[illegible] یہ ہے کہ راستہ سے مسلم کے خط لکھنے اور پھر امام حسین ؑ کے جواب لکھنے والا قضیہ صحیح نہیں ہے، بلکہ جعلی ہے ملاحظہ

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

جب مسلمؑ نے خط پڑھا تو کہا: مجھے کوئی خوف و ہراس نہیں ہے، اس کے بعد راہی کوفہ ہوئے یہاں تک کہ قبیلہ طے کے چشمہ تک پہونچ گئے وہاں کچھ توقف کیا اور پھر وہاں سے روانہ ہوئے اچانک دیکھا کہ ایک شکاری نے ایک ہرن کو تیر مارا اور ہرن تیر کھاتے ہی مر گیا، مسلم نے کہا: انشاء اللہ دشمن کو مار دیں گے [1]

بہر حال مسلم نصف رمضان المبارک کو مکہ سے روانہ ہوئے اور شوال کو کوفہ پہونچے [2] اور مختار بن عبید ثقفی کے گھر قیام پذیر ہوئے [3]

مختار کے گھر

مختار اپنے خاندان والوں میں سب سے زیادہ شریف، باہمت اور قوی ارادہ انسان تھے اہلبیتؑ کے دشمنوں کی شدید مخالفت کرتے تھے، لوگ انہیں عقلمند اور صائب الرائے سمجھتے، انہوں نے دشمنوں سے جدا اور اہلبیتؑ سے متصل ہو کر ایسے بلند اخلاق اور انسانی کمالات حاصل کئے تھے کہ ان کے ظاہر و باطن سے اہلبیتؑ کی محبت اور خلوص آشکار تھا [4]

مختار کے گھر قیام کرنے کی وجہ یہ تھی کہ مختار شیعوں کے سربرآوردہ افراد میں شمار ہوتے تھے اور مسلم کو بھی یہ یقین تھا کہ وہ امام حسینؑ کے مخلص اور ان کے وفادار ہیں اور پھر مختار، حاکم کوفہ، نعمان بن بشیر کے بہنوئی تھے، جب تک مسلم مختار کے گھر میں قیام پذیر رہتے اس وقت نعمان بن بشیر مسلم کو نہیں چھیڑ سکتے تھے، مسلم کے اس انتخاب سے آپ کی اجتماعی حالات سے آگہی واضح ہو جاتی ہے [5]

فرمائیں، حیات الامام الحسینؑ ج ۲ ص ۳۴۳،

[1] ارشاد شیخ مفید ج ۲ ص ۴۰، [2] مروج الذہب ج ۳

[3] تاریخ طبری ج ۶ ص ۱۹۹،

[4] مقتل الحسینؑ مقرم ص ۱۴۷،

[5] حیاۃ الامام الحسینؑ ج ۲ ص ۳۴۵،

جب شیعوں کو یہ معلوم ہوا کہ مسلم کوفہ میں داخل ہو چکے ہیں تو وہ مختار کے گھر آپ سے ملاقات کیلئے جب جمع ہو گئے تو مسلم بن عقیل نے ان لوگوں کے سامنے امام حسینؑ کا خط پڑھا یہ عظیم جماعت ... کے پیغام سے بہت متاثر ہوئی اٹھارہ ہزار افراد نے مسلمؑ کے ہاتھ پر بیعت کر لی [1] [2]

عابس ابن ابی شبیب شاکری کی تقریر [3]

عابس ابن ابی شبیب جو کہ اس مجمع میں موجود تھے، اٹھے اور خدا کی حمد و ثناء کے بعد کہا: اے کوفہ ... آپ حضرات کے بارے میں کچھ نہیں کہنا ہے، میں نہیں جانتا کہ تمہارے دل میں کیا ہے، نہ میں آپ کو فریب دینا چاہتا ہوں لیکن جو میں کہہ رہا ہوں خدا کی قسم وہ میرے ضمیر کی آواز ہے اور اسی کو تسلیم ... اور وہ یہ کہ میں پورے طریقہ سے تیار ہوں جب بھی میری ضرورت پڑے گی میں دریغ نہیں ... آپ کی رکاب میں اس شمشیر کے ساتھ جو کہ میرے ہاتھ ہے دشمنوں سے جنگ کروں گا اس ... صرف رضائے خدا اور اس کی جزا ہے،

اس کے بعد حبیب ابن مظاہر کھڑے ہوئے اور کہا: خدا تم پر رحم کرے جو تمہارے دل میں تھا ... کے پیرائے میں زبان سے ادا کر دیا انہوں نے اپنی تقریر جاری رکھتے ہوئے کہا: خدا کی ... عابس کی مانند آپ کی مدد کیلئے تیار ہوں ان کے بعد سعید بن عبد اللہ حنفی کھڑے ہوئے

... ص ۱۱۲، [2] بعض مورخین نے مسلمؑ کی بیعت کرنے والوں کی تعداد اٹھارہ ہزار لکھی ہے، ارشاد مفید ج ۲ ... بیعت کرنے والوں کی تعداد پچیس ہزار تحریر کی ہے، نفس المہموم ص ۹۵، اسی طرح بعض نے اٹھائیس ہزار ... لکھی ہے، حیات الامام الحسینؑ ج ۲ ص ۳۴۷، ایک دوسری حدیث میں آیا ہے کہ بیعت کرنے ... ہزار سے بھی زائد تھی، حوالہ سابق،

[3] ... کے حالات شہدائے کربلا کے عنوان کے ذیل میں بیان ہوں گے،

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اور عابس وحبیب جیسے کلمات ادا کئے [1]

مسلمؑ کی بیعت

ان ولولہ انگیز تقریروں کا اثر یہ ہوا کہ شیعہ مسلم کی بیعت کرنے اور امام حسینؑ کی آواز [illegible] کہنے کے سلسلے میں ہمیشہ سے زیادہ سخت اور استوار ہو گئے اور درج ذیل سات شرائط پر مسلم [illegible] بیعت کا اعلان کیا:

(۱) لوگوں کو کتاب خدا اور سنتِ رسولؐ کی طرف دعوت دیں گے،
(۲) ظالموں سے جنگ کریں گے،
(۳) مستضعفین سے دفاع اور معاشرہ کے محروم لوگوں کی دستگیری کریں گے
(۴) مال غنیمت مسلمانوں کے درمیان مساوی طور پر تقسیم کیا جائے گا،
(۵) حق، حقدار تک پہونچایا جائے گا،
(۶) اہل بیت کی مدد کی جائے گی،
(۷) صلح پسند افراد سے صلح اور زیادتی کرنے والوں سے جنگ کریں گے [2]

مسلم کا خط

جب لوگوں کی اتنی بڑی تعداد نے مسلم کی بیعت کر لی اور مسلم بن عقیل کو اس الٰہی [illegible] کامیابی کا یقین ہو گیا تو آپ نے امام حسینؑ کے نام خط لکھا کہ: اہل کوفہ میں سے اٹھارہ ہزار [illegible] بیعت کر لی ہے، امام حسینؑ سے تقاضہ کیا کہ میرا خط ملتے ہی کوفہ کے لئے روانہ ہو جائیے کیونکہ [illegible]

[1] حیاۃ الامام الحسینؑ ج ۲ ص ۳۴۵، [2] بحار الانوار ۴۴/۳۴۶، البدایۃ والنہایۃ ج ۸ ص ۱۶۳

[illegible] اور امویوں سے بیزار ہیں [1] مسلم بن عقیل نے یہ خط، کہ جس کے ساتھ اہل کوفہ کا خط بھی تھا، [illegible] صیداوی اور عابس بن ابی شبیب شاکری کے ذریعہ روانہ کیا [2]

[illegible] کی تقریر

[illegible] طرف حاکم کوفہ نعمان بن بشیر کو جب مسلمؑ کی آمد اور ان کے ہاتھ پر لوگوں کے بیعت کرنے [illegible] پر گیا اور خدا کی حمد وثناء کے بعد اہل کوفہ کو مخاطب کر کے کہا: خدا کے بندو! خدا [illegible] تفرقہ اندازی اور فتنہ پروری سے بچو کیونکہ اس سے لوگوں کا کشت وخون ہوتا ہے اور [illegible] برباد وغارت ہوتے ہیں، میں اس سے نہیں لڑوں گا جو مجھ سے جنگ نہیں کرے گا اور [illegible] دوسرے کی جان لینے کی فکر میں مبتلا کروں گا، صرف اتہام کی بنا پر کسی کو گرفتار نہیں کرونگا [illegible] دشمنی کرو گے اور اس عہد سے چشم پوشی کرو گے جو تم نے کیا ہے، اور یزید کی مخالفت [illegible] قسم میں اس وقت تک جنگ کروں گا جب تک میرے ہاتھ میں تلوار ہے خواہ تم میں [illegible] میری مدد کے لئے نہ اٹھے مجھے یقین ہے کہ تمہارے درمیان حق کو پہچاننے والوں کی تعداد [illegible] زیادہ ہے [3]

[illegible] بشیر کی تقریر کے بعد بنی امیہ کا حلیف وہم پیمان عبد اللہ بن سعید حضرمی اٹھ کھڑا ہوا [illegible] کہا: جو طریقۂ کار آپ نے اختیار کیا ہے یہ آپ کو کہیں کا نہ چھوڑے گا، اس فتنہ کا علاج [illegible] دینا ہے اے نعمان تمہاری رائے کمزور وناتواں لوگوں کی سی ہے،

[illegible] عبد اللہ بن سعید حضرمی کی باتوں سے غیظ میں آگیا اور کہا: اگر میں خدا کی اطاعت میں [illegible] شمار کیا جاؤں تو یہ میرے لئے خدا کی نافرمانی کی حالت میں باعزت شمار ہونے سے بہتر ہے

[1] البدایۃ والنہایۃ ج ۸ ص ۱۶۳، [2] مثیر الاحزان ص ۲۲، [3] تاریخ کامل ابن اثیر ج ۴ ص ۲۲،

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

عبداللہ ابن مسلم جو اموی حکومت کا نمک خوار تھا سب سے پہلے اس نے یزید کو خط لکھا اور کو[illegible] امام حسینؑ کے نمائندہ مسلم بن عقیلؑ کی آمد اور ان کے ہاتھ پر اکثر لوگوں کے بیعت کرنے کی خبر دی ا[illegible] کا اظہار کرتے ہوئے لکھا : اگر کوفہ پر اپنی حکومت برقرار رکھنا چاہتے ہیں تو کسی عزم بالجزم آ[illegible] بھیجئے تاکہ آپ کے فرمان کے مطابق عمل کرے اور آپ کے دشمنوں سے اسی طرح نمٹے جس طرح [illegible] خود نمٹتے ، نعمان بن بشیر ایک بزدل و کاہل آدمی ہے یا پھر بزدلی کو سستی کا اظہار کر رہا ہے وہ گو[illegible] کے لائق نہیں ہے ، اس کے بعد عبداللہ بن مسلم اور حکومت کے تمام وظیفہ خوار افراد ، جیسے [illegible] ولید ، عمر بن سعد بن ابی وقاص نے یزید کو اسی مضمون کے خط لکھے [1]

سرجون معاویہ کا غلام

جب یہ خطوط یزید کو ملے تو اس نے " اپنے باپ کے وفادار غلام " سرجون[2] کو بلایا اور [illegible] سامنے کوفہ میں مسلم بن عقیل کی آمد ، ان کے ہاتھ پر اہل کوفہ کی بیعت اور نعمان بن بشیر کی تساہلی [illegible] کوفہ کے نئے گورنر کے انتخاب کے سلسلے میں اس کی رائے طلب کی ، اگر اس وقت تمہارا باپ معا[illegible] ہوتا تو اس سلسلے میں تم اس کی بات پر عمل کرتے ،

یزید نے کہا : بالکل ،

سرجون جانتا تھا کہ یزید عبیداللہ بن زیاد سے بدظن ہے اس لئے اس نے یزید کو [illegible]

---

[1] ارشاد شیخ مفید ج ۲ ص ۴۱ ، [2] سرجون بن منصور شام کے نصاریٰ میں سے تھا معاویہ نے اپنی حکومت [illegible] اس سے بہت کام لیا تھا سرجون کا باپ منصور شام فتح ہونے سے قبل ہرقل کی طرف سے بیت المال کا خزانچی تھا اس [illegible] بھی اموی حکومت میں عہدہ پر رہا ہے باوجودیکہ عمر بن خطاب نے یہ حکم دیا تھا کہ عیسائیوں کو سرکاری عہدوں پر نہ رکھا جا[illegible] مسلمان ہو جائیں ، حاشیہ مقتل الحسینؑ مقرم ص ۱۴۸ ،

[illegible] کے لئے معاویہ کا وہ فرمان نکالا جو اس نے اس کے مرنے سے قبل لکھوایا تھا اور اس میں [illegible] کی گورنری عبیداللہ بن زیاد کے نام لکھ لی تھی ، جیب سے نکال کر یزید کو دکھایا اور کہا : [illegible] بن زیاد کے بارے میں یہ تھا معاویہ کا نظریہ اور اب چونکہ پورا کوفہ بحران کا شکار ہے لہذا [illegible] وکوفہ دونوں کا گورنر عبیداللہ بن زیاد کو بنادو تاکہ وہ حکومت کے ان دونوں [illegible] مخالفوں کو کچل دے ،

یزید نے سرجون کا مشورہ قبول کر لیا اور کوفہ کی حکومت کا پروانہ عبیداللہ بن زیاد " جو کہ [illegible] وقت بصرہ کا حاکم تھا " کے نام لکھا اور پروانۂ حکومت سے پیوستہ خط مسلم بن عمرو باہلی[1] کے [illegible] عبیداللہ بن زیاد کے پاس بھیج دیا[2]

[illegible] کا خط عبیداللہ بن زیاد کے نام

عبیداللہ بن زیاد کے نام یزید نے جو خط لکھا تھا اس کا مضمون یہ تھا ، بعض لوگ ایسے ہیں [illegible] روز ان کی مدح وستائش ہوتی ہے اور دوسرے دن ان پر نفرین ولعنت ہوتی ہے بہت سی [illegible] دل پسند بن جاتی ہیں ، تم جس منصب ومقام پر ہو اس کے لئے شائستہ ہو عرب شاعر [illegible] بہت بلند ہوئے اور بادلوں سے بھی اوپر پہونچ گئے مسند آفتاب کے علاوہ تمہارے [illegible] کوئی اور جگہ نہیں ہے[3]

---

[1] [illegible] باہلی قتیبہ کا باپ ہے ، قتیبہ مسلم کا باپ ہے اور مسلم عبداللہ کا باپ ہے کہ الامامہ والسیاسۃ اس کی مشہور [illegible] ص ۸۷ ، [2] تاریخ کامل ابن اثیر ج ۴ ص ۲۲ ،

[illegible] اللہ ابن زیاد سے یزید کی بدظنی کو آشکار کر دیتا ہے ،

[illegible] السحاب وفوقہ ، فمالک الا مرقب الشمس مقعدہ ،

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اس خط میں اسے حکم دیا کہ جلد از جلد کوفہ پہونچو اور مسلم بن عقیل کو گرفتار کر کے قتل کر [illegible]
یا شہر بدر کر دو[1]

عبیداللہ ابن زیاد کی تقریر

عبیداللہ ابن زیاد کو جب بصرہ میں یزید کا خط ملا تو اس نے امام حسینؑ کے اس قاصد کو قتل [illegible]
کا حکم دیا جو بصرہ کے شرفاء و سربرآوردہ افراد کے نام خط لے گیا تھا اس کے بعد شہر کی مسجد میں منبر پر گ[illegible]
کہا: یزید نے مجھے کوفہ کا گورنر مقرر کیا ہے اور میں کل کوفہ چلا جاؤں گا[2] خدا کی قسم سختیاں میرے پاس [illegible]
نہیں آسکیں گی اور زمانہ کے حوادث مجھے متزلزل نہیں کر سکیں گے جو مجھ سے دشمنی کرتا ہے میں اس [illegible]
خصومت رکھتا ہوں جو مجھ سے جنگ کرے گا میں بھی اس سے جنگ کروں گا اور اسے موت کے گھ[illegible]
اتار دوں گا میں نے اپنی عدم موجودگی میں بصرہ کا حاکم اپنے بھائی عثمان بن زیاد کو مقرر کیا ہے اس[illegible]
مخالفت نہ کرنا خدا کی قسم میں مخالفوں کو قتل کرنے میں بے باک ہوں قریب والوں کو دور والو[illegible]
سزا دیتا ہوں میرے ساتھ صحیح طرح پیش آؤ میری مخالفت نہ کرو[3]

کوفہ کی سمت عبیداللہ کی روانگی

عبیداللہ ابن زیاد مسلم بن عمرو باہلی، منذر بن جارود شریک بن اعور حارثی[4]

[1] مقتل الحسینؑ مقرم ص ۱۴۸، [2] حیات الامام الحسینؑ ج ۲ ص ۳۵۵، [3] کامل ابن اثیر ج ۴ ص ۲۳۔

[4] شریک بن اعور امیر المومنینؑ کے خاص اصحاب میں سے تھے جنگ جمل و صفین میں آپؑ کے ساتھ تھے، ابو[illegible]
کہتے ہیں کہ ابن زیاد ان کی عزت و تعظیم کرتا تھا شیعیت کے بڑے سخت تھے صاحب مناقب نے انہیں ہمدانی لکھا ہے جبکہ دیگر [illegible]
حارثی تحریر کیا ہے، تنقیح المقال ج ۲ ص ۸۴، اختصار کے ساتھ، شریک علیؑ کی اطاعت میں ثابت قدم رہے اور جنگ صفین میں [illegible]

[illegible] حارث ابن نوفل اور اہل بصرہ میں سے پانچ سو افراد کے ساتھ تیزی کے ساتھ کوفہ کا راستہ طے
[illegible] اس نے یہ دیکھا کہ شریک بن اعور اور عبداللہ بن حارث اس کے ساتھ نہیں چل پا رہے ہیں
[illegible] انہیں اثنائے راہ میں تنہا چھوڑ کر دوسرے ساتھیوں کے ساتھ کوفہ کی سمت چلا گیا ان دونوں
[illegible] یہ تھی کہ ابن زیاد دیر سے کوفہ جائے ہو سکتا ہے کہ حالات بدل جائیں لیکن ابن زیاد کو یہ خوف
[illegible] اس سے پہلے کوفہ نہ پہونچ جائیں اس لئے وہ جلد از جلد کوفہ میں داخل ہونا چاہتا تھا چنانچہ
[illegible] سرعت کے ساتھ بصرہ سے کوفہ تک کا فاصلہ طے کر رہا تھا یہاں تک کہ "قادسیہ" میں اسکا
[illegible] اس سے بچھڑ گیا اور درہم و دینار کے لالچ دینے کے باوجود ابن زیاد اسے اپنے ساتھ نہ لے
[illegible] اسے بھی راستہ میں تنہا چھوڑا اور لباس بدل کر اپنا سفر جاری رکھا،
لکھا ہے کہ ابن زیاد نے یمانی لباس پہنا، سر پر کالا عمامہ رکھا تاکہ کوئی پہچان نہ سکے اور امام حسینؑ
[illegible] والے اسے امام سمجھیں اس بھیس میں وہ ہر چیک پوسٹ سے نکلتا چلا گیا، لوگ یہ سمجھ رہے تھے کہ
[illegible] سلے ہیں اسے مرحبا کہہ رہے تھے اور ابن زیاد آنکھیں ملائے بغیر خاموشی سے چلا جا رہا تھا[1]

[illegible] عبیداللہ کا داخلہ

ابن زیاد کوفہ کے نزدیک پہونچکر رات ہونے کے انتظار میں ٹھہر گیا اور پھر نجف سے قریب والے
[illegible] میں داخل ہوا اسی اثناء میں ایک عورت چلائی: خدا کی قسم یہ فرزند رسولؐ ہیں قریب
[illegible] چلانے لگے اور اس کے چاروں طرف جمع ہو کر کہنے لگے ہم چالیس ہزار سے زیادہ افراد آپ

[illegible] ہے اور معاویہ سے جو ان کی گفتگو ہوئی تھی وہ تاریخ میں مرقوم ہے، نفس المہموم ص ۹۶، لکھا ہے کہ ہانی بن
[illegible] مقتل الحسینؑ مقرم ص ۱۵۲،
[illegible] ص ۱۴۹، [2] مثیر الاحزان ص ۳۰،

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

لیکن جب یہ سادہ لوح لوگ ہوش میں آئے اور ابن زیاد نے اپنے چہرے سے پردہ اٹھایا ... مخاطب کر کے کہا: میں عبیداللہ بن زیاد ہوں،

اہل کوفہ کہ جن پر غفلت طاری ہوگئی تھی ایک دوسرے پر گرنے لگے بہت سے کچلے گئے ... عبیداللہ ابن زیاد دار الامارہ میں داخل ہوگیا[1]

لکھا ہے کہ جب مسلم بن عمرو باہلی نے ابن زیاد کے چاروں طرف کوفہ کے فریب خوردہ لوگوں ... دیکھا تو چلایا کہ پیچھے ہٹ جاؤ یہ امیر عبیداللہ ابن زیاد ہے ابن زیاد چلتا رہا یہاں تک دار الامارہ ... پیچھے پہونچ گیا[2]

ابن زیاد کے ساتھیوں نے دار الامارہ میں موجود نعمان بن بشیر اور اس کے ساتھیوں سے کہا ... کھولو! نعمان بن بشیر نے سوچا کہ یہ امام حسینؑ ہیں جو کہ اپنے حامیوں کے ساتھ دار الامارہ میں ... ہونا چاہتے ہیں اس لئے ابن زیاد کو مخاطب کر کے کہا: میں آپ کو خدا کی قسم دیکر کہتا ہوں کہ دار ... قریب نہ آئیے خدا کی قسم جو امانت میرے سپرد کی گئی ہے وہ میں ہرگز آپ کو نہیں دوں گا لیکن ... ارادہ نہیں ہے کہ آپ سے جنگ کروں وہ یہ سمجھ رہا تھا کہ اس کا مخاطب امام حسینؑ ہیں،

اسی درمیان میں مجمع میں سے ایک آدمی چلایا یہ ابن مرجانہ عبیداللہ بن زیاد ہے ... لوگ ابن زیاد سے دور ہٹ گئے اور متفرق ہوگئے نعمان بن بشیر نے گھبرا کر دروازہ کھول دیا ... ابن زیاد دار الامارہ میں داخل ہوگیا[3]

کوفہ میں عبیداللہ کا خطبہ

دوسرے دن ابن زیاد نے حکم دیا کہ اہل کوفہ مسجد میں جمع ہو جائیں، خطبہ دیتے ہوئے کہا ... تمہارا شہر میرے سپرد کیا ہے تاکہ بیت المال کی حفاظت اور مظلوموں و محروم طبقہ کی حمایت ...

[1] بحار الانوار ج ۴۴ ص ۳۴۰، [2] کوفہ کا دار الامارہ قدیم اسلامی عمارتوں میں سے ہے جسے سعد بن ابی وقاص ... تھا، [3] ارشاد شیخ مفید ج ۲ ص ۴۴،

... صادر ہونے والے فرامین کی اطاعت کرتے ہیں ان کے ساتھ مہربان باپ جیسا سلوک روا رکھوں، ... لوگوں پر تلوار چلاؤں گا جو میرے حکم سے سرکشی کرے گا، میرے غضب سے ڈرو اجان لو کہ میں ... اکتفا نہیں کرتا ہوں بلکہ کر کے دکھاتا ہوں[1]

... اور دہشت گردی

ابن زیاد نے کوفہ کی حکومت مسند پر بیٹھتے ہی اہل کوفہ پر خوف طاری کرنے اور رعب میں لینے ... کے سربر آوردہ لوگوں میں سے بعض کی گرفتاری اور بعض کے قتل کا حکم صادر کیا اس طرح وہ لوگوں ... ارادہ کو متزلزل اور ان کی شورش کے منصوبے کو پامال کرنا چاہتا تھا چنانچہ کوفہ میں داخل ... بعد دوسرے دن حکم دیا کہ لوگ شہر کی جامع مسجد میں جمع ہو جائیں، خود ایسی عجیب و غریب ... منبر پر گیا کہ جس میں عام طور پر لوگوں کے سامنے نہیں آتا تھا اور دھمکی آمیز خطبہ دیتے ہوئے ... تا ہوں کہ اس بحران کو ختم کرنے کے لئے بڑی سختی سے کام لینا پڑے گا دیکھو: میں مجرم کے ... گناہ کو اور مفرور و غائب کی جگہ موجودہ لوگوں کو سزا دوں گا اور تمہیں گھروں میں بٹھا دوں گا،

اسی اثناء میں اہل کوفہ میں سے اسد بن عبداللہ المری کھڑے ہوئے اور ابن زیاد کی تقریر کا جواب دیتے ... اے امیر خدا تو فرماتا ہے ”ولا تزر وازرۃ وزر اخریٰ“[2] ، کوئی دوسرے کا بوجھ نہ اٹھائے گا ... کئے کا جواب دینا پڑے گا آپ کا فرض کہنا ہے اور ہمارا فرض سننا ہے لیکن ہمارے ساتھ برا سلوک ... ہم نے آپ سے کوئی بھلائی نہیں دیکھی ہے،

ابن زیاد اپنا خطبہ روک کر منبر سے اتر آیا اور دار الامارہ میں چلا گیا[3] مورخین نے لکھا ہے کہ خطبہ ... ابن زیاد نے یہ کہا تھا کہ اس ہاشمی سے کہہ دو کہ میرے غضب سے بچتا رہے اور اس سے اسکی ... قتل تھے[4]

... ، [2] سورہ انعام ۱۶۴، [3] الفتوح ص ۶۷، ج ۵، [4] مثیر الاحزان ص ۳۰،

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

حکومت کا جاسوسوں اور ملازموں سے برتاؤ

عبیداللہ بن زیاد نے حکومت کے جاسوسوں اور بادشاہ تک قبیلوں کی رپورٹ پہونچانے والوں پر سختی کرنا شروع کردی اور ان سے کہا کہ شہر میں داخل ہونے والے اجنبیوں، یزید کے حکومت کے خلاف اور اس کی خلافت کی حقانیت میں شک کرنے والوں اور مخالفت و تفرقہ انگیزی کرنے والوں کے نام کی رپورٹ پیش کرو اور اگر کسی نے اس کے خلاف عمل کیا وقت پر ضروری رپورٹ نہ دی اور یزید کے ... کی نشاندھی نہ کی تو بیت المال سے اس کا وظیفہ ہی بند نہیں ہوگا بلکہ اسکا خون و مال بھی مباح ہو جائے گا اور اسے اس کے گھر کے سامنے پھانسی دی جائے گی یا اسے زارہ[1] میں جلا وطن کردیا جائے گا[2]

ہانی کے گھر

جب کوفہ میں عبیداللہ بن زیاد کی آمد اور جامع مسجد میں جاسوسوں سے اس کی گفتگو کی اطلاع مسلم بن عقیلؑ کو ہوئی تو آپ مختار کے گھر سے ہانی بن عروہ کے گھر منتقل ہو گئے[3] اور امام حسینؑ کا اتباع ...

---

[1] زارہ، عمان میں ایک جگہ ہے جہاں مرتع بن ثمامہ اسدی کو جلاوطن کیا گیا تھا، مرتع کربلا میں امام حسینؑ کے ساتھ تھے جب ان کے تیر ختم ہو گئے تو انہوں نے تلوار سے جنگ کی، ان کے قبیلہ کے جو لوگ عمر بن سعد کے لشکر میں تھے انہوں نے انہیں امان دی اور وہ ان کے ... گئے جب عمر بن سعد اسیروں کو کوفہ لایا اور مرتع کے بارے میں عبیداللہ کو بتایا تو اس نے انہیں زارہ میں جلا وطن کر دیا۔

[2] تاریخ کامل ابن اثیر ج ۴ ص ۲۴، ارشاد مفید ج ۲ ص ۴۵۔

[3] ہانی ابن عروہ مذہبی پکے شیعہ تھے اور کوفہ کے سربرآوردہ افراد میں شمار ہوتے تھے بہت سے لوگوں کے رہبر تھے جب ... تھے تو ان کے ساتھ چار ہزار سوار اور آٹھ ہزار پیادہ آدمی چلتے تھے جب وہ اپنے ہم پیمان و حلیف قبیلہ کندہ کو بلا لیتے تھے ... ہزار آدمی ہو جاتے تھے ہانی امیرالمومنینؑ کے خاص اصحاب میں شمار ہوتے تھے جنگ جمل و صفین اور نہروان میں حضرت علیؑ کے ساتھ تھے ... کی تھی آنحضرت کے صحابہ میں بھی شمار ہوتے تھے جبکہ انہیں عبیداللہ بن زیاد نے شہید کیا تو اسوقت انکی عمر نوے سال تھی، مقتل الحسینؑ مقرم ص ۱۵۱۔

... ملاقات کے لئے ہانی کے گھر آنے لگے اور ایک دوسرے سے اس بات کی تاکید کرتے کہ غیروں ... بات کو پوشیدہ رکھیں[1]

ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہونے کی وجہ مسلم کی قیام گاہ کو مخفی رکھنا تھا کیونکہ انہیں یہ خوف تھا کہ کہیں ... منصوبہ کو عملی جامہ پہنانے سے قبل ہی گرفتار نہ کر لئے جائیں[2]

... لکھا ہے کہ: جب مسلم بن عقیلؑ ہانی ابن عروہ کے گھر منتقل ہو گئے اور بیعت کرنے والوں کی تعداد پچیس ... تو آپ نے خروج و انقلاب کا ارادہ کیا لیکن ہانی نے کہا: اس کام میں عجلت سے کام نہ لیجئے[3]

... شریک ابن اعور کی آمد

ہم پہلے لکھ چکے ہیں کہ شریک ابن اعور بصرہ سے کوفہ والے سفر میں ابن زیاد کے ساتھ تھے اثناء سفر میں ... معذور ہو گئے تھے ان کا خیال تھا کہ ابن زیاد انہیں راستہ میں تنہا نہیں چھوڑے گا اور اس طرح ابن زیاد ... پہنچنے میں تاخیر ہو جائے گی،

جب شریک کوفہ پہونچے اور وہاں کے حالات سے مطلع ہوئے تو ہانی ابن عروہ کے گھر گئے اور وہیں قیام ... اور ہانی کو اس بات کی ترغیب دلانے لگے کہ مسلم کے دستورات پر عمل کرنے میں کوتاہی نہ کی جائے[4] اور ... کے اسباب فراہم کئے جائیں[5]

... شریک کی عیادت کیلئے ...

جب ہانی بن عروہ بیمار ہو گئے تو عبیداللہ ابن زیاد آپ کی عیادت کے لئے آیا اس موقع پر عمارہ بن عبد ... کہا: ایک مقصد اموی حکومت کے گماشتہ کو راستہ سے ہٹانا ہے اور اب خدائے متعال نے ہمارے

... [1] ... [2] اللہوف ص ۹، [3] مناقب ابن شہر آشوب ۴/۹۱، [4] مقاتل الطالبین ص ۹۸، [5] نفس المہموم ص ۹۶،

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

لئے موقع فراہم کردیا ہے، تمہارا اپنے پیروں سے چلکر قربان گاہ میں آگیا ہے ہم اس کا قصّہ پاک کر کے یزید
پر کاری ضرب لگانا چاہتے ہیں،

ہانی اخلاقی اصول کے پابند تھے انہوں نے کہا: مجھے یہ پسند نہیں ہے کہ وہ میرے گھر میں قتل ہو
ہے، ابن زیاد ہانی کی عیادت کے لئے آیا اور صحیح وسالم واپس چلا گیا، اس کے چند روز بعد ہی شریک ابن
بیمار ہوگئے وہ بھی ہانی ہی کے گھر قیام پذیر تھے، عبیداللہ ابن زیاد اور حکومت کے دوسرے حکام ان کا
کرتے تھے لہذا عبیداللہ نے شریک کے پاس آدمی بھیج کر یہ کہلایا کہ آج رات کو عبیداللہ ابن زیاد
کے لئے آئے گا شریک نے سوچا کہ عبیداللہ ابن زیاد کو موت کے گھاٹ اتارنے کا یہ بہترین موقع ہے
نے مسلم ابن عقیلؑ سے کہا: آج کی رات عبیداللہ ابن زیاد میری عیادت کے لئے آئے گا جب وہ گھر میں
ہوکر میرے بستر کے پاس بیٹھ جائے تو آپ بے خبری میں اسے قتل کر کے، دارالامارہ پر قبضہ کرلیں
رہیئے اس سلسلہ میں کوئی بھی آپ کی مخالفت نہیں کرے گا اور طبیعت صحیح ہوجانے کے بعد میں بصرہ
کا طرفدار بنا دوں گا[1]

شریک اور عبیداللہ کے قتل کا منصوبہ

ابھی شریک مسلم ابن عقیلؑ سے گفتگو کر ہی رہے تھے کہ دق الباب ہوا معلوم ہوا کہ دروازہ پر امیر
مسلم گھر کے کسی کونے میں چھپ گئے، عبیداللہ اور اس کا غلام مہران گھر کے اندر آئے شریک کے پاس
اور ان سے مزاج پرسی کرنے لگے،

شریک لحظہ شماری کر رہے تھے کہ مسلم ابن عقیلؑ پردہ سے باہر آئیں اور زیاد پر حملہ کر
ہلاک کردیں، لیکن ان کے انتظار سے کوئی فائدہ نہ ہوا شریک غصّہ میں تھے انہوں نے سر سے اپنا عمامہ
زمین پر رکھ دیا پھر اسے سر پر رکھ لیا کئی بار ایسا ہی کیا پھر بھی مسلم نہ آئے تو انہوں نے مسلم کو خبردار کرنے کے لئے

[1] تاریخ کامل ابن اثیر ج ۳ ص ۲۷۰

اور کہا: اسے «ابن زیاد کو» سیراب کردو خواہ اس سلسلہ میں میری موت ہی کیوں نہ ہوجائے
عبیداللہ نے جو کہ شریک کی حرکتوں سے حیرت زدہ تھا ہانی ابن عروۃ سے کہا: گویا تمہارا چچازاد بھائی
ہے، ہانی نے کہا: شریک جس دن سے بیمار ہوئے ہیں اسی دن سے ایسے ہی بولتے رہتے ہیں نہیں سمجھتے
ہوں،

شریک نے گفتگو کے دوران مسلم بن عقیل سے یہ کہا تھا کہ جب میں پانی طلب کروں تو آپ نکل کر عبیداللہ
کا جب شریک کی عیادت کے لئے عبیداللہ ہانی کے گھر میں داخل ہوا اور شریک کے پاس بیٹھ
عبیداللہ کے پیچھے کھڑا رہا شریک نے موقع مناسب دیکھ کر کہا: مجھے پانی پلادو،
کنیز شریک کے لئے پانی لائی تو اس نے پردہ میں چھپے ہوئے مسلم کو دیکھ لیا، اس کا پیر پھسل گیا
بارہ کہا: مجھے سیراب کرو، اس پر بھی مسلمؑ باہر نہ آئے تو شریک نے پھر آواز دی اور کہا:
افسوس ہے تم پر مجھے سیراب کرو اگرچہ اس میں میری جان ہی کیوں نہ جائے،
ابن زیاد کا غلام تاڑ گیا کہ کوئی سازش ہے اس نے عبیداللہ کا ہاتھ دبایا اور وہ جلدی سے
کہا: اے امیر: میں آپ کو کچھ وصیتیں کرنا چاہتا تھا، عبیداللہ نے کہا: دوبارہ عیادت کیلئے

مہران نے گھر سے باہر نکلنے کے بعد عبیداللہ سے کہا: آپ کے قتل کا منصوبہ تھا عبیداللہ نے یقین
وہ میرے بارے میں ایسا نہیں سوچ سکتے میں ان سے محبت رکھتا ہوں اور میرے والد بھی ان کے
رکھتے تھے، مہران نے اسے اطمینان دلایا کہ حقیقت یہی ہے جو میں کہہ رہا ہوں،

... کی وجہ

عبیداللہ ہانی کے گھر سے چلا گیا اور مسلم پردہ سے باہر آئے تو شریک آشفتگی کی حالت میں پوچھا کہ:

ما الطرون بسلمیٰ لا تحیّوها	حیّوا سُلیمیٰ وحیّوا من یحیّیها
هل شربة عذبة اُسقیٰ علیٰ ظمأٍ	ولو تلفتُ وکانت منیتي فیها
وان تخشیت من سلمیٰ مراقبةً	فلستَ تأمنُ یوماً من دواهیها

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

عبید اللہ کو کیوں قتل نہ کیا؟ مسلم نے فرمایا: دو چیزوں نے مجھے قتل سے باز رکھا اول یہ کہ ہانی کو یہ پسند نہ تھی کہ عبید اللہ ابن زیاد ان کے گھر میں قتل ہو، دوسرے وہ حدیث جو لوگوں نے رسول ص سے نقل کی ہے ایمان مکر و حیلہ سے باز رکھتا ہے اور مومن حیلہ باز نہیں ہوتا ہے[1]

شریک نے کہا: خدا کی قسم اگر آپ اسے قتل کر دیتے تو ایک فاسق و کافر اور بدکار آدمی کو قتل کرتے۔

بعض مورخین نے نقل کیا ہے کہ: جب عبید اللہ ابن زیاد ہانی ابن عروۃ کے گھر سے چلا گیا تو مسلم پردے سے تلوار لئے ہوئے باہر نکلے تو شریک نے پوچھا کہ: عبید اللہ ابن زیاد کو قتل کرنے سے آپ کو کس چیز نے باز رکھا؟

مسلم نے کہا: جب میں پردہ سے باہر آیا تو اسی وقت ایک عورت، شاید وہی کنیز تھی جس کے ہاتھ میں پانی کا جام تھا، قریب آئی اور کہا: میں آپ کو خدا کی قسم دیتی ہوں کہ عبید اللہ ابن زیاد کو اس گھر میں قتل نہ کیجئے یہ کہکر رونے لگی میں بھی تلوار رکھ کر بیٹھ گیا،

ہانی نے کہا: اس سے خدا سمجھے اس نے مجھے بھی قتل کیا اور خود کو بھی جو میں نہیں چاہتا تھا وہ آگیا[2]

شریک ابن اعور کا انتقال

بعض مورخین نے لکھا ہے کہ اس واقعہ کے تین روز بعد شریک ابن اعور کا انتقال ہو گیا اور ابن زیاد نے انکے جنازہ کی نماز پڑھائی لیکن جب اسے یہ معلوم ہوا کہ شریک مسلم کو اس کے قتل کرنے کی ترغیب دلا رہا تھا تو کہا خدا کی قسم اب میں کسی عراقی کے جنازہ کی نماز نہیں پڑھاؤں گا اگر وہاں میرے باپ زیاد[3]

[1] ان الایمان قید الفتک فلا یفتک مومن، تاریخ کامل ہے کہ مومن مومن کو فریب نہیں دیتا، [2] مقاتل الطالبیین ص ۱۰۰

[3] مثیر الاحزان ص ۳۲، [4] عبید اللہ کا باپ زیاد ابن ابیہ ثویہ میں تھا جو کہ کوفہ سے نزدیک ایک جگہ ہے وہیں دفن ہیں کہتے ہیں کہ اسی جگہ نعمان کا قید خانہ تھا، مراصد الاطلاع ار۳۰۲،

دفن ہوا ہے تو میں قبر کھدوا کر اس کا جنازہ نکال لیتا[1]

نیز لکھا ہے کہ: جب عبید اللہ ابن زیاد دار الامارہ میں واپس پہونچا تو مالک بن یربوع تمیمی نے ایک خط دیا جو کہ عبد اللہ ابن یقطر کے ہاتھ سے لیا تھا، اس خط میں امام حسین ؑ کے لئے لکھا تھا اہل کوفہ کی اکثریت نے آپ کی بیعت کر لی ہے لہذا خط ملتے ہی آپ آنے میں جلد کیجئے، کیونکہ لوگ یزید سے منحرف اور آپ کو چاہتے ہیں[2] عبید اللہ نے عبد اللہ بن یقطر کو قتل کرنے کا حکم دے دیا[3]

عبید اللہ بن زیاد کا جاسوس

عبید اللہ کو یہ معلوم نہیں تھا کہ مسلم کہاں چھپے ہوئے ہیں اس نے معقل کو بلایا اور اسے تین ہزار درہم دیئے کہ شیعوں سے تعلقات بڑھاؤ اور یہ کہو کہ میں شامی ہوں، ذوالکلاع کا غلام ہوں خدا نے مجھے اہلبیت کی محبت کی دولت سے نوازا ہے، نیز کہنا: سنا ہے کہ کوئی آدمی امام حسین ؑ کی طرف سے اس شہر میں آیا ہے میں اس سے ملاقات کر کے یہ درہم اسے دینا چاہتا ہوں،

معقل دار الامارہ سے باہر چلا گیا اور کوفہ کی جامع مسجد میں پہونچا دیکھا کہ مسلم بن عوسجہ اسدی نماز پڑھ رہے ہیں جب وہ نماز سے فارغ ہوئے تو معقل نے ان سے وہی باتیں کہیں جو سیکھ کر آیا تھا مسلم بن عوسجہ نے اس کیلئے دعائے خیر کی اور اسے مسلم بن عقیل کے پاس لے گئے،

معقل نے وہ درہم مسلم بن عقیل کے سپرد کر دیئے اور آپ کے ہاتھ پر بیعت کر لی، مسلم بن عقیل نے وہ درہم ابو ثمامہ صائدی کے سپرد کر دیئے، ابو ثمامہ عقلمند دلیر اور باحیثیت شیعوں میں سے تھے مسلم نے انہیں پیسے جمع کرنے اور اسلحہ خریدنے پر مامور کر رکھا تھا، اب معقل روز اس جگہ آنے جانے لگا جہاں مسلم چھپے تھے کوئی روکنے والا نہیں تھا وہ دن بھر وہاں کے حالات پر نظر رکھتا اور شام کو ابن زیاد سے بیان کر دیتا تھا[4]

[1] ... [2] لیکن آئندہ بیان ہوگا کہ عبد اللہ بن یقطر امام حسین ؑ کا خط لائے تھے اور گرفتار ہو گئے تھے، [3] مناقب ابن شہر آشوب ... [4] ... نقل کیا ہے کہ عبید اللہ نے معقل سے کہا: خود کو اہل حمص سے بتانا اور کہنا کہ میں یہ درہم دینے اور بیعت کرنے کیلئے آیا ہوں، مثیر الاحزان ص ۳۳

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ہانی ابن عروہ کے خلاف سازش

جب عبید اللہ کو یہ معلوم ہوا کہ مسلم بن عقیلؑ ہانی ابن عروہ کے گھر میں چھپے ہوئے ہیں تو اس نے ہانی [illegible] کو گرفتار کرنے کا منصوبہ بنایا کیونکہ ہانی کا گھر شیعوں کے جمع ہونے کا مرکز اور سفیر حسینی کی قیام گاہ تھا،ل وہ [illegible] کا بہانہ بنا کر عبید اللہ بن زیاد کے پاس جانے سے بچتے تھے، ابن زیاد نے محمد بن اشعث ۲ اور اسماء بن خارجہ [illegible] روایت کے مطابق عمرو بن حجاج زبیدی کو ۳ دربار میں بلایا اور ان سے پوچھا کہ ہانی دربار میں کیوں نہیں [illegible] انہوں نے کہا کہ وہ بیمار ہیں، عبید اللہ نے کہا: کہ مجھے معلوم ہوا ہے کہ وہ صحت یاب ہو گئے ہیں لیکن گھر سے نہیں نکلتے تم جاؤ اور انہیں مطمئن کر کے دربار میں لاؤ۔ ۴

ہانیؓ کی گرفتاری

یہ لوگ ہانی سے ملاقات کیلئے ان کے گھر گئے وہ شام کے وقت اپنے گھر کے سامنے بیٹھے تھے [illegible] نے ہانی سے کہا: آپ امیر سے ملاقات کیلئے کیوں نہیں جاتے، وہ ہمیشہ آپ کو یاد کرتے ہیں ہم [illegible]

---

۱ حیات الامام الحسینؑ ج ۲ ص ۳۷۰، ۲ اس کا باپ اشعث بن قیس کندی تھا اس کی شادی ابوبکر کی بہن ام فروہ [illegible] امیر المومنین علیؑ نے اس پر لعنت کی ہے، ابن ابی الحدید کہتے ہیں: حضرت علیؑ کی حکومت میں رونما ہونے والے ہر فتنہ کی جڑ [illegible] نے امام صادقؑ سے روایت کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا: اشعث بن قیس علیؑ کے قتل میں شریک تھا اور اس کی بیٹی نے امام حسنؑ کو زہر دیا [illegible] امام حسینؑ کے قتل میں شریک تھا، الکنی والالقاب ۲ ر ۳۴، ۳ عمرو بن حجاج زبیدی قبیلہ زبیدہ کا رئیس تھا [illegible] اس کی بڑی عزت تھی اور جنگوں میں اس کا نام آتا تھا جن لوگوں نے امام حسینؑ کو خط لکھے تھے ان میں سے ایک یہ بھی تھا اور [illegible] بھی کی اور گھاٹ روکنے والے پانچ سو سپاہیوں میں شامل تھا اسکی بہن روعہ، ہانی کی زوجہ اور یحیٰی بن ہانی کی ماں ہیں، مقتل الحسین مقرم ص ۱۵۵ [illegible]

[illegible] معلوم ہو جائے کہ وہ بیمار ہیں تو میں ان کی عیادت کے لئے جاؤں گا ہانی نے کہا: بیماری مجھے مہلت [illegible] عبید اللہ کے پاس جاؤں،

[illegible] انہوں نے کہا: عبید اللہ کو یہ اطلاع ملی ہے کہ آپ ہر روز شام کے وقت اپنے گھر کے سامنے بیٹھتے [illegible] ملاقات میں تاخیر سے وہ غضبناک ہوں گے، ہماری گزارش ہے کہ آپ اپنی سواری پر سوار [illegible] ساتھ امیر سے ملاقات کیلئے چلئے، اب ہانی کے پاس کوئی چارہ نہ تھا لہذا لباس پہنا اور اپنی [illegible] سوار ہوئے اور ان کے ساتھ دار الامارہ کی طرف روانہ ہوئے، دار الامارہ پہونچے تو انہیں یہ محسوس [illegible] سازش کی گئی ہے لہذا انہوں نے حسان اسماء بن خارجہ سے کہا کہ: بھتیجے! مجھے اس شخص [illegible] زیاد) سے ڈر لگتا ہے تمہارا کیا خیال ہے؟ چچا! خدا کی قسم مجھے آپ کے بارے میں کوئی خوف [illegible] اور اپنے بارے میں امیر کو بدگمان مت کیجئے، حسان نہیں جانتا تھا کہ عبید اللہ نے ہانی کو [illegible] مختصر یہ کہ ہانی عبید اللہ بن زیاد کے پاس پہونچے، ابن زیاد نے انہیں دیکھ کر زمزمہ کیا کہ اپنے [illegible] قربان گاہ تک آ گئے ہیں۔ ۱

أُرِيدُ حِبَاءَهُ وَيُرِيدُ قَتْلِي عَذِيرُكَ مِنْ خَلِيلِكَ مِنْ مُرَادِ[۲]

[illegible] کے بعد نہایت لطف و محبت کے ساتھ پیش آیا، ہانی نے کہا: اے امیر خیریت تو ہے [illegible] آپ کیوں کہہ رہے ہیں، عبید اللہ نے کہا: یہ تم نے اپنے گھر میں یزید اور مسلمانوں کے خلاف [illegible] کی ہے؟ مسلم بن عقیل کو اپنے گھر میں جگہ دی ہے اور پڑوس کے گھروں میں ان کیلئے [illegible] ساز و سامان فراہم کر رکھا ہے اور یہ سمجھتے ہو کہ یہ چیزیں میری تیز بین نگاہوں اور حکومت [illegible] پوشیدہ رہیں گی،

[illegible] اس کی ان باتوں کی تردید کی اور کہا: مسلم میرے گھر میں نہیں ہیں، ہانی اور عبید اللہ کی [illegible] بگڑ گئی اور بحث میں تبدیل ہو گئی تو حکومت کے جاسوس معقل کو بلایا گیا،

[illegible] ہوں اور وہ مجھے قتل کرنا چاہتا ہے بتاؤ جو تمہارا دوست ہے اس سے ستم ظریفی کا کیا بہانہ ہے۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

معقل آیا تو عبیداللہ نے ہانی سے کہا: اسے پہچانتے ہو؟ ہانی نے جب معقل کو دیکھا تو [illegible] دھچکا لگا اور کہا: ہاں! پہچانتا ہوں اسی وقت ہانی کو اپنے دوستوں سے سرزد ہونے والی غلطی کا [illegible] ہوا اور وہ یہ سمجھ گئے کہ معقل نے عبیداللہ کے لئے جاسوسی کی ہے، تھوڑی دیر خاموش رہنے کے [illegible] نے ابن زیاد سے کہا: میری بات کا یقین کرو خدا کی قسم میں جھوٹ نہیں بول رہا ہوں میں نے انہیں [illegible] میں نہیں بلایا ہے اور نہ مجھے یہ معلوم ہے کہ وہ کس ذمہ داری کے تحت آئے ہیں وہ میرے پاس آئے اور [illegible] میں سکونت اختیار کرنے کے لئے کہا مجھے بھی مہمان کو اپنے گھر سے واپس کرنے میں شرم محسوس ہوئی [illegible] لیکن آپ کو رائی کا پہاڑ بنا کر بتایا گیا ہے اگر آپ چاہیں تو میں آپ سے عہد کرتا ہوں کہ میں گھر جا [illegible] گھر سے نکال دوں گا جہاں چاہیں چلے جائیں،

عبیداللہ نے کہا: خدا کی قسم میں تمہیں اس وقت تک واپس نہ جانے دوں گا جب تک [illegible] پاس حاضر نہیں کروگے، ہانی نے کہا: خدا کی قسم میں ہرگز ایسا نہیں کروں گا تم یہ چاہتے ہو کہ میں اپنے [illegible] تمہارے سپرد کر دوں گا کہ تم ان کے قتل کا فرمان جاری کر دو، عبیداللہ اپنی باپ پر اترا ہوا تھا، [illegible] یہی جواب دہرا رہے تھے[1]

بعض مورخین نے لکھا ہے کہ ہانی نے عبیداللہ سے کہا: اگر مسلم میرے جنگل میں بھی ہو [illegible] کی قسم میں تمہارے حوالے نہ کرتا[2] بعض نے لکھا ہے کہ ہانی نے عبیداللہ کے جواب میں سختی سے کہا: [illegible] اور خادموں کے ساتھ شام چلے جاؤ کیونکہ جو اس شہر میں آیا ہے وہ تم سے اور یزید سے کہیں زیادہ حکو[illegible] لائق ہے[3]

ہانی اور مسلم ابن عمرو باہلی

جب ہانی اور عبیداللہ کے درمیان بحث طول پکڑ گئی تو مسلم بن عمرو باہلی جو کہ اموی [illegible]

[1] ارشاد مفید ۲ / ۴۷، [2] خیر الاحزان ص ۱۴۳، [3] مروج الذہب ج ۳ ص ۷۔

[illegible] نے شام سے اسے عبیداللہ بن زیاد کے پاس بھیجا تھا، نے کہا: مجھے اجازت دیجئے [illegible] گفتگو کروں اور انہیں قانع کروں تاکہ وہ مسلم کو حوالے کر دیں، عبیداللہ نے اسے اجازت [illegible] ہانی کو ایک گوشہ میں لے گیا عبیداللہ بھی دور سے انہیں دیکھ رہا تھا اور ان کے درمیان بلند آواز [illegible] گفتگو بھی سن رہا تھا اس نے ترغیب و تہدید کے انداز میں عبیداللہ سے مصالحت کرنے [illegible] ہانی کو حاکم کے غضب سے ڈرایا،

[illegible] عمرو باہلی نے ہانی سے کہا: آپ کو خدا کی قسم دیتا ہوں کہ خود کو خواہ مخواہ ہلاکت میں نہ ڈالیں [illegible] خاندان کو بلا میں مبتلا نہ کرو، یہ شخص، مسلم بن عقیل، ان کے چچا زاد ہیں یہ انہیں قتل نہیں کریں گے [illegible] نہیں پہونچے گی آپ مسلم کو ان کے حوالے کر دیں اس سے آپ کی بے عزتی نہیں ہوگی ہانی جانتے [illegible] کو حوالے کرنا بہت مذموم فعل ہے اور اگر مسلم حکومتی کارندوں کے ہاتھ لگ گئے تو وہ [illegible] کر دیں گے اس سے میری اور میرے خاندان کی بے عزتی ہوگی کہ اپنے مہمان کو دشمن کے حوالے [illegible] جواب دیا: خدا کی قسم میرے لئے اس سے بڑی کوئی بے عزتی نہیں ہے کہ میں فرزندِ [illegible] اپنے مہمان مسلم بن عقیل کو عبیداللہ کے حوالے کر دوں، ابھی تو میں زندہ ہوں میرے [illegible] میرے بہت سے مددگار ہیں اگر میں تنہا بھی ہوتا، کوئی میرا مددگار نہ ہوتا تو بھی میں [illegible]

[illegible] ایسے ہی وہ آزاد مرد کہتے ہیں جو انسانی اقدار پر اپنی زندگی فدا کر دیتے ہیں وہ اس چیز کے [illegible] پڑتے کہ جس سے ان کی شرافت پر حرف آتا ہو[1]

[illegible] نے لکھا ہے کہ جب ہانی نے عبیداللہ سے یہ کہا: تمہارے لئے یہی بہتر ہے کہ اپنے چشم و [illegible]

[illegible] ص ۴۲، اس کتاب میں مسلم بن عمر لکھا ہے لیکن کتاب الفتوح میں کہ جس سے مصنف نے یہ بات نقل کی ہے مسلم بن عمرو ہے۔

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

خدم کے ساتھ شام چلے جاؤ تمہارے لئے امان ہے جدھر چاہو چلے جاؤ ، مہران ، عبید اللہ کے [illegible]
یہ کتنی ذلت کی بات ہے کہ یہ شخص ، ہانی ، آپ کی حکومت میں آپ کو امان دے رہا ہے ،

عبید اللہ نے چلا کر کہا اسے پکڑ لو ، مہران نے ہانی کے گیسو پکڑ لئے اور عبید اللہ نے [illegible]
چہرہ پر اتنی چھڑی ماری کہ ناک ٹوٹ گئی لباس لہو لہان ہو گیا اور گوشت داڑھی پر لٹک [illegible]
شدت سے ابن زیاد کی چھڑی ٹوٹ گئی ہانی نے اپنا دفاع کرنے کے لئے تلوار کے قبضہ پر ہاتھ [illegible]
باہر کھینچ لی لیکن عبید اللہ نے کہا : کیا تم حروری [1] ہو کہ یزید کی حکومت کے خلاف [illegible]
ہو اور تلوار کھینچ رہے ہو اس کام سے تم نے اپنا خون حلال کر لیا اور اپنا قتل مباح قرار [illegible]
کے بعد ہانی کو دار الامارہ ہی میں قید کرنے کا حکم دیدیا ،

اسماء بن خارجہ کو عبید اللہ کی اس حرکت پر بہت غصہ آیا اس نے اپنی جگہ سے [illegible]
شکن انہیں رہا کر دے ، ہم سے کہا تھا کہ انہیں تمہارے پاس لائیں اور تم ان کی جان کی [illegible]
ان کو قتل کرنا چاہتے ہو ، عبید اللہ نے اپنے کارندوں کو حکم دیا کہ اس کی بھی خبر لو ، محمد بن [illegible]
کے ساتھیوں میں سے ایک تھا ، اس نے حالات کو دیکھ کر ہمیں امیر کی رائے سے اتفاق کرنا چاہ [illegible]
نفع میں ہو یا ضرر میں [2]

قبیلہ مذحج کی شورش

جب عمرو بن حجاج نے یہ افواہ سنی کہ عبید اللہ بن زیاد نے ہانی کو قتل کر دیا ہے [illegible]
لوگوں کے ساتھ دار الامارہ پہونچا ، دار الامارہ کا محاصرہ کر لیا اور بلند آواز سے کہا : میں [illegible]

---

[1] حروراء ، قصر و مدکے ساتھ ایک گاؤں کا نام ہے جو کہ کوفہ کے نزدیک واقع ہے اصطلاح میں خوارج کو [illegible]
پہلا اجتماع یہیں ہوا تھا ، مجمع البحرین ج ۳ ص ۲۶۳ ،

[2] تاریخ کامل ابن اثیر ج ۴ ص ۲۹ ،

[illegible] کے بزرگ اور سوار ہیں وہ دائرہ اطاعت سے باہر نہیں ہیں اور جماعت سے علیحدگی
[illegible] انہیں یہ خبر ملی ہے کہ ان کا سردار قتل کر دیا گیا ہے یہ ان کے لئے بہت گراں ہے ،

[illegible] جب یہ صورتحال دیکھی تو شریح قاضی سے کہا کہ وہ ہانی سے ملاقات کرے اور
[illegible] کو بتائے کہ وہ زندہ ہیں ، شریح ہانی کے پاس پہونچا تو ہانی نے فریاد بلند کی اے خدا
[illegible] قبیلہ والے مر گئے ہیں ؟ کہاں ہیں مومن لوگ ؟ کہاں ہیں اہل بصیرت ؟ اس وقت ان کی
[illegible] ٹپک رہا تھا ،

[illegible] باہر سے ہانی کے کان میں نعرہ بازی کی صدا پہونچی کہنے لگے : میرے خیال میں یہ شور
[illegible] قبیلہ مذحج سے میرے پیرو کار ہیں اگر ان میں سے دس آدمی دار الامارہ میں داخل
[illegible] دلا دیں گے یہ بات سنکر شریح باہر گیا اور مذحج والوں کو مخاطب کر کے کہا : میں
[illegible] ملاقات کی ہے وہ زندہ ہیں ، عمرو بن حجاج اور اس کے مددگاروں نے شریح سے
[illegible] کہا : خدا کا شکر ہے کہ ہانی زندہ ہیں ، اس کے بعد دار الامارہ کا محاصرہ توڑ کر اپنے

[illegible]

[illegible] کرنے کے بعد عبید اللہ حکومتی حکام اور بعض کوفہ کے سربرآوردہ افراد کے ساتھ شہر کی مسجد
[illegible] ذیل میں کہا : لوگو ! خدا کی طاعت اور اپنے پیشواؤں کی طاعت سے غافل مت
[illegible] چھوڑ کر تفرقہ و جدائی اختیار نہ کرو اس سے تمہاری عزت و آبرو اور جان و مال محفوظ
[illegible] بات کہے اور تمہیں تمہارے امور کے نتائج سے آگاہ کرے وہ تمہارا بھائی ہے ،

[illegible]

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ابھی عبید اللہ منبر سے نیچے نہیں اترا تھا کہ بعض لوگوں نے شور مچایا کہ مسلم ابن عقیلؑ آگئے ... عقیل آگئے! عبید اللہ جان کے خوف سے فوراً مسجد سے بھاگ گیا اور دار الامارہ میں پہونچکر سانس ... خادموں کو حکم دیا کہ قصر کے دروازے بند کردو، عبد اللہ بن حازم کہتے ہیں: میں مسلم بن عقیل کی طرف ... عبید اللہ کے قصر اور ہانی بن عروہ کے حالات کی کھوج لگانے پر مامور تھا، سب سے پہلے میں نے ... بن عقیل کو اس بات کی خبر دی تھی کہ قبیلہ مراد کی بعض عورتیں یہ فریاد کر رہی ہیں یا عبرتاہ یا ثکلاہ،

میں مسلم بن عقیل کی خدمت میں حاضر ہوا اور بتایا کہ ہانی کو گرفتار کر لیا گیا ہے انہوں نے فرمایا ... اطراف کے گھروں میں جو ہمارے مددگار سکونت پذیر ہیں انہیں بلاؤ چنانچہ اس نعرہ ۱؎ یا منصور امت ... ساتھ چار ہزار مددگار مسلمؑ کے پاس جمع ہو گئے،

مسلمؑ کا قیام اور دار الامارہ کا محاصرہ

مسلم ابن عقیلؑ نے عبید اللہ سے مقابلہ کرنے کیلئے عبد الرحمٰن بن عزیز کندی کو قبیلہ ربیعہ کے ... اور مسلم بن عوسجہ کو قبیلہ مذحج و اسد کے پیادہ سپاہیوں کا کمانڈر مقرر کیا اور ابو ثمامہ صائدی کے سپرد قبیلہ ... و ہمدان کی سپہ سالاری کی اور اہل مدینہ کو منظم و آمادہ کرنے کی ذمہ داری عباس بن جعدہ جدلی کو سونپی ... خود اپنے انصار کے ساتھ دار الامارہ کی طرف روانہ ہوئے اسے محاصرہ میں لے لیا،

عبد اللہ بن حازم جو کہ واقعہ کا عینی شاہد ہے، وہ قسم کھا کے کہتا ہے کہ تھوڑی ہی دیر میں ... و بازار مجمع سے چھلکنے لگا، عبید اللہ نے جان کے خوف سے دار الامارہ میں پناہ لی اور حکم دیا: دیکھو ... کوئی دروازہ کھل نہ جائے ۲؎

۱؎ اس نعرہ سے فوجیوں کو جنگ اور دشمن پر غلبہ پانے کے لیے لگایا جا رہا تھا اس میں دشمن کی نابودی اور اپنی کامیابی کی اشارہ ...

۲؎ مقاتل الطالبیین ص ۱۰۰،

... کیلئے عبید اللہ کا منصوبہ

... جب حضرت مسلم اور ان کے انصار نے دار الامارہ کا محاصرہ کیا تھا اس وقت عبید اللہ ... فوجی اور بیس افراد کوفہ کے شرفاء میں سے تھے جو قصر کی چھت سے اس جم غفیر کو دیکھ ... محاصرہ کرنے والے عبید اللہ اور اس کے ساتھیوں پر سنگ باری کر رہے تھے، ابن زیاد اور اس ... لعنت کر رہے تھے ۱؎ محاصرہ توڑنے کیلئے ابن زیاد نے سوچا کہ نفسیاتی جنگ چھیڑ دی جائے ... اس نے چند باحیثیت افراد سے کہا: تم لوگوں کے پاس جاؤ اور ان سے گفتگو کرو اور اس کام ... ڈراؤ تاکہ وہ مسلم بن عقیلؑ کا ساتھ چھوڑ دیں اس کام پر کثیر بن شہاب حارثی، قعقاع بن شور ... بن ربعی تمیمی، حجار بن ابجر اور شمر بن ذی الجوشن ضبابی مقرر تھا،

ان لوگوں نے جناب مسلم کے قریبی افراد سے رابطہ قائم کیا اور خیر خواہ کے طور پر انہیں مسلم کی مدد ... ڈرایا انہوں نے خیر خواہ کی صورت میں ان سے جھوٹ بولا اور کہا کہ یزید کا لشکر شام سے آرہا ہے ... دی سے کچل دے گا، اپنی جان و مال کو خطرہ میں نہ ڈالو، ان جھوٹ بولنے والوں نے انہیں ... دلایا کہ عبید اللہ نے یہ قسم کھائی ہے کہ اگر رات تک تم لوگوں نے محاصرہ نہ توڑا اور اپنے اپنے ... واپس نہ گئے تو بیت المال سے تمہارا اور تمہارے بچوں کا وظیفہ بند کر دے گا اور تم میں سے گناہگار ... کی جگہ بے گناہوں اور غائب لوگوں کی بجائے حاضرین کو ایسی عبرتناک سزا دے گا کہ کوفہ میں ... کوئی شخص نہیں بچے گا کہ جو اپنے کئے کی سزا پائے ۲؎

محاصرہ توڑنے والا عبید اللہ کا منصوبہ کامیاب ہو گیا اور اہل کوفہ جو خود کو عبید اللہ کی سزا سے محفوظ ... سمجھتے تھے، ان منافقوں کی باتوں میں آگئے اور مسلم بن عقیل کا ساتھ چھوڑ دیا اور اپنے دل میں یہ خیال

۱؎ ... مفید ج ۲ ص ۵۲، ۲؎ حیاۃ الامام الحسینؑ ج ۲ ص ۳۸۳،

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

کیا کہ ہمیں خطرہ نہیں مول لینا چاہیئے، ابھی سویرا ہے، اپنے گھروں کو لوٹ چلیں جو خدا کو منظور ہے
عبید اللہ نے اس قومی انقلاب اور خدائی تحریک کو کچلنے کی دوسری چال چلی اور اہل کوفہ میں سرکردہ افراد اس کے ساتھ دار الامارہ میں وقت گذاری کر رہے تھے انہیں حکم دیا کہ لوگوں کو فریب اور مسلم سے جدا کرنے کیلئے، تم امان کے پرچم ہاتھ میں لو اور ان سادہ لوح افراد کو امان دو جو عبید اللہ سے ڈرے ہوئے تھے باقی[۲] لوگوں کو اپنی حفاظت کیلئے دار الامارہ ہی میں روک لیا[۳]
کثیر ابن شہاب جو کہ حکومت کا خاص پٹھو تھا۔ شام تک مسلم علیہ السلام کے مددگاروں سے رہا آخر کار لوگوں کو مبارزہ سے روکنے میں اور انہیں مسلم بن عقیل سے علیحدہ کرنے میں کامیاب ہوگیا
اس عظیم عوامی انقلاب کو کچلنے کیلئے عبید اللہ کی نیرنگیوں نے اتنا اثر کیا کہ ماں بیٹے کے پاس آئی یا بھائی آیا اور اس کا دامن پکڑ کر کہنے لگا کل یزید کی فوج شام سے کوفہ پہونچ رہی ہے وہ ان پر غضب ڈھائے گی، چلو گھر لوٹ چلو، چنانچہ جو جس کو پہچانتا تھا وہ مجمع میں سے اسے پکڑے جا اپنے خیال میں اُسے یقینی خطرہ سے نجات دلاتا تھا اس طرح رات ہونے سے پہلے ہی سارا مجمع اور مسلم بن عقیل تنہا رہ گئے[۴]
آخر کار عبید اللہ اہل کوفہ کے ان پچاس سرکردہ لوگوں کے ساتھ جو کہ جان کے خوف سے میں پناہ لئے ہوئے تھے، کامیاب ہوگیا اور چند گھنٹوں میں ان چار ہزار لوگوں کو واپس گھروں کو نے مسلم علیہ السلام بن عقیل کی قیادت میں یزید کی حکومت کے خلاف شورش کی تھی اس جم غفیر میں سے صرف آدمی باقی بچے، احنف بن قیس نے اہل کوفہ کے بارے میں کہا ہے، کوفہ والو! تمہاری مثال اس کی سی ہے جسے روز نیا شوہر چاہیئے[۵]

---

[۱] الفتوح ۵ ص ۸۷، [۲] باقی رہنے والوں میں محمد بن اشعث قعقاع ذہلی، شیث بن ربعی، حجار بن ابجر، شمر بن ذی الجوشن تھے، [۳] بحار الانوار ج ۴۴ ص ۳۴۹،
[۴] بحار الانوار ج ۴۴ ص ۳۵۰، [۵] مقتل الحسین مقرم ص ۱۵۶،

لوگوں کی گرفتاری

جب کثیر بن شہاب لوگوں کو فریب دے چکا تو عبید اللہ نے اسے حکم دیا کہ جہاں بھی تمہیں کوئی … فدار نظر آئے اسے گرفتار کر کے قید میں ڈال دو اس نے بھی اس ذمہ داری کو اچھی طرح پورا کیا[۱]
مورخین لکھتے ہیں: کوفہ میں رہنے والے امیر المومنین علیہ السلام کے حب چاہنے والوں نے امام حسین علیہ السلام کو خط لکھے … اللہ نے ان سب کو گرفتار کر کے قید میں ڈال دیا، قید کئے جانے والوں میں سلیمان بن صرد خزاعی، ابراہیم … اشتر، ابن صفوان، یحیٰی بن عوف، صعصعہ بن صوحان عبدی بھی شامل تھے، یہ بزرگوار یزید … ہو جانے کے بعد بھی قید ہی میں تھے بعد میں لوگوں کی تحریک سے آزاد ہوئے اور خون حسین علیہ السلام کا انتقام … قیام کیا[۲]

…کی بے چارگی

رات ہوگئی تو اس جم غفیر میں سے مسلم بن عقیل کے ساتھ صرف تیس وفادار بچے تھے بقیہ فریب کھا کر … لوٹ گئے تھے یا گرفتار کر لیئے گئے تھے، مسلم علیہ السلام نے نماز مغرب ادا کی اور محلہ کندہ جہاں آپ قیام … کی طرف روانہ ہوئے ابھی محلہ کندہ تک نہیں پہونچے تھے کہ بیس آدمی اور آپ کا ساتھ چھوڑ کر چلے … دس آدمی آپ کے ساتھ باقی بچے اور جب اس محلہ تک پہونچے تو آپ کے ساتھ کوئی فرد نہیں تھا … کوچوں میں پھر رہے تھے سمجھ میں نہیں آتا تھا کہ کس کے در پے دستک دیں[۳]
… رات کی تاریکی میں ایک آدمی کی آواز نے مسلم علیہ السلام کی توجہ کو اپنی طرف متوجہ کر لیا وہ کہہ رہا تھا: مولا … کہاں کا قصد ہے، کہاں تشریف لے جا رہے ہیں؟ یہ سعید بن احنف تھے، مسلم علیہ السلام نے کہا: میں

… ص ۴۳، [۲] تنقیح المقال ج ۲ ص ۶۳، [۳] مقاتل الطالبین ص ۱۰۲،

Presented by: Rana Jabir Abbas

امن و اطمینان کی جگہ جانا چاہتا ہوں تاکہ وہاں اپنی بیعت کرنے والوں میں سے کچھ لوگوں کو جمع کرکے ا
کروں،

سعید بن احنف کو حالات بدل جانے کی خبر تھی لہٰذا انہوں نے افسوس کے ساتھ کہا: ہرگز ایسا
ہوسکے گا کیونکہ شہر کے دروازے بند کردیئے گئے ہیں شہر کے اطراف میں جاسوس مقرر کیئے گئے ہیں تاکہ
آپ کو گرفتار کریں اور معاملہ ہی ختم کردیا جائے، آیئے میرے ساتھ محمد بن کثیر کے گھر چلیئے یہ امن کی جگہ
وہ یقیناً آپ کو پناہ دیں گے،

مسلمؑ ان کے ساتھ روانہ ہوئے ابن کثیر کے گھر پہونچے محمد بن کثیر نے جب امام حسینؑ کے
اپنے گھر دیکھا تو مسلم کے پاؤں چومے اور اس خدائی عطا پر شکر ادا کیا اور اپنے گھر میں ایسی جگہ ٹھہرایا کہ
لوگوں کی نظر نہیں پہونچتی تھی،

محمد بن کثیر کی گرفتاری

عبیداللہ کے جاسوس سایہ کی طرح مسلمؑ کا تعاقب کررہے تھے انھوں نے ابن زیاد کو
کی خبر دی ابن زیاد نے اپنے بیٹے خالد کو حکم دیا کہ وہ رات میں ایک گروہ کے ساتھ محمد بن کثیر کے گھر
کرے اور مسلمؑ و محمد بن کثیر، دونوں کو گرفتار کرکے دارالامارہ میں حاضر کرے، لیکن جب خالد نے محمد
کے گھر کی تلاشی لی اور مسلمؑ ابن عقیل کو گھر میں نہ پایا تو وہ محمد بن کثیر اور ان کے بیٹے کو اسیر کرکے دار
جب سلیمان ابن صرد خزاعی، ابی عبیدہ ثقفی اور ورقا بن عازب کو محمد بن کثیر اور ان کے
گرفتار ہونے کی خبر ملی تو انہوں نے آپس میں طے کیا کہ کچھ فوج فراہم کرکے ابن زیاد پر حملہ کیا جا
کثیر اور ان کے بیٹے کو ابن زیاد کے چنگل سے نجات دلائی جائے اور اس کے بعد کوفہ کو خیر باد کہہ کر ا
متصل ہوجائیں،

صبح ہوئی تو ابن زیاد نے حکم دیا کہ محمد بن کثیر اور اس کے بیٹے کو حاضر کیا جائے، محمد بن کثیر کو

کے بعد کہا: جہاں مسلمؑ چھپے ہوئے ہیں اس جگہ کا پتہ بتاؤ اور انہیں ہمارے حوالے کردو، جب
کی تو ابن زیاد نے سامنے رکھی ہوئی دوات ان کی پیشانی پر دے ماری جس سے وہ زخمی ہوگئے
اپنا دفاع کرنے کیلئے ابن کثیر نے تلوار کے قبضہ پر ہاتھ مارا تو دربار میں موجود شرفاء کوفہ اس کے
جمع ہوگئے اور ابن زیاد اور ابن کثیر کے درمیان آگئے اسی اثناء میں ابن زیاد کے جاسوس معقل نے
کردیا، جواب میں محمد نے بھی اپنی تلوار سے اس پر وار کیا اور اس کا قصہ پاک کردیا ابن زیاد نے جب
تو اس نے اپنے غلاموں سے کہا کہ سب محمد بن کثیر پر حملہ کردو، محمد جب خود کو حملہ کے لیے
تھے اس وقت ان کا پاؤں کسی چیز سے الجھا زمین پر گرے اور ابن زیاد کے غلاموں نے انہیں
اس کے بعد ان کے جوان و دلیر بیٹے پر حملہ کیا اور اسے شہید کردیا اس سانحہ کی خبر جب مسلم بن عقیل
کثیر کا گھر چھوڑ دیا [1]

کے گھر

محمد بن کثیر کے گھر سے نکل کر مسلم دوسری پناہ گاہ تلاش کرنے لگے کہ جہاں ابن زیاد کے جاسوس کی
ہوسکے، کوفہ کی گلیوں میں پریشان پھر رہے تھے [2] یہاں تک کہ طوعہ کے دروازے پر پہونچے،
طوعہ ایک کنیز تھی جسے اشعث نے آزاد کیا تھا، سعید حضرمی نے اس سے نکاح کرلیا تھا اس
لڑکا تھا جسے بلال کہتے تھے، طوعہ اپنے دروازے پر کھڑی اس کا انتظار کررہی تھی،
طوعہ کو سلام کیا اور پانی طلب کیا، طوعہ مسلمؑ کیلئے پانی لائی، مسلمؑ نے پانی پی کر ظرف طوعہ
لیکر گھر کے اندر چلی گئی لیکن جب لوٹ کر آئی تو دیکھا کہ مسلمؑ ابھی تک وہیں موجود ہیں،
کہا: کیا آپ نے پانی نہیں پیا؟ کہا ہاں، طوعہ نے کہا تو اٹھو اور اپنے گھر جاؤ! مسلمؑ نے

... ص ۸۷، کا خلاصہ، [2] الشہید مسلم بن عقیل مقرم ص ۱۵۷،

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کوئی جواب نہ دیا، طوعہ نے پھر اپنی پہلی بات دوہرائی لیکن اس بار بھی مسلمؑ نے کوئی جواب نہ دیا تیس
طوعہ نے کہا: آپ اپنے گھر کیوں نہیں جاتے؟ مسلمؑ اس دفعہ بھی خاموش رہے اس پر طوعہ کو غصہ آگیا
اٹھئے اور اپنے گھر جائیے یہ صحیح نہیں ہے کہ اجنبی مرد میرے دروازے پر بیٹھے مجھے یہ بات پسند نہیں
مسلم اپنی جگہ سے اٹھے اور طوعہ سے کہا: اللہ کی کنیز! میں مسافر ہوں اس شہر میں میرا گھر نہیں
نیک کام کر کے اس کا اجر لینا چاہتی ہو ہو سکتا ہے کہ میں تیری خدمت کا صلہ دے سکوں طوعہ نے کہا:
بندے میں کیا کر سکتی ہوں؟

مسلمؑ نے کہا: میں مسلم ابن عقیل ہوں اہل کوفہ نے مجھ سے دغا و بے وفائی کی ہے طوعہ نے کہا
مسلم بن عقیل تم ہو؟ جی ہاں! طوعہ انہیں گھر کے اندر لے گئی، بستر لگایا اور کھانا تیار کیا، طوعہ کا لڑکا
نے دیکھا کہ آج اس کی ماں بہت اہتمام سے کام کر رہی ہے اور لمحہ بھر کے لئے آرام سے نہیں بیٹھتی ہیں کبھی
جاتی ہیں کبھی ادہر جاتی ہیں اس نے اپنی ماں سے پوچھا: قصہ کیا ہے،
شروع میں طوعہ نے حقیقت چھپائی لیکن جب ماں نے بیٹے کا زیادہ اصرار دیکھا تو ل
دیا اور کہا کہ اس کی کسی کو خبر نہ ہو بلال نے قسم کھائی کہ میں کسی سے ذکر نہیں کروں گا[1]

جامع مسجد میں ابن زیاد کی تقریر

اگرچہ مسلمؑ کے چاہنے والوں کو متفرق ہوئے اور کنارہ کشی کئے ہوئے تھوڑی دیر گذری تھی او
تصور حادثہ مختصر سی مدت میں رونما ہو گیا تھا لیکن عبیداللہ کو اس کا یقین نہیں تھا ابھی تک اس کا
رہا تھا اس نے حکومت کے کارندوں، ضمیر فروش بزرگ، اور کوفہ کے دین فروش لوگوں کو حکم
ایسا نہ ہو کہ تم رات کی تاریکی میں مسلم کے ساتھیوں کے جال میں پھنس جاؤ! جب انہیں تلاش لیا

[1] مقاتل الطالبیین ص ۱۰۳،

... سے کوئی بھی نظر آیا تو انہوں نے عبیداللہ کو یقین دلایا کہ آپ کا حربہ کامیاب ہو گیا ہے
... منتشر ہو گئے ہیں لیکن کہیں روپوش ہو گئے ہیں،
... نے مزید اطمینان حاصل کرنے کے لئے ان سے کہا: کہ لکڑیوں پر رسیاں باندھ کر شہر کی مسجد کے
... کارندوں نے ایسا ہی کیا مگر کسی کو نہ پایا، آخر کار عبیداللہ کو یہ یقین ہو گیا کہ مسلم کے چاہنے والے
... اس نے کہا: کہ مسجد کا دروازہ کھولا جائے یہ مسجد دارالامارہ سے تھوڑے ہی فاصلہ پر واقع تھی
... سے نکل کر مسجد میں آیا، عمرو بن نافع کو حکم دیا تھا کہ لوگوں کو تنبیہ کر دو کہ وہ عشاء کی نماز ابن زیاد
... میں ادا کریں اور جو شخص مسجد میں نماز نہیں پڑھے گا وہ اسلام سے خارج ہے اور اس کی جان مال

... ابن زیاد کی اقتدا میں نماز عشاء پڑھ لینے کے بعد منتظر تھے کہ وہ اپنے دل کی باتیں زبان پر
... مضطرب دلوں کو سکون بخشے، ابن زیاد کہ جس کو ابھی تک اپنی جان کی پڑی تھی، نے حکم
... پڑھاتے وقت اس کے پیچھے نگہبان کھڑے کئے جائیں اور اسے مسلمؑ کے چاہنے والوں کے
... بچایا جائے، نماز عشاء پڑھانے کے بعد وہ منبر پر گیا اور لوگوں کے سامنے مسلم کے بارے
... میں نیز کہا: مسلمؑ اپنے نفاق آمیز کردار کی وجہ سے خدا سے دور ہو گئے ہیں جو شخص انہیں
... وہی حشر ہو گا جو مسلمؑ کا ہو گا اور جو بھی انہیں گرفتار کر کے ہمارے حوالے کرے گا اس کو بہت
... گا اس کے بعد لوگوں کو خدا سے ڈرنے کی دعوت دی، نیز کہا: کہ اپنی اطاعت و بیعت
... ت دیں[1]

... کا صدور

... مسجد سے دارالامارہ میں آیا اور حصین بن نمیر کو حکم دیا کہ اپنے تمام جاسوسوں سے شہر کی ناکہ بندی

[1] ... ص ۵۶،

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کر دو تاکہ مسلمؑ فرار نہ کر سکیں اور یہ دھمکی دی کہ اگر تمہارے خون آشام جاسوسوں سے بچکر مسلمؑ نکل گئے
سزا دی جائے گی اور دیکھو کل پورے شہر کی تلاشی لیکر مسلم بن عقیل کو گرفتار کرو اور دار الامارہ میں
حصین بن نمیر نے جو کہ خود کو عبیداللہ کی سزا سے محفوظ نہیں سمجھتا تھا، حسن کارکردگی دکھا
حکم دیا کہ خفیہ پولیس اور معتمد جاسوسوں کو شہر کے راستوں پر معین کیا جائے اور کوفہ کے جن بزرگوں
ہاتھ پر بیعت کی تھی اور ان کے ہمنوائی کی تھی انہیں گرفتار کیا جائے اس فرمان کے اجرا میں عبد
کلبی عمارہ بن صلخب ازدی کو گرفتار کیا گیا کچھ دن قید خانہ میں رکھا گیا اور پھر تہہ تیغ کر دیا گیا، اسی
کی گئی بلکہ کوفہ کے بعض ان لوگوں کو بھی گرفتار کیا گیا جن کا بظاہر جناب مسلمؑ سے کوئی ربط نہ تھا لیکن
حکومت کی اس تشدت پسندی، قتل و غارت گری اور گرفتاریوں پر رد عمل کے طور پر کچھ کر
اس لئے انہیں بھی قید میں ڈال دیا گیا،

دوسری طرف مختار ثقفیؓ [۲] عبداللہ بن نوفل بن حارث بن عبد المطلب جو کہ مسلمؑ کے خروج
اپنے انصار کے ساتھ باب الفیل [۳] تک پہونچے تھے اس وقت مختار سبز رنگ کا اور عبداللہ بن نوفل
کا پرچم اٹھائے ہوئے تھے، لیکن جب انہیں معلوم ہوا کہ مسلم و ہانی شہید کر دیئے گئے ہیں تو ان سے
عمرو بن حریث کے پرچم کے نیچے آ جائیں انہوں نے بھی یہ پیشکش قبول کر لی، عمرو بن حریث نے یہ گو
دونوں مسلمؑ سے علیحدہ ہو گئے تھے لیکن عبیداللہ کے حکم سے دونوں کو گرفتار کر کے قید کر دیا گیا [۳]
عبیداللہ نے مختار کو گرفتار کر کے برا بھلا کہا اور ہاتھ کی چھڑی سے مختار کا چہرہ لہولہان کر
کہ ان کی آنکھ کی پلک پھٹ گئی مختار و عبداللہ بن نوفل سانحۂ کربلا رونما ہونے تک قید ہی میں

[۱] بحار الانوار ج ۴۴ ص ۳۵۱،

[۲] جس زمانہ میں جناب مسلمؑ نے خروج کیا تھا مختار اس زمانہ میں یقیناً نامی گاؤں میں زندگی بسر کر رہے تھے
نے اس قریہ کا نام، بلاذری کی انساب الاشراف کے حوالے سے خطوانیہ نقل کیا ہے، مقتل الحسینؑ مقرم ص ۱۵۷،

[۳] باب الفیل مسجد کوفہ کا ایک دروازہ ہے،

[۴] لکھا ہے کہ جب امام حسینؑ کے اہل بیتؑ کو عبیداللہ کے دربار میں لایا گیا تو اس نے اپنے کارندوں کو حکم دیا کہ

[illegible] کا خواب

مسلمؑ بن عقیلؑ طوعہ کے گھر میں پناہ لئے ہوئے تھے اس نے انہیں گھر کے ایک گوشہ میں چھپا رکھا
[illegible] گھر میں مسلمؑ کافی رات تک عبادت و طاعت خدا میں مشغول رہنے کے بعد جب سوئے تو اپنے
امیر المومنینؑ کو خواب میں دیکھا کہ فرماتے ہیں، بہت جلد تم ہمارے پاس پہونچو گے،
بیدار ہوئے تو اپنی شہادت کا یقین ہو گیا [۱] صبح طلوع ہوئی طوعہ وضو کے لئے پانی لیکر حاضر ہوئی
[illegible] شاید آج کی رات آپ کو نیند نہیں آئی ہے، فرمایا: تھوڑی دیر سویا تو خواب میں اپنے
[illegible] علیؑ کو دیکھا کہ فرماتے ہیں: جلد کرو جلد کرو اس سے مجھے یقین ہو گیا کہ یہ میری زندگی کے
[illegible] [۲]

[illegible] عبیداللہ مختار کو اپنی فتح سے آگاہ کرنا چاہتا تھا مختار کو سزا دی جا رہی تھی کہ اچانک ان کی نگاہ امام حسینؑ کے سر پر پڑی
[illegible] دیکھ کر انہیں غصہ آیا قریب تھا کہ ان کی روح پرواز کر جائے لیکن انہوں نے خود کو سنبھالا اور ثابت قدم و
[illegible] کو مخاطب کر کے سخت لہجہ میں کہا: میں نے معتمد لوگوں سے سنا ہے کہ تیری ظاہری حکومت کی طوطت کمزور ہو کر
[illegible] بدل جائے گی اور یہ سب کچھ مختار کے ذریعہ ہو گا، عبیداللہ بن زیاد نے غرور کے انداز میں مختار کی طرف دیکھا
[illegible] کہا کہ یہ خبر صحیح نہیں ہے اس نے اپنے سپاہیوں سے کہا: مختار کو واپس قید خانہ میں لے جاؤ کافی عرصہ کے
[illegible] عبداللہ ابن عمر کی سفارش اور یزید کی موافقت پر قید سے رہا ہوئے، الشہید مسلم ابن عقیل مقرم ص ۱۵۸،

[illegible] ج ۲ ص ۳۸۸،

[illegible] ص ۱۰۹،

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

طوعہ کا بیٹا بلال

جب طوعہ کے بیٹے کو یہ معلوم ہوا کہ گھر میں مسلم بن عقیل قیام پذیر ہیں تو اس نے انعام حاصل کرنے کی غرض سے محمد بن اشعث کے بیٹے عبدالرحمٰن سے یہ بات بتادی حالانکہ اس نے اپنی ماں سے یہ راز فاش نہ کرنے کی قسم کھائی تھی لیکن شیطانی وسوسہ نے اپنا کام کیا، عبدالرحمٰن دار الامارہ گیا اور اپنے باپ محمد بن اشعث سے واقعہ نقل کیا اس نے یہ خبر عبیداللہ کو سنائی، اس نے محمد بن اشعث کو حکم دیا کہ مسلمؑ کو گرفتار کرکے دار الامارہ میں حاضر کرو، تعمیل حکم میں محمد بن اشعث نے عبیداللہ سلمیٰ اور حکومت کے ستر سپاہیوں کے ساتھ طوعہ کے گھر کا محاصرہ کرلیا،

گھوڑے کی ٹاپوں اور حملہ آوروں کے شور و غل سے جناب مسلمؑ چونکے آپ شمشیر بکف قیام گاہ سے باہر نکلے تاکہ جو گھر کے اندر گھس گئے ہیں انہیں نکال دیں مسلمؑ نے سوچا کہ باہر نکلو! (۱) کی طرف بڑھو کہ جب سے فرار ممکن نہیں ہے (۲)

بعض مورخین نے لکھا ہے کہ جب ابن زیاد کی بھیجی ہوئی فوج طوعہ کے گھر کے پیچھے پہونچی تو مسلمؑ خوف کے مارے گھر سے باہر نکل آئے کہ فوج گھر کو آگ نہ لگادے (۳)

شجاعتِ مسلمؑ

منقول ہے کہ عبیداللہ بن زیاد کی فوج محمد بن اشعث کی سرکردگی میں طوعہ کے گھر میں داخل ہوئی مسلمؑ نے پوری فوج کو گھر سے باہر نکال دیا، فوج دوبارہ گھر میں گھس گئی پھر جناب مسلمؑ نے باہر

---

(۱) اعلام الوریٰ طبرسی ص ۲۲۵، (۲) مقاتل الطالبین ص ۱۰۴، (۳) نفس المہموم ص ۱۰۹،

...کہ بکر بن حمران حمری نے جناب مسلمؑ کے دہن پر تلوار سے ضرب لگائی جس سے آپ کا اوپر کا ہونٹ کٹ گیا اور سامنے کے دو دانت ٹوٹ کر گر پڑے جناب مسلمؑ نے بھی بکر بن حمران پر حملہ کرکے اس کے سر اور شانوں کو زخمی کردیا،

جب محمد بن اشعث کے سپاہیوں کو یہ محسوس ہوا کہ اس طرح مسلمؑ کا مقابلہ نہیں کیا جاسکے گا تو وہ چھتوں پر چڑھ گئے اور وہاں سے مسلمؑ پر پتھر اور آگ برسانے لگے، مسلمؑ یہ صورت حال دیکھ کر تلوار ہاتھ میں لئے ہوئے گھر سے کوچہ میں نکل آئے اور جنگ کرنے لگے (۱) فوج سے جنگ کرتے وقت مسلمؑ کی زبان پر یہ اشعار تھے

هُوَ الْمَوْتُ فَاصْنَعْ وَيْلَكَ ما أَنْتَ صانِعُ	فَأَنْتَ بِكَأْسِ الْمَوْتِ لاشَكَّ جارِعُ
فَصَبْراً لِأَمْرِ اللهِ جَلَّ جَلالُهُ	فَحُكْمُ قَضاءِ اللهِ فِي الْخَلْقِ ذايِعُ (۲)

ایک قول کی بنا پر ۴۱ر اور دوسرے قول کی بنا پر آپ نے دشمن کے ۷۲ سپاہی تہ تیغ کئے اور انہیں مخاطب کرکے فرمایا: تم مجھ پر اس طرح سنگ باری کررہے ہو جس طرح کافروں پر کی جاتی ہے حالانکہ میں رسولؐ کے اہلبیتؑ سے ہوں کیا تمہیں آل رسولؐ کا پاس و لحاظ نہیں ہے اور تم نے رسولؐ کے اس حق سے آنکھیں بند کرلی ہیں جو تمہاری گردن پر ہے،

محمد بن اشعث نے جواب میں کہا: خواہ مخواہ کیوں جان سے ہاتھ دھونا چاہتے ہو میری پناہ میں آجاؤ، مسلمؑ نے غیظ میں فرمایا: جب تک میرے بازوؤں میں دم ہے اور میرے بدن میں جان ہے اس وقت میں خود کو تمہارے سپرد نہیں کروں گا یہ کہہ کر اشعث بن قیس پر حملہ کردیا وہ بھاگ نکلا، مسلمؑ پر پیاس کا غلبہ تھا کہ پشت مسلمؑ پر ایک نیزہ لگا گھوڑے سے زمین پر گر پڑے فوج نے گرفتار کرلیا،

لکھا ہے کہ محمد بن اشعث نے عبیداللہ بن زیاد سے کہا: اے امیر مجھے آپ نے مرد میدان، دلیر

---

(۱) تاریخ کامل ابن اثیر ج ۴ ص ۳۴، (۲) موت سامنے کھڑی ہے جو کچھ کرنا ہے کرگزر بے شک تجھے موت کا جام پینا ہے لیکن خدا کے سامنے صبر سے کام لو کیونکہ کائنات میں خدا کا حکم جاری ہے،

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

طاقتور جنگجو اور تیز دھار تلوار کے مقابلہ میں بھیجا ہے نیز لکھا ہے کہ جب محمد بن اشعث نے مسلمؑ سے کہا کہ میں آپ کو امان دیتا ہوں تو مسلمؑ نے جواب دیا مجھے تمہاری امان کی ضرورت نہیں ہے اور یہ رجز پڑھا

أَقْسَمْتُ لا أُقْتَلُ إِلَّا حُرًّا — وَإِنْ رَأَيْتُ المَوْتَ شَيْئاً نُكْرا

أَكْرَهُ أَنْ أُخْدَعَ أَوْ أُغَرَّا — كُلُّ امْرِىءٍ يَوْماً يُلاقِي شَرَّا

أَضْرِبُكُمْ وَلا أَخافُ ضُرًّا — ضَرْبَ غُلامٍ قَطُّ لَمْ يَفِرَّا(۱)

مسلم بن عقیلؑ کی شجاعت و دلاوری کے بارے میں لکھا ہے کہ طاقتور اور شجاع آدمی تھے دشمن کے آدمیوں کو ہاتھ پکڑ کر چھت پر پھینک دیتے تھے جنگ صفین میں عبداللہ بن جعفر کے ہمراہ امام حسنؑ و امام حسینؑ کی رکاب میں امیر المومنین علیؑ کی فوج کے دائیں پرے میں شمشیر زن تھے ۲

مسلمؑ کی گرفتاری

مسلم ابن عقیلؑ کی گرفتاری کے بارے میں مختلف اقوال ہیں،

(۱) ابن اعثم کوفی لکھتے ہیں: جب مسلمؑ نے پے در پے حملے کر کے تھوڑا آرام لینے کے لئے حملہ روک لیا تھا اس وقت ایک کوفی نے پشت پر ایک نیزہ مارا جس سے آپ زمین پر گر پڑے اور گرفتار کر لئے گئے،

(۲) شیخ مفید لکھتے ہیں: جب مسلم بن عقیلؑ نے یہ محسوس کیا کہ اب حملہ جاری رکھنے کی طاقت نہیں ہے تو آپ آرام کی غرض سے دیوار سے ٹیک لگا کر کھڑے ہو گئے، محمد بن اشعث نے کہا: میں آپ کو امان

۱ میں نے آزادی اور سربلندی کے ساتھ مرنے کی قسم کھائی ہے اگرچہ میں موت کو پسند نہیں کرتا مجھے دھوکہ دیا جائے یہ مجھے پسند نہیں ہر شخص کو ایک روز شر کو دیکھنا ہے میں تمہیں تہ تیغ کروں گا اور مجھے آنے والی بلا سے کوئی خوف نہیں ہے میں وہ شمشیر زن ہوں جو میدان سے نہیں بھاگتا ہے، مناقب ابن شہر آشوب ج ۴ ص ۹۳، ۲ سفینۃ البحار ج ۱ ص ۶۵۳،

دیتا ہوں، مسلمؑ نے پوچھا: کیا میں امان میں ہوں؟ اس نے کہا ہاں آپ امان میں ہیں، لیکن عبیداللہ بن عباس سلمی نے مسلمؑ کو امان نہ دی تو مسلمؑ نے کہا: اگر تم مجھے امان نہیں دو گے تو میں ہاتھ پہ ہاتھ رکھ کر نہیں بیٹھوں گا خود کو تمہارے سپرد نہیں کروں گا، اس کے بعد انہیں سوار کیا تلوار چھین لی اپنے محاصرہ میں لے لیا، مسلمؑ نے جب یہ صورتحال دیکھی تو مایوس ہو کر کہا: یہ دغا بازی اور دھوکہ دہی کی ابتدا ہے،

(۳) ابو مخنف لکھتے ہیں: مسلمؑ پر فتح پانے کے لئے دشمنوں نے گڑھا کھودا تھا اور اسے خس و خاشاک سے چھپا دیا تھا جب مسلمؑ نے ان پر حملہ شروع کئے تو وہ پیچھے ہٹے، مسلمؑ اسے گڑھے میں گر پڑے نتیجہ میں گرفتار کر لئے گئے ۱

مسلمؑ نا امید ہو گئے تو ان کی آنکھوں سے اشک جاری ہو گئے اور جن لوگوں نے آپ کو امان دی تھی ان سے کہا: یہ دغا بازی، دھوکہ دہی اور پیمان شکنی کی ابتدا ہے، محمد بن اشعث نے کہا: آپ خوف زدہ نہ ہوں، حضرت مسلمؑ نے کہا: تمہاری امان کیا ہے؟ پھر انا للہ وانا الیہ راجعون کہکر آپ رونے لگے، عبداللہ بن عباس سلمی نے کہا: جو شخص اتنا بڑا کام انجام دیتا ہے اسے حوادث سے گھبرا کر رونا نہیں چاہیئے، مسلمؑ نے جواب دیا: خدا کی قسم میں اپنے اوپر نہیں رو رہا ہوں مجھے اپنے مارے جانے کی پروا نہیں ہے اگرچہ مجھے یہ پسند نہیں ہے کہ میں بغیر اس ذمہ داری کو پورا کئے ہوئے مارا جاؤں جو کہ میرے سپرد کی گئی ہے میں تو امام حسینؑ اور ان کے ساتھیوں پر رو رہا ہوں کہ وہ تمہارے خطوط پر اعتماد کر کے کوفی کی طرف روانہ ہو گئے اس کے بعد محمد ابن اشعث کی طرف رخ کر کے کہا: میں سمجھتا ہوں کہ تم مجھے امان دینے اور مجھے بچا لینے سے عاجز ہو کیا تم سے کسی نیکی کی امید کی جا سکتی ہے؟ کیا تم میری طرف سے امام حسینؑ کے پاس قاصد بھیج کر یہ خبر پہونچا سکتے ہو کہ میں دشمنوں کے نرغہ میں گرفتار ہوں، شاید رات ہونے تک مجھے قتل کر دیا جائے یقیناً لوگ مجھے قتل کریں گے، امام حسینؑ تک قاصد میرا پیغام پہونچا دے گا کہ: میرے ماں باپ آپ پر فدا ہو جائیں آپ واپس لوٹ جائیں، اپنے اہلبیتؑ کو بھی اپنے ہمراہ لے جائیں تاکہ آپ اہل کوفہ کے

۱ حیات الامام الحسین ۲/۳۹۸۔

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

قریب سے بچے رہیں، ان لوگوں نے آپ کے والد کے مددگاروں کو قتل کر دیا، جبکہ علیؑ ان سے موت یا شہادت کے ذریعہ ان سے جدائی کی آرزو رکھتے تھے، کوفیوں نے اپنا عہد توڑ دیا ہے اور وہ آپ کے قتل کے درپے ہیں، محمد بن اشعث نے جناب مسلمؑ سے وعدہ کیا وہ اس کام کو انجام دے گا اور ابن زیاد سے ان کیلئے امان حاصل کرے گا۔[۱]

مسلم بن عمرو باہلی

جب محمد بن اشعث مسلم ابن عقیل کے ساتھ دار الامارہ میں عبید اللہ کے پاس پہنچا اور اس سے کہا کہ میں نے انہیں امان دی ہے تو عبید اللہ، جو کہ اخلاقی اقدار کا پابند نہیں تھا، نے کہا: تمہیں امان دینے کا اختیار نہیں تھا، ہم نے تمہیں مسلم کو امان دینے کے لئے نہیں بھیجا تھا بلکہ یہ کہا تھا کہ مسلم کو حاضر کرو!

محمد بن اشعث کے پاس سکوت کے علاوہ کوئی چارہ نہ تھا،

مسلمؑ دار الامارہ میں بیٹھے تھے، شدید پیاس لگ رہی تھی چلنے پھرنے کی طاقت نہ تھی آپؑ کی نظر پانی کے کوزے پر پڑی، پانی مانگا لیکن مسلم بن عمرو باہلی جو کہ بدطینتی میں عبید اللہ سے کم نہ تھا اس نے کہا: خدا کی قسم تمہیں اس ٹھنڈے پانی سے ایک قطرہ بھی نصیب نہ ہوگا اب تم دوزخ کے کھولتے ہوئے پانی سے سیراب ہوگے،

مسلمؑ نے معلوم کیا تم کون ہو؟ اس نے کہا: میں وہی ہوں جس نے اس وقت حق کو پہچانا تھا جب تم اس سے دست بردار ہوئے تھے، میں اپنے امام کا خیر خواہ ہوں جبکہ تم نے ان کے بارے میں اچھا نہیں کیا ہے میں ان کی اطاعت کرتا ہوں جبکہ تم نے ان کے خلاف خروج کیا ہے میں مسلم بن عمرو باہلی ہوں

مسلم بن عقیل نے جواب دیا تیری ماں تیرے غم میں بیٹھے باہلہ کے بیٹے تو کتنا کھٹور اور سنگ دل ہے جہنم کا کھولتا ہوا پانی پینے اور ہمیشہ جہنم میں رہنے کے تم مستحق ہو۔[۲] اسی اثناء میں عمرو بن حریث[۳]

۱۔ ارشاد شیخ مفید، ۲/ ۵۹، ۲۔ تاریخ کامل ابن اثیر ۴/ ۳۳ و ۳۴، ۳۔ عمرو بن حریث مخزومی قرشی ہے رسولؐ کی وفات کے

[illegible] ایک کاسہ پانی مسلم بن عقیلؑ کو دے، مسلمؑ نے کاسہ ہاتھ میں لیا جب پینا چاہا تو پانی خون [illegible] مسلمؑ پیاسے ہی رہ گئے۔[۱] تین بار آپ کو پانی دیا گیا تیسری بار سامنے کے دانت بھی [illegible] مسلمؑ نے کہا: تمام تعریفیں خدا ہی سے مخصوص ہیں اگر پانی میری قسمت میں ہوتا میں پیتا۔[۲]

[illegible] زیاد میں

[illegible] وقت عبید اللہ کے غلام مسلمؑ کو اس کے پاس لے گئے، مسلمؑ نے ابن زیاد کو سلام نہیں کیا قصر کے [illegible] سے کہا: کیا امیر کو سلام نہیں کریں گے، مسلمؑ نے کہا: چپ رہو وہ میرا امیر نہیں ہے۔[۳]

[illegible] کہ مسلمؑ نے قصر کے نگہبان کے جواب میں فرمایا: سلام ہو ہدایت کی پیروی کرنے والے پر جو [illegible] اور خدا کی اطاعت کی،

[illegible] ابن زیاد نے زبردستی مسکرانے کی ناکام کوشش کرتے ہوئے مسلمؑ سے کہا: سلام کرو یا نہ کرو [illegible] مسلمؑ نے کہا: اگر میں تمہارے ہاتھ سے قتل کیا جاؤں تو یہ تعجب کی بات نہیں ہے کیونکہ مجھ سے [illegible] بدتر لوگوں کے ہاتھوں قتل کئے گئے ہیں لوگوں کو ہولناک طریقہ سے قتل کرنا اور انہیں مثلہ [illegible] اشخاص کا طریقہ ہے تیرے لئے بھی یہی مناسب ہے، تو غیر انسانی صفات کا حامل ہونے [illegible]

[illegible] مورخین نے لکھا ہے کہ ابن زیاد نے مسلم بن عقیل سے کہا: اے عقیل کے بیٹے! تم کوفہ آئے لوگوں

[illegible] سال کا تھا اس نے سب سے پہلے کوفہ میں گھر بنایا تھا، بنی امیہ کا طرفدار تھا قادسیہ کی جنگ میں شریک ہوا تھا،

[illegible] ۸۵ سال کی عمر میں مرا ہے، تنقیح المقال ج ۲/ ص ۳۲۷،

[illegible] مسلم بن عقیلؑ کے دہن پر جو ضرب لگائی تھی اس کی وجہ سے دانت ٹوٹ کر گرے تھے،

[illegible] ص ۳۰،

[illegible] ص ۳۶،

۳۔ مقتل الحسینؑ مقرم ص ۱۷۱،

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کے درمیان تفرقہ اندازی کی ان کا آرام وچین برباد کیا انہیں ایک دوسرے کی جان کی فکر میں ڈال دیا [illegible] کو قتل کر ڈالے،

مسلم ؑ نے عزت نفس اور پوری دلیری کے ساتھ ابن زیاد کو جواب دیا: جو تم کہتے ہو ایسا [illegible] چونکہ اہل کوفہ جانتے ہیں کہ ان کے بزرگوں اور بڑے لوگوں کو تیرے باپ نے تہ تیغ کیا ہے اور ان کے درمیان کسریٰ کی طرح حکومت کی ہے، لہذا انہوں نے ہم سے درخواست کی کہ یہاں پہنچ کر لوگوں کے درمیان انصاف کے ساتھ حکومت کریں اور انہیں احکام خدا کی طرف بلائیں، عبیداللہ نے کہا: تم کہاں اور یہ عظیم [illegible] کہاں؟

اس کے بعد اس نے مسلم ؑ کی شان میں گستاخی کی، مسلم ؑ نے کہا: خدا گواہ ہے کہ تو جھوٹ بول رہا [illegible] جو شخص شراب پیتا ہے اس کے ہاتھ حریت پسند مسلمانوں کے خون سے آلودہ ہیں وہ بے گناہ مسلمانوں [illegible] کرنے سے پرہیز نہیں کرتا ہے بدگمانی کی بنا پر ان کے قتل کا حکم صادر کرتا ہے کوئی برا کام ایسا نہیں [illegible] نے انجام نہ دیا ہو،

ابن زیاد نے کہا: خدا نے تمہارے اور تمہاری تمناؤں کے درمیان فاصلہ پیدا کر دیا کیونکہ اس [illegible] اس کے لائق نہیں پایا مسلم ؑ نے کہا: پھر کون اس کے لائق ہے؟

عبیداللہ ابن زیاد نے کہا: امیرالمومنین یزید! مسلم بن عقیل ؑ نے کہا: ہر حال میں خدا کا [illegible] ہم خدا کے فیصلہ پر راضی ہیں وہی ہمارے اور تمہارے درمیان فیصلہ کرنے والا ہے عبیداللہ نے کہا [illegible] تم امر خلافت میں اپنا حصہ خیال کرتے ہو؟ مسلم ؑ نے کہا: نہیں خدا کی قسم خیال ہی نہیں کرتے بلکہ [illegible] یقین ہے، عبیداللہ نے پیچ وتاب کھا کر کہا: اگر میں نے تمہیں قتل نہ کیا تو خدا مجھے فنا کرے، اس [illegible] کروں گا کہ اسلام میں کسی کو اس طرح قتل نہیں کیا گیا،

مسلم ؑ نے ہر دفعہ بلند آواز میں جواب دیا بے شک ایسے کام کی انجام دہی تمہیں زیب دیتی [illegible] اسلام میں سابقہ نہ ہو، عبیداللہ زخمی سانپ کی طرح تلملایا اور اپنی نازیبا تقریر جاری رکھی مسلم خاموش [illegible] اور ابن زیاد کی باتوں کی پرواہ نہ کی،

[illegible] نے لکھا ہے کہ ابن زیاد نے مسلم ابن عقیل ؑ سے کہا: تم نے خلیفۂ وقت کے خلاف خروج [illegible] کے درمیان فتنہ کو فروغ دیا ہے اور ان کے درمیان تفرقہ اندازی کی ہے، مسلم ؑ نے کہا: تم [illegible] کہ معاویہ اور اس کے بیٹے یزید نے مسلمانوں کے اتحاد کو برباد کیا ہے اور فتنہ کو تیرے باپ [illegible]

[illegible] اپنا دفاع کرنے کی طاقت نہیں رکھتا تھا لہذا اس نے امیرالمومنین ؑ اور حسنین ؑ کی شان میں [illegible] ابن زیاد سے کہا: ان ناسزا کلمات کا تو اور تیرا باپ زیادہ مستحق ہے اے دشمن خدا تجھے [illegible] فیصلہ کر امید ہے کہ خدائے متعال مجھے تجھ جیسے بدترین آدمی کے ہاتھ سے شہادت [illegible]

[illegible] وصیت

[illegible] ابن عقیل کو جب یہ یقین ہو گیا کہ ابن زیاد انہیں ضرور قتل کرے گا تو آپ نے اس سے تھوڑی [illegible] کی تاکہ اپنے قبیلہ کے کسی آدمی کو وصیت کرے عبیداللہ نے مہلت دے دی اس مجمع میں [illegible] وقاص موجود تھا مسلم ؑ نے اسے بلایا تاکہ وصیت کر سکیں اس سے کچھ قرابتداری بھی تھی[3] [illegible] سننے سے انکار کر دیا، ابن زیاد نے جب یہ دیکھا کہ عمر بن سعد نے وصیت سننے سے انکار [illegible] کہا: مسلم ؑ کی بات تسلیم کر لو،

[illegible] ص ۱۶۱، ۲ اللہوف ص ۲۴،

[illegible] عمر و بن سعد سے یہ قرابت تھی کہ دونوں قریش سے تھے کیونکہ کہا جاتا ہے کہ رسول ؐ کے جد اعلیٰ نضر بن کنانہ تھے [illegible] نسب نضر بن کنانہ پر منتہی ہوتا ہے وہ قریش ہیں جیسے بنی ہاشم بنی مخزوم اور بنی زہرہ وغیرہ اور ابن سعد [illegible]

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

مسلمؑ اسے ایک طرف لے گئے عبیداللہ دونوں کو دیکھ رہا تھا مسلمؑ ابن عقیلؑ نے عمرو [illegible]
کہا: اس شہر میں میرے ذمہ سات سو درہم قرضہ ہے میری شہادت کے بعد میری زرہ کو فروخت [illegible]
قرض ادا کر دینا اور جب مجھے شہید کر دیا جائے تو لاش کو حکومت کے کارندوں سے لیکر سپرد خاک [illegible]
شخص کو امام حسینؑ کے پاس بھیج کر انہیں کوفہ آنے سے منع کر دینا کیونکہ میں نے انہیں خط کے ذریعہ اطلاع [illegible]
تھی کہ اہل کوفہ آپ کے ساتھ ہیں اسی لئے وہ کوفہ کے لئے روانہ ہو چکے ہیں،

عمرو بن سعد نے ابن زیاد سے کہا: اے امیر آپ جانتے ہیں مسلمؑ نے مجھ سے کیا کہا ہے؟ [illegible]
بعد مسلمؑ کی پوری وصیت عبیداللہ کے سامنے نقل کی اور ان کا راز فاش کر دیا، عبیداللہ نے کہا: امین [illegible]
خیانت نہیں کرتا لیکن کبھی خیانت کار کو امین سمجھ لیا جاتا ہے [1] ہم اس چیز کے مخالف نہیں ہیں جس کو [illegible]
قتل کے بعد انجام دلانا پسند کرتے ہیں ان کے جنازے کے بارے میں بھی ان کی وصیت کے مطابق عمل کر [illegible]
کا مسئلہ تو اگر وہ ہمارے خلاف کچھ نہیں کریں گے تو ہم بھی ان کے خلاف کوئی اقدام نہیں کریں گے،

اس کے بعد بکیر بن حمران سے کہا کہ مسلمؑ کو دار الامارہ کی چھت پر لے جا کر سر تن سے جدا کر [illegible]
تمہارا دل بھی ٹھنڈا ہو جائے، اس سے قبل مسلمؑ نے اسے زخمی کر دیا تھا، اسی اثنا میں مسلمؑ کی نظر محمد [illegible]
پر پڑی تو اسے مخاطب کر کے کہا: اے اشعث کے بیٹے اگر تو نے مجھے امان نہ دی ہوتی تو میں ہرگز تسلیم [illegible]
اٹھو اور تلوار کے ذریعہ مجھ سے دفاع کرو! محمد بن اشعث نے مسلمؑ کی بات کو ان سنی کر دیا،

جناب مسلمؑ تسبیح و تکبیر اور استغفار میں مشغول ہو گئے اور فرمایا خدایا! ہمارے اور اس جما [illegible]
درمیان فیصلہ فرما جس نے ہم سے جھوٹ بولا ہمیں فریب دیا اور ہمیں تنہا چھوڑ دیا اور ہمیں قتل کیا [2] [illegible]
بعد دو رکعت نماز بجا لائے اور مدینہ کی طرف رخ کر کے امام حسینؑ پر درود و سلام بھیجا [3]

---

[1] « لا يَخُونُ الأمينُ وَلٰكِنْ قَدْ يُؤْتَمَنُ الخائِنُ » . بحار الانوار ۴۴/۳۵۵
[2] « اللّٰهُمَّ أحْكُمْ بَيْنَنا وَبَيْنَ قَوْمٍ كَذَّبُونا وَغَرُّونا وَخَذَلُونا وَقَتَلُونا » .
[3] الشہید مسلم ابن عقیل مقرم ص ۱۷۶،

[illegible] بکیر بن حمران نے ابن زیاد کے حکم سے، جبکہ نہایت سرفرازی و خوشی سے مسلمؑ شہادت کا
[illegible] بازار کفاشان کی طرف سر تن سے جدا کیا اور پھر ان کی لاش چھت کے نیچے پھینک دی
[illegible] قاتل مسلمؑ، نیچے آیا تو ابن زیاد نے اس سے پوچھا: جب تم مسلمؑ کو اوپر لے جا رہے تھے
[illegible] رہے تھے،
[illegible] دیا: تسبیح و استغفار کر رہے تھے اور جب میں نے انہیں قتل کرنے کا ارادہ کیا تو ان سے
[illegible] اس خدا کی جس نے تمہیں میرے ہاتھوں رسوا کیا تاکہ اپنا قصاص لوں اس کے بعد میں نے
[illegible] اے خدا کے بندے جو زخم تو نے لگایا ہے کیا یہ اس ضربت کا قصاص نہیں ہے جو میں نے
[illegible] نے کہا: کیا موت کے وقت بھی فخر کیا جاتا ہے [1]
[illegible] کو مسلمؑ کو شہید کرنے کے بعد ابن زیاد نے حکم دیا کہ ان کی لاش دار پر چڑھا دیا
[illegible] کے پاس بھیج دیا جائے، مسلم ابن عقیلؑ بنی ہاشم میں سے پہلے شہید ہیں کہ جن کی لاش کو دار پر چڑھایا
[illegible] کا سر دمشق بھیجا گیا [3]

[illegible] ص ۱۴۸، [2] مسلم بن عقیلؑ نے بروز منگل ۸ ذی الحجہ ۶۰ھ کو کوفہ میں خروج کیا اسی دن امام حسینؑ مکہ سے کوفہ
[illegible] لکھا ہے کہ یہ حادثہ بروز بدھ نو ذی الحجہ ۶۰ھ کو رونما ہوا تھا، مروج الذہب ج ۳ ص ۷۰، مرحوم مقرم کہتے ہیں کہ مسلمؑ کی
[illegible] تین ذی الحجہ ۶۰ھ، ابو حنیفہ دینوری نے اخبار الطوال میں اسی کی تائید کی ہے اور سید ابن طاؤس نے الملہوف
[illegible] لکھا ہے کہ امام حسینؑ ۳ ذی الحجہ کو عراق کی طرف روانہ ہوئے سید ابن طاؤس لکھتے ہیں کہ اسی دن مسلمؑ ابن عقیل
[illegible] الفصائص میں لکھا ہے کہ حضرت مسلمؑ نے آٹھویں ذی الحجہ کو شہادت پائی یہی تذکرۃ الخواص اور تاریخ ابی الفداء
[illegible] ہیں، کفعمی نے مصباح میں اور مجلسی نے بحار کی کتاب المزار میں لکھا ہے کہ مسلمؑ ابن عقیل نے نویں ذی الحجہ کو شہادت
[illegible] تاریخ میں اور مروج الذہب میں تحریر ہے کیونکہ وہ لکھتے ہیں کہ مسلمؑ نے آٹھ ذی الحجہ کو خروج کیا تھا اس قضیہ کے
[illegible] الشہید مسلم ابن عقیلؑ مقرم ص ۱۸۰، [3] مروج الذہب ج ۳ ص ۷۰،

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

شہادتِ ہانی

مسلم ابن عقیلؑ کی شہادت کے بعد محمد بن اشعث ہانی کی سفارش کے لیے عبیداللہ [illegible] گیا اور کہا: آپ جانتے ہیں کہ شہید کوفہ میں ہانی کی کیا حیثیت ہے، ہانی اور ان کا خاندان [illegible] عمرو بن حجاج انہیں آپ کے پاس لائے ہیں، میں آپ کو خدا کی قسم دیتا ہوں کہ انہیں معاف [illegible] کی دشمنی میں اپنے لیے بہت گران سمجھتا ہوں،

عبیداللہ نے وعدہ کیا کہ میں انہیں قتل نہیں کروں گا مگر دیکھتے ہی دیکھتے اس کا [illegible] کہ ہانی کو قید سے باہر لاکر بازار کی طرف لے جاکر قتل کر دو، جب ہانی کے ہاتھ باندھ کر [illegible] جارہے تھے جہاں بھیڑ بکریاں فروخت کی جاتی تھیں اس وقت ہانی نے با آواز بلند کہا: [illegible] ہے کیا یہ قبیلہ میری مدد نہیں کرے گا [1]

ہانی نے جب یہ دیکھا کہ کوئی ان کی مدد کرنے والا نہیں ہے تو انہوں نے اپنے ہاتھ [illegible] کوئی عصا، چھری، یا ہڈی نہیں ہے کہ جس سے یہ مرد اپنا دفاع کر سکے، نگہبانوں نے انہیں [illegible] بندوں میں انہیں جکڑ دیا، کسی نے کہا: گردن آگے بڑھاؤ، ہانی نے جواب دیا: ایسے موقع [illegible] کام نہیں لوں گا اور اپنے قتل میں تمہاری مدد نہیں کروں گا اس کے بعد رشید نے عبیداللہ [illegible] ایک ضربت لگائی جس سے ہانی بچ گئے، ہانی: بازگشت خدا ہی کی طرف ہے اے اللہ میں [illegible] رضوان کی طرف آرہا ہوں [2] رشید نے دوسرا حملہ کرکے ہانی کو شہید کر دیا [3]

عبیداللہ بن زبیر اسدی نے ہانی اور مسلمؑ کے بارے میں یہ اشعار کہے ہیں، بعض [illegible] کو فرزدق کی طرف منسوب کرتے ہیں،

---

[1] تنقیح المقال ج ۳ ص ۱۹۸،

[2] الی اللہ المعاد اللّٰھم الی رحمتک ورضوانک، [3] ارشاد مفید ج ۲ ص ۴۳،

[illegible] مَاالمَوْتُ فَانظُرِي اِلیٰ هانِیءٍ فِي السُّوقِ وَآبْنِ عَقِيلِ

[illegible] هَشَّمَ السَّيْفُ وَجْهَهُ وَآخَرُ يَهْوِي مِنْ طَمارٍ، قَتِيلِ [1]

[illegible] زیاد کا خط

[illegible] کاتب عمرو بن نافع کو حکم دیا کہ مسلمؑ و ہانی کے قصّہ اور جو کچھ ہوا ہے اسے لکھو، عمرو [illegible] عبیداللہ نے خط دیکھا تو اسے پسند نہ آیا کہنے لگا: اس تفصیل کی کیا ضرورت ہے [illegible] و ستائش ہے اس خدا کے لئے جس نے امیرالمومنین کا حق لے لیا اور انہیں دشمن سے [illegible] امیرالمومنین کی خدمت میں عرض ہے کہ مسلمؑ بن عقیلؑ ہانی بن عروہ کے گھر میں پناہ گزین ہو گئے [illegible] اور جاسوسوں کے ذریعہ دونوں کو گھر سے نکال کر تہہ تیغ کر دیا ہے اور اپنے وفادار [illegible] اروح تمیمی کے ذریعہ ان کے سر آپ کی خدمت میں بھیج رہا ہوں مسلمؑ کے بارے میں [illegible] دونوں سے کر سکتے ہیں یہ دونوں سچے اور متقی ہیں، والسلام

[illegible] زیاد کے حکم سے مسلم و ہانی کے پاؤں میں رسی باندھ کر کوفہ کے بازاروں میں گھسیٹا گیا [illegible] دار پر الٹا لٹکا دیا گیا، پھر ان دونوں کے سر ابن زیاد نے دمشق بھیج دیئے اور [illegible] دروازے پر لٹکا دیا [2]

[illegible] کو لکھا: امابعد! تم ایسے ہی ہو جیسا میں چاہتا تھا تمہارا وہی طریقہ کار ہے جو

---

[1] [illegible] بازار میں ہانی وابن عقیلؑ مسلمؑ کو دیکھ لو، اس دلاوری کی طرف دیکھو کہ شمشیر نے ان کے چہرہ کو زخمی [illegible] سے نیچے گر پڑا ہے، تاریخ کامل ابن اثیر ج ۴ ص ۳۶،

[2] [illegible] عمرو بن نافع نے شہرت پائی ہے،

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

دور اندیش لوگوں کا ہوتا ہے تمہاری یورش شیر دل اور بہادر لوگوں کی سی ہے تم نے مجھے
تمہارے متعلق میرا جو نظریہ تھا وہ صحیح ثابت ہوا میں نے تمہارے قاصدوں سے دوبارہ
کئے اور انہیں ایسا ہی با فضل و درایۃ پایا جیسا کہ تم نے لکھا تھا،
مجھے خبر ملی ہے کہ حسینؑ عراق کی طرف بڑھ رہے ہیں ان کے راستے میں نگہبانوں
اور جس کی طرف سے تمہیں سوءظن ہو اسے قید خانہ میں ڈال دو یا قتل کر دو مجھے کوفہ کے

خاندانِ مسلمؑ کا مختصر تعارف

جناب مسلم ابن عقیلؑ کی شادی امیرالمومنینؑ کی صاحب زادی جناب رقیہ
ایک کا نام عبداللہ اور دوسرے کا نام علی تھا[۲]، ایک بیٹا کنیز سے تھا جس کا نام
تھی حمیدہ یہ امیرالمومنینؑ کی صاحبزادی ام کلثوم صغریٰ کے بطن سے تھیں اور چونکہ
کہ مرد بیک وقت دو بہنوں سے نکاح کرے لہٰذا مسلمؑ نے پہلی کے انتقال کے بعد دوسری
جناب مسلمؑ کی صاحب زادی حمیدہ کی شادی ان کے چچا زاد بھائی عبداللہ
سے ہوئی یہ محدث و فقیہ تھے، شیخ طوسی نے انہیں امام صادقؑ کے رجال میں شمار کیا
دیا ہے اور اپنی کتاب جامع میں ان سے حدیث نقل کی ہیں ان کے ذریعہ احمد بن حنبل،
ماجہ، قزوینی نے احتجاج کیا ہے، ۱۴۲ھ میں وفات پائی، حمیدہ سے ایک بیٹا
ان کے پانچ بچے ہیں،
حضرت مسلمؑ کے پانچ بچے بتائے جاتے ہیں، عبداللہ، محمد کربلا میں شہید[۳]
شہادت پائی ان کے بارے میں ہم آئندہ بیان کریں گے لیکن پانچویں بیٹے کے متعلق

[۱] ارشاد شیخ مفید ج ۲ ص ۶۵، [۲] المعارف ص ۸۸،
[۳] مقاتل الطالبین ص ۹۴، [۴] الشہید مسلم ابن عقیلؑ مقرم ص ۱۸۶،

امام حسینؑ کا خطبہ

کربلا روانگی کے وقت امام حسین علیہ السلام کھڑے ہوئے اور یہ خطبہ دیا:

الحَمْدُ لِلّٰهِ ما شاءَ اللّٰهُ وَلا قُوَّةَ إلاّ بِاللّٰهِ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلىٰ رَسُولِهِ، خُطَّ المَوْتُ عَلىٰ وُلْدِ آدَمَ مَخَطَّ القِلادَةِ عَلىٰ جِيدِ الفَتاةِ وَما أوْلَهَنِي إلىٰ أسْلافِي اشْتِياقَ يَعْقُوبَ إلىٰ يُوسُفَ، وَخِيرَ لِي مَصْرَعٌ أنا لاقِيهِ، كَأنّي بِأوْصالِي تَتَقَطَّعُها عُسْلانُ الفَلَواتِ بَيْنَ النَّواوِيسِ وَكَرْبَلا فَيَمْلَأنَّ مِنّي أكْراشاً جُوفاً وَأجْرِبَةً سُغْباً، لا مَحِيصَ عَنْ يَوْمٍ خُطَّ بِالقَلَمِ، رِضَى اللّٰهِ رِضانا أهْلَ البَيْتِ نَصْبِرُ عَلىٰ بَلائِهِ وَيُوَفِّينا أجْرَ الصّابِرِينَ، لَنْ تَشُذَّ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ لُحْمَتُهُ وَهِيَ مَجْمُوعَةٌ لَهُ فِي حَظِيرَةِ القُدْسِ تَقَرُّ بِهِمْ عَيْنُهُ وَيُنْجَزُ بِهِمْ وَعْدُهُ، مَنْ كانَ باذِلاً فِينا مُهْجَتَهُ وَمُوَطِّناً عَلىٰ لِقاءِ اللّٰهِ نَفْسَهُ فَلْيَرْحَلْ مَعَنا فَإنّي راحِلٌ مُصْبِحاً إنْشاءَ اللّٰهُ تَعالىٰ[۱]

ساری تعریفیں اللہ سے مخصوص ہیں، وہی ہوتا ہے جو وہ چاہتا ہے طاقت صرف خدا ہی کی ہے
اللہ اپنے رسولؐ پر رحمت نازل فرما،
موت اولاد آدم کے لئے ایسی ہے جیسے لڑکی گلے میں گلوبند بندھا ہے میں اپنے بزرگوں سے ملاقات
کی ایسی ہی آرزو رکھتا ہوں جیسی یعقوب کو یوسف کے دیدار کی آرزو تھی میری قتل گاہ اور مدفن
پہلے منتخب ہو چکا ہے مجھے وہاں پہونچنا ہے گویا میں دیکھ رہا ہوں کہ سرزمین کربلا پر بیابان کے
درندے میرے جوڑ و بند کو ایک دوسرے سے جدا کر رہے ہیں اور اپنا پیٹ بھر رہے ہیں اور
نوشتہ تقدیر سے فرار نہیں کر سکتا ہم اہلبیت رسولؐ راضی بہ رضائے خدا ہیں،

jabir.abbas@yahoo.com
Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ہم اس کے امتحان و آزمائش پر صبر کرتے ہیں اور وہ ہمیں صابروں کا اجر عطا کرتا ہے رسول
رشتہ رکھنے والے ہرگز ان سے جدا نہ ہوں گے اور بہشت میں ان کے ساتھ ہوں گے ان
رسولؐ کی آنکھیں ٹھنڈی ہو جائیں گی اور یہ خدا کا وعدہ ہے جو پورا ہو کے رہے گا،
جو ہماری راہ میں قربان ہونا چاہتا ہے اور خود کو خدا سے ملاقات کیلئے آمادہ پاتا ہے وہ
ساتھ آئے، انشاء اللہ میں کل روانہ ہو جاؤں گا۔

حرم کے تقدس کا تحفظ

عقیصی کہتے ہیں کہ جس زمانہ میں حسین بن علیؑ کی عبداللہ بن زبیر سے رازدارانہ گفتگو چل
اس وقت آپ نے لوگوں کو مخاطب کر کے فرمایا تھا: ابن زبیر کہتا ہے حرم کے کبوتروں میں سے ایک کبوتر بن جا
میں چاہتا ہوں کہ میں خانہ خدا سے دور مارا جاؤں کہ میری نظروں میں یہی بہتر ہے خواہ اس سے ایک
کا فاصلہ ہو، اگر میں "طف" میں یعنی "دریا کے کنارے" قتل کیا جاؤں تو میرے نزدیک یہ اس سے بہتر
قتل کیا جاؤں [1]

ابن زبیر نے کہا: اگر آپ اجازت دیں تو میں مکہ کے امور کی زمام سنبھال لوں اور آپ
کروں، امام حسینؑ نے ابن زبیر کی یہ پیشکش قبول نہیں کی اس کے بعد انہوں نے خفیہ طور پر گفتگو کی اس
سمجھ سکے کہ کس چیز سے متعلق تھی، ظہر کے وقت جب لوگ منیٰ کی طرف جا رہے تھے، سنا کہ امام حسین
طرف روانہ ہو گئے ہیں [2]

دوسری روایت میں آیا ہے کہ عبداللہ ابن زبیر نے امام حسینؑ سے کہا: مکہ چلئے اور حرم
گزیں ہو جائیے امام حسینؑ نے فرمایا: یہ مناسب نہیں ہے اور اسے میں جائز نہیں سمجھتا ہوں مکہ میں
کی بجائے مجھے سرزمین کربلا پر قتل ہونا پسند ہے [3]،

[1] کامل الزیارات ص ٧٢، [2] البدایہ والنہایہ ٨ر١٧٩، [3] کامل الزیارات ص ٧٢،

...نے عراق اور عراق میں کوفہ کو کیوں انتخاب کیا

امام حسینؑ کے اس انتخاب کی بہت سی وجوہ ہیں ان میں سے بعض کو ہم بیان کرتے ہیں،
(١) ... عراق اس زمانہ میں اسلامی حکومت کا قلب اموال اور ایسے مشہور افراد کا مرکز سمجھا
... اسلامی فتوحات میں جن کا بڑا کردار تھا.
(٢) کوفہ تشیع کا گہوارہ اور علویوں کا مرکز تھا، پھر عراق خصوصاً کوفہ کوفہ میں بہت سے مخلص شیعہ
... تھے، اسی لئے کوفہ کے بارے میں امیرالمومنین نے فرمایا تھا: کوفہ ایمان کا خزانہ، اسلام کا
... ہے، جسے وہ جہاں چاہتا ہے قرار دیتا ہے [1]
(٣) ... زمانہ میں کوفہ اموی حکومت کا گڑھ سمجھا جاتا تھا اہل کوفہ کی اموی حکام سے جنگ چل رہی
... زوال کا انتظار تھا، بنی امیہ کے خلاف جن چیزوں نے اہل کوفہ کو برانگیختہ کیا تھا ان میں
... کا مغیرہ بن شعبہ اور زیاد بن ابیہ کو امیر مقرر کرنا تھا کیونکہ ان دونوں نے اپنی حکومت کے
... کوفہ پر بہت زیادہ ظلم ڈھائے تھے،
(٤) امام حسینؑ کے کوفہ ہجرت کرنے کے اسباب میں سے ایک سبب یہ بھی تھا کہ کوفہ والوں نے آپ
... دعوت دی تھی واضح رہے کہ معاویہ کے زمانہ میں بھی انہوں نے اس سلسلے میں امام حسینؑ کو
... لکھے تھے اور اگر امام حسینؑ کوفہ کے علاوہ اور کہیں تشریف لے جاتے تو یہ سوال پیدا ہوتا کہ
... لوگوں کے دعوت ناموں کو نظرانداز کر کے دوسری جگہ کو انتخاب کیا کہ نتیجہ میں شہید ہو جائیں [2]

... محمد بن حنفیہ [3]

... نے امام صادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپ نے فرمایا: جس شب کی صبح کو امام حسینؑ

[1] ... ج ٢ ص ٦، [2] حیات الامام الحسینؑ ج ٣ ص ١١،
[3] ... سے گفتگو کے بارے میں ہم پہلے بیان کر چکے ہیں،

jabir.abbas@yahoo.com
Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کو مکہ کی طرف روانہ ہونا چاہتے تھے اسی رات میں محمد بن حنفیہ آپ کے پاس آئے اور [illegible]
آپ اہل کوفہ سے واقف ہیں، انہوں نے آپ کے والد اور بھائی سے بیوفائی کی مجھے خوف [illegible]
کے ساتھ بھی ایسا ہی نہ ہو، کہیں وہ آپ کے ساتھ بھی بیوفائی نہ کریں اگر آپ مکہ میں رہیں تو [illegible]
کے عزیز ترین افراد میں سے ہیں، وہاں رہیئے،

امام حسینؑ نے فرمایا: بھائی! مجھے خوف ہے کہ کہیں یزید بن معاویہ مجھے اچانک [illegible]
اور میری وجہ سے خانہ خدا کی بے حرمتی ہو جائے، محمد بن حنفیہ نے کہا: اگر مکہ میں ٹھہرنے میں خوف [illegible]
یا ایسی جگہ کا انتخاب کیجئے کہ جہاں آپ پر کوئی غالب نہ آسکے، امام حسین علیہ السلام نے فرمایا: آپ [illegible]
پر غور کروں گا،

سحر کے وقت امام حسینؑ نے کوچ کا ارادہ کیا جب محمد بن حنفیہ کو خبر ہوئی تو وہ پھر آ [illegible]
پکڑ کر کہنے لگے، بھائی! آپ نے مجھ سے وعدہ کیا تھا کہ میری بات کے بارے میں غور کریں گے [illegible]
جلد مکہ سے جا رہے ہیں؟ امام حسینؑ نے فرمایا: آپ کے چلے جانے کے بعد میں نے خواب میں د[illegible]
پاس ہیں اور فرما رہے ہیں: حسینؑ نکلو بے شک خدا تمہیں مقتول دیکھنا چاہتا ہے،

محمد بن حنفیہ نے: انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھا تو ان عورتوں کو کیوں ساتھ لے جا [illegible]
ان حالات میں انہیں اپنے ساتھ کیوں لے جا رہے ہیں؟ امام حسینؑ نے جواب دیا: خدا کی مشیت [illegible]
اسیر دیکھے اس کے بعد محمد بن حنفیہ نے بھائی کو وداع کیا اور امام حسینؑ روانہ ہو گئے [1]

امام حسینؑ اور عمر بن عبدالرحمٰن

امام حسینؑ نے جب مکہ سے کوفہ کی سمت روانہ ہونے کا قصد کیا تو اس وقت [illegible]
بن حارث بن ہشام مکہ میں تھا وہ بھی امام حسین علیہ السلام کے پاس آیا اور کہا: میں ایک [illegible]

---

[1] اللہوف ص ۲۶،

[illegible] غم خواری کی رو سے ایک بات کہنا چاہتا ہوں، اگر آپ مجھے سچا خیر خواہ سمجھتے ہیں تو جو
[illegible] اسے عرض کروں امام حسینؑ نے فرمایا: جو کہنا چاہتے ہو کہو تم ایسے آدمی نہیں ہو کہ جسے

[illegible] کہا: مجھے یہ خبر ملی ہے کہ آپ عراق جا رہے ہیں اور وہاں جانے میں مجھے آپ کی جان کا خوف
[illegible] آپ جا رہے ہیں وہاں امویوں کے فریفتہ لوگ حکومت کر رہے ہیں مسلمانوں کا بیت المال بھی
[illegible] اور لوگ درہم و دینار کے بندے ہیں ڈرتا ہوں کہ جن لوگوں نے آپ سے نصرت کا وعدہ
[illegible] آپ سے جنگ نہ کریں،

[illegible] نے فرمایا: اے ابن عم! خدا آپ کو جزائے خیر دے میں جانتا ہوں کہ آپ عقل
[illegible] بات کر رہے ہیں جو خدا کو منظور ہوگا وہ ہو کے رہے گا چاہے میں آپ کی بات
[illegible] کروں، میرے نزدیک آپ بہترین نصیحت کرنے والے ہیں اور آپ کا مشورہ خیر و
[illegible]

[illegible]

[illegible] نے جب یہ سنا کہ امام حسین علیہ السلام عازم عراق ہیں تو انہوں نے آپ کو خط
[illegible] کہ آپ عراق والوں کے دعوت ناموں کے فریب میں آجائیں، اگر ابن زبیر آپ سے

[illegible] الشوب ج ۴ ص ۹۴، تاریخ کامل ابن اثیر ج ۴ ص ۳۷،
[illegible] ہجرت کے دوسرے سال مکہ میں پیدا ہوئے آٹھ سال کی عمر میں والد کے ساتھ مدینہ آگئے رسولؐ کے انتقال کے
[illegible] سال کی تھی لیکن انہوں نے رسولؐ سے حدیث سنی حفظ کی تھی وہ فقیہ اور اہل فضل تھے عبد اللہ بن زبیر
[illegible] حصین بن نمیر نے مکہ کا محاصرہ کیا تھا وہ اس وقت حجر اسماعیل میں نماز پڑھ رہے تھے ایک پتھر
[illegible] اس وقت ان کی عمر ۶۲ سال تھی، الاستیعاب ج ۳ ص ۱۳۹۹، ۔

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

یہ کہے کہ آپ عراق چلے جائیے وہاں کے لوگ آپ کی مدد کریں گے تو ان کی باتوں کا اعتبار نہ کیجیے [illegible] آپ کو چاہتے ہیں تو وہ اپنی سواریوں پر سوار ہو کر آپ کی خدمت میں آئیں گے اس طرح آپ [illegible] عزت و عظمت کے ساتھ جائیں گے امام حسینؑ نے خط پڑھا، ان کے نیک جذبات کو سراہا [illegible] کو یقین دلایا کہ میں اس عظیم کام میں خدا سے طلبِ خیر کر رہا ہوں [1]

عبداللہ بن عباس

عبداللہ ابن عباس بھی امام حسینؑ کی خدمت میں حاضر ہوئے حالانکہ اس وقت آپ [illegible] عراق کی طرف ہجرت کا عزم محکم کر چکے تھے، انہوں نے آپ کو مکہ ہی میں رہنے کی قسم دی اور [illegible] مذمت کی، امام حسینؑ نے عرض کی: آپ ان لوگوں کے پاس جا رہے ہیں جنہوں نے آپ کے [illegible] قتل کیا اور آپ کے بھائی کو زخمی کیا یقیناً آپ کے ساتھ بھی وہ یہی سلوک کریں گے۔

امام حسینؑ نے فرمایا: یہ اہل کوفہ کے خط ہیں جو انہوں نے مجھے لکھے ہیں اور یہ مسلم بن عقیل [illegible] انہوں نے لکھا ہے کہ کوفہ والوں نے میری بیعت کر لی ہے، ابن عباس نے کہا: اگر آپ عزم محکم کر چکے ہیں [illegible] اور بچوں کو اپنے ساتھ نہ لے جائیے ڈرتا ہوں کہ دشمن آپ کو قتل کریں اور یہ غم انگیز سانحہ دیکھیں [illegible] نے ان کی درخواست قبول نہ کی [2] ابن عباس نے جب یہ دیکھا کہ آپ نے ان کی بات تسلیم نہیں کی تو [illegible] اس خدا کی جس کے سوا کوئی خدا نہیں ہے اگر مجھے معلوم ہوتا کہ آپ کی زلف پکڑنے سے آپ اپنا نظریہ بدل دیں گے میں [illegible]

[1] طبقات ابن سعد، ترجمہ امام حسینؑ ص ۵۸، [2] جن لوگوں نے سانحہ کربلا اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے انہوں نے نقل کیا [illegible] اسی دن اپنے اہلبیتؑ اور اپنی بہنوں کو دیکھا کہ وہ خیام سے باہر نکل پڑی ہیں اور آپ کی شہادت سے خوف زدہ ہیں فرمایا [illegible] کو جزائے خیر دے، کہ انہوں نے مکہ میں یہی صورتحال بیان کی تھی جو آج ہم اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں۔ مقاتل الطالبین ص ۷۱ [illegible] الامام الحسینؑ و اصحابہ میں لکھا ہے کہ مذکورہ روایت جعلی ہے جسے ابو الفرج نے مقاتل الطالبین میں نقل کیا ہے۔

[3] محمد بن سعد نے طبقات میں اضافہ کیا ہے کہ امام حسینؑ نے عبداللہ بن عباس سے فرمایا: اگر میں فلاں جگہ مارا جاؤں تو یہ میرے نزدیک [illegible] کہ میری وجہ سے مکہ کی بے حرمتی ہو، طبقات ابن سعد، ترجمہ امام حسینؑ ص ۶۱۔

[illegible] امام حسین علیہ السلام نے ان کی باتوں پر توجہ نہ دی لہٰذا انہوں نے مایوس ہو کر کہا: آپ نے ابن زبیر [illegible] پوری کر دی کہ خود اپنے پاؤں سے مکہ سے جا رہے ہیں اور حجاز کو اس کی جولانگاہ بنا رہے ہیں [illegible] وہ ہے کہ جس کی طرف آپ کے ہوتے ہوئے کوئی بھی نہیں جائے گا [1]

[illegible] صاحب مناقب فاطمہؑ نے ابن عباس سے نقل کیا ہے کہ انہوں نے کہا: جس وقت امام حسینؑ [illegible] اس وقت میں نے ان سے ملاقات کی اور کہا: فرزند رسولؐ خدا مکہ سے نہ جائیے، امام حسینؑ [illegible] آپ نہیں جانتے کہ میری اور میرے اصحاب و انصار کی قتل گاہ وہیں بنے گی [2]

[illegible] ابن عمر [3]

[illegible] کی روانگی کی انہیں خبر مل چکی تھی وہ بھی آپ کے پاس آئے اور درخواست کی گمراہ لوگوں [illegible] اس طرح آپ کو جنگ اور مارے جانے سے ڈرایا، امام حسینؑ نے جواب دیا: اے ابو [illegible]! [illegible] نہیں جانتے کہ خدا کے نزدیک دنیا کے حقیر ہونے کا ایک نمونہ یہ ہے کہ یحییٰ بن زکریاؑ کا سر بنی [illegible] کار عورت کے پاس ہدیہ کے طور پر بھیجا گیا؟ کیا تم نہیں جانتے کہ بنی اسرائیل نے طلوع فجر [illegible] تک خدا کے ستر پیغمبرؐ قتل کئے تھے اور روزمرہ کے امور میں ایسے مشغول تھے کہ جیسے کچھ ہوا [illegible] عذاب میں مبتلا کرنے میں خدا نے جلدی نہیں کی ہاں وقت پر ان سے انتقام لیا اے ابو عبدالرحمٰن [illegible] میری مدد کرنے سے گریز نہ کرو [4]،

[1] [illegible] ص ۵۶،

[2] [illegible] ص ۵۵۸،

[3] [illegible] مطالب کی والدہ زینب بنت مظعون تھیں، جنگ احد میں انہیں اس لئے شرکت کی اجازت نہیں ملی تھی کہ [illegible] میں عبداللہ بن زبیر کے مارے جانے کے بعد ۸۲ سال کی عمر میں مکہ میں انتقال کیا، احتضار کے وقت کہہ رہے [illegible] افسوس نہیں ہے بس یہ افسوس ہے کہ میں نے باغی گروہ "معاویہ و اہل شام" سے کیوں جنگ نہ کی اور اس سلسلہ [illegible] الاستیعاب ج ۳ ص ۹۵۰، [4] بحار الانوار ۴۴؍۳۶۵

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

جابر ابن عبداللہ انصاری

آپ بھی امام حسینؑ کے پاس آئے اور درخواست کہ مکہ سے نہ جائیے لیکن امام حسینؑ [illegible] دیا جو دوسرے افراد کو دے چکے تھے ؎۱

عبداللہ ابن زبیر ؎۲ کے بارے میں ہم پہلے بیان کر چکے ہیں کہ اس نے امام حسینؑ سے در[illegible] کہ مکہ ہی میں قیام پذیر رہیئے کہ وہ آپ کے ہاتھ پر بیعت کرے کہ اس کی پیروی میں دیگر افراد بھی امام [illegible] کریں گے اس سے اس کا مقصد یہ تھا کہ لوگوں کی نظروں میں متہم نہ قرار پائے اور اس کی اس پیش کش [illegible] حمل کیا جائے،

یہ بھی منقول ہے کہ جب عبداللہ بن زبیر کو یہ خبر ملی کہ امام حسینؑ عازم کوفہ ہیں، [illegible] قیام اس کے لئے بہت ناگوار تھا چونکہ امام حسینؑ کی موجودگی میں لوگ اس کے فرمان کی اطاعت [illegible] تھے لہٰذا اس کی دلی تمنا یہ تھی کہ آپ مکہ چھوڑ کر چلے جائیں، وہ امام حسینؑ کی خدمت میں پہنچا [illegible] ہے؟ بنی امیہ نے جو خدا کے صالح بندوں پر ستم ڈھا کے رکھے ہیں اگر ان کے انتقام میں ان سے جنگ [illegible] مجھے خوف یہ ہے کہ کہیں عذاب خدا نازل نہ ہو جائے،

امام حسینؑ نے فرمایا: میں کوفہ کا قصد رکھتا ہوں، عبداللہ ابن زبیر نے کہا: خدا [illegible] کرے اور میرے پاس بھی ایسے ہی انصار و مددگار ہوتے جیسے آپ کے انصار و [illegible] میں بھی کوفہ چلتا، امام حسینؑ کے اس اقدام سے ابن زبیر دلی طور پر بہت خوش تھا لیکن اتھام [illegible] ظاہر داری کو محفوظ رکھنے کی وجہ سے امام حسینؑ سے عرض کرتا ہے اگر آپ یہیں قیام کریں، ہمیں او[illegible]

؎۱ تاریخ اسلام ذہبی ج ۱ ص ۳۴۲،

؎۲ اس کی کنیت ابو خبیب والدہ اسماء بنت ابوبکر ہے ہجرت کے دوسرے سال پیدا ہوا، حضرت علیؑ فرما[illegible] شمار ہوتے تھے یہاں تک ان کا بیٹا عبداللہ بڑا ہو گیا ۶۴ھ میں معاویہ ابن یزید کے مرنے کے بعد حجاز و یمن عراق اور خراسا[illegible] کے ہاتھ پر بیعت کر لی ۱۷ جمادی الاول کو یا نصف جمادی الآخر کو ۷۳ھ میں عبدالملک بن مروان کے زمانہ میں قتل ہوا، الاستیعاب ج [illegible]

[illegible] دیں تو ہم دوڑ کر آپ کی بیعت کریں گے کیونکہ ہم یزید اور اس کے باپ "معاویہ" [illegible] کو خلافت کا اہل سمجھتے ہیں ؎۱

[illegible] اور عبداللہ ابن زبیر

[illegible] امام حسینؑ مکہ سے عراق کی سمت روانہ ہوئے تو عبداللہ بن عباس نے ابن زبیر کے شانہ پر [illegible]

[illegible] مِنْ قُبَّرَةٍ بِمَعْمَرِ خَلا لَكِ الجَوُّ فَبِيضِي وَاصْفِرِي
[illegible] ماشِئْتِ اَنْ تُنَقِّرِي هٰذَا الحُسَيْنُ سائِرٌ فَاَبْشِرِي (۲)

[illegible] ابن زبیر نے کہا: عباس کے بیٹے! خدا کی قسم تم خلافت کو صرف اپنے خاندان میں [illegible] اور کسی کو اس لائق نہیں سمجھتے اور خود کو سب سے زیادہ خلافت و حکومت کا اہل سمجھتے [illegible] کہا: یہ بات وہ کہے جسے شک ہو ہمیں تو یقین ہے تم اپنی کہو! اور بتاؤ کہ تم نے خود کو کیسے خلافت [illegible] کہا: اپنی شرافت کی بنا پر، ابن عباس نے کہا: کس چیز کے ذریعہ تمہیں شرافت ملی ہے؟ اگر [illegible] ہے تو وہ ہماری وجہ سے! ہم تجھ سے بلند و افضل ہیں کیونکہ تو نے ہم سے شرافت کسب [illegible]

[illegible] بحث کرتے ہوئے ان کی آواز بلند ہو گئی تو عبداللہ ابن زبیر کے غلام نے ابن عباس سے کہا: [illegible] عباس کے بیٹے: ہمیں معاف کرو، خدا کی قسم آپ ہاشمی حضرات ہمیں نہیں چاہتے ہیں تو ہم بھی [illegible] کریں گے، عبداللہ ابن زبیر نے غلام کے منہ پر ایک طمانچہ مارا اور کہا: جب تک میں موجود [illegible] تم نہیں بول سکتے،

؎۱ [illegible] زمین سے دور ہو گئی حسینؑ عراق کی سمت چلے گئے،

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ابن عباس نے کہا: تم نے اپنے غلام کو کیوں مارا؟ خدا کی قسم تادیب و تنبیہ اسے کی جاتی ہے جو ... سے خارج ہو گیا ہو زبیر کے بیٹے نے کہا: دین خدا سے کون خارج ہو گیا ہے؟ ابن عباس نے کہا ... اسی اثناء میں قریش کے دو گروہوں نے ان کے درمیان فیصلہ کر دیا۔[1]

اوزاعی

اوزاعی کہتے ہیں[2]: جب مجھے یہ اطلاع ملی کہ امام حسینؑ مکہ میں ہیں اور عازم عراق ہیں تو میں ... خدمت میں شرفیاب ہوا مجھے دیکھا تو آپ نے فرمایا: اوزاعی یقیناً تم میرے پاس اس لئے آئے ... عراق نہ جانے دو لیکن خدا صرف یہ چاہتا ہے کہ میں عراق جاؤں۔[3]

عبداللہ ابن جعفر کا خط[4]

جب مدینہ والوں کو یہ خبر معلوم ہوئی کہ امام حسینؑ مکہ سے عراق جانے کا عزم کر چکے ہیں ... بن جعفر نے آپ کو خط تحریر کیا: میں آپ کو خدا کی قسم دیتا ہوں کہ مکہ سے نہ جائیے جو آپ نے ارادہ ... اس سے تشویش ہے ڈرتا ہوں کہ آپ اور آپ کے اہلبیتؑ کو تہ تیغ نہ کیا جائے اگر آپ کو قتل کر دیا گیا ... کا نور ختم ہو جائے گا، آپ امیرالمومنینؑ اور اس امت کے لئے چراغ ہدایت ہیں، عراق جانے کے ... عجلت سے کام نہ لیجئے میں یزید اور بنی امیہ کے سربرآوردہ افراد سے آپ کی جان، اہلبیت، اور ...

---

[1] شرح نہج البلاغہ ابن ابی الحدید ج ۲ ص ۱۴۴۔

[2] عبدالرحمن بن عمرو بن محمد، علماء شام میں سے ایک تھے سفیان ثوری نے ان سے روایت کی ہے انہوں نے ... احنف بن قیس سے روایت کی ہے، صعصعہ بن صوحان نے معاویہ کے زمانہ میں اور احنف بن قیس نے ۶۷ھ میں ... بنا پر ممکن ہے کہ اوزاعی امام حسینؑ کے زمانہ میں رہے ہوں اور ان کی خدمت میں پہنچے ہوں لیکن الکنی والالقاب میں ... میں مرقوم ہے اس وقت سانحہ کربلا کو ۷۰ سال گذر چکے تھے۔ [3] دلائل الامامہ ص ۷۵، [4] ان کی کنیت ابوجعفر ...

... امان حاصل کروں گا، والسلام

امام کا جواب

امام حسینؑ نے جواب لکھا: آپ کا خط نظر نواز ہوا آپ کے مقصد سے آگاہ ہوا، اطلاعاً تحریر ... میں نے اپنے نانا رسول خداؐ کو خواب میں دیکھا ہے انہوں نے مجھے اس چیز کے بارے میں خبر دی ہے ... الہام دیا کے لئے کوشش کرنی چاہیئے خواہ ظاہراً اس میں میرا فائدہ ہو یا نقصان بھائی اگر میں ... میں چلا جاؤں گا تو یہ بنی امیہ، باہر نکال کر قتل کر دیں گے خدا کی قسم وہ مجھ پر اسی طرح ... کریں گے جیسا کہ یہودیوں نے شنبہ کے دن روا رکھے تھے۔[1]

... سعید کا خط[2]

... سعید نے امام حسینؑ کو جو خط ارسال کیا تھا اس میں لکھا تھا: میں خدا کی بارگاہ میں اس ... جس میں آپ کی ترقی و سربلندی ہے، مجھے خبر ملی ہے کہ آپ عراق ہجرت کرنا چاہتے ہیں، عراق ... دشمنی کریں گے اس سے میں خدا کی پناہ چاہتا ہوں اگر خوف ہے تو میرے پاس چلے آئیے میں ... امان کا باعث ہوں گا۔[3]

... پہلے مسلمان ہیں جو حبشہ میں پیدا ہوئے اور والد کے ساتھ حبشہ سے مدینہ آئے رسولؐ سے حدیث سنی حفظ کی ... سخی تھے بحرالجود کے نام سے پکارے جاتے تھے ۸۰ھ میں ۹۰ سال کی عمر میں وفات پائی، الاستیعاب ۳ / ۸۸۰، ... ص ۱۱۵،

... یزید بن معاویہ کے زمانہ میں مدینہ کا حاکم تھا مدائنی وغیرہ کے بقول جب اسے امام حسینؑ کی شہادت ... عمرو بن سعید بن العاص اموی نہیں ہے کہ جس نے ابوبکر کی بیعت نہیں کی تھی اگرچہ دونوں کا تعلق بنی امیہ سے تھا

[3] حیات الامام الحسینؑ ج ۳ ص ۳۰،

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas
jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

امامؑ کا جواب

امام حسین علیہ السلام نے عمرو بن سعید کا جواب اس طرح رقم کیا:

اگر یہ خط لکھنے سے تمہارا ارادہ مجھ پر احسان کرنا ہے تو خدا تمہیں دنیا و آخرت میں جزا
لیکن جو شخص لوگوں کو خدا کی طرف بلاتا ہے اور اس کا عمل بھی نیک و پسندیدہ ہو اور وہ خود کو
اسلامی میں سے سمجھتا ہو تو اس کی مخالفت کیوں کی جائے خدا کی امان بہترین امان ہے اور وہ شخص
نہیں لایا ہے کہ جو دنیا میں اس سے نہیں ڈرتا ہے خدائے متعال سے میری دعا ہے کہ دنیا میں ہمیں اپنا
مرحمت کرے تاکہ آخرت میں اس کی امان کا باعث ہو۔[1]

[1] تاریخ ابن عساکر ج ۱۳ ص ۷۰،

چوتھی فصل

مکہ سے کربلا تک

[illegible] عمرو بن سعید بن العاص کو یہ خبر دی گئی کہ امام حسینؑ مکہ سے عراق کی طرف روانہ ہو چکے ہیں [illegible] ان کا تعاقب کر کے گرفتار کیا جائے حکومت کے سپاہی گھنٹوں تعاقب میں ادھر ادھر گھوڑے [illegible] امام حسینؑ کو نہ پا سکے اور واپس مکہ لوٹ آئے۔[1]

[illegible] سمعان کہتے ہیں: جب امام حسینؑ مکہ سے نکلے تو عمرو بن سعید بن العاص نے اپنے بھائی [illegible] سرکردگی میں ایک دستہ بھیجا تاکہ وہ امام حسینؑ کو عراق نہ جانے دیں اور واپس مکہ لے آئیں لیکن [illegible] واپس مکہ آنے سے پہلو تہی کی اس دستہ کی امام حسینؑ کے ساتھیوں سے جنگ ہوئی امامؑ اور آپ [illegible] دلیرانہ مقابلہ کیا اور کوفہ کی سمت اپنا سفر جاری رکھا، اس دستہ نے کہا: کیا خدا کا تقویٰ اختیار [illegible] اور امت سے علیحدہ ہو کر اس کے درمیان تفرقہ اندازی کرو گے؟

امام حسینؑ نے جواب میں یہ آیۃ پڑھی ﴿لِي عَمَلِي وَلَكُمْ عَمَلُكُمْ أَنْتُمْ بَرِيئُونَ مِمَّا أَعْمَلُ [illegible] تَعْمَلُونَ﴾[2]،

[1] [illegible] ص ۱۴۶، [2] میرا عمل میرے لئے اور تمہارا عمل تمہارے لئے ہے جو میں کرتا ہوں تم اس سے بری ہو اور [illegible] سے بیزار و بری ہوں، یونس ۴۱، بحار الانوار ۴۴ ص ۳۶۸،

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ولید بن عتبہ کا خط

جب حاکم مدینہ ولید بن عتبہ کو یہ خبر ملی کہ امام حسینؑ مکہ سے عراق کی سمت روانہ ہو گئے ہیں تو اس نے عبید اللہ بن زیاد کو اس مضمون کا خط لکھا:

امابعد! حسینؑ عراق کی طرف روانہ ہو چکے ہیں یہ فاطمہ بنت رسولؐ کے بیٹے ہیں، اے ابن زیاد ہوشیار رہنا تمہاری طرف سے انہیں کوئی تکلیف نہ پہنچ جائے اگر ایسا کرو گے تو تمہیں اور تمہارے خاندان کو اتنا نقصان پہونچے گا کہ جس کی تلافی کسی چیز سے نہیں ہو سکے گی اور رہتی دنیا تک کوئی فراموش نہیں کرے گا۔

عبید اللہ بن زیاد نے ولید کے خط کو اہمیت نہ دی[1]

راستوں کی ناکہ بندی

عبید اللہ بن زیاد کو اطلاع ملی کی امام حسینؑ کوفہ آ رہے ہیں اس نے پہلے حصین بن اسامہ تمیمی جشیش بن مالک کو فوج کے ایک دستہ کا سپہ سالار بنا کر روانہ کیا اس نے قادسیہ میں پڑاؤ ڈالا اور خفان تک اور قطقطانہ سے لعلع[2] تک فوج بھر دی[3] اور حکم دیا کہ واقصہ[4] سے شام تک کی ناکہ بندی کر دی جائے، اس علاقہ سے نکلنے یا اس میں داخل ہونے کی اجازت نہیں دیتے تھے، امام حسینؑ نے دیہاتیوں سے اس ناکہ بندی کے بارے میں معلوم کیا تو انہوں نے بتایا: خدا کی قسم ہم نہیں توڑ سکتے ہم میں اس کام کی طاقت نہیں ہے امامؑ نے اپنا سفر جاری رکھا[5]

---

1. مثیر الاحزان ص ۹۰،
2. لعلع کوفہ وبصرہ کے درمیان کسی پہاڑ یا کسی منزل کا نام ہے۔ مراصد الاطلاع ج۳ ص ۱۲۰۵
3. انساب الاشراف ج۳ ص ۱۶۷، 4. واقصہ مکہ سے عراق کے راستہ میں واقع ایک جگہ کا نام ہے۔
5. ارشاد شیخ مفید ج ۲ ص ۷۲،

...نے علی بن یزید سے اور انہوں نے علی ابن الحسینؑ سے نقل کیا ہے کہ آپ نے فرمایا: ...کے بعد کسی منزل پر قیام نہیں کیا جب ہم وہاں سے روانہ ہوئے تو میرے والد ...جانے کا واقعہ دہرار ہے تھے ایک روز کہنے لگے خدا کے نزدیک دنیا اتنی ہی پست ...اسرائیل کی ایک بدکار عورت کو یحییٰ بن زکریا کا سر ہدیہ میں دیا[1]

...کا خط یزید کے نام

...سعید کو یہ خبر ملی کہ امام حسینؑ کوفہ کی سمت کوچ کر گئے ہیں تو اس نے یزید بن معاویہ ...کا خط پڑھ کر یہ شعر پڑھا،

لَا تَرْزَ قَبْرَ الْعَدُوِّ فَإِنَّهُ ... يَزُرْكَ عَدُوٌّ أَوْ يَلُومَنْكَ كَاشِحٌ[2]

...عبید اللہ بن زیاد کو ایک خط لکھا جس کا مضمون یہ ہے:

...کہ حسینؑ کوفہ کیلئے روانہ ہو چکے ہیں تیرا عہدہ و شہر حسینؑ کے مسئلہ سے جڑا ہوا ...تم ان کے سامنے کھڑے ہو اس سلسلے میں تم یا غلام بن جاؤ گے یا آزادی حاصل کرو گے[3]

...ص ۵۰۲،
...نہیں جاؤ گے اور اس کی قبر کی زیارت نہیں کرو گے تو وہ خود تمہارے پاس آ جائے گا یا دشمن تمہیں ...
...ص ...
...ص ۱۶۹،

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

مکہ سے کربلا تک کی منزلیں

امام حسین علیہ السلام نے مکہ سے کربلا تک بیس اور بعض کے قول کے مطابق اس سے ... منزلیں طے کی ہیں، ان منازل پر قابل توجہ ملاقاتیں کی ہیں، ذیل میں ہم ان منازل کا ذکر کرتے ہیں [1]

① ابطح [2]

ابطح، مکہ اور منیٰ کے درمیان واقع ہے درحقیقت یہ نشیبی علاقہ ہے جہاں سے منیٰ کا ... کی ابتدا منیٰ کا علاقہ اور انتہا مقبرۂ معلیٰ ہے، یہ حجون نام کا ایک قبرستان ہے، یہاں امام ... بن ثبیط بصری سے، کہ جس کا تذکرہ پہلے گذر چکا ہے، ملاقات کی [3]

---

[1] منازل کی یہ ترتیب ہم نے مرحوم قزوینی کی کتاب الامام الحسینؑ واصحابہ کے مطابق بیان کی ہے

[2] ابطح اس جگہ کو کہتے ہیں جہاں سے پانی بہتا ہے لیکن یہاں وہ جگہ مراد ہے جو مکہ و منیٰ کے ... منیٰ سے نزدیک ہے، معجم البلدان ج ۱ ص ۷۴،

[3] الامام الحسینؑ واصحابہ ص ۱۵۰،

② تنعیم [1]

جب امام حسین علیہ السلام تنعیم پہونچے تو وہاں ایک قافلہ دیکھا جو یمن سے آیا تھا، قافلہ والوں ... اصحاب کے اثاثہ کے لئے اونٹ کرایہ پر لئے اور ان سے فرمایا: جو ہمارے ساتھ آنا چاہتا ہے آئے ... دیں گے اور اچھی باتیں بھی بتائیں گے جو راستہ ہی میں ہم سے جدا ہونا چاہے گا ہم اسے اتنا کرایہ ... اس نے راستہ طے کیا ہوگا، چنانچہ ایک جماعت امامؑ کے ہمراہ ہوگئی اور بعض جدا ہو کر اپنی راہ ...

③ صفاح [3]

... کربلا کی طرف بڑھتا رہا یہاں تک کہ صفاح، پہونچا وہاں فرزدق شاعر امامؑ سے ملاقات ... اور عرض کی آپؑ خدا سے جو بھی طلب کریں گے وہ آپ کو عطا کرے گا، امام حسین علیہ السلام ... رخ کیا اور فرمایا: مجھ سے اہل عراق کے بارے میں بات کرو،

فرزدق نے کہا: آپؑ نے جاننے والے سے پوچھا ہے، لوگوں کے دل آپ کے ساتھ اور ان کی تلواریں ... اور فیصلہ آسمانوں میں ہوتا ہے اور جو خدا چاہتا ہے وہی ہوتا ہے،

---

[1] ... جو حرم کے حدود سے باہر مدینہ کے راستوں میں واقع ہے عمرہ کے لئے اہل مکہ یہیں سے احرام باندھتے ہیں، مراصد الاطلاع ... ارشاد مفید ج ۲ ص ۶۸،

[3] ... جگہ کا نام ہے جو حنین اور حرم کی اس نشانی کے درمیان واقع ہے جو کہ مکہ میں داخل ہونے والے کے بائیں جانب ... حسین بن علیؑ سے ملاقات کی تھی، معجم البلدان ج ۳ ص ۴۱۲،

... امام حسینؑ سے ملاقات کی تھی اس میں اختلاف ہے ذہبی کہتے ہیں، ذات عرق، میں، خوارزمی شقوق میں ... کہ زبالہ، میں کی تھی بظاہر انہوں نے آپ سے ملاقات صفاح میں کی تھی،

jabir.abbas@yahoo.com
www.Sabeel-e-...
Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

امام حسین علیہ السلام نے فرمایا: تمہاری بات صحیح ہے، سب امور خدا ہی کے اختیار میں ہیں اس کی نئی شان ہے اگر خدا کا فیصلہ ہماری مراد کے مطابق ہوگا تو ہم اس کی نعمت پر شکر ادا کریں گے قضائے ہمارے اور ہماری آرزوؤں کے درمیان جدائی ڈال دے گی تو بھی ہم اس سے شکر ادا کر کے طلب کریں گے، جو شخص خلوص کے ساتھ عمل انجام دیتا ہے اور اس کے عمل سرچشمہ تقوائے الٰہی ہو وہ خدا کے نزدیک فراموش نہیں کیا جاتا ہے [۱]

⑷ وادی عقیق

۱۲ رذی الحجہ سنیچر کے دن امام حسینؑ وادی عقیق [۲] پر پہونچے، اسی منزل پر عبداللہ ابن جعفر کے بیٹے عون اور محمد اپنے والد کا خط لیکر امام حسینؑ کی خدمت میں حاضر ہوئے، خط میں اس کی درخواست کی گئی تھی کہ آپ کوفہ نہ جانے کا ارادہ ملتوی کر دیجیے اور واپس مکہ تشریف لے آئیں اس خط کو لیکر عبداللہ ابن جعفر عمرو بن سعید، حاکم مکہ، کے پاس گئے اور امام حسینؑ کیلئے امان حاصل کی اور یہ امان نامہ خط کے ساتھ عمرو بن سعید کے بھائی کے بدست امام حسینؑ کے پاس روانہ کیا، خود عبداللہ بھی آئے اور اس منزل میں آپ سے ملاقات کی اور آپ کے سامنے امان نامہ پڑھا،

امام حسینؑ نے مکہ واپس لوٹنے سے انکار کر دیا اور فرمایا: میں نے رسولؐ کو خواب میں دیکھا ہے انہوں نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں اپنے سفر کو جاری رکھوں اور میں اس کام کو ضرور انجام دوں گا جس کا مجھے رسولؐ نے حکم دیا ہے، امام حسینؑ نے عمرو بن سعید کے خط کا جواب لکھا، عبداللہ بن جعفر، یحیٰی ابن سعید کے ساتھ واپس چلے گئے جبکہ عبداللہ کے دو بیٹے امام حسینؑ کے پاس ہی رہ گئے انہوں نے اپنے بیٹوں سے تاکید کی تھی کہ ہر جگہ امام کے ساتھ رہیں لیکن خود نے معذرت چاہی اور واپس چلے گئے [۳]

---

[۱] تاریخ الخلیفہ ابن الخیاط ص ۲۲۱، تاریخ کامل ابن اثیر ج ۴ ص ۴۰، العقد الفرید ج ۴ ص ۱۷۱، [۲] عقیق کا اطلاق مختلف مقامات پر ہوتا ہے لیکن اس وادی عقیق سے مراد جہاں امام حسینؑ نے قیام کیا تھا، وہ منزل ہے جسے وادی مبارک کہتے ہیں مکہ سے نزدیک ہے اس کا کچھ حصہ ہے جو کہ اہل عراق کا میقات ہے، معجم البلدان ج ۴ ص ۳۹، [۳] ابصار العین ص ۳۹، الامام الحسین واصحابہ ص ۱۶۸،

وادی صفراء [۱]

اس منزل پر امام حسینؑ ۱۳ رذی الحجہ کو بروز اتوار پہونچے تھے «حدائق الوردیہ» میں بیان ہوا ہے کہ «صفراء» کا پانی «ینبع» کی طرف بہتا ہے یہ وادی جہنیہ، انصار، بنی فہر اور ہند خاندان کی ہے مجمع اور عباد بن مہاجر «جہنیہ» کی منزل میں مدینہ کے اطراف میں تھے اور جب امام حسینؑ مکہ سے روانہ ہو کر یہاں پہنچے تو مجمع اور عباد نے اسی مقام پر امام حسینؑ سے ملاقات کی اور آپ کے ہمسفر ہو گئے اور کربلا میں درجۂ شہادت پر فائز ہوئے [۲]

ذات عرق [۳]

۱۴ رذی الحجہ بروز پیر امام حسینؑ ذات عرق پر پہنچے اور بشر بن غالب جو کہ قبیلۂ اسد سے تھا آپ سے ملاقات کی اور اہل کوفہ کے حالات معلوم کئے اس نے جواب دیا: ان کے دل آپ کے ساتھ اور تلواریں بنی امیہ کے ساتھ ہیں،

آپ نے فرمایا: تم سچ کہتے ہو [۴] ریاشی نے راوی سے یہ حدیث نقل کی ہے: میں حج بجالایا میں اپنے ساتھیوں سے جدا ہو گیا اور تنہا اپنا سفر جاری رکھا، اثناء راہ میں مجھے کچھ خیمے نظر آئے، میں ان کی طرف گیا اور ایک پیرو چکر پوچھا: یہ کسکے خیمہ ہیں،

انہوں نے بتایا حسینؑ کے میں نے کہا: علیؑ و فاطمہؑ زہرا کے بیٹے کے؟ کہا ہاں، میں نے کہا آپ کا

---

[۱] یہ مدینہ کے نواح میں ہے یہاں زراعت و کھجور ہوتی ہے رسولؐ یہاں سے صرف ایک مرتبہ گزرے ہیں صفراء کے مضافات میں پہاڑ ہیں، معجم البلدان ج ۳ ص ۴۱۲، [۲] الامام الحسینؑ واصحابہ ص ۱۵۹، [۳] ابصار العین ص ۱۱۵، ذات عرق ایک منزل ہے جہاں سے عراق کے حاجی احرام باندھتے ہیں یہ تہامہ اور نجد کے درمیان حد فاصل ہے، مراصد الاطلاع ج ۲ ص ۹۳۲، [۵] مثیر الاحزان ص ۴۲،

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

خیمہ کون سا ہے، اہل قافلہ نے اشارہ سے بتایا، اور آپؑ کے خیمہ کی طرف روانہ ہوگیا میں نے دیکھا حسینؑ در خیمہ سے ٹیک لگائے بیٹھے ہیں اور کوئی نوشتہ پڑھ رہے ہیں میں نے سلام کیا آپ ... عرض کی، فرزند رسولؐ! میرے ماں باپ آپ پر قربان اس خشک سرزمین پر اترنے کا باعث ...

فرمایا: میں بنی امیہ کے خوف سے یہاں اترا ہوں اور یہ اہل کوفہ کے خط ہیں لیکن جن لوگوں ... ہیں وہی مجھے قتل کریں گے اور اس جرم کے مرتکب ہوجانے کے بعد وہ خدا کے عذاب سے ... ہر حرام و برا فعل انجام دیں گے اس وقت خدا ایک شخص کو ان کی طرف بھیجے گا جو انہیں تہہ ... اور اس حد تک کچل دے گا کہ وہ قوم امہؑ سے بھی زیادہ ذلیل ہوجائیں گے [۲]

⑦ حاجر من بطن الرمہ [۳]

۱۵ ذی الحجہ بروز منگل، امام حسینؑ حاجر بطن الرمہ پہنچے [۴] اس منزل سے امام حسینؑ ... مسہر صیداوی و بعض نے کہا ہے کہ اپنے رضاعی بھائی عبداللہ بن یقطر، کو اہل کوفہ کے پاس بھیجا ... آپ کو مسلم ابن عقیل کی شہادت کی خبر نہیں ملی تھی، جو خط آپ نے اہل کوفہ کو تحریر کیا اس کا مضمون ...

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یہ خط حسین بن علیؑ کی طرف سے مومنین اور مسلمین کے نام ہے،

سلام علیکم

خدائے واحد کی حمد کے بعد واضح ہو کہ میرے پاس مسلم ابن عقیل کا خط پہونچا ...

---

[۱] قوم امہ، سے مراد قوم سبا ہے، [۲] البدایہ والنہایہ ج ۸ ص ۱۸۳، بحار الانوار ۴۴ ص ۳۶۸،

[۳] بطن الرمہ وہ منزل ہے جہاں کوفہ اور بصرہ کے لوگ ایک ساتھ پہنچتے ہیں اور وہاں سے مدینہ کی طرف روانہ ... الاطلاع ج ۲ ص ۶۴۳، [۴] الامام الحسین واصحابہ ص ۱۶۱،

... تمہارے اہل حل وعقد اور باحیثیت لوگوں نے ہماری مدد کرنے اور ہمارا حق دلوانے کا وعدہ کیا ہے بارگاہ خدا میں دعا ہے کہ ہمارے اوپر احسان کرے اور تمہیں اجر عظیم دے،

میں ۸ ذی الحجہ بروز منگل، ترویہ کے دن، مکہ سے روانہ ہوچکا ہوں، میرا قاصد پہنچتے ہی ... اپنی فعالیت تیز کردینا اور ضروری چیزیں فراہم کرنا انشاءاللہ میں جلد ہی پہنچ جاؤں گا

والسلام علیکم ورحمۃ اللہ [۱]

... صیداوی کا ماجرا

امام حسین علیہ السلام نے خط قیس بن مسہر صیداوی ایسے دلیر کے سپرد کیا [۲] انہوں نے نامہ لیا اور ... پہنچے، ابن زیاد کے مقرر کردہ، ان لوگوں نے جو عراق میں داخل ہونے وہاں سے نکلنے والوں انہیں تفتیش کے لئے روکا، قیس نے اس لئے خط چاک کر دیا تاکہ اس کے مضمون ... سکیں، پولیس والے قیس بن مسہر اور خط کے پرزوں کو عبیداللہ بن زیاد کے پاس لے گئے،

عبیداللہ نے ان سے پوچھا تم کون ہو؟

انہوں نے جواب دیا: میں امیرالمومنین حسین بن علیؑ کے شیعوں میں سے ہوں، عبیداللہ نے کہا:

خط تمہارے پاس تھا تم نے اسے کیوں چاک کیا؟

انہوں نے جواب دیا: تاکہ تم اس کے مضمون سے آگاہ نہ ہوسکو،

عبیداللہ نے کہا: خط کس نے بھیجا تھا اور کس کے پاس لے جا رہے تھے؟

---

[۱] ... ۸ ص ۱۸۱، [۲] قیس بن مسہر بن خالد شریف، دلیر اور اہل بیتؑ کے مخلص شیعوں میں سے ایک تھے، مورخین ... اختلاف ہے کہ امام حسینؑ نے قیس بن مسہر کو کس جگہ سے کوفہ کے لئے روانہ کیا تھا زیادہ تر تواریخ میں یہ ملتا ہے کہ: ... مسہر کو ... بھیجا تھا لیکن بحار الانوار ج ۴۴ ص ۳۸۱، کی عبارت سے ایسا محسوس ہوتا ہے کہ امام حسینؑ نے کربلا ... سے بھیجا تھا،

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

قیس نے کہا: امام حسینؑ نے کوفہ والوں میں سے ایک جماعت کے نام لکھا تھا میں ان کے نام نہیں جانتا،

عبیداللہ غصہ میں آپے سے باہر ہوگیا اور چلایا: خدا کی قسم میں تمہیں اس وقت تک نہیں چھوڑوں گا جب تک کہ تم ان لوگوں کے نام نہیں بتاؤ گے جن کے نام حسینؑ نے خط لکھا تھا یا منبر پر جا کر حسینؑ اور ان کے بھائی پر سب وشتم کرو، تمہاری رہائی کا بس یہی ایک راستہ ہے ورنہ تہہ تیغ کردوں گا،

قیس نے جواب دیا: میں اس جماعت کو نہیں پہچانتا ہاں میں تمہاری دوسری بات کہنے کو تیار ہوں،

عبیداللہ نے یہ سوچ کر کہ وہ موت سے ڈر گئے قیس کی بات مان لی اور حکم دیا کہ شہر والے مسجد میں جمع ہو جائیں، تاکہ امام حسینؑ کے قاصد کی زبان بنی امیہ کی مدح سنیں، قیس منبر پر گئے حمد خدا، اور محمدؐ و علیؑ اور ان کی اولادؑ پر درود و سلام بھیجنے کے بعد عبیداللہ، اس کے باپ اور حکومت کے ہر چھوٹے بڑے ہتھکنڈوں پر لعنت بھیج کر باآواز بلند کہا: لوگو! حسین بن علی علیہ السلام سب سے بالا ہیں وہ فاطمہؑ بنت رسولؐ کے بیٹے ہیں، انہوں نے مجھے قاصد بنا کر تمہاری طرف بھیجا ہے میں ایک منزل سے ان سے جدا ہو کر تمہارے پاس آیا ہوں تاکہ ان کا پیغام تم تک پہنچادوں ان کی دعوت پر لبیک کہو!

ابن زیاد کے جو مامور افراد یہ ماجرا دیکھ رہے تھے انہوں نے عبیداللہ کو صورتحال سے آگاہ کیا اس نے مکمل طور پر اپنا منصوبہ ناکام ہوتا دیکھا تو وہ غصہ میں آپے سے باہر ہوگیا اور چلایا کہ انہیں محل کی چھت پر لے جا کر نیچے گرادو، اس کے سپاہیوں نے ایسا ہی کیا اور انہیں شہید کر کے ان کی لاش...

امام حسین علیہ السلام کو جب قیس کی شہادت کی خبر ملی تو بہت محزون ہوئے اور فرمایا: اے اللہ ہمارے اور ہمارے شیعوں کے لئے اپنے نزدیک اعلیٰ مقام قرار دے ہمیں اور انہیں کو اپنے جوار رحمت میں جگہ مرحمت فرما، بے شک تو ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے [1]

[1] الفتوح ۵/۱۴۷،

فید

۱۷ ذی الحجہ بروز بدھ امام حسین علیہ السلام منزل "فید" پر پہنچے یہ منزل مکہ و کوفہ کے درمیان ہے یہاں سے مذکورہ دونوں شہروں کا فاصلہ برابر ہے، فید، میں ایک قلعہ ہے جس کے چاروں طرف ... ہے، اس منزل پر حاجی لوگ ضرورت سے زیادہ اپنے زادراہ رکھدیتے تھے اور مکہ سے واپسی پر لے لیتے تھے، فید، والے سال بھر حاجیوں کی سواری کیلئے چارہ جمع کرتے تھے اور حج کے زمانہ میں فروخت کرتے تھے۔

اجفر [2]

۱۸ ذی الحجہ بروز جمعرات امام حسین علیہ السلام اس منزل پر پہنچے [3] یہاں عبداللہ بن مطیع سے ملاقات ہوئی جو امام حسینؑ سے قبل اس منزل پر پہنچ چکے تھے آپ کو دیکھا تو قریب آئے اور کہا: فرزند رسولؐ میرے ماں باپ آپ پر قربان جائیں، کس وجہ سے آپ یہاں تشریف لائے ہیں؟

امام حسینؑ نے فرمایا: معاویہ کے مرنے کے بعد لوگوں نے مجھے خط لکھکر بلایا ہے عبداللہ بن مطیع نے کہا: فرزند رسولؐ آپ کو خدا کی قسم اس چیز سے دست کش ہو جائیے تاکہ اسلام کی عظمت محفوظ رہے خدا کی قسم دے کر کہتا ہوں کہ قریش و عرب کی عظمت و حرمت کو پامال نہ ہونے دیجئے خدا کی قسم اگر آپ بنی امیہ سے حکومت طلب کریں گے تو وہ آپ کو قتل کردیں گے اور آپ کے بعد انہیں کسی کا خوف نہیں ہے خدا کی قسم یہ اسلام و عرب کا قتل ہوگا ایسا نہ کیجئے کوفہ نہ جائیے اور بنی امیہ کے ... لیکن امام حسینؑ نے اس کی بات کی پروا نہ کی [4]

[1] ... ص ۱۷۲، [2] اجفر جفر کی جمع اور کنویں کا نام ہے یہ منزل فید اور خزیمیہ کے درمیان واقع ہے زمخشری کہتے ہیں کہ اجفر ... بنی جزیمہ نے بنی یربوع سے لیا ہے، [3] الامام الحسین واصحابہ ص ۱۷۳، [4] ارشاد مفید ۲/۷۱، لیکن بعض ... نے مدینہ سے مکہ کی طرف روانگی کے وقت امام حسینؑ سے ملاقات کی تھی،

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

⑩ خزیمیہ[1]

۱۸/ ذی الحجہ بروز جمعہ امام حسینؑ اس منزل پر پہنچے اور ایک دن رات یہاں قیام [illegible] وقت جناب زینبؑ آپ کے پاس آئیں اور عرض کی: بھائی کیا میں آپ سے وہ بات [illegible] کل رات سنی ہے،

فرمایا: میں آدھی رات کے وقت خیموں سے باہر نکلی تو میں نے ہاتف کو یہ کہتے [illegible]

أَلَا يَا عَيْنُ فَاحْتَفِلِي بِجَهْدِ ۔۔۔ وَمَنْ يَبْكِي عَلَى الشُّهَدَاءِ بَعْدِي

عَلَىٰ قَوْمٍ تَسُوقُهُمُ الْمَنَايَا ۔۔۔ بِمِقْدَارٍ إِلَىٰ إِنْجَازِ وَعْدِ[2]

امام حسینؑ نے فرمایا: بہن جو خدا نے مقدر کیا ہے وہ ہو کے رہے گا۔[3]

⑪ شقوق[4]

۲۰/ ذی الحجہ بروز اتوار امام حسینؑ اس منزل پر پہنچے کیونکہ منزل خزیمیہ پر بھی آپ [illegible] رات دن قیام کیا تھا۔[5]

اس منزل پر امام حسینؑ نے دیکھا کہ ایک آدمی کوفہ کی طرف سے آرہا ہے آپ نے [illegible] کوفہ کے بارے میں سوال کیا، اس نے وہاں کے حالات بیان کئے امام حسینؑ نے فرمایا: [illegible] وہی ہوگا جو اسے منظور ہوگا، ہمارے پروردگار کی ہر روز نئی شان ہے اگر ہم پر قضائے خدا [illegible]

---

[1] خزیمیہ حاجیوں کی منزلوں میں سے ایک منزل ہے جو ثعلبیہ کے بعد پڑتی ہے یہ خزیمہ بن خازم کی طرف منسوب ہے [illegible]

[2] اے آنکھ اشک فشانی کی کوشش کر میرے بعد ان شہیدوں پر کون روئے گا جن لوگوں کو موت لئے پھر رہی ہے گویا [illegible] تاکہ اس کا وعدہ پورا ہو جائے ابن قولویہ نے باب نوحہ پر یان بر امام حسینؑ میں ام سلمہ سے نقل کیا ہے کہ جب امام حسینؑ [illegible] اس وقت یہ اشعار پریوں سے سنے گئے تھے۔ کامل الزیارات ۹۳،

[3] بحار الانوار ۴۴/ ۳۷۲،

[4] شقوق منزل ہے جو کہ کوفہ سے مکہ جاتا ہے یہ واقصہ کے بعد پڑتی ہے، معجم البلدان ج ۳ ص ۳۵۶،

[5] الامام الحسین واصحابہ ص [illegible]

[illegible] ادا کریں گے اور اس کے شکر کی ادائیگی کیلئے اسی سے مدد طلب کریں گے اور اگر خدا کی قضا [illegible] آرزوں کے درمیان حائل ہوگئی تو جس کی نیت خالص ہے اور حق کا دامن تھامے [illegible] رحمت سے دور نہیں رہے گا اس کے بعد یہ اشعار پڑھے

فَإِنْ تَكُنِ الدُّنْيَا تُعَدُّ نَفِيسَةً ۔۔۔ فَدَارُ ثَوَابِ اللهِ أَعْلَىٰ وَأَنْبَلُ

وَإِنْ تَكُنِ الْأَمْوَالُ لِلتَّرْكِ جَمْعُهَا ۔۔۔ فَمَا بَالُ مَتْرُوكٍ بِهِ الْحُرُّ يَبْخَلُ

وَإِنْ تَكُنِ الْأَرْزَاقُ قِسْماً مُقَدَّرًا ۔۔۔ فَقِلَّةُ حِرْصِ الْمَرْءِ فِي الْكَسْبِ أَجْمَلُ

وَإِنْ تَكُنِ الْأَبْدَانُ لِلْمَوْتِ أُنْشِئَتْ ۔۔۔ فَقَتْلُ امْرِىءٍ بِالسَّيْفِ فِي اللهِ أَفْضَلُ

عَلَيْكُمْ سَلَامُ اللهِ يَا آلَ أَحْمَدٍ ۔۔۔ فَإِنِّي أَرَانِي عَنْكُمْ سَوْفَ أَرْحَلُ(۱)(۲)

[illegible] الفتوح کوفی میں مرقوم ہے کہ اس منزل پر فرزدق نے امام حسینؑ سے ملاقات کی تھی گذشتہ صفحات [illegible] فرزدق نے منزل صفاح پر امام حسینؑ سے ملاقات کی تھی، لیکن سید بن طاؤس [illegible] مذکورہ بالا اشعار آپ نے فرزدق کے سوال کے جواب میں پڑھے تھے، فرزدق نے کہا: [illegible] کیوں جا رہے ہیں؟ وہاں کے لوگوں پر کیوں اعتماد کرلیا ہے جبکہ انہوں نے ہی آپ کے [illegible] مسلم بن عقیل کو شہید کیا ہے؟

[illegible] نے رو کر کہا: خدا مسلمؑ پر رحمت نازل کرے، مسلم خدا کی جنت و رحمت میں پہنچ گئے [illegible] جو ہماری ذمہ داری ہے وہ باقی ہے اس کے بعد آخری شعر کے علاوہ مندرجہ بالا اشعار نقل

[illegible] گراں قیمت ہے تو جزائے خدا کی جگہ جنت اس سے زیادہ قیمتی ہے اگر مال جمع کرنے کا نتیجہ اسے دنیا ہی میں چھوڑ دینا ہے [illegible] خرچ کرنے میں کیوں بخل کرتا ہے؟ اگر لوگوں کا رزق مقدر ہو چکا ہے تو پھر بہترین چیز یہ ہے کہ روزی کمانے [illegible] بدن موت کے لئے پیدا ہوئے ہیں تو آدمی کا راہ خدا میں تلوار سے قتل ہو جانا افضل ہے، سلام ہو [illegible] میں عنقریب تمہارے پاس سے چلا جاؤں گا، مناقب ابن شہر آشوب ج ۴ ص ۹۵،

[illegible]

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

(۱۴) زرود

۲۱/ ذی الحجہ بروز بیر امام حسینؑ کا قافلہ زرود[1] پر پہونچا اور وہاں کچھ دیر توقف کیا

زہیر بن قین سے ملاقات

امام حسینؑ کی خیمہ گاہ سے کچھ فاصلہ پر زہیر بن قین بجلی خیمہ زن تھے، یہ عثمانی شمار ہوتے تھے حج کر کے کوفہ واپس آرہے تھے[2] قبیلہ بنی فزار اور بجیلہ کے بعض لوگوں نے نقل کیا ہے کہ ہم مکہ سے زہیر کے ساتھ واپس لوٹ رہے تھے اثناء راہ میں ہم نے کچھ راستہ امام حسین علیہ السلام اور ان کے اصحاب کے جب امام حسینؑ نے ایک جگہ قیام کیا تو ہم بھی دوسری جگہ خیمہ زن ہوگئے، لیکن بعض منازل پر جہاں کا قافلہ اترا ہمیں بھی مجبوراً وہیں اترنا پڑا، ہم منزل زرود پر زہیر بن قین کے ساتھ بیٹھے کھانا کہ ناگہاں ہمارے پاس امام حسینؑ کا قاصد آیا اور سلام کے بعد کہنے لگا: اے زہیر بن قین: مجھے الحسینؑ نے آپ کے پاس بھیجا ہے اور آپ کو ملاقات کے لئے بلایا ہے،

ہم سب کھانا بھول گئے اور ایک سناٹا سا چھا گیا زہیر کی بیوی "دیلم بنت عمرو"[3] سبحان اللہ! فرزند رسولؐ نے تمہیں قاصد بھیج کر بلایا ہے اور تم جانے میں پس و پیش کر رہے ہو اگر چلے جاؤ گے اور ان کی بات سن لو گے تو کیا ہو جائے گا،

زہیر اپنی جگہ سے اٹھے، امامؑ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور تھوڑی دیر بعد شاداں و فرحاں لوٹ آئے اور کہا: یہاں سے خیام اکھاڑ کر اور اسباب سمیٹ کر امام حسینؑ کے خیموں کے پاس

---

[1] زرود ثعلبیہ اور خزیمیہ کے درمیان ایک جگہ ہے جو کوفہ کے حاجیوں کے راستے میں پڑتی ہے، خزیمیہ سے ایک میل ... ج ۴ ص ۱۳۷، اور مراصد الاطلاع میں آیا ہے کہ زرود مکہ کے راستے میں ثعلبہ کے بعد ایک جگہ ہے یہاں قصر اصفر ہے شاید اس کو ... اس میں کنویں بھی ہیں مراصد الاطلاع ج ۲ ص ۶۶۳،

[2] حیات الامام الحسینؑ ج ۳ ص ۷۷، [3] بعض نے زہیر بن قین کی بیوی کا نام "دلھم" لکھا ہے، ابصار العین ص ...

... اپنی بیوی سے کہا: میری طرف سے تمہیں طلاق ہے، مجھے یہ پسند نہیں کہ میری طرف سے ... میں نے آج سے یہ قصد کر لیا ہے کہ امام حسینؑ کی رکاب میں رہوں گا اور ان پر اپنی ... اس کے بعد کچھ اناج و مال اپنی بیوی کے سپرد کیا اور ان کو ان کے چچازاد بھائیوں کے ... منزل مقصود تک پہنچا دیں، زہیر کی بیوی اٹھی اور روتے ہوئے شوہر کو رخصت کیا اور ... حافظ و مددگار ہے خدا کرے یہ سفر آپ کو راس آئے قیامت کے روز امام حسینؑ کے نانا کی ... اس ایثار کا ذکر کیجئے گا[1]

... بیوی سے الوداع کہنے کے بعد اپنے ساتھیوں سے کہا تم میں سے جو میرے ساتھ آنا چاہتا ہے ... یہ تم سے آخری ملاقات ہے، اس کے بعد انہوں نے اپنے ساتھیوں کے سامنے ایک حدیث ... بلنجر[2] میں جنگ کی اور خدا نے ہمیں فتح عطا کی اور مال غنیمت بھی ملا، سلمان باہلی[3] نے ... میں سلمان فارسی آیا ہے، ہم سے کہا: کیا تم یہ کامیابی اور مال غنیمت حاصل کر کے خوش ہوگئے ... انہوں نے کہا: سید شباب آل محمدؐ کی خدمت میں حاضر ہونے اور ان کی رکاب میں جنگ کرنے ... اس سلسلے میں تمہیں جو غنیمت ملے گی اس پر اس سے زیادہ خوش ہونا اب میں تمہیں خدا کے سپرد ...

... سعید حج کے سفر میں زہیر کے ساتھ تھے انہوں نے روایت کی ہے کہ: زہیر امام حسینؑ کی ... آپ نے فرمایا: میں کربلا میں شہید کیا جاؤں گا اور انعام حاصل کرنے کی امید میں حر بن قیس میرا ... جائے گا لیکن یزید اسے کچھ بھی نہیں دے گا[4]

---

[2] بلنجر دریائے خزر کے نواح میں ایک شہر ہے، مراصد الاطلاع ج ۱ ص ۲۲۰،

[3] ... رسولؐ کے صحابی تھے شریح قاضی سے پہلے انہیں عمر بن خطاب نے کوفہ کا قاضی مقرر کیا تھا چالیس دن کوفہ ... کوئی بھی ان کے پاس نہیں آیا انہیں کو سلمان الخلیل بھی کہتے ہیں، بلنجر کی جنگ میں فوج کے سپہ سالار تھے ۳۱ھ ... مارے گئے، الاستیعاب ج ۲ ص ۶۳۲،

... دلائل الامامہ ص ۷۴،

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

(۱۴) ثعلبیہ[1]

۲۲ ذی الحجہ بروز منگل امام حسین ؑ ثعلبیہ پہنچے[2]

عبداللہ بن سلیمان اور منذر بن مشمعل اسدی نے روایت کی ہے کہ ہمارا ارادہ یہ تھا کہ جب ہم [illegible] انجام دے چکیں گے تو راستہ میں امام حسین ؑ کی خدمت میں پہونچیں گے اور حالات وکوائف ان سے [illegible] چنانچہ ہم نے تیزی سے راستہ طے کیا اور منزل زرود پر پہنچ گئے، ابھی سامان اتارا ہی تھا کہ اچانک گرد و غبار میں سے اہل کوفہ میں سے ایک شخص نکلا اور جب اس نے امام حسین علیہ السلام کو دیکھا تو وہ [illegible] سے ایک طرف ہٹ گیا، امام حسین ؑ نے تھوڑا سا توقف کیا، گویا آپ اس سے ملاقات کرنا چاہ [illegible] نہ ہو سکی آپ نے بھی اپنا سفر جاری رکھا ہم نے آپس میں کہا: اس شخص کے پاس چلنا چاہیے اور کو [illegible] وکوائف معلوم کرنے چاہئیں چنانچہ ہم نے اس کے پاس جا کر سلام کیا،

اس نے کہا: وعلیکم السلام

ہم نے پوچھا: آپ کا تعلق کس خاندان سے ہے؟

اس نے کہا: اسدی ہوں،

ہم نے کہا: ہم بھی اسدی ہیں، آپ کا اسم گرامی؟

کہا: بکر بن فلاں[3]

ہم نے بھی اپنا نام و نسب بیان کیا اور پوچھا: کوفہ کی کیا خبر ہے؟

اس نے کہا: جب میں کوفہ سے چلا تھا اس وقت امام حسین ؑ کے سفیر مسلم بن عقیل ؑ اور [illegible]

---

1. ثعلبیہ ایک جگہ ہے جو مکہ جانے والوں کے راستہ میں منزل شقوق کے بعد پڑتی، یہاں بنی اسد کے ثعلبہ نام کے آدمی [illegible] تھا اسی لئے اسے ثعلبیہ کہتے ہیں، معجم البلدان ج ۱ ص ۲۹۶،

2. الامام الحسین ؑ و اصحابہ ج ۱ ص ۲۲۶، 3. بعض نے اس شخص کو بکیر بن شعبہ بیان کیا ہے، الامام الحسین ؑ و اصحابہ [illegible]

[illegible] میں نے خود دیکھا ہے کہ ان کی لاش کو بازار میں گھسیٹا جا رہا ہے،

[illegible] ہم اس کے ساتھ امام حسین ؑ کی خدمت میں پہونچے اور آپ کی مصاحبت اختیار کر لی یہاں تک [illegible] امام حسین ؑ منزل ثعلبیہ پر اترے، ہم آپ ؑ کی خدمت میں شرفیاب ہوئے سلام کیا [illegible] سلام کا جواب دیا ہم نے کہا: یرحمک اللہ، ہم ایک خبر بیان کرنا چاہتے ہیں چاہیں تو کھلم کھلا [illegible] طور پر عرض کریں،

[illegible] امام حسین ؑ نے ہمیں اور اپنے اصحاب کو دیکھا اور فرمایا: میں اس خبر کو مخفی نہیں رکھوں گا ہم نے عرض کیا [illegible] ہماری طرف آ رہا تھا اسے آپ نے دیکھا تھا فرمایا: ہاں! ہم نے کہا: وہ ہمارے قبیلہ اسد سے [illegible] صاحب رائے عقل مند اور سچا آدمی ہے وہ کہہ رہا تھا کہ مسلم ابن عقیل ؑ اور ہانی بن عروہ کو قتل [illegible] اپنی آنکھ سے دیکھا ہے کہ ان کے پیروں میں رسی باندھ کر بازار میں گھسیٹا گیا ہے،

[illegible] امام حسین ؑ نے کہا: انا للہ وانا الیہ راجعون، رحم اللہ علیھما، کئی بار اس کلمہ کو جاری کیا اس کے [illegible] آپ کو خدا کی قسم ہمیں سے اپنے اہلبیت ؑ کے ساتھ واپس لوٹ جائیے کوفہ میں کوئی آپ کا [illegible] کہ کہیں اہل کوفہ آپ کے خلاف نہ اٹھ کھڑے ہوں،

[illegible] امام حسین ؑ نے عقیل ؑ کے بیٹوں کی طرف دیکھا اور معلوم کیا مسلم ؑ مارے جا چکے ہیں اب تمہارا کیا مشورہ ہے [illegible] خدا کی قسم ہم واپس نہیں جائیں گے یا ان کا انتقام لیں گے یا ہم بھی درجہ شہادت پر فائز ہوں گے [illegible] امام حسین ؑ نے ہماری طرف رخ کر کے فرمایا: ان کے بعد دنیوی زندگی میں کوئی بھلائی نہیں ہے جب ہمیں [illegible] ضرور جائیں گے تو ہم نے کہا: ہم آپ کے لئے خدا سے عافیت طلب کرتے ہیں،

[illegible] فرمایا: رحمکما اللہ خدا تم دونوں پر رحم کرے،

[illegible] امام حسین ؑ کے انصار نے عرض کیا خدا کی قسم کوفہ میں آپ کی اور مسلم ؑ کی حیثیت میں بہت [illegible] کوفہ تشریف لے جائیں گے تو لوگ والہانہ طور پر آپ کی طرف آئیں گے امام حسین ؑ نے سکوت کیا

[illegible] ۷۲۔

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

بعض مورخین نے لکھا ہے کہ جب امام حسینؑ کو مسلم بن عقیل کی شہادت کی خبر ملی تو جو لوگ [illegible]
منصب و مقام کی طمع میں آپ کے ساتھ آگئے تھے وہ آپ سے جدا ہو گئے صرف اہلبیت [illegible]
آپ کے ساتھ رہ گئے۔[1]

بعض نے یہ تحریر کیا ہے کہ امام حسینؑ نے مسلم بن عقیلؑ کی شہادت کی خبر سنکر فرمایا: [illegible]
کہ وہ خدا کی رحمت بہشت اور رضوان کی طرف سدھارے انہوں نے بہترین طریقہ سے اپنا فریضہ [illegible]
ہماری ذمہ داری باقی ہے۔[2]

ثعلبیہ کی منزل پر ایک شخص امام حسینؑ کی خدمت میں پہونچا اور آیتہ ﴿يَوْمَ نَدْعُوا [illegible]
بِإِمَامِهِمْ﴾[3] کے سلسلے میں سوال کیا امام حسینؑ نے فرمایا: یعنی وہ امام جو سیدھے راستے کی [illegible]
کی ہدایت کرتا ہے اور لوگ بھی اس دعوت کو قبول کرتے ہیں اور جو پیشوا لوگوں کو گمراہی [illegible]
بلاتا ہے اور لوگ بھی اس کی دعوت قبول کرتے ہیں پہلا گروہ جنت میں اور دوسرا جہنم میں جا [illegible]
فرماتا ہے: ﴿فَرِيقٌ فِي الْجَنَّةِ وَفَرِيقٌ فِي السَّعِيرِ﴾[4] "شوریٰ ۷"

اسی جگہ ایک کوفی امام حسینؑ کے پاس آیا: آپ نے اس سے فرمایا: خدا کی قسم اگر [illegible]
ملاقات ہوتی تو میں اپنے گھر میں جبرئیل کے[5] اثر دکھاتا، اے کوفی سب نے ہم سے علم حا[illegible]
خاندان کے علم سے سیراب ہوئے ہیں کیا وہ جانتے ہیں اور ہم نہیں جانتے؟ یہ ناممکن ہے۔[6]

ثعلبیہ والوں میں سے بجیر نام کے ایک شخص نے بیان کیا ہے کہ امام حسینؑ ثعلبیہ میں [illegible]
گذرے تھے اس وقت میں کمسن تھا میرے بھائی نے امام حسینؑ سے عرض کیا اے فرزند رسول [illegible]

---

[1] بحار الانوار ج ۴۴ ص ۳۷۴، [2] اللہوف ص ۱۴۱،

[3] سورۂ اسراء، [4] مقتل الحسین مقرم ص ۱۷۹،

[5] جبرئیل کے اثر سے مراد وہ جگہ ہے جہاں جبرئیل کھڑے ہو کر رسولؐ کی خدمت میں باریاب ہوتے [illegible]
تھے وہ جگہ ابھی تک مشہور ہے اور اس کے نزدیک جو در ہے اسے باب جبرئیل کہتے ہیں یا نقش قدم مراد ہیں جیسا کہ [illegible]
گھر میں تھا، مراۃ العقول ج ۴ ص ۳۰۷، [6] کافی ج ۱ ص ۳۹۸،

[illegible] میں آپ نے اپنے تازیانے سے اس تھیلے کی طرف اشارہ کیا جس کو ایک شخص اٹھائے
[illegible] خطوط سے بھرا ہوا ہے۔[1]

[illegible] والے تھے صبح کے وقت منزل "ثعلبیہ" پر امام حسینؑ کی خدمت میں شرفیاب ہوئے
[illegible] رسولؐ! کس شخص نے آپ کو حرم خدا اور حرم رسولؐ سے نکل کر یہاں پہونچا دیا؟
[illegible] فرمایا: اے ابوہرہ! بنی امیہ نے ہمارے اموال غصب کئے اور ہماری حرمت پامال کی
[illegible] وہ میرا خون بہانا چاہتے ہیں لہذا میں حرمِ امنِ خدا سے باہر نکل آیا ہوں، خدا کی قسم
[illegible] قتل کرے گا اور خدا انہیں ذلیل کرے گا اور ان کے قتل کے لئے شمشیر براں فراہم
[illegible] کو مسلط کرے گا جو انہیں اس حد تک کچل دے گا کہ یہ قوم سبا سے بھی زیادہ
[illegible] ان پر عورت حکومت کرتی ہے اور ان کے جان و مال کا کوئی لحاظ نہیں کیا جاتا۔[2]

[illegible] عقیل کی ۱۳ سالہ بیٹی امام حسینؑ کی بیٹیوں کے ساتھ رہتی تھیں، رات، دن، انہیں کی
[illegible] جب امام حسینؑ کو مسلمؑ کی شہادت کی خبر ملی تو آپ خیمہ کے اندر گئے مسلمؑ کی بیٹی
[illegible] پر محبت و شفقت سے ہاتھ پھیرا، بنت مسلمؑ نے عرض کیا: فرزند رسولؐ آپ
[illegible] و محبت سے پیش آرہے ہیں جیسے یتیموں کے ساتھ کیا جاتا ہے کیا میرے والد شہید

[illegible] روتے ہوئے فرمایا: تم غم نہ کرو اگر مسلمؑ نہیں تو میں ہوں میں تمہارا باپ میری بہن

[illegible] ص ۲۰۵، [2] اللہوف ص ۷۹، اثبات الھداۃ ج ۲ ص ۵۷۳،

Presented by: Rana Jabir Abbas

[illegible] تمہاری ماں، میری بیٹیاں تمہاری بہنیں اور میرے بیٹے تمہارے بھائی ہیں، مسلمؑ کی بیٹی [illegible] لگی، مسلمؑ کے بیٹوں نے بھی باپ پر گریہ کیا، اس مصیبت پر اہل بیتؑ نے بھی غم منایا [illegible] امام حسینؑ بہت پژمردہ ہوئے۔[1]

نصرانی مسلمان ہوگیا

بعض مقاتل میں مرقوم ہے کہ جب امام حسینؑ "ثعلبیہ" پہنچے تو ایک نصرانی [illegible] کے پاس آیا دونوں نے اسلام قبول کیا اور آپ کے ہمراہ کربلا کی طرف روانہ ہوئے۔[2]

⑭ زبالہؔ

امام حسینؑ بدھ کے دن صبح کے وقت منزل ثعلبیہ سے اپنا قافلہ لیکر روانہ ہو [illegible] زبالہ پر پہونچے، بعض مورخین کا خیال ہے کہ عبداللہؓ بن یقطر، مسلم بن عقیلؑ اور ہانی ابن عروہ [illegible] کو اسی منزل پر ملی تھی آپ نے اپنے اصحاب سے فرمایا: ہمیں ایک افسوس ناک اور دکھ [illegible] ہے کہ مسلمؑ بن عقیل، ہانی بن عروہ اور عبداللہؓ بن یقطر شہید کر دیئے گئے ہیں کوفہ والوں [illegible] ہے تم میں سے جو واپس جانا چاہتا ہے وہ چلا جائے اس کے لئے کوئی بے عزتی نہیں ہے کیونکہ وہ [illegible] نہیں کر رہا ہے،

امام حسینؑ کے جو بے وفا ساتھی تھے وہ آپ کو چھوڑ کر چلے گئے صرف وہی [illegible] تھے جو مدینہ سے آپ کے ہمرکاب تھے ان لوگوں کی بھی مختصر تعداد آپ کے ہمراہ [illegible] امام حسینؑ نے اس لئے یہ کام کیا تھا کہ عرب کا ایک گروہ یہ سمجھ رہا تھا کہ آپ جس [illegible]

---

1. الامام الحسینؑ واصحابہ ص ۱۷۴، 2. الامام الحسین واصحابہ ص ۱۷۰،

3. زبالہ مکہ کے راستے میں ثعلبیہ اور واقصہ کے درمیان ایک مشہور منزل ہے، مراصد الاطلاع ج ۲ ص [illegible]

[illegible] اسلام یہ چاہتے تھے کہ اس راہ پر جو بھی چلے وہ اس کی مشکلات سے باخبر ہو کر چلے۔[1] [illegible] زبالہ پر پہونچے تو وہاں محمد بن اشعث اور عمرو بن سعد کے بھیجے ہوئے قاصد [illegible] آپ کو ایک خط لکھا جس سے مسلمؑ وہانی کی شہادت کی تصدیق ہوگئی جس سے آپؑ بہت [illegible] آپ کو بہت زیادہ رنج و قلق ہوا جب قاصد نے قیس بن مسہر کی اطلاع دی۔[2]

[illegible] مسلمؑ کی شہادت کی خبر ملنے سے قبل "اپنے رضاعی بھائی عبداللہ بن [illegible] انہیں حصین بن نمیر نے گرفتار کر لیا اور عبیداللہ بن زیاد کے پاس لے گیا اس نے [illegible] دارالامارہ کی چھت پر لے جاؤ تاکہ وہ سب کے سامنے حسینؑ اور ان کے والد کو [illegible] دارالامارہ کی چھت پر گئے اور لوگوں کو مخاطب کر کے کہا: لوگو! مجھے بنت [illegible] پاس بھیجا ہے ان کی مدد کرنے میں کوتاہی نہ کرو اور ابن مرجانہ "پر خدا لعنت [illegible] ہو، عبیداللہ نے جب یہ صورتحال دیکھی تو چلا کر کہا: اسے دارالامارہ کی [illegible] روح قفس عنصری سے پرواز کرنا ہی چاہتی تھی کہ آدمی نے آکر آپ کو [illegible] کہا: خدا تجھ سے سمجھے تو نے ایسا کیوں کیا ہے اس نے کہا: میں انہیں آرام

---

1. نفس المہموم ص ۱۸۴،

[illegible] یقطر کی والدہ نے امام حسینؑ کی پرورش کی ہے لیکن آپ نے انکا دودھ نہیں پیا اس لئے [illegible] امام حسین نے اپنی والدہ حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کے علاوہ کسی کا دودھ [illegible]

[illegible] مبارک چوسی ہے، "حاشیہ میں کچھ ترمیم کے ساتھ" ابصار العین ص ۵۲

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اکثر مورخین کا نظریہ ہے کہ "امام حسینؑ کے قاصد" عبداللہ بن یقطر اور قیس بن مسہر صیداوی [illegible]
شہادت کی خبر آپؑ کو منزل زبالہ پر ملی تھی بعض نے لکھا ہے کہ حر بن یزید ریاحی سے ملاقات کے بعد کسی [illegible]
آپؑ کو شہادت کی خبر ملی تھی، لیکن صحیح قول منزل زبالہ والا ہی ہے ہاں یہ ممکن ہے کہ دیگر منازل پر بھی آپؑ کو [illegible]

⑮ القاع [1]

۲۴/ ذی الحجہ تھی، جمعرات کا دن تھا کہ امام حسینؑ منزل القاع پر پہونچے [2]، طبری [illegible]
سے نقل کیا ہے کہ ان کے کسی عزیز "شاید اس عزیز کا نام عمرو بن لوازن ہے [3]" نے امام حسینؑ سے سوال [illegible]
ارادہ ہے؟

امام حسینؑ نے فرمایا کوفہ کا،

اس شخص نے امام حسینؑ سے کہا: میں آپ کو خدا کی قسم دیکر کہتا ہوں کہ آپ واپس [illegible]
کیونکہ آپ کو تلواروں اور نیزوں کا مقابلہ کرنا پڑے گا جن لوگوں نے آپ کے پاس خط و [illegible]
وہ اس جنگ کا تاوان اپنے ذمہ لیں اور آپ کے لئے ابتدائی امور کو انجام دیں تو آپ ان کے [illegible]
کہ یہ ارادہ پسندیدہ ہے اس کے علاوہ کوفہ والوں کے پاس جانا میرے نقطہ نظر سے صحیح نہیں [illegible]

امام حسینؑ نے فرمایا: خدا کے بندے، جو بات تم نے بیان کی ہے وہ مجھ پر پوشیدہ [illegible]
بات صحیح ہے لیکن خدا نے جو مقدر کردیا ہے اسے کوئی نہیں بدل سکتا [4]،

[illegible] الامام الحسین و اصحابہ ص ۱۷۷، ابن قتیبہ اور ابن مسکویہ کہتے ہیں: امام حسینؑ نے عبداللہ بن یقطر کو مسلمؑ کے ساتھ روانہ کیا [illegible] کی بے وفائی دیکھی تو عبداللہ بن یقطر کو امام حسینؑ کے پاس بھیج کر حالات سے آگاہ کیا، حصین بن نمیر نے انہیں گرفتار کیا اور عبیداللہ کے [illegible]

[1] قاع مکہ کے راستے میں ایک منزل ہے جو کہ منزل عقبہ کے بعد واقع ہے وہاں سے منزل زبالہ کے لئے کوچ کیا جاتا ہے، [illegible]

[2] الامام الحسین و اصحابہ ص ۱۷۸،

[3] اعیان الشیعہ ج ۱ ص ۵۹۵، [4] ارباب تواریخ نے اس ملاقات کا ذکر عقبہ کے بعد والی منزل پر کیا [illegible] بیان کیا ہے کہ ہم نے کتاب الامام الحسین و اصحابہ کی عبارت کے لحاظ سے منازل کی ترتیب قرار دی ہے،

[illegible] عقبۃ البطن [1]

[illegible] ذی الحجہ بروز جمعہ امام حسین علیہ السلام اس منزل پر پہونچے [2] ابن عبدربہ نے امام جعفر صادقؑ [illegible] کہ آپ نے فرمایا: جب حسینؑ ابن علیؑ، عقبۃ البطن، سے آگے بڑھے تو اپنے اصحاب سے فرمایا [illegible] قتل کے آثار نظر آرہے ہیں،

[illegible] نے عرض کیا: اے ابوعبداللہ! کیا وجہ ہے؟

[illegible]: اس کی وجہ وہ چیز ہے جو میں نے خواب میں دیکھی ہے،

[illegible] نے معلوم کیا: خواب میں کیا دیکھا ہے؟

[illegible]: میں نے خواب دیکھا ہے کہ مجھ پر درندے حملہ کر رہے ہیں اور ان میں ایک چتکبرہ ہے وہ سب [illegible] [3]

[illegible] زید نے امام صادقؑ سے روایت کی ہے کہ امام حسینؑ نے فرمایا: قسم اس خدا کی کہ جس کے [illegible] میری جان ہے بنی امیہ کو حکومت راس نہ آئے گی مگر یہ کہ وہ مجھے قتل کردیں اور وہ مجھے [illegible]

[illegible] شراف [5]

[illegible] ذی الحجہ بروز سنیچر امام حسینؑ منزل شراف پر پہنچے جو لوگ مکہ سے کوفہ آتے تھے وہ منزل عقبہ [illegible]

[illegible] میں واقصہ کے بعد اور قاع سے پہلے ایک منزل ہے جہاں قبیلۂ بنی عکرمہ کے کنویں ہیں، مراصد الاطلاع ج ۲ ص ۹۶۹

[illegible] و اصحابہ ص ۱۸۰، [3] کامل الزیارات ص ۷۵،

[illegible] زیارات ص ۷۵،

[illegible] اور قرعہ کے درمیان ایک منزل ہے یہ قبیلہ بنی وہب کی طرف منسوب ہے اس منزل پر بہت سے کنویں [illegible] ہے، معجم البلدان ج ۳ ص ۳۳۱،

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کے بعد منزل واقصہ پر پہنچتے تھے لیکن چونکہ منزل شراف پر زیادہ سہولتیں فراہم تھیں خصوصاً [illegible]
تھی لہذا امام حسینؑ نے منزل واقصہ پر جسے واقصۃ الحزن بھی کہتے ہیں، توقف نہ کیا بلکہ منزل شراف [illegible]

ابو مخنف نے عبداللہ بن سلیم اور ایک آدمی نے قبیلۂ بنی اسد سے نقل کیا ہے کہ: امام حسینؑ [illegible]
پر اترے اور سحر کے وقت جوانوں کو حکم دیا کہ یہاں سے زیادہ پانی بھر لو[2] پھر اس منزل سے روانہ [illegible]
صبح سے غروب آفتاب تک چلتے ہی رہے[3] اس کے بعد مغیثہ تک جو کہ حجاز کی آخری منزل [illegible]
قادسیہ تک ، جو کہ عراق کی ابتدائی منزل ہے ، سفر جاری رکھا[4]

عبیداللہ بن زیاد کو جب یہ خبر ملی کہ امام حسینؑ کوفہ کی طرف آرہے ہیں تو اس نے حصین [illegible]
، جو پولیس کا افسر تھا، قادسیہ بھیجا اس نے قادسیہ سے کچھ فاصلہ سے اور ، خفان ، و [illegible]
لعلع ، تک اور واقصہ سے شام و بصرہ کے راستوں پر پولیس لگادی تاکہ راستوں پر سخت نظر [illegible]
آنے جانے والے سے باخبر ہو سکیں،

امام حسینؑ عراق کی سمت بڑھ رہے تھے کہ راستہ میں عرب کے ایک گروہ سے ملاقات [illegible]
سے حالات معلوم کئے انہوں نے کہا: ہم نہ شہر میں داخل ہو سکتے ہیں اور نہ نکل سکتے ہیں،

امام حسینؑ اسی راستے پر گامزن رہے کہتے ہیں کہ حصین بن نمیر کو چار ہزار فوجوں کے ساتھ [illegible]
میں تعینات کیا گیا تھا انہیں میں حر بن یزید ریاحی بھی تھے جو خود بھی ہزار سپاہیوں کے سپہ سالار تھے [illegible]
دوسری روایت میں آیا ہے کہ حر بن یزید ریاحی ایک ہزار سواروں کے ساتھ الگ کو [illegible]

---

[1] الامام الحسینؑ و اصحابہ ص ۱۸۱،

[2] منزل شراف سے بعد والی منزل قرعا تک صرف سات میل کا فاصلہ ہے تو پھر امام حسینؑ کے اس حکم کی [illegible]
زیادہ سے زیادہ پانی بھر لو، بعد میں رونما ہونے والے واقعات سے بخوبی واضح ہوتا ہے کہ امام حسینؑ نے حر [illegible]
سواروں کو سیراب کرنے کی غرض سے پانی بھرنے کا حکم دیا، [3] اس منزل سے شراف تک سات فرسخ کا فاصلہ [illegible]

[4] قادسیہ سے کوفہ تک خشکی کے راستے سے پندرہ فرسخ کا فاصلہ ہے،

[illegible] نے ان دونوں اسدی آدمیوں سے روایت کی ہے کہ راستے کے درمیان ظہر کے وقت
[illegible] نے تکبیر کی آواز بلند کی امام حسینؑ نے بھی تکبیر کہی اور فرمایا: تم نے کیوں تکبیر کہی ہے ؟

[illegible] نے کہا: مجھے خرمے کے درخت نظر آرہے ہیں،

[illegible] اسدی کے ان آدمیوں نے کہا: یہاں خرموں کے درخت نہیں ہیں،

[illegible] نے ان سے فرمایا: تمہیں کیا نظر آرہا ہے انہوں نے کہا:

[illegible] لشکر کا قراول دستہ ہے اور یہ ان کے گھوڑوں کی کنوتیاں ہیں،

[illegible] نے فرمایا: میں بھی یہی دیکھ رہا ہوں، اس کے بعد فرمایا:

[illegible] یہاں کوئی پناہ گاہ ہے کہ ہم وہاں چلے جائیں ہم پناہ گاہ کو پیچھے اور دشمن سامنے بٹھا کر ہم ایک ہی طرف
[illegible] کریں،

[illegible] اصحاب نے عرض کیا جی ہاں بائیں طرف ایک منزل ہے جسے ذوحسم کہتے ہیں چنانچہ امام حسینؑ
[illegible] جانب ذوحسم کی طرف روانہ ہو گئے، دشمن کی فوج بھی اسی منزل کی طرف بڑھ رہی تھی لیکن
[illegible] آپ کے ساتھی ان سے پہلے اس منزل پر پہنچ گئے،

ذوحسم

[illegible] ذی الحجہ بروز اتوار امام حسینؑ اس منزل پر پہنچے اور یہاں خیمہ بپا کرنے کا حکم دیا ظہر کے وقت
[illegible] ساتھ حر بن یزید ریاحی بھی اس منزل پر پہنچ گئے اور امام حسینؑ کے خیام کے سامنے پڑاؤ ڈالا[2]
[illegible] نے اپنے اصحاب سے فرمایا: انہیں اور ان کے گھوڑوں کو بھی پانی پلاؤ آپؑ کے اصحاب نے حکم
[illegible] لشکر کو مع ان کے گھوڑوں کے سیراب کیا[3]،

[illegible] کہ یہ ملاقات منزل زبالہ پر ہوئی تھی، البدایۃ والتاریخ ج ۸ ص ۱۰، [3] اس کی وجہ یہ تھی کہ امام حسینؑ اس سے قبل منزل شراف میں
[illegible] کا حکم دیا تھا

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

علی بن طعان کہتے ہیں: میں بھی حر بن یزید ریاحی کے ساتھ تھا دیر سے ان کے پاس پہنچا تھا
حسینؑ نے مجھے اور میرے گھوڑے کو پیاس سے نڈھال دیکھا تو فرمایا: " انخ الراویۃ " راویہ ہمارے
میں مشک کو کہتے ہیں میں آپ کی بات کو نہ سمجھ سکا، آپؑ نے دوبارہ فرمایا: اونٹ کو بٹھا دو! میں
کو زمین پر بٹھا دیا جس پر پانی کی مشکیں لدی ہوئی تھیں،

امام حسینؑ نے فرمایا: لو پانی پیئو، لیکن پیاس کی شدت سے میرے ہاتھ سے مشک کا د
گیا اور میں پانی نہ پی سکا، آپ نے فرمایا: مشک کا دہانہ صحیح اور سمیٹ کر پکڑو لیکن مجھ سے یہ بھی
امام حسینؑ میرے پاس آئے اور مشک کا دہانہ جمع کیا یہاں تک کہ میں اور میرا گھوڑا سیراب ہو گ

ظہر کا وقت ہو گیا امام حسینؑ نے حجاج بن مسروق جعفیؓ سے فرمایا: اذان دو! انہوں
نماز قائم کرنے کے لئے آپ پیراہن زیب تن کئے اور دوش پر ردا ڈالے ہوئے خیمہ سے برآمد
خدا کی حمد و ثنا کے بعد فرمایا:

اے لوگو! میں خدا کے سامنے معذور ہوں میں خود اپنی رائے سے تمہارے پاس
بلکہ تم نے مجھے خط لکھ کر بلایا ہے تمہارے قاصد میرے پاس آئے اور مجھ سے یہ در
میں تمہارے پاس آؤں تم نے کہا کہ ہمارا کوئی امام نہیں ہے ہو سکتا ہے خدا آپ کے
اصلاح کر دے اب اگر تم اپنے عہد و پیمان پر قائم ہو تو میں تمہارے شہر چلتا ہوں ور
سے واپس لوٹ جاتا ہوں،

۱ے روایۃ سے امام حسینؑ کی مراد وہ اونٹ تھا جس پر پانی کی مشک لدی ہوئی تھی، حجازی اونٹ کو شتر کہتے ہیں اور
اور عراق والے مشک کو زاویہ کہتے ہیں اس لئے وہ امامؑ کی مراد نہ سمجھ سکا،

۲ے یہاں خوارزمی نے کچھ اضافات کئے ہیں مثلاً یہ کہ امام حسینؑ نے ان سے معلوم کیا کہ تم کون ہو؟ انہوں نے کہا: ہم امیر
دوست ہیں، آپ نے فرمایا: تمہارا سپہ سالار کون ہے؟ انہوں نے کہا: حر بن یزید ریاحی آپؑ نے فرمایا: حر سے پوچھو
کے لئے آئے ہیں یا جنگ کرنے کے لئے اس نے کہا: ہم آپؑ کا راستہ روکنے کے لئے آئے ہیں امام حسینؑ نے فرمایا: لاحول ولا قوۃ الا
مقتل الحسینؑ خوارزمی ج ۱ ص ۲۳۰، ۳ے یہ امامؑ کے صحابی تھے کربلا میں شہادت پائی ہم آئندہ ان کے حالات بیان کریں گے،

... سر جھکا کر غور و فکر کے سکوت میں ڈوب گیا، امام حسینؑ نے موذن کو اقامت کہنے کا حکم دیا،
... فرمایا: کیا اپنے ساتھیوں کو تم نماز پڑھاؤ گے؟ حُر نے جواب دیا نہیں، ہم آپ کی
... ادا کریں گے، امام حسینؑ نے نماز ظہر پڑھائی اور اپنی قیام گاہ پر لوٹ آئے، حر بن یزید بھی اپنے
... گیا، اس جلتی دھوپ میں ہر سوار اپنے گھوڑے کی لگام پکڑے اس کے سایہ میں بیٹھا تھا یہاں تک
... ہو گیا امام حسینؑ نے نماز عصر کا اعلان کرایا نماز عصر پڑھنے کے بعد آپ لوگوں کی طرف
... ہوئے اور خدا کی حمد و ثنا کے بعد فرمایا:

لوگو! خدا سے ڈرو! پرہیزگار بن جاؤ اور حق کو ان افراد کے اختیار میں قرار دو جو اس کے اہل ہیں،
اس طرح خدا کو خوشنود کرو، اس سلسلے میں ہم اہلبیت تمہارے ولی بننے کے ان لوگوں سے زیادہ
مستحق ہیں جو اس کے مدعی ہیں وہ تمہارے ساتھ عدل سے پیش نہیں آتے اور تمہارے حق میں
ظلم کرتے ہیں اگر تم ہمارے لئے ایسے حق کے قائل نہیں ہو اور ہماری اطاعت نہیں کرنا چاہتے
اور تمہارے خط اور قول میں یکسانیت نہیں ہے تو میں یہیں سے واپس پلٹ جاؤں گا،

... یزید نے کہا: جن خطوط کا آپ نے ذکر کیا ہے مجھے ان کی اطلاع نہیں ہے، امام حسینؑ نے عقبہ بن
... فرمایا: وہ دو تھیلے اٹھا کر لاؤ جن میں کوفہ والوں کے خط ہیں، عقبہ وہ تھیلے لائے جو خطوط سے
... سامنے رکھ دیئے حر نے کہا: ہم خط لکھنے والوں میں سے نہیں ہیں ہمیں یہ حکم دیا گیا ہے کہ ہم آپ کا
... آپ کو عبید اللہ بن زیاد کے پاس حاضر کریں، امام حسینؑ نے فرمایا: تمہارے لئے موت اس سے
... اس کے بعد اپنے اصحاب سے فرمایا: اٹھو! سوار ہو جاؤ، وہ اور اہلبیتؑ سوار ہو گئے، فرمایا:
... چلو، لیکن واپسی کا ارادہ کیا تو حر اور ان کے سپاہیوں نے راستہ روک لیا،

امام حسینؑ نے فرمایا: تیری ماں تیرے غم میں بیٹھے کیا چاہتے ہو،
حر نے کہا: اس وقت اگر آپ کے علاوہ کوئی اور یہ بات کہتا تو میں ہرگز اسے معاف نہ کرتا لیکن خدا

... عقبہ امام حسینؑ کی زوجہ رباب بنت امرء القیس کا غلام تھا، ابصار العین ص ۷،

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

کی قسم میں آپ کی ماں کا نام احترام کے ساتھ ہی لے سکتا ہوں ؎۱

امام حسینؑ نے پھر فرمایا: کیا چاہتے ہو، حر نے کہا: میں آپ کو عبیداللہ بن زیاد کے پاس لے جانا چاہتا ہوں، آپ نے فرمایا: خدا کی قسم میں تمہارے ساتھ نہیں جاؤں گا حر نے کہا: خدا کی قسم آپ کو یہاں سے کہیں نہیں جانے دیں گے، امام حسینؑ نے بھی تین مرتبہ یہی بات کہی اور حر نے بھی تین مرتبہ یہی جملہ دہرایا

حر نے کہا: مجھے آپ سے جنگ کرنے کا حکم نہیں دیا گیا ہے لیکن یہ حکم دیا گیا ہے کہ میں آپ سے جدا نہ ہوں جب تک کہ آپ کو کوفہ نہ لے جاؤں اب اگر آپ کوفہ نہیں جانا چاہتے تو ایسا راستہ اختیار کیجئے کہ نہ کوفہ جاتا ہو اور نہ مدینہ تاکہ میں عبیداللہ بن زیاد کو خط لکھ سکوں اور اگر آپ چاہیں تو یزید کو خط لکھیں ممکن ہے یہ قصہ صلح و سلامتی کے ساتھ ختم ہو جائے میرے نزدیک یہ اس سے بہتر ہے کہ میں آپ سے جنگ کروں

امام حسینؑ عذیب و قادسیہ کی بائیں جانب والی راہ پر گامزن تھے جبکہ عذیب وہاں سے اڑتیس میل تھا حر بھی آپ کے ساتھ ساتھ چل رہے تھے ؎۲

عتبہ بن ابی العیزار کہتے ہیں: امام حسینؑ ذو حسم پر کھڑے ہوئے خدا کی حمد و ثنا اور درود بھیجنے کے بعد فرمایا:

انَّهُ قَدْ نَزَلَ مِنَ الأَمْرِ ماقَدْ تَرَوْنَ وَانَّ الدُّنْيا قَدْ تَغَيَّرَتْ وَتَنَكَّرَتْ وَادْبَرَ مَعْرُوفُها وَاسْتَمَرَّتْ جِداً فَلَمْ يَبْقَ مِنْها اِلّا صبابَةٌ كَصبابَةِ الإناءِ وَخَسِيسُ عَيْشٍ كَالمَرْعَى الوَبِيلِ، اَلا تَرَوْنَ اَنَّ الحَقَّ لا يُعْمَلُ بِهِ وَاَنَّ الباطِلَ لا يُتَناهى عَنْهُ، لِيَرْغَبَ المُؤْمِنُ فِي لِقاءِ اللهِ مُحِقّاً فَاِنِّي لا اَرَى المَوْتَ اِلّا سَعادَةً وَلا الحَياةَ مَعَ الظّالِمِينَ اِلّا بَرَماً(۳)

؎۱ حر بن یزید امام حسینؑ کے جواب میں بے ادبی کر سکتے تھے اور اہانت کر سکتے تھے لیکن انہوں نے ادب کا دامن نہ چھوڑا اور منصوب نے انہیں اہانت سے باز رکھا شاید اسی پاس و ادب کی وجہ سے انہیں ہدایت و نجات ملی، مقتل حسین خوارزمی ۱/۲۳۲

؎۲ تاریخ طبری ۵/۴۰۰، ؎۳ تاریخ طبری ج ۵ ص ۴۰۳،

جو کچھ پیش آیا وہ تم اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہو دنیا بدل چکی ہے، نیکی سے پشت پھیر لی کوئی اچھائی باقی نہیں بچی مگر اس کی تلچھٹ جیسا کہ ظرف میں تھوڑا سا پانی باقی بچتا ہے جسے پھینک دیا جاتا ہے، زندگی ناگوار چراگاہ کی مانند پست ہے کیا تم نہیں دیکھتے کہ لوگ حق پر عمل نہیں کرتے اور باطل سے پرہیز نہیں کرتے ہیں ایسے میں مومن کو خدا سے ملاقات کا مشتاق ہونا چاہیئے میں موت کو سعادت اور ظالموں کے ساتھ زندہ رہنے کو ننگ و عار سمجھتا ہوں،

اس فصیح خطبہ کے بعد زہیر بن قین کھڑے ہوئے اور انصار کی طرف رخ کر کے کہا: تم کچھ بیان کرو گے متفقہ طور پر سب نے کہا: آپ ہی بیان کیجئے،

انہوں نے خدا کی حمد و ثنا کے بعد امام حسینؑ سے عرض کیا: ہم نے آپؑ کا فصیح و بلند کلام سنا: فرزند رسولؐ خدا کی قسم اگر ہم اس دنیا میں ہمیشہ زندہ رہ سکتے اور دنیا و ما فیہا ہمارے اختیار میں ہوتا تو آپ کی رکاب میں رہ کر شمشیر زنی والی راہ کو اختیار کرتے ؎۱

حر بن یزید ریاحی مسلسل امام حسینؑ کے ساتھ ساتھ چل رہے تھے جہاں بھی موقعہ ملتا حر امام حسینؑ سے کہتے خدا کے لئے اپنی جان کی حفاظت کیجئے مجھے یہ یقین ہے اگر آپؑ جنگ کریں گے تو قتل ہو جائیں گے آپ نے فرمایا: تم مجھے موت سے ڈراتے ہو؟ اگر وہ مجھے قتل کر دیں گے تو کیا تم موت سے بچ جاؤ گے؟ میں تم سے وہی بات کہتا ہوں جو کہ قبیلہ اوس کے ایک آدمی نے رسول ﷺ اللہ کی مدد کرتے وقت اپنے چچا زاد بھائی سے کہی تھی،

[illegible]مضي وَما بِالمَوْتِ عارٌ عَلَى الفَتىٰ — اِذا ما نَوىٰ حَقّاً وَجاهَدَ مُسْلِما

[illegible]واسَى الرِّجالَ الصّالِحِينَ بِنَفْسِهِ — وَفارَقَ مَثْبُوراً وَخالَفَ مُجْرِما

[illegible] عِشْتُ لَمْ اَنْدَمْ وَاِنْ مِتُّ لَمْ اُلَمْ — كَفىٰ بِكَ ذُلّاً اَنْ تَعِيشَ وَتُرْغَما(۴)

؎۱ مقالات زہیر ص ۹۷، ؎۲ میں جاتا ہوں اور موت جوان کے لئے ننگ و عار نہیں ہے لیکن جب اس کی نیت حق ہو اور مخلصانہ جہاد کرے اور صالح افراد کی روح کی مدد کرتی ہے اور مر جاتے ہیں تو لوگ ان کا غم مناتے ہیں اور نابکار فساد کی وجہ سے شاد ہوتے ہیں پھر اگر میں زندہ رہا تو پشیمان نہ ہوں گا اور اگر مر گیا تو مجھ پر ملامت نہیں کی جائے گی اگر تم زندہ رہے تو ذلت و ناکامی تمہارا مقدر بنے گی،

Presented by: Rana Jabir Abbas

جب حر نے امام حسینؑ کی زبان سے یہ اشعار سنے تو آپ سے فاصلہ اختیار کیا اور اپنے ساتھ
امام حسینؑ کے راستے سے الگ راستہ اختیار کیا[1]

(۱۹) بیضہ[2]

اس منزل پر امام حسینؑ نے حر بن یزید کے ساتھیوں کو مخاطب کیا اور خدا کی حمد و ثناء کی

أَيُّهَا النَّاسُ! إِنَّ رَسُولَ اللهِ قَالَ: مَنْ رَأَى سُلْطَاناً جَائِراً مُسْتَحِلّاً لِحُرُمِ
عَهْدَهُ مُخَالِفاً لِسُنَّةِ رَسُولِ اللهِ يَعْمَلُ فِي عِبَادِ اللهِ بِالإِثْمِ وَالعُدْوَانِ
عَلَيْهِ بِفِعْلٍ وَلا قَوْلٍ، كَانَ حَقّاً عَلَى اللهِ أَنْ يُدْخِلَهُ مُدْخَلَهُ. أَلا وَإِ
لَزِمُوا طَاعَةَ الشَّيْطَانِ وَتَرَكُوا طَاعَةَ الرَّحْمٰنِ وَأَظْهَرُوا الفَسَادَ وَعَطَّ
وَاسْتَأْثَرُوا بِالفَيْءِ وَأَحَلُّوا حَرَامَ اللهِ وَحَرَّمُوا حَلالَهُ وَأَنَا أَحَقُّ مَنْ
أَتَتْنِي كُتُبُكُمْ وَقَدِمَتْ عَلَيَّ رُسُلُكُمْ بِبَيْعَتِكُمْ أَنَّكُمْ لا تُسْلِمُونِي وَلا
فَإِنْ أَتْمَمْتُمْ عَلَيَّ بَيْعَتَكُمْ تُصِيبُوا رُشْدَكُمْ، فَأَنَا الحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ وَ
بِنْتِ رَسُولِ اللهِ نَفْسِي مَعَ أَنْفُسِكُمْ وَأَهْلِي مَعَ أَهْلِيكُمْ وَلَكُمْ فِيَّ أُسْوَ
تَفْعَلُوا وَنَقَضْتُمْ عَهْدَكُمْ وَخَلَعْتُمْ بَيْعَتِي مِنْ أَعْنَاقِكُمْ فَلَعَمْرِي مَا هِيَ
لَقَدْ فَعَلْتُمُوهَا بِأَبِي وَأَخِي وَابْنِ عَمِّي مُسْلِمٍ، فَالمَغْرُورُ مَنِ اغْتَرَّ بِكُمْ
أَخْطَأْتُمْ وَنَصِيبَكُمْ ضَيَّعْتُمْ وَمَنْ نَكَثَ فَإِنَّمَا يَنْكُثُ عَلَى نَفْسِهِ وَ
عَنْكُمْ وَالسَّلامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ[2]

لوگو! رسولؐ نے فرمایا ہے کہ جو شخص ظالم بادشاہ کو خدا کی حلال کردہ چیزوں
چیزوں کو حلال قرار دیتے خدا کے عہد کو توڑتے، سنت رسولؐ کی مخالفت کر

[1] تاریخ کامل ابن اثیر ج ۳ص ۴۸، [2] بیضہ واقصہ اور عذیب کے درمیان چشمہ ہے، مراصد الاطلاع
[2] مقتل الحسینؑ مقرم ص ۱۸۴،

بندوں پر ظلم روا رکھتے ہوئے دیکھے اور قول و فعل سے اس کی مخالفت نہ کرے تو اس کا ٹھکانہ جہنم ہے بنی امیہ نے شیطان کے حکم کے تحت خدا کی اطاعت سے روگردانی کر لی ہے فساد پھیلا رہے ہیں خدا کی حدود کا کوئی پاس و لحاظ نہیں کرتے بیت المال کو خود سے مخصوص کر لیا ہے خدا کے حلال کو حرام اور حرام کو حلال سمجھ لیا ہے انہیں ان بدکاریوں سے روکنے کا میں خود کو مستحق سمجھتا ہوں،

تم نے میرے پاس قاصد اور خطوط بھیجے اور یہ کہلوایا کہ ہم نے آپ کی بیعت کر لی اور ہم اس انقلاب میں آپ کو تنہا نہیں چھوڑیں گے اب اگر تم اپنے عہد و پیمان پر ثابت و قائم ہو، کہ یہی صحیح راستہ ہے، تو میں علیؑ و فاطمہؑ کا لخت جگر، حسینؑ تمہارے اور میرا خاندان تمہارے خاندان کے ساتھ ہے میں تمہاری پیشوائی کو قبول کرتا ہوں اگر تم کو اسکی نیاز نہیں ہے اور اپنے عہدہ پر ثابت و قائم نہیں ہو اور اپنے کئے ہوئے عہد کو توڑ رہے ہو، میری بیعت سے پھر رہے ہو تو قسم اپنی جان کی یہ تم سے بعید نہیں ہے کیونکہ تم نے میرے والد، میرے بھائی اور میرے چچازاد بھائی مسلمؑ سے بھی یہی سلوک کیا ہے، جو تمہارے فریب میں آئے وہ ناتجربہ کار ہے تم نے اپنے نصیب سے پشت پھیر لی اور اپنے فائدہ سے دست کش ہو گئے جو شخص پیمان شکنی کرتا ہے اسے پیمان شکنوں ہی کا نقصان اٹھانا پڑتا ہے خدائے متعال عنقریب مجھے تم سے بے نیاز کر دے گا

والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاۃ،

...ر اہیمہ

...کوفہ میں سے ابوہرم امام حسینؑ کی خدمت میں پہنچا اور عرض کیا: فرزند رسولؐ کیا سبب ہے ... حرم سے باہر آئے،

...السلام نے فرمایا: اے ابوہرم! بنی امیہ نے میری بے حرمتی کی میں نے صبر کیا میرا مال ہڑپ

...عذیب سے تین میل کے فاصلہ پر کوفہ سے نزدیک شام کے سرحد پر واقع ہے، معجم البلدان ۳ / ۱۰۹،

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas
jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

کرلیا میں نے برداشت کیا اب وہ میرا خون بہانا چاہتے ہیں لہذا میں امن حرم خدا سے نکل آیا ہوں خدا
مجھے قتل کریں گے اور جب وہ ایسا کر گزریں گے تو خدا انہیں ذلت کا لباس پہنا دے گا اور شمشیر بران ان کے
اور ان پر ایسے شخص کو مسلط کرے گا جو انہیں ذلیل و رسوا کرے گا ،

⑳ عذیب الھجانات[1]

۲۸؍ ذی الحجہ بروز پیر امام حسینؑ اس منزل پر پہونچے کہ ناگہاں چار سوار نافع بن ہلال، مجمع
عمرو بن خالد اور طرمّاح آئے ، طرماح بن عدی ان کے راہنما تھے جب یہ امام حسینؑ کی خدمت میں حاضر
حر نے ان سے مخاطب ہو کر کے کہا: یہ لوگ کوفہ سے آئے ہیں میں انہیں گرفتار کر کے کوفہ واپس
امام حسینؑ نے فرمایا: میں تمہیں اس کام کی اجازت نہیں دوں گا جس طرح تمہاری اذیت
خود کی حفاظت کروں گا اسی طرح ان کی بھی حفاظت کروں گا کیونکہ یہ میرے مددگار ہیں بالکل
جیسے میرے وہ اصحاب ہیں جو مدینہ سے میرے ساتھ آئے ہیں اگر تم اپنے اس عہد کے پابند ہو جو
تو انہیں چھوڑ دو ورنہ جنگ کے لیے تیار ہو جاؤ ، حر نے ان سے چشم پوشی کر لی ،
امام حسینؑ نے ان سے فرمایا: مجھے کوفہ کے حالات بتاؤ مجمع نے کہا: کوفہ کے شرفاء کو بڑی
دی گئی ہے اور ان کی طمع کو مال سے پُر کر دیا گیا ہے کہ ان کے دل بنی امیہ کے لیے نرم ہو جائیں ، چنانچہ
کے دشمن ہیں ویسے وہ آپ کے ساتھ ہیں لیکن کل آپ کے مقابلہ میں وہ تلوار کھینچ لائیں گے ،
اس کے بعد امام حسینؑ نے اپنے قاصد قیس بن مسہر صیداوی کے بارے میں سوال کیا انہوں
صیداوی کو حصین بن نمیر نے گرفتار کر کے ابن زیاد کے پاس بھیج دیا تھا اس نے قیس
آپ کے والد کو منبر سے برا بھلا کہیں لیکن قیس نے منبر سے آپ پر اور آپ کے والد پر درود بھیجا اور ان

---

[1] عذیب ایک وادی ہے جو بنی تمیم کی طرف منسوب ہے یہ قادسیہ سے چھ کلومیٹر کے فاصلہ پر ہے ، مراصد الاطلاع ج ۲ ص ۹۱۵

[2] الامام الحسینؑ و اصحابہ ص ۱۸۵ ،

کی اور لوگوں کو آپ کی مدد کرنے کی دعوت دی ہے اور انہیں آپ کے آنے کی خبر دی ہے ابن زیاد
دار الامارہ سے گرا کر شہید کر دیا گیا ،
یہ سنکر امام حسینؑ کی آنکھوں میں اشک بھر آئے اور آپ نے یہ آیت پڑھی ﴿ فَمِنْهُمْ مَنْ قَضَى
نَحْبَهُ وَمِنْهُمْ مَنْ يَنْتَظِرُ وَما بَدَّلُوا تَبْدِيلاً ﴾[1] اور فرمایا: اے اللہ ! جنت کو ہمارا اور ہمارے
شیعوں کا ٹھکانہ قرار دے ، انہیں اور ہمیں اپنی رحمت کے سایہ میں جگہ مرحمت فرما[2]
اس کے بعد امام حسین علیہ السلام نے اپنے اصحاب کو مخاطب کر کے فرمایا: تم میں سے کوئی اس راہ کے
علاوہ دوسری راہ سے واقف ہے؟ طرمّاح نے عرض کیا: ہاں فرزند رسولؐ میں راہ سے واقف ہوں ،
امام حسینؑ نے فرمایا: چلو آگے آگے چلو ، طرماح امام حسینؑ کے آگے اور امام حسینؑ ان کے پیچھے
اور طرماح نے درج ذیل رجز پڑھنا شروع کیا ،

يا ناقتي لا تذعري مِنْ زَجْري — وَأَمْضِي بِنا قَبْلَ طُلُوعِ الفَجْرِ
بِخَيْرِ فِتْيانٍ وَخَيْرِ سفرِ — آلِ رَسُولِ اللهِ آلِ الفَخرِ
السّادَةِ البيضِ الوجوهِ الزُّهْرِ — الطّاعِنِينَ بِالرِّماحِ السُّمْرِ
الضّارِبينَ بِالسُّيُوفِ البُتْرِ — حَتّىٰ تَحلّىٰ بِكَرِيمِ الفَخْرِ
الماجِدِ الجَدِّ رَحِيبِ الصَّدْرِ — أَثابَهُ اللهُ لِخَيْرِ أَمْرِ

عَمَّرَهُ اللهُ بَقاءَ الدَّهْرِ

يا مالِكَ النَّفْعِ مَعاً وَالضُّرِّ — أَيِّدْ حُسَيْناً سَيِّدِي بِالنَّصْرِ
عَلى الطُّغاةِ مِنْ بَقايَا الكُفْرِ — عَلَى اللَّعِينَيْنِ سَلِيلَيْ صَخْرِ
يَزِيد لا زالَ حَلِيفَ الخَمْرِ — وَابْنِ زِيادٍ عُهْرِ بْنِ العُهْرِ[3]

---

[1] سورۂ احزاب ۲۳ ، [2] کامل ابن اثیر ج ۴ ص ۴۹ ، [3] اے میری اونٹنی تو خوف نہ کھا صبح ہونے سے قبل ہمیں پہنچا دے میرے ساتھی
بہترین جوان اور بہترین مسافر ہیں رسولؐ کا خاندان ، فخر و مباہات والا ہے وہ نورانی چہرہ والے اور درخشاں پیشانی والے سردار ہیں وہ گندم گوں نیزہ
... یہاں تک کہ تو با فضیلت جوان مرد کے پاس اترے عظیم فراخ دل بزرگ خدا انہیں بہترین جزاء عطا کرے گا جب تک
... زندہ و سلامت رکھے اے اللہ نفع و ضرر تیرے اختیار میں ہے میرے سالار امام حسینؑ کو گمراہوں اور کفر کے پسماندہ لوگوں پر

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

طرماح نے عرض کیا: آپ کے انصار کی تعداد بہت کم ہے، حر ہی کا لشکر جنگ میں
آجائے گا، میں نے کوفہ سے روانہ ہونے سے ایک روز قبل شہر سے باہر بہت سے لوگوں کو دیکھا
یہ کون ہیں؟ یہ ایک لشکر ہے جو حسینؑ سے جنگ کرنے کے لئے اپنے ہتھیاروں پر سان رکھ رہا ہے
میں نے اتنا بڑا لشکر نہیں دیکھا تھا میں آپ کو خدا کی قسم دیتا ہوں کہ جہاں تک ہو سکے ان
اگر ایسی جگہ رہنا چاہتے ہیں جو کہ آپ کے لئے محاذ قرار پائے اور وہاں آپ محفوظ رہ سکیں تو کچھ غور
کوئی حل نکل آئے آپ میرے ساتھ چلئے تاکہ آپ کو کوہ آجا[1] پر لے چلوں خدا کی قسم یہ پہاڑ
ہے ہم یہاں غسان، حمیر اور نعمان بن منذر کے بادشاہوں سے محفوظ رہتے تھے خدا کی قسم ہم کبھی
ہیں اور کبھی یہ ذلت نہیں خریدی، کوہ آجا میں مقیم قبیلہ طی اور سلمی کے پاس قاصد بھیجے دس
قبیلہ طی سوار و پیدل آپ کے پاس آئے گا اور جب تک آپ چاہیں گے ہمارے پاس رہیے
کوئی حادثہ پیش آجائے تو میں آپ سے معاہدہ کرتا ہوں قبیلہ طائی کے دس ہزار آدمی آپ
جنگ کریں گے اور جب تک زندہ رہیں گے اس وقت تک آپ کے کسی آدمی کو کوئی گزند نہیں پہنچے گی
امام حسینؑ نے فرمایا: خدا تمہیں اور تمہارے قبیلہ کو جزائے خیر عطا کرے، ہم اور اس گروہ
نے صلح کر لی ہے میں اس سے نہیں پھر سکتا اور یہ بھی معلوم نہیں ہے ہمارا اور ان کا کیا ہوگا[2]
طرماح بن عدی کہتے ہیں: میں نے امام حسینؑ کو وداع کرتے ہوئے عرض کی: خدا آپ کو
شر سے محفوظ رکھے، میں اہل و عیال کے لئے کوفہ سے کھانے پینے کا سامان لایا ہوں اور ان کا روزی
ہے میں ان کا یہ سامان پہونچا کر آپ کے پاس آیا ہوں اگر آپ کی خدمت میں حاضر
کروں گا،

---

[1] کامیابی عطا کر، یزید مستقل شراب پیتا ہے ایسے ہی ابن زیاد نابکار بن نابکار ہے بحار الانوار ج ۴۴ ص ...

[2] ایک پہاڑ کا نام ہے، کہ جہاں قبیلہ طی زندگی بسر کرتا تھا، اور یہ منزل فید کے مغرب میں واقع ہے، ...

[3] کامل ابن اثیر ۳ ر ۵۰،

... فرمایا: خدا تمہاری مغفرت کرے اگر ہماری مدد کا ارادہ ہے تو جلدی کرو، طرماح کہتے
... آپ کو میری مدد کی ضرورت ہے میں اپنے اہل و عیال کے پاس گیا اور انہیں وصیت کی
... جلدی کی میرے اہل و عیال اس جلدی کی وجہ معلوم کرنے لگے میں نے اپنا ارادہ ظاہر کیا اور
... واپس لوٹا یہاں تک عذیب الہجانات تک پہونچ گیا یہاں سماعہ بن بدر سے ملاقات کی
... شہید ہونے کی خبر دی تو میں واپس لوٹ آیا[1]

قطقطانیہ

... علیہ السلام عذیب الہجانات سے روانہ ہوئے حر بن یزید ریاحی بھی آپ کے ساتھ ہیں
... آپ قطقطانیہ[2] پر پہونچے شیخ صدوق کی امالی میں مرقوم ہے کہ امام حسینؑ نے اس منزل پر
... ملاقات کی لیکن بقول مشہور یہ ملاقات "قصر بنی مقاتل" پر ہوئی تھی اس کی تفصیل آئندہ

قصر بنی مقاتل

... بروز بدھ ۶۰ھ کو امام حسینؑ اس منزل پر وارد ہوئے[5] اس منزل پہ امام حسینؑ
... کنارے ایک گھوڑا کھڑا ہوا تھا، پوچھا: یہ خیمہ کس کا ہے؟ لوگوں نے بتایا: عبید اللہ

... اس عبارت سے معلوم ہوتا ہے کہ طرماح امام حسینؑ کی شہادت کے وقت کربلا میں نہیں تھے، [2] قطقطانیہ کوفہ سے نزدیک ... کلومیٹر کا فاصلہ ہے، معجم البلدان ۴ ر ۳۷۴، [3] الامام الحسینؑ واصحابہ ص ۱۸۶، [4] یہ قصر مقاتل ابن حسان ... عین التمر اور قطقطانیہ کے درمیان ہے، عیسیٰ بن عبد اللہ نے اسے مسمار کرکے دوبارہ تعمیر کیا معجم البلدان ۴ ر ۳۶۴ ... ۱۸۲، [5] عبید اللہ بن حر جعفی پہلے عثمان کے چاہنے والوں میں سے تھے جنگ صفین میں معاویہ کی فوج ... امیر المومنینؑ کی شہادت کے بعد کوفہ میں مقیم ہو گئے تھے، وسیلۃ الدارین ص ۷۶،

Presented by: Rana Jabir Abbas

امام حسین ع نے حجاج بن مسروق جعفی کو ان کے پاس بھیجا، عبیداللہ بن حر جعفی نے [illegible] سے پوچھا: کیا پیغام لائے ہو؟ حجاج بن مسروق نے کہا: اگر تم قبول کرو تو میں ہدیہ و کرامت [illegible] یہ حسین ع ہیں تمہیں اپنی مدد کے لئے بلاتے ہیں اگر تم ان کی مدد کرو گے تو اجر پاؤ گے اور اگر مارے [illegible] نصیب ہوگی،

عبیداللہ بن حر نے کہا: خدا کی قسم جب میں کوفہ سے چلا تھا تو اس وقت میں [illegible] کو دیکھا تھا کہ امام حسین ع سے جنگ کے ارادہ سے باہر نکل رہے ہیں ان کے شیعوں کو کچل دیا گیا ہے اس [illegible] وہ مارے جائیں گے اور چوں کہ میں ان کی مدد سے قاصر ہوں لہذا نہ میں ان سے ملنا چاہتا ہوں اور نہ [illegible] کریں،

حجاج بن مسروق امام حسین ع کی خدمت میں واپس لوٹ آئے اور آپ کے سامنے [illegible] کا جواب نقل کیا آپ ع اٹھے اور ایک جماعت کے ساتھ عبیداللہ کے خیمہ کی طرف روانہ ہو [illegible] پاس پہونچے تو اس نے آپ ع کو سرہانے جگہ دی، عبیداللہ بن حر کہتا ہے کہ میں نے امام حسین ع جیسا [illegible] جب آپ میرے خیمہ کی طرف آ رہے تھے تو اتنے حسین لگ رہے تھے کہ میں نے کسی کو اتنا حسین و جمیل [illegible] میرے دل پر ایسی رقت طاری ہوئی کہ آج تک کسی کیلئے میرے دل پر ایسی رقت طاری نہیں [illegible] نے امام حسین ع کو راستہ چلتے دیکھا تو جوان لڑکے آپ کے چاروں طرف ایسے حلقہ کئے ہوئے چل [illegible] شمع کے گرد پروانے، میں نے آپ کی داڑھی پر نظر کی تو بالکل کالی تھی عرض کیا آپ کے بال [illegible] خضاب کا اثر ہے؟

فرمایا: اے حر کے بیٹے میں تو بوڑھا ہو چکا ہوں میں سمجھ گیا کہ خضاب کئے [illegible]

امام حسین علیہ السلام عبیداللہ کے خیمہ میں تشریف فرما ہوئے اور خدا کی حمد و ثنا [illegible] اے حر کے بیٹے! تمہارے شہر والوں نے مجھے اس مضمون کے خط لکھے ہیں کہ وہ [illegible] نیز مجھ سے درخواست کی ہے کہ میں ان کے پاس آؤں، لیکن انہوں نے جو وعدہ کیا تھا وہ [illegible] ہیں اور تم بہت گناہگار ہو کیا توبہ کے ذریعہ ان بداعمالیوں کو دھونا نہیں چاہتے؟

[illegible] نے کہا: اے فرزند رسول ص اتنے گناہوں کا کیسے مداوی ہو سکتا ہے؟

[illegible] فرمایا: اپنے رسول ص کے نواسے کی مدد کرو، عبیداللہ نے کہا: خدا کی قسم میں جانتا ہوں کہ جو [illegible] کا وہ روز قیامت کامیاب ہوگا لیکن میری مدد آپ ع کو دشمنوں کے ہاتھوں قتل ہونے [illegible] میں کوئی بھی آپ کا مددگار نہیں ہے میں آپ ع کی مدد نہیں کروں گا کیوں کہ میرا نفس مرنے پر [illegible] لیکن میرا گھوڑا، جسے ملحقہ کہتے ہیں، آپ کو دے رہا ہوں خدا کی قسم اس گھوڑے کے ساتھ [illegible] کرنا چاہی وہ دستیاب ہوئی اور مقابلہ میں سب پر سبقت لے گیا ہوں،

[illegible] نے فرمایا: اگر تم خود ہماری مدد نہیں کر سکتے تو ہمیں تمہارے گھوڑے کی ضرورت نہیں ہے [illegible] کی مدد کی ضرورت نہیں ہے لیکن میں تمہیں یہ نصیحت کرتا ہوں کہ یہاں سے اتنے دور چلے جاؤ کہ [illegible] سن سکو اور ہماری جنگ نہ دیکھ سکو خدا کی قسم اگر کوئی ہماری آواز سنے اور ہماری [illegible] آگ میں ڈال دے گا۔[1]

[illegible] کہتے ہیں کہ میں اپنے چچا زاد بھائی کے ساتھ امام حسین ع کی خدمت میں حاضر ہوا اس وقت [illegible] میں نے آپ ع کو سلام کیا میرے چچا زاد بھائی نے امام حسین ع سے عرض کی مجھے آپ کی داڑھی [illegible] یہ سیاہی خود آپ کے بالوں کا رنگ ہے،

[illegible] نے فرمایا: خضاب ہے ہم بنی ہاشم کے بال جلد سفید ہوتے ہیں پھر دریافت کیا کیا تم

[illegible] زہیر بن قین کے جواب سے، کہ دونوں نے اثناء سفر میں امام حسین ع سے ملاقات کی، موازنہ کیجیے تاکہ یہ معلوم ہو [illegible] کا درجہ حاصل کرنا خود انسان کے اختیار میں ہے، عبیداللہ کہتا ہے میں جانتا ہوں کہ آپ کی نصرت سے مجھے [illegible] میرا نفس مرنے پر راضی نہیں ہے درآنحالیکہ خوارزمی کی تحریر کے مطابق زہیر کہتے ہیں اگر میں آپ کے ساتھ [illegible] قتل ہونے کو پسند کروں گا، مقتل الحسین ع خوارزمی ص ۲۴۷ ج ۱،

[illegible] ۱۹۹،

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ہماری مدد کروگے؟ میں نے عرض کیا: میں بال بچوں دار ہوں لوگوں کا بہت سا مال میرے
میں نہیں جانتا کہ نتیجہ کیا ہوگا اور مجھے یہ بھی پسند نہیں ہے کہ لوگوں کی امانتیں برباد ہوں،
بھائی نے بھی یہی جواب دیا،

امام حسین ؑ نے فرمایا: تم یہاں سے چلے جاؤ کیونکہ جو بھی ہماری فریاد سنے گا یا ہمیں
ہماری آواز پر لبیک نہیں کہے گا اور مدد نہیں کرے گا خدا اسے منہ کے بل جہنم میں ڈال دے گا[1]

(۴۴) نینوا[2]

عقبہ بن سمعان کہتے ہیں: رات کے آخری حصہ میں امام حسین ؑ نے حکم دیا کہ قصر بنی مقاتل
کو کوچ کرو جب ہم وہاں سے روانہ ہوئے اور گھنٹے بھر کا سفر طے کر لیا تھا امام حسین ؑ سواری
تھوڑی دیر بعد انا للہ و انا الیہ راجعون والحمد للہ رب العالمین کہتے ہوئے بیدار ہوئے اور
اسی جملہ کی تکرار کی،

علی بن الحسین ؑ نے والد کو مخاطب کر کے عرض کی: بابا جان! میں آپ پر قربان جاؤں
حمد کی اور آیہ استرجاع پڑھی اس کی کیا وجہ ہے؟ آپ نے فرمایا: بیٹا اثناء سفر میں مجھے غنودگی
خواب دیکھا کہ ایک آدمی گھوڑے پر سوار ہے اور کہہ رہا ہے یہ لوگ موت کی طرف بڑھ رہے
طرف بڑھ رہی ہے میں سمجھ گیا کہ یہ ہمیں ہماری موت کی خبر دے رہا ہے۔[3]

علی ابن الحسین ؑ نے کہا: بابا جان! خدا آپ سے ہر قسم کی مصیبت کو دور رکھے
امام ؑ نے فرمایا: قسم اس ذات کی کہ جسکی طرف سب کو لوٹ کے جانا ہے ہم حق پر ہیں
اگر ہم حق پر ہیں تو موت کی پروا نہیں ہے،

[1] ثواب الاعمال وعقاب الاعمال ص ۳۰۸،
[2] نینوا کوفہ کے نزدیک ایک علاقہ ہے اسی کا حصہ کربلا ہے جہاں حسین ؑ شہید کئے گئے ہیں، معجم البلدان ج ۵ ص
[3] خوارزمی نے اسی خواب کے بارے میں کہا ہے کہ یہ منزل ثعلبیہ میں دیکھا تھا، مقتل الحسین ؑ خوارزمی ج ۱ ص ۲۲۶،

آپ نے فرمایا: خدا تمہیں ایسی ہی جزائے خیر عطا کرے جیسی کہ ایک باپ اپنے بیٹے کو جزائے خیر

جب صبح ہوئی تو امام حسین ؑ گھوڑے سے اترے اور نماز صبح ادا کر کے جلدی سے سوار ہو گئے اور اصحاب
روانہ ہوئے، حر چاہتے تھے کہ آپ کو کوفہ کی طرف لے جائے لیکن امام حسین ؑ نے شدید طور پر مخالفت
چاشت کے وقت نینوا کی سرزمین پر پہونچے اچانک دور ایک مسلح سوار دکھائی دیا وہ کوفہ
کھڑے ہو کر اسے دیکھنے لگے اس نے قریب آکر حر اور ان کے ساتھیوں کو سلام کیا امام حسین ؑ
کی طرف ملتفت نہ ہوا اس کے بعد اس نے حر کو ایک خط دیا جو کہ عبید اللہ بن زیاد نے لکھا تھا
تھا: جب میرا خط تمہیں ملے اور میرا قاصد تمہارے پاس پہونچے تو حسین ؑ کے سارے راستے
ایسی جگہ اترنے پر مجبور کر دینا جہاں پانی اور محاذ نہ ہو میں نے قاصد سے کہدیا ہے کہ وہ تم سے
میرے پاس یہ خبر لائے کہ تم نے میرے فرمان کی اطاعت کی ہے، والسلام[2]
جابر بن عبد اللہ بن سمعان سے نقل کیا ہے کہ جب ہم نینوا پہنچے تو قبیلۂ کندہ کا ایک آدمی-
بن بشیر تھا آیا- حر کیلئے عبید اللہ بن زیاد کا خط لایا[3] اس خط لانے والے کو ابو الشعثاء کندی
تو کوئی جانا پہچانا لگتا ہے، کہا: تم مالک بن نسیر تو نہیں ہو؟ اس نے کہا: ہاں وہ خود بھی
تھا،

ابو الشعثاء نے کہا: تیری ماں تیرے غم میں بیٹھے کیا لایا ہے؟ اس نے کہا: کیا لایا ہوں اپنے امام
اور اپنی بیعت کا پاس کیا ہے، ابو الشعثاء نے کہا: تم نے اپنے پروردگار کا عصیان کیا ہے
اس خبر میں کی ہے جو تمہاری ہلاکت کا باعث ہے تم نے ذلت و دوزخ کو خریدا ہے

ص ۱۵۱
اس شخص کا نام مالک بن بشیر مرقوم ہے لیکن نفس المہموم کی عبارت میں، جیسا کہ آئندہ بیان ہوگا، مالک بن نسیر ہے۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

تمہارا امام بہت برا امام ہے خدائے عزوجل کا ارشاد ہے ﴿ وَجَعَلْنَاهُمْ أَئِمَّةً يَدْعُونَ إِلَى ... وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ لَا يُنْصَرُونَ ﴾ تمہارا امام انہیں میں سے ہے [1]

حر امام حسینؑ کی خدمت میں شرفیاب ہوا اور آپ کو وہ خط سنایا آپ نے فرمایا: ہمیں ... یا غاضریہ یا شفیہ[2] میں اترنے دو،

حر نے کہا: یہ ممکن نہیں ہے کیونکہ عبید اللہ نے اس خط میں لکھا ہے کہ اس نے میری نگرانی کے لئے ... معین کئے ہیں، زہیر نے کہا: فرزند رسولؐ اس کے بعد حالات اور زیادہ سخت ہو جائیں گے لہٰذا ان لوگوں ... اس وقت جنگ کرنا آسان ہے قسم اپنی جان کی بعد میں اتنی فوج آ جائے گی کہ جس سے جنگ کی ہم میں ... سہے،

امام حسینؑ نے فرمایا: میں اس گروہ سے جنگ میں پہل نہیں کروں گا[3]

زہیر نے عرض کیا یہاں قریب میں فرات کے نزدیک ایک قریہ ہے وہاں مورچہ لینے کے ... ہے اور اس کے تین طرف فرات ہے،

امام حسینؑ نے فرمایا: اس قریہ کا کیا نام ہے؟ عرض کیا: اسے عقر کہتے ہیں، امامؑ نے فرمایا ... سے خدا کی پناہ چاہتا ہوں[4] اسکے بعد آپ نے حر کو مخاطب کر کے فرمایا: ہمیں کچھ آگے بڑھنا چاہیے ... حر اور ہمراہیوں کے ساتھ کچھ راستہ طے کیا یہاں تک سرزمین کربلا پر پہنچے[5]

---

[1] سورہ قصص ۴۱، نفس المہموم ص ۱۴۲، [2] غاضریہ ایک قریہ ہے جو کہ بنی اسد کے غاضریہ کی طرف منسوب ہے ... کا ایک کنواں ہے، مقتل الحسینؑ مقرم ص ۱۹۲، بعض نے کہا ہے کہ شفیہ کربلا کے نزدیک ایک مشہور شہر کا نام ہے جسے ... کہتے ہیں، جلاء العیون شبر ج ۲ ص ۱۵۹، [3] ارشاد شیخ مفید ۲ / ۸۴،

[4] عقر بابل کے ایک علاقہ کو کہتے ہیں یہ کربلا سے نزدیک ہے روایت ہے کہ جب امام حسینؑ کربلا پہنچے اور ... کا محاصرہ کر لیا تو آپ نے اپنے اصحاب سے معلوم کیا اس قریہ کا کیا نام ہے اس نے جواب دیا اسے عقر کہتے ہیں ... کی پناہ چاہتا ہوں پھر آپؑ نے معلوم کیا اس سرزمین کو کیا کہتے ہیں جہاں اس وقت ہم ہیں کہا کربلا امامؑ نے فرمایا ... البلدان ج ۳ ص ۵۴۳، [5] مقتل الحسینؑ مقرم ص ۱۹۱،

پانچویں فصل

کربلا میں داخلہ

۲ محرم بروز جمعرات سنہ ۶۱ھ کو امام حسینؑ سرزمین کربلا[1] پر پہونچے[2] ابو اسحاق اسفرائنی کے مقتل ... کہ امام حسینؑ اپنے انصار کے ساتھ سفر کرتے ہوئے ایک شہر تک پہنچے، یہاں ایک جماعت مقیم ... اس شہر کا نام معلوم کیا: جواب دیا اسے شط فرات کہتے ہیں، آپ نے فرمایا اس کا دوسرا بھی ... کہا: اسے کربلا بھی کہتے ہیں،

... سنکر آپ نے گریہ کیا اور فرمایا: خدا کی قسم یہ زمین کرب و بلا ہے پھر فرمایا: اس زمین کی ایک مٹھی خاک لیکر سونگھی اور کچھ خاک اپنی جیب سے نکالی اور فرمایا یہ خاک میرے نانا کیلئے جبرئیلؑ ... لائے تھے اور فرمایا تھا کہ یہ خاک تربتِ حسینؑ کی ہے اس کے بعد خاک پھینک دی اور فرمایا: ... یہاں ہے،

سبط ابن جوزی کے تذکرہ میں لکھا ہے کہ امام حسینؑ نے فرمایا: اس زمین کا کیا نام ہے لوگوں نے بتایا: ... آپ نے گریہ کیا اور فرمایا: کرب و بلا، پھر فرمایا: مجھے ام سلمہ نے بتایا ہے کہ جبرئیل رسولؐ کی

---

[1] ... جہاں امام حسینؑ شہید کئے گئے تھے یہ کوفہ کے نزدیک بیابان کی طرف فرات کے کنارے واقع ہے، مراصد الاطلاع ... اعیان و اصحاب ص ۱۴۳، البدایہ والتاریخ ج ۶ ص ،

Presented by: Rana Jabir Abbas

خدمت میں حاضر تھے اور تم میرے پاس تھے تم رونے لگے، رسولؐ نے فرمایا: میرے بچے کو
تمہیں چھوڑ دیا، رسولؐ نے تمہیں اپنے پہلو پر بٹھالیا، جبریلؑ نے عرض کیا: کیا یہ آپ کو
بے شک کہا: آپ کی امت انہیں قتل کرے گی اگر آپ چاہیں تو میں آپ کو وہ سرزمین دکھا
شہید کئے جائیں گے، رسولؐ نے فرمایا: دکھایئے پس جبریلؑ نے آپ کو زمین کربلا دکھائی۔

جب امام حسینؑ سے یہ کہا گیا کہ یہ سرزمین کربلا ہے تو آپ نے اس کی خاک کو سونگھا
زمین ہے جس کے بارے میں جبریلؑ نے میرے نانا رسولؐ سے بتایا تھا کہ میں اس جگہ قتل کیا

سید ابن طاؤس کہتے ہیں کہ جب امام حسینؑ اس سرزمین پر پہنچے تو معلوم کیا کہ اس کا
گیا کربلا، فرمایا: اتر جاؤ کہ یہی ہماری منزل ہے یہیں ہمارا خون بہایا جائے گا یہیں ہماری
نے مجھ سے یہی فرمایا ہے۔[۲]

ایک دوسری روایت میں آیا ہے کہ آپ نے فرمایا: ارض کرب و بلا پھر فرمایا
یہیں ہمارے اونٹ بیٹھیں گے، یہیں ہمارا خون بہایا جائے گا خدا کی قسم یہیں ہماری حرمت
ہمارے بچوں کو تہ تیغ کریں گے اور اسی سرزمین پر ہماری قبروں کی زیارت ہوگی میرے نانا
ہے جو پورا ہو کے رہے گا۔[۳]

اس کے بعد ہمارے ساتھی اتر پڑے اور اثاثہ اتار لیا حر اور ان کا لشکر دوسری طرف
زن ہوا[۴]، دوسری محرم کو حر نے عبیداللہ بن زیاد کو ایک خط لکھا اور اسے اطلاع دی کہ
ہو چکے ہیں[۵]۔

۱۔ الامام الحسینؑ واصحابہ ص ۱۹۷،
۲۔ اللہوف ص ۳۵،
۳۔ الامام الحسینؑ واصحابہ ص ۱۹۸، یہ عبارت اثبات الہداۃ ج ۲ ص ۵۸۶ میں بھی نقل ہوئی ہے،
۴۔ کشف الغمہ ج ۲ ص ۴۷،
۵۔ کشف الغمہ ج ۲ ص ۴۷،

... بھائیوں اور اہلبیتؑ کو جمع کیا اور انہیں دیکھ کر گریہ کیا اور فرمایا: اے اللہ ہم تیرے
... جد کے حرم سے نکال دیا گیا بنی امیہ نے ہمارے حق میں ظلم کیا، اے اللہ ہمیں ہمارا
... کامیابی عطا فرما۔[۱]

... عرض کی اے بھائی اس سرزمین پر میرا عجیب حال ہے میرے دل پر رنج و الم
... نے بہن کو تسلی دی۔[۲]

... وارد ہونے کے بعد آپ نے اصحاب سے فرمایا:

... الدُّنیا والدِّینُ لَعِقٌ عَلیٰ اَلْسِنَتِهِمْ یَحُوطُونَهُ ما دَرَّتْ مَعایِشُهُمْ
... بِالْبَلاءِ قَلَّ الدَّیّانُونَ[۳]

... ہیں اور دین کو ذائقہ دار چیز کی مانند سمجھتے ہیں جب تک وہ اپنی زبان سے
... کرتے ہیں اس کو محفوظ رکھتے ہیں اور جس وقت امتحان و آزمائش سے گزرنا
... دین داروں کی تعداد گھٹ جاتی ہے،

... نام

... طلب کیا اور کوفہ کے سربراہوں کو مخاطب کر کے خط لکھا کہ جن کے بارے
... ہیں: بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ خط حسین بن علیؑ کی طرف سے سلیمان بن صرد
... عبداللہ بن وائل اور مومنین کی ایک جماعت کے نام ہے، اما بعد! تم جانتے ہو
... تھا: جو شخص ظالم بادشاہ کو دیکھے کہ وہ خدا کی حرام کی ہوئی چیزوں کو حلال اور

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

حلال کی ہوئی چیزوں کو حرام کر رہا ہے، عہد توڑ کر سنت کی مخالفت کر رہا ہے اور خدا کے بندوں پر ظلم [illegible] اپنے قول و فعل سے اس پر اعتراض نہ کرے تو سزاوار ہے کہ خدا اسکے لئے وہی عذاب مقرر کرے جو اس [illegible] کے لئے مقرر کیا ہے، تم جانتے ہو اور بنی امیہ کو پہچانتے ہو کہ وہ شیطان کی پیروی کر کے خدا کی اطاعت [illegible] ہیں، فساد برپا کر رہے ہیں خدا کے حدود کو پامال کر رہے ہیں انہوں نے خدا کی حلال کی ہوئی چیزوں کو [illegible] کی ہوئی چیزوں کو حلال سمجھ لیا ہے،

تمہارے خط موصول ہوئے تمہارے قاصد میرے پاس پہونچے اور انہوں نے کہا کہ تم نے میری [illegible] ہے اور میدان جنگ میں ہرگز تم مجھے تنہا نہیں چھوڑو گے، مجھے ہرگز دشمن کے حوالے نہیں کرو گے اب اگر تم [illegible] بیعت پر ثابت قدم ہو، کہ یہی سیدھا راستہ ہے، تو میں تمہارے اور میرا خاندان تمہارے خاندان کے سا[illegible] میں تمہارا رہبر و امام ہوں اور اگر تم نے اپنا عہد توڑ دیا ہے اور میری بیعت سے نکل گئے ہو تو قسم [illegible] مجھے اس پر تعجب نہیں ہے کیونکہ تم نے جو سلوک میرے والد، بھائی اور میرے چچازاد بھائی مسلم کے سا[illegible] میں اس سے واقف ہوں جو شخص تمہارے فریب میں آئے وہ ناتجربہ کار ہے تم اپنی قسمت سے روگ[illegible] میرے ساتھ ہونے کی بنا پر اپنا فائدہ گنوا دیا ہے، پیمان شکن کو اس کا خمیازہ بھگتنا ہوگا عنقریب خدا [illegible] بے نیاز کر دے گا، والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

امام نے خط بند کیا مہر لگائی اور قیس ابن مسہر صیداوی کے سپرد کیا تاکہ وہ کوفے جائے جب [illegible] کے شہید ہونے کی خبر ملی تو گریہ کیا اور فرمایا: اے اللہ ہمارے اور ہمارے شیعوں کے لئے اپنے پاس اعلیٰ جگہ قرار [illegible] ان کے ساتھ اپنی جوار رحمت میں ساکن کر بے شک تو ہر چیز پر قادر ہے [۱]

انصار امامؑ کا اظہار خیال

[۱] ہم پہلے بیان کر چکے ہیں کہ قیس ابن مسہر کو امام حسینؑ نے بطن الرمہ سے بھیجا تھا لیکن اس عبارت سے ایسا لگتا ہے کہ قیس [illegible] بعید نہیں ہے کہ مذکورہ منزل سے عبداللہ بن یقطر کو اور کربلا سے قیس ابن مسہر کو کوفہ روانہ کیا ہو، [۲] بحار ج ۴۴ ص ۳۸۱، [۳] طبری [illegible] ذوحسم میں دیا تھا بعض کہتے ہیں کہ کربلا میں داخل ہونے کے بعد دیا تھا،

[illegible] آپؑ نے خدا کی حمد و ثنا کی اور محمدؐ و آل محمدؐ پر درود بھیجا اور وہی خطبہ جو ہم منزل "ذوحسم" میں نقل کر چکے

[illegible] کے بیان کے بعد زہیر کھڑے ہوئے اور کہا: اے فرزند رسولؐ! ہم نے آپ کا بیان سنا اگر دنیا ہمیشہ [illegible] جاوداں ہوتے تو بھی ہم آپؑ کے ساتھ انقلاب بپا کرنے اور آپ پر جان قربان کرنے کو اس [illegible] پر ترجیح دیتے،

[illegible] بعد بریر کھڑے ہوئے اور کہا: یا ابن رسول اللہؐ! خدا نے آپؑ کے وسیلہ سے ہم پر احسان کیا کہ ہم [illegible] جہاد کریں اور ہمارا بدن آپ کے مقصد کے حصول میں ٹکڑے ٹکڑے ہو اور قیامت کے روز آپؑ کے [illegible] قرار پائیں [۲]

[illegible] بن ہلال اپنی جگہ سے بلند ہوئے اور کہا: فرزند رسولؐ! آپؑ جانتے ہیں کہ آپ کے جد رسول خدا [illegible] کے دلوں میں نہیں ڈال سکے چنانچہ خواہش کے باوجود سب نے ان کا فرمان قبول نہیں کیا کیونکہ [illegible] منافق بھی موجود تھے جو مدد کرنے کا وعدہ کرتے تھے لیکن دل میں بے وفائی کی نیت رکھتے [illegible] شہد سے زیادہ شیریں اور پس پشت زہر سے زیادہ تلخ تھے، خدا نے انہیں اپنے جوار رحمت [illegible] والد علیؑ کے ساتھ بھی ایسا ہی ہوا ایک جماعت ان کی مدد کیلئے اٹھی اور ناکثین و قاسطین اور [illegible] کی کچھ عرصہ بعد وہ بھی رحمت خدا میں پہنچ گئے آپ ہمارے درمیان ہیں جس نے پیمان شکنی کی اور [illegible] خسارہ میں رہا اور خدا آپ کو اس سے بے نیاز کرے گا آپ ہمیں مشرق یا مغرب میں جدھر چاہیں [illegible] اس کی قضا سے نہیں ڈرتے اور لقائے خدا سے ناخوش نہیں ہیں ہم نیت و بصیرت کی راہ [illegible] رکھتے ہیں جس سے آپ دوستی و الفت کرتے ہیں اور جو آپ کا دشمن ہے اسے دشمن سمجھتے ہیں [۳]

[illegible] کے صحابی تھے تابعین میں سے تھے شہر میں ان کے زہد و طاعت کا چرچا تھا، قبیلہ ہمدان میں ان کا بڑا احترام

Presented by: Rana Jabir Abbas

امام حسینؑ کے نام عبیداللہ کا خط

جب عبیداللہ کو امام حسینؑ کی کربلا میں داخلہ کی اطلاع ملی تو اس نے امام حسینؑ کو [illegible]
مجھے اطلاع ملی ہے کہ آپ کربلا میں پڑاؤ ڈالے ہوئے ہیں اور امیرالمومنین یزید نے مجھے لکھا [illegible]
لطیف سے ملحق کئے بغیر نہ آرام کی نیند سوؤں اور نہ شکم سیر ہو کر کھاؤں یا آپ سر [illegible]
تسلیم ہو جائیں، والسلام

امام حسینؑ نے یہ خط پڑھ کر پھینک دیا اور فرمایا: وہ لوگ کبھی کامیاب نہیں ہو سکتے [illegible]
کر کے مخلوق کو خوش کرتے ہیں، عبیداللہ کے قاصد نے کہا: اے ابو عبداللہ! خط کا جواب [illegible]
آپ نے فرمایا: اس کا جواب نہیں دیا جا سکتا کیونکہ عبیداللہ کے لئے خدا کا عذاب [illegible]
قاصد عبیداللہ کے پاس گیا اور امام حسینؑ کا جواب سنایا: عبیداللہ بہت [illegible]
کی طرف دیکھا اور اسے امام حسینؑ سے جنگ کا حکم دیا،

عمر بن سعد نے جو کہ رے کی گورنری کا شیفتہ تھا امام حسین علیہ السلام [illegible]
معذرت چاہی، عبیداللہ نے کہا: پھر رے کی گورنری کا پروانہ واپس کر دو،

اس واقعہ سے تھوڑی ہی دیر قبل عبیداللہ نے عمرو بن سعد کو یہ حکم دیا تھا [illegible]
کی طرف روانہ ہو جاؤ کیونکہ وہاں دیلمیان مسلط ہو گئے تھے، ابن زیاد نے [illegible]
کے نام لکھ دیا تھا، عمر بن سعد بھی وہاں جانے کے لئے تیار ہو گیا تھا اسی [illegible]
امام حسینؑ کوفہ کی طرف بڑھ رہے ہیں اس نے عمر بن سعد کو طلب کیا اور اس [illegible]
جاؤ اور وہاں سے فراغت کے بعد رے جانا،

یہی وجہ تھی کہ عمر بن سعد رے کی حکومت کو ہاتھ سے نہیں جانے دینا [illegible]
سے کہا: آج مجھے غور و فکر کی مہلت دیجئے لکھا ہے کہ اس سلسلے میں عمر بن سعد [illegible]

أأترُكُ مُلكَ الرَّيِّ وَالرَّيُّ رَغبَتي ‏ أمْ أرْجِعُ مَذمُوماً [illegible]

[illegible] لنفسٍ دُونَها ‏ حِجابٌ وَمُلْكُ الرَّيِّ قُرَّةُ عَيْنِي ؎1

[illegible] مشورہ دینے والوں کے سامنے رکھا، سب نے اسے حسین بن علیؑ سے جنگ کرنے
[illegible] بن مغیرہ نے اس سے کہا: آپ کو خدا کی قسم دیتا ہوں کہ ایسا نہ کیجئے کیونکہ حسینؑ
[illegible] قطع رحم ہے خدا کی قسم اگر ساری دنیا بھی آپ کے پاس ہو اور سے آپ سے لیں تو یہ
[illegible] تو آپ کی گردن پر حسینؑ کا خون ہو، عمر بن سعد نے کہا: انشاء اللہ ایسا ہی کروں گا،

[illegible] نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ میں اس وقت عمر بن سعد کے پاس پہنچا جب وہ
[illegible] والا تھا اس نے مجھ سے کہا: مجھے امیر نے حکم دیا ہے کہ میں حسینؑ کی طرف روانہ ہو جاؤں
[illegible] باز رہو ایسا نہ کرو، جب میں اس کے پاس سے باہر آ گیا تو ایک شخص میرے پاس
[illegible] سعد نے لوگوں کو امام حسین سے جنگ کرنے کی دعوت دی ہے میں اس کے پاس
[illegible] مجھے دیکھا تو میری طرف سے منہ پھیر لیا میں سمجھ گیا کہ وہ جنگ کے لئے جانا چاہتا
[illegible] آیا،

[illegible] زیاد کے پاس گیا اور کہا: میرے سپرد اتنی بڑی ذمہ داری کی ہے اور اس کے ہوں مجھے
[illegible] اس معاملہ سے عوام بھی باخبر ہیں لیکن میں ایک بات کہنا چاہتا ہوں اور وہ یہ کہ اس
[illegible] سربرآوردہ افراد کی ضرورت ہے انہیں طلب کیجئے تاکہ فوج اس سلسلے میں
[illegible] اس کے بعد بعض کوفہ کے بزرگوں کا نام بتایا، عبیداللہ بن زیاد نے کہا: اس سلسلے میں ہم تمہارا
[illegible] بھیجیں گے اگر تم اس گروہ کی پوری ذمہ داری لے سکتے ہو جو تمہارے ساتھ ہے

[illegible] وہ تو میری رغبت ہے یا پلٹ جاؤں اور حسینؑ کو قتل کر کے خلق خدا کی مذمت و لعنت کا طوق اپنی
[illegible] اس سے فرار ممکن نہیں لیکن رے کی حکومت میری آنکھوں کی ٹھنڈک ہے، مقتل الحسینؑ مقرم ص ۱۹۷

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

[illegible] تو ٹھیک ہے ورنہ رے کی حکومت سے ہاتھ اٹھاؤ عمر بن سعد نے جب عبید اللہ کا یہ موقف دیکھا [illegible] ضرور جاؤں گا[1]

تین محرم

امام حسین علیہ السلام سے ایک روز بعد یعنی تین محرم کو عمر بن سعد چار ہزار سپاہیوں کے سا[illegible] پہنچا[2] بعض لوگوں نے لکھا ہے کہ بنو زہرہ (یعنی عمر بن سعد کا قبیلہ) اس کے پاس آئے اور اس سے کہا [illegible] خدا کی قسم دیتے ہیں کہ ایسا نہ کیجئے اور امام حسینؑ سے جنگ کیلئے نہ جایئے کیونکہ اس سے ہمارے اور بنی [illegible] درمیان دشمنی پیدا ہو جائے گی،

عمر بن سعد ابن زیاد کے پاس گیا اور استعفیٰ دیدیا لیکن عبید اللہ بن زیاد نے اس کا استع[illegible] نہیں کیا جس سے وہ مجبور ہو گیا[2] بعض مورخین نے لکھا ہے کہ عمر بن سعد کے دو بیٹے تھے ان میں سے حفص [illegible] باپ کو امام حسینؑ سے جنگ کرنے کی ترغیب و تشویق کر رہا تھا لیکن دوسرا اس سلسلے میں اس کا [illegible] تھا آخر کار حفص بھی باپ کے ساتھ کربلا گیا[3]

زمین کربلا کی خریداری

تیسری محرم کے جو وقائع بیان ہوئے ہیں ان میں سے ایک یہ ہے کہ امام حسینؑ نے نینوا اور غا[illegible] سے کربلا کی زمین وہ کہ جہاں آپؑ کا مرقد ہے، ساٹھ ہزار درہم میں خریدی اور ان سے فرمایا: جو لوگ میری [illegible] کو آئیں تم ان کی راہنمائی کرنا اور زائر کو تین روز تک مہمان رکھنا[4]

---

[1] تاریخ طبری ج ۵ ص ۴۰۹،

[2] ارشاد شیخ مفید ج ۲ ص ۸۴،

[3] طبقات ابن سعد ترجمہ امام حسینؑ ص ۷۹، [4] الامام الحسینؑ و اصحابہ ص ۲۲۲، [5] مجمع البحرین ج ۵ ص ۴۶۱ [illegible]

[illegible] انصار کی زیرکی

[illegible] کربلا پہونچ کر عزرۃ بن قیس احمسی کو امام حسینؑ کے پاس بھیجا تا کہ وہ آپ سے یہ سوال کرے [illegible] آئے ہیں اور کیا ارادہ ہے؟ عزرہ ان لوگوں میں سے تھا جنہوں نے امام حسینؑ کو خط لکھا اور [illegible] دعوت دی تھی امام حسینؑ کے سامنے آنے میں اسے شرم محسوس ہوئی لہٰذا ابن سعد نے کوفہ کے شرفاء [illegible] کے لئے کہا کہ جنہوں نے آپ کو خط لکھ کر کوفہ آنے کی دعوت دی تھی لیکن ان میں سے کسی نے بھی یہ [illegible] کثیر بن عبد اللہ جو کہ ایک گستاخ آدمی تھا اٹھا اور کہنے لگا میں حسینؑ کے پاس جاؤں گا اگر تم [illegible] قتل بھی کر دوں گا،

[illegible] سعد نے کہا: ابھی میرا ایسا کوئی ارادہ نہیں ہے ہاں تم ان کے پاس جا کر یہ سوال کرو کہ اس سرزمین [illegible] کیا مقصد ہے؟ کثیر بن عبد اللہ امام حسینؑ کی طرف روانہ ہوا جب امام حسینؑ کے انصار میں [illegible] نے کثیر بن عبد اللہ کو دیکھا تو امامؑ کی خدمت عرض پرداز ہوئے، یہ شخص جو آ رہا ہے اس سے [illegible] نہیں ہے،

[illegible] بعد ابو ثمامہ نے کثیر بن عبد اللہ کا راستہ روکا اور کہا: اپنی تلوار رکھدو پھر امامؑ کے پاس جانا، [illegible] کہا: خدا کی قسم میں ایسا ہرگز نہیں کروں گا میں پیغام رساں ہوں اگر مجھے جانے دو گے تو میں اپنا پیغام [illegible] واپس لوٹ جاؤں گا،

[illegible] نے کہا: تو میرا ہاتھ تمہاری تلوار پر رہے گا اور تم اپنا پیغام پہنچا دینا کثیر بن عبد اللہ نے کہا: خدا کی [illegible] اجازت نہیں دوں گا ابو ثمامہ نے کہا: تم اپنا پیغام مجھے بتاؤ میں امامؑ کی خدمت میں پہنچا [illegible] برے آدمی ہو میں تمہیں امام حسینؑ تک نہیں جانے دوں گا،

[illegible] کے بعد کثیر بن عبد اللہ واپس لوٹ گیا اور عمر بن سعد کو صورت حال سے آگاہ کیا عمر بن سعد [illegible] اپنے پاس بلایا اور کہا: اے قرہ! تم حسینؑ سے ملاقات کرو اور ان سے اس سرزمین

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

قرہ چلا امام حسینؑ نے اپنے اصحاب سے فرمایا: کیا تم لوگ اس شخص کو پہچانتے ہو، [illegible] مظاہر نے عرض کیا: ہاں یہ تمیمی ہے میں اسے نیک رائے سمجھتا تھا یہ تو میں سوچ بھی نہیں سکتا [illegible] آئے گا، قرہ بن قیس آیا امام حسینؑ کو سلام کیا اور اپنا پیغام پہونچایا امام حسینؑ نے فرمایا: تمہارے شہر [illegible] مجھے خط لکھکر بلایا ہے اور اگر میرا آنا تمہیں ناگوار ہے تو میں واپس چلا جاؤں، قرہ جب واپس جانے [illegible] حبیب بن مظاہر نے اس سے کہا: اے قرہ! وائے ہو تم پر کیوں ظالموں کی طرف واپس جا [illegible] مدد کرو کہ جن کے جد کے وسیلے سے تم راہ راست پر آئے ہو،

قرہ بن قیس نے کہا: پہلے میں اس پیغام کا جواب عمر بن سعد تک پہنچا دوں پھر اس سلسلے [illegible] وہ واپس عمر بن سعد کے پاس چلا گیا اور اسے صورتحال بتائی، عمر بن سعد نے کہا: امید ہے کہ خدا [illegible] پیدا کرے گا کہ جس سے مجھے حسینؑ سے جنگ نہیں کرنی پڑے گی[1]

عمر بن سعد کا خط

حسان بن فائد کہتا ہے کہ میں عبیداللہ کے پاس تھا اسے عمر بن سعد کا خط ملا اس میں لکھا [illegible] میں اپنی فوج کے ساتھ حسینؑ کے مقابل جا کر اترا تو ان کے پاس ایک قاصد بھیجا اور اس سرزمین پر [illegible] معلوم کرنا چاہی، انہوں نے جواب دیا کہ کوفہ والوں نے مجھے خط لکھے اپنے نمائندہ میرے پاس بھیجے [illegible] اگر تم میرے آنے سے ناخوش ہو تو میں واپس چلا جاؤں گا،

عبیداللہ نے جب عمر بن سعد کا خط پڑھا تو کہا:

الآنَ وَقَدْ عَلِقَتْ مَخالِبُنا بِهِ   يَرْجُو النَّجاةَ وَلاتَ حِين[2]

---

[1] تاریخ طبری ج ۵ ص ۴۱۰،

[2] جبکہ وہ ہمارے چنگل میں پھنس گئے ہیں نجات کی امید رکھتے ہیں لیکن حالات سے مفر نہیں ہے،

[3] تاریخ طبری ج ۵ ص ۴۱۱،

[illegible] خط

[illegible] نے عمر بن سعد کو لکھا تمہارا خط ملا مضمون سے آگاہ ہوا حسینؑ سے کہو کہ وہ خود اور ان کے ساتھی [illegible] اگر انہوں نے بیعت کرلی تو پھر میں اپنا نظریہ لکھوں گا،

[illegible] سعد کو یہ خط ملا تو کہا: میرے خیال میں عبیداللہ بن زیاد صلح و عافیت نہیں چاہتا[1]،

[illegible] سعد نے ابن زیاد کے خط سے امام حسینؑ کو مطلع نہیں کیا کیونکہ جانتا تھا کہ آپؑ ہرگز یزید کی بیعت [illegible]

[illegible] اللہ بن زیاد، عمر بن سعد کو کربلا بھیجنے کے بعد ایک بہت بڑا لشکر اور بھیجنے کی فکر میں تھا بعض [illegible] کے اہل کوفہ امام حسینؑ سے جنگ کرنے کو پسند نہیں کرتے تھے چنانچہ جسے آپ سے جنگ [illegible] تھا وہ واپس لوٹ آتا تھا، عبیداللہ بن زیاد نے سوید بن عبدالرحمٰن کو حکم دیا کہ جنگ سے [illegible] کی تحقیق کرے اور روگردانی کرنے والوں کو اس کے پاس حاضر کرے اس نے ایک شامی کو [illegible] کسی مہم کیلئے کوفہ آیا تھا، پکڑ کر عبیداللہ بن زیاد کے سامنے پیش کیا اس نے اس کی گردن [illegible] دوسروں کے لئے عبرت ہو جائے لکھا ہے کہ وہ شامی میراث لینے کوفہ آیا تھا[3]

[illegible] نخیلہ میں

[illegible] کوفہ سے نخیلہ کی طرف[4] روانہ ہوا کسی کو حصین بن تمیم جو کہ اس وقت قادسیہ میں تھا، [illegible] اس چار ہزار فوج کے ساتھ جو اس کے ساتھ تھی نخیلہ آگیا اس کے بعد عبیداللہ نے کثیر بن [illegible] اشعث، قعقاع بن سوید اور اسماء بن خارجہ کو طلب کیا اور کہا: کوفہ میں گشت کرو

[illegible] [2] بحار الانوار ج ۴۴ ص ۳۸۵، [3] اخبار الطوال ص ۲۵۳،

[4] [illegible] کی جانب ایک جگہ ہے وہاں باہر جانے کیلئے فوج جمع ہوتی تھی۔

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اور لوگوں کو یزید کی اور میری فرمانبرداری کا حکم دو انہیں نافرمانی اور فتنہ سے ڈراؤ انہیں اچھا [illegible]
ان چار افراد نے حکم کے مطابق عمل کیا ان میں سے تین نخیلہ میں عبید اللہ کے پاس لوٹ آئے اور کثیر بن [illegible]
ہی میں رہ گیا اور گلی کوچوں میں گھوم گھوم لوگوں کو لشکر گاہ میں جانے کی تشویق دلاتا رہا اور امام حسین [illegible]
سے ڈراتا رہا[1]

عبید اللہ بن زیاد نے اپنے اور عمر بن سعد کے درمیان ایک دستہ سواروں کا مقرر کیا تاکہ ضرورت [illegible]
ان سے مدد کی سکے، نخیلہ میں اس کے قیام کے زمانے میں عمار بن ابی سلامہ نے اس کے وجود سے زمین کو [illegible]
کا ارادہ کیا لیکن کامیاب نہ ہوسکا لہذا وہ کربلا چلا گیا اور امام حسینؑ کی نصرت میں درجۂ شہادت پر فائز ہوا [illegible]

۴ محرم

۴ محرم کو عبید اللہ بن زیاد نے لوگوں کو مسجد کوفہ میں جمع کیا اور منبر پر جا کر کہا: لوگو [illegible]
سفیان کو تو آزما لیا، تم نے انہیں ایسا ہی پایا جیسا چاہتے تھے، تم جانتے ہی ہو کہ یزید نیک سیرت [illegible]
پر احسان کرتا ہے، اس کی عطا بجا ہے اس کے والد بھی ایسے ہی تھے اس نے مجھے حکم دیا ہے کہ تمہیں [illegible]
عطا سے نوازوں، کچھ پیسہ میرے پاس بھیجا ہے تاکہ تمہارے درمیان تقسیم کروں اور اس کے [illegible]
جنگ کیلئے روانہ کروں کان کھول کر سنو! اور اطاعت کرو،
اس کے بعد منبر سے اتر آیا اور شام والوں کیلئے بھی عطایا مقرر کیے اور شہر میں [illegible]
دیا کہ لوگ محاذ کر جانے کیلئے آمادہ ہو جائیں وہ خود اور اس کے ساتھی نخیلہ کی طرف روانہ [illegible]
حصین بن نمیر حجار بن ابجر، شبث بن ربعی، اور شمر بن ذی الجوشن کو کربلا کی طرف [illegible]
جنگ میں وہ عمر بن سعد کی مدد کریں[5]،

[1] انساب الاشراف ج ۳ ص ۱۷۸، [2] انساب الاشراف ج ۳ ص ۱۸۰، [3] خیابانی مرحوم [illegible]
بن زیاد کا کوفہ میں منبر پر جانے اور لوگوں کو امام حسینؑ سے جنگ کرنے پر ابھارنے کا واقعہ چوتھی محرم کے وقائع میں ذکر کیا [illegible]
[4] اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ امام حسینؑ سے جنگ میں شامی بھی شریک تھے۔ [5] اخبار الطوال ص ۲۵۴۔

[illegible] سعد کے کربلا جانے کے بعد سب سے پہلے شمر بن ذی الجوشن نے یہ اعلان کیا وہ چار ہزار تجربہ
[illegible] ساتھ امام حسینؑ سے جنگ کی خاطر روانہ ہونے کیلئے تیار ہے پھر دو ہزار فوجیوں کے ساتھ
[illegible]، چار ہزار سپاہیوں کے ساتھ حصین بن نمیر، تین ہزار آدمیوں کے ساتھ مضایر بن رهینه
[illegible] فوجیوں کے ساتھ نصر بن حرشہ تیار ہوئے اس طرح مجموعاً بیس ہزار فوج ہوگئی[1]

[illegible] وز انوار عبید اللہ نے شبث بن ربعی کی تلاش میں ایک آدمی بھیجا کہ وہ دار الامارہ میں
[illegible] بن ربعی اسلئے مریض بن گیا تھا تاکہ فتنہ کربلا میں اسے معاف رکھا جائے لیکن عبید اللہ بن
[illegible] پاس پیغام بھیجا کہ تم ان لوگوں میں سے نہ ہو جانا جن کے بارے میں خداوند عالم قرآن مجید
[illegible] جب مومنوں سے ان کی ملاقات ہوتی ہے تو کہتے ہیں ہم ایمان لے آئے ہیں اور جب اپنے
[illegible] سے ملتے ہیں تو کہتے ہیں ہم تمہارے ہی ساتھ ہیں، مومنین سے تو ہم مذاق کرتے ہیں[3]
[illegible] اگر ہمارے فرمان کے سامنے سر جھکاتے اور ہماری اطاعت کرتے ہو تو ہمارے پاس آؤ
[illegible] ربعی رات کے وقت عبید اللہ بن زیاد کے پاس آیا تاکہ وہ اس کے چہرہ سے یہ نہ جان سکے
[illegible] ابن زیاد نے اسے خوش آمدید کہا اور اپنے پاس بٹھایا اور کہا: تمہیں کربلا جانا چاہیئے،
[illegible] ربعی نے کہا: ٹھیک ہے، عبید اللہ نے ہزار سپاہیوں کے ساتھ اسے کربلا بھیجا[4]

[illegible] ص ۳۸۶، [2]
[illegible] کو درک کیا تھا اور سجاح، جس نے نبوت کا دعوی کیا تھا، کا موذن تھا پھر مسلمان ہو گیا تھا جنگ
[illegible] ہوا اور خوارج سے جا ملا پھر توبہ کی اور پھر حسینؑ کے قاتلوں میں قرار پایا، مدائنی کہتے ہیں کہ وہ کوفہ
[illegible] کہتے ہیں کہ قتل علیؑ میں بھی اس کا ہاتھ تھا اور جن لوگوں نے خط لکھ کر امام حسینؑ کو کوفہ آنے کی دعوت دی
[illegible] الدارین ص ۱۸۰،
[illegible] العلوم ۱۷ / ۲۲۶،

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

اس کے بعد عبید اللہ ابن زیاد نے زحر بن قیس کو پانچ سو سواروں کے ساتھ پل صراۃ [illegible]
اور کہا: جو شخص کوفہ سے امام حسینؑ کی مدد کے ارادہ سے نکلے اسے نہ جانے دو، عامر بن ابی سلامہ [illegible]
کے پاس جانا چاہتے تھے زحر بن قیس کے برابر سے گذرے زحر بن قیس نے ان سے کہا: میں تمہارا [illegible]
واقف ہوں تم حسینؑ کی مدد کیلئے جانا چاہتے ہو واپس لوٹ جاؤ، لیکن عامر بن ابی سلامہ [illegible]
سپاہیوں پر حملہ کردیا اور فوج کے درمیان سے نکل گئے اور کسی میں یہ جرأت نہ ہوئی کہ ان کا تعاقب [illegible]
عامر کربلا پہنچ کر امام حسینؑ سے ملحق ہو گئے اور درجہ شہادت پر فائز ہوئے عامر حضر[illegible]
کے صحابی تھے اور مختلف جنگوں میں آپ کی رکاب میں شمشیر زنی کی تھی۔[2]

لشکر عمر بن سعد کی تعداد

امام حسینؑ سے جنگ کرنے کے لیے جو لشکر عمر بن سعد کے ساتھ کربلا میں آئے تھے ان کی [illegible]
میں اختلاف ہے لیکن اس نکتہ کو یاد رکھنا چاہیے کہ حکومت وقت کے وظیفہ، تنخواہ، لباس [illegible]
لینے والوں کی تعداد تیس ہزار تھی۔[3]

چھ محرم

۶ر محرم کو عبید اللہ ابن زیاد نے عمر بن سعد کو ایک خط لکھا کہ میں نے سوار و پیادہ [illegible]

---

[1] ایک پل کا نام ہے کربلا جانے کے لیے کوفہ والے اس سے عبور کرتے تھے۔ [2] مقتل الحسینؑ مقرم ص ۱۹۹۔

[3] مفضل بن عمر نے امام صادقؑ سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا: حسین بن علیؑ اپنے بھائی حسنؑ کے [illegible]
لگے حسنؑ نے وجہ معلوم کی حسینؑ نے عرض کی آپ پر پڑنے والے مصائب کی وجہ سے رو رہا ہوں، حسنؑ نے فرمایا: [illegible]
لیکن اے ابو عبداللہ آپ کی مصیبت کے دن جیسا کوئی دن نہیں ہے ایسے تیس ہزار جو رسولؐ کے امتی اور مسلمان ہونے کا [illegible]
قتل، اہل حرم کی بے حرمتی اور انہیں اسیر کریں گے اور اموال لوٹ لیں گے اس وقت خدا بنی امیہ پر لعنت کرے گا آسمان [illegible]
ہر چیز یہاں تک کہ مچھلیاں بھی آپ پر گریہ کریں گی، الملہوف ص ۱۱۔

[illegible] ایک چیز کو فراموش نہیں کیا ہے اور وہ یہ کہ تمہاری شب و روز کی پوری رپورٹ ہمیں

[illegible] کی کیفیت

[illegible] معلوم ہوا کہ امام حسینؑ سے جنگ کرنا خدا اور اس کے رسولؐ سے جنگ کرنا ہے تو کچھ لوگ
[illegible] جدا ہو کر فرار کر گئے، لکھا ہے کہ ایک سپہ سالار کوفہ سے ہزار فوجیوں کے ساتھ چلا تھا کربلا پہنچ
[illegible] سو فوجی رہ گئے تھے اور باقی اس جنگ پر اعتقاد نہ رکھنے کی وجہ سے فرار کر گئے تھے۔[2]

[illegible] محمد بن حنفیہ کے نام

[illegible] علیہ السلام فرماتے ہیں: امام حسینؑ نے کربلا سے محمد بن حنفیہ کے نام ایک خط لکھا جس کا مضمون

[illegible] الرحمن الرحیم مِنَ الْحُسَيْنِ بنِ عَلِيٍّ اِلىٰ مُحَمَّدِ بنِ عَلِيٍّ وَمَنْ قِبَلَهُ
[illegible] هاشم، اَمَّا بَعْدُ فَكَاَنَّ الدُّنْيا لَمْ تَكُنْ وَكَاَنَّ الآخِرَةَ لَمْ تَزَلْ، والسَّلامُ[3]

[illegible] کا خط محمد بن علیؑ اور دیگر بنی ہاشم کے نام ہے اما بعد: گویا دنیا کا وجود ہی نہیں تھا
[illegible] ہمیشہ سے تھی اور ہے

[illegible] اسد

[illegible] حبیب بن مظاہر نے آپؑ کی خدمت میں عرض کیا: فرزند رسولؐ یہاں سے
[illegible] اگر اجازت ہو تو میں ان کے پاس جاؤں اور انہیں آپ کی خدمت میں حاضر ہونے
[illegible] کربلا میں بنی اسد کے آنے کی وجہ سے خدا آپؑ کو ان کے شر سے محفوظ رکھے۔

[illegible] [3] کامل الزیارات ص ۷۵۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

آپؑ نے اجازت دی، حبیب بن مظاہر رات کے وقت باہر نکلے، ، ان کے پاس گئے اور [illegible]
میں تمہارے لئے بہترین تحفہ لایا ہوں میں تمہیں فرزند رسولؐ خدا کی مدد کی دعوت دیتا [illegible]
پاس ایسے مددگار ہیں جن میں سے ہر ایک ہزار جنگجو افراد سے بہتر ہے وہ انہیں ہرگز تنہا نہیں چھوڑ [illegible]
انہیں دشمن کے حوالہ نہیں کریں گے، عمر بن سعد نے بہت بڑے لشکر کے ساتھ ان کا محاصرہ کر رکھا ہے چونکہ [illegible]
قوم و قبیلہ کے ہو اس لئے میں نیکی کے راستے کی طرف تمہاری راہنمائی کر رہا ہوں آج میری بات مان لو اور [illegible]
کے لئے چلو دنیا و آخرت میں تم سرفراز ہو جاؤ گے، میں قسم کھا کر کہتا ہوں کہ اگر تم میں سے ایک آدمی [illegible]
یہاں بنت رسولؐ کے بیٹے کے ساتھ مارا جائے صبر سے کام لے اور خدا سے ثواب پانے کی امید [illegible]
بہشت میں رسولؐ کے ساتھ ہوگا،

اس وقت بنی اسد میں سے عبداللہ بن بشیر اٹھا اور کہا: سب سے پہلے اس دعوت کو میں [illegible]
ہوں پھر اس نے یہ رجز پڑھا:

قَدْ عَلِمَ الْقَوْمُ اِذْ تَواكَلُوا   وَاَحْجَمَ الْفُرْسانُ اِذْ تَثاقَلُوا
اَنِّي شُجاعٌ بَطَلٌ مُقاتِلٌ   كَاَنَّنِي لَيْثُ عَرِينٍ باسِلُ

اس کے بعد قبیلہ کے نو آدمی اور کھڑے ہوئے اور امام حسینؑ کی مدد کیلئے روانہ ہوئے [illegible]
میں ایک شخص نے یہ واقعہ عمر بن سعد سے بتا دیا اس نے ازرق کی سرکردگی میں ان کی طرف چار سو [illegible]
کے سپاہیوں نے رات کی تاریکی میں فرات کے کنارے اس کا راستہ بند کر دیا جبکہ امام حسینؑ سے زیادہ [illegible]
بنی اسد والے ابن سعد کے فوجیوں سے الجھ گئے، حبیب بن مظاہر نے ازرق سے کہا [illegible]
تو اس مظلمہ کو کیوں اپنی گردن پر لیتا ہے، تیری جگہ کوئی اور لے لیگا جب بنی اسد کے قبیلے [illegible]
مقابلہ نہیں کیا جا سکتا تو وہ شب کی تاریکی میں پراکندہ ہو گئے اور اپنے قبیلہ سے جا ملے اور راتوں [illegible]

۱؎ جب یہ لوگ جنگ کیلئے تیار ہوتے ہیں اور بوجہ وشدت سے گھبراتے ہیں تو اس وقت یہ مجھے دیکھتے اور جان [illegible]
شیر کی مانند دلیر اور بہادر ہوں۔

[illegible] ابن سعد ان پر شب خون نہ مارے، حبیب بن مظاہر امام حسینؑ کی خدمت میں حاضر ہوئے
[illegible] بیان کیا آپؑ نے کہا: لاحول ولاقوۃ الاباللہ ۱؎

[illegible] محرم

[illegible] محرم کو عبیداللہ بن زیاد نے عمر بن سعد کے پاس ایک خط بھیجا کہ فوج کو فرات پر لگا دو تاکہ حسینؑ
[illegible] ساتھیوں پر پانی بند کر دیں اور انہیں ایک قطرہ پانی پینے کی بھی اجازت نہ دیں جیسا کہ عثمان بن عفان
[illegible] دیا گیا تھا ۲؎

[illegible] تعمیل حکم میں عمر بن سعد نے پانچ سو فوجی سوار فرات کے گھاٹ پر لگا دیئے انہوں نے امام حسینؑ
[illegible] کے انصار واصحاب پر پانی بند کر دیا، یہ غیر انسانی سلوک شہادت امام حسینؑ سے تین روز قبل کیا گیا
[illegible] عبداللہ بن حصین ازدی نے جو کہ قبیلہ بجیلہ سے تھا۔ چلا کر کہا: اے حسینؑ اب تم یہ آسمانی رنگ کا پانی
[illegible] خدا کی قسم اس کا ایک قطرہ بھی نہیں پی سکو گے اور پیاسے مرجاؤ گے،

[illegible] حسینؑ نے فرمایا: اے اللہ اسے پیاس کی حالت میں موت دے اور اپنی رحمت اس کے شامل حال
[illegible] مسلم کہتے ہیں: خدا کی قسم اس گفتگو کے بعد میں اس شخص کو دیکھنے گیا وہ بیمار تھا، قسم اس خدا
[illegible] پروردگار نہیں ہے میں نے دیکھا کہ عبیداللہ بن حصین نے اس قدر پانی پیا کہ اس کا پیٹ پھول گیا،
[illegible] باوجود وہ پیاس پیاس چلا رہا تھا پھر پانی پیا مگر سیراب نہ ہوا اور اسی حالت میں مرگیا ۳؎

[illegible]

[illegible] امام حسینؑ اور آپ کے اصحاب پر پیاس کا غلبہ ہوا تو آپ نے ایک بیلچہ اٹھایا اور خیموں کے پیچھے قبلہ
[illegible] قدم کے فاصلہ پر زمین کھودی بہترین پانی نکل آیا سب نے پیا لیکن پھر دیکھتے ہی دیکھتے وہ ناپید ہوگیا
[illegible] نشان تک نہ ملا۔ یہ روایت معتبر نہیں لگتی۔ مترجم۔

[illegible] ص ۳۸۷، ۲؎ انساب الاشراف ج ۳ ص ۱۸۰، ۳؎ ارشاد مفید ج ۲ ص ۸۶، ۴؎ وقائع الایام ص ۲۷۵، مؤلف خیابانی،

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اس معجزانہ اور حیرت انگیز واقعہ کو جاسوسوں نے عبیداللہ سے بتایا اس نے عمر بن سعد کو [illegible] قاصد بھیجا کہ مجھے خبر ملی ہے کہ حسینؑ کنواں کھودتے ہیں اور پانی پیتے ہیں چنانچہ تم میرا خط ملتے ہی پہلے [illegible] کوشش کرو کہ ان تک پانی نہ پہنچ سکے، حسینؑ اور ان کے اصحاب کو چاروں طرف سے گھیر لو اور [illegible] ایسا ہی سلوک کرو جیسا کہ عثمان کے ساتھ کیا گیا تھا،

حکم کے مطابق عمر بن سعد نے امام حسینؑ اور آپؑ کے اصحاب پر پہلے سے زیادہ سختی کرنا [illegible] تاکہ انہیں کہیں سے پانی میسر نہ ہو سکے۔[1]

یزید بن حصین ہمدانی اور عمر بن سعد کی ملاقات

جب پیاس کا برداشت کرنا خصوصاً بچوں کے لیے امکان سے باہر ہو گیا تو امام حسینؑ کی [illegible] سے یزید بن حصین ہمدانی جو کہ زہد و عبادت میں مشہور تھے امام حسینؑ کی خدمت میں حاضر ہوئے [illegible] مجھے اجازت دیجئے کہ میں عمر بن سعد کے پاس جاؤں اور اس سے پانی کے بارے میں [illegible] ہو سکتا ہے کہ اس کا ارادہ بدل جائے،

امام حسینؑ نے فرمایا: تمہیں اختیار ہے، چنانچہ وہ سلام کیے بغیر عمر بن سعد کے خیمہ میں پہنچ [illegible] نے کہا: اے ہمدانی! تم نے مجھے سلام کیوں نہیں کیا؟ کیا میں مسلمان نہیں ہوں؟ کیا میں خدا اور اس کے [illegible] نہیں پہچانتا ہوں؟

ہمدانی نے کہا: اگر تم خود کو مسلمان سمجھتے ہو تو پھر عترت رسولؐ پر کیوں خروج کیا [illegible] قتل کا ارادہ کیوں کیا ہے اور اس فرات کا پانی ان پر کیوں بند کیا ہے جس سے صحرا کے جانور [illegible] پانی پینے کی اجازت نہیں ہے خواہ پیاسے مر جائیں ان تمام باتوں کے باوجود تم یہ گمان کرتے ہو کہ خدا [illegible] کو پہچانتے ہو؟

[1] مقتل الحسینؑ خوارزمی ص ۲۴۴، ج ۱،

[illegible] نے سر جھکا کر کہا: اے ہمدانی! میں جانتا ہوں کہ اس خاندان کی آزار رسانی حرام ہے، [illegible] عبیداللہ نے مجھے اس کام پر مجبور کر دیا ہے، میں ایسے حساس حالات سے گزر رہا ہوں کہ میری سمجھ [illegible] ؟ کیا رے کی حکومت چھوڑ دوں اس حکومت کو جس کے شوق میں جل رہا ہوں یا خونِ [illegible] رنگین کروں جبکہ میں جانتا ہوں کہ اس کی سزا جہنم ہے، لیکن رے کی حکومت میری آنکھوں [illegible] ہمدانی، میں اپنے اندر فداکاری کا اتنا جذبہ نہیں پاتا کہ رے کی حکومت سے چشم پوشی کروں، [illegible] حصین ہمدانی واپس لوٹ آئے اور ماجرا امام حسینؑ سے بیان کیا اور کہا: عمر بن سعد رے کی حکومت [illegible] آپ کو قتل کرنے کیلئے تیار ہو گیا ہے۔[1]

[illegible] پانی لانا

[illegible] شدت خیموں میں ہر لحظ بڑھتی جا رہی تھی امام حسینؑ نے اپنے بھائی عباس بن علی بن ابی طالبؑ [illegible] سوار بیس پیادہ سپاہیوں کے ساتھ پانی لانے کیلئے روانہ کیا، اس جماعت کے ساتھ بیس مشکیں [illegible] وقت فرات کے کنارے پہنچ گئے، نافع بن ہلال مخصوص پرچم لیے آگے آگے چل رہے تھے

[illegible] نے پوچھا: کون ہو تم؟

[illegible] ہلال نے اپنا تعارف کرایا،

[illegible] نے کہا: بھائی خوش آمدید یہاں آپ کیوں آئے ہیں،

[illegible] کہا: میں اسلئے آیا ہوں تاکہ اس پانی سے پیاس بجھاؤں جس سے ہمیں محروم کر رکھا ہے،

[illegible] نے کہا: پیو، تمہیں گوارا ہے،

[illegible] ہلال نے کہا: خدا کی قسم میں اس وقت تک پانی نہیں پی سکتا جب تک حسینؑ اور ان کے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

عمرو بن حجاج کی فوج نے نافع بن ہلال کے ساتھیوں کو دیکھ لیا، عمرو بن حجاج [illegible] وہ نہیں پی سکتے اسی کیلئے یہاں ہمارا پہرہ لگایا گیا ہے، عمرو بن حجاج کی فوج جب زیادہ نزدیک [illegible] عباس بن علیؑ نے پیادہ اشخاص سے فرمایا: مشکیں بھر لو، پیادہ لوگوں نے ایسا ہی کیا جب [illegible] اس کے سپاہیوں نے پانی بھرنے سے روکنے کی کوشش کی تو عباس بن علیؑ اور نافع بن ہلال [illegible] اور انھیں جنگ میں الجھالیا، سواروں نے عمرو بن حجاج کی فوج کا راستہ بند کر دیا تاکہ پیادہ [illegible] اس علاقہ سے دور چلے جائیں اور خیموں تک پہنچا دیں ۱؎

عمرو بن حجاج کے فوجیوں نے سواروں پر حملہ کر کے انہیں کچھ پیچھے ہٹا دیا یہاں تک کہ [illegible] کے نیزہ سے ابن حجاج کا ایک سپاہی شدید زخمی ہوگیا اور زیادہ خون بہہ جانے کے سبب [illegible] اصحاب امام حسینؑ کی خدمت میں واپس آگئے ۲؎

امام حسینؑ اور عمر بن سعد کی ملاقات

امام حسینؑ نے اپنے انصار میں سے عمرو بن قرظہ انصاری کو عمر بن سعد کے پاس روانہ کیا [illegible] رات کے وقت دونوں فوجوں کے درمیان مجھ سے ملاقات کیلئے آجاؤ، عمر بن سعد نے قبول کر [illegible] امام حسین علیہ السلام اپنے بیس اصحاب کے ساتھ اور عمر بن سعد اپنے بیس فوجیوں کے ساتھ وعدہ [illegible]

امام حسینؑ نے اپنے اصحاب میں سے عباس بن علیؑ اور علی اکبرؑ کے علاوہ سب کو [illegible] عمر بن سعد نے بھی اپنے بیٹے اور غلام کو اپنے پاس رکھا اور باقی کو واپس بھیج دیا پہلے امام حسین [illegible] فرمایا: اے سعد کے بیٹے! کیا تم مجھ سے قتال کرو گے؟ اور اس خدا سے تمہیں خوف نہیں جس کی طرف [illegible] کے جانا ہے؟ میں جس کا بیٹا ہوں اسے تم اچھی طرح جانتے ہو کیا تم اس گروہ کو چھوڑ کر [illegible] اس سے تمہیں خدا کا تقرب حاصل ہوگا،

۱؎ مقاتل الطالبین ص ۱۱۷، ۲؎ نفس المہموم ص ۲۱۹،

[illegible] سعد نے کہا: اگر میں اس گروہ سے الگ ہو جاؤں گا تو یہ میرا گھر جلا دیں گے،

[illegible] نے فرمایا: میں تمہارا گھر تعمیر کرا دوں گا،

[illegible] سعد نے کہا: ڈرتا ہوں کہ یہ میرا مال و دولت ضبط کر لیں گے،

[illegible] نے فرمایا: میں تمہیں اپنے اس مال سے بہتر دوں گا جو حجاز میں ہے، دوسری روایت میں امام [illegible] میں تمہیں، بغیبغہ دوں گا یہ بہت بڑا کھیت تھا جس میں بہت سی کھجوریں اور کافی زراعت [illegible] دس لاکھ دینار میں خریدنے کے لئے تیار تھا لیکن امام حسینؑ نے فروخت نہیں کیا تھا،

[illegible] سعد نے کہا: میں ڈرتا ہوں کہ ابن زیاد کوفہ میں میرے خاندان کے لوگوں کو قتل کر دے گا،

[illegible] نے یہ محسوس کیا کہ اپنا راستہ نہیں بدلے گا تو یہ فرماتے ہوئے اٹھے تجھے کیا ہو گیا ہے، عنقریب [illegible] گا اور قیامت کے دن تیری مغفرت نہیں کرے گا خدا کی قسم میں جانتا ہوں کہ تو عراق کے گیہوں [illegible] کھا سکے گا،

[illegible] سعد نے مذاق کے طور پر کہا: جو کافی ہیں ۱؎

[illegible] مورخین نے لکھا ہے کہ امام حسینؑ نے اس سے فرمایا: تم مجھے قتل کر رہے ہو اور یہ گمان کرتے ہو کہ [illegible] اور گرگان کی حکومت دے دے گا خدا کی قسم تمہیں نصیب نہیں ہوگی یہ تو ایک عہد ہے جو [illegible] تمہاری یہ دیرینہ آرزو ہرگز پوری نہیں ہوگی اب تم جو چاہو کرو میرے بعد تمہیں دنیا و آخرت [illegible] نہیں ملے گی میں دیکھ رہا ہوں کہ کوفہ میں تمہارا سر نیزہ پر پھرایا جا رہا ہے اور اس پر بچے ڈھیلے [illegible]

[illegible] زیاد کے نام ابن سعد کا خط

[illegible] ملاقات کے بعد عمر بن سعد اپنی خیمہ گاہ میں واپس چلا گیا اور عبید اللہ ابن زیاد کو ایک خط میں لکھا خدا

[illegible] ۲؎ سفینۃ البحار ج ۲ ص ۲۷۰ کلمہ عمر،

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

فتنہ کی آگ کو خاموش کرے اور لوگوں میں اتحاد پیدا کردے، حسینؑ کہتے ہیں یا میں اسی جگہ واپس [illegible] جہاں سے آیا ہوں یا اسلامی ممالک کی کسی سرحد پر چلے جاؤں اور ایک مسلمان کے مانند زندگی [illegible] چلے جاؤں وہاں یزید جو چاہے فیصلہ کرے، اسی میں امت کی بھلائی ہے ۱۔

افتراء و بہتان

عقبہ بن سمعانؓ کہتے ہیں میں مدینہ سے مکہ تک اور مکہ سے عراق تک امام حسینؑ کا [illegible] مکہ، درمیان راہ، عراق میں اور فوج سے مقابلہ کے وقت آپ سے شہادت تک کہیں لمحہ [illegible] ہوا آپ نے جو بات کہی وہ میں نے سنی خدا کی قسم جو کچھ لوگ کہتے ہیں اور گمان کرتے ہیں کہ آپ [illegible] میں یزید کی بیعت کر لیتا ہوں یا مجھے اسلامی سرحدوں میں سے کسی سرحد پر بھیجدو آپؑ نے ایسی [illegible] کبھی ہاں یہ فرمایا: مجھے چھوڑ دو میں اس وسیع و عریض زمین پر لوگوں کی رائے معلوم کرسکوں ۲۔

بعض لوگوں نے لکھا ہے کہ ابن سعد نے کسی کو عبید اللہ کے پاس بھیجا اور کہلوایا کہ اگر کوئی [illegible] تم سے یہ چیزیں طلب کرے اور تم قبول نہ کرو تو اس پر ظلم کرو گے ۳۔

جواب عبید اللہ

عبید اللہ نے اپنے مددگاروں کو یہ خط پڑھوایا اور کہا: ابن سعد اپنے خاندان والوں [illegible] میں لگا ہوا ہے،

۱۔ ارشاد شیخ مفید ج ۲ ص ۸۲،

۲۔ عقبہ بن سمعان امام حسینؑ کی زوجہ رباب کا غلام تھا عاشور کے دن ابن سعد کی فوج انہیں پکڑ کر ابن سعد کے [illegible] انھیں آزاد کر دیا چنانچہ عاشور کے بعض حوادث انہیں سے منقول ہیں،

۳۔ تاریخ طبری ج ۵ ص ۴۱۳، کامل ابن اثیر ج ۴ ص ۵۴، مذکورہ روایت سے ہم اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ ابن سعد [illegible]

۴۔ مقاتل الطالبین ص ۱۱۲،

[illegible] شمر بن ذی الجوشن اپنی جگہ سے اٹھا اور کہا: کیا آپ ابن سعد کی یہ حرکت برداشت کریں گے، [illegible] پر آپ کے پاس آگئے ہیں، خدا کی قسم اگر وہ اس سرزمین سے آپ کی بیعت کئے بغیر کوچ [illegible] مضبوط ہوتے چلے جائیں گے اور پھر آپ انہیں گرفتار نہیں کرسکیں گے ان کی اس بات کو قبول [illegible] کی شکست ہے، اگر وہ خود اور ان کے اصحاب و انصار آپ کے فرمان کے سامنے سر خم کریں [illegible] حاصل ہوگا کہ انہیں معاف کریں یا سزا دیں،

[illegible] نے کہا: یہ اچھا مشورہ ہے میری بھی یہی رائے ہے، اے شمر تم میرا خط لیکر ابن سعد کے پاس [illegible] اور ان کے اصحاب کو سنائے اگر وہ میرے حکم سے روگردانی کریں تو ان سے جنگ کرے اور اگر عمر بن سعد [illegible] پس و پیش کرے تو تم فوج کی سپہ سالاری اپنے ہاتھ میں لے لینا اور ابن سعد کی گردن مار دینا [illegible] پاس بھیجدینا ۱۔

[illegible]

[illegible] عمر بن سعد کو ایک خط لکھا: میں نے تمہیں حسینؑ کے پاس اس لئے نہیں بھیجا ہے کہ تم انہیں بلاؤ [illegible] طول دو، اور انہیں سلامتی و رہائی کی امید دلاؤ اور ان کے عذر کو معقول بنا کر ان کی شفاعت [illegible] اصحاب میرے حکم کے سامنے سر تسلیم خم کرتے ہیں تو انہیں میرے پاس بھیجدو اور اگر [illegible] کریں تو اپنی فوج کے ساتھ ان پر حملہ کرکے قتل کردو اور ان کے بدن کو ٹکڑے ٹکڑے کردو [illegible] قتل حسینؑ کے بعد ان کی لاش پامال کرنے سے انہیں کوئی نقصان نہیں پہونچے گا لیکن جو میں نے [illegible] پھر اگر تم نے میرے حکم کی تعمیل کی تو تمہیں انعام دوں گا اور اگر روگردانی کی تو تم لشکر سے

[illegible] یا ہے کہ عبید اللہ بن زیاد نے جویرہ بن یزید تمیمی سے کہا تم ابن سعد کے پاس میرا خط لے جاؤ پھر اگر [illegible] وع کی تو یہی ہمارا مقصد ہے اور اگر جنگ شروع نہ کی تو اسے پکڑ کر قید کر دینا اور شمر بن حوشب کو

[illegible] مقتل الحسینؑ خوارزمی ج ۱ ص ۲۴۵

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

الگ ہو جانا اور سپہ سالاری شمر بن ذی الجوشن کے حوالے کر دینا کہ ہم نے اسے یہی حکم دیا ہے، وا

نو محرم

شمر نے عبید اللہ بن زیاد سے خط لیا کوفہ کی چھاؤنی نخیلہ سے چلا اور بروز جمعرات ا
ظہر سے قبل کربلا پہنچ گیا۔[1] ابن سعد کو عبید اللہ کا خط سنایا ابن سعد نے کہا: وائے ہو تجھ پر خا
لئے کتنا برا پیغام لایا ہے، خدا کی قسم تو نے عبید اللہ کو اس چیز سے باز رکھا جو میں نے انہیں لکھ
مجھے امید تھی کہ یہ معاملہ صلح و صفائی کے ساتھ ختم ہو جائے گا، خدا کی قسم حسینؑ تسلیم نہیں ہوں گ
میں ان کے والد کی روح ہے،

شمر نے کہا: بتاؤ کیا کرنا چاہتے ہو امیر کے حکم کی اطاعت کرتے ہوئے ان کے دشمن
یا عہدہ سے برطرفی اختیار کرتے ہو تو میں لشکر کی سپہ سالاری کا عہدہ سنبھال لیتا ہوں،

عمر بن سعد نے کہا: لشکر کی سپہ سالاری میں تمہارے سپرد نہیں کروں گا میں تمہیں اس
اس کام کو انجام دوں گا ہاں تم پیادہ فوج کے امیر ہو، آخر کار نو محرم بروز جمعرات عمر
کے لئے تیار کر لیا،[3]

امام صادق علیہ السلام فرماتے ہیں: تاسوعا "نو محرم" کو ابن سعد کی فوج
ان کے اصحاب کا محاصرہ کیا شام و کوفہ کی فوج نے چاروں طرف سے آپؑ کو گھیر لیا، ابن
اپنی فوج کی کثرت پر خوشی منائی، آج کے دن امام حسینؑ کو تنہا دیکھا اور بے یار و مدد گا
میں سے کوئی ان کی مدد کیلئے نہیں آئے گا، امام صادقؑ نے پھر فرمایا: میرے والد
و ناچار چھوڑ دیا گیا اور کمزور کر دیا گیا۔[4]

---

[1] اعلام الوریٰ ص ۲۴۴، [2] الامام الحسینؑ و اصحابہ ص ۲۴۵،
[3] ارشاد شیخ مفید ج ۲ ص ۸۹، [4] سفینۃ البحار ج ۲ ص ۱۲۳، کلمہ تسع،

عبید اللہ بن زیاد سے ابن سعد تک پہونچانے کے لئے خط لیا تو اس نے اور عبد اللہ بن ابی
نے عبید اللہ سے کہا: اے امیر! ہمارے بھانجے حسینؑ کے ساتھ ہیں اگر بہتر سمجھیں
لکھ دیجئے، عبید اللہ نے ان کی پیش کش قبول کر لی اور اپنے منشی کو امان نامہ لکھنے کا

ابی المحل نے اپنے غلام "کزمان" کے ذریعہ امان نامہ کربلا بھیج دیا، کربلا پہنچکر اس نے
امان نامہ پڑھا اور کہا: یہ امان نامہ تمہارے رشتہ دار عبد اللہ بن ابی المحل نے بھیجا ہے
دیا، انہیں ہمارا سلام پہنچا کر کہنا: ہمیں تمہاری امان کی ضرورت نہیں ہے خدا کی امان
کی امان سے بہتر ہے۔[1]

شمر خیام حسینی کے پاس آیا اور علی ابن ابی طالبؑ کے بیٹوں عباسؑ و عبد اللہ اور جعفر و عثمان کو
آواز دی وہ باہر نکلے، شمر نے کہا: میں نے تمہارے لئے عبید اللہ سے امان لے لی ہے!
کہا: خدا لعنت کرے تجھ پر اور تیرے امان نامہ پر ہمیں تو امان دی جائے اور فرزند فاطمہ
دی جائے۔[2]

دیئے جانے کے بعد عمر بن سعد نے چلا کر کہا: اے لشکر خدا سوار ہو جاؤ خوشی مناؤ کہ جنت

... "عرفان" لکھا ہے، مقتل الحسین خوارزمی ص ۲۴۵ ج ۱، [2] کامل ابن اثیر ج ۳ ص ۵۶، [3] انساب الاشراف ج ۳ ص ۱۸۴،

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

میں جارہے ہو، فوجی سوار عصر کے بعد عازم جنگ ہوئے، امام حسینؑ اپنے خیمہ کے سامنے تشریف
شمشیر ہاتھ میں ہے زانو پر سر رکھے ہوئے ہیں، کہ زینب کبریٰؑ روتی ہوئی بھائی کے پاس آئیں
بھائی! یہ شور وغل آپؑ نہیں سن رہے ہیں، ہر لحظہ قریب آرہا ہے،

امام حسینؑ نے سر اٹھا کر فرمایا: بہن میں نے ابھی خواب میں رسولؐ کو دیکھا ہے فرمار ہے
پاس آنا چاہتے ہو یہ بات سنکر زینب بیتاب ہوگئیں اور رونے لگیں،

امام حسینؑ نے فرمایا: بہن رونے کا مقام نہیں ہے، خدا تم پر رحم کرے چپ ہو جاؤ اسی
عباس بن علیؑ آئے اور عرض کیا بھائی یہ دشمن کی فوج ہے جو ہمارے خیموں کے نزدیک آگئی ہے،

امام حسینؑ نے کھڑے ہوئے فرمایا: عباسؑ! بھائی قربان! گھوڑے پر سوار ہو کر
معلوم کرو کہ کیا چاہتے ہیں، یہاں کیوں آئے ہو؟

حضرت عباسؑ بیس سواروں کے ساتھ کہ جن میں زہیر بن قین اور حبیب بن مظاہر
کے قریب گئے اور پوچھا کیا ہوا؟ کیا چاہتے ہو؟ امیر کا حکم ہے کہ تم سے یہ بتا دیں کہ یا تو امیر کے
یا جنگ کے لئے تیار ہو جاؤ،

عباسؑ نے فرمایا: اپنی جگہ سے آگے نہ بڑھنا اور جلدی نہ کرنا میں ابو عبد اللہؑ کی خدمت
پیغام پہونچاتا ہوں، دشمن کے لشکر نے یہ بات قبول کر لی عباس بن علیؑ تنہا امام حسینؑ کے پاس گئے
کی باقی بیس افراد عمر بن سعد کی فوج کو نصیحت کر رہے تھے اور امام حسینؑ سے جنگ کرنے سے منع کر
انھیں خیموں کی طرف بڑھنے سے روکے ہوئے تھے [1]

حبیب بن مظاہر اور زہیر بن قین کی نصیحت،

حبیب بن مظاہر نے زہیر بن قین سے کہا: اس گروہ سے کچھ کہنا چاہیئے یا تم کہو یا میں
زہیر نے کہا: آپ اس قوم کو نصیحت کریں،

[1] ارشاد شیخ مفید ج ۲ ص ۸۹،

حبیب نے دشمن کی فوج کو مخاطب کر کے کہا: جان لو کہ تم بہت برے لوگ ہو تم وہ ہو جو قیامت کے دن
... کے جبکہ عترت رسولؐ اور ان کے اہل بیت واولاد کا خون تمہاری گردن پر ہوگا،

عزرہ بن قیس نے کہا: اے حبیب تم جتنی چاہو اپنی تعریف وخودستائی کرو، زہیر نے کہا: اے
... اہلبیتؑ سے ہر کثافت ونجاست کو دور رکھا ہے اور انہیں پاک رکھا ہے خدا سے ڈرو میں تمہارا
... انہیں خدا کی قسم دیتا ہوں کہ ان لوگوں میں سے نہ ہو جاؤ جو گمراہوں کے مددگار ہیں اور ان کی
... پاک و پاکیزہ نفوس کو قتل کر رہے ہیں [1]

عزرہ نے کہا: اے زہیر تم اس خاندان کے دوست نہیں تھے بلکہ عثمانی تھے، زہیر نے کہا: کیا
... کر نہیں کہہ رہا ہوں کہ میں اس خاندان کا پیرو ہوں، خدا کی قسم میں نے انہیں خط نہیں لکھا کوئی
... نہیں بھیجا اور نہ ان سے مدد کا وعدہ کیا بلکہ اثناء راہ میں ان سے ملاقات ہوئی ہے ہاں جب انہیں
... اللہ اور ان کی نظروں میں امام حسینؑ کی منزلت یاد آگئی اور جب مجھے یہ یقین ہوگیا کہ دشمن ان
... تو میں نے یہ طے کیا میں اپنی جان ان پر قربان کروں گا تاکہ میں خدا اور اس کے رسولؐ اور ان کے
... جن سے تم نے چشم پوشی کر لی ہے [2]

... امام حسینؑ نے فرمایا: اگر ہو سکے تو ان سے کل تک کی مہلت لے لو تاکہ ہم رات بھر خدا کی عبادت
... میں نماز ادا کریں [3] خدا جانتا ہے کہ مجھے نماز اور تلاوت قرآن سے کتنا شغف ہے [4]

ایک شب کی مہلت

... دشمن کی فوج کے پاس لوٹ آئے اور ان سے عبادت ونماز کیلئے مہلت مانگی عمر بن سعد نے

... ص ۱۸۳،

[4] اللہوف ص ۳۸،

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

مہلت دینے کے سلسلے میں تردد میں تھا آخر کار اپنے لشکر والوں سے پوچھا کہ کیا کیا جائے؟

عمر بن حجاج نے کہا: سبحان اللہ اگر اہل دیلم ، اجنبی ، اور کفار میں سے کوئی تم سے
کرتا تو اسے بھی مہلت دینی چاہیئے تھی، قیس ابن اشعث نے کہا: انہیں مہلت دو قسم اپنی جان کی
سے ضرور جنگ کریں گے ،

ابن سعد نے کہا: خدا کی قسم اگر مجھے یہ معلوم ہو جائے کہ وہ مجھ سے ضرور جنگ کریں گے
نہیں دوں گا۔[1] مختصر یہ کہ ابن سعد کا قاصد عباسؑ کے پاس آیا اور کہا: ہم آپ لوگوں کو کل تک
ہیں پھر اگر آپ حضرات تسلیم ہو گئے تو ہم عبیداللہ ابن زیاد کے پاس بھیج دیں گے اور اگر روگردانی
نہیں چھوڑیں گے۔[2]

شب عاشور امامؑ کا خطبہ

غروب کے وقت امام حسینؑ نے اپنے اصحاب و انصار کو جمع کیا امام زین العابدینؑ
بھی بابا کی خدمت میں حاضر ہوا تاکہ آپ کا خطبہ سنوں اگرچہ میں بیمار تھا بابا نے اپنے اصحاب
أُثْنِي عَلَى اللهِ أَحْسَنَ الثَّنَاءِ وَأَحْمَدُهُ عَلَى السَّرَّاءِ وَالضَّرَّاءِ، اللّهُمَّ
عَلَىٰ أَنْ أَكْرَمْتَنَا بِالنُّبُوَّةِ وَجَعَلْتَ لَنَا أَسْمَاعاً وَأَبْصَاراً وَأَفْئِدَةً
وَفَقَّهْتَنَا فِي الدِّينِ فَاجْعَلْنَا لَكَ مِنَ الشَّاكِرِينَ، أَمَّا بَعْدُ فَإِنِّي
أَوْفَىٰ وَلَا خَيْراً مِنْ أَصْحَابِي وَلَا أَهْلَ بَيْتٍ أَبَرَّ وَلَا أَوْصَلَ مِنْ
اللهُ جَمِيعاً عَنِّي خَيْراً. أَلَا وَإِنِّي لَأَظُنُّ يَوْمَنَا مِنْ هٰؤُلَاءِ
أَذِنْتُ لَكُمْ جَمِيعاً فَانْطَلِقُوا فِي حِلٍّ لَيْسَ عَلَيْكُمْ مِنِّي
غَشِيَكُمْ فَاتَّخِذُوهُ جَمَلاً وَلْيَأْخُذْ كُلُّ رَجُلٍ مِنْكُمْ بِيَدِ رَجُلٍ
فَجَزَاكُمُ اللهُ جَمِيعاً ثُمَّ تَفَرَّقُوا فِي الْبِلَادِ فِي سَوَادِكُمْ وَمَدَائِنِكُمْ
فَإِنَّ الْقَوْمَ يَطْلُبُونَنِي وَلَوْ أَصَابُونِي لَهَوْا عَنْ طَلَبِ غَيْرِي

[1] مقتل الحسینؑ مقرم ص ۲۱۲، [2] ارشاد شیخ مفید ج ۲ ص ۹۱، [3] کامل ابن اثیر ج ۴ ص ۵۸

میں خدا کی حمد و ثناء کرتا ہوں، بہترین ثناء، خوشی و ناخوشی پر اس کی حمد کرتا ہوں اے اللہ میں تیری
حمد کرتا ہوں کہ تو نے ہمیں نبوت کے ذریعہ عزت بخشی، ہمیں قرآن اور فقہ دین کا علم عطا کیا ہمیں
سننے والے کان دیکھنے والی آنکھیں اور آگاہ دل دیا، ہمیں اپنے شکر گزاروں میں قرار دے میں نہیں
جانتا کہ کسی کو میرے اصحاب سے زیادہ باوفا اور میرے اہلبیتؑ سے زیادہ فرمانبردار اور
صلہ رحم کے زیادہ پابند اہلبیت ملے ہوں میری مدد پر خدا تم سب کو جزائے خیر عطا کرے میں جانتا
ہوں کہ کل ہماری ان دشمنوں سے جنگ ہوگی میں تم سب کو اجازت دیتا ہوں اور تم سے اپنی بیعت
اٹھا رہا ہوں اب تم رات کے اندھیرے میں جدھر چاہو نکل جاؤ اور تم میں سے ہر ایک میرے
اہلبیت میں سے ایک ایک کا ہاتھ پکڑ کر دیہاتوں اور شہروں کی طرف نکل جاؤ تاکہ خدا تمہارے
لئے کشائش پیدا کرے یہ لوگ میرے خون کے پیاسے ہیں اگر میں ان کے ہاتھ آگیا تو پھر تم سے سروکار
نہیں رکھیں گے،

انصار کا جواب

آپ کے بھائیوں، بیٹوں، بھتیجوں، اور بھانجوں نے عرض کیا ہم آپ کو اسلئے چھوڑ دیں تاکہ آپ کے بعد زندہ رہیں؟
خدا ہمیں وہ دن نہ دکھائے ،

سب سے پہلے عباس بن علیؑ نے یہ بات کہی بعد میں دوسروں نے ان کی پیروی میں اسی مفہوم کے جملے کہے
پھر عقیل کے بیٹوں کو مخاطب کر کے فرمایا: تمہارے لئے مسلم بن عقیلؑ کا مارا جانا کافی ہے میں
اجازت دیتا ہوں کہ تم لوگ چلے جاؤ،

انہوں نے کہا سبحان اللہ! لوگ کیا کہیں گے؟ یہی کہیں گے کہ ہم نے اپنے بڑے سالار اور اپنے چچازاد
بھائیوں کو دشمنوں کے نرغہ میں چھوڑ دیا ان کی طرف سے دشمن پر تیر نہیں چلائے اور دشمن
سے جنگ نہیں کی، نہیں خدا کی قسم ہم ایسا ہرگز نہیں کریں گے بلکہ اپنی جان مال اور اہل و عیال
قربان کر دیں گے آپ کی طرف سے جنگ کریں گے اور جہاں آپ جائیں گے آپ کے ساتھ چلیں گے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

تف ہے آپؑ کے بعد زندہ رہنے پر،

اس کے بعد مسلم بن عوسجہ اٹھے اور کہا : ہم آپ کو تنہا چھوڑنے کے بعد خدا کے سامنے کیا عذر پیش کریں گے؟ خدا کی قسم میں اس نیزہ سے ان کے سینے چھلنی کروں گا اور اس وقت تک ان پر حملہ کرتا رہوں گا جب تک ہاتھ میں تلوار کا قبضہ ہے اور اگر میرے پاس ہتھیار بھی نہیں ہوگا تو میں ان پر پتھروں کی بارش کروں گا میں آپ کو نہیں چھوڑوں گا یہاں تک کہ خدا خود شاہد ہو جائے کہ میں نے آپ کے بارے میں ان کی حرمت کی حفاظت کی ہے خدا کی قسم اگر مجھے یہ معلوم ہو جائے کہ میں مارا جاؤں اور زندہ کیا جاؤں اور اس کے بعد یہ مجھے جلائیں. اور پھر زندہ کیا جاؤں اور اس کے بعد میری کیا جائے اور میرے ساتھ ستّر مرتبہ یہی سلوک کیا جائے تو بھی میں آپ کا ساتھ نہیں چھوڑوں گا یہاں تک قربان کردوں اور میں ایسا کیوں نہ کروں ایک مرتبہ قتل ہو کر ابدی سرفرازی حاصل ہو جائے گی،

پھر زہیر بن قین کھڑے ہوئے اور کہا : خدا کی قسم مجھے یہ بات پسند ہے کہ میں قتل کیا جاؤں بعد پھر زندہ کیا جاؤں پھر قتل کیا جاؤں اور ہزار بار ایسا ہی ہو یہاں تک کہ خدا آپ کو اور آپ کو قتل ہونے سے بچالے،

زہیر کے بعد اصحاب میں سے ایک جماعت اٹھی اور اس نے بھی زبان پر ایسے ہی شجاعانہ جاری کئے امام حسینؑ نے ان کے حق میں دعائے خیر کی اور اپنے خیمے میں لوٹ آئے [1]

محمد بن بشیر

شب عاشور محمد بن بشیر حضرمی کو خبر ملی کہ رے کی سرحد پر تمہارا بیٹا گرفتار کر لیا گیا ہے

[1] ارشاد شیخ مفید ج ۲ ص ۹۲، خداوند عالم کا ارشاد ہے، من المؤمنین رجال صدقوا ما عاہدوا اللّٰہ علیہ فمنھم من قضی نحبہ ... تبدیلا، سورہ احزاب ۲۳، اسی طرح ارشاد ہے، والموفون بعھدھم اذا عاہدوا والصابرین فی الباساء والضراء وحین الباس، ... یہی شیر مرد ہیں کہ جنہوں نے اپنی جاں نثاری اور ثابت قدمی کے ساتھ اپنے نام کو دوام بخشا حق کے سامنے تسلیم ہو جانے کا سبق دیا اور انسانوں کو ...

[illegible] اپنی مصیبت کا خدا ہی سے اجر چاہتا ہوں مجھے یہ پسند نہیں ہے کہ میرا بیٹا اسیر ہو اور اس [illegible]

[illegible] ان کی بات سنکر فرمایا : خدا تمہاری مغفرت کرے میں نے تم سے اپنی بیعت اٹھالی ہے [illegible] اسیری سے چھڑانے کی کوشش کرو، محمد بن بشیر نے کہا : مجھے درندے پھاڑ کھائیں اگر [illegible] جدا ہوں،

[illegible] فرمایا : تو یہ لباس اپنے اس بیٹے کو دیدو جو تمہارے ساتھ ہے تاکہ وہ انہیں خرچ [illegible] اسیری سے چھڑانے کی کوشش کرے، لکھا ہے کہ امام حسینؑ نے اسے پانچ ایسے لباس دیئے [illegible] ایک کی قیمت ہزار ہزار دینار تھی [1]

[illegible] زیادہ شیریں

[illegible] نے امام حسینؑ سے عرض کی : کیا فہرست شہداء میں میرا بھی نام ہے؟ [illegible] شفقت کے ساتھ فرمایا : بیٹا تمہاری نظر میں موت کیسی ہے؟ عرض کیا چچا! شہد سے زیادہ [illegible]

[illegible] چچا قربان! تم بھی شہید ہو گے، پھر ٹھنڈی سانس لیکر فرمایا : میرا بیٹا اصغر بھی شہید ہوگا [illegible] عرض کیا چچا کیا دشمن کا لشکر خیموں پر حملہ کر کے شیر خوار کو شہید کرے گا،

[illegible] فرمایا : چچا تیرے فدا، اصغر اس وقت شہید ہوگا جب پانی یا دودھ نہ ملنے کی [illegible] گی میں ہاتھ پر لیکر پانی طلب کروں گا اس وقت ظالم تیر سے اسے شہید کریں گے [2]، [illegible] عابدینؑ فرماتے ہیں : یہ بات سنکر قاسمؑ زار زار روئے ان کے ساتھ ہم سب بھی رونے لگے جس [illegible] برپا ہو گیا،

[1] [illegible] لباس ہم نے ترجمہ میں تصرف کیا ہے، مترجم،

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

شہادت تک...

امام زین العابدین علیہ السلام سے منقول ہے کہ آپؑ نے فرمایا: جب میرے والد نے اصحاب ... میں نے تم سے اپنی بیعت اٹھالی ہے، تم آزاد ہو، اور اصحاب و انصار نے شہادت پانے ... اور فداکاری پر زور دیا تو آپ نے ان کے حق میں دعائے خیر کی اور فرمایا: اپنے سر بلند کرو اور اپنی ... دیکھ لو۔ امام حسینؑ کے اصحاب نے سر اٹھا کر جنت میں اپنی اپنی جگہ دیکھی آپ نے ہر ایک کے بلند ... کی [1] آپؑ کے اس معجزے کے بعد اصحاب حسینی فراخ دلی اور سرخ روئی سے نیزوں اور تلواروں کا استقبال ... جنت میں جلد از جلد اپنی اپنی جگہ پر پہنچ جائیں [2]

خندق

اصحاب حسینیؑ نے شب عاشور خیموں کے چاروں طرف خندق کھودی تھی امام حسینؑ نے فرمایا ... پر جو نرکل اور لکڑیاں ہیں انھیں خندق میں ڈال کر آگ لگا دو تاکہ دشمن خیموں تک نہ پہنچ سکے ایک ... چھوڑ دیا گیا تھا جہاں امامؑ کے انصار تعینات تھے یہ تدبیر امام حسینؑ کیلئے بہت مفید تھی [3]

امام حسینؑ خیموں سے باہر تشریف لائے اصحاب سے فرمایا کہ خیموں کو ایک دوسرے ... نصب کیا جائے اور ایک خیمہ کی رسی دوسرے خیمہ کی رسی سے باندھ دی جائے، دشمن کو اپنے سا... اور پشت پر خیمہ قرار دو یعنی اصحاب حسینی کی تین سمتوں میں خیمہ ہوں اور وہ صرف سامنے کی ... مقابلہ کریں اس کے بعد امام حسینؑ اور آپؑ کے انصار اپنی جگہ واپس آگئے اور تمام رات ... تضرع و زاری میں بسر کی اور چشم زدن کیلئے بھی کوئی نہ سویا [4]

---

[1] خرائج ج ۲ ص ۸۴۸،

[2]
قَومٌ اِذا نُودُوا لِدَفعِ مُلِمَّةٍ — وَالخَيلُ بَينَ مُدَعَّسٍ وَمُكَردَسِ
لَبِسُوا القُلُوبَ عَلَى الدُّرُوعِ كَاَنَّمَا — يَتَهافَتُونَ عَلى ذِهابِ الاَنفُسِ

[3] الامام الحسینؑ و اصحابہ ص ۲۵۷، [4] انساب الاشراف ج ۳ ص ۱۸۷،

امام زین العابدینؑ فرماتے ہیں: شب عاشور میں اپنے والد کے پاس بیٹھا ہوا تھا میری پھوپھی زینبؑ ... تھیں میری تیمارداری کر رہی تھیں ناگہاں میرے والد کھڑے ہوئے اور دوسرے خیمہ میں ... وہاں ابوذر غفاری کا غلام "جوینؓ" آپ کی خدمت میں حاضر تھا اور ان کی تلوار پر سان ... والد یہ اشعار پڑھ رہے تھے

يا دَهْرُ اُفٍّ لَكَ مِنْ خَلِيلِ — كَمْ لَكَ بِالاِشْراقِ وَالأَصِيلِ
مِنْ صاحِبٍ وَطالِبٍ قَتِيلِ — وَالدَّهْرُ لا يَقْنَعُ بِالبَدِيلِ
وَاِنَّمَا الاَمْرُ اِلَى الجَلِيلِ — وَكُلُّ حَيٍّ سالِكٌ سَبِيلِي [2]

والد نے یہی اشعار دو یا تین بار دہرائے میں آپؑ کا مقصد سمجھ گیا جس سے مجھے رونا آگیا لیکن میں نے ... اور خاموش رہا یہ سمجھ گیا کہ بلا نازل ہو چکی ہے لیکن جب میری پھوپھی زینبؑ نے یہ اشعار ... اوپر قابو نہ رکھ سکیں، چنانچہ اٹھیں چلیں، چادر زمین پر گھسٹتی جاتی تھی والد کے پاس پہونچیں اور کہا ... میری زندگی کا خاتمہ ہو گیا ہوتا، اے دنیا سے اٹھ جانے والوں کے جانشین اور پسماندگان کی پناہ ... فاطمہؑ میرے والد علیؑ اور میرے بھائی حسنؑ میرے ساتھ نہیں ہیں،

... نے بہن کی طرف دیکھا اور فرمایا: بہن صبر کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑو آپ کی آنکھوں میں ... تھے کہ آپؑ نے فرمایا اگر پرندہ کو اس کے حال پر چھوڑ دیتے تو وہ آرام کرلیتا،

... نے عرض کیا: کیا آپؑ کو ظلم و ستم کے ساتھ قتل کریں گے اس سے مرا دل پاش پاش ہو گیا یہ کہکر ... گریبان چاک کیا اور بے ہوش ہو کر گر پڑیں،

... اٹھے انہیں ہوش میں لائے اور فرمایا: بہن اللہ کا تقویٰ اختیار کرو، صبر کا دامن ہاتھ سے ... لو کہ تمام اہل زمین کو موت آئے گی اور آسمان والے بھی نہیں رہیں گے، ہر چیز فنا ہو جائے گی،

... کا نام انساب الاشراف میں "حوی" ذکر کیا ہے، ہم نے ارشاد سے نقل کیا ہے،

... اے ... تو کتنا برا دوست ہے صبح و شام کتنے کشتوں کی تجھے آرزو رہتی ہے زمانہ کسی کی جگہ دوسرے کو قبول ... خدا کے ہاتھ میں ہے، ہر زندہ موت کی طرف بڑھ رہا ہے،

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

صرف خدا رہ جائے گا جس نے اپنی قدرت سے خلق کو پیدا کیا اور پھر انہیں دوبارہ اٹھائے گا وہ خدا
اکیلا ہے، میرے والد، میری والدہ اور میرے بھائی مجھ سے بہتر تھے وہ دنیا سے اٹھ گئے مجھے اور
چاہیئے کہ وہ رسول کو اپنا نمونہ سمجھے اور بلا و مصیبت کے وقت ہوش و حواس قائم رکھے۔
امام حسینؑ نے اپنی بہن کو اس طرح تسلی دی اور کہا: تمہیں خدا کی قسم کہ میرے غم میں اپنا گریباں چاک نہ
کرنا، چہرہ پر خراش نہ لگانا اور میری شہادت کے بعد نالہ وزاری نہ کرنا،
علی ابن الحسینؑ فرماتے ہیں: جب پھوپھی کو ہوش آگیا تو والد نے انہیں میرے پاس بٹھا دیا

ایک جماعت امام حسینؑ سے ملحق ہونا

لکھا ہے کہ اہل کوفہ میں سے تیس آدمیوں نے، جو کہ عمر بن سعد کے لشکر میں تھے، اس سے کہا: فرزند
بنت رسولؐ نے جنگ سے بچنے کے لئے جو تین پیشکش کی تھیں ان میں سے تم نے ایک بھی قبول نہیں کی، یہ
اعتراض کے بعد ابن سعد کے لشکر سے نکل کر امام حسینؑ سے ملحق ہو گئے [1]

بریر اور حرب کعبی

ضحاک بن عبد اللہ مشرقی کہتے ہیں: رات ہوئی تو امام حسینؑ اور آپ کے اصحاب نے ساری رات نماز
واستغفار اور خدا کی بارگاہ میں تضرع وزاری میں گزاری ابن سعد کے سو سوار رات میں نگہبانی کیلئے
ابتدائی رات میں ہمارے خیموں کے قریب سے گزرے جبکہ امام حسینؑ اس آیت کی تلاوت کر رہے تھے
يَحْسَبَنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا أَنَّمَا نُمْلِي لَهُمْ خَيْرٌ لِأَنْفُسِهِمْ إِنَّمَا نُمْلِي لَهُمْ لِيَزْدَادُوا إِثْمًا وَلَهُمْ
عَذَابٌ مُهِينٌ ؛ مَا كَانَ اللَّهُ لِيَذَرَ الْمُؤْمِنِينَ عَلَى مَا أَنْتُمْ عَلَيْهِ حَتَّى يَمِيزَ الْخَبِيثَ مِنَ
الطَّيِّبِ ﴾ [2]

---

[1] ارشاد شیخ مفید ص ۱۹۳، [2] العقد الفرید ج ۴ ص ۱۲۸،

[2] جن لوگوں نے کفر اختیار کیا ہے وہ یہ گمان نہ کریں کہ ہم جو مہلت دے رکھی ہے وہ ان کے حق میں بہتر ہے بلکہ ہم نے ان کو مہلت
دی ہے تاکہ وہ زیادہ گناہ کریں ان کے لئے رسوا کن عذاب ہے اور خدا ایمان والوں کو اسی حال میں نہیں چھوڑ سکتا جب تک کہ خبیث و طیب کو الگ

ان میں سے ایک نے کہا: کعبہ کے رب کی قسم ہم وہ پاک لوگ ہیں جو تم ہی سے جدا ہوئے ہیں، وہ کہتے ہیں
میں نے اسے پہچان لیا اور بریر بن خضیر سے کہا: اس شخص کو پہچانتے ہو؟ بریر نے کہا: نہیں!
میں نے کہا: یہ ابو حرب سبیعی ہے جس کا نام عبد اللہ بن شہر ہے، مسخرہ اور دلاور ہے سعید بن قیس نے ایک
جنگ میں اسے قید کر دیا تھا،
بریر بن خضیر نے اس سے کہا: اے فاسق تو یہ سوچتا ہے کہ خدا نے تجھے پاک لوگوں کے زمرہ میں قرار دیا
اس نے بریر بن خضیر سے پوچھا تم کون ہو؟ کہا: میں بریر بن خضیر ہوں،
اس نے کہا: اے بریر خدا کی قسم یہ بات میرے لئے بہت شاق ہے کہ تم میرے ہاتھ سے ہلاک ہو،
بریر نے کہا: کیا تم ان گناہوں سے توبہ کر کے خدا کی طرف آسکتے ہو جو تم کر چکے ہو؟ خدا کی قسم ہم
پاک ہیں اور تم سب نجس ہو،
اس نے کہا: میں بھی گواہی دیتا ہوں کہ تمہاری بات صحیح ہے، ضحاک بن عبد اللہ نے اس سے کہا:
وائے ہو تجھ پر، اس معرفت کا تمہیں کیا فائدہ؟ اس نے کہا: تیرے قربان! پھر یزید بن عذرہ
کا کیا ہوگا جو کہ اب تک میرے ساتھ ہے،
بریر نے کہا: تم بیوقوف و نادان آدمی ہو پھر وہ واپس چلا گیا اس رات میں عذرہ بن قیس احمسی اور
ابن سعد کے نگہبان تھے [1]

نافع بن ہلال اور امام حسینؑ

شب عاشور میں امام حسینؑ باہر نکلے خیام اور اطراف کے ٹیلوں کو دیکھا نافع بن ہلال بھی خیمہ سے
نکل کر آپ کے پیچھے پیچھے چلنے لگے آپؑ نے نافع سے دریافت کیا،
تم میرے پیچھے پیچھے کیوں آرہے ہو؟

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

نافع نے عرض کیا: یابن رسول اللہ ص! میں نے دیکھا کہ آپ دشمن کے لشکر کی طرف جا [illegible]
کی جان کا خوف محسوس ہوا،
امام حسین ع نے فرمایا: میں اطراف کا معائنہ کر لوں تاکہ یہ اندازہ ہو جائے کہ دشمن کہ [illegible]
ہے،
نافع کہتے ہیں: آپ ع واپس ہوئے اور میرا ہاتھ پکڑ کر فرمایا: خدا کی قسم یہ ایسا [illegible]
رہے گا،
اس کے بعد مجھ سے فرمایا: ان دو پہاڑوں کے درمیان جو راستہ تم دیکھ رہے ہو؟ [illegible]
میں اس سے نکل جاؤ اور خود کو بچا لو،
نافع بن ہلال نے خود کو امام ع کے قدموں پر گرا دیا اور عرض کیا اگر میں ایسا کروں تو میری [illegible]
ماتم میں روئے خدا نے مجھ پر احسان کیا ہے کہ میں آپ ع کے سایہ میں شہادت پاؤں گا،
اس کے بعد امام حسین ع زینب س کے خیمہ میں داخل ہوئے، نافع کہتے ہیں کہ میں خیمہ کے [illegible]
انتظار کر رہا تھا میں نے سنا کہ زینب س نے امام حسین ع سے کہا: کیا آپ ع نے اپنے مددگاروں کو [illegible]
آپ ع جانتے ہیں کہ وہ کل آپ کو تنہا نہیں چھوڑیں گے،
امام حسین ع نے فرمایا: وہ ایسے ہی شہادت کے مشتاق ہیں جس طرح بچہ ماں کے پستان [illegible]
نافع کہتے ہیں: یہ بات سنکر میں حبیب بن مظاہر کے پاس گیا ان سے ماجرا بیان کیا، [illegible]
میں امام ع کے حکم کا منتظر نہ ہوتا تو ابھی دشمن پر حملہ کر دیتا،
نافع کہتے ہیں: میں نے ان سے کہا: ابھی آپ ع اپنی بہن زینب س کے پاس ہیں کیا یہ [illegible]
کر کے انہیں اپنی جان نثاری کا یقین دلائیں تاکہ عورتوں کو سکون مل جائے،
حبیب نے امام ع کے انصار کو صدا دی سب آ گئے اور اہل بیت کے خیموں کے پاس [illegible]
اے رسول ص زادیو! یہ ہماری شمشیریں ہیں ہم نے یہ قسم کھائی ہے کہ تمہارے دشمنوں [illegible]
انہیں غلاف میں نہیں رکھیں گے اور اپنے ان نیزوں کو دشمنوں کے سینوں میں اتاریں گے،

[illegible] امام نے کہا: اے پاک سرشت جوان مردو، رسول ص کی بیٹیوں اور امیر المومنین ع کے بیٹوں کی [illegible]
[illegible] سنکر اصحاب زار زار رونے لگے [1]

[illegible] وقت امام حسین ع کو ہلکی سی نیند آ گئی آنکھ کھلی تو فرمایا: میرے مددگارو جانتے ہو میں نے [illegible] کیا دیکھا ہے؟
[illegible] اصحاب نے کہا: فرزند رسول ص خدا کیا دیکھا ہے؟ فرمایا میں نے خواب میں چند کتوں کو دیکھا ہے [illegible] زخمی کرنا چاہتے ہیں ان کے درمیان ایک ابرص کتا کو دیکھا جو دوسرے کتوں سے وحشی اور [illegible] سمجھتا ہوں کہ وہ کوئی ابرص آدمی ہے جو مجھے قتل کرے گا، اس خواب کے بعد میں نے اپنے جد رسول ص [illegible] چند اصحاب بھی ان کے ساتھ تھے آنحضرت ص نے مجھ سے فرمایا: بیٹا تم شہید آل محمد ہو اہل آسمان [illegible] تمہارے آنے کی بشارت میں خوش ہیں، افطار کے وقت تم میرے پاس پہونچ جاؤ گے جلد [illegible] ایک فرشتہ ہے جو آسمان سے نیچے آ گیا ہے تاکہ تمہارا خون سبز رنگ کی شیشی میں محفوظ کرے،
[illegible] خواب اس بات کا غماز ہے کہ اجل قریب اور اس دنیائے فانی سے سفر کا وقت قریب ہے [2]

[illegible] شورہ

[illegible] امام حسین ع نے اپنے اصحاب کے ساتھ ادا کی اور آسمان کی طرف ہاتھ بلند کر کے فرمایا:

[illegible] اَنْتَ ثِقَتِي فِي كُلِّ كَرْبٍ وَرَجَائِي فِي كُلِّ شِدَّةٍ، وَاَنْتَ لِي فِي كُلِّ اَمْرٍ نَزَلَ [illegible] وَعُدَّةٌ، كَمْ مِنْ هَمٍّ يَضْعُفُ فِيهِ الفُؤَادُ وَتَقِلُّ فِيهِ الحِيلَةُ وَيَخْذُلُ فِيهِ [illegible] وَيَشْمِتُ فِيهِ العَدُوُّ اَنْزَلْتُهُ بِكَ وَشَكَوْتُهُ اِلَيْكَ رَغْبَةً مِنِّي اِلَيْكَ عَمَّنْ [illegible] فَرَّجْتَهُ وَكَشَفْتَهُ فَاَنْتَ وَلِيُّ كُلِّ نِعْمَةٍ، وَصاحِبُ كُلِّ حَسَنَةٍ وَمُنْتَهى كُلِّ

[1] مقتل الحسین مقرم ص ۲۱۸، [2] بحار الانوار ج ۴۵ ص ۳،
[illegible] مختصر تاریخ ابن عساکر ج ۷ ص ۱۴۶، اثبات الہداۃ میں یہی چیز امام صادق ع سے نقل ہوئی ہے ج ۲ ص ۵۸۳،

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اے اللہ! مشکلوں میں تو ہی میرا سہارا ہے سختیوں میں تو ہی میری امید ہے جو کچھ مجھ پر
ہو رہا ہے اس میں تو میرا ملجا و ماویٰ ہے پالنے والے کتنے غم ہیں جن سے دل ٹوٹ گیا
چارہ سازی کا یارا نہ رہا دوستوں کی کوئی عزت نہیں ہے دشمنوں کے طعنے ہیں میں تجھ سے
کرتا ہوں کہ تجھ سے امید رکھنے سے دوسروں سے بے نیازی ہے، پس بند دروازہ
دے اور امید کی کرن دکھا دے کہ تو ہی ہر نعمت کا مالک ہے اور تمام خوبیاں تجھ
اور تو ہی آرزوؤں کا مرکز ہے،

اس کے بعد امام حسین علیہ السلام اٹھے خطبہ پڑھا اور خدا کی حمد و ثناء کے بعد اصحاب سے فرمایا
مجھے اور تمہیں شہادت کا حکم دیا ہے لہذا تم صبر اختیار کرو [1]

انصارِ حسینی کی تعداد

عاشور کے دن انصار حسینی ۳۲ سوار اور چالیس پیادہ تھے، محمد بن ابی طالب سے منقول
۸۲/ تھے، سید بن طاؤس نے امام محمد باقر علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ امام حسین علیہ السلام کے انصار ۱۴۵ تھے، ۴۵ سوار
تھے [2]

زہیر بن قین کو فوج کے میمنہ پر حبیب بن مظاہر کو میسرہ پر مقرر کیا اور علم اپنے بھائی عباس
کو اپنی پشت پر قرار دیا اور فرمایا کہ جو خندق کھودی گئی ہے اسے نرکل اور لکڑیوں سے بھر کر آگ لگا دو تاکہ
سے حملہ نہ کر سکے [3]

---

[1] اثبات الوصیہ ص ۱۲۶، مختصر تاریخ ابن عساکر ج ۷، ص ۱۴۶، اور اثبات الھداۃ ج ۲ ص ۵۸۳ میں اسی مطلب کو
کیا ہے، [2] بحار الانوار ج ۴۵ ص ۴،

[3] ارشاد شیخ مفید ج ۲ ص ۹۵، ممکن ہے کہ یہاں مدینہ مراد ہو کیونکہ یہ بعید معلوم ہوتا ہے کہ اہل مدینہ نے
کی ہو ہاں یہ ہو سکتا ہے کہ کچھ لوگ کبھی مدینہ کے کوفہ میں بس گئے ہوں اور وہ مراد ہوں کیونکہ کوفہ وہ شہر تھا جہاں مختلف جگہوں کے لوگ

...سعد

عمر بن سعد نے بھی عبداللہ بن زہیر ازدی کو مدینہ والوں کی مختصر سی فوج کا امیر مقرر کیا اور قیس بن اشعث
... کے قبیلہ والوں کا سپہ سالار بنایا، مذحجی و اسدی فوجوں کو عبداللہ بن ابی سبرہ جعفی کی سرکردگی
... و ہمدانی والوں کی فرمانداری حر بن یزید ریاحی کے سپرد کی، مذکورہ تمام گروہوں نے حسین علیہ السلام
... بن یزید ریاحی توبہ کر کے امام حسین علیہ السلام کی طرف آ گئے اور درجۂ شہادت پر فائز ہوئے،
... وں کی اس تقسیم "جس میں قومی جذبہ کار فرما تھا" کے بعد عمر بن سعد نے عمرو بن حجاج زبیدی کو لشکر
... اور شمر بن ذی الجوشن کو میسرہ پر مقرر کیا اور عروہ بن قیس کو سواروں کا اور شبیث بن ربعی کو پیادہ
... سالار بنایا اور پرچم اپنے غلام درید کو دیا [1]

... سعد کی فوج خیموں کی طرف بڑھی اور خیام حسینی علیہ السلام کا محاصرہ کر لیا لیکن خیام کے چاروں طرف وہ
... کے حکم سے کھودی اور آپ علیہ السلام ہی کے فرمان سے اس میں آگ روشن کی گئی تھی،
اس وقت شمر "علیہ اللعن" نے کہا: اے حسین علیہ السلام قیامت آنے سے پہلے ہی آتش جہنم کا انتظام کر لیا؟
امام حسین علیہ السلام نے فرمایا: یہ کون ہے؟ شمر بن ذی الجوشن ہے، اصحاب نے عرض کیا: ہاں امام حسین علیہ السلام
... سے جواب دیا: اے بکری چرانے والی عورت کے بیٹے تو عذاب جہنم اور آگ میں جلنے کے لائق ہے
... نے چاہا کہ تیر سے شمر کا قصہ تمام کر دیں لیکن امام حسین علیہ السلام نے انہیں اس سے باز رکھا، عرض کیا:
... اس فاسق اور ستمگروں کے سرغنہ کا کام تمام کروں، بہترین موقع ہے،
امام حسین علیہ السلام نے فرمایا: ایسا نہ کرو مجھے یہ پسند نہیں ہے کہ اس گروہ سے میں جنگ میں پہل کروں [2]

... ج ۵ ص ۴۰،

... ج ۵ ص ۹۲،

Presented by: Rana Jabir Abbas

خطبۂ امام حسین ع

امام حسین علیہ السلام نے اپنا گھوڑا طلب کیا، سوار ہوئے اور بلند آواز میں ندا کی
سے اکثر لوگوں نے سنا:

اَیُّهَا النَّاسُ اسْمَعُوا قَوْلِي وَلا تَعْجَلُوا حَتّىٰ اَعِظَكُمْ بِما هُوَ
وَحَتّىٰ اَعْتَذِرَ اِلَيْكُمْ مِنْ مَقْدَمِي عَلَيْكُمْ، فَاِنْ قَبِلْتُمْ عُذْرِي
وَاَعْطَيْتُمُونِي النَّصَفَ مِنْ اَنْفُسِكُمْ كُنْتُمْ بِذٰلِكَ اَسْعَدَ وَلَمْ يَكُنْ
وَاِنْ لَمْ تَقْبَلُوا مِنِّي العُذْرَ وَلَمْ تُعْطُوا النَّصَفَ مِنْ اَنْفُسِكُمْ ﴿
وَشُرَكاءَكُمْ ثُمَّ لا يَكُنْ اَمْرُكُمْ عَلَيْكُمْ غُمَّةً ثُمَّ اقْضُوا اِلَيَّ وَلا
وَلِيِّيَ اللهُ الَّذِي نَزَّلَ الْكِتابَ وَهُوَ يَتَوَلَّى الصّالِحِينَ ﴾[۲]

لوگو! میری بات سنو! جنگ کرنے میں اس وقت تک عجلت نہ کرو جب تک
کی نصیحت نہ کردوں، جس کا ادا کرنا میرے اوپر فرض ہے میں تمہارے سامنے حقیقت
اگر انصاف سے کام لوگے تو خوش بخت ہو جاؤ گے اور اگر قبول نہیں کرو گے اور حق
کشی کرو گے اور اپنے ارادہ کو عملی جامہ پہناؤ گے اور ہم سے جنگ کرو گے تو میرا آقا و مولا ہے
اور نیکو کاروں کے اختیار میں دیدیا[۱]

اہل حرم امام حسینؑ کا یہ خطبہ سنکر رونے لگے آہ و فغاں کی آواز بلند ہوگئی تو آپؑ نے
خیمہ میں جاکر اہل حرم کو تسلی دو، نیز فرمایا: قسم اپنی جان کی اس کے بعد اور زیادہ روئیں گے۔
اہلبیتؑ کا نالہ و شیون بند ہوگیا تو آپؑ خدا کی حمد و ثناء بجالائے اور نہایت فصیح
خدا کے رسولؐ، فرشتوں اور انبیاء پر درود بھیجا اور اپنا خطبہ جاری رکھتے ہوئے فرمایا:

---

[۱] سورہ یونس ۷۱، [۲] سورہ اعراف ۱۹۶،

مَنْ اَنا ثُمَّ ارْجِعُوا اِلىٰ اَنْفُسِكُمْ وَعاتِبُوها وَانْظُرُوا هَلْ
وَانْتِهاكُ حُرْمَتِي؟ اَلَسْتُ ابْنَ بِنْتِ نَبِيِّكُمْ وَابْنَ وَصِيِّهِ وَابْنِ
بِاللهِ وَالمُصَدِّقِ لِرَسُولِهِ بِما جاءَ مِنْ عِنْدِ رَبِّهِ؟ اَوَلَيْسَ
عَمُّ اَبِي؟ اَوَلَيْسَ جَعْفَرُ الطَّيّارُ عَمِّي؟ اَوَلَمْ يَبْلُغْكُمْ قَوْلُ
لِي وَلِاَخِي: هٰذانِ سَيِّدا شَبابِ اَهْلِ الجَنَّةِ؟ فَاِنْ صَدَّقْتُمُونِي
وَاللهِ ما تَعَمَّدْتُ الْكَذِبَ مُنْذُ عَلِمْتُ اَنَّ اللهَ يَمْقُتُ عَلَيْهِ
اخْتَلَقَهُ، وَاِنْ كَذَّبْتُمُونِي فَاِنَّ فِيكُمْ مَنْ اِذا سَاَلْتُمُوهُ
جابِرَ بْنَ عَبْدِاللهِ الاَنْصارِيَّ وَاَبا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ وَسَهْلَ بْنَ سَعْدٍ
بْنَ اَرْقَمٍ وَاَنَسَ بْنَ مالِكٍ يُخْبِرُوكُمْ اَنَّهُمْ سَمِعُوا هٰذِهِ الْمَقالَةَ
لِي وَلِاَخِي، اَما فِي هٰذا حاجِزٌ لَكُمْ عَنْ سَفْكِ دَمِي؟!

یاد کرو، سوچو میں کون ہوں ہوش میں آؤ اپنے نفسوں پر ملامت کرو اور غور کرو کیا
میری حرمت پامال کرنا تمہارے لئے روا ہے؟
کی بیٹی کا بیٹا اور رسولؐ کے وصی کا فرزند اور آنحضرتؐ کے ابن عم کا پسر نہیں ہوں کیا
نہیں ہوں، جو سب سے پہلے ایمان لایا اور رسولؐ کی ان باتوں کی تصدیق کی جو وہ
لائے تھے
حضرت حمزہ میرے چچا نہیں ہیں، کیا جعفر طیار کہ جنہیں خدا نے دو پر عطا کئے ہیں جن کے
پرواز کرتے ہیں وہ میرے چچا نہیں ہیں؟
رسولؐ خدا نے میرے اور میرے بھائی کے بارے میں فرمایا ہے: یہ دونوں جنت کے جوانوں

صداقت میں شک ہے تو جان لو کہ جس دن سے مجھے یہ معلوم ہے کہ خدا جھوٹوں
دشمن سمجھتا ہے تو اس دن سے میں نے عمداً و سہواً جھوٹ نہیں بولا ہے
ایسے افراد موجود ہیں جو سچ بولنے اور صحیح کہنے میں مشہور ہیں وہ میری بات کی تصدیق

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کرتے ہیں، جابر بن عبداللہ انصاری، ابوسعید خدری، سہیل بن سعد ساعدی، زید بن ار... بن مالک سے پوچھ لو، وہ تمہیں بتائیں گے کہ رسولؐ سے کیا سنا ہے اس سے میری باتوں ... جائے گی، آیا یہ گواہیاں تمہیں میرا خون بہانے سے باز نہیں رکھتی ہیں[1]

شمر سے گفتگو

اس موقع پر شمر بن ذی الجوشن نے کہا: اگر حقیقت یہی ہے جو آپ نے بیان کیا ہے تو میں نے ... کے ساتھ خدا کی عبادت نہیں کی،

حبیب بن مظاہر نے کہا: خدا کی قسم میں جانتا ہوں کہ تو تردد و شک کی حالت میں خدا ... ہے میں گواہی دیتا ہوں کہ تو سچ کہتا ہے اور تو یہ نہیں سمجھتا کہ امام کیا فرماتے ہیں، خدا نے تیرے دل پر ... لگادی ہے،

امام حسینؑ نے فرمایا: کیا اس میں شک ہے کہ میں فاطمہؑ بنت رسولؐ کا بیٹا ہوں، خدا کی ... مغرب تک میرے سوا بنت رسولؐ کا کوئی بیٹا نہیں ہے وائے ہو تم پر کیا میں نے تم میں سے کسی کو قتل ... سے اس کا خون بہا مانگ رہے ہو؟

ان کے پاس اس کا کوئی جواب نہیں تھا، سب خاموش تھے، اس کے بعد امام حسینؑ نے ... اے شیث بن ربعی اے حجار بن ابجر اے قیس بن اشعث، اے یزید بن حارث کیا تم نے مجھے خط ... کہ میوے پک چکے، زمین سرسبز ہے اگر آپ آئیں تو مسلح لشکر آپ کی خدمت میں حاضر ہے،

قیس بن اشعث نے کہا: ہم نہیں جانتے کہ آپ کیا کہہ رہے ہیں لیکن اگر آپ اپنے چچا ... تسلیم میں تو آپ کے حق میں بہتر ہی بہتر ہے،

امام حسینؑ نے فرمایا: خدا کی قسم میں ذلیل و پست کی طرح تمہاری بیعت نہیں کروں گا ... مانند مقابلہ سے فرار نہیں کروں گا[2] اس کے بعد فرمایا خدا کے بندو! میں اپنے اور تمہارے خدا سے ...

[1] حیات الامام الحسین ج ۳ ص ۱۸۴، [2] ارشاد شیخ مفید ج ۲ ص ۹۷،

... سے بیزار ہوں جو روز قیامت پر ایمان نہیں رکھتے ان کی ایذا رسانی سے بھی خدا کی پناہ چاہتا ہوں ... سوار کو بٹھایا اور عقبہ بن سمعان سے فرمایا: کہ اس کے زانو باندھ دو[1]

... تمیم بن حصین

... میں ابن ابی جویریہ اپنے گھوڑے پر سوار ہو کر عمر بن سعد کے لشکر سے نکلا اور امامؑ کے خیموں کے پاس ... لگا اے حسینؑ! اور اے اصحاب حسینؑ! دنیا ہی میں اس آگ کا مزا چکھنا مبارک ہو جو کہ تم نے ...

... نے دریافت کیا کہ یہ کون ہے؟ لوگوں نے بتایا یہ ابن ابی جویریہ ہے،

... علیہ السلام نے دعا کی: اے اللہ اسے دنیا ہی میں آگ کا مزہ چکھا دے، ابھی امام حسینؑ کی دعا ... اس کے گھوڑے نے اسے آگ میں گرا دیا،

... دیر بعد عمر بن سعد کے لشکر سے تمیم بن حصین فزاری نزدیک آیا اور چلایا: اے حسینؑ اور اے ... نے فرات کو نہیں دیکھا! کیسے سانپ کی طرح بل کھاتی ہوئی بہہ رہی ہے خدا کی قسم تم مرتے ... قطرہ بھی نہیں پی سکو گے،

... نے فرمایا: یہ کون ہے؟ بتایا گیا! تمیم بن حصین ہے،

... نے فرمایا: یہ اور اس کا باپ جہنمی ہے، اے اللہ اسے شدید تشنگی کی حالت میں موت دے، ... پیاس کا غلبہ ہوا پیاس کی شدت سے گھوڑے سے زمین پر گر پڑا اور چوپاؤں کے پاؤں سے ...

... امام حسینؑ کی طرف چلے، ان میں سے عبداللہ بن حوزی تمیمی نے چلا کر کہا: کیا تم میں

... ۹۷، [2] جلاء العیون شبر ج ۲ ص ۱۷،

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

حسین ہیں؟ امام حسینؑ کے اصحاب نے جواب دیا یہ امام حسینؑ ہیں کیا چاہتے ہو اس نے کہا: اے حسین
بشارت دیتا ہوں،

امام حسینؑ نے فرمایا: تو جھوٹا ہے میں خدا کی بارگاہ میں مغفور، شفیع اور مطاع جاؤں گا
نے کہا: میں ابن حوزہ ہوں،

امام حسینؑ نے اپنے دست مبارک اتنے بلند کیے کہ آپؑ کی بغل کی سفیدی نمایاں ہوگئی
اسے جہنم کی آگ میں جلادے،

اسے غصہ آگیا، اچانک اس کا گھوڑا بھاگا، ابن حوزہ زمین پر گرا اور پیر گھوڑے کی
گیا اور اس کا بدن اتنی دور تک زمین پر گھسٹا کہ اس کے بدن کا کچھ حصّہ جدا ہوگیا اور کچھ گھوڑ
الجھا ہوا رہ گیا آخر کار ایک پتھر سے ٹکرا کر اس کا بدن آگ کی خندق میں گر پڑا اور آگ کا

دعا مستجاب ہوتے ہی امام حسینؑ سجدۂ شکر بجالائے اور ہاتھوں کو بلند کر کے
ہم تیرے مقرب بندوں میں سے ہیں تیرے رسولؐ کے اہلبیتؑ اور ان کی ذریت ہیں
لے بے شک تو سننے والا اور سب سے زیادہ اپنی مخلوق سے نزدیک ہے،

محمد بن اشعث نے کہا: تمہارے اور رسولؐ کے درمیان کیا قرابت ہے؟

امام حسینؑ نے فرمایا: اے اللہ محمد بن اشعث کہتا ہے کہ میرے اور تیرے رسول کے
نہیں ہے، پروردگار آج اسے ذلیل و رسوا کر دے تاکہ میں اس کی حالت اپنی آنکھ سے دیکھ

امام حسینؑ کی یہ دعا بھی مستجاب ہوئی، محمد بن اشعث رفع حاجت کے
نے ڈنک مارا اور وہ نجس لباس کے ساتھ ہلاک ہوا[1]

مسروق کی تنبیہ

مسروق بن وائل حضرمی کہتا ہے میں ابن سعد کے لشکر میں پیش پیش تھا تاکہ حسین

[1] ارشاد شیخ مفید ۲ / ۱۰۲، خوارزمی نے حاکم جشمی سے نقل کیا ہے کہ محمد بن اشعث اسی دن ہلاک ہوا، پھر

یاد کے پاس لے جاؤں اور انعام پاؤں لیکن جب میں نے دیکھا کہ ابن حوزہ کو ان کی بددعا لگ
میں یہ بات آگئی خدا کے نزدیک اس خاندان کی عظمت ہے، لہٰذا میں عمر بن سعد کے
واپس لوٹ گیا اور اپنے دل میں کہا: اس خاندان کی جو چیزیں میں نے مشاہدہ کی ہیں ان کی وجہ
نہیں کروں گا[1]

...ن کا خطبہ

...ین دشمن کے لشکر کے پاس گئے، گھوڑے پر سوار تھے، جنگی لباس پہنے ہوئے تھے، دشمن کے لشکر کو
اے کوفیو! خدا کے عذاب سے ڈرو ایک مسلمان کا دوسرے مسلمان پر یہ حق ہے کہ وہ اپنے بھائی
اور جب تک ہمارے درمیان جنگ نہیں ہوتی اس وقت تک بھائی بھائی ہیں اور ہم سب کا ایک
جنگ کی نوبت آئے گی تو تم ایک امت اور ہم دوسری امت ہو جائیں گے، خدا نے اپنے رسولؐ
امتحان میں قرار دیا تاکہ آزمائے میں تمہیں اس خاندان کی مدد کرنے اور یزید و عبیداللہ بن زیاد کا
دعوت دیتا ہوں کیونکہ تم نے ان کی حکومت میں بدکرداری اور قاریوں کو قتل کرنے اور دار پر
نہیں دیکھا ہے اس کا واضح ثبوت حجر بن عدی اور ان کے ساتھیوں کا قتل ہے،
...عد نے زہیر کو برا بھلا کہا: اور عبیداللہ کی تعریف کرتے ہوئے اس کے لئے دعا کی اور کہا:
...سے حسینؑ اور ان کے اصحاب کو قتل کئے بغیر نہیں جائیں گے یا انہیں عبیداللہ کے پاس لے جائیں

...کہا: خدا کے بندو! ابن زیاد کی بہ نسبت فرزند فاطمہؑ محبت و نصرت کا زیادہ مستحق ہے
...نہیں کر سکتے تو ان کے خون سے اپنے ہاتھ رنگین نہ کرو، انہیں چھوڑ دو جو یزید چاہے گا ان کے
...اپنی جان کی، یزید تم سے حسینؑ کے قتل کے بغیر بھی راضی ہو جائے گا،

...تک زندہ رہا اور مختار نے اس کا قصہ ختم کیا ہاں اسی علت کی وجہ سے وہ گھر میں محدود ہوگیا تھا، مقتل
... ،[2] کامل ابن اثیر ج ۴ ص ۶۶،

jabir.abbas@yahoo.com
Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

اسی اثناء میں شمر نے زہیر کی طرف تیر چلایا اور کہا خاموش : خدا تمہاری زبان بند کرے ... رنج پہنچایا ہے ،

زہیر نے شمر کے جواب میں کہا: اے بدّو کے بچے میں نے تجھ سے کچھ کہا: تو صرف ... نہیں سمجھتا کہ تمہیں کتاب خدا کی دو آیتیں بھی یاد ہونگی ، تجھے روز قیامت رسوائی اور خدا کے ... کی بشارت ہو،

شمر نے کہا: گھنٹے بھر بعد خدا تمہیں اور تمہارے امام کو قتل کرے گا،

زہیر نے کہا: تو مجھے موت سے ڈراتا ہے ؟ خدا کی قسم حسینؑ کے ساتھ شہادت پا ... میں تمہارے ساتھ حیات ابدی سے بہتر ہے اس کے بعد زہیر نے دوسرے لوگوں کو مخاطب کیا اور ... کے بندو تم اس بد خصلت آدمی کے فریب میں نہ آؤ خدا کی قسم اس گروہ کو رسولؐ کی شفاعت ... جوان کے بیٹوں اور اہل بیتؑ کا خون بہائے گا اور ان کے انصار کو قتل کرے گا [1]

اس کے بعد امام حسینؑ کے اصحاب میں سے ایک نے آواز بلند کی: اے زہیر واپس آ جا ... فرماتے ہیں: قسم اپنی جان کی تم نے مومن آل فرعون کی طرح نصیحت کی تم نے اس نصیحت سے ... کی ہے اپنا فریضہ بھی انجام دیا اور انہیں صراط مستقیم کی دعوت بھی دی ہے تاکہ اس کا کوئی فائدہ ...

خطبہ بریر

بریر بن خضیر نے فوج کوفہ سے گفتگو کرنے کے لئے امام حسینؑ سے اجازت طلب کی آپ ... مرحمت کی وہ فوج کوفہ کے پاس گئے اور کہا:

اے لوگو! خدا نے رسولؐ کو مبعوث کیا انہوں نے لوگوں کو توحید اور یکتا پرستی ... بھی تھے اور نذیر بھی وہ جنت کی بشارت دیتے اور جہنم سے ڈراتے تھے آپ انسانوں کی ...

---

[1] کامل ابن اثیر ۴/ ۶۳، [2] نفس المہموم ص ۲۴۳،

... اسے بیابان کے حیوانات بھی پیتے ہیں لیکن تم فاطمہؑ بنت رسولؐ کے فرزند کو نہیں پینے ... ہے؟ [1]

... طالب نے نقل کیا ہے کہ دشمن کی فوج اپنی سواریوں پر سوار ہوئی امام حسینؑ بھی اپنے اصحاب ... سوار ہوئے ، بریر ان میں سب سے آگے آگے تھے ، امام حسینؑ نے فرمایا: کہ اس گروہ سے ...

... آگے بڑھے اور کہا: اے لوگو! اللہ کا تقویٰ اختیار کرو تمہارے سامنے یہ رسولؐ کی آل ہے ، یہ پیغمبرؐ ... اور حرم میں ان کے بارے میں تم نے کیا فیصلہ کیا ہے ؟

... جواب دیا : ہم انہیں عبید اللہ بن زیاد کے حوالے کریں گے تاکہ وہ ان کے بارے میں فیصلہ کرے ،

... کہا: کیا تمہیں یہ قبول نہیں ہے کہ وہ جہاں سے آئے ہیں وہیں واپس چلے جائیں ؟

... ! وائے ہو تم پر کیا تم نے اپنے خطا اور عہد کو فراموش کر دیا ہے ؟ خدا تمہیں سمجھے تم رسولؐ ... ان پر فدا ہونے کا عہد کرتے ہو اور جب وہ تمہارے پاس آتے ہیں تو انہیں عبید اللہ کے ... اور ان پر فرات کا پانی بند کرتے ہو حرمت رسولؐ کا تم نے کیا پاس و لحاظ کیا ہے تمہیں کیا ہو گیا ہے ... سیراب نہ کرے کہ تم بہت برے لوگ ہو،

... میں سے ایک نے کہا: ہماری سمجھ میں نہیں آتا کہ تم کیا کہہ رہے ہو،

... کہا: میں خدا کا شکر ادا کرتا ہوں کہ اس نے تمہارے بارے میں میری بصیرت میں اضافہ کر دیا ہے ... میں اس گروہ کے اعمال سے بیزار ہوں اے اللہ ان کے درمیان اپنا خوف و ہراس پھیلا دے ... میں پہنچیں تو ان پر قہر نازل فرما [2]

... میں اقربا کی مودت کو اجر رسالت قرار دیا ہے اور تم رسولؐ کے بیٹے ، بیٹیوں کو پانی تک نہیں پلاتے جب کہ ... بھی پیتے ہیں،

Presented by: Rana Jabir Abbas

۲۴۴

جب عمر بن سعد امام حسینؑ سے جنگ کے لیے اپنی فوج کو تیار کر چکا پرچم گاڑ دیئے اور فوج کا ... میسرہ منظم کر چکا تو قلب لشکر کے سپاہیوں سے کہا: ثابت قدم رہو اور حسینؑ کو چاروں طرف سے گھ... اسی وقت امام حسینؑ فوج کوفہ کے سامنے کھڑے ہوئے اور فرمایا: خاموش ہو جاؤ لیکن ... نہ ہوئے آپ نے ان سے فرمایا:

وَيْلَكُمْ ما عَلَيْكُمْ اَنْ تُنْصِتُوا اِلَيَّ فَتَسْمَعُوا قَوْلِي وَاِنَّما اَدْعُوكُمْ اِلى ... الرَّشادِ فَمَنْ اَطاعَنِي كانَ مِنَ الْمُرْشَدِينَ وَمَنْ عَصانِي كانَ مِنَ الـ... وَكُلُّكُمْ عاصٍ لِأَمْرِي غَيْرُ مُسْتَمِعٍ قَوْلِي فَقَدْ مُلِئَتْ بُطُونُكُمْ مِنَ الحَرامِ ... عَلى قُلُوبِكُمْ. وَيْلَكُمْ اَلا تُنْصِتُونَ! اَلا تَسْمَعُونَ ؟!

خدا تمہیں سمجھے اگر تم میری بات سن لوگے تو تمہارا کیا بگڑ جائے گا میں تمہیں صراط مستقیم کی ط... جو میری اطاعت کرے گا وہ ہدایت پا جائے گا اور جو میری نافرمانی کرے گا وہ ہلاک ہو... میرے فرمان سے سرکشی کرتے ہو اور میری باتوں پر کان نہیں دھرتے کیونکہ تمہارے پیٹ ... بھرے ہوئے ہیں اور تمہارے دلوں پر بدبختی و شقاوت کی مہر لگ چکی ہے وائے ہو تم پر ... نہیں ہو گے اور میری بات نہیں سنو گے؟

اس پر عمر بن سعد کے ساتھیوں نے آپس میں ایک دوسرے پر ملامت کی اور کہنے لگے ان کی ...

امام حسینؑ کا دوسرا خطبہ

جب دشمن کی فوج خاموش ہو گئی تو امامؑ نے فرمایا:

تَبّاً لَكُمْ اَيَّتُها الجَماعَةُ وَتَرَحاً، اَحِينَ اسْتَصْرَخْتُمُونا والِهِينَ ... مُوجِفِينَ سَلَلْتُمْ عَلَيْنا سَيْفاً كانَ فِي اَيْمانِنا وَحَشَشْتُمْ عَلَيْنا ناراً اَلـ...

عَدُوِّنا وَعَدُوِّكُمْ. فَاَصْبَحْتُمْ اِلْباً لَفّاً عَلى اَوْلِيائِكُمْ وَيَداً لِاَعْدائِكُمْ بِغَيْرِ عَدْلٍ اَفْشَوْهُ فِيكُمْ وَلا لِاَمَلٍ اَصْبَحَ لَكُمْ فِيهِمْ وَعَنْ غَيْرِ حَدَثٍ كانَ مِنّا وَلا رَأْيٍ تَفَيَّلَ عَنّا. فَهَلّا ـ لَكُمُ الوَيْلاتُ ـ تَرَكْتُمُونا وَالسَّيْفُ مَشِيمٌ وَالجَأْشُ طامِنٌ وَالرَّأْيُ لَمْ يُسْتَحْصَفْ، وَلكِنِ اسْتَسْرَعْتُمْ اِلَيْها كَتَطايُرِ الدَّبى وَتَداعَيْتُمْ لَها كَتَداعِي الفَراشِ، فَسُحْقاً وَبُعْداً لِطَواغِيتِ الاُمَّةِ وَشُذّاذِ الاَحْزابِ وَنَبَذَةِ الكِتابِ وَنَفَثَةِ الشَّيْطانِ وَمُحَرِّفِي الكَلامِ وَمُطْفِئِي السُّنَنِ وَمُلْحِقِي العَهَرَةِ بِالنَّسَبِ، المُسْتَهْزِئِينَ الَّذِينَ جَعَلُوا القُرْآنَ عِضِينَ. وَاللهِ اِنَّهُ لَخَذْلٌ فِيكُمْ مَعْرُوفٌ، قَدْ وَشَجَتْ عَلَيْهِ عُرُوقُكُمْ وَتَوارَثَتْ عَلَيْهِ اُصُولُكُمْ فَكُنْتُمْ اَخْبَثَ ثَمَرَةٍ، شَجاً لِلنّاظِرِ وَاُكْلَةً لِلْغاصِبِ اَلا فَلَعْنَةُ اللهِ عَلَى النّاكِثِينَ الَّذِينَ يَنْقُضُونَ الاَيْمانَ بَعْدَ تَوْكِيدِها وَقَدْ جَعَلُوا اللهَ عَلَيْهِمْ كَفِيلاً، اَلا وَاِنَّ الدَّعِيَّ ابْنَ الدَّعِيِّ قَدْ رَكَزَ مِنّا بَيْنَ اثْنَتَيْنِ بَيْنَ المِلَّةِ ـ السِّلَّةِ ـ وَالذِّلَّةِ وَهَيْهات مِنّا الدَّنِيئَةُ ـ الذِّلَّةُ ـ يَأْبى ذلِكَ اللهُ وَرَسُولُهُ وَالمُؤْمِنُونَ وَحُجُورٌ طابَتْ وَاُنُوفٌ حَمِيَّةٌ وَنُفُوسٌ اَبِيَّةٌ اَنْ نُؤْثِرَ طاعَةَ اللِّئامِ عَلى مَصارِعِ الكِرامِ وَاِنِّي زاحِفٌ اِلَيْهِمْ بِهذِهِ الاُسْرَةِ عَلى كَلَبِ العَدُوِّ ـ قِلَّةِ العَدَدِ ـ وَكَثْرَةِ العَدُوِّ وَخَذْلَةِ النّاصِرِ[1].

ثُمَّ اَنْشَأَ يَقُولُ:

فَاِنْ نَهْزِمْ فَهَزّامُونَ قِدماً   وَاِنْ نُهْزَمْ فَغَيْرُ مُهَزَّمِينا
وَما اِنْ طِبُّنا جُبْنٌ وَلكِنْ   مَنايانا وَدَوْلَةُ آخَرِينا

اَلا ثُمَّ لا تَلْبَثُونَ بَعْدَها اِلّا كَرَيْثَ ما يُرْكَبُ الفَرَسُ حَتّى تَدُورَ بِكُمُ الرَّحى، عَهْدٌ عَهِدَهُ اِلَيَّ اَبِي عَنْ جَدِّي فَاَجْمِعُوا اَمْرَكُمْ وَشُرَكاءَكُمْ ثُمَّ كِيدُونِي جَمِيعاً فَلا تُنْظِرُونِ ﴿اِنِّي تَوَكَّلْتُ عَلَى اللهِ رَبِّي وَرَبِّكُمْ ما مِنْ دابَّةٍ اِلّا هُوَ آخِذٌ بِناصِيَتِها اِنَّ رَبِّي عَلى صِراطٍ مُسْتَقِيمٍ﴾[2]. اَللّهُمَّ احْبِسْ عَنْهُمْ قَطْرَ السَّماءِ

... اللہوف ص ۱۸۱، الاحتجاج ۲/۱۹، تحف العقول تھوڑے اختلاف کے ساتھ، مقتل الحسین خوارزمی ج ۲ ص ۷، ۲۔ سورہ ہود ۵۶،

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

وَابْعَثْ عَلَيْهِمْ سِنِينَ كَسِنِيِّ يُوسُفَ وَسَلِّطْ عَلَيْهِمْ غُلامَ ثَقِيفٍ يَسْقِيهِمْ
مُصَبَّرَةً وَلا يَدَعُ فِيها اَحَداً اِلّا قَتْلَةً بِقَتْلَةٍ وَضَرْبَةً بِضَرْبَةٍ وَيَنْتَقِمُ لِي
وَاَهْلِ بَيْتِي وَاَشْياعِي مِنْهُمْ فَاِنَّهُمْ غَرُّونا وَكَذَّبُونا وَخَذَلُونا وَاَنْتَ رَبُّنا
تَوَكَّلْنا وَاِلَيْكَ اَنَبْنا وَاِلَيْكَ الْمَصِيرُ[1]

اے گروہ خدا تمہیں ہلاکت و مصیبت میں مبتلا کرے تم نے ہمیں فریاد و عاجزی سے
تمہاری فریاد کو پہنچیں اور ہم جلدی سے تمہاری فریاد رسی کے لیے آگئے تو تم وہی تلوار ہمارے
لی جو ہم نے تمہارے ہاتھ میں دیدی تھی اور تم نے وہی آگ ہمارے لیے بھڑکائی جو ہم نے اپنے
دشمنوں کے لیے روشن کی تھی اپنے دوستوں سے جنگ اور اپنے دشمنوں کی نصرت کے لیے
ہو اگرچہ نہ وہ تمہارے درمیان انصاف کرتے ہیں اور نہ تم ان سے کسی بھلائی کی توقع رکھتے
اس صورت میں ہے کہ ہم سے ایسی کوئی چیز صادر نہیں ہوئی کہ جس کی پاداش میں ہم سے ایسی
اور ہم پر حملہ کیا جائے، خدا تمہیں سمجھے، ہمیں اس وقت کیوں پریشان کیا جب تلواریں غلاف
اور دلوں کو سکون تھا مکھیوں کی مانند فتنہ کی طرف اڑے اور پروانوں کی طرح ایک دوسرے
جان کی فکر میں پڑ گئے، کنیز کی اولادو، گروہوں کے پسماندگان، کتاب خدا سے منہ
خدا کی آیات میں تحریف کرنے والو، سنت رسولؐ کو فراموش کرنے والو، انبیاء کی اولاد اور
اوصیاء کی عترت کو تہ تیغ کرنے والو، مجہول النسب کو صاحبان نسب سے ملحق کرنے والو
کو آزار پہنچانے والو اور قرآن کو پارہ پارہ کرنے والوں کفار کا ڈھنڈورا پیٹنے والو خدا
خدا کی قسم بیوفائی اور پیمان شکنی تمہاری عادت ہے تمہارا خمیر مکر و بیوفائی سے
کے مطابق تمہاری پرورش ہوئی ہے، تم بدترین میوہ ہو اپنے باغبان کے لیے گلے کی ہڈی
اور غاصبوں کے لیے خوش مزہ خدا لعنت کرے ان پیمان شکن لوگوں پر جنہوں نے محکم شدہ

---

[1] بحار الانوار ج ۴۵ ص ۹،

…نے خدا کو اپنا کفیل قرار دیا تھا، خدا کی قسم وہ پیمان شکن تم ہی ہو، آج عبیداللہ بن زیاد
…دو چیزوں کا اختیار دیا ہے یا تلوار کھینچے یا ذلت قبول کرے گا، میں ہرگز ذلت قبول نہیں کروں گا
…اور اس کا رسولؐ اور مومنین ہرگز ذلت پسند نہیں کرتے ہماری پرورش کرنے والے پاک
…اور بیدار مغز اور غیرت مند ہیں ہم ہرگز پست و کمین کی اطاعت نہیں کریں گے اس مختصر جماعت کے
…میں تم سے جنگ کروں گا اگرچہ مجھے مددگاروں نے تنہا چھوڑ دیا ہے،

…بعد آپؑ نے کچھ اشعار پڑھے کہ جن کا ترجمہ یہ ہے،

…کامیاب ہوتے ہیں تو یہ کوئی بات نہیں ہے ہم تو ایک زمانہ سے کامیاب ہیں اور اگر مغلوب ہوتے
…ہم مغلوب نہیں ہیں ڈرنا ہماری عادت نہیں ہے لیکن دوسروں کی بدولت قتل ہونا ہماری عادت

…پیشہ لوگو! خدا کی قسم میری شہادت کے کچھ دنوں بعد ہی اتنی ہی دیر بعد کہ جتنی دیر میں ایک سوار
…پر سوار ہوتا ہے زمانہ تمہیں چکی کے پاٹوں کی طرح پیس دے گا اور تم کو خوف و ہراس کے دریا
…دے گا یہ وعدہ میرے والد نے میرے جد کی طرف سے مجھ سے کیا ہے تم اپنی اور اپنے ساتھیوں
…کے بارے میں ایک بار پھر غور کرو تاکہ تم زمانہ کی چیرہ دستیوں سے محفوظ رہو میں نے تو اپنا معاملہ
…چھوڑ دیا ہے میں جانتا ہوں کہ خدا کی قدرت بالغہ کے بغیر روئے زمین پر کسی چیز کو حرکت نہیں ہوتی،
…اس قوم کو آسمان کی بارش سے محروم کر دے انہیں قحط میں مبتلا کر دے اور ان پر ثقفی کے غلام کو
…کر دے کہ وہ انہیں زہر کے جام پلائے، میرا میرے اہلبیت، میرے اصحاب اور میرے شیعوں
…سے انتقام لے کہ انہوں نے ہمیں جھٹلایا اور ہمیں بے یار و مددگار چھوڑ دیا تو ہی ہمارا پروردگار ہے
…ہی سے لو لگائے ہیں تجھ ہی پر توکل کرتے ہیں اور تیری ہی طرف ہماری بازگشت ہے،

…امام حسینؑ نے فرمایا: عمر بن سعد کہاں ہے؟ اسے بلاؤ!

…ملاقات نہیں کرنا چاہتا تھا لیکن بدل نخواستہ امامؑ کے پاس آیا آپؑ نے فرمایا تم مجھے قتل
…ہو کہ عبیداللہ بن زیاد تمہیں رے اور گرگان کی حکومت بخش دے گا؟ خدا کی قسم تمہاری یہ آرزو

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

پوری نہ ہوگی، یہ ایک عہد ہے جو کیا گیا ہے جو تم چاہو کرو کہ میرے بعد تم نہ دنیا میں خوش رہو گے اور نہ آخرت
میں دیکھ رہا ہوں کہ کوفہ میں تمہارا سر نیزہ پر نصب ہے اور بچے اس کا نشانہ لیکر پتھر مار رہے ہیں۔[1]

عمر بن سعد نے غصہ میں منہ پھیر لیا اور اپنی فوج سے کہا: کس چیز کا انتظار ہے؟ ان پر سب
حملہ کر دو کہ ان کی حیثیت ایک لقمہ سے زیادہ نہیں ہے۔[1]

امام حسینؑ کا ایک اور خطبہ

اس کے بعد امام حسینؑ فوج کے سامنے آئے دیکھا کہ سیل کی طرح جوش و خروش میں ہے
طرف دیکھا کہ کوفہ کے شرفاء کے درمیان کھڑا ہے فرمایا:

الْحَمْدُ للهِ الَّذِي خَلَقَ الدُّنْيا فَجَعَلَها دارَ فَناءٍ وَزَوالٍ، مُتَصَرِّفَةً بِأَهْلِها حالاً
حالٍ، فَالْمَغْرُورُ مَنْ غَرَّتْهُ وَالشَّقِيُّ مَنْ فَتَنَتْهُ، فَلا تَغُرَّنَّكُمْ هٰذِهِ الدُّنْيا
تَقْطَعُ رَجاءَ مَنْ رَكَنَ إِلَيْها وَتُخَيِّبُ طَمَعَ مَنْ طَمَعَ فِيها، وَأَراكُمْ قَدِ اجْتَمَعْتُمْ
عَلىٰ أَمْرٍ قَدْ أَسْخَطْتُمُ اللهَ فِيهِ عَلَيْكُمْ وَأَعْرَضَ بِوَجْهِهِ الْكَرِيمِ عَنْكُمْ وَأَحَلَّ بِكُمْ
نِقْمَتَهُ وَجَنَّبَكُمْ رَحْمَتَهُ، فَنِعْمَ الرَّبُّ رَبُّنا وَبِئْسَ الْعَبِيدُ أَنْتُمْ، أَقْرَرْتُمْ بِالطّاعَةِ
وَآمَنْتُمْ بِالرَّسُولِ مُحَمَّدٍ ﷺ ثُمَّ إِنَّكُمْ زَحَفْتُمْ إِلىٰ ذُرِّيَّتِهِ وَعِتْرَتِهِ تُرِيدُونَ
قَتْلَهُمْ، لَقَدِ اسْتَحْوَذَ عَلَيْكُمُ الشَّيْطانُ فَأَنْساكُمْ ذِكْرَ اللهِ الْعَظِيمِ، فَتَبّاً لَكُمْ وَلِما
تُرِيدُونَ، إِنّا للهِ وَإِنّا إِلَيْهِ راجِعُونَ، هٰؤُلاءِ قَوْمٌ كَفَرُوا بَعْدَ إِيمانِهِمْ فَبُعْداً لِلْقَوْمِ
الظّالِمِينَ.

---

[1] تاریخ میں یہ نہیں ہے کہ امام حسینؑ کتنی بار میدان میں آئے اور فوج کوفہ سے ہمکلام ہوئے ہم نے یہاں آپ کے
ہیں لیکن بات واضح نہیں ہے کہ یہ ایک ہی خطبہ ہے اور مورخین نے اس کے جز کر دیئے ہیں یا آپ نے متعدد بار خطبے
کی تعداد بعض نے تین سے بھی زیادہ بتائی ہے۔ وسیلۃ الدارین ص ۱۹۸،

حمد و ستائش کرتا ہوں اس خدا کی جس نے دنیا کو پیدا کیا اور اسے فنا و زوال کا مرکز قرار دیا اور دنیا
والوں کو مختلف و گوناگوں حالات میں رکھا، جو دنیا کے فریب میں آگیا وہ بیوقوف ہے، جو دنیا
کا فریفتہ ہو گیا وہ بدنصیب ہے، دیکھو! دنیا کے فریب میں نہ آجانا کیونکر دنیا نے ہر اس شخص کی امید کو
منقطع کر دیا جو اس کی طرف مائل ہوا اور اس شخص کی امید کو یاس و نا امیدی میں بدل دیا جس نے اس سے
لو لگایا میں دیکھ رہا ہوں کہ تم یہاں جس کام کی انجام دہی کے لئے جمع ہوئے ہو اس سے تم نے خدا کو غضبناک
کر دیا اس نے تمہاری طرف سے نظر لطف ہٹالی اپنا عقاب تم پر نازل کر دیا ہے اور اپنی رحمت سے
تمہیں دور کر دیا ہے کتنا اچھا پروردگار ہے ہمارا خدا اور تم کتنے برے بندے ہو کہ اس کی اطاعت کا اقرار
کیا اس کے رسولؐ پر ایمان لائے لیکن ان کی ذریت پر ظلم کیا اور اب ان کے قتل کا ارادہ کئے ہوئے ہو،
شیطان تم پر غالب آگیا ہے تم خدا کو بھول گئے ہو خاک پھر جائے تم پر اور تمہاری امیدوں پر،
اس وقت عمر بن سعد نے کوفہ کے لوگوں کی طرف رخ کر کے کہا: خدا تمہیں سمجھے ان سے گفتگو کرو خدا کی
قسم یہ اس کا بیٹا ہے کہ اگر دن بھر تقریر کریں تو بھی تقریر سے عاجز نہیں ہوں گے،

اس کے بعد شمر آگے بڑھا اور کہا: اے حسینؑ! یہ تم کیا کہہ رہے ہو ہمیں سمجھائیے تاکہ سمجھ سکیں،
امام حسینؑ نے فرمایا: میں یہ کہہ رہا ہوں کہ خدا سے ڈرو! میرے قتل سے ہاتھ اٹھالو کیونکہ مجھے قتل
کرنا اور میری عزت جائز نہیں ہے میں تمہارے رسولؐ کی بیٹی کا بیٹا ہوں میری نانی خدیجہؑ تمہارے رسولؐ
کی زوجہ ہیں، تم نے بھی رسولؐ کی یہ حدیث سنی ہو کہ حسنؑ و حسینؑ جنت کے جوانوں کے سردار ہیں[1]

... گھوڑے سے اترے اور عقبہ بن سمعان کو حکم دیا کہ اسے باندھ دو اسی وقت فوج جنگ کیلئے

---

[1] ... یہ حر بن یزید بن ناجیہ بن عتاب ہے یہ جاہلیت اور اسلام میں محترم رہے ہیں ان کے جد، عتاب، حیرہ کے بادشاہ نعمان بن منذر
... جو رسولؐ کے صحابی تھے، کے چچا زاد بھائی ہیں، اور شیخ حر عاملی "صاحب وسائل" کا سلسلہ نسب ان تک
... الدارین ص ۱۹۸،

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

حسینؑ اور آپ کے اصحاب کی طرف بڑھی،،

حر بن یزید ریاحی نے جب لوگوں کو جنگ کرنے پر آمادہ دیکھا[۱] تو عمر بن سعد کے پاس گئے اور کہا: کیا [illegible] سے جنگ کرو گے؟

اس نے کہا بالکل! خدا کی قسم ایسی جنگ کہ جس میں سر اور بازو اڑتے ہوئے نظر آئیں گے،

حر نے کہا: حسینؑ نے جو بیان کیا ہے وہ تمہارے لئے کافی نہیں ہے، عمر بن سعد نے کہا: اگر میرا اختیار ہوتا تو میں قبول کر لیتا لیکن تمہارا امیر عبید اللہ قبول نہیں کرے گا،

حر کے ساتھ ان کے قبیلہ کا ایک آدمی قرہ بن قیس تھا، حر بن یزید نے اس سے کہا: اے قرہ [illegible] گھوڑے کو پانی پلایا ہے؟ کہا: نہیں، قرہ کہتے ہیں میں نے یہ محسوس کیا کہ وہ جنگ سے بچ رہے ہیں اگر [illegible] اپنا ارادہ بتا دیتے تو میں بھی ان کا اتباع کرتا،

پس حر آہستہ آہستہ خیام حسینیؑ سے نزدیک ہونے لگا ایک شخص[۲] نے ان سے کہا: یہ میں [illegible] دیکھ رہا ہوں؟

حر نے کہا: خدا کی قسم میں خود کو جنت وجہنم کے درمیان دیکھ رہا ہوں خدا کی قسم میں [illegible] اختیار کروں گا خواہ یہ میرا بدن ٹکڑے ٹکڑے کر کے آگ ہی میں جلائیں، اس کے بعد اپنے گھوڑے کو [illegible] امام حسینؑ کی خدمت میں حاضر ہوتے ہوئے عرض کیا: اے فرزند رسول خدا میں آپؐ پر قربان [illegible] کو تکلیف دی اور اس جگہ اترنے پر مجبور کیا مجھے یہ یقین نہیں تھا کہ یہ گروہ آپ کے ساتھ ایسا [illegible] اور آپ کی بات قبول نہیں کرے گا اگر مجھے یہ معلوم ہو جاتا کہ یہ لوگ آپ کے ساتھ ایسا سلوک کریں [illegible] ایسا نہ کرتا میں خدا کی بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں کیا میری توبہ قبول ہو جائے گی،؟

---

[۱] خوارزمی نقل کرتے ہیں کہ جب یہ آواز بلند کی «اما من مغیث یغیثنا لوجه الله تعالی؟ اما من ذاب یذب عن حرم [illegible]» امام حسینؑ کا استغاثہ سنا تو پریشان ہو گئے، آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے اور اسی حال میں عمر سعد کے پاس گئے، مقتل الحسینؑ [illegible]

[۲] اس شخص کا نام مہاجر بن اوس ہے، [۳] حر بن یزید کے ہمراہ ان کا ترک غلام بھی تھا، مقتل الحسینؑ خوارزمی ج ۲ ص [illegible]

امام حسینؑ نے فرمایا: خدا تمہاری توبہ قبول کرے گا، اترو،

حر بن یزید نے عرض کیا: میں آپ کے لئے سوار ہوں تو یہ پیادہ ہونے سے بہتر ہے اس گھوڑے پر سوار رہ [illegible] مبارزہ کروں گا آخر کار نیچے آؤں گا،

امام حسینؑ نے فرمایا: خدا تمہاری مغفرت کرے جو تمہارا ارادہ ہے اسے انجام دو، اس کے بعد حر فوج کوفہ [illegible] ہوئے اور کہا: کوفہ والو! تمہاری مائیں تمہارے غم میں روئیں تم نے خدا کے اس صالح و نیک بندہ [illegible] وعدہ کیا کہ ہم آپ کی راہ میں جان قربان کریں گے اور اب ان پر تلواریں کھینچے ہوئے ہو اور ہر طرف [illegible] اور ان سے دست کش نہیں ہوتے کہ وہ اس وسیع و عریض زمین پر کہیں اور چلے جائیں، اسیر کی مانند [illegible] ان پر اور ان کے اہلبیت پر پانی بند کر دیا ہے جبکہ اسی پانی کو یہود و نصاریٰ پیتے ہیں یہاں تک [illegible] لوٹتے ہیں اور یہ ہیں کہ پیاس سے جاں بلب ہیں، رسولؐ کی عترت کے بارے میں تم نے ان کی [illegible] کا لحاظ نہ کیا تشنگی کے روز خدا تمہیں سیراب نہ کرے،

اس وقت ایک گروہ نے حر پر تیروں سے حملہ کر دیا وہ امام حسینؑ کے پاس اور ان کے مقابل کھڑے [illegible]

[illegible] حر نے امام حسینؑ سے عرض کیا: جب عبید اللہ نے مجھے آپ کی طرف روانہ کیا اور میں قصر سے [illegible] آواز سنی کہ کوئی کہہ رہا ہے اے حر شاد رہو کہ نیکی کی طرف جا رہے ہو، میں نے پیچھے مڑ کر دیکھا [illegible] میں نے اپنے دل میں کہا: یہ کیسی بشارت ہے میں حسینؑ سے جنگ کے لئے جا رہا ہوں، میرا یہ خیال [illegible] کی پیروی کروں گا،

امام حسینؑ نے فرمایا: نیک راستہ کی طرف تمہاری ہدایت ہوئی ہے[۳]

[illegible] ص ۲۳۸، [۳] دوسری روایت میں اس طرح بیان ہوا ہے کہ حر نے عرض کیا: مولا میں نے اپنے والد کو خواب میں دیکھا کہ مجھ سے کہہ رہے ہیں [illegible] کہا: باہر نکلا ہوں تاکہ حسینؑ کا راستہ روکوں وہ مجھ پر ناراض ہوئے کہا فرزند رسولؐ کے ساتھ تم کیا سلوک کر رہے ہو اگر

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

حملہ کا حکم

عمرو بن حجاج نے فوج کوفہ سے کہا: نادانو! تم جانتے ہو کس سے جنگ کر رہے ہو یہ کوفہ کے شجاع ہیں، ان سے جنگ کر رہے ہو جنہوں نے خود کو موت کے لئے آمادہ کر لیا ہے تم میں سے کوئی تنہا ان کے لئے نہ جائے ان کی تعداد کم ہے، یہ تھوڑے ہی زمانہ کے مہمان ہیں خدا کی قسم یہ اسی وقت قتل ہو جائیں گے اگر تم ان پر سنگ باری کرو گے،

عمر بن سعد نے کہا: تم سچ کہتے ہو تمہاری رای صحیح ہے کسی کو بھیج کر فوج کوفہ سے یہ کہلوا دو کہ ان میں کوئی تنہا نہ جائے [1]

اس وقت امام حسین ؑ نے ریش مبارک پکڑ کر فرمایا: خدا قوم یہود پر اس وقت غضبناک ہوا جب انہوں نے اس کے لئے بیٹا فرض کر لیا اور امت مسیح پر اس وقت غضبناک ہوا جب انہوں نے تین میں سے ایک قرار دیا اور اب اس قوم کے بارے میں خدا کے غضب کی انتہا ہے کہ یہ لوگ اپنے نبی کی بیٹی کے بیٹے کو قتل کرنے پر متفق اور یک زبان ہو گئے ہیں خدا کی قسم یہ جو مجھ سے چاہتے ہیں وہ نہیں کروں گا یہاں تک کہ میں خون میں آلودہ ہو کر پروردگار کی ملاقات کو جاؤں گا [2]

اصحاب حسین ؑ کی شہادت

عمر بن سعد امام حسین ؑ کے اصحاب کے قریب آیا اور ذوید [3] کو آواز دے کر کہا: ...

اس کے بعد عمر بن سعد نے تیر کمان میں جوڑا اور اصحاب حسین ؑ کی طرف پھینکتے ہوئے کہا: ...

جہنم میں جانا چاہتے ہو تو ان سے جنگ کے لئے جاؤ اور اگر چاہتے ہو کہ ان کے جد تمہاری شفاعت کریں ... نصرت کرو اور ان کی طرف سے جا کر جنگ کرو، وسیلۃ الدارین ص ۱۲۷،

[1] ارشاد شیخ مفید ج ۲ ص ۱۰۳،

[2] اللہوف ص ۴۱، [3] بعض نے عمر بن سعد کے اس غلام کا نام "دُرَید" لکھا ہے، مقتل الحسین ؑ خوارزمی ...

... کی طرف تیر پھینکا ہے، پھر کیا تھا ہر ایک نے اصحاب حسین ؑ پر تیر برسانا شروع کر دیئے نتیجہ میں ... کوئی بھی ایسا نہ بچا جو زخمی نہ ہوا ہو اور اس حملہ میں امام حسین ؑ کے پچاس اصحاب شہید ہو گئے ... نے فرمایا: یہ تیر اس جماعت نے مارے ہیں! اٹھو اور موت کی طرف بڑھو کہ اس سے ... تمہاری مغفرت کرے گا۔

... اصحاب میں سے ایک جماعت کچھ دیر تک جنگ کرتی رہی وہ بھی درجہ شہادت پر فائز ہوئی

... شہید ہونے والے

... میں شہید ہونے والے اصحاب حسین ؑ کی تعداد ابن شہر آشوب نے چالیس بیان کی ہے اور ان میں ... کر کہتے ہیں ان میں سے دس حسین ؑ کے موالی اور دو امیر المومنین ؑ کے موالی تھے [2] لیکن ہم ... ایک کا مختصر حال لکھتے ہیں اور ان کے اسماء سماوی کی کتاب "ابصار العین" سے نقل کرتے ... بعض ایسے بھی تھے کہ جن کے بارے میں مورخین نے لکھا ہے کہ وہ پہلے حملہ میں شہید نہیں ہوئے ... میں بیان کر دیئے ہیں،

... امیہ

... شیعوں میں سے تھے جو ماریہ [3] کے گھر میں اکٹھے ہوتے تھے یہ یزید بن ثبیط کے ساتھ بصرہ ... حسین ؑ سے ملحق ہو گئے [4]،

... ؑ کے صحابی، تابعی اور کوفہ کے رہنے والے تھے جب انہیں یہ معلوم ہوا کہ امام حسین ؑ کوفہ ... امام حسین ؑ کی خدمت میں پہنچے جب دونوں فوجوں کے درمیان گفتگو کا سلسلہ چل رہا تھا

---

[1] اللہوف ص ۴۱، [2] مناقب ابن شہر آشوب ج ۴ ص ۱۱۳، [3] ماریہ بصرہ کے شیعوں میں سے ایک ... جمع ہوتے تھے، [4] ابصار العین ص ۱۱۷،

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas
jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

اور جنگ نہیں چھڑی تھی ۱؎

③ بشر بن عمر

تابعین میں سے تھے جنگوں میں ان کے بیٹوں کی دلاوری مشہور ہے یہ بھی اس و[illegible]
دونوں فوجوں کے درمیان جنگ نہیں چھڑی تھی ۲؎

④ جابر بن حجاج

جابر امام حسینؑ کے دلیر اصحاب میں سے تھے آپ نے روز عاشورہ ظہر سے قبل [illegible]

⑤ حباب بن عامر

کوفہ میں سکونت تھی شیعہ تھے مسلم بن عقیل کے ہاتھ پر بیعت کی اثنائے سفر میں [illegible]
ہوئے ۳؎،

⑥ جبلہ بن علی

کوفہ کے شجاع افراد میں سے ایک تھے شروع ہی سے مسلمؑ کے ساتھ رہے پھر امام [illegible]

⑦ جنادہ بن کعب

مکہ ہی سے امام حسینؑ کے ساتھ تھے وہ اپنے اہل وعیال کے ساتھ امام حسینؑ کے ہمراہ [illegible]

⑧ جندب بن حجیر کندی

یہ باحیثیت مشہور شیعہ اور امیرالمومنینؑ کے صحابی تھے اور اثنائے راہ میں امام [illegible]
حر سے ملاقات ہونے سے پہلے پہنچے اور کربلا آئے سیرت نگاروں نے لکھا ہے کہ وہ [illegible]
شہید ہوئے بعض نے لکھا ہے کہ وہ اپنے والد کے ساتھ ابتدائے جنگ میں شہید [illegible]
ہنیں ہے ۸؎.

۱؎ ابصار العین ص ۱۱۷، ۲؎ ابصار العین ص ۱۰۳، ۳؎ ابصار العین ص ۱۱۲، ۴؎ ابصار العین ص [illegible]

۵؎ وسیلۃ الدارین میں لکھا ہے کہ انہوں نے میدان میں آکر جنگ کی اور شہادت پائی ص ۱۱۷،

۶؎ ابصار العین ص ۱۲۸، ۷؎ ابصار العین ص ۱۰۹،

[illegible] مالک

[illegible] اور ان کا تعلق بنی تمیم سے تھا چنانچہ انہیں کے ساتھ امام حسینؑ سے جنگ کرنے کے لئے آئے
[illegible] سعد نے امام حسینؑ کی شرائط قبول نہ کیں تو وہ دیگر افراد کی مانند فوج کوفہ سے الگ ہوگئے
[illegible] امام حسینؑ کے پاس پہنچ گئے ۲؎

[illegible] نبہان

[illegible] والد نبہان حضرت حمزہ بن عبدالمطلب کے غلام تھے، دلیر سوار تھے اور ان کے بیٹے حارث
[illegible] اور امام حسینؑ کے طرفدار رہے اور کربلا پہنچ کر درجۂ شہادت پر فائز ہوئے ۳؎

[illegible] امرئ القیس

[illegible] تھے جنگوں میں شہرت پائی تھی، عمر بن سعد کی فوج کے ساتھ کربلا آئے تھے لیکن چونکہ
[illegible] بات نہیں مانی تھی اس لئے امام حسینؑ سے متصل ہو گئے تھے،

[illegible]

[illegible] اور یہ وہی ہیں جو بصرہ میں سے کربلا میں امامؑ کے پاس آپؑ کے خط کا جواب لائے تھے یہ خط
[illegible] لکھا تھا، حجاج بن بدر امام حسینؑ کے ساتھ رہے یہاں تک عاشورہ کے دن ظہر کے وقت
[illegible] ان کی شہادت بعد از ظہر مبارزہ کے ذیل میں لکھی ہے ۵؎

[illegible]

[illegible] بھائی نعمان امیرالمومنینؑ کے اصحاب میں سے ہیں، حتیٰ اس کوفہ میں امیرالمومنینؑ کی افواج
[illegible] عمر بن سعد کی فوج کے ساتھ کربلا آئے تھے لیکن جب عمر بن سعد نے امام حسینؑ کی شرائط قبول

[illegible] عمر بن سعد کی فوج سے تقریباً تیس فوجی شب عاشور امام حسینؑ سے ملحق ہو گئے تھے،

[illegible] ابصار العین ص ۵۵،

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

نہ کی تو وہ رات کے وقت امام حسینؑ سے آملے ۱؎

(۱۴) زاہر بن عمرو

شجاع، تجربہ کار اور مشہور بہادر تھے، اہلبیتؑ کے شہرت یافتہ شیعوں میں ... دوست تھے جب زیاد بن ابیہ نے عمرو بن الحمق کی تلاش شروع کی تو زاہر ان کے ہمراہ تھے اور ... ساتھ تھے جب معاویہ عمرو کے تعاقب میں تھا اس وقت اسے زاہر کی بھی تلاش تھی ... معاویہ کے ہاتھ سے شہید اور زاہر روپوش ہو گئے ۶۰ھ میں مناسک حج بجالانے کے ... کی اور آپ کے ساتھ کربلا پہونچے ۲؎

(۱۵) زہیر بن سلیم

جب فوج کوفہ امام حسینؑ سے جنگ کے لئے تیار ہوئی تو اس وقت جو لوگ ... حسینؑ کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے، ان میں سے ایک یہ بھی تھے، مشتاق لوگ ... حملے میں شہید ہوئے اور درجہ شہادت پر فائز ہونے سے پہلے انہیں ایک اور فیض ... ناحیہ میں سب سے پہلے ان پر سلام منقول ہے ۳؎

(۱۶) سالم

یہ عامر کے غلام تھے بصرہ میں بود و باش تھی اور عامر اس شہر کے شیعوں میں شمار ... شبیط اپنے بیٹوں اور دیگر لوگوں کے ساتھ مکہ میں امام حسینؑ کی خدمت میں حاضر ... بھی ان کے ساتھ امام حسینؑ سے ملحق ہوئے اور ان کے ہمراہ کربلا پہونچے ۴؎،

(۱۷) سالم بن عمرو،

یہ شیعہ تھے کوفہ کے رہنے والے تھے اور جب طرفین کے درمیان گفتگو چل ... اور اصحاب حسینؑ سے ملحق ہوئے ۵؎،

۱؎ ابصار العین ص ۱۰۹، ۲؎ ابصار العین ص ۱۰۳، ۳؎ ابصار العین ص ۱۰۹،

۴؎ تنقیح المقال ج ۱ ص ۴۵۲، ۵؎ ابصار العین ص ۱۱۱،

... ابی حمیر

... شروع ہونے سے قبل امام حسینؑ اور آپ کے اصحاب سے ملحق ہوئے پہلے حملہ میں زخمی ہوئے ... اسیر کر کے ابن سعد کے پاس لے گئے عمر بن سعد انہیں قتل کرنا چاہتا تھا لیکن فوج کوفہ میں جو ... انہوں نے ابن سعد سے آزاد کرا دیا، زخمی تھے ہی چھ ماہ کے بعد شہادت پائی زیارت ناحیہ ... السلام علی الجویح الماسور سوار بن ابی حمیر الفہمی، ۱؎

... بن عبداللہ

... تھے سیف اور مالک کے بیٹوں کے ساتھ امام حسینؑ سے ملحق ہوئے تھے اور روز عاشورہ حملہ ... ۲؎

... مجمع

... مجمع کے ساتھ اثناء راہ میں امام حسینؑ سے ملحق ہوئے، حر بن یزید انہیں چھوڑنا نہیں ... نے فرمایا: یہ میرے اصحاب ہیں اور انہیں اس کام سے نہ روکو وہ آپ سے ملحق ہو گئے ... ، صاحب حدائق نے انہیں حملہ اولیٰ کے شہیدوں میں شمار کیا ہے دوسروں نے لکھا ... آغاز جنگ میں حملہ اولیٰ سے پہلے شہید ہوئے ۳؎

... سلم

... تھے یہ اپنے غلام سالم کے ساتھ یزید بن شبیط کی معیت میں بصرہ سے مکہ آئے اور امام حسینؑ ...

... بشیر

... تھے اور حق کے طرفدار شمار ہوتے تھے جنگوں میں ان کا اور ان کے والد کا نام مشہور ... ابن سعد کے لشکر کے ساتھ کربلا آئے تھے اور جنگ شروع ہونے سے قبل امام حسینؑ سے

... ۲۵۲، ۲؎ ابصار العین ص ۹۷،

... ۵؎ ابصار العین ۱۱۱،

Contact : jabir.abbas@yahoo.com

http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ملحق ہوئے اور عاشور کے دن ظہر سے قبل حملہ اولیٰ میں شہید ہوئے ۔ ۱

(۲۳) عبداللہ بن یزید

یہ اپنے والد کے ہمراہ بصرہ سے مکہ آئے ، امام حسینؑ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ...
کربلا آئے ۲ ،

(۲۴) عبیداللہ بن یزید

یہ بھی اپنے والد یزید بن ثبیط ، بھائی اور اہل بصرہ کے کچھ لوگوں کے ساتھ مکہ میں امام ...

(۲۵) عبدالرحمن بن عبدالرب

یہ رسولؐ کے صحابہ اور امیرالمومنینؑ کے مخلصین میں سے ہیں جب میدان رحبہ میں ...
کہ جو شخص غدیر خم میں حاضر تھا اور اس نے حدیث غدیر سنی تھی وہ کھڑا ہو جائے اور ...
وقت دوسرے لوگوں کے ساتھ یہ بھی کھڑے ہوئے اور کہا : ہم نے رسولؐ سے سنا کہ آپ ...
عزوجل میرا ولی ہے اور میں مومنین کا ولی ہوں پس جس کا میں مولا ہوں اس کے علیؑ مولا ہیں ...
دوست کو دوست رکھ اور ان کے دشمن کو دشمن رکھ ، حضرت علیؑ نے ان کی تربیت کی ...
یہ مکہ سے امام حسینؑ کے ساتھ تھے اور کربلا آئے تھے ۳

(۲۶) عبدالرحمن بن مسعود

یہ اور ان کے والد مشہور شیعہ اور نامی بہادر تھے عمر بن سعد کے ساتھ کربلا آئے ...
سے قبل امام حسینؑ کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ کو سلام کیا اور پھر آپ ہی کے ساتھ ...
ہوئے ۵ ۔

(۲۷) عمر بن ضبیعہ ۶

یہ بہت تیز رفتار سوار تھے عمر بن سعد کے ساتھ کربلا آئے اور پھر اصحاب ...

---

۱ ابصار العین ص ۱۰۱ ، ۲ ابصار العین ص ۱۰۶ ، ۳ ابصار العین ص ۱۱۰ ، ۴ ابصار العین ص ...
۶ بعض صاحبان قلم نے انہیں عمرو بن ضبعہ لکھا ہے ، السلام علی عمرو بن ضبعة ، وسیلۃ الدارین ص ...

... لکھتے ہیں : عمرو بن ضبعہ جنگوں میں نام پیدا کرنے والے بہادر تھے انہوں نے رسولؐ کو ...

... اور شہرت یافتہ بہادر تھے ان کے والد حسان امیرالمومنین کے صحابی تھے اور جنگ جمل و ...
... کرتے ہوئے شہید ہوئے عمار مکہ سے امام حسینؑ کے ہمراہ تھے اور روز عاشور تک آپؑ ...
... اولیٰ میں درجۂ شہادت پر فائز ہوئے ۲

... اور علیؑ کے مددگاروں میں سے تھے ، جنگ جمل میں جاتے وقت آپ سے دریافت ...
... مقابل میں جائیں گے تو کیا کریں گے ؟ میں انہیں خدا اور اس کی اطاعت کی دعوت ...
... کریں گے تو ان سے جنگ کروں گا عمار نے عرض کیا : جو شخص لوگوں کو خدا کی طرف ...
... نہیں ہوتا عمار بن سلامہ کربلا میں امام حسینؑ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور حملہ اولیٰ ...

... ب الازدی

... میں سے تھے عمر بن سعد کے لشکر کے ساتھ کربلا آئے اور جنگ سے پہلے امام حسینؑ کے ...

... اصحاب اور امام حسینؑ کے انصار میں سے تھے کوفہ میں بود و باش تھی بہت جنگوں خصوصاً ...
... جب امام حسینؑ کربلا آئے تورات کے وقت یہ امام حسینؑ سے ملحق ہو گئے ۶

... الدارین ص ۱۷۷ ، ۲ ابصار العین ص ۱۴۳ ، ۳ ابصار العین ص ۷۹ ،
... جنگ صفین میں حضرت علیؑ کی فوج کے ایک سپہ سالار تھے ، جنگ جمل و نہروان میں شریک تھے زیارات ...
... ابی زہیر التغلبی ، وسیلۃ الدارین ص ۱۴۳ ، ۶ ابصار العین ص ۱۴۴ ،

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

(۴۲) کردوس بن زہیر

حضرت علیؑ کے صحابی تھے رات کے وقت اپنے بھائیؑ کے ساتھ کربلا میں امام حسینؑ [illegible]

(۴۳) کنانہ بن عتیق ؎۲

کوفہ کے پہلوانوں، زاہد اور قاریان قرآن میں سے ایک ہیں کربلا میں امام حسینؑ کی خدمت [illegible]
اور حملہ اولی میں شہید ہوئے بعض نے ان کی شہادت حملہ اولی کے بعد لکھی ہے ؎۳

(۴۴) مسلم بن کثیر

کوفہ کے تابعین اور امیر المومنینؑ کے اصحاب میں سے تھے کسی جنگ میں ان کے ایک پیر میں [illegible]
لنگڑے ہو گئے شاید اسی وجہ سے انہیں اعرج کہتے ہیں، جب امام حسینؑ کربلا میں وارد ہو [illegible]
کربلا کی طرف روانہ ہوئے اور آپؑ کی رکاب میں درجۂ شہادت پر فائز ہوئے ؎۴

(۴۵) مسعود بن حجاج

یہ اور ان کے بیٹے مشہور شیعہ نامی بہادر تھے جنگ شروع ہونے سے قبل کربلا آ [illegible]
خدمت میں شرفیاب ہوئے اور آپ کے ساتھ رہے یہاں تک کہ حملۂ اولی میں جام شہادت [illegible]

(۴۶) مقسط بن زہیر

یہ اور ان کے بھائی امیر المومنینؑ کے اصحاب اور جاں نثار تھے، جمل و صفین میں [illegible]
میں تھے جب امام حسینؑ کربلا پہنچے تو یہ رات کو آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور درجۂ شہادت [illegible]

؎۱ ابصار العین ص ۱۱۳،
؎۲ ابن حجر نے اصابہ میں لکھا ہے کہ کنانہ جنگ احد میں شریک تھے اور ان کے والد عتیق رسول کے سوار تھے [illegible]
؎۳ ابصار العین ص ۱۱۴،
؎۴ ابصار العین ص ۱۰۸،
؎۵ ابصار العین ص ۱۱۲، ؎۶ ابصار العین ص ۱۱۴،

[illegible] بیزد

[illegible] کے شہزادوں میں سے یا نجاشی کی اولاد میں سے انکے بیٹے نصر، علیؑ و امام حسنؑ کے بعد
[illegible] رہے آپ کے ہمراہ مدینہ سے مکہ اور وہاں سے کربلا آئے اور شہادت پائی یہ پہلے
[illegible] اپنا گھوڑا پے کر دیا تھا حملہ اولی میں شہید ہوئے ؎۲

[illegible] دالراسبی

[illegible] کے بھائی امیر المومنینؑ کے اصحاب میں سے تھے کوفہ میں بود و باش تھی جب عمر بن سعد نے
[illegible] کی تورات کے وقت وہ امام حسینؑ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپؑ ہی کی رکاب
[illegible]

[illegible] الملان

[illegible] کے دو بھائی نصر و نعمان، تینوں ہی امیر المومنینؑ کے اصحاب میں شمار ہوتے تھے جنگ
[illegible] میں تھے، دلاوروں اور شعرا میں گنے جاتے تھے نصر و نعمان کا انتقال ہو چکا تھا
[illegible] امام حسینؑ عراق آئے تو یہ آپؑ کی خدمت میں شرفیاب ہوئے عاشور کے روز جنگ
[illegible] میں شہادت پائی ؎۴،

[illegible] الخثعمی

[illegible] نے ان کا ذکر حملہ اولی کے شہیدوں میں کیا ہے ؎۵ لیکن دوسرے مصادر میں ان کا

[illegible]

[illegible] منقول ہے کہ آپؑ نے فرمایا: میں نے اپنے والد سے سنا کہ آپ نے فرمایا: جب اصحاب

[illegible] بادشاہ کی اولاد جانا ہے کہ جو اسلام کے شیفتہ ہو گئے تھے اور بچپنے میں رسولؐ کے ہاتھ پر اسلام لائے تھے،
[illegible] ابصار العین ص ۵۴، ؎۳ ابصار العین ص ۱۰۹، ؎۴ ابصار العین ص ۹۴،
[illegible] ص ۱۱۳، ج ۴۴،

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

حسینؑ کا عمر بن سعد کی فوج سے مقابلہ ہوا اور جنگ کے شعلے بھڑک اٹھے تو حکم خدا سے آسمانوں ... حسینؑ پر نازل ہوئے اور آپ کو دو چیزوں، دشمنوں پر کامیابی یا شہادت و خدا سے ملاقات ... تو آپؑ نے خدا سے ملاقات اختیار کی ۔[1]

استغاثہ

امام حسینؑ نے آواز بلند کی

أَمَا مِنْ مُغِيثٍ يُغِيثُنَا لِوَجْهِ اللهِ ؟! أَمَا مِنْ ذَابٍّ يَذُبُّ عَنْ حَرَمِ ...

کیا کوئی فریاد رس ہے جو خدا کے لئے ہماری مدد کرے کیا کوئی دفاع کرنے والا ... رسولؐ سے دفاع کرے ۔[2]

سائر شہداء

امام حسینؑ کے جن اصحاب کے نام ہم پہلے بیان کر چکے ہیں وہ حملہ اولی میں شہید ہوئے ... اصحاب اور آپ کے اہلبیت میں سے بنی ہاشم کی فداکاری کی نوبت آتی ہے ان میں سے ہر ایک ... تلواروں اور نیزوں کا مقابلہ کیا شہادت کا سرخ لباس زیب تن کیا اور خدا سے ملاقات ... میں پہنچ گیا اور خدا کے جوار رحمت میں محو آرام ہوا اب ہم اصحاب اور پھر آپ کے اہل بیت کا ... کریں گے ۔

(۱) عبداللہ بن عمیر[3]

یہ وہب کے والد اور شریف و شجاع آدمی تھے اور کوفہ میں " بئر الجعد " ہمدان کے ...

---

[1] بحار الانوار ج ۴۵ ص ۱۲، کافی ج ۱ ص ۴۶۵، یہ حدیث کچھ اختلاف کے ساتھ عبد الملک بن اعین کے ذریعہ امام ... ہے ، [2] اللہوف ص ۴۹،

[3] ان کی کنیت ابو وہب تھی قبیلہ بنی علیم سے تھے زوجہ ام وہب بنت عبد تھی ، وسیلۃ الدارین ص ۱۷۸،

... بیوی ام وہب تھی ایک روز وہ کوفہ کی لشکر گاہ نخیلہ میں پہنچے دیکھا کہ فوج کربلا کی طرف روانہ ... انہوں نے پوچھا یہ کس سے جنگ کی تیاریاں ہیں بتایا گیا : فرزند فاطمہ بنت رسولؐ

... عبداللہ بن عمیر نے کہا : خدا کی قسم میں مشرکوں سے جنگ کرنے کا مشتاق ہوں جو لوگ اپنے رسولؐ ... جنگ کر رہے ہیں میری نظر میں ان سے جنگ کرنے میں اتنا ہی ثواب ہے جتنا مشرکوں سے ... اس کے بعد وہ اپنی زوجہ کے پاس آئے انہیں بھی اس ماجرا سے آگاہ کیا اور اپنا ارادہ بھی بتا دیا ... آپ نے صحیح فیصلہ کیا خدا آپ کی بہترین راہ اور بہترین خیال کی طرف راہنمائی کرے جو ارادہ ... کر دیجئے اور مجھے بھی اپنے ساتھ لے چلئے ،

... وقت اپنی بیوی کے ساتھ روانہ ہوئے یہاں تک کہ کربلا میں خدمت امام حسینؑ میں پہنچے ، ... عمر بن سعد نے امام حسینؑ کی طرف تیر پھینکا اور اس کی فوج نے خیام حسینی پر تیر باری شروع ... غلام " یسار " اور عبیداللہ بن زیاد کا غلام " سالم " میدان میں آئے اور اصحاب حسینؑ سے ... حبیب بن مظاہر اور بریر بن خضیر میدان میں جانے کے لئے اپنی جگہ سے اٹھے امام حسینؑ ... عبداللہ بن عمیر اٹھے اور آپؑ سے اجازت طلب کی، آپ نے ایک نظر انہیں دیکھا تو ایک ... قوی بازو اور کشادہ سینہ والا پایا فرمایا: میں سمجھتا ہوں کہ تم اپنے مد مقابل کو زیر کر لوگے ... کے لئے جانا چاہتے ہو تو جاؤ،

... بن عمیر میدان میں گئے سالم و یسار نے جو کہ میدان میں کھڑے تھے ان کے نسب کے بارے ... نے اپنا تعارف کرایا، ان دونوں نے کہا : ہم تمہیں نہیں پہچانتے ، پھر انہوں نے زہیر یا حبیب ... لئے پکارا، یسار سالم سے کچھ آگے کھڑا تھا، عبداللہ بن عمیر نے کہا : تجھے لوگوں سے جنگ کرنے ... ے مقابلہ میں آئے گا وہ یقیناً تجھ سے بہتر ہو گا یہ کہہ کر اس پر حملہ کیا اور اسے قتل کر دیا ... مشغول تھے اس وقت سالم نے ان پر حملہ کیا اصحاب حسینؑ نے صدا بلند کی کہ سالم سے بچو ! ... نہ دی سالم نے تلوار سے وار کیا جسے عبداللہ بن عمیر نے ہاتھ سے روکا نتیجہ میں بائیں

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ہاتھ کی انگلیاں قطع ہوگئیں لیکن انہوں نے سالم کو امان نہ دی اور تلوار چلا کر اسے قتل کر دیا۔ ا
قتل کرنے کے بعد انہوں نے امام حسینؑ کی طرف رخ کر کے رجز پڑھا:

إِنْ تُنْكِرُونِي فَأَنَا ابْنُ كَلْبِ حَسْبِي بِبَيْتِي فِي عُلَيْمٍ حَسَ
إِنِّي امْرُءٌ ذُو مِرَّةٍ وَعَصَبِ وَلَسْتُ بِالْخَوَّارِ عِنْدَ ال
إِنِّي زَعِيمٌ لَكِ أُمَّ وَهَبِ بِالطَّعْنِ فِيهِمْ مُقْدِماً وَالضَّ

عبداللہ بن عمیر کی بیوی ام وہب نے چوب خیمہ اٹھالی اور اپنے شوہر کے قر
ماں باپ آپ پر فدا ہو جائیں ذریت رسولؐ کی طرف سے مبارزہ کرو عبداللہ بن عمیر نے
دیا ام وہب نے شوہر کا دامن پکڑ لیا اور کہا: میں ہرگز آپ کو نہیں چھوڑوں گی میں
مرونگی،

چونکہ عبداللہ بن عمیر کا دایاں ہاتھ مقتولوں کے خون کی وجہ سے قبضۂ شمشیر
اور بائیں ہاتھ کی انگلیاں قطع ہو چکی تھیں لہٰذا بیوی کو واپس نہ لوٹا سکے،

امام حسینؑ تشریف لائے اور فرمایا: خدا تم لوگوں کو جزائے خیر عطا فرمائے تم
جاؤ، ان کے ساتھ رہو خدا تم پر رحم کرے عورتوں پر جہاد نہیں ہے وہ واپس لوٹ آئی!

عمرو بن حجاج نے امام حسینؑ کے لشکر کے میمنہ پر حملہ کر دیا، اصحاب نے مقابلہ کیا،
لیکن اصحاب نے ثابت قدمی سے مقابلہ کیا اور نیزوں سے ان پر حملے جاری رکھے،

عبداللہ بن عمیر امام حسینؑ کے لشکر کے میسرہ میں جنگ کر رہے تھے، انہوں
لوگوں کو موت کے گھاٹ اتار دیا اسی اثنا میں ہانی بن ثبیت حضرمی اور بکیر بن
انھیں شہید کر دیا پھر سواروں اور پیادہ سپاہیوں کے ساتھ عمر بن سعد نے اصحاب

ا اگر تم مجھے پہچاننے سے انکار کرتے ہو تو جان لو کہ میں قبیلہ کلب سے ہوں، تعارف کے لئے اتنا کا
میں مرد ہوں میری طاقت تلوار سے پوچھو مشکل کے وقت میں عاجز نہیں ہوتا اے ام وہب میں یہ عہد کرتا ہوں کہ میں دشمن کو

امام حسینؑ کے بہت سے اصحاب زمین پر گر پڑے، جب رزم گاہ کا گرد و غبار چھٹا، تو عبداللہ
شوہر کی لاش پر پہنچی اور سرہانے بیٹھ کر ان کے رخسار کو صاف کرتے ہوئے کہا: تمہیں
مبارک ہو جس خدا نے آپ کو جنت میں جگہ دی ہے اسی سے دعا ہے کہ مجھے بھی آپ کا ہم نشین

اسی اثنا میں شمر نے اپنے غلام سے کہا: کہ چوب خیمہ اٹھا کر اسکے سر پر مار دو اس کی ضرب سے ام وہب
ہو گئی اور اپنے شہید شوہر سے جا ملی ا

بن الحارث

بن عبداللہ ۲

دونوں مادری بھائی ہیں روز عاشور جب انہوں نے امام حسینؑ کا حال مشاہدہ کیا تو اپنے غلام
گریہ کناں آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے،

امام حسینؑ نے ان سے فرمایا: کیوں روتے ہو! بھائی؟ خدا کی قسم کچھ دیر بعد تمہاری آنکھیں روشن

انہوں نے کہا: خدا ہمیں آپ کا فدیہ قرار دے ہم اپنے حال پر نہیں رو رہے ہیں بلکہ ہم یہ دیکھ کر
کہ اس قوم نے آپ کا محاصرہ کر رکھا ہے اور جان سے بڑھ کر ایسی کوئی چیز ہمارے پاس نہیں ہے
آپ کی حمایت کریں،

امام حسینؑ نے فرمایا: اس مدد اور ہمارے ساتھ آنے پر وہ بہترین اجر عطا کرے جو متقین کو عطا

دونوں بھائی کھڑے تھے اور حنظلہ بن اسعد کوفہ والوں کو نصیحت کر رہے تھے ساتھ ہی مبارزہ

بھائی ہیں ان کے والد حارث و عبداللہ ہیں جو کہ سریع بن جابر کے بیٹے ہیں جابر کا تعلق قبیلہ ہمدان
ص ۱۵۴

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

بھی کر رہے تھے یہاں تک کہ شہادت سے ہمکنار ہوئے اس وقت یہ دونوں بھائی
بڑھے اور امام حسینؑ کی طرف رخ کر کے کہا: السلام علیک یا بن رسول اللہؐ، آپؑ پر
رحمت و برکت ہو تم پر،

پھر ہم آہنگی کے ساتھ مبارزہ کرتے ہوئے ایک دوسرے کے پیچھے پیچھے چلے
شہادت پائی [1]

④ عمرو بن خالد الصیداوی [2]

⑤ سعد غلام عمرو، [3]

⑥ جابر بن حارث [4]

⑦ مجمع بن عبداللہ [5]

ان چاروں نے ایک ساتھ اہل کوفہ پر حملہ کیا جب دشمن کی فوج کے درمیان میں
کوفہ نے ان کا محاصرہ کر لیا اور امام حسینؑ کے دوسرے صحاب سے انہیں جدا کر دیا امام حسین
عباسؑ کو بھیجا تاکہ تلوار کے ذریعہ انہیں محاصرہ سے نکالیں لیکن وہ شدید زخمی ہو چکے تھے
نے حملہ کر کے انہیں اور زخمی کر دیا اور یہ بزرگوار جہاد کرتے ہوئے درجہ شہادت پر فائز ہو

---

[1] ابصار العین ص ۷۸۔

[2] عمرو بن خالد کوفہ کے شریف آدمی اور اہلبیتؑ کے مخلص تھے انہوں نے مسلم بن عقیلؑ کے ساتھ انقلاب میں ... تنہا چھوڑ دیا تو یہ روپوش ہونے پر مجبور ہو گئے، روپوشی کے زمانہ میں انہیں معلوم ہوا کہ امام حسینؑ کے قاصد ... وہ اپنے غلام سعد کے ساتھ چلے اور امام حسینؑ سے ملحق ہو گئے، وسیلۃ الدارین ص ۱۶۱، [3] یہ عمرو بن خالد کے ... یہ شریف اور بلند ہمت آدمی تھے کربلا میں شہید ہوئے، ابصار العین ص ۹۸، [4] ممکن ہے یہ جنادہ بن حرث ہوں کہ ... سماوی نے جبار و حیان لکھا ہے لیکن یہ صحیح نہیں ہے، ابصار العین ص ۸۴، [5] مجمع بن عبداللہ تابعین اور امیر المومنینؑ ... جنگ صفین میں شریک ہوئے ان کے والد عبداللہ رسولؐ کے صحابی تھے، وسیلۃ الدارین ص ۱۹۲، [6] مقتل الحسین مقرم ص ...

... عمرو بن حجاج نے اپنی فوج کے ساتھ امام حسینؑ کی سپاہ کے میمنہ پر حملہ کیا اور جب وہ آپ
... انہوں نے زانو کے بل بیٹھ کر نیزوں سے ان کا مقابلہ کیا اس لئے عمرو بن حجاج کی فوج آگے
... چنانچہ جب وہ پسپا ہوئی تو اصحاب حسینیؑ نے ان پر تیر بارانی کی اور ان میں سے کچھ کو موت
... دیا اور ایک گروہ کو زخمی کر دیا [1]،

... بن خضیر

... گھمسان کا رن پڑا تو فوج کوفہ سے یزید بن معقل میدان میں آیا اور بریر کو آواز دے کر کہا:
... خدا کو کیسا پایا!

... جواب دیا: خدا کی قسم اس نے ہمارے حق میں صحیح کیا ہے اور تجھے برائی و شر کی راہ پر لگا دیا ہے
... معقل نے کہا: تم جھوٹ کہتے ہو، اس سے پہلے تو تم جھوٹ نہیں بولتے تھے! میں گواہی دیتا
... ہیں سے ہو،

... کہا: میں تم سے مباہلہ کرنا چاہتا ہوں تاکہ جھوٹے پر خدا لعنت کریں، اور جو باطل پر ہے اسے
... تیار ہو؟

... قبول کر لیا: دونوں میں جنگ ہونے لگی دو ضربوں کی ردوبدل ہوئی، یزید بن معقل نے بریر پر
... انہیں کوئی نقصان نہیں پہونچا فوراً ہی بریر نے اس کے سر پر تلوار چلائی جو خود اور سر کو شگافتہ
... پہنچ گئی یزید بن معقل زمین پر گر پڑا، بریر نے جیسے ہی اس کے سر پر اپنی تلوار کھینچی ویسے
... رضی بن منقذ نے ان پر حملہ کر دیا کافی دیر تک دونوں کے درمیان جنگ ہوتی رہی آخر
... زمین پر دے مارا اور اس کے سینے پر سوار ہو گئے اس نے چلا کر کہا: میری مدد کرنے والو!
... کعب بن جابر اس کی مدد کو دوڑا اس سے کہا گیا کہ بریر بن خضیر وہ قاری ہیں جو کوفہ کی
... قرآن کی تعلیم دیتے تھے، لیکن اس نے پروا نہ کی اور نیزہ سے بریر پر حملہ کر دیا جو بریر کی پشت پر لگا،

... ص ۱۰۲،

Presented by: Rana Jabir Abbas

جب بریر کو نیزہ کی تیزی کا احساس ہوا تو انہوں نے خود کو رضی بن منقذ کے اوپر گرا (دیا) اور دانتوں سے اس کی ناک چبا ڈالی، کعب بن جابر نے نیزہ پر زور دیا اور بریر کو رضی کے اوپر سے ہٹا کر (گرا دیا) اور انھیں تلوار سے شہید کر دیا تھا خدا کی رحمتیں اور برکتیں ہوں ان پر ؂۱

عفیف کہتے ہیں: گویا میں رضی کو دیکھ رہا ہوں کہ وہ اپنی جگہ سے اٹھا اور اپنا لباس (جھاڑتے) ہوئے کعب بن جابر سے کہا: ازدی بھائی! تم نے میری ایسی خدمت کی ہے کہ جسے میں کبھی (فراموش نہیں) کروں گا،

یوسف بن یزید کہتے ہیں کہ: میں نے عفیف سے پوچھا کہ آپ نے بریر کا یزید بن معقل (کو قتل کرتے دیکھا) تھا؟

عفیف نے کہا: ہاں! میں نے آنکھوں سے دیکھا اور کانوں سے سنا ہے،

کعب بن جابر، قاتل بریر، جب کربلا سے واپس ہوا تو اس کی بیوی اور اس کی (بہن نے اس) سے کہا: تم نے فاطمہؑ کے بیٹے کے دشمن کی مدد کی اور قرآن کے عظیم الشان قاری، بریر، کو قتل کر کے بڑا گناہ کیا ہے خدا کی قسم ہم تجھ سے بات نہیں کریں گے ؂۲

کعب کا چچا زاد بھائی عبید اللہ اس پر غضبناک ہوا اور کہا: خدا تجھے غارت کرے (تو نے یہ) کیا ہے تو خدا سے کس امید کے ساتھ ملاقات کرے،

لکھا ہے کہ: کعب اپنے فعل پر پریشان ہوا اس نے کچھ کہے اور ان میں اس جرم کا (اعتراف) کر کے اپنے رنج و غم کا اظہار کیا ہے ؂۳،

؂۱ کامل ابن اثیر ج ۴ ص ۶۷،

؂۲ نفس المهموم ص ۲۶۱،

؂۳ ان اشعار میں سے درج ذیل شعر مشہور ہیں:

ولم ترعینی مثلهم فی زمانهم، ولا قبلهم ...
اشد قراعا بالسیوف لدی الوغا، الا کل من یحمی الذمار ...

(عمرو) بن قرظہ بن کعب انصاری

(ان کے) والد رسول ﷺ کے صحابی اور امیر المومنین علیہ السلام کے صحابہ میں سے تھے، حضرت علیؑ کے ہمراہ جنگوں میں شریک (رہے، آپ نے) انہیں فارس کا گورنر مقرر کیا تھا، ۵۱ھ میں انتقال کیا، ان کے چند بیٹے ہیں جن میں مشہور ترین (عمرو ہیں، عمرو) جنگ شروع ہونے سے قبل کربلا میں امام حسین علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ نے انہیں (عمر سعد کو پیغام پہنچانے) کے لئے بھیجا یہ سلسلہ شمر کی آمد تک جاری رہا اور اس کے آنے پر یہ سلسلہ قطع ہو گیا ؂۱

(عمرو نے) روز عاشور امام حسینؑ سے اجازت حاصل کی اور یہ رجز پڑھتے ہوئے میدان میں آئے:

(قد) علمت کتیبة الأنصار أنّي سأحمي حوزة الذمار
(ضرب) غلام غير نكس شاري دون حسين مهجتي وداري ؂۲

(عمرو نے) دیر جنگ کرنے کے بعد عمرو امام حسینؑ کی خدمت میں آئے اور آپ کو دشمن سے بچانے کے لئے (سامنے) کھڑے ہو گئے ؂۳

(راوی) کہتے ہیں: انہوں نے تیروں کے لئے اپنا سینہ ڈھال بنایا تھا اور امام حسینؑ کو کوئی تیر نہیں (لگنے دیا) جب بہت زیادہ زخمی ہو گئے تو امام حسینؑ سے عرض کی: فرزند رسولؐ! کیا میں نے اپنا عہد پورا (کر دیا)؟

آپ نے فرمایا: ہاں، تم مجھ سے پہلے جنت میں جاؤ گے رسول خداؐ کی خدمت میں میرا سلام عرض (کرنا اور کہنا کہ) میں بھی تمہارے بعد پہونچ رہا ہوں۔

(؂۱ ...) ان کے زمانہ میں دیکھا ہوں نہ ان سے پہلے لوگوں میں ایسا پایا ہے جبکہ میں جوان تھا میدان کارزار میں شدید (...) جو شخص اپنی ذمہ داری نبھاتا ہے وہ ایسا ہی کرتا ہے۔ حیات الامام الحسینؑ ج ۳ ص ۲۰۹،

(... ص ...)، ؂۲ انصار کی فوج جانتی ہے کہ جس کی جان کی ذمہ داری میرے اوپر ہے میں اس کی حمایت و حفاظت کرتا (ہوں، ایسے) جوان کی ضرب کی سی میں جو میدان سے فرار نہیں کرتا میری جان و مال حسینؑ پر قربان، ابن نما کہتے ہیں کہ اشعار کا (مطلب یہ ہے کہ میری جان) و مال حسینؑ پر قربان، میں عمر بن سعد پر اعتراض ہے، کیونکہ جب امام حسینؑ نے اس سے یہ فرمایا کہ (... تو اس) نے کہا: مجھے اپنے گھر کی فکر ہے، آپ نے فرمایا: میں تجھے اس کا عوض دوں گا، عمر بن سعد نے کہا: مجھے مال کی فکر ہے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

عمرو یہ بشارت آمیز باتیں سنکر زمین پر گرے اور جاں دیدی خدا ان پر رحمت نازل کرے [illegible]

لیکن ان کے بھائی علی نے جو کہ عمر بن سعد کے ساتھ کربلا آیا تھا، دیکھا کہ اس کا بھائی مارا [illegible]

کوفہ کی فوج سے باہر نکلا اور آواز دی: اے حسین ع! آپ نے میرے بھائی کو فریب دیکر قتل کرا [illegible]

امام حسین ع نے فرمایا: میں نے اسے فریب نہیں دیا بلکہ خدا نے اس کی ہدایت کی اور تم گمرا [illegible]

اس نے کہا: اگر میں آپ کو قتل نہ کروں تو خدا مجھے قتل کرے، یا آپ کے ہاتھ سے [illegible]

اسکے بعد اس نے آپ ع پر حملہ کر دیا،

نافع بن ہلال نے نیزہ مار کر اسے زمین پر گرا دیا اسکے دوستوں نے بڑھکر اسے میدان سے [illegible]

اسکے زخموں کی مرہم پٹی کی وہ صحیح ہوگیا [1]

⑩ سعد بن حارث

⑪ ابوالحتوف بن حارث [2]

یہ دونوں عمر بن سعد کے ساتھ کربلا پہنچے تھے اور جب روز عاشورہ امام حسین ع نے "الا من [illegible]

کی آواز بلند کی اور اس آواز کو سنکر بچوں اور عورتوں میں نالہ و شیون کی آواز بلند ہوئی تو یہ دونوں [illegible]

دیکھنے کی تاب نہ لاسکے اور تلوار کھینچ کر فوج کوفہ پر حملہ آور ہوئے اور جب تک دم میں دم رہا [illegible]

امام ع نے فرمایا: میں حجاز میں تجھے اپنے مال سے دوں گا اس پر بھی اس نے بے رغبتی کا اظہار کیا،

[1] نفس المہموم ص ۲۶۲،

[1] ابصار العین ص ۹۲،

[2] سعد بن حارث بن سلمہ انصاری اور ان کے بھائی ابوالحتوف واقعہ حکمین "خوارج" میں موجود تھے اور [illegible]

حسین ع سے جنگ کرنے کربلا آئے تھے، روز عاشور ظہر کے بعد جب اصحاب حسین ع شہید ہوگئے اور آپ ع کے ساتھ صرف [illegible]

بشر عمرو حضرمی رہ گئے اور انہوں نے آل رسول ص کے بچوں کے رونے کی آواز سنی تو کہا: لا حکم الا اللہ ولا طاعۃ لمن [illegible]

کے بیٹے حسین ع ہیں اور ہمیں روز قیامت ان کے جد کی شفاعت کی امید ہے پھر ہم ان سے کیسے جنگ کرسکتے ہیں لہذا وہ [illegible]

ملحق ہوگئے، وسیلۃ الدارین ص ۱۴۹،

[illegible] درجہ شہادت پر فائز ہوئے [1]

[illegible] لوگوں نے لکھا ہے کہ یہ دونوں بھائی امام حسین ع سے کچھ پہلے اور دیگر اصحاب کے بعد شہید ہوئے [2]

[illegible] بن ہلال

[illegible] امیر المومنین ع کے صحابی، شریف، شجاع، قاری قرآن اور حدیث نویس تھے جنگ جمل،

[illegible] حضرت علی ع کی رکاب میں جنگ کی، ہم پہلے بیان کرچکے ہیں کہ جب امام حسین ع عراق آئے

[illegible] ساتھیوں کے ساتھ درمیان راہ امام حسین ع سے ملحق ہوئے تھے،

[illegible] عمرو بن قرظہ قتل ہوگیا اور اس کا انتقام لینے کے لئے اس کا بھائی میدان میں آیا تو نافع بن

[illegible] حملہ کر کے زخمی کر دیا اس کے ساتھیوں نے اسے بچانے کے لئے نافع بن ہلال پر حملہ کر دیا نافع ان سے

[illegible] پڑھنا شروع کیا،

[illegible] فَأَنَا ابنُ الجَمَلِي دِينِي عَلَىٰ دِينِ حُسَيْنِ بنِ عَلِي [3]

[illegible] نے جواب دیا: میں فلاں کے دین پر ہوں، نافع بن ہلال نے کہا: تم شیطان کے

[illegible] پر حملہ کر دیا، مزاحم واپس لوٹنا چاہتا تھا لیکن نافع کی ضرب نے اسے مہلت نہ دی اور

[illegible] ہوگیا،

[illegible] حجاج چلایا: تم جانتے ہو کہ کس سے جنگ کر رہے ہو؟ اصحاب حسین ع سے جنگ

[illegible] تنہا میدان میں نہ جائے،

[illegible] کہتے ہیں: نافع بن ہلال نے تیروں پر اپنا نام لکھ کر انھیں زہر میں بجھا کر چلایا اور عمر

[illegible] سپاہیوں کو قتل اور بہت سوں کو زخمی کر دیا، جب تیر ختم ہوگئے تو انہوں نے نیام

[illegible] [2] ابصار العین ص ۹۴،

[3] [illegible] میں اپنا تعارف کراتا ہوں میں جملی قبیلہ سے ہوں اور میرا دین و مذہب وہی ہے جو حسین بن علی ع

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

سے تلوار نکالی اور یہ کہتے ہوئے حملہ کیا،

أنَا الهِزبر الجَمَلِي　　أنا علىٰ دِينِ عَلِي ۱؎

انہیں زیر کرنے کے لیے دشمن کے لشکر نے یکبارگی حملہ کرنے کا ارادہ کیا لہذا ان کا محاصرہ
طرف سے ان پر تیر اور پتھر برسانے لگے جس سے ان کے بازو ٹوٹ گئے دشمن کی فوج میں
سپاہی انھیں گرفتار کر کے عمر بن سعد کے پاس لائے،

عمر بن سعد نے ان سے کہا: نافع وائے ہو تم پر تم نے اپنے حق میں ایسا کیوں کیا؟

نافع نے کہا: میرا پروردگار میرے ارادہ سے واقف ہے، ان کی داڑھی سے خون بہہ رہا

دشمنوں نے ان سے کہا: تم نے نہیں دیکھا کہ اپنے حق میں تم نے کیا کیا ہے؟

نافع نے کہا: میں نے تمہارے بارہ آدمی قتل کئے ہیں اور میں خود کو ملامت نہیں کرتا ہوں
بازو نہ ٹوٹے ہوتے تو مجھے اسیر نہیں کر سکتے تھے،

شمر نے عمر بن سعد سے کہا: اسے قتل کر دو،

عمر بن سعد نے کہا: تم اسے لائے ہو، قتل کرنا چاہتے ہو تو کر دو،

شمر نے نیام سے تلوار کھینچی اور جب نافع کو قتل کرنا چاہتا تھا، نافع بن ہلال نے کہا
اگر تو مسلمان ہوتا تو ہمارا خون اپنی گردن پر لیکر خدا سے ملاقات کرنا آسان نہ ہوتا میں خدا کا شکر
اس نے مجھے بدترین لوگوں کے ہاتھوں میں قرار دیا اس کے بعد شمر نے انھیں شہید کر دیا خدا ان پر

(۱۳) ابوالشعثاء کندی

ان کا نام یزید بن زیاد ہے ۲؎ عمر بن سعد کے ساتھ کربلا آئے تھے جب جنگ شروع ہوگئی

۱؎ میں قبیلہ جملی کا بہادر ہوں اور میں علیؑ کے دین کا پیرو ہوں،

۲؎ ابصار العین ص ۸۷،

۳؎ زیارت ناحیہ میں ہے "السلام علی یزید بن مہاجر الکندی" وہ دلیر اور شریف آدمی تھے امام حسینؑ کی
ہونے سے پہلے ہی امام حسینؑ سے ملحق ہوئے اور کربلا پہنچے تھے، وسیلۃ الدارین ص ۱۰۳،

تو وہ امام حسینؑ کے پاس آگیا،

تیر انداز تھا چنانچہ امام حسینؑ کے برابر بیٹھ کر انہوں نے دشمن کی طرف سو تیر چلائے آپؑ
! ان کے تیروں کو نشانہ پر قرار دے اور ان کی جزا اپنی بہشت قرار دے،

ان کے سارے تیر ختم ہو گئے تو کھڑے ہوتے ہوئے کہا: میں نے عمر بن سعد کی فوج کے
کئے ہیں اس کے بعد دشمن کی فوج پر حملہ کر دیا اور انیس آدمی قتل کر کے درجۂ شہادت
جنگ کرتے ہوئے یہ رجز پڑھ رہے تھے:

ــزِيدٌ وَأبِــي مُــهاجِرُ　　أشْجَعُ مِنْ لَيْثٍ نَبِيلٍ خادِرُ
إنّي لِلحُسَيْنِ ناصِرُ　　وَلِابْنِ سَعْدٍ تارِكٌ وَهاجِرُ ۲؎

بن عوسجہ

یف، عبادت گذار اور زاہد تھے، رسولؐ کے اصحاب میں شمار ہوتے تھے، اسلامی جنگوں
کا لوگوں کی زبان پر چرچا رہتا تھا ۳؎،

حجاج جو کہ عمر بن سعد کے لشکر کے میسرہ میں تھا اور امام حسینؑ کی فوج کے میمنہ میں زہیر بن قین
سے تھے،، اس نے حملہ کر دیا یہ جھڑپ فرات کے کنارے ہوئی اور تقریبا ایک گھنٹہ
اس میں مسلم بن عوسجہ زمین پر گرے اور درجۂ شہادت پہ فائز ہوئے،

بن عوسجہ کوفہ میں مسلم بن عقیل کے وکیل تھے، پیسہ جمع کرنے اسلحہ خریدنے اور لوگوں سے بیعت
، روز عاشورہ دلیرانہ جنگ کرتے ہوئے وہ یہ رجز پڑھ رہے تھے،

مقرم ص ۳۴۴،

کچھار کے شیر سے زیادہ شجاع ہوں اے اللہ میں حسینؑ کا ناصر ہوں اور ابن سعد سے بیزار ہوں، وسیلہ

ص ۹۱،

Contact : jabir.abbas@yahoo.com　http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

إنْ تَسْأَلُوا عَنِّي فَإنِّي ذُو لبد — مِنْ فَرْعِ قَوْمٍ مِنْ ذُرىٰ بَنِي
فَمَنْ بَغانِي حائِرٌ عَنِ الرَّشَدِ — وَكافِرٌ بِدِينِ جَبّارٍ صَمَدِ

جن لوگوں نے کربلا کی جنگ کا منظر اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے وہ کہتے ہیں کہ میدان جنگ
گیا تو انہوں نے دیکھا کہ مسلم بن عوسجہ زمین پر گر پڑے ہیں، زندگی کے آخری لمحات تھے کہ امام حسین
بالیں پر پہنچے اور فرمایا: خدا تم پر رحمت نازل کرے اے مسلم بن عوسجہ اس کے بعد اس آیہ کی تلاوت

﴿ فَمِنْهُمْ مَنْ قَضىٰ نَحْبَهُ وَمِنْهُمْ مَنْ يَنْتَظِرُ وَما بَدَّلُوا تَبْدِيلاً ﴾ ۲

حبیب بن مظاہر قریب آئے اور کہا: آپ کا شہید ہونا میرے لئے شاق ہے
کی بشارت دیتا ہوں،

مسلم بن عوسجہ نے نحیف آواز میں کہا: خدا آپ کو نیک بشارت دے،

حبیب بن مظاہر نے ان سے کہا: اگر میں بھی تھوڑی دیر آپ سے ملحق نہ ہوتا
مجھے اپنا وصی قرار دیں اور میں آپ کی وصیتوں پر عمل کرتا،

مسلم بن عوسجہ نے کہا: میں آپ کو ان امام حسینؑ کے بارے میں وصیت کرتا ہوں
جان فدا کر دینا، حبیب نے کہا: رب کعبہ کی قسم میں ایسا ہی کروں گا اس کے بعد مسلم بن عوسجہ کی روح
رحمت حق کے جوار میں محو آرام ہوئی، مسلم بن عوسجہ کی موت پر ان کی کنیز نے فریاد کی یا سیداہ یا

عمر بن سعد کی فوج نے شور مچایا کہ ہم نے مسلم بن عوسجہ کو قتل کر دیا، شبث بن ربعی
تھا اس نے کہا: تمہاری مائیں تمہیں روئے تم نے اپنے ہاتھوں خود کو مار ڈالا اور اپنی ذلت
فراہم کر لئے اس وقت خوشی نہ مناؤ کہ تم نے مسلم بن عوسجہ جیسے آدمی کو قتل کیا ہے
خدا کی قسم میں نے مسلمانوں میں ان کی بڑی عزت دیکھی ہے میں نے آذر بائیجان

۱۔ اگر تم مجھے جاننا چاہتے ہو تو جان لو کہ میں دلاور ہوں بنی اسد کے قبیلہ کی برگزیدہ شاخ سے میرا تعلق ہے
وہ راہ سعادت سے دور ہو جائے گا اور بے نیاز خدائے جبار کے دین سے پھر جائے گا،

۲۔ سورہ احزاب ۲۳،

نے دوسرے لوگوں کے پہنچنے سے پہلے چھ کافروں کو تہہ تیغ کر دیا تھا اور تم ایسے انسان کو
مار رہے ہو؟

مسلم بن عوسجہ کو مسلم بن عبداللہ ضبابی اور عبدالرحمٰن بن ابی خشکارۃ بجلی نے شہید کیا ہے ۱

یزید ریاحی

کے درمیان حر شریف آدمی تھے ۲ ندائے حق پر لبیک کہی خوشی سے شہادت کا استقبال
کی مدد کی حر دلیرانہ جنگ کرتے ہوئے یہ رجز پڑھ رہے تھے،

أنا الحُرُّ وَمُؤْوِي الضَّيْفِ — أَضْرِبُ فِي أَعْراضِكُمْ بِالسَّيْفِ
مَنْ حَلَّ بِلادَ الخيفِ — أَضْرِبُكُمْ وَلا أَرىٰ مِنْ حَيْفٍ ۳

اور زہیر بن قین ساتھ ساتھ دشمن سے جنگ کر رہے تھے ۴ چنانچہ جب ان میں سے کوئی
گھر جاتا تھا تو دوسرا اسے دشمن کے محاصرہ سے نکالتا تھا، یہ دونوں گھنٹہ بھر اسی طرح
اثنائے قتال میں حر بن یزید کا گھوڑا زخمی ہو گیا لیکن وہ اسی طرح جنگ کرتے رہے اور
یزید بن سفیان نے "جسے آپ سے دیرینہ دشمنی تھی" حصین بن نمیر کی فتنہ انگیزی سے
حملہ کر دیا لیکن حر نے اسے موقعہ نہ دیا اور تلوار سے اس کے دو ٹکڑے کر دیئے پھر ایوب
گھوڑے کو ایک تیر مار کر گرا دیا مجبوراً حر گھوڑے سے پیدل ہو گئے اور پیدل لڑتے ہوئے

حالیہ پر پہلے لکھ چکے ہیں،

میزبان ہوں میں تم پر اپنی تلوار سے حملہ کروں گا اور بلاد خیف، خوف کی جگہ میں، ساکن ہونے والے سے دفاع
مجھے خوف نہیں ہے،

یزید توبہ کر کے امام حسینؑ کے پاس آئے اور عرض کی: فرزند رسولؐ سب سے پہلے میں نے آپ کا راستہ روکا
سب سے پہلے میں آپ پر جان قربان کروں امید ہے کہ کل قیامت میں آپ کے جد کی مصاحبت نصیب ہوگی
قبول کر لیا ہے چنانچہ جنگ کیلئے سب سے پہلے حر بن یزید گئے، مقتل الحسینؑ خوارزمی ج ۲ ص ۱۰،

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

چالیس اشقیاء کو فی النار کیا اس وقت ابن سعد کی پیادہ فوج کے سپہ سالار نے حر پر حملہ کر کے انہیں
امام حسینؑ ان کی طرف دوڑے اور انہیں خیمہ میں اٹھا لائے اور ان کے سرہانے بیٹھ کر چہرہ
کیا اور فرمایا: تم آزاد ہو جیسا کہ تمہاری ماں نے تمہارا نام حر رکھا ہے تم دنیا و آخرت میں آزاد ہو
امام حسینؑ کے اصحاب میں سے کسی نے حر کے مرثیہ میں یہ اشعار کہے:

لَنِعْمَ الحُرُّ حُرُّ بَنِي رِياحٍ   صَبُورٌ عِنْدَ مُشْتَبَكِ الرِّماحِ
وَنِعْمَ الحُرُّ إِذْ فادىٰ حُسَيْناً   وَجادَ بِنَفْسِهِ عِنْدَ الصَّباحِ

بعض لوگوں نے ان اشعار کی نسبت علی بن الحسینؑ کی طرف دی ہے ۳، اور بعض کہتے ہیں
خود امام حسینؑ نے کہے تھے ۴

(۱۶) حبیب بن مظاہرؓ ۵

رسولؐ کے اصحاب میں سے تھے کوفہ میں بود و باش تھی حضرت علیؑ کے چاہنے والے
میں آپؑ کے ساتھ رہے اور شمشیر زنی کی آپؑ کے علوم کے حامل تھے، جو لوگ مشتاقانہ
کے لئے دوڑے ان میں سے ایک ہیں ۶
حبیب بن مظاہر اور مسلم بن عوسجہ کوفہ میں امام حسینؑ کیلئے بیعت لیتے تھے اور
زیاد کوفہ آیا اور اہل کوفہ نے انھیں تنہا چھوڑ دیا تو حبیب بن مظاہر اور مسلم بن عوسجہ کے
انھیں چھپا لیا تاکہ انھیں کوئی صدمہ نہ پہونچے جب امام حسینؑ کربلا پہنچے تو یہ دونوں
روانہ ہوئے راتوں کو راستہ طے کر کے امام حسینؑ کی خدمت میں حاضر ہوئے،

---

۱ حیات الامام الحسینؑ ج ۳ ص ۱۷۱،
۲ بہترین آزاد تھے تم وہ حر جو کہ قبیلہ بنی ریاح سے ہے جب ان پر نیزہ لگتے ہیں تو ثابت قدم ... نے خود کو امام حسینؑ پر قربان کیا اور صبح کے وقت جان دی،
۳ مقتل الحسینؑ خوارزمی ج ۲ ص ۱۰،   ۴ مقتل الحسینؑ مقرم ص ۳۰۵،
۵ بعض نے انہیں مظاہر کے بجائے مظہر لکھا ہے۔   ۶ نفس المہموم ص ۱۴۲،

جب امام حسین علیہ السلام نے فوج کوفہ سے نماز ظہر ادا کرنے کے لئے مہلت طلب کی تو حصین
... کہا: آپ کی نماز قبول نہیں ہوگی،
حبیب بن مظاہر نے جواب دیا کہ تم یہ خیال کرتے ہو کہ آل رسولؐ کی نماز قبول نہیں ہوگی اور جاہل
... قبول ہوگی؟
حصین بن تمیم نے ان پر نیزے سے وار کیا تو حبیب بن مظاہر بھی اس پر جھپٹے اور اس کے گھوڑے
... ضرب لگائی جس سے حصین گھوڑے سے زمین پر گر پڑا اس کے طرفداروں نے دوڑ کر بچا لیا
... پر حملہ کر دیا اور اس طرح رجز خوان ہوئے،

أنا حَبِيبٌ وَأَبِي مُظَهَّرُ   فارِسُ هَيْجاءٍ وَحَرْبٍ تَسْعَرُ
أَنْتُمْ أَعَدُّ عُدَّةً وَأَكْثَرُ   وَنَحْنُ أَوْفىٰ مِنْكُمْ وَأَصْبَرُ ۱

... سے دشمنوں کو تہہ تیغ کیا یہاں تک بدیل بن صریم نے ان پر تلوار سے حملہ کیا اور ایک ضربت
... تمیمی نے نیزہ مارا حبیب گھوڑے سے گر پڑے، اٹھنا ہی چاہتے تھے کہ حصین بن تمیم نے
دوسری ضربت لگائی اور تمیمی نے سر قلم کر دیا خدا ان پر رحم کرے اور بہشت میں اعلیٰ مقام عطا

حصین بن تمیم نے اس تمیمی سے کہا: حبیب کے قتل میں میں تمہارا شریک ہوں، اس نے کہا:
... قتل کیا ہے،
حصین بن تمیم نے کہا: حبیب کا سر مجھے دو میں اپنے گھوڑے کی گردن میں لٹکاؤں گا تاکہ لوگ
... قتل کرنے میں، میں بھی تمہارے ساتھ شریک ہوں، پھر میں تمہیں دیدوں گا تم عبیداللہ
... انعام پانا لیکن اس نے یہ بات نہ مانی،

---

۱ ... جنگ کے شعلے بھڑکتے وقت میں مرد میدان ہوں اور ہم تم سے زیادہ باوفا و صابر ہیں،

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ان کے جاننے والوں نے دونوں میں فیصلہ کرا دیا، حصین بن تمیم نے اپنے گھوڑے کی گر[illegible]
اور فوج کے درمیان گھما کر پھر اسے واپس کر دیا۔[1]

محمد بن قیس نے نقل کیا ہے کہ حبیب بن مظاہر کی شہادت امام حسینؑ کیلئے بہت شا[illegible]
سے آپ کا دل ٹوٹ گیا فرمایا: اے اللہ میرے حامیوں اور مددگاروں کو اجر عطا فرما،

اسی طرح روایت میں آیا ہے کہ آپؑ نے حبیب بن مظاہر سے فرمایا: اے حبیب [illegible]
بہترین و پسندیدہ آدمی تھے کہ ہر شب خدا کی عنایت کردہ توفیق سے قرآن ختم کر لیتے تھے [illegible]
عبارتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ حبیب بن مظاہر نے ظہر سے قبل شہادت پائی ہے

آخری نماز

نماز ظہر کا وقت ہوا تو آپ کے اصحاب میں سے ابو ثمامہ صیداوی[3] نے عرض کیا: [illegible]
میں آپؑ کے قربان، یہ گروہ ہم سے نزدیک ہو گیا ہے مجھے آپ سے پہلے قتل ہونا چاہیے میں [illegible]
نماز سے فراغت کے بعد خدا سے ملاقات کروں، امام حسینؑ نے آسمان کی طرف دیکھا اور فرمایا [illegible]
دلائی ہے، لکھے خدا نماز گزاروں میں تیرا نام،

پھر امام حسینؑ نے زہیر بن قینؓ اور سعد بن عبداللہ سے فرمایا کہ میں نماز ظہر پڑھنا چا[illegible]

---

[1] واقعہ کربلا کے بعد تمیمی نے حبیب کا سر گھوڑے کی گردن میں لٹکایا اور کوفہ پہنچکر عبیداللہ بن زیاد کے پاس گیا، حبیب [illegible] کہ اس وقت نابالغ بچہ تھے، اپنے باپ کے سر کو دیکھا اور تمیمی کے پیچھے پیچھے چل دیئے تمیمی نے پوچھا: تم میرے پیچھے کیوں [illegible] باپ کا سر یہ مجھے دے دو میں دفن کرونگا اس نے کہا: اس سے امیر ناراض ہوگا پھر میں انعام حاصل کرنا چاہتا ہوں قاسم [illegible] انھیں بدترین عذاب میں مبتلا کرے گا اور روتے ہوئے اس سے الگ ہو گئے، مدتوں بعد قاسم بن حبیب مصعب بن زبیر کے [illegible] اپنے باپ کے قاتل کو جب کہ وہ اپنے خیمہ میں سو رہا تھا ظہر کے وقت قتل کر دیا، ابصار العین ص ۵۹،

[2] نفس المہموم ص ۱۴۲، [3] تاریخ طبری اور بعض دوسری کتابوں میں ابو ثمامہ صائدی لکھا ہے،

[illegible] نصف اصحاب کے ساتھ امام حسینؑ نے نماز خوف ادا کی[1]

[illegible]عید بن عبداللہؓ حنفی[2]

[illegible]عید بن اللہ امام حسینؑ کے آگے کھڑے ہو گئے آپ نے نماز ادا کی لیکن جب دشمنوں کی تیر بارانی کی [illegible]مین پر گر پڑے تو کہا: خدا اس گروہ پر ایسے ہی لعنت کر جس طرح قوم ثمود و عاد پر کی تھی اور [illegible] رحمت نازل فرما، نیز کہا: پالنے والے یہ زخم میں نے تیرے رسولؐ کے بیٹے کی نصرت میں تجھ [illegible]اصل کرنے کے لئے کھائے ہیں، اس کے بعد امام حسینؑ کی طرف ملتفت ہو کر کہا اے فرزند [illegible]میں نے اپنا عہد پورا کر دیا؟

[illegible]سینؑ نے فرمایا: ہاں! تم بہشت میں میرے آگے آگے ہو گے،

[illegible]ادت کے وقت نیزہ و شمشیر کے زخموں کے علاوہ تیرہ تیر ان کے بدن پر لگ چکے تھے، جب [illegible]اصحاب کے ساتھ نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا: میرے ناصرو! یہ بہشت ہے جس کے [illegible]ے لئے کھول دیئے گئے ہیں، اس بہشت میں نہریں بہہ رہی ہیں پھل پک چکے ہیں یہ اللہ [illegible]راہ خدا میں شہید ہونے والے تمہارے منتظر ہیں جو تمہیں جنت کی بشارت دے رہے ہیں اب [illegible]رسولؐ کی حمایت اور حرم رسولؐ سے دفاع کرو،

[illegible]ب نے امام حسینؑ کی خدمت میں عرض کیا: ہماری جانیں آپؑ پر قربان ہمارا خون آپؑ کے [illegible] خدا کی قسم جب تک ہم میں سے ایک بھی زندہ ہے اس وقت تک آپؑ اور آپ کے حرم [illegible]یں پہنچ سکتی[3]

---

[1] [illegible] ص ۱۴۲، [2] یہ کوفہ کے مشہور شیعوں میں سے تھے، شجاع اور عبادت گذار تھے، تیسری بار اہل کوفہ کا خط مکہ میں لعلم [illegible] امام حسینؑ نے اس خط کا جواب مسلم بن عقیل کو بھیجنے سے قبل انہیں کے بدست روانہ کیا، مسلم بن عقیل کوفہ آئے تو [illegible] کے بعد سعید بن عبداللہ نے نصرت وبیعت کا اعلان کیا، مسلم بن عقیل انہیں دوبارہ خط دیکر مکہ میں امام حسینؑ کے پاس [illegible] اللہ امام حسینؑ کے ساتھ کربلا آئے اور شہادت سے ہمکنار ہوئے، وسیلۃ الدارین ص ۱۴۱،

[3] [illegible]مہموم، ص ۱۴۳، تنقیح المقال ج ۲ ص ۲۸،

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

⑱ ابوثمامہ صائدی

ان کا نام عمرو بن عبداللہ بن کعب ہے، تابعین میں سے ہیں، دلاور اور شیعہ نامور
ہوتے ہیں، حضرت امیرالمومنینؑ کے یاور تھے، جنگوں میں آپؑ کے ساتھ شریک رہے امیر
بعد امام حسنؑ کے اصحاب میں شامل ہوئے اور کوفہ میں سکونت پذیر رہے،

جب معاویہ اپنے کیفر کردار کو پہونچا تو انہوں نے امام حسینؑ کو خط لکھا اور آپ کو کوفہ
دی، مسلم بن عقیلؑ کے ان سپہ سالاروں میں سے ایک تھے [1] جنہوں نے عبیداللہ بن زیاد کے سپاہ
میں محاصرہ کر لیا تھا، جب لوگوں نے مسلم بن عقیلؑ کے ساتھ بیوفائی کی تو ابوثمامہ صائدی خفیہ طور
گذارنے لگے، ابن زیاد کے کارندے شب و روز ان کی تلاش میں رہتے تھے، نافع بن ہلال کے
راہ میں امام حسینؑ سے ملحق ہوئے اور روز عاشورہ جب امام حسینؑ نماز پڑھ چکے تو آپ سے
عبداللہ میں چاہتا ہوں کہ اب اپنے دوستوں کے پاس پہنچ جاؤں اور مجھے یہ پسند نہیں
رہوں اور آپؑ کو مقتول دیکھوں،

آپؑ نے انہیں اجازت مرحمت کی اور فرمایا: ہم بھی کچھ دیر بعد تم سے ملحق ہو جائیں گے
کفار سے شدید جنگ لڑی، ان کا بدن بھی زخموں سے چور چور ہو گیا، اسی اثناء میں ان کے چچا
قیس بن عبداللہ صائدی نے جس کو ان سے دیرینہ دشمنی تھی، انھیں شہید کر دیا، ابوثمامہ
کے بعد شہید ہوئے [2]،

⑲ سلمان بن مضارب

زہیر بن قین کے چچازاد بھائی تھے، انھیں کے ہمراہ حج آئے تھے جب درمیان راہ
سے ملحق ہوئے تو یہ بھی آپؑ سے متصل ہو گئے کربلا ساتھ آئے اور روز عاشور نماز ظہر کی ادائیگی
سے پہلے شہید ہوئے [3]،

---

[1] شیخ مفید فرماتے ہیں کہ جب مسلمؑ کوفہ آئے تو ابوثمامہ نے ان کا تعاون کیا اور مسلمؑ نے انہیں شیعوں سے پیسہ جمع کر
وہ اسلحہ خرید تے تھے، ارشاد شیخ مفید ج ۲ ص ۴۶، [2] ابصار العین ص ۶۹، [3] ابصار العین ص ۱۰۰،

... ابن کلبی

... کے درمیان شجاع اور شریف تھے، کوفہ میں بود و باش تھی، جنگوں میں ان کی شجاعت مشہور
... عثمان کے طرف دار تھے، امام حسینؑ سے ملاقات کے بعد توفیق الٰہی کے نتیجے میں اپنے عقیدہ سے
... اور علیؑ کے شیعوں میں شامل ہو گئے، امام حسینؑ کے ساتھ کربلا آئے [1]

... عاشورہ امام حسینؑ کے ساتھ نماز ادا کی اور امام حسینؑ کے حضور یہ رجز پڑھا،

اَلیَوْمَ هُدِیتَ هادِیاً مَهْدِیّا   اَلیَوْمَ تَلْقیٰ جَدَّكَ النَّبِیّا
وَحَسَناً وَالمُرْتَضیٰ عَلِیّا   وَذا الجَناحَیْنِ الفَتیٰ الکَمِیّا
وَاَسَدَ اللهِ الشَّهِیدَ الحَیّا [2]

... میدان میں آئے فوج کوفہ سے شدید جنگ کی [3] یہاں تک کہ ان میں سے ایک سو بیس کو قتل کر دیا
... ان باوفا اصحاب میں سے تھے کہ جنہوں نے آپؑ سے پہلے شمشیر زنی کر کے جام شہادت نوش

... عبداللہ شعبی اور مہاجر بن اوس تمیمی نے ان پر حملہ کر کے شہید کر دیا، ان کی شہادت کے بعد امام حسینؑ
... خدا تم پر اپنا رحم و کرم کرے اور تمہارے قاتلوں کو اپنے ابدی عذاب میں ایسے ہی مبتلا
... مسخ شدہ لوگوں کو کیا ہے [5]

... ان کی باوفا بیوی کو یہ خبر ملی کہ زہیر بن قین نے امام حسینؑ کی مدد کرتے ہوئے شہادت
... اپنے غلام سے کہا: جاؤ اور اپنے مولا کو کفن دو، زہیر کے غلام نے جب قتل گاہ میں
... بے کفن دیکھی تو اپنے دل میں کہا: میں اپنے مولا زہیر کو کفن دوں اور حسینؑ کو بے کفن چھوڑ

... ص ۹۵،
... آگے بڑھیے، آج آپ اپنے جد نبی اکرمؐ سے اور اسی طرح حسن مجتبیٰؑ سے علی مرتضیٰؑ اور جعفر طیار ایسے دلیر
... شہیدوں سے ملاقات کریں گے،
... [4] نفس المہموم ص ۱۸۱، [5] بحار الانوار ج ۵ ص ۲۵،

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

دوں یہ کیسے ہوسکتا ہے؟ خدا کی قسم مجھ سے نہ ہوگا لہذا اس نے امام حسینؑ کو اس کپڑے... اس کے پاس تھا اور زہیر کو کفن کے کپڑے میں دفن کیا ۱؎

(۲۱) حجاج بن مسروق الجعفی

یہ امیرالمومنینؑ کے اصحاب اور شیعوں میں سے تھے کوفہ میں سکونت تھی، جب... مکہ کا قصد کیا تو حجاج بن مسروق جعفی کوفہ سے مکہ آئے اور امام حسینؑ سے ملاقات... ساتھ رہے نماز کے اوقات میں اذان دیتے تھے اور روز عاشور جب جنگ کے شعلے... بن مسروق جعفی امام حسینؑ کی خدمت میں حاضر ہوئے، جنگ کے لئے اجازت طلب کی... کافی دیر تک قتال کیا اور پھر واپس امام حسینؑ کے پاس گئے وہ خون میں شرابور یہ رجز پڑھ...

اَلیَومَ اَلقیٰ جَدَّكَ النَّبِيّا ثُمَّ اَبَاكَ ذَاالنَّدی عَلِيّا

ذاكَ الَّذِي نَعرِفُهُ الوَصِيّا ۲؎

امام حسینؑ نے فرمایا: میں بھی تم سے ملحق ہوں گا اور تم سے ملاقات کروں گا... میدان کی طرف چلے گئے اور مبارزہ کرتے ہوئے شہید ہوگئے ۳؎

(۲۲) یزید بن معقل جعفی

یہ اچھے شاعر، دلیر شیعہ اور حضرت علیؑ کے ان اصحاب میں سے تھے جو جنگ صفین... تھے یہ مکہ میں حجاج بن مسروق کے ساتھ امام حسینؑ سے ملحق ہوئے، روز عاشورہ امام حسینؑ... ہوئے، جنگ کے لئے اجازت حاصل کی میدان میں گئے اور یہ رجز پڑھا:

۱؎ تذکرۃ الخواص ص ۱۴۵،

۲؎ آج میں آپ کے جد نبی اکرمؐ کا دیدار کروں گا پھر آپ کے والد حضرت علیؑ... کو ہم وصی رسولؐ جانتے ہیں، مقتل الحسینؑ مقرم ص ۲۵۴،

۳؎ ابصار العین ص ۸۹،

...یَــزِیدُ وَاَنَـا اَبنُ مـغفلِ وَفِي يَمِينِي نَصْلُ سَيْفٍ مصقلِ

...و بِهِ الهاماتِ وَسْطَ القَسْطَلِ عَنِ الحُسَينِ الماجِدِ المُفَضَّلِ

ابْنُ رَسُولِ اللهِ خَيْرِ مُرْسَلٍ ۱؎

...ی جنگ کی کہ دشمنوں کے دانت کھٹے کر دیئے ان میں سے بہت سے لوگوں کو قتل کر کے... ...ل کیا ۲؎

...لہ بن اسعد شبامی

...شیعوں کے سربرآوردہ افراد میں سے ایک، فصیح، شجاع اور قاری قرآن تھے انکے ایک بیٹے تھے ...تاریخ میں ان کا ذکر ہے، جب امام حسینؑ کربلا پہونچے تو حنظلہ آپ سے ملحق ہوگئے اور ...ہیں نمائندہ کے عنوان سے عمر بن سعد کے پاس بھیجا روز عاشور امام حسینؑ کی خدمت میں حاضر ...لئے اجازت حاصل کی اور امام حسینؑ کے پہلو میں کھڑے ہوکر فوج کوفہ کو مخاطب کر کے کہا: ...ے نتیجہ سے تشویش ہے کہیں تمہارا حال ثمود و عاد کی قوموں جیسا نہ ہو اے لوگو! قیامت کے ...رسوائی سے ڈرتا ہوں جس روز خدا کے علاوہ کوئی نہیں بچا سکے گا اور جو گمراہ ہوگیا ہے اسے ...ہوسکے گی،

...و! حسینؑ کو قتل نہ کرو! کہ خدا تمہیں اپنے عذاب میں مبتلا کر دے گا اور افترا باندھنے ...ں گے،

...ینؑ نے فرمایا: تم نے اس گروہ کو حق کی دعوت دی اس نے قبول نہیں کی بلکہ تمہارا اور تمہارے ...انے کا قصد کر لیا تمہارے اور تمہارے نیک بھائیوں کے خون سے اپنے ہاتھ رنگین کئے ...عذاب کے مستحق ہوگئے ہیں،

...اسعد نے عرض کیا: آپ نے سچ فرمایا قربان جاؤں کیا آپ اجازت دیتے ہیں کہ میں اپنے

...معقل کا بیٹا ہوں میرے دائیں ہاتھ میں صیقل شدہ تلوار ہے گرد و غبار میں اس سے سروں کو شگافتہ کروں گا ...، دفاع کروں گا وہ رسولؐ کے فرزند ہیں جو رسولوں میں سب سے بہتر ہیں، ۲؎ ابصار العین ص ۹۱،

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

پرور دگار سے ملاقات کیلئے جاؤں اور اپنے بھائیوں سے جاملوں،

امام حسینؑ نے اجازت دیکر فرمایا: جاؤ اس کی طرف جو دنیا و ما فیھا سے بہتر ہے اس

جس کی حد و انتہا نہیں، اس بادشاہت میں جس کے لئے زوال نہیں ہے حنظلہ نے کہا: السلام علیک

اللہ صلی اللہ علیک وعلیٰ اہل بیتک، اب ہماری اور آپ کی ملاقات بہشت میں ہوگی،

امام حسینؑ نے فرمایا: آمین! آمین،

اس کے بعد وہ فوج کوفہ پر حملہ آور ہوئے، دشمنوں نے بھی ان پر حملہ کیا اور شہید کر دیا

تعالیٰ علیہ [1]

(۲۴) عابس بن ابی شبیب [2]

آپ کا تعلق قبیلۂ بنی شاکر سے تھا یہ قبیلہ ہمدان کا ایک طائفہ ہے عابس شیعوں کے

ان کے سربرآوردہ افراد میں سے ایک ہیں شجاع، بہترین خطیب، بڑے عابد اور نماز شب کے پا

---

[1] ابصار العین ص ۷۷، ۔ [2] بعض لوگوں نے ان کا نام عابس بن شبیب لکھا

ص ۱۹۲، لیکن ابصار العین کے صفحہ ۷۴، اور تنقیح المقال ج ۲ ص ۱۱۲ پر عابس بن ابی شبیب لکھا ہے، قبیلۂ بنی شاکر

خصوصاً امیر المومنینؑ سے بہت خلوص رکھتے تھے نصر بن مزاحم نے اپنی کتاب وقعۃ صفین میں نقل کیا ہے کہ جنگ صفین میں

نے فرمایا: اگر بنی شاکر والوں کی تعداد ہزار ہو جاتی تو خدا کی عبادت کا حق ادا ہو جاتا، بنی شاکر ایسے شجاع

«فتیان الصباح» یا صبح کے جوان کہتے تھے، ابو مخنف لکھتے ہیں جب مسلم بن عقیلؑ کوفہ آئے تو مختار کے گھر قیام کیا

جمع ہوئے مسلمؑ نے ان کے سامنے امام حسینؑ کا خط پڑھا خط کا مضمون سنکر سب رونے لگے، اٹھارہ ہزار سے زائد لوگوں

بن شبیب کھڑے ہوئے اور کہا: میں آپ سے لوگوں کے بارے میں تو کچھ نہیں کہہ سکتا کہ ان کے دل میں کیا ہے ہاں اپنے بارے میں

نے آپ کی دعوت قبول کرلی ہے، آپ کے دشمنوں سے جنگ کروں گا آپ کی نصرت میں خدا سے ملاقات تک شمشیر

مقصد صرف خدا کی رضا کا حصول ہے، ان کے بعد حبیب بن مظاہر کھڑے ہوئے اور عابس کی بات کی تائید کی جب لوگوں

کی بیعت کرلی تو انہوں نے امام حسینؑ کو ایک خط لکھا جو عابس بن شبیب کے ذریعہ مکہ بھیجا، وسیلۃ الدارین ص ۱۵۸،

روز عاشورہ کہہ رہے تھے، آج ہمیں اپنی کامیابی اور سعادت کیلئے پوری کوشش کرنی چاہئے

حساب ہے عمل نہیں پھر امام حسینؑ کے پاس آئے اور عرض کیا: اے ابو عبداللہ خدا کی قسم

کوئی مجھے آپ سے زیادہ عزیز و محبوب نہیں ہے اگر میرے پاس میری جان اور خون سے

عزیز ہوتی تو اسے آپ پر قربان کر دیتا اور آپ کو قتل ہونے سے بچا لیتا اس کے بعد کہا:

«السلام عَلَيْكَ يا أَبا عَبْدِاللهِ أَشْهَدُ أَنِّي عَلىٰ هُداكَ وَهُدىٰ أَبِيكَ»

ابو عبداللہ آپ پر سلام میں گواہی دیتا ہوں کہ میں آپ اور آپ کے والد کے راستے پر ثابت

قدم ہوں، اس کے بعد تلوار سے دشمنوں پر حملہ کیا،

ابو تمیم کہتا ہے: میں نے دیکھا کہ عابس میدان کی طرف آرہے ہیں میں انہیں جانتا تھا جنگوں

سے بھی واقف تھا، سب سے زیادہ شجاع تھے، لہٰذا میں نے عمر بن سعد کی فوج سے کہا: یہ

ابی شبیب کا بیٹا ہے اس سے جنگ کے لئے نہ جانا عابس نے بار بار مبارز طلب کیا لیکن کسی

کر ان سے مقابلہ کے لئے جائے،

عمر سعد نے کہا: صورتحال یہ ہے تو ان پر پتھروں سے حملہ کرو لشکر نے ایسا ہی کیا عابس نے یہ دیکھ کر

اور سر سے خود بھی اتار دیا اور فوج کوفہ پر حملہ کیا،

ابو تمیم کہتا ہے: خدا کی قسم میں نے دیکھا کہ انہوں نے دو سو سے زیادہ فوجیوں کو موت کے گھاٹ

چاروں طرف سے حملہ کر کے شہید کر دیا، میں دیکھ رہا تھا کہ عابس بن شبیب کا سر چند

تھا اور وہ آپس میں لڑ رہے تھے ایک کہتا تھا میں نے عابس کو قتل کیا ہے دوسرا کہتا ہے

عمر بن سعد نے کہا: جھگڑا مت کرو، خدا کی قسم اس شخص کو ایک آدمی نے قتل نہیں کیا

عبداللہ

شیعہ اور گنے چنے سورماؤں میں سے تھے، حضرت امیر المومنینؑ سے حدیث سنکر حفظ

درس دیتے تھے شیعہ ان کے پاس آتے اور حدیث یاد کرتے تھے، عابس بن شبیب کوفہ

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

سے مکہ آئے اور عاشور تک امام حسینؑ کے ساتھ رہے، جنگ چھڑی تو مبارزہ میں مشغول ہوئے
انھیں بلایا اور پوچھا کیا تم امام حسینؑ کی مدد کرنے اور شہید ہونے کے لیے تیار ہو، انہوں نے کہا
پینے کے لیے تیار ہوں اور دلیروں کی مانند جنگ کرتے ہوئے شہادت پائی۔[۱]

۲۶۔ جون بن ابی مالکؓ[۲]

یہ ابوذر غفاریؓ کے غلام تھے، امام حسینؑ کی خدمت میں حاضر ہوئے جنگ کرنے کی
کی، امام حسینؑ نے فرمایا: تمہیں ہماری طرف سے اجازت ہے لیکن تم تو ہمارے پاس عافیت کے
کو مشقت میں نہ ڈالو،

اس نے کہا: میں آرام میں رہوں اور آپ حضرات کو شدائد میں چھوڑ دوں، ہر چند کہ
بو اچھی نہیں ہے اور حسب بلند و بالا نہیں ہے لیکن جب آپ ایسے امامؑ نے میری خوشبو کو
میرے بدن کو پاک اور میرے چہرہ کے رنگ کو گورا کر دیا ہے اور مجھے بہشت کی بشارت
کی قسم میں اس وقت آپ سے جدا نہ ہوں گا جب تک کہ میرا کالا خون آپ کے شریف
نہ ہو جائے گا، اس کے بعد رجز خوانی شروع کی،

كَيفَ تَرَى الفُجّارُ ضَرْبَ الأَسْوَدِ ... بِالمَشْرَفِيِّ القاطِعِ ...
أَذُبُّ عَنْهُمْ بِاللِّسانِ وَاليَدِ ... أَرْجُو بِهِ الجَنَّةَ يَوْمَ ...

---

[۱] ابصار العین ص ۷۶۔

[۲] ابو علی نے اپنی کتاب رجال میں نقل کیا ہے کہ وہ اہل نوبہ سے تھے حضرت علیؑ نے ۱۵۰ دینار میں خرید...
جب ابوذر کو عثمان کے حکم سے ربذہ جلاوطن کیا گیا تو وہ بھی ابوذر کے ساتھ ربذہ گئے اور جب...
تو وہ مدینہ لوٹ آئے اور حضرت علیؑ کے ساتھ، پھر امام حسنؑ کے ہمراہ رہے اور پھر ان کے بعد امام...
اور وہاں سے کربلا آئے، وسیلۃ الدارین ص ۱۱۵، [۳] فاجر لوگ! مشرفی اور کاٹنے وال...
جاکیسے دیکھتے ہیں؟ میں ہاتھ اور زبان سے آل رسولؐ کا دفاع کرتا ہوں امید ہے کہ روز قیامت مجھے...

...کے ساتھ دلیرانہ جنگ شروع کی اور ان میں سے پچیس کو قتل کر کے شہادت سے ہمکنار ہوئے،
...امام حسینؑ ان کے سرہانے آئے اور فرمایا: اے اللہ اس کا رنگ گورا اس کی بو کو بہترین قرار دے
...کے ساتھ محشور فرما اور انھیں محمدؐ و آل محمدؐ کے زمرہ میں قرار دے،
...امام محمد باقرؑ سے روایت کی گئی ہے کہ: ہر شخص اپنے مقتول کو میدان سے لے جاتا اور دفن
...ان کا کوئی نہیں تھا جو انھیں میدان سے اٹھاتا چنانچہ ان کا پارہ پارہ بدن دس روز بعد دیکھا
...سے مشک جیسی بو آرہی تھی۔[۱]

...الرحمن الارحبی

...میں سے تھے سورما و شجاع تھے بارہ رمضان کو قیس بن مسہر کے ساتھ اہل کوفہ کا خط لیکر
...کی خدمت میں حاضر ہوئے، امام حسینؑ نے عبدالرحمن کو مسلم بن عقیلؑ کے ہمراہ کوفہ بھیجدیا
...امام حسینؑ کے انصار میں سے تھے، روز عاشورہ اس مصیبت کو دیکھ کر اجازت
...اجازت مرحمت کی، میدان میں آئے اور یہ رجز پڑھتے ہوئے جنگ شروع کی:

صَبْراً عَلَى الأَسْيافِ وَالأَسِنَّه ... صَبْراً عَلَيْها لِدُخُولِ الجَنَّه[۲]

...شہادت نوش کیا۔[۳]

...

...حسینؑ کے غلام اور قاری قرآن تھے، اجازت حاصل کی میدان میں آئے اور رجز پڑھتے ہوئے

...طَعْنِي وَضَرْبِي يَصْطَلِي ... وَالْجَوُّ مِنْ سَهْمِي وَنَبْلِي يَمْتَلِي
...فِي يَمِينِي يَنْجَلِي ... يَنْشَقُّ قَلْبُ الحاسِدِ المُبجَلِ[۴]

---

[۲] ...میں تلواروں اور نیزوں پر صبر کرتا ہوں اور اس صبر میں جنت میں داخل ہونے کیلئے کرتا ہوں،
...صاحب مناقب نے ان کا ذکر حملہ اولیٰ کے شہداء میں کیا ہے اصابہ میں بیان ہوا ہے کہ عبدالرحمن بن الکدن بن
...دین میں فضیلت رکھتے تھے، وسیلۃ الدارین ص ۱۴۴، لیکن تنقیح المقال میں انھیں تابعین میں شمار کیا ہے،
...لگا ہے میری تیر اندازی سے فضا پر ہو جاتی ہے جب میرے داہنے ہاتھ میں تلوار چمکتی ہے تو حسود کا کلیجہ پھٹ جاتا ہے،

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

دشمن کے بہت سے فوجیوں کو قتل کیا زخموں سے چور ہو کر زمین پر گرے، امام حسین
آئے اور گریہ کیا اپنا رخسار ان کے منھ پر رکھا، غلام نے آنکھ کھول کر دیکھا اور امام حسین ع کو
تو مسکرائے اور جاں بحق ہوئے [1]

(۲۹) انس بن حارث

انس بن حارث، آپ رسول ص کے صحابی ہیں بدر و حنین میں رسول ص کے ساتھ
حدیثیں نقل کی ہیں منجملہ ان کے یہ حدیث ہے کہ رسول ص نے فرمایا: یہ میرا بیٹا حسین ع کربلا کی
جو شخص وہاں موجود ہو اسے ان کی مدد کرنا چاہیئے [2]

روز عاشورہ انہوں نے امام حسین علیہ السلام سے مدد حاصل کی اپنا عمامہ کمر سے
سے اپنی بھوؤں کو اوپر کر کے باندھا، امام حسین ع ان کی یہ کیفیت دیکھ کر رو دیئے اور
یا شیخ،

انہوں نے پیرانہ سالی کے باوجود اٹھارہ کوفیوں کو تہ تیغ کیا اور پھر خود بھی شہید ہو گئے

(۳۰) عبداللہ بن عروہ

(۳۱) عبدالرحمن بن عروہ

ان دونوں بھائیوں کے جد امیرالمومنین ع کے صحابی تھے، دونوں کربلا میں امام حسین
عاشورہ امام حسین ع کی خدمت میں حاضر ہوئے سلام کیا اور عرض کیا ہم آپ کے سامنے
سے دفاع کرنا چاہتے ہیں،

امام حسین ع نے فرمایا: شاباش ہو تمہیں یہ دونوں امام حسین ع کے نزدیک
کرتے رہے یہاں تک خود بھی شہید ہو گئے [3] زیارت ناحیہ میں آیا ہے:

---

[1] بحار الانوار ج ۴۵ ص ۳۰، [2] اسد الغابۃ ج ۱ ص ۳۴۹،

[3] مقتل الحسین ع مقرم ص ۲۵۲،

[4] ابصار العین ص ۱۰۴،

السَّلامُ عَلیٰ عَبْدِاللهِ وَعَبْدِالرَّحْمٰنِ ابْنا عُرْوَةَ بنِ حراق الغِفارِیَّیْنِ» [4]

... بن جنادہ

... بن جنادہ انصاری اپنے والد جنادہ بن حارث انصاری کی شہادت کے بعد امام حسین ع کی خدمت
... اس وقت ان کی عمر ۱۵ ر سال سے زیادہ نہ تھی، امام حسین ع نے انھیں اجازت نہ دی اور فرمایا: اسکے
... شہید ہو چکے ہیں ہو سکتا ہے کہ اس کی ماں اس فعل سے خوش نہ ہوں،
... کہا: میری ماں نے حکم دیا ہے کہ میں میدان میں جاؤں، امام حسین ع نے اس کی یہ بات سنکر اسے
... [1] وہ میدان میں گئے اور شہید ہو گئے دشمنوں نے اس کا سر قلم کر کے امام حسین ع کی طرف پھینک
... کا سر اٹھایا اسے خون و خاک سے صاف کیا اور اسے فوج کوفہ کے اس شخص کے سر پر دے مارا
... جس سے وہ ہلاک ہو گیا، اس کے بعد خیمہ میں لوٹ آئی خیمہ کی چوب «بقولے شمشیر»
... پڑھا

أنا عَجُوزٌ سَيِّدِي ضَعِيفَه ... خـاوِيَةٌ بـالِيَةٌ نَـحِيفَه
أضـرِبُكُمْ بِـضَرْبَةٍ عَـنِيفَه ... دُونَ بَنِي فاطِمَةَ الشَّرِيفَه [2]

... ن پر حملہ آور ہوئی [3] اور دو آدمیوں کو ہلاک کر دیا اس کے بعد امام حسین ع انہیں واپس خیمہ

... ص ۱۶۵،

... مقرم، ص ۲۵۳، وسیلۃ الدارین ص ۱۴۱، بعض انہیں مسلم بن عوسجہ کا بیٹا سمجھتے ہیں اور کہتے ہیں جب وہ میدان
... پڑھا:

أَمِيرِي حُسَيْنٌ وَنِعْمَ الأَمِيرِ ... سُرُورُ فُؤادِ البَشِيرِ النَّذِيرِ
عَـلِيٌّ وَفـاطِمَةُ والِـداهُ ... وَهَلْ تَعْلَمُونَ لَهُ مِنْ نَظِيرِ

حسین ع میرے ... امیر ہیں بشارت دینے والے اور ڈرانے والے رسول ص کے لیے باعث مسرت ہیں علی ع و فاطمہ ص ان کے ماں باپ ہیں کیا ... کوئی ہے [3] نفس المہموم ص ۲۹۳،

... عورت ہوں، نحیف و کہن رسیدہ ہوں، فاطمہ ص کی اولاد سے دفاع کی خاطر ضرب لگا رہی ہوں،

... ص ۲۸،

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

(۴۳) واضح الترکی

شجاع، قاری قرآن، ترکی تھے، جنادہ بن حارث کے ساتھ امام حسینؑ کی خدمت
تھے، میرا خیال ہے کہ یہ وہی شخص ہے کہ جس کے بارے میں اہل مقاتل نے یہ لکھا ہے کہ روز عا
کے مقابلہ میں پیادہ کھڑے ہوئے، تلوار سے جنگ کی اور رجز خوانی کی، زمین پر گرے تو ا
استغاثہ کیا، امامؑ ان کے سرہانے آئے اور ان کی گردن کے نیچے ہاتھ دیا، انھیں بڑی مسرت
کون ہے کہ فرزند رسولؐ نے اپنا چہرہ میرے چہرے پر رکھا ہے اس کے بعد ملاء اعلیٰ میں

(۴۴) رافع بن عبداللہ

یہ اپنے غلام مسلم بن کثیر کے ساتھ اس وقت امام حسینؑ کی خدمت میں حاضر
کربلا میں داخل ہوئے فوج کوفہ سے جنگ کی، مسلم بن کثیر اور نماز ظہر کے بعد جنگ کی

(۴۵) یزید بن ثبیط

ابوالاسود کے اصحاب اور بصرہ کے شیعوں میں سے تھے، اپنی قوم کے شریف
دو بیٹوں کے ساتھ بصرہ سے مکہ آئے اور امام حسینؑ کے ہمراہ کربلا گئے اور دشمن سے مبارزہ
کیا[۲]

(۴۶) بکر بن حی

یہ عمر بن سعد اور فوج کوفہ کے ساتھ امام حسینؑ سے جنگ کرنے آئے تھے
کے شعلے بھڑک اٹھے تو وہ امام حسینؑ کی خدمت میں حاضر ہوئے توبہ کی فوج کوفہ
کے سامنے شہادت پائی[۳]

۱۔ ابصار العین ص ۸۵،
۲۔ ابصار العین ص ۱۰۸،
۳۔ نفس المہموم ص ۲۸۴، ۴۔ ابصار العین ص ۱۱۳

...مالک

...اور مسلم بن عقیلؑ کے ہاتھوں پر بیعت کرنے والوں میں سے تھے، مسلم سے لوگوں نے
...ابن سعد کے ساتھ کربلا آئے اور امام حسینؑ سے ملحق ہو گئے، نماز ظہر کے بعد امام حسینؑ
...سے جنگ کی اور شہادت[۱] سے ہمکنار ہوئے ان کا رجز یہ تھا:

...مِنْ مَالِكٍ ضِرْغَامِ	ضَرْبُ فَتىً يَحْمِي عَنِ الكِرَامِ
...ثَوَابَ اللهِ بِالتَّمَامِ	سُبْحَانَهُ مِنْ مَلِكٍ عَلَّامِ[۲]

...مدینہ میں منازل جہنیہ میں امام حسینؑ سے ملحق ہوئے اور مسلمؑ کی شہادت کی خبر کے بعد
...ساتھ رہے اور کربلا میں شہادت پائی[۳]

...مہاجر

...کی منازل میں سے ایک منزل پر امام حسینؑ سے متصل ہوئے اور کربلا میں آپ کے ساتھ

...ابن جباب کلبی

...ب بن جباب نے جہاد کی اجازت حاصل کی میدان میں گئے دشمنوں سے زبردست جنگ کی
...صبر کیا اور اپنی والدہ و بیوی کے پاس واپس آئے کہ کربلا میں ان کے ساتھ تھیں اور
...مجھ سے راضی ہو گئیں؟
...سے اس وقت تک راضی نہیں ہوں گی جب تک تم حسینؑ کے سامنے اور ان کے
...کے، ان کی بیوی نے کہا: مجھے اپنے ماتم میں غمگین نہ کیجئے،

۲۔ مالک ضرغام تم پر ضرب لگا رہا ہے جو کہ ایک جوان ہے شریف
...سے ثواب کی امید رکھتا ہے، ۳۔ ابصار العین ص ۱۱۵، ۴۔ ابصار العین ص ۱۱۵،

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ماں نے کہا بیٹا ! بیوی کی باتوں کی پرواہ نہ کرو، امام حسینؑ کی طرف سے جنگ کرو تاکہ روز
تمہیں ان کے جد کی شفاعت نصیب ہو، وہب نے جنگ کی یہاں تک کہ ہاتھ قلم ہو گئے
لکڑی اٹھالی اور ان کی طرف روانہ ہوئیں اور ان سے کہا: میرے ماں باپ آپ پر فدا ہو
رسولؐ سے دفاع کیجیے،

وہب انھیں واپس لوٹانا چاہتے تھے لیکن وہ واپس نہ ہوئی امام حسینؑ نے فرمایا
خدا تمہیں اہلبیتؑ کی طرف سے جزائے خیر عطا فرمائے، وہ خیمہ میں واپس چلی گئی وہب نے
کی اور شہادت پائی [1]

(۲۱) جشنی بن قیس بن سلمہ

ان کے دادا رسولؐ کے اصحاب میں سے تھے، قبیلۂ نہم سے تعلق ہے ان کے والد نے
کو درک کیا تھا یہ اس وقت کربلا میں پہنچے جب کہ جنگ کا فیصلہ نہیں ہوا تھا اور شہادت
ہوئے، [2]

(۲۲) زیاد بن عریب

ان کا تعلق قبیلۂ ہمدان سے ہے، کنیت ابی عمرہ ہے، عابد و تہجد گذار تھے،
کے اصحاب میں سے تھے خود نے بھی رسولؐ کو درک کیا تھا، شجاع تھے، پرہیزگاری اور عبادت
مہر کاہلی کہتا ہے: میں کربلا میں موجود تھا میں نے ایک آدمی کو زبردست لڑائی
دیکھا وہ جب بھی فوجِ کوفہ پر حملہ کرتے تھے انھیں پراگندہ کر دیتے تھے پھر وہ امام حسینؑ
میں حاضر ہوئے اور عرض کیا:

ابشر ہدیت الرشد یا ابن احمدا
فی جنۃ الفردوس تعلو صعدا [3]

---

[1] مثیر الاحزان ص ۷۲،
[2] ابصار العین ص ۷۹،
[3] تمہیں بشارت ہو کہ ترقی کی راہ کی ہدایت پائی اے احمد کے فرزند اور جنت میں اعلیٰ رتبہ ملے گا،

…معلوم کیا کہ یہ کون ہے؟ بتایا یہ ابو عمرہ حنظلی ہے، پھر ان کے سامنے عامر بن نہشل آیا
…آپ کو شہید کر کے تن سے سر جدا کر دیا [1]

…بن صلب

…مکہ سے کربلا کے درمیان راستہ میں جہنیہ کی منازل میں سے ایک منزل پر امام حسینؑ کی خدمت
…اور پھر ان سے جدا نہ ہوئے یہاں تک کہ کربلا میں شہید ہوئے [2]

…بن عمر

…شیعوں میں سے ایک تھے، حجاج بن بدر کے ساتھ بصرہ سے مکہ آئے اور امام حسینؑ کے اصحاب
…اور روز عاشور آپ کے سامنے جام شہادت نوش کیا زیارت ناحیہ میں آیا ہے: السلام
…النمیری، [3]

…بن معقل

…دلیر و بہادر تھے سخت جنگ کرنے کے بعد شہادت پائی [4]

…بن ابی قرۃ

…نے آل رسولؐ سے دفاع کیا دشمن سے جنگ کی اور دشمن کی فوج کے چھیاسٹ سپاہیوں کو
…شہید ہوئے [5]

…الرحمٰن بن عبداللہ الیزنی

…شہادت کا عظیم درجہ حاصل کرنے کی خاطر میدان میں آئے اور امام حسینؑ کے دیگر انصار کی مدد
…شہید ہوئے وقت جنگ انکا رجزیہ تھا:

…اِبْنُ عَبْدِاللّٰہِ مِن آلِ یَزَنْ
دِینِي عَلَیٰ دِینِ الحُسَیْنِ وَالحَسَنْ

…ضَرْبَ فَتَیً مِنَ الیَمَنْ
أَرْجُو بِذَاكَ الفَوْزَ عِنْدَ المُؤْتَمَنْ (۶)

… [1] ابصار العین ص ۱۱۵، [2] ابصار العین ص ۱۲۵، [3] وسیلۃ الدارین ص ۱۸۴،
… ص ۲۰۸، وسیلۃ الدارین ص ۱۸۰، [6] میں عبداللہ کا بیٹا ہوں میرا تعلق آل یزن سے ہے میرا دین وہی
… تمہیں تلوار کی ضرب میں لگاؤں گا اس طرح جیسے یمن کا جوان لگاتا ہے امید ہے کہ اسی میں خدا کے نزدیک رستگار قرار پاؤں، حیاۃ الامام الحسینؑ ص ۲۳۹

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

(۴۸) یحییٰ المازنی

آپ نے بھی دوسرے ساتھیوں کی طرح رجز پڑھتے ہوئے " جو کہ شجاعت اور موت کا غماز ہے " دشمن پر حملہ کیا اور امام حسینؑ کے سامنے شہادت پائی ۔[1]

(۴۹) منجح

شیخ طوسی نے ان کا ذکر امام حسینؑ کے ان اصحاب میں کیا ہے جو کربلا میں آپؑ کے ساتھ [illegible] زمخشری ربیع الابرار سے منقول ہے کہ حسنیہ امام حسینؑ کی کنیز تھی جسے آپؑ نوفل بن حارث [illegible] اور بعد میں سہم کے ساتھ اس کی شادی کر دی تھی اس سے منجح پیدا ہوئے ، منجح کی والدہ حسنیہ امام [illegible] کے گھر میں خدمت کرتی تھی ، جب امام حسینؑ عراق آئے تو وہ بھی اپنی والدہ کے ساتھ کربلا آ [illegible] کرتے ہوئے شہید ہوئے ۔[2]

(۵۰) سوید بن عمرو

شریف اور بڑے نمازی تھے ، میدان میں غضبناک شیر کی مانند مبارزہ کرتے تھے [illegible] بلاؤں میں ثابت قدم رہتے تھے ، اصحاب حسینؑ میں سے سب کے بعد آپ ہی نے شہادت پائی [illegible] بہت زیادہ زخم کھا کر مقتولین کے درمیان گر پڑے تھے کچھ دیر بعد جب ہوش آیا اور حسینؑ قتل [illegible] آواز سنی اور اپنے اندر کچھ طاقت محسوس کی تو اٹھے اور خنجر سے دشمن پر حملہ کیا کافی دیر تک [illegible] رہے کہ عمرو بن بکار اور یزید بن ورقاء نے شہید کر دیا ۔[3]

اپنے اصحاب سے امام حسینؑ کا خطاب

امام حسین علیہ السلام نے اپنے اصحاب کو مخاطب کر کے فرمایا :

۱۔ حیاۃ الامام الحسینؑ ۳ / ۲۳۷ ، ۲۔ تنقیح المقال ۳ / ۲۴۷ ، ۳۔ ابصار العین ص ۱۰۱ ، تاریخ کامل [illegible] پر عروہ بن بکار اور زید بن ورقاء کی بجائے سوید بن عمرو کے قاتلوں کے نام عروہ بن بطان تغلبی اور زید بن ورقاء الجہنی لکھے ہیں۔

اے عظیم زادو ! استقامت و صبر سے کام لو موت کی مثال ایک پل کی سی ہے جو تمہیں دنیا کے رنج و محن سے نجات دلا کر وسیع و عریض اور نعمتوں والی بہشت میں پہنچا دے گا

اب تم میں سے ایسا کون ہے جو زندان سے چھوٹ کر قصر میں آرام کرنا پسند نہیں کرتا ؟

میرے والد نے رسولؐ سے روایت کی ہے کہ آپؐ نے فرمایا :

دنیا مومن کے لئے قید خانہ اور کافر کیلئے جنت ہے اور موت مومن کو جنت میں پہنچانے کیلئے اور کافر کو جہنم میں پہنچانے کے لئے ایک پل ہے نہ مجھ سے جھوٹ کہا گیا ہے اور نہ میں جھوٹ بولتا ہوں ۔[1]

[illegible] حسینؑ کے اصحاب میدان کی طرف جانے ، مبارزہ کرنے اور آپ کے سامنے شہادت کے لئے [illegible] پر سبقت کرتے تھے ۔[2] انہوں نے سخت جنگ کی یہاں تک کہ نصف روز گذر گیا کوفہ کی فوج [illegible] سپہ سالار حصین بن نمیر نے جب یہ دیکھا کہ امام حسینؑ کے اصحاب ثابت قدم ہیں تو اس [illegible] تیر اندازوں کو حکم دیا کہ اصحاب امام حسینؑ پر تیر بارانی کرو ،

[illegible] بارانی کے نتیجہ میں اصحاب امام حسینؑ سے بعض زخمی ہوئے اور بعض گھوڑے ہلاک ہو گئے [illegible] اصحاب کی تعداد بہت ہی مختصر تھی لہٰذا ان میں سے جو بھی شہید ہوتا تھا اصحاب کے [illegible] خالی نظر آتی تھی لیکن دشمن کی فوج اتنی زیادہ تھی کہ ان میں سے جتنے بھی ہلاک ہوتے [illegible] محسوس نہیں ہوتی تھی ۔[3]

[illegible] حسینؑ نے عمر بن سعد کو مخاطب کر کے فرمایا : جو کچھ تم آج دیکھ رہے ہو ایک روز یہ منظر تم [illegible] گا ،

[illegible] حسینؑ نے آسمان کی طرف ہاتھ بلند کر کے کہا : اے اللہ ! عراق والوں نے ہمیں فریب [illegible] دیا اور میرے بھائی حسنؑ کے ساتھ جو کچھ کیا ہے ... اے اللہ ان کے امور کو پراگندہ کر دے ۔[4]

[illegible] ص ۴۷ ، ۲۔ مثیر الاحزان ص ۱۷ ، ۳۔ ارشاد شیخ مفید ج ۲ ص ۱۰۴ ، ۴۔ طبقات ابن سعد ، ترجمہ امام حسینؑ ص ۷۲ ،

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas
jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

اصحابِ حسینؑ کی جنگ

عمر بن سعد نے جب یہ محسوس کیا کہ اس کی فوج امام حسینؑ اور آپؑ کے اصحاب کا
تو اس نے اپنی فوج کو حکم دیا کہ دائیں بائیں جانب سے خیموں کو غارت کرنا شروع کر دو
اصحاب کا محاصرہ کر سکو، اس جنگی تکنیک کا مقابلہ کرنے کے لیے آپؑ کے اصحاب تین تین
میں تقسیم ہو گئے اور دشمن کے جو سپاہی خیمے ہٹانے میں مشغول تھے ان پر تیر و تلوار سے حملہ کر
گھوڑے ہلاک کر دیئے، اس کے بعد عمر بن سعد نے خیموں میں آگ لگانے کا حکم دیا[1]

امام حسینؑ نے فرمایا: جلانے دو اپنا ہی راستہ بند کر رہے ہیں چنانچہ امام حسینؑ
کی تھی وہ پوری ہوئی[2]

خیام پر حملہ

عمر بن سعد کے حکم کے مطابق شمر کے زیر فرمان فوج خیمے جلانے لگی، شمر امام
نزدیک پہنچ گیا اور نیزہ سے خیمہ کی طرف اشارہ کر کے چلایا: آگ لاؤ تاکہ اس خیمہ کو اس
سمیت جلا دوں[3]

اہل حرم فریاد کناں خیمے سے باہر نکل گئے، امام حسینؑ نے شمر کو مخاطب کر کے
کے بیٹے خدا تجھے جہنم میں جلائے تو آگ مانگ رہا ہے تاکہ میرا خیمہ میرے اہلبیتؑ سمیت

---

[1] اس سے یہ بات سمجھ میں آتی ہے کہ شہادتِ امام حسینؑ سے قبل بھی بعض خیموں میں آگ لگائی تھی۔

[2] تاریخ کامل ابن اثیر ج ۳ ص ۶۹،

[3] خیام حسینیؑ کو جلانے کے منصوبہ سے سقیفہ اور اس کے نتائج ذہن میں گردش کرنے لگتے ہیں گویا شمر نے
ان لوگوں سے لیا تھا جنہوں نے حضرت فاطمہؑ کا گھر جلایا تھا،

مسلم وہاں موجود تھا اس نے شمر سے کہا: میں خدا سے پناہ چاہتا ہوں، خیموں میں آگ لگانا
کیا تم ان معصوم بچوں اور بے کس و ناچار عورتوں کو جلانا چاہتے ہو اور اپنے لئے ابدی عذاب
کرنا چاہتے ہو، خدا کی قسم اگر تم ان کے مردوں کو قتل کرو گے تو بھی امیر تم سے راضی ہو جائیگا
کو قتل کرنے کی ضرورت نہیں ہے،

نے پوچھا تم کون ہو؟

مسلم نے جان کے خوف سے اپنا تعارف نہیں کرایا تاکہ اس کی گزند سے محفوظ رہیں[1]

بن ربعی نے شمر سے کہا: میں تمہیں اتنا سنگدل نہیں سمجھتا تھا اور اس سے بدتر کام انجام
تھا کیا تم عورتوں کو دہشت زدہ کرنا چاہتے ہو یہ سنکر شمر لعنۃ اللہ علیہ واپس چلا گیا[2]

... ابن عبداللہ[3]

... ہمدان سے تھا اثنا راہ میں امام حسینؑ سے ملحق ہوا، جب آپؑ کے انصار شہید ہو چکے
... گئے تو ضحاک آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا: میں آپؑ کے ساتھ تھا چاہتا تھا کہ
... آپ کے اصحاب وفادار درجہ شہادت پر فائز نہ ہوں میں آپ سے دفاع کروں لیکن اب
... سے ہمکنار ہو گئے آپ تنہا رہ گئے ہیں آپ سے دفاع کرنے کی میں اپنے اندر طاقت نہیں
... دیجئے کہ جس راستے سے آیا ہوں اسی سے لوٹ جاؤں،

امام حسینؑ نے اسے اجازت دیدی اور اس نے ثابت قدم رہنے پر فرار کو ترجیح دی راستہ میں
... کے جاسوسوں نے اس کا راستہ روکا اور پہچان کر چھوڑ دیا اور وہ کربلا سے نکل گیا[4]

---

[1] ... ج ۵ ص ۸۳۸،

[2] ... النہایہ ج ۸ ص ۱۹۸،

[3] ... سے محروم رہنے والوں میں سے ہے بعض وقائع اسی سے منقول ہیں،

[4] ... الاشراف ج ۳ ص ۱۹۷،

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

امام حسینؑ کے اصحاب کی شجاعت وشرافت کا اعتراف

اس شخص سے کہا گیا جو فوج کوفہ میں موجود تھا: وائے ہو تجھ پر تو نے فرزند رسول کو ... کیا ہے؟ اس نے کہا: تمہارا منہ ٹوٹ جائے! اگر تم کربلا میں موجود ہوتے اور جو کچھ ہم ... دیکھتے تو تم بھی ایسا کرتے، وہ قبضۂ شمشیر پر ہاتھ رکھتے اور شیروں کی مانند ہمار... اور خود موت پر جا پڑتے تھے، امان قبول نہیں کرتے تھے، دنیا کے مال ومنال کی طرف ... رکھتے تھے ان کے اور موت کے درمیان کوئی بھی فاصلہ قائم نہیں کر سکتا تھا اگر ہم ان ... کرتے تو وہ ہم سب کو قتل کر دیتے ہمارے لئے ان سے جنگ ناگزیر تھی [1]

ابن عمارہ اپنے والد سے نقل کرتا ہے! میں نے امام صادقؑ سے عرض کیا مجھے ... اصحاب اور فداکاری وجاں نثاری پر سبقت کرنے سے آگاہ کیجیے،

امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: ان کی آنکھوں کے سامنے سے پردے اٹھا لئے گئے ... میں اپنی منزلیں دیکھ رہے تھے، اس لئے شہادت کی طرف بڑھ رہے تھے تاکہ جنت میں اپنی ... پہنچ جائیں [2]

اصحاب حسینؑ کے حالات کو اس عرب شاعر نے کس خوبصورتی سے بیان کیا ہے:

جادُوا بِأَنْفُسِهِمْ فِي حُبِّ سَيِّدِهِمْ — وَالجُودُ بِالنَّفْسِ أَقْصَى ...
السَّابِقُونَ إِلَى المَكَارِمِ وَالعُلَى — وَالحَائِزُونَ غَداً جِنَا...
لَوْلَا صَوَارِمُهُمْ وَوَقْعُ نِبَالِهِمْ — لَمْ تَسْمَعِ الآذَانُ صَوْتَ مُ...

[1] شرح نہج البلاغہ ابن ابی الحدید ج ۳ ص ۲۶۳، [2] علل الشرائع ج ۱ ص ۲۲۹،

[3] وہ اپنے امام کی محبت میں جان سے گذر گئے جاں نثاری میں سخاوت کے اعلیٰ درجہ پر فائز ہیں بلندیوں کے حصول میں ... یہی کل آب کوثر سے سیراب ہوں گے اگر کل ان بہادر لوگوں کی تلواریں اور تیر نہ ہوتے تو آج اذان کی آواز سنائی نہ دیتی

... بنی ہاشم

... اصحاب حسینؑ یکے بعد دیگرے آپؑ سے اجازت لیکر داد شجاعت دیکر شہید ہو چکے ... اہلبیتؑ کے علاوہ کوئی آپؑ سے دفاع کرنے والا نہ رہا تو اہلبیتؑ کی نوبت آئی ... ملاحظہ فرمائیں:

...ینؑ

... علی بن الحسینؑ "علی اکبر" نے گیارہ شعبان [1] ۳۳ھ میں ولادت پائی [2]، اپنے جد ... ابی طالبؑ سے حدیث نقل کرتے تھے، ابن ادریس نے "سرائر" میں اس بات کی طرف ... ان کی کنیت ابو الحسن اور لقب اکبر ہے، موثق روایات کے رو سے آپ امام حسینؑ کے ... بیٹے تھے [4] آپ کی والدہ لیلیٰ بنت ابی مرۃ بن عروہ بن مسعود ثقفی ہیں [5]، وجاہت ... میں علی اکبر جیسا کوئی نہ تھا،

... عاشورہ والد سے اذن جنگ طلب کیا، امام نے اجازت دیکر انہیں محبت بھری نگاہ سے ... دیکھا، آنکھوں میں آنسو بھر آئے [6] آسمان کی طرف ہاتھ اٹھا کر کہا: اے اللہ گواہ رہنا ... کیلئے بھیج رہا ہوں جو کہ جمال وکمال اور اخلاق وعادات میں سب سے زیادہ تیرے ... جب ہم تیرے رسولؐ کی زیارت کے مشتاق ہوتے تھے تو اس جوان کو دیکھ لیتے تھے ... قوم کو زمین کی برکتوں سے محروم کر دے، انہیں پراکندہ کر دے ان میں جدائی ڈال دے

... ص ۱۰۶، [4] علی اکبر مقرم ص ۱۲،
[5] ابصار العین ص ۲۱،
... ص ۱۰۶، تاریخ کامل ابن اثیر ج ۴، [6] نفس المہموم ص ۳۰۷،

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اور ان کے امیروں کو ان سے راضی نہ کر کہ انہوں نے ہمیں دعوت دی کہ ہماری مدد کریں گے اور
اوپر تلوار کھینچ رہے ہیں اور ہمارے قتل میں کوئی مضائقہ نہیں سمجھتے ہیں،

اسکے بعد امام حسین ؑ نے عمر بن سعد کو مخاطب کر کے کہا: خدا تیری نسل کو قطع کر
کسی کام میں برکت نہ دے اور میرے بعد تجھ پر ایسے شخص کو مسلط کرے جو تیرے بستر
جدا کر دے اور تیرے رحم کے سلسلے کو قطع کرے کہ تو نے میری رسول ؐ سے قرابت کا لحاظ نہیں کیا
سے اس آیت کی تلاوت کی:

﴿إِنَّ اللهَ اصْطَفَىٰ آدَمَ وَنُوحاً وَآلَ إِبْرَاهِيمَ وَآلَ عِمْرَانَ عَلَى الْعَالَمِينَ
ذُرِّيَّةً بَعْضُهَا مِنْ بَعْضٍ وَاللهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ﴾ [1]

اس وقت علی اکبر ؑ نے غیظ میں آ کر فوج کوفہ پر حملہ کیا [2] اور یہ رجز پڑھا۔

أَنَا عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ	نَحْنُ وَبَيْتُ اللهِ أَوْلَىٰ
أَطْعَنُكُمْ بِالرُّمْحِ حَتَّىٰ يَنْثَنِي	أَضْرِبُكُمْ بِالسَّيْفِ أَحْمِي
ضَرْبَ غُلَامٍ هَاشِمِيٍّ عَلَوِيٍّ	وَاللهِ لَا يَحْكُمُ فِينَا ابْنُ

متعدد بار دشمن کی فوج پر حملہ کئے بہت سے کوفیوں کو قتل کیا یہاں تک کہ دشمن
کی کثرت دیکھ کر غصہ میں آپے سے باہر ہو گیا،

روایت ہے کہ علی اکبر ؑ نے تشنہ لب ہونے کے باوجود ایک سو بیس دشمنوں کو قتل کیا
سے زخم کھا کر والد کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: بابا! پیاس مجھے مارے ڈال رہی

[1] سورہ آل عمران آیت ۳۳ و ۳۴،

[2] میں علی حسین ؑ بن علی ؑ کا بیٹا ہوں، خدا کی قسم سب سے زیادہ رسول ؐ سے نزدیک ہم ہیں۔ میں
لگاتار رہوں گا یہاں تک کہ وہ خم ہو جائے اپنے والد سے دفاع کروں گا اور تلوار سے تمہیں ضرب لگاؤں گا
ہاشمی کی شایان شان ہے، خدا کی قسم ابن زیاد ہم پر حکومت نہیں کر سکتا،

[3] مناقب میں آیا ہے کہ ستر آدمیوں کو قتل کئے،

...ہوں گیا ایک گھونٹ پانی مل سکتا ہے کہ دشمن سے جنگ جاری رکھنے کی طاقت پیدا کر

...سنکر امام حسین ؑ رو دیئے اور فرمایا: واغوثاہ! بیٹے تھوڑی دیر اور جنگ کرو کہ عنقریب
...کی زیارت کرو گے وہ تمہیں سیراب کریں گے اس کے بعد کبھی تشنگی محسوس نہیں کرو گے
...مورخین نے لکھا ہے کہ امام حسین ؑ نے ان سے فرمایا: بیٹا اپنی زبان میرے منہ میں دے دو
...دی اور فرمایا کہ اسے منہ میں رکھ لو اور دشمنوں کی طرف لوٹ جاؤ امید ہے کہ دن ختم ہونے
...تمہیں سیراب کریں گے کہ اس کے بعد کبھی تشنگی محسوس نہیں کرو گے پس علی اکبر ؑ میدان میں
...اور یہ رجز پڑھا:

اَلْحَرْبُ قَدْ بَانَتْ لَهَا الْحَقَائِقُ	وَظَهَرَتْ مِنْ بَعْدِهَا مَصَادِقُ
وَاللهِ رَبِّ الْعَرْشِ لَا نُفَارِقُ	جُمُوعَكُمْ أَوْ تُغْمَدَ الْبَوَارِقُ [1]

...اسی طرح جنگ کرتے رہے اور یہاں تک دو سو دشمنوں کو ہلاک کر دیا [2] عمر بن سعد کے لشکر میں
...کرنے کی جرأت نہیں تھی، لیکن مرہ بن منقذ عبدی نے کہا: اگر یہ جوان میرے پاس سے
...اس کے باپ کو اس کے غم میں نہ رلایا تو سارے عرب کے گناہوں کا بار میری گردن پر ہے
...علی اکبر ؑ پر حملہ کیا تو آپ ؑ اس شقی کے قریب سے گذرے تو اس نے نیزہ مار کر آپ ؑ کو
...گرا دیا اور دوسرے ظالموں نے آپ کا بدن پارہ پارہ کر دیا [3]

...بعض مورخین نے نقل کیا ہے کہ مرہ بن منقذ نے پہلے آپ کی پشت پر نیزہ مارا اور پھر فرق پر
...لگائی جس سے سر شگافتہ ہو گیا آپ نے گھوڑے کی گردن میں باہیں ڈال دیں لیکن چونکہ گھوڑے
...خون بھر گیا تھا وہ آپ کو دشمنوں کے درمیان لے گیا ہر طرف سے دشمن آپ پر ٹوٹ پڑے

[1] ... ص ۱۵۱،

...جوہر کو آشکار کرتی ہے اور دعوے کا صحیح ہونا جنگ کے بعد معلوم ہوتا ہے، عرش کے رب کی قسم میں تمہیں نہیں
...مگر یہ کہ تم اپنی تلوار نیام میں رکھ لو گے،   [3] نفس المہموم ص ۳۰۸،

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اس وقت آپ نے آواز دی "السلام علیک یا ابتاہ" بابا: یہ میرے جد رسول خدا ہیں [illegible] رہے ہیں اور آج کی شب آپؑ کے منتظر ہیں [1] آپ کو سلام کہتے ہیں اور فرماتے ہیں ہمارے پا[illegible]
اس کے بعد روح پرواز کر گئی [2]

امام حسینؑ ان کے سرہانے آئے منہ پہ منہ رکھ دیا اور کہا: خدا غارت کرے ان لوگوں [illegible] قتل کیا، گستاخی میں حد سے گزر گئے اور حرمت رسولؐ کا خیال نہ کیا، تمہارے بعد اس دنیا پر خاک [illegible]
اس وقت آپؑ اس طرح چیخ کر روئے کہ اس وقت تک کسی نے آپ کو اس طرح [illegible] نہیں دیکھا تھا [3]

پھر علی اکبرؑ کا سر زانو پہ رکھا اور دانتوں سے خون صاف کیا چہرہ کو بوسہ دیا اور فرما[illegible] سے تم نے بھی نجات پائی اور حق کی ابدی رحمت کی طرف چلے گئے تمہارے بعد باپ تنہا ہے لیکن [illegible] ملحق ہو جاؤں گا [4]

اسی وقت زینب کبریٰؑ خیمے سے فریاد کناں نکلیں! یا اخاہ و بن اخاہ: اور [illegible] پر گرا دیا، امام حسینؑ نے انھیں علی اکبرؑ کی لاش سے اٹھایا اور واپس خیمہ میں لے گئے اور جوانوں [illegible] سے علی اکبرؑ کی لاش اٹھالو، انہوں نے لاش کو اس خیمے کے سامنے رکھ دیا جس کے مقابل جنگ [illegible]

امام حسینؑ غم زدہ خیمہ میں لوٹ آئے، سکینہ آئیں اور آپ سے بھائی کی خبر معلوم کی [illegible] کو بھائی کی شہادت کی خبر دی، سکینہ نالہ کناں خیمہ سے باہر نکلنا چاہتی ہیں آپ نے فرمایا: [illegible] خیمہ سے باہر نہ نکلو،

سکینہ نے عرض کیا بابا: وہ کیسے صبر کرے کہ جسکا جوان بھائی مر گیا ہو [5]

---

[1] ابصار العین ص ۲۳، [2] مقاتل الطالبین ص ۱۱۶، [3] الملہوف ص ۴۸، [4] [illegible]
[5] ذریعۃ النجاۃ ص ۱۲۸، [6] ارشاد شیخ مفید ج ۲ ص ۱۰۷،
[7] الدمعۃ الساکبۃ ج ۴ ص ۳۴۳، معتبر کتابوں میں یہ نہیں ملتا کہ علی اکبرؑ کی والدہ کربلا میں موجود تھیں یا اس وقت تک زندہ [illegible]
مجھے مصادر میں یہ نہیں ملا کہ علی اکبرؑ کی والدہ کربلا میں موجود تھیں لیکن بعض لوگوں نے کہا ہے کہ واقعہ کربلا میں موجود تھیں۔ [illegible]

[illegible] ابن ابی طالبؑ

[illegible] مسلم بن عقیلؑ

[illegible] علیؑ کے فرزند تھے، علی اکبرؑ کے بعد میدان میں آئے [1] اور اس طرح رجز پڑھا:

[illegible] مُسْلِماً وَهوَ اَبِي ‏ وَفِتْيَةٌ بادُوا عَلىٰ دِينِ النَّبِيِّ
[illegible] عُرِفُوا بِالكَذِبِ ‏ لٰكِنْ خِيارٌ وَكِرامُ النَّسَبِ [2]

[illegible] لکھا ہے کہ آپ نے مسلسل تین حملے کر کے فوج کوفہ کے اٹھانوے سپاہیوں کو فی النار [illegible] وبن صبیح پر جھپٹے تو اس نے آپ کی طرف تیر چلایا آپ نے جب یہ محسوس کیا کہ اس [illegible] نشانہ لیا ہے تو آپ نے پیشانی کو بچانے کے لئے پیشانی پر ہاتھ رکھ لیا لیکن تیر ہاتھ کو چھید [illegible] آپ نے ہاتھ جدا کرنا چاہا مگر جدا نہ کر سکے اسی وقت عمرو بن صبیح نے آپ کے دل پر [illegible] کر دیا [3]

[illegible] مسلم بن عقیل

[illegible] مسلم بن عقیل کی شہادت کے بعد بنی ہاشم اور آل ابوطالب نے فوج کوفہ پر متفق ہو کر [illegible] نے فرمایا: میرے چچا کے بیٹو! صبر و استقامت سے کام لو اور اے میرے اہلبیتؑ

[illegible] ص ۵۰، [2] آج میں اپنے والد مسلم سے ملاقات کروں گا اور جو لوگ رسول اللہ کے دین پر ہیں وہ ان لوگوں کی مانند [illegible] میں مشہور نہیں بلکہ وہ نیک اور شریف النسب ہیں، [3] وسیلۃ الدارین ص ۲۳۳،
[illegible] ص ۱۰۷، لکھا ہے کہ مختار نے کسی کو زید بن رقاد کے پاس بھیجا وہ کہتا تھا کہ میں نے اس جوان کو تیر مارا جس نے اپنی پیشانی [illegible] کا نام عبد اللہ بن مسلم تھا جب میں نے اسکے ہاتھ کو پیشانی میں سل دیا تو اس نے کہا: اے اللہ انہوں نے ہماری قدر نہ کی انہیں اسی طرح [illegible] انہیں قتل کیا ہے میں نے دوسرا تیر مارا پھر اس کے نزدیک جا کر دیکھا تو وہ مر چکا تھا میں نے چاہا کہ تیر اس کی پیشانی سے [illegible] توڑ لیا لیکن اس کی نوک وہیں ٹوٹ گئی، مختار کے کارندوں نے اس سنگین جرم کی پاداش میں اس پر تیر اور سنگباراں [illegible]

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

صبر کرو کہ آج کے بعد ہرگز کوئی سختی و مصیبت نہ دیکھو گے ۱؎

اس حملہ میں محمد بن مسلم زمین پر گر پڑے اور انھیں مرہم ازدی ولقیط بن ایاس جہنی

③ جعفر بن عقیل

ان کی والدہ حوصا بنت عمرو بن عامر ہیں وہ میدان میں آئے اور شمشیر زنی کرتے ہو

أَنَا الغُلامُ الأَبْطَحِيُّ الطَّالِبِيّ مِنْ مَعْشَرٍ فِي هاشِمٍ وَغالِب

فَنَحْنُ حَقّاً سادَةُ الذَّوائِبِ فِينا حُسَيْنٌ أَطْيَبُ الأَطايِب

فوج کوفہ کے ایک سو پچاس سپاہیوں کو قتل کیا آخر کار آپ کو بھی بشر بن خوط

④ عبد الرحمن بن عقیل

آپ میدان میں آئے رجز خوانی کی اور دشمن کے ۱۷ سواروں کو فنا کر دیا۔ عثمان بن

آپ کو شہید کیا ۵؎

⑤ عبد اللہ بن عقیل

انھیں عبد اللہ اکبر کہتے تھے، میدان میں آئے، جنگ کی اور عثمان بن خالد اور

ایک آدمی کے ہاتھ سے شہادت پائی ۶؎،

کی اور جب زمین پر گر گیا تو اسے زندہ جلا دیا، کامل ابن اثیر ج ۴ ص ۴۴۳، اس عبارت کی رو سے زید بن

اور یہ بھی ممکن ہے کہ اس نے کسی دوسرے کو اس طرح شہید کیا ہو،

۱؎ ابصار العین ص ۵۰، ۲؎ بحار الانوار ج ۴۵ ص ۳۶،

۳؎ ابصار العین ص ۵۰،

۴؎ میں خاندان ہاشم و غالب سے ابطحی و طالبی غلام (لڑکا) ہوں بیشک ہم عظیم اور سادات

درمیان پاکیزہ الوں کے پاکیزہ ہیں،

۵؎ ابصار العین ص ۵۱، ۶؎ بعض لوگوں نے کہا ہے کہ ان کو پہلے عبد اللہ بن عروۃ خثعمی نے تیر مارا پھر

جبکہ ان کی ماں در خیمہ پر کھڑی دیکھ رہی تھی، زیارت ناحیہ میں آیا ہے، السلام علی جعفر بن عقیل بن ابی طالب

محمد بن ابی سعید بن عقیل

جب امام حسین کو شہید کر دیا گیا تو اس وقت ایک جوان حیران و پریشان خیمہ سے باہر آیا جو

دائیں بائیں دیکھ رہا تھا ایک سوار نے اسے ایک ضربت لگائی میں نے اس کا نام و نشان معلوم

کیا تو محمد بن ابی سعید بن عقیل ہیں اس سوار کا نام معلوم کیا تو بتایا کہ یہ لقیط بن ایاس جہنی ہے،

ابن ثبیت کہتا ہے میں حسین کی شہادت کے وقت کربلا میں موجود تھا ہم دس آدمی سوار تھے

اور میدان میں گھوڑے دوڑاتے پھر رہے تھے، ناگہاں حسین کے اہلبیت میں سے ایک نوجوان

اس کے دائیں ہاتھ میں ایک لکڑی اور ایک پیراھن تھا دائیں بائیں دیکھ رہا تھا اس وقت

کے قریب آیا اور تلوار سے اس کا بدن ٹکڑے ٹکڑے کر دیا،

کا ناقل ہشام کلبی کہتا ہے: اس نوجوان کا قاتل خود ہانی بن ثبیت تھا لیکن خوف سے

جعفر بن ابی طالب

عون بن عبد اللہ بن جعفر

آپ کی والدہ بنی ہاشم زینب بنت علی بن ابی طالب کے بیٹے ہیں ۱؎

عبد اللہ بن جعفر نے اپنے دو بیٹوں "عون و محمد" کو امام حسین کے پاس بھیجا یہ دونوں وادی عقیق

میں جا ملے، عون بن عبد اللہ روز عاشورہ میدان میں آئے اور یہ رجز پڑھا:

ص ۵۱،

ص ۹۱،

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اِنْ تُنْكِرُونِي فَاَنَا اَبْنُ جَعْفَر   شَهِيدُ صِدْقٍ فِي الْجِنَانِ اَزْهَر [illegible]
يَطِيرُ فِيهَا بِجَنَاحٍ اَخْضَر   كَفَىٰ بِهٰذَا شَرَفاً فِي الْمَحْشَر [illegible]

اور دشمن کے تین سوار اور اٹھارہ پیادہ سپاہیوں کو تہہ تیغ کیا، عبداللہ بن قطنہ [illegible] اور تلوار سے شہید کر دیا۔[2]

② محمد بن عبداللہ بن جعفر

خوصاء بنت حفصہ کے بیٹے ہیں، بعض نے کہا ہے کہ وہ اپنے بھائی عون سے پہلے میدان [illegible] رجز پڑھا:

اَشْكُو اِلَى اللّٰهِ مِنَ الْعُدْوَانِ   فِعالَ قَوْمٍ فِي الرَّدىٰ عُميانِ [illegible]
قَدْ بَدَّلُوا مَعالِمَ الْقُرْآنِ   وَمُحْكَمَ التَّنْزِيلِ وَالتِّبْيانِ [illegible]

اور اس گروہ کے دس آدمیوں کو قتل کیا پھر دشمن ان پر حملہ آور ہوئے مختصر یہ کہ عامر [illegible] نے انھیں شہید کر دیا۔[4]

③ عبیداللہ بن عبداللہ بن جعفر

یہ بھی خوصاء بنت حفصہ کے بیٹے تھے امام حسینؑ کی مدد کیلئے آئے اور شہادت [illegible] کہتے ہیں کہ انہیں بشر بن حویطر قانصی نے شہید کیا تھا۔[6]

---

1. اگر تم مجھے نہیں پہچانتے تو جان لو کہ میں جعفر طیار کا بیٹا ہوں جو کہ شہید صدق بہشت میں ہیں، سبز رنگ [illegible] میں پرواز کرتے ہیں اور قیامت کے دن اتنا شرف کافی ہے۔
2. ابصار العین ص ۳۹،
3. میں اس گروہ کی ظلم و زیادتی کی خدا سے شکایت کروں گا جو کہ پستی میں اندھوں کی مانند ہے انہوں نے قرآن کے [illegible] اور قرآن کے محکمات میں رد و بدل کی ہے۔ وسیلۃ الدارین ص ۲۴۴،
4. ابصار العین ص ۴۰، 5. مقاتل الطالبین ص ۹۲، 6. مناقب ابن شہر آشوب ج ۴ ص [illegible]

[illegible] محمد بن جعفر بن ابی طالب

[illegible] اپنے ابن عم امام حسینؑ کے ساتھ رہتے تھے کبھی ان سے جدا نہیں ہوتے تھے امام حسینؑ نے ان [illegible] سے، جو کہ عبداللہ بن جعفر اور زینب کبریٰ سے تھیں، شادی کر دی تھی،
[illegible] بیوی کے ساتھ کربلا آئے اور عون ابن عبداللہ بن جعفر کے بعد میدان میں گئے بہت سے دشمنوں [illegible] لکھا ہے کہ انہوں نے اسّی سوار اور بارہ پیادہ سپاہیوں کو قتل کیا خود بھی زخموں سے چور ہو [illegible] چاروں طرف سے ان پر حملہ کر کے شہید کر دیا۔[1]

[illegible] کے بیٹے

[illegible] قاسم ابن الحسن

[illegible] والدہ کا نام رملہ ہے،[2] قاسم نوجوان تھے، شاید حد بلوغ تک نہیں پہنچے تھے جب میدان [illegible] امام حسینؑ سے اجازت لینے گئے تو آپؑ انھیں سینہ سے لگایا اور دونوں اتنا روئے کہ بے ہوش [illegible] امام حسینؑ سے جنگ کی اجازت طلب کی آپ نے اجازت نہ دی لیکن قاسمؑ نے کسی طرح [illegible] حاصل کی اور میدان میں آئے، رخسار پر آنسو بہہ رہے تھے اور یہ رجز پڑھ رہے تھے:

اِنْ تُنْكِرُونِي فَاَنَا اَبْنُ الْحَسَن   سِبْطِ النَّبِيِّ الْمُصْطَفَى الْمُؤْتَمَن
هٰذا حُسَيْنٌ كَالْاَسِيرِ الْمُرْتَهَن   بَيْنَ اُناسٍ لا سُقُوا صَوْبَ الْمُزْن[3]

[illegible] قاسم حسن میں چاند کی مانند تھے بچپنے ہی میں شدید جنگ کر کے ۳۵ دشمنوں کو قتل

[illegible] بر صغیر میں جناب قاسم کی والدہ کا نام ام فروہ مشہور ہے، 3. اگر تم مجھے نہیں جانتے تو جان لو کہ میں [illegible] برگزیدہ اور امین نبی کے فرزند میں، یہ حسینؑ اس گروہ کے درمیان اسیر کی مانند ہیں خدا اس گروہ کو سیراب نہ کرے۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کیا، حمید بن مسلم کہتا ہے: میں کوفی فوج کے درمیان میں کھڑا اس جوان کو دیکھ رہا تھا۔ [illegible]
پہنے تھا کہ اچانک ایک نعلین کا تسمہ ٹوٹ گیا مجھے یاد ہے کہ اسکے بائیں پیر کی نعلین تھی، [illegible]
مجھ سے کہا: کہ میں اس پر حملہ کروں گا۔

میں نے کہا: سبحان اللہ! تمہارا کیا ارادہ ہے؟ خدا کی قسم اگر وہ مجھے قتل بھی کر [illegible]
درازی نہیں کروں گا جس گروہ نے اسے گھیر رکھا ہے وہی کافی ہے، اس نے کہا: میں اس پر حملہ کر [illegible]

اس نے قاسمؑ پر حملہ کر کے سر پر ایک ضربت لگائی جس سے وہ منھ کے بل زمین پر گر [illegible]
یا عمّاہ! امام حسینؑ فوجوں کی صفوں کو چیرتے ہوئے قاسمؑ کے سرہانے پہنچے اور قاسمؑ کے قا[illegible]
ہاتھ پر وار روکا جس سے اس کا ہاتھ کہنی سے کٹ گیا اس نے کہا: میری مدد کرو فوج کو [illegible]
دوڑی دونوں کے درمیان شدید جنگ ہونے لگی جس سے قاسمؑ کی لاش گھوڑوں کی سموں [illegible]
میدان کی فضا گرد و غبار سے پر ہوگئی جب گرد بیٹھ گئی تو میں نے امام حسینؑ کو دیکھا کہ قاسمؑ [illegible]
ہیں اور قاسمؑ ایڑیاں رگڑ رہے ہیں،

امام حسینؑ نے فرمایا: یہ بات تمہارے چچا کے لئے کتنی تکلیف دہ ہے کہ تم انہیں [illegible]
وہ کچھ نہ کر سکیں اور اگر کچھ کر سکیں تو اس کا تمہیں کوئی فائدہ نہ ہو اس قوم کے شامل حال [illegible]
جس نے تمہیں قتل کیا ہے [1]

اس کے بعد امام حسینؑ قاسمؑ کی لاش کو میدان سے لیکر چلے حمید بن مسلم کہتا ہے میں [illegible]
کے پاؤں زمین پر خط دیتے جا رہے تھے، میں نے اپنے دل میں سوچا کہ یہ لاش کہاں لے جا [illegible]
دیکھا کہ آپؑ نے قاسمؑ کی لاش اپنے بیٹے علی اکبرؑ اور دیگر شہیدوں کی لاش کے برابر میں [illegible]

کفایۃ الطالب میں بیان ہوا ہے کہ جب حضرت قاسمؑ گھوڑے سے زمین پر گر [illegible]
حسینؑ قاسمؑ کی لاش لائے تو اس وقت ماں کھڑی ہوئی یہ منظر دیکھ رہی تھی اور امام حسین [illegible]

---

[1] بحار الانوار ج ۴۵ ص ۳۴، [2] نفس المہموم ص ۳۴۳،

[illegible] عَنْ اَوْطَانِهِمْ وَدِيَارِهِم — تَنُوحُ عَلَيْهِمْ فِي البَرَارِي وُحُوشُها
[illegible] وَلاَ تَبْكِي العُيُونُ لِمَعْشَرٍ — سُيُوفُ الأَعادِي فِي البَرارِي تَنُوشُها
[illegible] تَوارىٰ نُورُها فَتَغَيَّرَتْ — مَحاسِنُها تُرْبُ الفَلاةِ تُعُوشُها[1]

[illegible] بن الحسنؑ

[illegible] حضرت قاسمؑ کے حقیقی بھائی تھے یعنی ایک باپ اور ایک ہی ماں سے تھے، امام محمد باقرؑ
[illegible] انہیں عقبۃ الغنوی نے شہید کیا ہے [2]

[illegible] اللہ بن الحسنؑ

[illegible] کوفہ نے امام حسینؑ کو چاروں طرف سے گھیر رکھا تھا، عبداللہ بن الحسنؑ جو کہ ابھی بالغ بھی
[illegible] جلد از جلد امام حسینؑ کے پاس پہنچنا چاہتے تھے، زینب کبریٰؑ انھیں جانے نہیں دینا
[illegible] وہ نہ مانے اور کہا: خدا کی قسم میں اپنے چچا سے ہرگز جدا نہ ہوں گا اسی اثنا میں بحر بن کعب
[illegible] مطابق حرملہ بن کاہل" نے تلوار سے امام حسینؑ پر حملہ کیا، عبداللہ نے اس سے کہا: اے
[illegible] بیٹے تو میرے چچا کو شہید کرنا چاہتا ہے؟ اس "شقی" نے تلوار سے عبداللہ پر حملہ
[illegible] ہاتھ کٹ گئے اور کھال میں الجھ کر رہ گئے بچہ نے آواز بلند کی اے اماں!
[illegible] حسینؑ نے بچے کو آغوش میں لیا اور فرمایا: بھتیجہ! اس مصیبت پر صبر کرو اور خدا سے اجر
[illegible] تاکہ وہ تمہیں نیکوکار آباء و اجداد سے ملحق کر دے اسی وقت حرملہ بن کاہل نے ایک تیر

[illegible] اور وطن سے دور ہیں، بیابان میں وحشی جانوروں پر نوحہ کرتے ہیں، ان پر آنکھیں کیوں نہ روئیں کہ جن پر
[illegible] رہی ہے جن مہتابوں کا نور ختم ہوگیا اور ان کے خوبصورت بدن بیابان میں دگرگوں ہوگئے ہیں،
[illegible] ص ۲۵۲، [2] ابو الفرج نے تحریر کیا ہے کہ وہ قاسمؑ سے پہلے شہید ہوئے ہیں لیکن
[illegible] مفید نے ان کی شہادت قاسمؑ کے بعد لکھی ہے، نفس المہموم ص ۳۴۵،

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

مارا اور بچہ چچا کے آغوش میں شہید ہو گیا ۔[۱]

۴ حسن بن الحسن ؑ

امام حسن ؑ کے بیٹوں میں سے ایک حسن مثنیٰ ہیں، وہ روز عاشورہ میدان میں آئے دلیر [illegible] کرتے کرتے زمین پر گرے، جب فوج کوفہ شہیدوں کے سر قلم کرنے آئی تو دیکھا کہ وہ ابھی زندہ [illegible] ننہالی رشتہ دار اسماء بن خارجہ انھیں اپنے ساتھ کوفے گیا، علاج کرایا، زخم بھر جانے کے بعد وہ [illegible]

امیر المومنین ؑ کے بیٹے

۱ عبداللہ بن علی ؑ

ان کی والدہ فاطمہ ام البنین ہیں، حضرت علی ؑ کی شہادت کے وقت ان کی عمر [illegible] امام حسین ؑ کے اصحاب اور اہلبیت میں سے بھی کچھ لوگ شہید ہو چکے تو حضرت عباس ؑ [illegible] بھائیوں کو جو کہ ایک ماں سے تھے، بلایا اور کہا: میدان میں جاؤ،

سب سے پہلے عبداللہ بن علی ؑ جو کہ عثمان و جعفر سے بڑے تھے اٹھے، [illegible] کہا: بھائی میدان میں جاؤ تا کہ میں تمہیں راہ خدا میں شہید دیکھوں چنانچہ وہ میدان میں آ [illegible] تلوار کے جوہر دکھائے جنگ کی، ہانی بن ثبیت نے آپ کے سر پر تلوار سے ضربت لگا [illegible]

۲ عثمان بن علی ؑ

عبداللہ بن علی ؑ کے بعد یہ میدان میں آئے [۱] اس وقت ان کی عمر اکیس سال تھی [illegible]

---

[۱] اللہوف ص ۵۱،

[۲] حیاۃ الامام الحسین ؑ ج ۳ ص ۲۵۶، [۳] ابصار العین ص ۳۴، [۴] صاحب ابصار [illegible]

[۵] بیان کی ہے اور یہی صحیح معلوم ہوتی ہے کیونکہ ان کے بھائی جعفر ان سے چھوٹے تھے وہ اکیس سال کے تھے،

[illegible] اَنا عُثمانُ ذُو مَفاخِرِ — شَیْخِي عَلِيٌّ ذُو الفِعالِ الطّاهِرِ

[illegible] النَّبِيِّ ذِي الرَّشادِ السّائِرِ — مابَیْنَ كُلِّ غائِبٍ وَحاضِرِ [۱]

[illegible] یزید نے ایک تیر مار کر انھیں شہید کر دیا، بعض نے لکھا ہے کہ اس تیر کے لگنے سے آپ [illegible] ابان میں سے ایک شخص نے حملہ کر کے شہید کر دیا اور تن سے سر جدا کر دیا [۲]

[illegible] بن علی ؑ

[illegible] علی ؑ کی شہادت کے وقت ان کی عمر دو سال تھی، اپنے بھائی امام حسن ؑ کے ساتھ بارہ [illegible] حسین ؑ کے ساتھ اکیس سال زندگی گذاری، روایت ہے کہ امیر المومنین ؑ نے اپنے بھائی کی محبت [illegible] رکھا تھا یہ بھی میدان میں گئے [۱] اور یہ رجز پڑھا

[illegible] اَنا جَعْفَرُ ذُو المَعالِي — اِبْنُ عَلِيِّ الخَیْرِ ذُو النَّوالِ

[illegible] الوَصِيُّ ذُو السَّنا وَالوالِي — حَسْبِي بِعَمِّي جَعْفَرٍ وَالخالِ

أَحْمِي حُسَیْناً ذِي النَّدَى المِفْضالِ [۳]

[illegible] یہاں تک کہ خولی بن یزید نے ان پر حملہ کر کے شہید کر دیا بعض نے ان کے قاتل کا نام [illegible] لکھا ہے [۴]

[illegible] عثمان ہوں میرے شیخ " والد " پاک کردار والے علی ہیں جو کہ ہر غائب و حاضر کے درمیان ہدایت کرنے [illegible]

[illegible] حضرت علی ؑ سے روایت کی گئی ہے کہ آپ ؑ نے فرمایا: میں نے اس بچہ کا نام اپنے بھائی عثمان بن مظعون [illegible]

[illegible] ہوں، میں نیک منش اور صاحب کرم علی ؑ کا بیٹا ہوں، جو کہ رسول ؐ کے وصی، بلند مرتبہ اور والی ہیں میرے لئے [illegible] میں فضل و کرم والے حسین ؑ کی حمایت کرتا ہوں، مناقب ابن شہر آشوب ج ۴ ص ۱۰۷،

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

④ ابوبکر بن علیؑ

مورخین نے ان کا نام نہیں لکھا ہے بلکہ ابوبکر ان کی کنیت ہے ان کی والدہ
خالد ہیں وہ بھی میدان میں آئے رجز پڑھا جنگ کی اور قبیلۂ ہمدان کے ایک شخص کے ہاتھ

⑤ محمد بن علیؑ

یہ محمد اصغر ہیں، حضرت علیؑ کے ایک اور بیٹے کا نام محمد تھا جو ان سے بڑے
محمد اصغر کہتے ہیں ان کی والدہ ام ولد ہیں انھیں قبیلہ ابان کے ایک شخص نے شہید کیا[2] بعض
کی والدہ اسماء بنت عمیس ہیں[3]

⑥ عباس الاصغر[4]

قاسم بن اصبغ مجاشعی سے منقول ہے کہ اس نے کہا: جب شہیدوں کے سر کوفہ
ایک سوار کو دیکھا کہ اس نے اپنے گھوڑے کی گردن میں ایک جوان کا سر لٹکا رکھا ہے اس
نہیں بھیگی تھیں اور چہرہ چودھویں کے چاند کی مانند چمک رہا تھا، جب گھوڑا نیچے
سر زمین سے ٹکراتا تھا، میں نے اس شخص سے پوچھا: یہ کس مظلوم کا سر ہے جو تو نے
گردن میں لٹکا رکھا ہے،

اس نے کہا: عباس بن علیؑ کا سر ہے

میں نے کہا تم کون ہو؟

اس نے کہا: حرملہ بن کاہل اسدی،

قاسم کہتے ہیں: چند روز کے بعد میں نے حرملہ کو دیکھا تو اس کا منھ کالا ہو چکا

---

1. ابصار العین ص ۲۵، 2. مقاتل الطالبین ص ۸۵، 3. تاریخ طبری ج ۶ ص ۸۹،

4. بعض لوگوں نے یہ احتمال دیا ہے کہ کربلا میں حضرت علیؑ کے دو بیٹے عباس نام کے شہید ہوئے ہیں ایک
عاشور شہید ہوئے ان کی والدہ صہباء ثعلبیہ ہیں دوسرے عباس اکبر ہیں، آپ نے اپنے دوسرے تینوں بھائیوں کے ساتھ
مقرم نے عباس الاصغر کو اولاد علیؑ میں ذکر کیا ہے یہ اور عمر اطرف ایک ماں سے تھے جن کا نام صہبا تھا یہ بھی منقول

عباس ابن علیؑ

آپ نے ۲۶ھ میں ولادت پائی آپ کی والدہ ام البنین فاطمہ بنت حزام ہیں، حضرت علیؑ نے
عرب کے اخبار و انساب کے عالم و ماہر عقیل سے کہا: میرے لئے ایسی عورت تلاش کیجئے جس سے
ہوں، عقیل نے فاطمہ بنت حزام کا نام بتایا اور کہا: میری نظر میں ان کے آباء سے زیادہ عرب
نہیں ہیں، حضرت علیؑ نے ان سے نکاح کرلیا، ام البنین سے پہلے بیٹے عباسؑ پیدا ہوئے
صورت ہونے کی وجہ سے قمر بنی ہاشم کہتے تھے آپ کی کنیت ابوالفضل ہے، حضرت عباسؑ کے
تین بیٹے عبداللہ، عثمان اور جعفر پیدا ہوئے، حضرت عباسؑ نے چودہ سال اپنے والد امیرالمومنینؑ
باقی زندگی اپنے دو بھائیوں کے ساتھ گذاری، شہادت کے وقت آپ کی عمر چونتیس سال تھی،
نظیر تھے، گھوڑے پر سوار ہوتے تو پاؤں زمین تک پہنچ جاتے تھے،

امام صادقؑ سے منقول ہے کہ آپ نے فرمایا: ہمارے چچا عباسؑ بن علیؑ صاحب بصیرت اور راسخ
امام حسینؑ کی رکاب میں جہاد کرتے ہوئے شہادت پائی[1]

منقول ہے کہ ایک روز علی بن الحسینؑ نے حضرت عباسؑ کے بیٹے عبیداللہ کو دیکھا اور رونے لگے
رسولؐ پر جنگ احد کے دن سے زیادہ سخت کوئی دن نہیں گزرا اس دن حضرت حمزہ بن عبد
ہوئے، اس کے بعد رسولؐ کیلئے وہ دن سخت تھا جب جنگ موتہ میں جعفر بن ابی طالب
کوئی دن حسینؑ کے دن "عاشورہ" جیسا نہیں ہے، آپ کو ان تیس ہزار سپاہیوں نے
خود اس امت سے سمجھتے تھے، اور قتل حسینؑ کے ذریعہ خدا کا تقرب چاہتے تھے حسینؑ
لیکن ان پر کوئی اثر نہ ہوا اور دردناک طریقہ سے آپ کو شہید کر دیا،

وہیں شہید ہوئے، العباسؑ مقرم ص ۵۲، وسیلۃ الدارین ص ۲۶۲،

ص ۱۹۱،

ص ۲۵،

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اس کے بعد امام زین العابدین ؑ نے فرمایا: خدا میرے چچا عباس ؑ پر رحم کرے انہوں نے حسین ؑ پر قربان کردیا اور اتنا ایثار کیا کہ دونوں ہاتھ قلم ہوگئے خدا نے آپ ؑ کو جعفر طیار کے مانند دو ... سے فرشتوں کے ساتھ جنت میں پرواز کرتے ہیں، نیز فرمایا: خدائے متعال کے نزدیک عباس ... کہ قیامت کے دن سارے شہدا اس پر غبطہ کریں گے۔

بعض مورخین نے لکھا ہے کہ جب عباس ؑ نے امام حسین ؑ کی بے کسی کو دیکھا تو خدمت ... عرض کیا: مولا مجھے اجازت ہے کہ میدان میں جاؤں؟

یہ سنکر امام حسین ؑ بہت روئے اور فرمایا: بھائی تم میرے لشکر کے علم دار ہو، عباس ... دل بھر گیا اور زندگی سے سیر ہو گیا ہوں، میں ان منافقوں سے انتقام لینا چاہتا ہوں، امام ... ان بچوں کے لئے پانی کی سبیل کرو۔

عباس میدان میں آئے اور فوج کوفہ کو نصیحت کی خدا کے عذاب سے ... اثر نہیں ہوا، واپس آئے اور بھائی سے ماجرا بیان کیا، اسی وقت بچوں کی العطش العطش ... مشک و نیزہ اٹھایا گھوڑے پر سوار ہوئے فرات کا رخ کیا فرات پر دشمن کی چار ہزار ... فوج آپ پر تیروں سے حملہ کیا، عباس نے انھیں پراگندہ کر دیا اور ان میں سے اسی کو ... اور فرات میں داخل ہوگئے پانی پینا چاہتے تھے کہ حسین ؑ، اہلبیت ؑ اور بچوں کی پیاس یاد آگئی ... اور لبوں پر یہ اشعار پڑھے

يا نَفْسُ مِنْ بَعْدِ الحُسَيْنِ هُونِي	وَبَعْدَهُ لا كُنْتِ ...
هٰذَا الحُسَيْنُ شارِبُ المَنُونِ	وَتَشْرَبِينَ بارِدَ ...

مشک کو پانی سے بھرا دوش پر رکھا خیمہ کی طرف چلے، لشکر کوفہ نے راستہ ...

۱۔ اے نفس! حسین ؑ کے بعد زندگی بیکار ہے ان کے بعد ذلت کا سامنا کرنا پڑے گا، حسین پیاسے ہیں اور ... لئے مناسب نہیں ہے۔

... یہ رجز پڑھتے ہوئے ان سے جنگ کرنے لگے،

... المَوْتَ إذا المَوْتُ زَقىٰ	حَتّىٰ أُوارىٰ فِي المَصالِيتِ لُقا
... المُصْطَفَى الطُّهْرِ وِقا	إنّي أنَا العَبّاسُ أغْدُو بِالسِّقا

وَلا أَخافُ الشَّرَّ يَوْمَ المُلْتَقىٰ (۱)

... نے آپ ؑ کا دایاں ہاتھ قطع کردیا تو آپ ؑ نے مشک بائیں دوش پر رکھی اور ... اور یہ رجز پڑھا:

واللهِ إنْ قَطَعْتُمُ يَمِينِي	إنّي أُحامِي أبَداً عَنْ دِينِي
... إمامٍ صادِقِ اليَقِينِ	نَجْلِ النَّبِيِّ الطّاهِرِ الأَمِينِ (۲)

... نے آپ کا بایاں ہاتھ بھی قلم کردیا، نیز منقول ہے کہ حکم بن طفیل نے جو کہ خرمے کے ... چھپا ہوا تھا تلوار مار کر آپ ؑ کا بایاں ہاتھ قلم کردیا آپ نے علم کو سینے سے لگا کر یہ

... لا تَخْشِي مِنَ الكُفّارِ	وَأبْشِرِي بِرَحْمَةِ الجَبّارِ
... النَّبِيِّ السَّيِّدِ المُخْتارِ	قَدْ قَطَعُوا بِبَغْيِهِمْ يَسارِي

فَأصْلِهِمْ يا رَبِّ حَرَّ النّارِ (۳)

... توڑ میں موت سے ہرگز نہیں ڈرتا مقابلہ کے وقت سورماؤں کو تہہ تیغ کردیتا ہوں میں نے اپنے نفس کو فرزند رسول ... عباس کہتے ہیں مقابلہ کے وقت مجھے موت سے ہراس نہیں ہوتا، مناقب ابن شہر آشوب ۴ / ۱۰۸،

... میرا دایاں ہاتھ قلم کردیا لیکن ہمیشہ اپنے دین سے دفاع کرتا رہوں گا اور اپنے صادق الایمان امام سے ... پاک و امین رسول ؐ کے فرزند ہیں،

... سے نہ ڈر اور برگزیدہ رسول ؐ کی ہمنشینی پر رحمت خدا کی بشارت قبول کر انہوں ... بھی قلم کردیا اے اللہ انھیں جہنم واصل کر،

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

مشک کو دانتوں میں دبالیا، مشک پر ایک تیر لگا جس سے سارا پانی بہہ گیا دو...
سینے پر لگا، بعض کہتے ہیں یہ تیر آپؑ کی آنکھ میں لگا تھا، بعض نے لکھا ہے کہ لوہے کا گرز...
پر مارا جس سے آپ گھوڑے سے زمین پر گر پڑے، امام حسینؑ کو صدا دی،
حسینؑ عباسؑ کے سرہانے آئے اور یہ حال دیکھ کر فرمایا: الآن انکسر ظہری و...
میری کمر ٹوٹ گئی اور تدبیر کی ساری راہیں بند ہوگئیں [1] اور جب آنکھ میں تیر کھائے...
عباسؑ کو فرات کے کنارے دیکھا تو ان کے پاس بیٹھ گئے اور زار و قطار روتے رہے...
کی روح پرواز کر گئی [2] پھر لاش کو خیمہ کی طرف لے چلے [3]

بعض نے یہ بھی لکھا ہے چونکہ عباسؑ کا بدن پارہ پارہ تھا اسلئے حسینؑ قتل...
تک نہ لا سکے [4]

اس وقت امام حسینؑ نے دشمنوں پر حملہ کیا دائیں بائیں ان پر تلوار چلائی، فو...
ہوگئی آپؑ نے فرمایا: کہاں بھاگ رہے ہو، ؟ تم نے میرے بھائی کو قتل کر دیا ؟ کہاں...
ہو تم نے میرا بازو توڑ دیا ! پھر اپنی پہلی جگہ واپس لوٹ آئے،

اصحاب حسینؑ میں عباسؑ آخری شہید تھے آپؑ کے بعد آل ابو طالب میں...
ہوئے جن کے پاس اسلحہ نہیں تھا [5]

---

[1] بحار الانوار ج ۴۵ ص ۴۲، [2] بعض کتابوں میں لکھا ہے کہ حسینؑ نے عباسؑ کا سر زانو پر رکھا اور...
دیکھا کہ عباسؑ رو رہے ہیں فرمایا: کیوں رو رہے ہو؟ عرض کی اے بھائی میری آنکھوں کی ٹھنڈک...
نے ایک آہ کی اور روح پرواز کر گئی حسینؑ نے فریاد کی وا اخاہ! وا عباساہ! وسیلۃ الدارین ص ۲۷۴، [3] ابصار...
[4] الدمعۃ الساکبۃ ج ۴ ص ۳۲۴، [5] قاسم بن اصبغ کہتے ہیں: میں نے بنی ابان کے قبیلہ کے ایک آدمی...
جبکہ پہلے اسکا چہرہ ٹھیک تھا، میں نے اسکا چہرہ سیاہ ہونے کی وجہ معلوم کی اس نے کہا: میں نے کربلا میں ایک قوی...
کے درمیان سجدہ کا نشان تھا اس زمانہ سے ہر رات کو جب میں سوتا ہوں تو وہ میرے پاس آتا ہے اور جہنم کی طرف...
یہ میری چیخ میرے خاندان والے بھی سنتے ہیں، قاسم بن اصبغ کہتے ہیں: یہ خبر ہر جگہ پھیل گئی اس کے...

...کتابوں میں مرقوم ہے کہ جب عباسؑ و حبیب بن مظاہر شہید ہوگئے تو امام حسینؑ کے
...کے آثار نمایاں ہوگئے تھے، اندوہ و غم کے بار کی وجہ سے بیٹھ کر رونے لگے [1]
...اور پوچھا: میرے چچا کہاں؟ امام حسینؑ نے فرمایا: شہید ہوگئے، زینبؑ
...! وا عباساہ!
...عورتوں میں کہرام بپا ہوگیا، امام حسینؑ نے بھی گریہ کیا اور فرمایا: واضیعتنا بعدک و
...اس کے بعد یہ اشعار پڑھے:

...عَيْنِي يَا شَقِيقِي	فَلِي قَدْ كُنْتَ كَالرُّكْنِ الوَثِيقِ
...نَصَحْتَ أَخَاكَ حَتَّىٰ	سَقَاكَ اللهُ كَأْساً مِنْ رَحِيقِ
...مُنِيراً كُنْتَ عَوْنِي	عَلَىٰ كُلِّ النَّوَائِبِ فِي المَضِيقِ
...لا تَطِيبُ لَنَا حَيَاةٌ	سَنَجْمَعُ فِي الغَدَاةِ عَلَى الحَقِيقِ
...شَكْوَائِي وَصَبْرِي	وَمَا أَلْقَاهُ مِنْ ظَمَاٍ وَضِيقِ [4]

...کی اس کی چیخوں نے ہماری نیند حرام کر دی ہے میں چند افراد کے ساتھ اس کی بیوی کے پاس
...صورت حال معلوم کی تو اس نے کہا: ہاں حقیقت وہی ہے جو خود اس نے بیان کی ہے،
...کہ حضرت عباسؑ بن علیؑ اس نابکار کے ہاتھ سے شہید ہوئے تھے، ابصار العین ص ۳۲،

... مقتل الحسینؑ مقرم ص ۲۷۰،

...آنکھوں کی ٹھنڈک، میرے پارہ تن تم میرے لئے معتمد رکن تھے، بھائی خلوص کے ساتھ
...حق کے پیالے سے تمہیں سیراب کردیا، اے چمکتے چاند ہر مصیبت و سختی میں تم میرے
...کل ہم تم دونوں یکجا ہوں گے میں خدا ہی سے شکایت کروں گا اور اسی کیلئے صبر کرتا ہوں جو
...کی ہے اس سے میں خدا کی پناہ چاہتا ہوں، وسیلۃ الدارین ص ۲۷۳،

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

⑧ محمد بن عباس بن علیؑ

ابن شہر آشوب نے امام حسینؑ کے ساتھ شہید ہونے والے بنی ہاشم کے بیان میں
نے کہا ہے : محمد بن عباس بن علیؑ بن ابی طالب بھی شہید ہوئے ہیں [1]

آخری گھڑیاں اور شیر خوار بچہ

امام حسینؑ خیمہ میں تشریف لائے اور زینبؑ سے فرمایا :
میرے سب سے چھوٹے بچے کو لاؤ، زینبؑ نے بچہ حسینؑ کو دیدیا، ...
نقل کیا ہے کہ جب امام حسینؑ نے یہ محسوس کیا کہ فوج کوفہ آپ کا خون بہانے پر مصر ...
قرآن لیا، کھولا، سر پر رکھا اور فرمایا : اے لوگو ! میرے اور تمہارے درمیان کتاب ...
میرے جد رسول صلی اللہ ہیں تم کس چیز سے میرا خون حلال سمجھ رہے ہو ؟
اسی اثناء میں رونے کی آواز سنی، بچہ کو ہاتھوں پر لے کر آئے اور فرمایا ...
پر رحم نہیں کھاتے تو اس شیر خوار بچے پر رحم کرو اسی اثناء میں فوج کوفہ میں سے ایک ...
معصوم بچےؑ کو قتل کر دیا یہ حالت دیکھ کر امام حسینؑ رونے لگے اور فرمایا : اے اللہ ...
قوم کے درمیان انصاف کرنا کہ انہوں نے دعوت دیکر ہمیں بلایا، ہماری مدد کا وعدہ کیا ...
اور پر تلواریں کھینچ لی ہیں،
بعض نے ذکر کیا ہے کہ آسمان سے ندا آئی اے حسینؑ ! بچے کو ہمیں دیدو ...
پلانے کا انتظام ہے [2]

---

[1] مناقب ابن شہر آشوب ج ۴ ص ۱۱۲،

[2] تذکرۃ الخواص ص ۱۴۳،

... شہادت کے بعد امام حسینؑ نے خیمہ کے نزدیک تلوار سے چھوٹی سی قبر کھودی اور اسی
... دفن کر دیا [1] منقول ہے کہ بچے کی نماز جنازہ پڑھی اور بچے کو خون آلود صورت میں

... کے شہداء

... کے شہیدوں کی تعداد کے بارے میں مورخین کے درمیان اختلاف ہے، بعض اقوال کی طرف
... ذکر رہے ہیں،
... افراد، یہ تعداد امام جعفر صادقؑ سے نقل ہوئی ہے، حدیث میں آیا ہے کہ آپ نے فرمایا
... جس کا خدا مطالبہ کرے گا، جو اولاد فاطمہؑ میں سے شہید ہوئے ہیں جیسی مصیبت
... پر پڑی ہے ایسی کسی پر نہیں پڑی ان کے ساتھ ۱۷ آدمی خود ان کے اہلبیت میں سے
... ہوئے ہیں، انہوں نے راہ خدا میں صبر کیا اور خلوص کے ساتھ جان دیدی،
... منقول ہے کہ امام حسینؑ کے ہمراہ سترہ آدمی وہ شہید ہوئے ہیں جو کہ فاطمہ بنت اسد
... والدہ کی اولاد تھے،
... ناحیہ میں اہلبیت میں سے ۱۷ شہیدوں کا ذکر ہوا ہے، شیخ مفید نے بھی یہی تعداد
... صحیح ہے،
... افراد یہ قول حسن بصری سے نقل ہوا ہے وہ کہتے ہیں: حسین بن علیؑ کے ساتھ سولہ افراد
... ایسے افراد شہید ہوئے جن کی مثال روئے زمین پر نہیں تھی،
... یہ تعداد مغیرہ بن نوفل نے ان کے مرثیہ کے ایک شعر میں بیان کی ہے،

... [2] نفس المہموم ص ۳۰۵، مقتل الحسینؑ مقرم ص ۲۷۲،

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

④ ۱۹/ افراد،

⑤ ۲۰/ افراد،

⑥ ۲۳/ افراد،

⑦ ۱۷ افراد فاطمہ بنت اسد کی اولاد میں سے،

⑧ ۷۸ افراد یہ تعداد نسّاب سید ابو محمد الحسین حسینی نے بیان کی ہے، شاید یہ تعداد [illegible] شہداء کی ہے،

⑨ ۲۴ افراد یہ عبداللہ بن سنان کی حدیث میں آئی ہے،

⑩ ۱۳ افراد یہ تعداد مسعودی نے مروج الذہب میں بیان کی ہے،

⑪ ۱۴ افراد یہ تعداد خوارزمی نے بیان کی ہے [1]

امام حسین ع کے اشعار

جب امام حسین ع اپنے شیر خوار بچے کو دفن کر چکے تو کھڑے ہو کر یہ اشعار [illegible]

كَفَرَ القَومُ وَقِدماً رَغِبُوا ... عَنْ ثَوابِ اللهِ [illegible]

قَتَلُوا قِدماً عَلِيّاً وَابْنَهُ ... حَسَنَ الخَيْرِ [illegible]

حَنَقاً مِنْهُمْ وَقالُوا اجْمَعُوا ... نَفتِكُ الآنَ [illegible]

يالَقَوْمٍ مِنْ أُناسٍ رُذَّلٍ ... جَمَعُوا الجَمْعَ [illegible]

ثُمَّ صارُوا وَتَواصَوْا كُلُّهُمْ ... بِاجْتِياحِي لِرِضا [illegible]

لَمْ يَخافُوا اللهَ فِي سَفْكِ دَمِي ... لِعُبَيْدِاللهِ نَسْلِ [illegible]

[1] حیات الامام الحسین ع ج ۳ ص ۳۰۹،

[illegible] سَعْدٍ قَدْ رَمانِي عَنْوَةً ... بِجُنُودٍ كَوُكُوفِ الهاطِلَين

[illegible] شَيءٍ كانَ مِنِّي قَبْلَ ذا ... غَيْرَ فَخْرِي بِضِياءِ الفَرْقَدَيْن

[illegible] الخَيْرِ مِنْ بَعْدِ النَّبِيِّ ... وَالنَّبِيِّ القَرَشِيِّ الوالِدَيْن

[illegible] اللهِ مِنَ الخَلْقِ أَبِي ... ثُمَّ أُمِّي فَأَنَا ابْنُ الخيرَتَيْن

[illegible] قَدْ خَلُصَتْ مِنْ ذَهَبٍ ... فَأَنَا الفِضَّةُ وَابْنُ الذَّهَبَيْن

[illegible] لَهُ جَدٌّ كَجَدِّي فِي الوَرَىٰ ... أَوْ كَشَيْخِي فَأَنَا ابْنُ القَمَرَيْن

[illegible] الزَّهْراءِ أُمِّي وَأَبِي ... قاصِمُ الكُفْرِ بِبَدْرٍ وَحُنَيْن

[illegible] الدِّينِ عَلِيُّ المُرْتَضَىٰ ... هازِمُ الجَيْشِ مُصَلِّي القِبْلَتَين

[illegible] فِي يَوْمِ أُحُدٍ وَقْعَةٌ ... شَفَتِ الغلَّ بِقَبْضِ العَسْكَرَيْن

[illegible] بِالأَحْزابِ وَالفَتْحِ مَعاً ... كانَ فِيها حَتْفُ أَهْلِ الفَيْلَقَيْن

[illegible] سَبِيلِ اللهِ ماذا صَنَعَتْ ... أُمَّةُ السُّوءِ مَعاً بِالعِتْرَتَيْن

[illegible] البَرِّ النَّبِيِّ المُصْطَفَىٰ ... وَعَلِيِّ القَرْمِ يَوْمَ الجَحْفَلَيْن

[illegible] اللهَ غُلاماً يافِعاً ... وَقُرَيْشٌ يَعْبُدُونَ الوَثَنَيْن

[illegible] الأَوْثانَ لَمْ يَسْجُدْ لَها ... مَعَ قُرَيْشٍ لا وَلا طَرْفَةَ عَيْن (۱)(۲)

[illegible] میں اور خدا کے ثواب سے روگرداں ہیں، پہلے علی ع کو شہید کیا پھر ان کے بیٹے حسن ع جو کہ نجیب الطرفین [illegible] یہ ان لوگوں کے کینہ کا نتیجہ تھا پھر ان لوگوں نے کہا: اب سب حسین ع پر حملہ کریں گے، وائے ہو پست گروہ پر [illegible] لوگوں کو جمع کیا اور پھر مجھے قتل کرنے کی ایک دوسرے سے سفارش کرنے لگے

[illegible] سلسلے میں خدا سے نہ ڈرے کافر کی اولاد عبیداللہ کے حکم سے عمر بن سعد نے بیشمار فوج کے ساتھ میرے اوپر [illegible] اس کے سوا میری کوئی خطا نہیں تھی کہ میں دو ستاروں کے نور پر فخر کرتا تھا، رسول ص کے بعد علی ع بہترین خلق [illegible] والدین دونوں قریش تھے، خدا کے برگزیدہ علی ع میرے والد ہیں اور ان کے بعد میری والدہ ہیں، میں [illegible] کا بیٹا ہوں ایسی چاندی ہوں جو سونے سے حاصل کی گئی ہے اور سونے سے وجود میں آیا ہوں دنیا میں کسی [illegible] کی مانند ہے، میرے والد کی مانند اس کا باپ ہے، پس میں ابن نیرین ہوں، میری والدہ فاطمہ زہرا ع

Presented by: Rana Jabir Abbas

امام حسینؑ کا استغاثہ

جب امام حسینؑ نے اپنے اصحاب کو دیکھا کہ وہ جام شہادت نوش کر کے خاک کرم[illegible] اور اب کوئی نہیں ہے جو آپ کی مدد کرے، اہلبیتؑ میں بے تابی کا عالم ہے تو فوج کو [illegible] ہو کر فرمایا:

هَلْ مِنْ ذابٍّ يَذُبُّ عَنْ حُرَمِ رَسُولِ اللهِ؟ هَلْ مِنْ مُوَحِّدٍ يَخافُ اللهَ [illegible] مِنْ مُغيثٍ يَرْجُو اللهَ في إغاثَتِنا؟ هَلْ مِنْ مُعينٍ يَرْجُو ما عِنْدَ اللهِ في [illegible]

کیا کوئی ہے جو حرم رسولؐ سے دفاع کرے؟ کیا تمہارے درمیان ایسا موحد [illegible] اور پر ہونے والے ظلم کے بارے میں خدا سے ڈرے؟ کیا کوئی ہے جو ہماری فریاد [illegible] سے لو لگائے؟ کیا کوئی ہے جو ہماری مدد کر کے خدا سے اجر و ثواب کی امید [illegible]

حرم کی عورتوں نے جب حسینؑ کی آواز سنی تو ان میں ایک کہرام بپا ہو گیا [illegible] امام حسینؑ کی آواز سنکر خیمہ سے باہر نکل آئے، بیماری کا یہ حال تھا کہ شمشیر نہیں اٹھا سکتے تھے [illegible]

اور میرے والد بدر و حنین میں سپاہ کفر کا قلع قمع کرنے والے ہیں، علی مرتضیٰ دین کی محکم [illegible] اور دشمن کے لشکر کو شکست دینے والے ہیں، جنگ احد ایک واقعہ ہے کہ جہاں ان کی حرارت [illegible] و غلغلہ ختم کر دیا پھر احزاب و فتح میں کہ جس میں دو عظیم لشکروں کی نابودی تھی راہ خدا میں [illegible] عترت رسولؐ اور عترت علیؑ کے ساتھ کیا، کیا فوج کفار سے مقابلہ کے وقت علیؑ شجاع و علم [illegible] عبادت کی جبکہ قریش دو بتوں کو پوجتے تھے اور علیؑ نے کبھی بتوں کی پرستش نہیں کی یہاں تک کہ جشم [illegible]

کیا، الاحتجاج ۲ ر ۱۰۱،

۲ حیاۃ الامام الحسین ج ۳ ص ۲۷۳، ۳ اللھوف ص ۵۱،

[illegible] میدان کی طرف چلے، ام کلثوم پیچھے پیچھے آواز دیتی چلیں! بھتیجے لوٹ آیئے! [illegible] فرماتے تھے، پھوپھی مجھے چھوڑ دیجیے تاکہ فرزند رسولؐ سے دفاع کروں، امام حسینؑ نے فرمایا: بہن انھیں روک لو! ڈرتا ہوں کہ زمین نسل آل محمدؐ سے خالی نہ ہو جائے [illegible] حسینؑ کے اس استغاثہ کا دشمن کے دل پر کوئی اثر نہ ہوا اسی لیے آپ اصحاب کی لاشوں [illegible] اور فرمایا:

يا حبيبَ بنَ مَظاهِرٍ! وَيا زُهَيْرَ بْنَ القَيْنِ! وَيا مُسْلِمَ بنَ عَوْسَجَةَ! وَيا أبْطالَ الصَّفا! وَيا فُرْسانَ الهَيْجاءِ! مالِي أُنادِيكُمْ فَلا تَسْمَعُونَ؟! وَأَدْعُوكُمْ فَلا [illegible] وَأَنْتُمْ نِيامٌ أَرْجُوكُمْ تَنْتَبِهُونَ، فَهٰذِهِ نِساءُ آلِ الرَّسُولِ فَقَدْ عَلاهُنَّ [illegible] النُّحُولُ، فَقُومُوا عَنْ نَوْمَتِكُمْ أَيُّها الكِرامُ وَادْفَعُوا عَنْ آلِ الرَّسُولِ [illegible] اللِّئامَ ۲

اے حبیب بن مظاہر! اے زہیر بن قین: اے مسلم بن عوسجہ اے دلیرو، اے جنگ [illegible] کے شہسوارو! اٹھو میں تمہیں آواز دے رہا ہوں لیکن تم میری آواز نہیں سن رہے ہو [illegible] بلا رہا ہوں تم کیوں نہیں آرہے ہو؟ تم سو رہے ہو؟ مجھے امید ہے کہ گہری نیند سے [illegible] ہو گے یہ آل رسولؐ کی عورتیں ہیں تمہارے بعد جن کا کوئی مددگار نہیں ہے اے شریفو نیند [illegible]! اور آل رسولؐ کو سرکشوں سے بچاؤ،

[illegible] روایات میں آیا ہے کہ شہیدوں کی پاکیزہ لاشوں میں حرکت ہوئی تاکہ اپنے امام کی آواز [illegible] حال یا قال سے عرض کیا: ہم آپ کے حکم پر عمل کرنے کیلئے تیار ہیں، آپ کی آمد

[illegible] الشہید ص ۱۱۵، ۳ المعید فی ذکری السبط الشہید ص ۱۱۵،

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

أَنَا ابْنُ عَلِيِّ الطُّهْرِ مِنْ آلِ هاشِمٍ | كَفاني بِهٰذا مَفْخَراً حِين...
وَجَدِّي رَسُولُ اللهِ اَكْرَمُ مَنْ مَشىٰ | وَنَحْنُ سِراجُ اللهِ فِي الخَلْ...
وَفاطِمُ اُمّي مِنْ سُلالَةِ اَحْمَدٍ | وَعَمّي يُدْعىٰ ذَا الجَناحَيْ...
وَفِينا كِتابُ اللهِ اَنْزَلَ صادِقاً | وَفِينَا الهُدىٰ وَالْوَحْيُ بِالخَيْ...
وَنَحْنُ اَمانُ اللهِ لِلنّاسِ كُلِّهِمْ | نَطُولُ بِهٰذا فِي الاَنامِ...
وَنَحْنُ وُلاةُ الحَوْضِ نَسْقِي وُلاتَنا | بِكَأْسِ رَسُولِ اللهِ ما لَيْسَ...
وَشِيعَتُنا فِي النّاسِ اَكْرَمُ شِيعَةٍ | وَمُبْغِضُنا يَوْمَ القِيامَةِ يَخْ...

پھر مبارز طلب کیا چنانچہ جو بھی آپ سے مقابلہ کیلئے آتا تھا اس کو تہہ تیغ کر دیا یہاں تک کہ دشمن کے بہت سپاہیوں کو جہنم واصل کیا، فوج کے میمنہ پر حملہ کیا اور فرمایا:

اَلمَوْتُ اَوْلىٰ مِنْ رُكُوبِ العارِ | وَالعارُ اَوْلىٰ مِنْ دُخُولِ النّارِ [٣]

پھر میسرہ پر حملہ آور ہوئے اور فرمایا:

اَنَا الحُسَيْنُ بْنُ عَلِي | آلَيْتُ اَنْ لا اَنْثَنِي
اَحْمِي عِيالاتِ اَبِي | اَمْضِي عَلىٰ دِينِ النَّبِيّ [٤] (٥)

١؎ میں خاندان ہاشم سے پاک و مطہر علیؑ کا بیٹا ہوں، میرے لئے اتنا فخر کافی ہے، میرے جد رسول خدا ہیں ... میں سب سے افضل ہیں خلق کے درمیان ہم خدا کی روشن شمع ہیں میری والدہ فاطمہؑ بنت رسولؐ ہیں، میرے چچا ... دو پر عطا کئے، ہمارے درمیان بصدق کتاب خدا نازل ہوئی، ہمارے درمیان ہدایت و وحی کا بخوبی ذکر ... ہم خدا کی پناہ ہیں اسے ہم کھلے عام اور خفیہ طور پر بیان کرتے ہیں ہم حوض کے مالک ہیں اپنے دوستوں کو رسولؐ کے پیا... اس کا کوئی انکار نہیں کر سکتا، ہمارے شیعہ بہترین پیروکار ہیں اور قیامت کے دن ہمارے دشمن خسارے میں رہیں گے۔

٢؎ الاحتجاج، ٢ر١٠٣، ٣؎ ذلت قبول کرنے سے بہتر موت ہے اور جہنم میں جانے سے بہتر ذلت قبول کرنا۔

٤؎ میں حسین ابن علیؑ ہوں میں نے قسم کھائی ہے کہ خود کو حوالے نہیں کرونگا میں اپنے والد کے خاندان سے دفاع کرونگا اور نبیؐ کے دین کا اتباع کرونگا۔

...سجادؑ سے وصیت

...سجادؑ سے منقول ہے کہ آپ نے فرمایا: جس روز والد شہید ہوئے اس دن مجھے سینے سے لگایا ... خون میں غرق تھے اور مجھ سے فرمایا: بیٹا میں تمہیں ایک دعا بتاتا ہوں اسے یاد کر لو یہ دعا میری ... زہرا نے مجھے تعلیم دی تھی اور انہوں نے رسولؐ اور رسولؐ نے جبرائیل سے نقل کی ہے، جب کوئی ... سخت غم اور کوئی دشوار کام ہو تو یہ کہو:

«بِحَقِّ يٰسۤ وَالقُرْآنِ الحَكِيمِ وَبِحَقِّ طٰهٰ وَالقُرْآنِ العَظِيمِ، يا مَنْ يَقْدِرُ عَلىٰ حَوائِجِ السّائِلِينَ، يا مَنْ يَعْلَمُ ما فِي الضَّمِيرِ، يا مُنَفِّساً عَنِ المَكْرُوبِينَ، يا مُفَرِّجاً عَنِ المَغْمُومِينَ، يا راحِمَ الشَّيْخِ الكَبِيرِ، يا رازِقَ الطِّفْلِ الصَّغِيرِ، يا مَنْ لا يَحْتاجُ اِلَى التَّفْسِيرِ صَلِّ عَلىٰ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَافْعَلْ بِي كَذا وَكَذا» ١؎

...ین کی رخصت

...رخصت کے لئے امام حسینؑ خیام میں آئے اور فرمایا:

«...يا سُكَيْنَةُ! يا فاطِمَةُ! يا زَيْنَبُ! يا اُمَّ كُلْثُومٍ! عَلَيْكُنَّ مِنِّي السَّلامُ!». ٢؎

...نے رو کر کہا: بابا! کیا مرنے کو جاتے ہیں، امام حسینؑ نے فرمایا: کیسے نہ جاؤں کہ اب ... مددگار نہیں ہے، سکینہ نے کہا: بابا: ہمیں ہمارے جد کے حرم میں واپس پہونچا دیجئے

١؎ ...دوم ص ٣٤٧،

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

امام حسینؑ نے فرمایا: اگر پرندہ قطار کو چھوڑ دیتا تو آرام کر لیتا ۱؎

آپؑ کی یہ باتیں سنکر حرم میں نالہ و شیون کی آوازیں بلند ہونے لگیں، امام حسینؑ [illegible]
دی اور ام کلثوم سے مخاطب ہو کر فرمایا: بہن میں تمہیں وصیت کرتا ہوں کہ ہوش نہ کھونا [illegible]
سکینہ نالہ کناں امام حسینؑ کے پاس آئیں، سکینہ سے آپ کو بہت محبت تھی، سینہ سے لگایا [illegible]
صاف کر کے فرمایا:

سَيَطُولُ بَعْدِي يَا سُكَيْنَةُ فَاعْلَمِي	مِنْكِ الْبُكَاءُ إِذَا الْحِمَامُ دَهَانِي
لَا تُحْرِقِي قَلْبِي بِدَمْعِكِ حَسْرَةً	مَادَامَ مِنِّي الرُّوحُ فِي جُثْمَانِي
فَإِذَا قُتِلْتُ فَأَنْتِ أَوْلَى بِالَّذِي	تَأْتِينَنِي يَا خِيرَةَ النِّسْوَانِ ۲؎ ۳؎

امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ جب امام حسینؑ کی شہادت کا وقت قریب [illegible]
نے فاطمہ کبریٰ کو بلایا اور انھیں ایک لپٹا ہوا خط دیا اور زبانی کچھ وصیتیں کیں، بعد میں فاطمہ [illegible]
خط علی بن الحسینؑ کو دیا اور ان سے ہم تک پہنچا ہے ۴؎

امام حسینؑ کی جنگ

اس کے بعد امام حسینؑ شمشیر برہنہ لئے ہوئے دشمن کے سامنے کھڑے ہوئے اور [illegible]

۱؎ یہ مثل وہاں استعمال ہوتی ہے کہ جہاں کوئی شخص کوئی کام انجام دینے پر مجبور ہو جبکہ اس سے [illegible]

۲؎ اے سکینہ میری شہادت کے بعد تمہیں بہت زیادہ رونا پڑے گا اشک حسرت سے بہت زیادہ [illegible]
روؤ اور جب شہید ہو جاؤں تو میرے سوگ میں بیٹھنا،

۳؎ نفس المہموم ص ۳۴۶،

۴؎ بحار الانوار ج ۴۶ ص ۱۷،

[illegible] کہ امام حسینؑ نے دشمنوں کی فوج میں سے، زخمیوں کے علاوہ انیس سو پچاس کو قتل کیا یہاں [illegible]
[illegible] نے چلا کر کہا: وائے ہو تم پر! جانتے ہو کس سے جنگ کر رہے ہو؟ یہ عربوں کو تہہ [illegible]
[illegible] علی ابن ابی طالبؑ کے فرزند ہیں ۱؎ ان پر چاروں طرف سے حملہ کر دو یہ سنکر ایک سو [illegible]
اور چار ہزار تیر اندازوں نے آپ پر حملہ کیا ۲؎،

[illegible] نے اعور سلمی اور عمرو بن حجاج زبیدی " جو کہ چار ہزار کی فوج کے ساتھ فرات کا گھاٹ [illegible]
[illegible] " پر حملہ کیا اور فرات میں گھوڑا ڈال دیا، جب گھوڑے نے پانی پینے کے لئے سر جھکایا
[illegible] فرمایا: تو بھی پیاسا ہے، میں بھی پیاسا ہوں، خدا کی قسم جب تک تو پانی نہیں پئے گا میں
[illegible]، امام حسینؑ کی بات سنکر گھوڑے نے سر اٹھا لیا اور پانی نہیں پیا، گویا آپؑ کی بات [illegible]
[illegible] فرمایا: پی لے میں بھی پیونگا اس کے بعد آپؑ نے ایک چلو پانی لیا،
[illegible] امام حسینؑ سے کہا: خدا کی قسم پانی نہ پی سکو گے، ایک شخص نے کہا: کیا آپ فرات [illegible]
[illegible] کی مانند چمکتا ہوا دیکھ رہے ہیں، خدا کی قسم اس سے آپ کو ایک گھونٹ بھی میسر نہ ہوگا
[illegible] ہو گے،

[illegible] نے فرمایا: اے اللہ یہ پیاسا مرے، لکھا ہے: اس واقعہ کے بعد وہ چلاتا تھا
[illegible] لوگ اسے پانی دیتے اور وہ بے تحاشہ پیتا یہاں تک منہ سے نکل پڑتا لیکن پھر پانی پانی [illegible]
[illegible] چنانچہ اسی حال میں مر گیا ۳؎

[illegible] نے کہا ہے کہ اسی وقت ایک سوار نے کہا: اے ابو عبداللہ! آپ پانی پینا چاہتے ہیں جبکہ [illegible]
[illegible] جا رہے ہیں، یہ سنکر امامؑ فرات سے نکل آئے اور دشمنوں پر حملہ کر کے خیمہ گاہ تک

[illegible] الطین، ھٰذا ابن قتال العرب،

[illegible] قلوب ج ۴ ص ۱۱۰،

[illegible] ص ۸۶،

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

پہنچے دیکھا کہ خیمے دشمن کی دست برد سے محفوظ ہیں، ؎۱

آخری خطبہ

امام حسینؑ نے اپنے آخری خطبہ میں سلیس و بلیغ بیان سے دشمنوں کو دنیا کے [illegible] اس پر مغرور ہونے سے ڈرایا، مورخین کی عبارتوں سے ایسا معلوم ہوتا ہے اس [illegible] کی شہادت کے درمیان بہت کم فاصلہ ہے، خطبہ یہ ہے:

عِبادَ اللهِ اتَّقُوا اللهَ وَكُونُوا مِنَ الدُّنيا عَلىٰ حَذَرٍ فَإِنَّ الدُّنيا لَوْ [illegible] وَبَقِيَ عَلَيْها اَحَدٌ لَكانَتِ الأَنْبِياءُ اَحَقُّ بِالبَقاءِ وَاَوْلىٰ بِالرِّضاءِ [illegible] بِالقَضاءِ، غَيْرَ اَنَّ اللهَ تَعالىٰ خَلَقَ الدُّنيا لِلْبَلاءِ وَخَلَقَ اَهْلَها لِلْفَناءِ، [illegible] وَنَعِيمُها مُضْمَحِلٌّ وَسُرُورُها مُكْفَهِرٌّ وَالمَنْزِلُ بُلْغَةٌ وَالدّارُ قُلْعَةٌ، [illegible] خَيْرَ الزّادِ التَّقْوىٰ وَاتَّقُوا اللهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ (۲).

خدا کے بندو! خدا سے ڈرو، دنیا سے دامن بچا کر رکھو اگر دنیا کسی کے لئے [illegible] اگر کوئی دنیا میں ہمیشہ باقی رہتا تو خدا انبیاء کی بقا اور خدا کی رضا اور اس کی [illegible] کے زیادہ حقدار تھے، لیکن خدا نے دنیا کو امتحان و آزمائش اور اہل دنیا کو [illegible] ہے، یہاں پر نئی چیز پرانی ہو جاتی ہے اور اس کی نعمتیں ختم ہو جاتی ہیں اور [illegible] میں بدل جاتی ہیں، دنیا رہنے کی جگہ نہیں ہے بلکہ توشہ و زاد راہ فراہم کرنے کی جگہ [illegible]

---

۱ مناقب ابن شہر آشوب ج ۴ ص ۱۰۸، مرحوم شعرانی کہتے ہیں: ایسی غفلت شان امامت کے [illegible] مشہور اخبار ثین ہی میں سے ہو، امیر المومنینؑ نے فرمایا: لا استغفل عن مكيدة ۔ اگر امامت [illegible] تو بھی ان کی زیرکی کا انکار نہیں کیا جا سکتا، ترجمہ نفس المہموم ص ۲۴۹،

۲ نفس المہموم ص ۳۵۵،

[illegible] کرو اور بہترین زاد راہ تقویٰ ہے، خدا کا تقویٰ اختیار کرو تاکہ کامیاب ہو جاؤ،

[illegible]رخصت

[illegible] امام حسینؑ دوبارہ خیمہ میں آئے، اپنے اہلبیت سے رخصت ہوئے اور انھیں صبر و [illegible] کی، خدا کے اجر و ثواب کا وعدہ کیا اور فرمایا: اپنا لباس پہن کر بلاؤں کا مقابلہ کرنے کے لئے اور [illegible] سختیوں کو برداشت کرنے کے لئے آمادہ ہو جاؤ، جان لو کہ خدا تمہارا حافظ و نگہبان ہے [illegible] جلد ہی نجات دلائے گا اور تمہاری عاقبت بخیر ہوگی اور تمہارے دشمنوں کو بلاؤں میں [illegible] اور تم جو رنج و مصیبت اٹھاؤ گے اس کے عوض تمہیں نعمتوں اور عظمتوں سے نوازے گا [illegible] شکوہ نہ کرنا اور ایسی بات نہ کہنا جس سے تمہاری قدر گھٹ جائے ؎۱،

اس کے بعد فرمایا: میرے لئے ایسا لباس لاؤ جس کی کوئی طمع نہ کر سکے میں اسے لباس [illegible] تاکہ اسے کوئی نہ اتارے چنانچہ آپ کے لئے چھوٹا لباس لایا گیا، آپؑ نے فرمایا: [illegible] یہ لباس ذلیل لوگوں کا ہے، پھر پرانا لباس لیا، اسے پارہ پارہ کر کے پہن لیا ؎۲ اسکے [illegible] جامہ طلب کیا اور اس میں چاک لگا کر پہن لیا،

[illegible] میدان کی طرف جانا چاہتے تھے اس وقت اپنی اس بیٹی کی طرف متوجہ ہوئے جو عورتوں [illegible] گوشہ میں بیٹھی بین کر رہی تھی، اسکے قریب گئے، تسلی دی، زبان حال سے یہ کہا:

[illegible] الوَداعُ عَزِيزَتِي وَالمُلْتَقىٰ ۔۔۔ يَوْمَ القِيامَةِ عِنْدَ حَوْضِ الكَوْثَرِ
[illegible] البُكاءَ وَلِلأَسارِ تَهَيَّئِي ۔۔۔ وَاسْتَشْعِرِي الصَّبْرَ الجَمِيلَ وَبادِرِي
[illegible] عَلىٰ وَجْهِ الثَّرىٰ ۔۔۔ دامِي الوَرِيدِ مُبَضَّعاً فَتَصَبَّرِي (۳)

[illegible] ۲ الملہوف ص ۵۱،

[illegible] اب روز قیامت حوض کوثر کے کنارے ملاقات ہوگی، رو نہیں اسیری کیلئے تیار رہو بہترین بردبا[illegible] [illegible] میرا ٹکڑے ٹکڑے بدن خاک پر اور رگوں سے خون بہتے ہوئے دیکھو تو صبر کرنا،

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

وحشیانہ حملہ

عمر بن سعد نے فوج کوفہ سے کہا: اس وقت حسینؑ خیمہ گاہ میں اپنے اہلبیت
ہو رہے ہیں اسی وقت ان پر حملہ کر دو، کیونکہ رخصت ہونے کے بعد تمہیں اس طرح پراگندہ کر
میسرہ اور میمنہ کی تمیز باقی نہ رہے گی، فوج نے آپ پر تیروں کی بوچھار شروع کر دی، بہت
خیموں کی چادر چھید کر بعض عورتوں کے لباس تک کو پارہ پارہ کر دیا یہ حال دیکھ کر امام حسینؑ
غضبناک شیر کی مانند حملہ کیا جبکہ ہر طرف سے تیروں کا مینہ برس رہا تھا لیکن آپؑ نے تیروں
اپنا سینہ ڈھال بنا دیا تھا[1]

امام حسینؑ نے فوج کوفہ سے فرمایا: تم کس لئے مجھ سے قتال کر رہے ہو کیا میں
چھوڑ دیا ہے یا کسی سنت کو بدل دیا ہے یا شریعت میں تحریف کر دی ہے؟

اس گروہ نے جواب دیا نہیں! لیکن آپ کے والد کی طرف سے ہمارے دلوں میں
نے بدر و حنین میں ہمارے آبا و اجداد کو قتل کیا تھا اسلئے آپ سے قتال کریں گے[2]

جب امام حسینؑ نے اس گروہ کی یہ بات سنی تو زار و قطار رونے لگے پھر دائیں بائیں
لیکن آپ کا کوئی مددگار نہ تھا سب شہید ہو چکے تھے[3]

تین بھال کا تیر

گرمی کی شدت اور جنگ کرنے کی وجہ سے آپ تھک چکے تھے لہذا لمحہ بھر سانس

---

[1] مقتل الحسینؑ مقرم ص ۲۷۷،

[2] الامام الحسینؑ و اصحابہ ص ۲۰۶، [3] ذریعۃ النجات، گرمرودی۔ ص ۱۴۴،

پتھر آپؑ کی پیشانی پر لگا، پیراہن کے دامن سے خون صاف کرنا چاہتے تھے کہ زہر میں
بھال کا تیر سینہ مبارک پر اور بعض روایت کے مطابق قلب پر، لگا،
حسینؑ نے فرمایا: بسم اللہ و باللہ و علیٰ ملۃ رسول اللہ، آسمان کی طرف رخ کیا اور کہا: اے
جانتا ہے کہ یہ لوگ کس کو قتل کر رہے ہیں کہ جسکے سوا روئے زمین پر کوئی فرزند رسولؐ نہیں ہے اس
کی جانب سے تیر کھینچ لیا، خون پرنالے کی مانند بہنے لگا، خون چلو میں لے لیا اور آسمان کی
دیا جس کا قطرہ بھی زمین پر واپس نہ آیا، پھر خون سے چلو بھری اور اسے منہ پر مل لیا اور
حال میں اپنے جد رسولؐ سے ملاقات کروں گا اور کہوں گا اے اللہ کے رسولؐ! مجھے اس گروہ
ہے[1]

...ورش

اس کے باوجود آپؑ دشمن سے جنگ کرتے رہے یہاں تک شمر بن ذی الجوشن آپ کے اور آپؑ
اہلبیت کے درمیان حائل ہو گیا[2] آپؑ نے فوج کوفہ سے فرمایا: اے ابوسفیان کی پیروی
اگر تمہارا کوئی دین نہیں ہے اور معاد کے دن کا تمہیں کوئی خوف نہیں ہے تو کم از کم دنیا میں
عرب ہو تو اپنے حسب کی طرف پلٹ جاؤ،
نے کہا: فرزند فاطمہؑ کیا کہہ رہے ہو،
حسینؑ نے فرمایا: میں تم سے اور تم مجھ سے جنگ کر رہے ہو، عورتوں کی کیا خطا ہے حد سے
اپنے اس گروہ سے کہدو کہ میرے جیتے جی حرم سے کچھ نہ کہیں،
کہا: فرزند فاطمہؑ ایسا ہی کروں گا،

... ص ۵۳، [2] مبشر الاحزان ص ۷۲۔

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

پھر لشکر سے کہا: اہل حرم کے خیموں پر حملہ نہ کرو بلکہ خود حسینؑ کی طرف بڑھو
کی وہ کریم ہے اس پر فوج کو فوا اسلحہ کے ساتھ امام حسینؑ کی طرف چلی شدید جنگ شروع
آپؑ پر اور آپؑ اس پر حملہ کرتے تھے، اس وقت ایک گھونٹ پانی پینا چاہتے
بدن پر ۷۲ زخم لگ چکے تھے ۱؎

کہتے ہیں کہ آپ کے بدن مبارک میں اتنے تیر لگے تھے کہ آپؑ کی زرہ ساہی کی
تیر سارے سامنے کی طرف لگے تھے ۲؎

بہت دیر ہو گئی کسی میں ہمت نہیں تھی کہ آپ کو شہید کرے ہر ظالم دوسرے
تھا کہ شمر نے کہا: وائے ہو تم پر! تمہاری مائیں تمہیں روئیں، کس چیز کا انتظار
آپؑ پر ہر طرف سے لشکر ٹوٹ پڑا ۳؎

شیث بن ربعی تلوار لیکر امام حسینؑ کی طرف بڑھا، سرتن سے جدا کرنا چاہا
حسینؑ نے اس کی طرف دیکھا تو چیختا ہوا بھاگا ۴؎

دعائے امام حسینؑ

جب امام حسینؑ کو بہت تکلیف ہوئی تو آپؑ نے آسمان کی طرف سر بلند کیا

اللّهُمَّ مُتَعالِي المَكانِ عَظِيمُ الجَبَرُوتِ شَدِيدُ المحالِ غَنِيٌّ عَنِ الخَلائِقِ
الكِبرِياءِ قادِرٌ عَلَىٰ ما تَشاءُ قَرِيبُ الرَّحْمَةِ صادِقُ الوَعْدِ سابِغُ النِّعمَةِ
البَلاءِ قَرِيبٌ إذا دُعِيتَ مُحِيطٌ بِما خَلَقْتَ قابِلُ التَّوْبَةِ لِمَنْ تابَ إِلَيْكَ

۱؎ اللہوف ص ۵۰، بحار الانوار ج ۴۵ ص ۵۱، ۲؎ مناقب ابن شہر آشوب ج ۴ ص ۱۱۱،
۳؎ کامل ابن اثیر ج ۴ ص ۷۸، ۴؎ تظلم الزہراء ص ۲۱۱،

قادِرٌ عَلَى ما أَرَدْتَ تُدْرِكُ ما طَلَبْتَ شَكُورٌ إذا شُكِرْتَ ذَكُورٌ إذا ذُكِرْتَ أَدْعُوكَ مُحْتاجاً
وَأَرْغَبُ إِلَيْكَ فَقِيراً وَأَفْزَعُ إِلَيْكَ خائِفاً وَأَبْكِي مَكْرُوباً وَأَسْتَعِينُ بِكَ ضَعِيفاً
وَأَتَوَكَّلُ عَلَيْكَ كافِياً اللّهُمَّ احْكُمْ بَيْنَنا وَبَيْنَ قَوْمِنا فَإِنَّهُمْ غَرُّونا وَخَذَلُونا
وَغَدَرُوا بِنا وَنَحْنُ عِتْرَةُ نَبِيِّكَ وَوُلْدُ حَبِيبِكَ مُحَمَّدٍ ﷺ الَّذِي اصْطَفَيْتَهُ
بِالرِّسالَةِ وَائْتَمَنْتَهُ عَلَى الوَحْيِ فَاجْعَلْ لَنا مِنْ أَمْرِنا فَرَجاً وَمَخْرَجاً يا أَرْحَمَ
الرَّاحِمِينَ ۱؎

اے بلند و اعلیٰ خدا، اے عظیم قدرت و سلطنت اور تدبیر و عقاب رکھنے والے اے خلائق
سے بے نیاز و وسیع کبریائی کے مالک، ہر چیز پر قادر، تیری رحمت قریب، وعدہ کو
پورا کرنے والے، تیری نعمتیں تمام، تیری آزمائش بہترین، جب پکارا جائے تو قریب،
مخلوقات پر احاطہ کیئے ہوئے ہے توبہ کرنے والے کی توبہ قبول کرتا ہے، جس چیز کا ارادہ
کرتا ہے اس کی قدرت رکھتا ہے، جو چاہتا ہے انجام دیتا ہے، جب تیری حمد کی جاتی ہے
تو اس پر جزا دیتا ہے، جب تجھے کوئی یاد کرتا ہے تو اسے یاد کرتا ہے، میں تجھے ضرورت کے
وقت پکار رہا ہوں، تیری طرف راغب ہوں، جبکہ میں ناچار ہوں خوف و ہراس کی حالت
میں تجھی سے پناہ چاہتا ہوں، سختیوں پر آنسو بہاتا ہوں ناتوانی کے وقت تجھ ہی سے مدد
چاہتا ہوں، تجھ ہی پر توکل کرتا ہوں، ہمارے لئے تو ہی کافی ہے، اے اللہ، ہمارے اور ہماری
قوم کے درمیان فیصلہ کردے، انہوں نے ہمیں فریب دیا اور پھر تنہا چھوڑ دیا اور ہم سے غدر
کرنے لگے، ہم تیرے نبیؐ کی عترت ہیں اور تیرے حبیب محمدؐ کی اولاد ہیں کہ جن کو تو نے
منتخب برسالت کیا اور انہیں اپنی وحی کا امین قرار دیا، پس اے سب سے زیادہ مہربان!
ہمارے امر میں ہمارے لئے کشائش عطا فرما،

۱؎ ... مقرم ص ۲۸۲،

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

مناجات

امام حسینؑ نے اپنی حیات کے آخری لمحات میں خدا سے اس طرح مناجات کی

صَبْراً عَلیٰ قَضائِكَ یا رَبِّ، لا اِلٰهَ سِواكَ یا غِیاثَ الْمُسْتَغِیثِینَ مالی
وَلا مَعْبُودٌ غَیْرَكَ، صَبْراً عَلیٰ حِلْمِكَ یا غِیاثَ مَنْ لا غِیاثَ لَهُ یا
لَهُ یا مُحْیِي الْمَوْتیٰ یا قائِماً عَلیٰ كُلِّ نَفْسٍ بِما كَسَبَتْ، اُحْكُمْ
وَاَنْتَ خَیْرُ الحاكِمِینَ(۱) [1]

اے رب! تیری قضا پر صابر ہوں، تیرے سوا کو معبود نہیں ہے،
کی فریاد کو پہنچنے والے، تیرے سوا میرا کوئی پروردگار نہیں ہے اور تیرے
نہیں ہے، تیرے حکم پر صبر کروں گا اے اسکے فریادرس جس کا تیرے سوا کوئی
ہے، اے ہمیشہ رہنے والے اور مردوں کو زندہ کرنے والے اے اپنی مخلوق کے
کو دیکھنے والے، تو میرے اور اس قوم کے درمیان فیصلہ کر دے کہ تو بہتر حکم کر

شہادت

جب زخموں کی کثرت اور تشنگی کی شدت سے امام حسینؑ ناتواں اور نڈھال
شمر نے اپنی فوج سے کہا: اب کس چیز کے منتظر ہو؟ حسینؑ بہت زیادہ زخمی ہیں،
شہید کرو تمہاری ماں تمہارے غم میں روئے ان پر چاروں طرف سے حملہ کرو
اسکے بعد ہر طرف سے امامؑ پر حملے ہونے لگے، حصینؑ بن تمیم نے آپؑ کے
اور ابو ایوب غنوی نے آپ کا حلقوم تیر سے چھید دیا، زرعہ بن شریک نے امامؑ کے

[1] مقتل الحسینؑ مقرم ص ۲۸۴،

انس نے آپؑ کے سینۂ اقدس پر نیزہ مارا، صالح بن وہب نے ایک نیزہ آپؑ کے
جس سے زمین پر گر پڑے پھر بیٹھ گئے اور حلق سے تیر نکالا، اس وقت
نزدیک آگیا[1]

کبریٰ خیمہ سے باہر نکلیں اور فریاد کی: وا اخاہ! واسیداہ! وا اہل بیتاہ! اے
پر گر پڑتا، اے کاش پہاڑ ریزہ ریزہ ہو کر پراگندہ ہو جاتے [2]
بعد عمر بن سعد کو مخاطب کر کے کہا: وائے ہو تجھ پر ابو عبداللہ کو شہید کر رہے ہیں اور
اس نے کوئی جواب نہ دیا، زینبؑ نے کہا: وائے ہو تم پر، کیا تم میں کوئی مسلمان
ابھی کوئی جواب نہ ملا [3]
لوگوں نے نقل کیا ہے کہ یہ سنکر عمر بن سعد رونے لگا لیکن زینبؑ کی طرف سے منہ پھیر لیا [4]

نافع کہتا ہے: ہم عمر بن سعد کے اصحاب کے درمیان کھڑے تھے ناگہان دیکھا کہ کوئی
امیر مبارک ہو شمر نے حسینؑ کو قتل کر دیا،
کہتا ہے: میں دو صفوں کے بیچ سے نکلا اور امامؑ کے جان دینے کو دیکھنے لگا، خدا کی قسم
زیادہ نورانی اور نیک مقتول خون میں آلودہ نہیں دیکھا ہے، ان کے چہرہ کے نور اور حسن کی

[1] ... ص ۵۵،
[2] الملہوف ص ۱۰۵، کامل ابن اثیر ج ۴ ص ۷۸۔
[3] ... ج ۲ ص ۱۱۷،
[4] کامل ابن اثیر ج ۴ ص ۷۸۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

وجہ سے میرے ذہن سے ان کے قتل کی فکر محو ہوگئی، اور جب پانی کا گھونٹ طلب [illegible]
آدمی کو کہتے ہوئے سنا، تمہیں ہرگز پانی نہیں ملے گا، یہاں تک کہ جہنم میں پہونچ [illegible]
پیوگے، امامؑ کا جواب سنا کہ آپؑ نے فرمایا: میں اپنے جد کے پاس جارہا ہوں اور [illegible]
ساتھ رہوں گا اور گوارہ پانی پیونگا اور جو کچھ تم نے میرے ساتھ کیا ہے اس کی [illegible]
پوری فوج غصہ میں آپے سے ایسے باہر ہوگئی گویا خدا نے ان کے دل میں رحم پیدا ہی نہیں [illegible]
خدا کی قسم اب میں کسی کام میں تمہارا شریک نہیں ہوں گا۔[1]

آخری لمحے

کچھ دیر گزر جانے کے بعد جو شخص بھی قتل کے ارادہ سے آپؑ کے پاس آتا وہی [illegible]
آپؑ کو قتل کرنے سے بچتا تھا پھر شقی ترین آدمی مالک بن نمیر کندی آیا اور تلوار [illegible]
خود کٹ گیا اور سر سے خون جاری ہوگیا آپؑ نے اس شقی سے فرمایا: اس ہاتھ [illegible]
گا اور نہ پانی پی سکے گا، خدا تجھے ظالموں کے ساتھ محشور کرے گا، اس کے بعد اس شخص کی زندگی [illegible]
بسر ہوئی اور اسکے ہاتھ ایسے ہوگئے جیسے شل آدمی کے ہوتے ہیں۔[2]

جب آپؑ گھوڑے سے زمین پر آئے تو دائیں کروٹ لیٹنا چاہا لیکن زخموں کی [illegible]
سکے پھر بائیں کروٹ لیٹنا چاہا لیکن نہ لیٹ سکے ریت اکٹھا کر کے اس پر سر رکھ کر لیٹ [illegible]
حیرت میں تھی کہ ان کی کیا حالت ہے؟ بعض کہتے تھے مر چکے ہیں، بعض کہتے تھے [illegible]
کی طاقت نہیں ہے۔[3]

---

1. نفس المہموم ص ۳۶۶،
2. انساب الاشراف ج ۳ ص ۲۰۴،
3. المفید فی ذکری السبط الشہید ص ۱۴۳،

[illegible] اپنی دائیں طرف کھڑے ہوئے، ایک آدمی سے کہا: وائے ہو تجھ پر! اتر کر انہیں
[illegible] امام حسینؑ کا سر قلم کرنے میں عجلت کی کہ سنان بن انس نخعی "لعنۃ اللہ" گھوڑے سے
[illegible] وار چلاتا تھا اور کہتا تھا: خدا کی قسم میں آپؑ کا سر قلم کروں گا اگرچہ مجھے معلوم ہے کہ آپ
[illegible] اور آپ کی والدہ سب سے افضل ہیں، پھر آپؑ کا سر تن سے جدا کر دیا۔[1]

[illegible]

شمر بن ذی الجوشن، ابن عبد البر نے خلیفہ بن خیاط سے نقل کیا ہے کہ امام حسینؑ کو عمر بن سعد
[illegible] شمر بن ذی الجوشن نے قتل کیا ہے، لکھا ہے کہ سینۂ امام پر سوار ہوا، جب آپؑ
[illegible] آپ نے فرمایا: کیا تم مجھے جانتے ہو کہ میں کون ہوں؟
[illegible] کہا: خوب پہچانتا ہوں، آپؑ کی والدہ فاطمہؑ، والد علی مرتضیٰؑ اور آپؑ کے جد
[illegible] اس کے باوجود قتل کروں گا اور مجھے کوئی خوف نہیں ہے اس کے بعد تلوار کی بارہ ضربوں
[illegible] کو شہید کر دیا اور سر تن سے جدا کر دیا۔[2]

سنان بن انس نخعی، اس نے خولی سے کہا: حسینؑ کا سر تن سے جدا کر، جب خولی نے سر حسینؑ
[illegible] اس کا بدن کانپنے لگا، سنان نے اس سے کہا: خدا تیرا ہاتھ شل کر دے کیوں کانپ رہے
[illegible] سے اترا اور امامؑ کا سر تن سے جدا کر کے خولی کو دیدیا۔[3]

[illegible] ۲. الاستیعاب ج ۱ ص ۳۹۵، ابصار العین ص ۱۷،
[illegible] ۳. کامل ابن اثیر ج ۴ ص ۷۰، انساب الاشراف ج ۳ ص ۲۰۳،

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

③ خولی بن یزید، اس نے امام حسینؑ پر حملہ کیا اور آپؑ کا سر قلم کر کے ...
پاس لے گیا اور کہا:

أَوْقِرْ رِكَابِي فِضَّةً وَذَهَباً ‏ ‏ اِنِّي قَتَلْتُ المَلِكَ ...
قَتَلْتُ خَيْرَ النَّاسِ أُمّاً وَأَبا ‏ ‏ وَخَيْرَهُمْ اِنْ يَنْسِبُونَ نَسَبا [1]

ملائکہ میں کہرام

امام حسینؑ شہید کر دیئے گئے تو آسمان پر ملائکہ میں کہرام بپا ہو گیا اور بارگاہ خدا میں ... حسینؑ تیرا برگزیدہ اور تیرے رسولؐ کا فرزند ہے، خدا نے ملائکہ کے سامنے ... کی تصویر ظاہر کی اور فرمایا: میں اس قائمؑ کے ذریعہ خون حسینؑ کا انتقام لوں گا۔[2]

خبر شہادت

راوی کہتا ہے: ایک کنیز امام حسینؑ کے خیام کی طرف سے آئی، ایک آدمی نے اس ...
کنیز خدا! تیرا مولا قتل کر دیا گیا،
کنیز کہتی ہے: میں دوڑی ہوئی حرم کے پاس گئی اور نالہ کیا دیگر عورتیں بھی ...
لگیں۔[3]

---

[1] میرا دامن سونے اور چاندی سے بھر دو کہ میں نے بڑے بادشاہ کو قتل کیا ہے جو کہ والدین کے لحاظ ... اور حسب نسب میں سب سے اعلیٰ تھا، استیعاب ج ۱ ص ۳۹۳، کشف الغمہ ج ۲ ص ۵۱، مناقب ...

[2] کافی ج ۱ ص ۴۶۵ -

[3] اللہوف ص ۵۵،

... شہید

... بن مطاع بہت زیادہ زخم کھا کر گر پڑے تھے، و ظاہراً وہ حملہ اولیٰ میں دشمنوں کے تیروں ... گر پڑے تھے اور بے ہوش ہو گئے تھے، جب انھیں ہوش آیا تو قتل حسینؑ کی آواز ... اٹھنے کی طاقت محسوس کی چنانچہ اپنی تلوار لیکر اٹھے اور کافی دیر تک دشمن کا مقابلہ کرتے ... عطان وزید بن رقاد نے انھیں قتل کیا، امام حسینؑ کے اصحاب میں سب کے بعد یہی شہید ...

... ت کے بعد آپؑ کا گھوڑا ہنہناتا اور گریہ کرتا خیموں کی طرف دوڑا، خون حسینؑ سے اس ... تھی۔
... باقرؑ سے منقول ہے کہ گھوڑا کہہ رہا تھا:
«... الظَّلِيمَةُ الظَّلِيمَةُ مِنْ اُمَّةٍ قَتَلَت اَبْنَ بِنْتِ نَبِيِّها»
... اس اُمت کے ظلم پر کہ جس نے اپنے نبیؐ کا نواسہ قتل کر ڈالا، یہی فریاد کرتا ہوا خیموں کی ...

... ت ناحیہ میں آیا ہے:

... ص ۷۹، انساب الاشراف ج ۳ ص ۲۰۴،
...
... مقرم ص ۲۸۹،

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

فَلَمّا رَأَيْنَ النِّساءُ جَوادَكَ مَخْزِيّاً وَنَظَرْنَ سَرْجَكَ عَلَيْهِ مَلْوِيّاً بَرَزْنَ [illegible]
ناشِراتِ الشُّعُورِ عَلَى الخُدُودِ لاطِماتِ الوُجُوهُ سافِراتٌ وَبِالعَوِيلِ [illegible]
وَبَعْدَ العِزِّ مُذَلَّلاتٍ وَالِىٰ مَصْرَعِكَ مُبادِراتٍ، وَالشِّمْرُ جالِسٌ عَلىٰ [illegible]
وَمُولِغٌ سَيْفَهُ عَلىٰ نَحْرِكَ قابِضٌ عَلىٰ شَيْبَتِكَ بِيَدِهِ ذابِحٌ لَكَ بِمُهَنَّدِهِ [illegible]

جب حرم کی عورتوں نے آپؑ کے گھوڑے کو بغیر سوار اس حالت میں دیکھا کہ زین [illegible] اور یال کے بال خون سے تر ہیں، تو وہ سر برہنہ اور پیٹتی ہوئی خیمے سے باہر نکل آئیں [illegible] آواز سے نالہ وشیون کرتی ہوئیں مقتل کی طرف چلیں، ــــــ، اس وقت [illegible] کے سینے مبارک پر سوار تھا، ایک ہاتھ میں آپ کی داڑھی کے بال پکڑے ہوئے [illegible] ہاتھ سے تلوار کے ذریعہ تن سر جدا کر رہا تھا،

انقلاب

آپؑ کی شہادت کے بعد فوج کوفہ نے تکبیر کہی! زمین کو شدید زلزلہ آیا، مشرق [illegible] تاریکی چھا گئی لوگ زلزلوں اور بجلی کی کڑک میں گھر گئے، آسمان سے خون کی بارش ہوئی [illegible] ہاتف نے ندا کی، خدا کی قسم! امام ابن امام، برادر امام اور اولاد امام حسینؑ بن علیؑ قتل [illegible] ہیں[1]

راوی کہتا ہے: اس وقت گرد و غبار کے ساتھ آسمان پر ایسا سرخ طوفان [illegible] ہاتھ کو ہاتھ دکھائی نہیں دیتا تھا انہوں نے سوچا کہ ان پر عذاب نازل ہوگیا، یہ طوفان [illegible] رہا[2]

امام صادقؑ نے زرارہ سے فرمایا: اے زرارہ حسینؑ کے غم میں چالیس روز تک [illegible]

---

[1] ذریعۃ النجاۃ ص ۱۴۷، [2] اللھوف ص ۵۳، [3] بحار الانوار ج ۴۵ ص ۲۰۶،

[illegible] زمین پر چالیس دن تاریکی چھائی رہی، سورج کو چالیس دن گہن لگا رہا پہاڑوں میں زلزلہ [illegible] متلاطم رہے[1]

[illegible] ابن قرقد نے امام صادقؑ سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: جب امام حسینؑ بن علیؑ شہید [illegible] آسمان و زمین ایک سال تک حسینؑ بن علیؑ پر روئے جیسا کہ یحییٰ ابن زکریا پر روئے تھے، آسمان [illegible] کا گریہ ہے[2]

[illegible] کی اثبات الوصیہ، میں مرقوم ہے! روایت ہے کہ چودہ دن تک آسمان امام حسینؑ پر [illegible] آسمان کے رونے کی علامت کیا ہے؟ جواب دیا گیا، آفتاب سرخی میں طلوع و غروب [illegible]

[illegible] نے نقل کیا ہے کہ جب حسینؑ بن علیؑ شہید کر دیئے گئے تو سات دن تک سورج کی روشنی [illegible] دیکھی گئی اور بعض ستارے آپس میں ٹکرا گئے اور روز عاشورہ جس دن آپؑ شہید [illegible] سورج کو گہن لگا اور چھ ماہ تک آسمان کے آفاق سرخ رہے[3]

[illegible] کہتے ہیں: شہادت حسینؑ کے بعد ایک مدت تک صبح اور عصر کے وقت در و دیوار [illegible] آتے تھے اس وقت لوگوں میں خوف و ہراس تھا کیونکہ یہ تازہ خون تھا،

[illegible] کہتے تھے: جب حسینؑ شہید کر دیئے گئے تو سورج کو شدید گہن لگا کہ دن میں ستارے [illegible] لوگوں نے یہ خیال کیا کہ قیامت آگئی ہے[5]

[illegible] ص ۲۰۶،
[illegible] ص ۲۱۰،
[illegible] ص ۱۴۰،
[illegible] ص ۲۰۷،
[illegible] عساکر ج ۷، ص ۱۴۹،

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ابن حجر نے صواعق میں ترمذی سے نقل کیا ہے کہ ام سلمہ نے رسولؐ کو خواب میں دیکھا
چہرہ اور سر گرد سے اٹے ہوئے ہیں اور رو رہے ہیں میں نے اس کی وجہ دریافت کی تو فرمایا
حسینؑ کو لوگوں نے قتل کیا ہے ۔[۱]

امام صادقؑ سے روایت کی گئی ہے کہ جب امام حسینؑ کو تلواریں لگائیں اور آپ گھوڑے سے
زمین پر آئے اور وہ آپؑ کا سر قلم کرنے کیلئے دوڑے تو عرش سے منادی نے ندا کی ، اے امت
پیغمبر کے بعد متحیر و گمراہ ہوگئی ہے خدا تمہیں اضحیٰ و فطر کی توفیق نہ دے گا ۔[۲]

جس روز امام حسینؑ شہید ہوئے تھے اس کی شام کو مدینہ والوں نے ہاتف کی
ہے :

مَسَحَ الرَّسُولُ جَبِينَهُ — فَلَهُ بَرِيقٌ فِي الخُدُودِ
أَبَواهُ مِنْ عُلْيا قُرَيْشٍ — وَجَدُّهُ خَيْرُ الجُدُودِ [۳]

تاریخ شہادت

امام حسینؑ نے روز جمعہ دس محرم ۶۱ھ کو نماز ظہر کے بعد شہادت پائی اس وقت
سال اور چند ماہ تھی [۴]،

بلاذری نے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے شنبہ کے دن عاشورہ کو شہادت پائی کہا گیا

۱۔ الامام الحسینؑ واصحابہ ، ص ۳۳۶،

۲۔ علل الشرائع ج ۲ ص ۷۶،

۳۔ رسولؐ اپنی پیشانی پکڑے ہوئے ہیں ، رخسار پر آنسو جاری ہیں ، حسینؑ کے ماں ، باپ قریش کی اعلیٰ
ان کے جد اجداد میں بہترین ہیں ، البدء والتاریخ ج ۶ ص ۱۳

۴۔ مقاتل الطالبین ص ۷۸،

۵۔ انساب الاشراف ج ۳ ص ۱۰۸،

... شوب نے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے دس محرم بروز شنبہ شہادت پائی ، پھر کہتے ہیں :
... نے روز جمعہ ظہر کے بعد شہادت پائی ایک قول یہ ہے کہ شنبہ کے دن شہادت پائی[۱]

... کی تعداد

... ت کی گئی ہے کہ آپؑ کے پیراہن میں تیروں ، نیزوں اور تلواروں کے سیکڑوں سے زیادہ
... امام صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ امام حسینؑ کے بدن پر ۳۳ زخم نیزہ کے اور
... کے دیکھے گئے [۲]

... کے بعد

... : امامؑ کی شہادت کے بعد دشمن کے سپاہیوں نے فوج امام حسینؑ کا لباس لوٹنے کے لئے
... سبقت کی ، طبری نے ابو مخنف سے نقل کیا ہے کہ انہوں نے امامؑ کا لباس اتار لیا آپؑ
... ب تمیمی نے لیا ، ملہوف میں روایت کی گئی ہے کہ اس کے پاؤں خشک ہو گئے اور
... معذور ہوگیا ، اور آپؑ کا پیراہن اسحاق بن حیاۃ حضرمی نے پہنا ، جس سے اس کے
... ذلیل ورسوا ہوا ، آپؑ کا عمامہ جش بن مرثد یا جابر بن یزید لے گیا ، اور دیوانہ ہوگیا ، اور
... سے بنی تھی ، مالک بن بشیر کندی لے گیا جب اس کی بیوی کو واقعہ کی خبر ملی تو دونوں
... ہوگیا ، باقی ماندہ عمر فقر و ناداری میں گذری ، اور آپؑ کی زرہ ، بتراء ، عمر بن سعد نے

... شوب ج ۴ ص ۷۷،

... ، انساب الاشراف ج ۳ ص ۲۰۳،

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اٹھائی اور جب مختار نے اسے قتل کیا تو وہ زرہ اس کے قاتل ابی عمرہ کو دیدی، آپ کی
مالک بن نُسیر نے اٹھائی اور پہن لی ۔۔ وہ پاگل ہوگیا، آپؑ کا تولیہ قیس بن اشعث
بنا گیا تھا، خوارزمی نے نقل کیا ہے کہ وہ جذام کے مرض میں مبتلا ہوا، اس کے خاندان وا
تھے اسے گھورے پر ڈالدیا تھا، وہیں کیفر کردار کو پہنچا مرنے سے پہلے ہی کتّے اور سور اس کا
لگے تھے، آپؑ کی نعلین قبیلۂ بنی اود میں سے ایک شخص نے لے لی اور شمشیر قبیلۂ بنی
نے اٹھالی، اس کے بعد حبیب بن بدیل کے ہاتھ لگی، ملہوف میں نقل ہوا ہے کہ یہ ذو
تلوار تھی کہ وہ نبوت و امامت کے ذخائر میں سے ایک ہے،

ابن شہر آشوب کہتے ہیں: آپ کی کمان اور اس سے متعلق چیزیں د
حضرمی، جریر بن مسعود اور ثعلبہ بن اسود اودی نے اٹھالی، اور آپؑ کی انگوٹھی
کر دی، یہ وہ انگوٹھی نہیں ہے جو نبوت کے ذخیرہ میں سے ہے کیونکہ اسے امام حسین
صدوق نے محمد بن مسلم سے نقل کیا ہے، حضرت علی بن الحسینؑ کی انگلی میں پہنا دی تھی،

محمد بن مسلم کہتے ہیں: میں نے امام صادق علیہ السلام سے امام حسینؑ کی انگوٹھی
کیا کہ آپ کے بعد کس کے ہاتھ میں پہنچی؟ اور عرض کی کہ گویا آپ کی انگوٹھی دشمن نے
فرمایا: لوگ جو کہتے ہیں وہ حقیقت نہیں ہے، حسینؑ نے اپنے بیٹے علی بن
کی اور اپنی انگوٹھی ان کی انگلی میں پہنائی اور امر ان کے سپرد کیا[۲]

ابن زائدہ کہتے ہیں: فوج کوفہ نے دوسرے شہداء کے لباس بھی لوٹ

---

[۱] الامام الحسینؑ و اصحابہ ص ۳۴۱،

[۲] بحار الانوار ۴۵ ص ۱۷۹،

...اراجی

...کی تاراجی میں بھی دشمنوں نے ایک دوسرے پر سبقت کی، یہاں تک عورتوں کے سروں
...آل رسولؐ کی بیٹیوں کو بے پردہ کر دیا، حالانکہ وہ سب اپنے عزیزوں اور بزرگوں کے
...تھیں،

...سلم نے روایت کی ہے کہ میں قبیلۂ بنی بکر بن وائل کی شوہر دار ایک عورت کو ابن سعد کے
...تھا، جب اس نے دیکھا کہ اس گروہ نے حسینؑ کی عورتوں اور ان کے خیام پر حملہ کر دیا ہے
...کر رہے ہیں تو اس نے ہاتھ میں تلوار اٹھائی، خیموں کی طرف بڑھی اور اپنے قبیلہ والوں
...اے آل بکر بن وائل کیا رسولؐ کی بیٹیوں کو لوٹ رہے ہو؟ لاحکم الا اللہ یا لثارات رسول
...کے علاوہ کوئی فرمان نہیں ہے، خون رسولؐ کا انتقام لینے کے لئے اٹھو اس کے شوہر
...اس کی جگہ لوٹا دیا،

...لکھا ہے کہ عمر بن سعد کے لشکر نے بیبیوں کو خیموں سے نکال کر ان میں آگ لگا دی، وہ بے مقنع
...پناہ ڈھونڈ رہی تھیں[۱] اس وقت فوج کوفہ میں سے ایک پست آدمی نے ام کلثوم کے
...لئے اور اس خبیث نے روتے ہوئے فاطمہ بنت الحسینؑ کے پاؤں سے پازیب اتاری،
...حسینؑ نے اس سے پوچھا: تم رو کیوں رہے ہو؟ اس نے کہا: کیونکر نہ روؤں کہ میں دختر رسولؐ
...رہا ہوں،
...بنت الحسینؑ نے جب اس کی یہ محبت دیکھی تو اس سے کہا: تم ایسا نہ کرو اس نے کہا: ڈرتا
...لے جائے گا[۲]

... ص ۵۵، [۲] امالی شیخ صدوق مجلس ۳۱، ص حدیث ۲،

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

خیام کا سارا اثاثہ لوٹ لے گئے، شمر کو خیام میں سونے کا ایک ٹکڑا ملا وہ اس [illegible] کہ اپنے زیور بنوا لے وہ سونے کے اس ٹکڑے کو سنار کے پاس لے گئی جب اس نے آگ میں [illegible] گیا ۱؎

حمید بن مسلم کہتا ہے: خدا کی قسم میں نے دیکھا کہ عمر بن سعد کے لشکر نے خیموں [illegible] لوٹنے لگے بی بیوں نے مزاحمت کی لیکن مغلوب ہو گئیں اور وہ سارا مال لوٹ لے گئے۔

اس کے بعد پیادہ فوج کے ساتھ شمر علی ابن الحسینؑ کے خیمہ میں آیا، اس وقت [illegible] تھے اور اپنے بستر پر لیٹے تھے، ساتھ آنے والوں نے شمر سے کہا: اسے قتل نہیں کرو گے؟

حمید بن مسلم کہتا ہے: میں نے کہا: سبحان اللہ! نوجوان۲؎ بھی قتل کئے جا [illegible] اسکے لئے بیماری ہی کافی ہے، میں نے ان سے اصرار کیا اور آپؑ کو قتل سے بچا لیا، ۳؎

شمر نے کہا: مجھے ابن زیاد نے یہ حکم دیا ہے کہ حسینؑ کے بیٹوں کو قتل کر دوں [illegible] میری راہیں مسدود کر دی ہیں، خصوصاً جب زینب بنت امیر المومنینؑ کو یہ معلوم ہوا [illegible] تو آئیں اور فرمایا: جب تک میں زندہ ہوں وہ ہرگز نہیں مارے جائیں گے اس پر وہ [illegible] دست کش ہو گیا،

فاطمہ بنت الحسینؑ کہتی ہیں: میں نے ایک آدمی کو دیکھا کہ وہ نیزہ کی نوک سے [illegible] کر رہا ہے اور وہ ایک دوسرے کے دامن میں پناہ لے رہی ہیں، ان کی چادریں اور زیور [illegible] جب اس شخص نے مجھے دیکھا تو میری طرف چلا تو میں ڈر سے بھاگی، اس نے میرا تعاقب [illegible]

۱؎ حیاۃ الامام الحسینؑ ج ۳ ص ۱۸۱،

۲؎ اگرچہ اس وقت امام سجادؑ کی عمر ۲۳ سال تھی لیکن یہ بات حمید بن مسلم نے انھیں قتل سے بچانے کے لئے کہی [illegible] کی جنگوں کے دستورات میں سے یہ بھی تھا کہ بچوں کو قتل نہیں کریں گے،

۳؎ مقتل الحسینؑ مقرم ص ۳۰۱،

[illegible] میں منھ کے بل گر پڑی اور بے ہوش ہو گئی جب ہوش آیا تو میں نے سرِ بالین اپنی پھوپھی [illegible] ہوئے دیکھا ۱؎

[illegible] مسلم

[illegible] مسلم بن عقیل کی اس بیٹی کی عمر سات سال کی تھی ان کی والدہ رقیہ بنت علی بن ابی طالبؑ تھیں، [illegible] پر حملہ کیا تھا یہ اس وقت جاں بحق ہو گئی تھیں ۲؎

[illegible] کیا ہے کہ اس موقعہ پر امام حسنؑ کا ایک چھ سالہ بچہ امام حسینؑ کے ساتھ شہید ہوا، اس کا [illegible] تھا اس بچے کی دو بہنیں ام الحسن وام الحسین بھی امام حسینؑ کی شہادت کے بعد اس وقت [illegible] میں جب فوج یزید نے خیام پر حملہ کیا تھا ۳؎

[illegible] آتش زنی

[illegible] نے اہلبیت کے خیام کو آگ لگانے کا ارادہ کیا حالانکہ عورتیں اور بچے خیام ہی میں تھے [illegible] طرف بڑھے، ان میں سے ایک کہتا تھا: احرقوا بیوت الظالمین، ظالموں کے خیام کو [illegible] میں آگ لگا دی گئی، رسول زادیاں خیموں سے نکل کر ادھر ادھر دوڑنے لگیں اور آگ کے شعلے

۱؎ [illegible] مقرم ص ۳۰۰،

۲؎ [illegible] ج ۱ ص ۳۶۶،

۳؎ [illegible] حسنؑ کا چھ سالہ بچہ نہیں ہو سکتا کیونکہ سانحہ کربلا امام حسنؑ کی وفات کے گیارہ سال بعد رونما ہوا تھا اگر [illegible] شہید ہوا ہے تو اس کی عمر زیادہ رہی ہوگی، ۴؎ وسیلۃ الدارین ص ۲۹۷،

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ان کے پیچھے پیچھے اڑے چلے جاتے تھے، بعض بچے آگ سے بچنے اور ظالموں سے امان میں ... پھوپھی کے دامن میں چھپتے تھے، کچھ بیابان میں نکل گئے تھے اور بعض ان ستمگروں سے ... کہ جن کے دل میں رحم نہیں تھا؛

امام سجادؑ، امام حسینؑ کی شہادت کے بعد اپنی زندگی میں جب بھی عاشورہ کے ... واقعات یاد کر لیتے تھے تو چیخ مار کر رونے لگتے تھے اور فرماتے تھے: خدا کی قسم جب ... پھوپھی اور بہنوں کو دیکھتا ہوں تو میرے گلے میں گریہ گلوگیر ہو جاتا ہے میری آنکھوں ... پھر جاتا ہے جب وہ ایک خیمہ سے دوسرے میں پناہ لیتی تھیں اور فوج کوفہ کا منادی کہ ... ظالموں کے خیام کو جلا کر خاک کر دو۔[1]

حمید بن مسلم کہتا ہے: عمر بن سعد امام حسینؑ کے خیموں کے پاس آیا تو عورتیں اس کو ... ہو کر رونے لگیں تو اس نے اپنے فوجیوں سے کہا: کوئی ان خیموں میں داخل نہیں ہو سکتا اور اس ... سجادؑ، کچھ نہیں کہہ سکتا، عورتوں نے اس سے کہا: ہماری چھینی ہوئی چادریں لوٹا دی جائیں ... کر سکیں، عمر بن سعد نے کہا: جس نے ان عورتوں کا جو کچھ چھینا ہے وہ انہیں واپس لوٹا دے ... ان میں سے کسی نے کوئی چیز واپس نہیں لوٹائی، اس کے بعد عمر بن سعد نے کچھ سپاہیوں کو ان کی ... معین کر دیا اور پھر اپنے خیمہ میں واپس چلا گیا۔[2]

صاحب معالی السبطین نے نقل کیا ہے کہ شام غریباں میں دو بچے جاں بحق ہو گئے اور ... نے بچوں کو جمع کیا تو انھیں نہ پایا، تلاش کرتے ہوئے دیکھا کہ دونوں ایک دوسرے کی گردن میں ... لپٹے ہیں قریب جا کر دیکھا تو دونوں مر چکے تھے۔[3]

---

[1] حیاۃ الامام الحسینؑ ج ۳ ص ۳۰۸،

[2] ارشاد شیخ مفید ج ۲ ص ۱۱۳

[3] وسیلۃ الدارین ص ۲۹۷،

... کی درخواست

سنان بن انس عمر بن سعد کے خیمہ کے دروازہ پر کھڑے ہو کر بلند آواز میں یہ شعر پڑھے:

أَوْقِرْ رِكَابِي فِضَّةً وَذَهَبا   أَنا قَتَلْتُ المَلِكَ المُحَجَّبا
قَتَلْتُ خَيْرَ النَّاسِ أُمّاً وَأَبا   وَخَيْرَهُمْ إِذْ يَنْسِبُونَ نَسَبا
وَخَيْرَهُمْ فِي قَوْمِهِمْ مركبا[1]

عمر بن سعد نے کہا: میری نظر میں تم دیوانے ہو، عقل سے تمہارا واسطہ ہی نہیں ہے اس کے ... کو حکم دیا کہ اسے خیمہ کے اندر بلاؤ، جب وہ خیمہ کے اندر آگیا تو اسے کئی چھڑی ... کہا: احمق: ایسی بات کرتا ہے؟ خدا کی قسم اگر ابن زیاد تیری زبان سے یہ سن لے گا تو گردن ... گا۔[2]

... کی انتہا

اس وقت عمر بن سعد نے ابن زیاد کے حکم کی تعمیل کرتے ہوئے اپنے اصحاب کے درمیان کھڑے ... من ینتدب للحسینؑ، تم میں سے کون ہے جو حسینؑ کی لاش پر گھوڑا دوڑائے اور ان کی لاش ... ؟ شمر آگے بڑھا اور بدن مطہر پر گھوڑا دوڑایا[3] اسکے ساتھ دس دمی اور اس جرم کے مرتکب

---

[1] ... اونٹ کے بار کے برابر مجھے سونے چاندی سے نوازیئے کہ میں نے باعظمت بادشاہ کو قتل کیا ہے، جس کے ماں باپ افضل ... سب سے اعلیٰ ہیں اور اپنی قوم میں بھی سرفراز ہیں،

[2] ... الاشراف ج ۳ ص ۲۰۵، [3] حیاۃ الامام الحسینؑ ج ۳ ص ۳۰۴،

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ہوئے جن کے نام یہ ہیں:

① اسحاق بن حوَیہ	② اخنس بن مرثد،
③ حکیم بن طفیل	④ عمرو بن صبیح،
⑤ رجا بن منقذ	⑥ سالم بن خثیمہ جعفی
⑦ واحد بن ناعم	⑧ صالح بن وہب
⑨ ہانی بن ثبیت	⑩ اسید بن مالک

ان ظالموں نے گھوڑا دوڑا کر آپؑ کی لاش کو پامال کیا سینہ مبارک کو پاش پاش کر[1] ...
ابن زیاد کے سامنے حاضر ہوئے اور اس سے انعام طلب کیا، ابن زیاد نے پوچھا تم کون ...
اسید بن مالک نے کہا:

نَحْنُ رَضَضْنَا الصَّدْرَ بَعْدَ الظَّهْرِ　　بِكُلِّ يعبُوبٍ شَدِيدِ الاسرِ

اسکے بعد عبید اللہ کے حکم سے انھیں حقیر سا انعام دیا گیا[2] منقول ہے کہ انہوں نے ...
سینہ اور پشت کو پامال کیا تھا[3]

جمّال کا واقعہ

جب امام حسینؑ شہید ہو چکے تو اونٹوں کا ساربان آیا اور جب اس نے آپؑ کے تن کو ...
آپؑ کا کمر بند لینا چاہا آپؑ نے دائیں ہاتھ سے کمر بند پکڑ لیا، جمّال نے آپؑ کا ہاتھ قلم کر دیا اور پھر ...
نے بائیں ہاتھ سے پکڑ لیا، جمّال نے آپؑ کا بایاں ہاتھ قطع کر دیا[4]

---

[1] ہم نے پشت حسینؑ کو پامال کرنے کے بعد قوی ہیکل اور تیز گھوڑوں سے آپؑ کے سینے کو پاش پاش کیا،

[2] اللہوف ص ۵۶،

[3] الامام الحسینؑ و اصحابہ ص ۳۴۷،　[4] اثبات الہداۃ ج ۲ ص ۵۸۸،

... کے زخمی اصحاب

امام حسینؑ کے جو انصار زخمی ہو جانے کی وجہ سے میدان میں گر پڑے تھے اور عمر بن سعد کی فوج سے ...
... وہ درج ذیل ہیں،

(۱) سوار بن حمیر جابری انہیں زخمی ہو جانے کے بعد میدان جنگ سے باہر اٹھا لائے تھے انہوں ...
... بعد انہیں زخموں کے سبب وفات پائی

(۲) ...و بن عبد اللہ یہ بھی زخموں کی وجہ سے میدان جنگ میں گر پڑے تھے انہیں بھی وہاں سے ...
... پہنچا دیا تھا ایک سال بعد انتقال ہوا،

(۳) حسن بن الحسنؑ آپ امام حسنؑ کے بیٹے ہیں، اپنے چچا امام حسینؑ کی طرف سے فوج کوفہ سے ...
... زخمی ہو کر گر پڑے، جب عمر بن سعد کے فوجی سر قلم کرنے کے لئے آئے تو دیکھا کہ زندہ ہیں
... جو کہ ان کی والدہ کے رشتہ داروں میں سے تھا اس نے قتل ہونے سے بچا لیا اور انہیں اپنے ...
... جب علاج کے بعد زخم بھر گئے تو کوفہ سے مدینہ آئے[1]

...دا کی مائیں کربلا میں موجود تھیں

... نے نقل کیا ہے کہ کربلا میں ۹ افراد ایسے شہید ہوئے جن کی مائیں بھی کربلا میں موجود ...

(۱) علی اصغرؑ، ان کی والدہ رباب ہیں

---

[1] ... الحسینؑ ج ۳ ص ۳۱۲،

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas
jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

(۲) عون بن عبداللہ بن جعفر ان کی والدہ زینب کبریٰ ؑ ہیں،

(۳) قاسم بن الحسن ؑ ان کی والدہ رملہ ہیں،

(۴) عبداللہ بن الحسن ؑ ان کی والدہ شلیل بجلی کی بیٹی ہیں،

(۵) عبداللہ بن مسلم ان کی والدہ رقیہ بنت علی ؑ ہیں،

(۶) محمد بن ابی سعید بن عقیل،

(۷) عمرو بن جنادہ دشمنوں سے جنگ کرنے کا حکم انھیں ان کی والدہ نے دیا تھا،

(۸) عبداللہ کلبی، انھیں بھی ، جیسا کہ سید بن طاؤس نے تحریر کیا ہے ، ان کی [illegible]
ترغیب کی تھی،

(۹) علی اکبر ؑ ، ان کی والدہ لیلیٰ ہیں آپ خیمہ میں کھڑی دعا کر رہی تھیں، [illegible]
آیا ہے کہ آپ نے اپنے بیٹے کو شہید ہونے دیکھا ہے، [1]
تنقیح المقال میں مرقوم ہے کہ منجح بھی اپنی والدہ کے ساتھ کربلا آئے تھے [2]

اصحابِ رسول ؐ

سانحہ کربلا میں رسول ؐ کے پانچ اصحاب بھی شہید ہوئے ہیں،

(۱) انس بن الحرث کاہلی تمام مورخین نے تحریر کیا ہے کہ وہ کربلا میں شہید [illegible]

(۲) حبیب بن مظاہر، ابن حجر نے بیان کیا ہے،

(۳) مسلم بن عوسجہ اسدی، محمد بن سعد نے طبقات میں ذکر کیا ہے ۔

[1] ابصار العین ص ۱۳۰،

[2] تنقیح المقال ج ۳ ص ۲۴۷،

[illegible] مرادی کوفہ میں مسلم بن عقیل ؑ کے ساتھ اسی سال کی عمر میں شہید ہوئے،
[illegible] عبداللہ بن یقطر حمیری، امام حسین ؑ کے ہم سن تھے یہ بھی امام حسین ؑ سے قبل کوفہ میں شہید ہوئے [1]

[illegible] کی تعداد

[illegible] تھی ، یہ تعداد بلاذری نے نقل کی ہے وہ لکھتے ہیں: اصحاب و انصار میں سے جو لوگ امام حسین ؑ [illegible] وہ بہتر [2] تھے [2] شیخ مفید نے بھی یہی تعداد بیان کی ہے وہ کہتے ہیں : عاشور کے [illegible] اپنے اصحاب کے ساتھ قتال کیلئے تیار ہوئے اس وقت آپ ؑ کے ساتھ بتیس [3] سوار اور [illegible] اور یہی تعداد ابن اثیر نے اپنی تاریخ میں بیان کی ہے [4] اور یہی تعداد محمد بن جریر طبری [illegible] نقل کی ہے [5] ، یہی قول مشہور ہے ،

[illegible] تھی ، یہ تعداد مسعودی نے نقل کی ہے ، وہ کہتے ہیں : عاشور کے روز کربلا میں شہید ہونے [illegible]

[illegible] تھی ، بعض لوگوں نے روایت کی ہے اس دن جو لوگ شہید ہوئے ان کی تعداد ۶۱ رتھی یہ [illegible] اصحاب و انصار شامل ہوں کہ اہلبیت و بنی ہاشم کے شہداء کو شامل کرنے سے وہی [illegible] والے قول میں بیان ہوگی،

[illegible] تھی ، یہ تعداد سید ابن طاؤس نے نقل کی ہے وہ کہتے ہیں : روایت کی گئی ہے کہ امام حسین ؑ [illegible] اور امام حسین ؑ کو شامل کرنے سے ۷۹ افراد ہو جائیں گے ، یہ تعداد بنی ہاشم کے شہداء کے

[illegible] [2] انساب الاشراف ج ۳ ص ۱۰۵، [3] ارشاد شیخ مفید ج ۲ ص ۹۵،
[illegible] [4] دلائل الامامہ ص ۱۱۱، [5] مروج الذہب ج ۳ ص ۶۱،
[illegible] [6] اثبات الوصیہ ص ۱۲۶، [7] اللہوف ص ۶۰ ۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ساتھ اس تعداد کے مطابق ہو جاتی ہے جو مسعودی نے نقل کی ہے،

(۵) ۸۲ تھی، یہ تعداد مرحوم مجلسی نے محمد بن ابی طالب سے نقل کی ہے ۱؎

(۶) ۱۴۵ تھی، امام باقرؑ سے منقول ہے کہ کربلا میں شہید ہونے والے ۴۵ سوار اور ... تھے ۲؎

جو انصار شہید نہیں ہوئے

امام حسینؑ کے بعض انصار ایسے بھی ہیں جو ان ظالموں کے ہاتھ سے بچ نکلے تھے جو ... معصومین کے خون کے پیاسے تھے۔

(۱) امام زین العابدینؑ، آپ کربلا میں بیمار تھے، شمر آپ کو قتل کرنا چاہتا تھا، زینبؑ ... ہونے سے بچا لیا ۳؎

(۲) امام محمد باقرؑ واقعہ کربلا کے وقت آپؑ بچے تھے آپؑ کی عمر ڈھائی سال سے زیادہ ... ۴؎

(۳) حسن بن الحسنؑ، ان کا واقعہ ہم پہلے بیان کر چکے ہیں کہ زخمی ہو گئے تھے، کوفہ میں ... صحت یاب ہوئے،

(۴) عمر بن الحسنؑ،

۱؎ بحار الانوار ج ۴۵ ص ۴،

۲؎ نفس المہموم ص ۲۴۶، کتاب شفاء الصدور میں شہدائے کربلا کی تعداد کے سلسلے میں کچھ اور اقوال بھی نقل ہوئے ... کتاب مذکور کی ج ۱ ص ۱۸۱ - ۱۸۲ ملاحظہ فرمائیں،

۳؎ المنتظم ابن جوزی ج ۵ ص ۳۴۱،

۴؎ مقتل الحسینؑ مقرم ص ۴۰۵، لیکن قول صحیح کی رو سے امام محمد باقرؑ نے ۵۷ھ میں ولادت پائی تھی اور کربلا میں آپ ۴ سال ...

... بن الحسن اسیروں کے زمرے میں امام حسنؑ کی اولاد میں سے یہ تین افراد بھی اسیر تھے ۱؎

... قاسم بن عبداللہ یہ عبداللہ بن جعفر طیار کے ایک اور فرزند تھے،

... محمد بن عقیل ۲؎

... عقبہ بن سمعان، یہ جناب رباب کے غلام ۳؎ تھے، دشمن کے سپاہی انھیں پکڑ کر عمر بن سعد کے پاس لے گئے عمر بن سعد نے پوچھا کون ہو؟ عقبہ بن سمعان نے کہا: میں مملوک و غلام ہوں، ... آزاد کر دیا گیا ۴؎

... موقع بن ثمامہ اسدی یہ بھی امام حسینؑ کے ساتھ تھے ان کے پاس جتنے تیر تھے وہ سب دشمن پر استعمال کر ڈالے پھر ان کے قبیلہ کے کچھ لوگوں نے آکر انہیں امان دیدی اور وہ ان کے ساتھ چلے گئے جب عبید اللہ نے یہ واقعہ سنا تو اس نے انہیں زارہ میں جلا وطن کر دیا ...

... مسلم بن رباح، یہ امام حسینؑ کے ساتھ رہتا اور آپؑ کی خدمت کرتا تھا جب امام حسینؑ شہید کر دیئے گئے تو اسے رہائی مل گئی کربلا کے بعض وقائع اسی نے بیان کئے ہیں ۵؎

... ضحاک بن عبداللہ، ہم پہلے بھی بیان کر چکے ہیں کہ جو لوگ کربلا میں قتل ہونے سے بچ گئے ان میں سے ایک ضحاک بن عبداللہ ہے اس کا واقعہ تفصیل کے ساتھ بیان ہو چکا ہے،

... امام حسینؑ کے بعد شہید ہوئے

... سوید بن ابی مطاع بیہوش ہو گئے تھے جب ہوش آیا تو امام حسینؑ کی شہادت کی خبر ...

... ۲؎ حیات الامام الحسینؑ ج ۳ ص ۳۰۴،

... بھی امام حسینؑ کی دختر سکینہ کی والدہ ہیں،

... ج ۳ ص ۲۰۵، ۵؎ کامل ابن اثیر ج ۴ ص ۸۰،

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

آپؑ کے بچوں کی فریاد سنی ، انہوں نے پھر جنگ کی اور شہادت سے ہمکنار ہوئے ،

(۳۹) سعد بن الحرث اور ان کے بھائی ابوالحتوف دشمن کی فوج میں تھے جب امام
ہو گئے اور انہوں نے آپؑ کے بچوں کی آہ وزاری سنی تو توبہ کی اور فوج کوفہ پر ٹوٹ پڑے
کہ خود بھی شہید ہو گئے

(۴) محمد بن ابی سعید بن عقیل ، جب امام حسینؑ گھوڑے سے زمین پر آئے اور
آواز بلند ہوئی وہ خیمہ کے دروازہ پر آئے اور لقیط یا ہانی نے انھیں شہید کر دیا[1]

طفلان مسلم

جب امام حسینؑ شہید ہو چکے تو آپؑ کی لشکر گاہ سے دو کمسن بچے اسیر کر کے
کے سامنے لایا گیا اس نے زندان کے داروغہ کو بلایا اور کہا : ان دونوں کو قید میں ڈالدو
اچھا کھانا اور ٹھنڈا پانی نہ دینا اور جہاں تک ہو سکے ان پر سختی کرنا ،

یہ دونوں دن کو روزہ رکھتے تھے اور رات کو انھیں جَو کی روٹی اور ایک کوزہ
طرح ایک سال گذر گیا ، ان میں سے ایک نے دوسرے سے کہا بھائی عرصہ ہو گیا کہ
عمر برباد اور صحت خراب ہو رہی ہے آج رات کو جب داروغہ آئے گا ہم اپنا تعارف کرائیں
رحم آ جائے اور ہمیں آزاد کر دے ،

رات کو زندان کا بوڑھا داروغہ روٹی اور پانی لیکر آیا ، چھوٹے بھائی نے
کیا آپ محمدؐ سے واقف ہیں ؟

---

1. ابصار العین ص ۱۲۹ ،
2. جیسا کہ اس عبارت سے ظاہر ہے یہ دونوں بچے امام حسینؑ کے ساتھ تھے ، لیکن قزوینی نے روضۃ
دونوں بچے اپنے والد مسلمؑ کے ہمراہ کوفہ آئے تھے ، انھیں عبیداللہ ابن زیاد نے گرفتار کر کے قید کر دیا تھا ،

اس نے کہا : ان سے کیوں نہیں واقف ہوں گا کہ وہ میرے رسولؐ ہیں ،

بچے نے کہا : جعفر بن ابی طالب کو بھی پہچانتے ہو ؟

اس نے کہا : جعفر کو کیوں نہیں پہچانوں گا وہ رسولؐ کے چچا زاد بھائی ہیں ،

بچے نے کہا : ہم آپ کے رسولؐ کے خاندان سے ہیں اور مسلم بن عقیلؑ کے بیٹے ہیں ایک سال سے
ہم یہاں قید ہیں اور قید میں ہم پر سختی کرتے ہو ،

ان کے بوڑھے داروغہ کو بہت افسوس ہوا اور بچوں پر جو سختی کی تھی اس کی تلافی کیلئے ان کے
اور کہنے لگا : اے عترت رسولؐ میں تمہارے پر قربان ، زندان کا دروازہ کھلا ہوا ہے جدھر چاہو
انھیں دو جو کی روٹی اور ایک کوزہ پانی دیا اور ، فرار کرنے کی راہ بتاتے ہوئے کہا : رات میں
اور دن میں مخفی رہنا تاکہ خدا تمہاری نجات کے اسباب فراہم کرے ،

دونوں بچے قید سے باہر آئے ایک بوڑھی عورت کے دروازہ پر پہونچے اور اس سے کہا : ہم دو
بچے ہیں آج کی شب ہمیں بطور مہمان ٹھہرا لیجئے صبح ہوتے ہی چلے جائیں گے ،

بوڑھی عورت نے کہا : میرے پیارو ! تم کون ہو ، ہر پھول سے زیادہ معطر ہو ،

بچوں نے کہا : ہم رسولؐ کے خاندان سے ہیں ، عبیداللہ بن زیاد کے قیدخانہ سے بھاگے ہیں ،

بوڑھی عورت نے کہا : میرے پیارو میرا داماد ایک بدکار آدمی ہے جو واقعہ کربلا میں ابن زیاد کی
... ڈرتی ہوں کہ تمہیں پہچان کر قتل نہ کر دے ،

بچوں نے کہا : ہم صرف آج کی رات آپ کے پاس رہیں گے ، صبح چلے جائیں گے ،

عورت ان کے لئے کھانا لائی دونوں نے کھانا کھایا اور سو گئے نصف رات گذری تھی کہ اس
... دروازہ کھٹکھٹایا ،

عورت نے پوچھا کون ؟

اس نے کہا : تیرا داماد ،

عورت نے کہا : اتنی دیر سے کیوں آئے ہو ؟

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas
jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

داماد نے کہا: وائے ہو تجھ پر جلدی دروازہ کھول کہ تھکن سے مر رہا ہوں،

عورت نے پوچھا: کیا کوئی حادثہ پیش آیا ہے؟

اس نے کہا عبیداللہ کے قید سے دو بچے فرار ہو گئے ہیں اور امیر نے یہ اعلان کیا ہے کہ ان میں سے کسی ایک کا سر لائے گا اسے ہزار درہم انعام دیا جائے گا اور دونوں کے سر لانے والے کو دو ہزار دیئے جائیں گے، میں نے انھیں کافی تلاش کیا مگر افسوس کہ کامیاب نہیں ہو سکا،

عورت نے کہا: خدا کے رسولؐ سے شرم کر کہ روز قیامت تیرے دشمن ہوں گے۔

اس نے کہا: کیا کہتی ہو؟ دنیا حاصل کرنا چاہیئے،

عورت نے کہا: جس دنیا سے آخرت حاصل نہ ہوتی ہو اس کا کیا فائدہ،

اس نے کہا: تم ان کی طرفداری کر رہی ہو، لگتا ہے کہ تمہیں ان کی خبر ہے، تمہیں امیر کے ... لے جاؤں گا،

عورت نے کہا: امیر مجھ جیسی بوڑھی عورت سے جو کہ بیابان کے ایک گوشہ میں زندگی گذار ... لے گا؟

اس نے کہا: دروازہ کھولو! تاکہ رات بھر آرام کر کے صبح ان کی تلاش میں نکلوں،

عورت نے اس کے لیئے دروازہ کھول دیا، وہ گھر میں داخل ہوا کھانا کھا کر سو گیا آدھی رات ... ان دونوں بچوں کی آواز اس کے کان میں پہنچی، اپنی جگہ سے اٹھا اور اندھیرے میں انہیں ڈھو... جب نزدیک پہونچا تو بچوں نے پوچھا تم کون ہو؟ اس نے کہا: گھر کا مالک: تم کون ہو؟

چھوٹا بھائی جو پہلے بیدار ہو گیا تھا اس نے اپنے بڑے بھائی کو جگایا اور کہا: جس ... تھے وہی ہمیں ڈھونڈ رہا ہے، اس کے بعد اس سے کہا: اگر ہم سچ بتا دیں تو کیا ہمیں امان ...

اس نے کہا: ہاں،

بچوں نے کہا: ایسی امان جس کو خدا اور اس کا رسولؐ محترم سمجھتے ہیں،

اس نے کہا: ہاں،

بچوں نے کہا: اپنی امان پر خدا و رسولؐ کو گواہ قرار دیتے ہو؟

اس نے کہا: ہاں،

بچوں نے کہا: ہم تیرے رسولؐ کی عترت ہیں عبیداللہ کے قید خانہ سے نکلے ہیں،

اس نے خوش ہو کر کہا: موت سے بھاگے تھے اور موت کے منھ میں آگئے، شکر ہے اس خدا ... ہاتھوں تمہیں اسیر کرایا، پھر دونوں یتیموں کو مضبوط باندھ دیا تاکہ فرار نہ کر سکیں،

صبح سویرے اس نے اپنے کالے غلام "فلیح" کو آواز دی اور کہا: ان دونوں کے سر قلم کر کے ... تاکہ انہیں میں عبیداللہ بن زیاد کے پاس لے جاؤں اور اس سے انعام پاؤں،

غلام نے تلوار اٹھائی اور انہیں آگے آگے لے چلا تاکہ انہیں فرات کے کنارے شہید کرے جب ... کل گئے تو ان میں سے ایک نے کہا: اے غلام تو رسولؐ کے موذن بلال سے مشابہ ہے!

اس نے کہا: مجھے تمہاری گردن مارنے کا حکم دیا گیا ہے تم کون ہو؟

بچوں نے کہا: ہم رسولؐ کے خاندان سے ہیں، جان کے خوف سے قید خانہ سے نکلے تھے، اس ... مہمان کے طور پر اپنے گھر میں ٹھہرایا تھا اور اب اس کا داماد ہمیں قتل کرنا چاہتا ہے،

اس کالے غلام نے ان کے ہاتھ پاؤں کو بوسہ دیا اور کہا: اے عترت رسولؐ تم پر میں قربان، اس کے ... تلوار پھینک دی اور فرات میں کود کر فرار ہو گیا اور اپنے آقا کو جواب دیا کہ میں تمہارے فرمان کی اطاعت ... کروں گا جب تک فرمان خدا کے تحت رہو گے اور جب خدا کے حکم کی نافرمانی کرو گے تو میں ... کروں گا،

اس شخص نے اس واقعہ کے بعد اپنے بیٹے کو بلایا اور کہا: میں تمہاری آسائش و آرام کے اسباب ... طریقہ سے فراہم کرتا ہوں اور تمہاری دنیا آباد کروں گا فوراً ان دونوں کے سر قلم کر کے میرے ... میں عبیداللہ بن زیاد کے پاس لے جاؤں اور انعام پاؤں، اس کے بیٹے نے تلوار اٹھائی ... کی طرف چلا، ان میں سے ایک نے کہا: اے جوان میں ڈرتا ہوں کہ تو عذاب ... ہو جائے،

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اس نے کہا: تم کون ہو؟

بچوں نے کہا: ہم تیرے رسول محمدؐ کی عترت ہیں، تیرا باپ ہمیں قتل کرنا چاہتا ہے

اس آگاہی کے بعد لڑکے نے انھیں بوسہ دیا اور کالے غلام کی طرح تلوار دور پھینک کر

خود فرات میں کود گیا،

باپ نے چلّا کر کہا: تو نے بھی نافرمانی کی؟ اس نے کہا: خدا کا فرمان تیرے فرمان

اس شخص نے کہا: میرے سوا انہیں کوئی قتل نہیں کر سکتا یہ کہکر تلوار اٹھائی بچوں کو

کنارے لے گیا، تیغ کھینچی بچوں نے جب اس کی برہنہ تلوار دیکھی تو رونے لگے اور کہا:

اے شخص ہمیں بازار میں لے جاکر بیچ دے اور روز قیامت رسولؐ کو اپنا دشمن نہ بنا

اس نے کہا: تمہارے سر ابن زیاد کے پاس لے جاؤں گا اور انعام پاؤں گا،

بچوں نے کہا: رسولؐ سے جو ہماری قرابت ہے تو اس سے چشم پوشی کر رہا ہے،

اس نے کہا: تمہارا رسولؐ سے رشتہ نہیں ہے،

بچوں نے کہا: ہمیں عبید اللہ کے پاس لے چل تاکہ وہ خود ہمارے بارے میں فیصلہ کرے

اس نے کہا: میں تمہارا خون بہا کر اس کا تقرب حاصل کرنا چاہتا ہوں،

بچوں نے کہا: ہمارے بچپنے پر رحم کر،

اس نے کہا: خدا نے ہمارے دل میں رحم پیدا نہیں کیا ہے،

بچوں نے کہا: ہمیں چند رکعت نماز پڑھ لینے دے،

اس نے کہا: اس کا کوئی فائدہ نہ ہوگا، پڑھو،

بچوں نے چار رکعت نماز پڑھی، آسمان کی طرف دیکھا اور فریاد کی یا حی یا حکیم

ہمارے اور اس شخص کے درمیان حق کے ساتھ حکم کر دے [1]

---

[1] منتخب سے منقول ہے کہ جب اس شخص نے ان دونوں بچوں کو قتل کرنا چاہا تو اس کی بیوی آئی اور کہا: ان دونوں یتیم بچوں سے درگزر کر اور جو مال

ہے وہ خدا سے طلب کر خدا تمہیں عبید اللہ کے انعام کے عوض کئی برابر عطا کرے گا لیکن اس نے کچھ نہ سنا، ریاض الاحزان ص ۷۔

اس کے بعد اس شخص نے بڑے بھائی کا سر قلم کیا اور سر ایک کپڑے پر رکھ دیا، چھوٹا بھائی
خون میں لوٹ گیا اور اس شخص سے کہا: میں چاہتا ہوں کہ رسولؐ سے اس حال میں ملاقات کروں
کہ خون میں آلودہ ہوں،

اس شخص نے کہا: کوئی بات نہیں ہے تمہیں بھی ان کے پاس پہونچاؤں گا اور اسے بھی قتل کر دیا
اس کا سر بھی کپڑے پر رکھ دیا اور دونوں کے بدن فرات میں ڈالدیئے اور سر ابن زیاد کے پاس لے گیا،
ابن زیاد تخت پر بیٹھا تھا اس کے ہاتھوں میں خیزرانی عصا تھا، جب اس نے اس کے سامنے
رکھا ابن زیاد ان کے سر دیکھتے ہی تین بار اٹھا اور تین بار بیٹھا اور کہا: وائے ہو تجھ پر تو نے
انہیں کہاں پایا:

اس نے کہا: میری ایک رشتہ دار بڑھیا نے انھیں اپنے یہاں مہمان ٹھہرایا تھا،

ابن زیاد نے کہا: تو نے اس طرح مہمانوں کی میزبانی کی ہے؟

پھر اس سے پوچھا: قتل ہونے سے پہلے انہوں نے تجھ سے کچھ کہا تھا؟

اس شخص نے سارا واقعہ سنایا

ابن زیاد نے کہا: میرے پاس انھیں زندہ کیوں نہیں لایا، تاکہ میں تجھے چار ہزار درہم انعام دیتا
اس نے کہا: میری سمجھ میں اس کے علاوہ اور کوئی بات نہ آئی کہ ان کے خون کے ذریعہ آپ کا تقرب
حاصل کروں،

ابن زیاد نے کہا: انہوں نے آخری بات کیا کہی تھی؟

اس نے کہا: آسمان کی طرف ہاتھ اٹھا کر کہا تھا: یا حی یا حکیم یا احکم الحاکمین، ہمارے
اور اس کے درمیان حق کے ساتھ حکم فرما،

ابن زیاد نے کہا: خدا نے تیرے اور ان کے درمیان حق کے ساتھ حکم کر دیا،
اس کے بعد ابن زیاد نے حاضرین کو مخاطب کر کے کہا: کون ہے جو اس نابکار کا قصہ تمام کرے،
ایک شامی اپنی جگہ سے اٹھا اور کہا: میں [1]

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

عبیداللہ نے کہا: اس شخص کو اسی جگہ لے جاکر قتل کرو جہاں اس نے ان بچوں کو ... اس کے خون کا ان کے خون سے مخلوط نہ ہو جائے اور اس کا سر میرے پاس لانا،

اس شامی نے حکم کی تعمیل کی اور ابن زیاد کے حکم کے مطابق اسے فرات کے کنارے ... کی سزا دی اور سر ابن زیاد کے پاس لے گیا،

لکھا ہے کہ اس کا سر نیزہ پر چڑھا کر گلی کوچوں میں پھرایا گیا اور بچوں نے اس ... اور کہا: یہ عترت رسول ص کا قاتل ہے [۱]

دشمن کا نقصان

دشمن نے بہت نقصان اٹھایا تھا، امام حسین ع کے انصار نے کم ہونے کے باوجود ... پراکندہ کر دیا اور اس پر ایسی کاری ضرب لگائی کہ بعض مورخین نے لکھا ہے کہ کوفہ میں ... نہ تھا جس سے نالہ و شیون کی آواز نہ آرہی ہو، بعض مقاتل میں لکھا ہے کہ عمر بن سعد کے ... فوجی ہلاک ہوئے تھے [۲]

البتہ امام حسین ع اور آپ ع کے بیٹوں، بھائی، بھتیجوں، دیگر عزیزوں اور اصحاب کی ... و فداکاری کے لحاظ سے اس تعداد میں مبالغہ محسوس نہیں ہوتا، مثلاً صرف امام حسین ع ... کو قتل کیا تھا [۳]

---

[۱] منتخب میں اس شخص کا نام نادر اور بعض نے مقاتل لکھا ہے اور اسے دوستدار اہلبیت ع بتایا ہے ...

[۲] امالی شیخ صدوق مجلس ۱۹ حدیث ۲،

[۳] حیاۃ الامام الحسین ع ج ۳ ص ۲۱۵،

[۴] مناقب ابن شہر آشوب ج ۴ ص ۱۱۰،

... طرح جب حضرت عباس بن علی ع نے تنہا حملہ کیا تھا اس وقت گھاٹ کو روکے ہوئے ... تھے آپ ع نے ان کی صفوں کو چیر دیا، بہت سوں کو خاک و خون میں غلطاں کیا [۱] اور ... سے پہلے آپ ع نے جن کو تہ تیغ کیا تھا ان کی تعداد "روایات کے مطابق" اسی ہے [۲] ... میں دشمن کے لشکر میں کھلبلی مچی ہوئی تھی، آپ ع نے تشنہ لب ہونے کے باوجود ایک سو ... کیا تھا، بعض نے لکھا ہے کہ آپ نے دو سو کو تہ تیغ کیا تھا [۳] اسی طرح امام حسین ع کے ... اور اصحاب نے داد شجاعت دی تھی،

... شہادت امام ع کی عمر

... ہے کہ شہادت کے وقت آپ کی عمر ۵۸ سال تھی، سات سال اپنے جد رسول ص کے سایہ میں ... اپنے والد امیرالمومنین ع کے ساتھ اور دس سال اپنے بھائی امام حسن ع کے ہمراہ اور بھائی کے ... امامت کا زمانہ گیارہ سال ہے [۵]

... ص ۲۶۸،

... ص ۱۸۱،

[۳] مقتل الحسین ع مقرم ص ۲۵۹،

... ص ۱۰۹،

... ص ۱۳۹۰، انساب الاشراف ج ۳ ص ۲۱۹، آپ ع کی عمر کے بارے میں دیگر اقوال بھی ہیں کہ ان میں سے بعض ... کیا جاتا ہے، مسعودی کہتے ہیں وقت شہادت امام حسین ع کی عمر ۵۵ سال تھی، مروج الذہب ج ۳ ص ۶۷، طبری کہتے ... امام حسین ع کی عمر ۵۷ سال تھی، دلائل الامامہ ص ۷۱، ابن جوزی کہتے ہیں امام حسین ع روز عاشورہ، کہ جمعہ کے دن ۶۱ھ ... وقت آپ ع کی عمر ۵۶ سال اور پانچ ماہ تھی، صفۃ الصفوۃ ج ۱ ص ۳۸۷، ابو الفرج اصفہانی نے بھی آپ ع کی عمر ۵۶ ... تحریر کی ہے، مقاتل الطالبیین ص ۷۸.

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

سر مقدس

عمر بن سعد نے آپؑ کے سر مقدس کو عاشورہ ہی کے روز خولی بن یزید اصبحی اور [illegible]
کے ذریعہ عبید اللہ بن زیاد کے پاس بھجدیا تھا[1] خولی بن یزید سر مقدس لیکر کوفہ آیا اور [illegible]
گیا چونکہ محل کا دروازہ بند تھا اس لیئے اپنے گھر آگیا اور سر کو ایک طشت کے نیچے رکھ [illegible]

ہشام کہتا ہے: میرے باپ نے مجھ سے "نوار بنت مالک" خولی کی بیوی [illegible]
کیا ہے اس نے کہا: میں نے رات کو دیکھا کہ خولی کوئی چیز لایا ہے اور اسے طشت کے نیچے چھپا [illegible]
نے پوچھا یہ کیا ہے؟

اس نے کہا تمہارے لیئے ایک چیز لایا ہوں کہ اب تمہیں کسی چیز کی ضرورت نہیں [illegible]
ہے،

نوار نے کہا: میں نے اس سے کہا: وائے ہو تجھ پر! لوگ اپنے گھر سونا چاندی [illegible]
تو دختر رسولؐ کے بیٹے کا سر لایا ہے، خدا کی قسم میں اس گھر میں تمہارے ساتھ زندگی نہیں گ[illegible]
یہ کہکر میں بستر سے اٹھی، صحن میں گئی، خدا کی قسم میں نے آسمان سے طشت تک ایک نور کا [illegible]
ایک سفید پرندہ دیکھا جو صبح تک اس سر کے گرد گھومتا رہا صبح ہوئی تو خولی سر کو [illegible]
کے پاس لے گیا[2]

---

[1] الملہوف ص ۶۰،

[2] تاریخ طبری ج ۵ ص ۴۵۵، بعض مورخین نے لکھا ہے بشر بن مالک امام حسینؑ کا سر عبید اللہ [illegible]
اور اس کے سامنے سر رکھ کر کہا تھا: املا رکابی فضۃ و ذھبا، فقد قتلت الملک المحجبا، ترجمہ [illegible]
برابر سونا اور چاندی عطا کر میں نے عظیم الشان بادشاہ کو قتل کیا ہے یہ سنکر ابن زیاد کو غصہ آگیا اور کہا: اگر تجھ [illegible]
میں تو انہیں قتل کیوں کیا ہے؟ خدا کی قسم تجھے کچھ نہیں دوں گا یہ کہکر اس کی گردن اڑا دی، کشف الغمہ ج ۲ ص ۲۳۲

[illegible] تقسیم

[illegible] بن سعد نے کہا: حسینؑ کے دیگر اصحاب و انصار کے سر تن سے جدا کیئے جائیں اور خاک
[illegible] کیا جائے ان ۷۲ سروں کو شمر بن ذی الجوشن، قیس بن اشعث، اور عمرو بن حجاج کے ساتھ
[illegible]

[illegible] روایت کی گئی ہے کہ قبائل نے ان سروں کو آپس میں تقسیم کر لیا تھا،
[illegible] کندہ کو جس کا سردار قیس بن اشعث تھا، ۱۳ سر،
[illegible] ہوازن کو شمر بن ذی الجوشن کی سرکردگی میں ۱۲ سر،
[illegible] تمیم کو سترہ سر،
[illegible] بنی اسد کو ۱۶ سر،
[illegible] مذحج کو سات سر،
[illegible] ال لوگوں کو ۱۳ سر دیئے گئے تھے[2]

[illegible] سفر

[illegible] حسینؑ کی شہادت کے بعد عمر بن سعد دو روز تک کربلا میں رہا اور پھر کوفہ کی طرف چلا گیا
[illegible] کی بیٹیوں، بہنوں اور بچوں کو اپنے ساتھ کوفہ لے گیا، امام زین العابدینؑ ابھی تک مریض

[illegible] ج ۲ ص ۱۱۳،
[illegible]
[illegible] ج ۴ ص ۸۰،

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

یہ بھی منقول ہے کہ عمر بن سعد نے روز عاشورہ اور گیارہ محرم کو دوپہر [illegible] اپنے کشتوں کو جمع کیا ان کی نماز جنازہ پڑھی، دفن کیا اور حسینؑ اور آپؑ کے اصحاب [illegible] بے گور و کفن چھوڑ دیا، پھر حمید بن بکیر احمر کو حکم دیا کہ فوج کے درمیان کوفہ کی [illegible] اعلان کر دے [1]

اسیروں کی تعداد

ہم نے مقتل کی کتابوں اور مصادر کی چھان بین کی ہے لیکن ہمیں قطعی طور پر [illegible] کے ہمراہ بنی ہاشم اور غیر بنی ہاشم کے کتنے بچے اور عورتیں کربلا آئی تھیں اور امام حسینؑ [illegible] جو اسیر ہو کر کوفہ گئے ان کی تعداد کتنی تھی، جن بنی ہاشم اور غیر بنی ہاشم کے اسیروں کے [illegible] مصادر سے دستیاب ہوئے ہیں وہ درج ذیل ہیں،

بنی ہاشم کے قیدی مرد

(۱) علی بن الحسینؑ، زین العابدینؑ

(۲) امام محمد بن علی بن الحسینؑ، [2]

(۳) حسن بن الحسنؑ، [3]

(۴) محمد الاصغر بن علی بن ابی طالبؑ، ایک قول کی بنا پر [4]،

---

[1] نفس المہموم ص ۳۸۵، تاریخ کامل ابن اثیر ج ۴ ص ۸۱، پر مرقوم ہے کہ عمر بن سعد امام حسینؑ کی شہادت [illegible] اور پھر کوفہ چلا گیا، [2] العقد الفرید ج ۴ ص ۱۷۱، [3] مناقب ابن شہر آشوب [illegible]

[4] مناقب ابن شہر آشوب ج ۴ ص ۱۱۳،

[illegible] الحسنؑ بن علی بن ابی طالبؑ [1]

[illegible] الحسنؑ بن علی بن ابی طالبؑ [2]

[illegible] عقیلؑ کے بیٹے،

[illegible] عقیلؑ کے دوسرے دو بیٹے [3]

[illegible] عورتیں

[illegible] زینب کبریٰؑ بنت امیر المومنینؑ آپ اپنے بھائی امام حسینؑ کے ہمراہ کربلا آئی تھیں [illegible] وہاں سے دوسرے اسیروں کے ساتھ شام گئیں [4]

[illegible] ، زینب صغریٰؑ اپنے بھائی حسینؑ کے ساتھ کربلا آئیں اور حضرت سجادؑ کے [illegible] شام اور وہاں سے مدینہ گئیں [5]،

[illegible] بنت امیر المومنینؑ [6]،

[illegible] بنت الحسینؑ [7]،

[illegible] بنت الحسینؑ [8]

[illegible] ص ۱۱۹،

[illegible] ص ۱۹ حدیث ۲، اس حدیث میں ان دونوں بچوں کے نام کا ذکر نہیں ہوا ہے لیکن مرحوم مقرم نے کتاب " [illegible] الاحزان میں نقل کیا ہے کہ ان کے نام محمد و ابراہیم تھے،

[illegible] ص ۱۹۱،

[illegible]

[illegible] ۸۸، [8] نفس المہموم ص ۴۵۶،

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

(۶) رباب بنت امرالقیس، زوجہ امام حسینؑ [۱]

(۷) رقیہ بنت الحسینؑ [۲]

(۸) رقیہ زوجہ مسلم بن عقیلؑ [۳]،

(۹) دختر مسلم بن عقیلؑ [۴]،

(۱۰) خوصاء، جوکہ ام الشغر کے نام سے مشہور ہیں، عقیل کی زوجہ اور جعفر بن [illegible] اپنے بیٹے کے ساتھ کربلا آئی تھیں [۳]

(۱۱) ام کلثوم صغریٰ، عبداللہ بن جعفر اور زینب کبریٰ کی بیٹی ہیں اپنے شوہر [illegible] کے ساتھ کربلا آئی تھیں، ان کے شوہر کربلا میں شہید ہوئے [۴]،

(۱۲) رملہ حضرت قاسم بن حسنؑ کی والدہ ہیں [۵]،

(۱۳) شہر بانو یہ امام زین العابدینؑ کی والدہ نہیں ہیں بلکہ ایک اور [illegible] میں امام حسینؑ کے ہاتھوں پر ہانی بن ثبیت کے تیر سے شہید ہوا [illegible]

(۱۴) لیلیٰ بنت مسعود بن خالد تمیمی، عبداللہ اصغر کی والدہ ہیں یہ بھی کربلا [illegible] یہ علی اکبرؑ کی والدہ نہیں ہیں بلکہ امیر المومنینؑ کی زوجہ ہیں،

(۱۵) فاطمہ بنت حسنؑ امام محمد باقرؑ کی والدہ ہیں، امام زین العابدینؑ کے [illegible] اور اسیروں کے قافلہ کے ساتھ شام گئیں [۵]،

---

۱ نفس المہموم ص ۴۵۷، ۲ ریاحین الشریعہ ج ۴ ص ۲۵۵
۳ ریاحین الشریعہ ج ۳ ص ۳۱۷، ۴ تنقیح المقال ج ۲ ص ۴۴
۵ ابصار العین ص ۱۳۰،
۶ ریاحین الشریعہ ج ۳ ص ۳۰۹،
۷ ریاحین الشریعہ ج ۳ ص ۳۰۸، ۸ ریاحین الشریعہ ج ۳ ص ۱۵

[illegible] کی اسیر عورتیں

[illegible]یہ، امام زین العابدینؑ کی خدمتگار تھی، اپنے بیٹے منجح کے ساتھ کربلا آئی، منجح درجہ شہادت پر فائز ہوئے، [۱]

[illegible] عبداللہ بن عمیر کلبی کی زوجہ، اپنے شوہر کے ہمراہ کربلا آئی، شوہر کو اہلبیتؑ سے دفاع کرنے کی ترغیب دلاتی رہی، عبداللہ انہیں واپس لوٹانا چاہتے تھے، لیکن اس نے قبول نہ کیا، امام حسینؑ نے خیمہ میں واپس بھیج دیا [۲]،

[illegible] فکیہہ قارب بن عبداللہ بن اریقط، کی والدہ، قارب اپنی والدہ، جوکہ امام حسینؑ کی زوجہ رباب کی خادمہ تھی، کے ساتھ مکہ اور وہاں سے کربلا آئے، حملہ اولیٰ میں شہید ہوئے

[illegible] بحریہ بنت مسعود خزرجی اپنے شوہر جنادہ بن کعب اور اپنے بیٹے عمرو بن جنادہ کے ساتھ کربلا آئی شوہر و فرزند دونوں شہید ہوئے [۳]

[illegible] مسلم بن عوسجہ اسدی کی کنیز جوکہ مسلم بن عوسجہ کی شہادت کے بعد بین کرتی تھی، یا ابن عوسجاہ یا سیداہ [۵] بعض نے انھیں ام خلف اور زوجہ مسلم بن عوسجہ لکھا ہے [۶]

[illegible] فضہ، بعض روایات میں ملتا ہے کہ کربلا میں یہ بھی موجود تھیں [۷]

[illegible] ۳ ر ۲۴۷، ریاحین الشریعہ ۳ ر ۳۱۸،
[illegible] ۳ ر ۲۰۱ ۳ تنقیح المقال ج ۲ ص ۱۸،
[illegible] ص ۳۴۷،
[illegible] ص ۲۷۵،
[illegible] الشریعہ ج ۳ ص ۳۰۵، ۷ کافی ج ۱ ص ۴۶۵،

Presented by: Rana Jabir Abbas
jabir.abbas@yahoo.com
Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اسیروں کی یہ تعداد مجھے مصادر میں ملی ہے، ممکن ہے اسیروں کی تعداد اس سے زیادہ
ارباب مقاتل نے بیان نہیں کی ہے اس کی دلیل یہ ہے کہ ہم نے بنی ہاشم کے اسیر ہو...
مردوں کی تعداد آٹھ تحریر کی ہے جبکہ عبد ربہ نے نقل کیا ہے کہ بنی ہاشم کے بارہ نوجوانوں اسیر...
یہاں اس بات کی وضاحت کر دینا ضروری ہے کہ اسیروں کے درمیان ہمیں غیر بنی ہاشم...
مصادر میں نہیں ملا ہے صرف مرقع بن ثمامہ اسدی ایسے ہیں کہ فوج کوفہ سے جنگ کے درمیان...
تیر ختم ہو گئے تھے اور انھیں گرفتار کر کے عمر بن سعد کے پاس لے جایا گیا، فوج کوفہ میں ان کی...
نے قتل ہونے سے بچا لیا، لیکن انھیں اسیروں کے ساتھ کوفہ لائے اور عبید اللہ نے انہیں ...
کر دیا [2]

منقول ہے کہ جب اسیروں کو کوفہ لایا گیا تو بنی ہاشم کی عورتوں کے علاوہ قیدیوں کی...
عبید اللہ بن زیاد کے پاس گئے اور ان کی رہائی کا تقاضا کیا، اس نے ان کی رہائی کا حکم دیدیا...
کے اسیروں کو شام روانہ کر دیا [3]

اسیروں کا قافلہ

عمر بن سعد حسینؑ کے پسماندگان کو ساتھ لیکر چلنے کیلئے تیار ہوا، انھیں اونٹوں پر سوار...
والے اس رنج و مصیبت اور دل پر عزیزوں کا داغ لیکر سرزمین کربلا سے چلے،
امام حسینؑ کی بہنوں، بچوں، دیگر اہلبیت و انصار میں سے بعض کے بیوی بچوں کو...
پر سوار کیا جبکہ ان کے سروں پر چادر نہ تھی، عترت رسولؐ کی حرمت کا خیال نہ کیا گیا اور انہیں...
قیدی بنا کر لے چلے اس سلسلے میں حریم خدا کا بھی لحاظ نہ کیا اس مقام پر شاعر کہتا ہے:

۱۔ العقد الفرید ج ۴ ص ۱۷۱،
۲۔ کامل ابن اثیر ج ۴ ص ۸۰، ۳۔ ابصار العین ص ۱۳۳،

...علی المَبْعُوثِ مِنْ آلِ هاشِمٍ وَيُغْزىٰ بَنُوهُ إِنَّ ذا لَعَجِيبُ (۱)

...شاعر کہتا ہے:

...أُمَّةٌ قَتَلَتْ حُسَيْناً شَفاعَةَ جَدِّهِ يَوْمَ الحِسابِ (۲)(۳)

...

...روانگی کے وقت بی بیوں نے عمر بن سعد سے کہا: تمہیں خدا کی قسم ہمیں ہمارے مقتولوں کی
...لے چلو،
...اسیروں نے شہیدوں کا ٹکڑے ٹکڑے بدن دیکھا تو نالہ و شیون کی آواز بلند کی اور منھ پر
...
...لوگوں نے نقل کیا ہے کہ بنی امیہ نے امام حسینؑ اور ان کے اصحاب کی لاشوں کو زمین پر
...عورتوں کو آل رسولؐ کے شہداء کی طرف سے لے گئے، جب ام کلثوم نے اپنے بھائی
...کو خاک و خون میں غلطاں بے کفن زمین پر پڑا دیکھا تو خود کو اونٹ سے زمین پر گرا دیا
...لپٹ گئیں [5]
...قیس تمیمی کہتے: میں ان عورتوں کو دیکھ رہا تھا جب انھیں ان عزیزوں کی لاشوں کی طرف
...کہرام بپا ہو گیا، میں ہر چیز فراموش کر سکتا ہوں لیکن زینب بنت فاطمہؑ کے وہ کلمات

...ہاشم میں سے ہیں، درود بھیجتے ہیں اور ان کی اولاد کو قتل کرتے ہیں، تعجب ہے!!
...کو قتل کیا ہے وہ روز قیامت ان کے جد کی شفاعت کی امید بھی رکھتی ہے!!

...۵۔ مقتل الحسینؑ مقرم ص ۳۹۶،

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

میں کبھی نہیں بھول سکتا ہا

جو اپنے بھائی حسینؑ کی لاش پر لب پر لائی تھیں، خدا کی قسم زینب کی بیقراری نے دشمن کو بھی رونے پر مجبور کر دیا تھا ہے

زینب کبریٰ کے سخن

① زینب نے اپنے بھائی کی لاش کو اپنے دونوں ہاتھوں پر اٹھا کر آسمان کی طرف کہا: «اِلٰهِي تَقَبَّلْ مِنَّا هٰذَا الْقُرْبَانَ».

اے اللہ ہماری یہ قربانی قبول فرما ہے

② يا مُحَمَّدَاهُ! صَلّىٰ عَلَيْكَ مَلائِكَةُ السَّماءِ! هٰذا الْحُسَيْنُ بِالْعَراءِ، مُرَمَّلٌ بِالدِّماءِ، مُقَطَّعُ الأَعْضاءِ، وَبَناتُكَ سَبايا وَذُرِّيَّتُكَ مُقَتَّلَةٌ. تسفى عَلَيْها الصَّبا ... عدو وصديق ہے

اے اللہ کے رسولؐ! زمین و آسمان کے فرشتے آپؐ پر درود بھیجتے ہیں جن کے اعضاء کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا گیا ہے سر تن سے جدا کر دیا گیا ہے، یہ جس کا بدن صحرا میں پڑا ہے جس پر ہوا خاک ڈال رہی ہے، جس سے ... رہا ہے،

---

۱ تظلم الزہرا ص ۱۵۵، ریاض الاحزان ص ۱۴۲،
۲ نفس المہموم ص ۲۸۶،
۳ کامل ابن اثیر ج ۴ ص ۸۱، الملہوف ص ۵۷،
۴ مقتل الحسینؑ مقرم ص ۳۰۷، ۵ کامل ابن اثیر ج ۴ ص ۸۱،

اس کے بعد اپنی والدہ کو مخاطب کر کے کہا:

اے اماں: اے دختر خیر البشر صحرائے کربلا پر ایک نظر ڈالئے اور اپنے لخت جگر کو دیکھئے کہ ان کا سر دشمنوں کے نیزہ پر اور ان کا بدن خاک و خون میں غلطاں ہے، اس صحرا میں آپؐ کا فرزند خاک پر پڑا ہے، اپنی بیٹیوں کو دیکھئے ان کے خیمے جلا دیئے گئے، انھیں بے کجاوہ اونٹوں پر سوار کیا گیا اور قیدی بنایا گیا ہے ہم آپؐ کی اولاد ہیں جو غربت میں گرفتار ہیں ا

پھر اشک فشانی کرتے ہوئے سید الشہداء کی لاش کو مخاطب کر کے کہا:

بِأَبِي مَنْ أَضْحىٰ عَسْكَرُهُ فِي يَوْمِ الاِثْنَيْنِ نَهْباً، بِأَبِي مَنْ فِسْطاطُهُ مُقَطَّعُ الْعُرىٰ، بِأَبِي مَنْ لا غائِبٌ فَيُرْتَجىٰ وَلا جَرِيحٌ فَيُداوىٰ، بِأَبِي مَنْ نَفْسِي لَهُ الْفِداء، بِأَبِي الْمَهْمُومُ حَتّىٰ قَضىٰ، بِأَبِي الْعَطْشانُ حَتّىٰ مَضىٰ، بِأَبِي مَنْ شَيْبَتُهُ تَقْطُرُ بِالدِّماء، بِأَبِي مَنْ جَدُّهُ رَسُولُ إِلٰهِ السَّماء، بِأَبِي مَنْ هُوَ سِبْطُ نَبِيِّ الْهُدىٰ، بِأَبِي مُحَمَّدٌ الْمُصْطَفىٰ، بِأَبِي خَدِيجَةُ الْكُبْرىٰ، بِأَبِي عَلِيٌّ الْمُرْتَضىٰ بِأَبِي فاطِمَةُ الزَّهْراء سَيِّدَةُ النِّساءِ، بِأَبِي مَنْ رُدَّتْ لَهُ الشَّمْسُ وَصَلّىٰ ۲

اسکے فدا جس کا لشکر دوشنبہ کے دن برباد ہوا، اس کے قربان جس کے خیموں کی رسیاں کاٹ دی گئیں، اسکے صدقہ جو نہ گم ہے کہ اس کے لوٹنے کی امید کی جاسکے اور نہ زخمی ہے کہ اس کے صحت یاب ہونے کی توقع کی جاسکے، اسکے فدا کہ جس پر میں قربان اس کے صدقہ جو رنجیدہ خاطر شکستہ دل اور تشنہ لب شہید کیا گیا، اسکے قربان جس کی داڑھی سے خون رواں تھا، اس کے صدقہ جس کے جد رسولؐ اللہ ہیں اور وہ محمد مصطفیٰ رسولؐ، خدیجہ الکبریٰ، علی مرتضیٰ

... محرق القلوب کی مجلس پانزدہم میں حضرت زہراؑ سے خطاب کو دو نمبر پر لکھا ہے، ہم نے پہلا خطاب ... منا هذا القربان، کو جو ہم نے مقتل الحسینؑ مقرم، سے نقل کیا ہے، بیان نہیں کیا ہے۔

... ص ۵۶،

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اور سیدۃ النساء فاطمہ زہرا کے فرزند ہیں، اس کے نثار جس کی نماز کیلئے [illegible]

⑤ اسکے بعد اصحاب رسولؐ کو مخاطب کرکے فرمایا:

یا حُزناهُ! یا کُرباهُ! اَلیَومَ ماتَ جَدّي رَسُولُ اللهِ، یا اَصْحابَ [illegible]

ذُرِّيَّةُ المُصْطَفىٰ يُساقُونَ سَوْقَ السَّبايا [1]

افسوس! آج میرے جد رسول اللہؐ دنیا سے اٹھ گئے ہیں، اے اصحاب [illegible]

رسولؐ کی ذریت ہے جن کو اسیروں کی مانند لے جا رہے ہیں،

زینبؑ کی ان باتوں کو سنکر دشمن کی فوج رونے لگی، صحرا کے جانوروں اور دریا [illegible]

قرار ہوگئیں،

راوی کہتا ہے: اس وقت اکثر لوگوں نے دیکھا کہ گھوڑوں کی آنکھوں سے [illegible]

ہوئے کہ ان کے سم تر ہوگئے [2]

سکینہ اور لاشِ حسینؑ

سکینہ بنت الحسینؑ اپنے بابا کے جسد منور سے لپٹ گئیں، سوختہ جگر نے اس طرح [illegible]

سرپیٹ کر اس قدر روئے کہ بے ہوش ہوگئے، حضرت سکینہ فرماتی ہیں میں نے اپنے بابا کو [illegible]

شِيعَتِي ما اِنْ شَرِبْتُمْ عَذْبَ ماءٍ فَاذْكُرُونِي
اَوْ سَمِعْتُمْ بِغَرِيبٍ اَوْ شَهِيدٍ فَانْدِبُونِي [3]

---

[1] بحار الانوار ج ۴۵ ص ۵۹، [2] محرق القلوب نراقی مجلس پانزدہم،

[3] میرے شیعوں جب تم ٹھنڈا پانی پینا تو میری پیاس کو یاد کرلینا یا کسی مسافر شہید کی مصیبت [illegible]

اوپر آنسو بہا لینا،

[illegible] کو باپ کی لاش سے کوئی جدا نہ کر سکا، دشمن کی فوج میں سے کچھ سپاہیوں نے زبردستی حسینؑ [illegible]

[illegible] اٹھا [1]

[illegible] العابدین علیہ السلام فرماتے ہیں: جب عاشور کے دن ہم پر مظالم کے پہاڑ ٹوٹنے لگے اور

[illegible] ساتھ جام شہادت نوش کر چکے، ان کے حرم کو اونٹوں پر سوار کر کے کوفہ کی طرف لے چلے تو

[illegible] لاش بے گور و کفن پڑی ہیں، یہ میرے لئے بہت شاق تھا اس دردناک منظر کو دیکھنے سے

[illegible] روح پرواز کر جائے جب پھوپھی زینبؑ نے میری یہ حالت دیکھی تو کہا: اے میرے جد

[illegible] یادگار اتنے بے تاب کیوں ہو اور خود کو معرض خطر میں کیوں قرار دے رہے ہو؟

[illegible] کہا: میں کیسے مضطرب و بے تاب نہ ہوں جبکہ میں دیکھ رہا ہوں کہ میرے بابا، بھائی

[illegible] خون میں غلطاں زمین پر پڑے ہیں، ان کا لباس تک «ظالموں نے» اتار لیا ہے نہ کسی نے

[illegible] سپرد خاک کیا، کوئی ان کے پاس نہیں آتا گویا یہ اجنبی ہیں،

[illegible] نے کہا: آپ ان چیزوں سے پریشان نہ ہوں کہ یہ عہد رسولؐ نے آپؑ کے جد اور والد

[illegible] اس امت میں سے اس گروہ سے عہد لیا ہے جنہیں روئے زمین پر رہنے والے سرکش لوگ

[illegible] آسمان کے فرشتے انھیں اچھی طرح پہچانتے ہیں چنانچہ وہ ان پراگندہ ہڈیوں کو جمع کریں گے

[illegible] لاشوں کے ساتھ دفن کر دیں گے اور اس سرزمین «کربلا» پر آپؑ کے والد حسینؑ کی قبر کی ایسی

[illegible] جس کے آثار نہیں مٹیں گے اور کفر و ضلالت کے سرغنہ ان آثار کو مٹانے کی جتنی زیادہ

[illegible] اتنے ہی نمایاں ہوں گے [2]

---

[1] [illegible] مقتل الحسینؑ مقرم ص ۳۰۸،

[2] [illegible] ص ۱۴۱،

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

شہداء کے مطہر بدن

ہم پہلے بیان کر چکے ہیں کہ روز عاشورہ امام حسینؑ نے ایک خیمہ نصب کرایا اور فرمایا: اہلبیت او... میں سے جو بھی شہید ہو جائے اس کی لاش کو اس خیمہ میں منتقل کیا جائے فقط قمر بنی ہاشم حضرت ... کی لاش اس خیمہ میں نہیں آسکی،

لکھا ہے کہ جب بھی گنج شہیداں میں کسی کا بدن لایا جاتا تھا تو امام حسینؑ فرماتے تھے ... والے انبیاء اور انبیاء کی آل کی مانند ہیں، اور کربلا کے شہداء کے بارے میں حضرت علیؑ نے فرمایا ... آخرت میں یہ عظیم المرتبت شہداء ہیں اور ابھی تک کوئی بھی ان پر سبقت نہیں کر سکا ہے اور ... کر سکے گا،

ایک آدمی کے مشاہدات

بنی اسد میں سے ایک آدمی کہتا ہے کربلا سے قافلہ جانے کے بعد میں مقتل میں آیا، عجیب ... رسولؐ کے اہلبیتؑ اور ان کے انصار کی لاشیں خون میں ڈوبی ہوئی زمین پر پڑی تھیں، ان ... بہت دلخراش منظر تھا، ان کے بدن سے آسمان تک نور ساطع تھا، ان کے پاکیزہ بدن سے ... تھی وہ عطر پاش تھی، اسی وقت ایک شیر امام حسینؑ کے پاس آیا اور آپؑ کے خون میں ... انداز میں نالہ کیا کہ اس سے قبل میں نے نہیں سنا تھا، جس چیز سے میری حیرت کی انتہا نہ رہی ... کے وقت جب میں نے میدان کارزار کی طرف نگاہ کی تو ہر لاش کے پاس شمع کی مانند ایک ... آیا اور ان کی لاشوں پر رونے والوں کی آواز سنائی دے رہی تھی [1]

[1] مدینۃ المعاجز: ج ۴ ص ۰۰

... الطَّعْنُ مِنْهُمْ كُلَّ جَارِحَةٍ　　　إِلَّا الْمَكَارِمَ فِي أَمْنٍ مِنَ الْغِيَرِ [1]

... جوانان جنت کے جوانوں کے سردار کی لاش کی ایسی دلسوز حالت تھی کہ اسے دیکھ کر ... ہو جاتا تھا اس مطہر بدن کے آس پاس نور الٰہی برس رہا تھا اور اس سے عطر ...

... مصادر میں لکھا ہے کہ قبیلہ بنی اسد میں سے کچھ لوگ امام حسینؑ اور ان کے انصار کی لاش ... لیکن اکثر لاشیں بے سر کی تھیں بلکہ "ظالم" لباس تک اتار لے گئے تھے، زیادہ تر ... پہچان میں نہیں آتی تھیں، اسلئے بنی اسد والے حیرت زدہ رہ گئے تھے اسی وقت ... تشریف لائے اور بنی اسد کو لاشوں کی پہچان کرائی اور آپ نے اپنے والد کی لاش دفن ... گریہ کرتے ہوئے فرمایا:

... لِأَرْضٍ تَضَمَّنَتْ جَسَدَكَ الطَّاهِرَ، فَإِنَّ الدُّنْيَا بَعْدَكَ مُظْلِمَةٌ وَالْآخِرَةُ ... مُشْرِقَةٌ، أَمَّا اللَّيْلُ فَمُسَهَّدٌ وَالْحُزْنُ فَسَرْمَدٌ، أَوْ يَخْتَارَ اللّٰهُ لِأَهْلِ بَيْتِكَ ... الَّتِي أَنْتَ بِهَا مُقِيمٌ وَعَلَيْكَ مِنِّي السَّلَامُ يَابْنَ رَسُولِ اللّٰهِ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ ...

... خوش نصیب ہے وہ زمین جس نے آپؑ کی لاش کو اپنی آغوش میں لیا ہے دنیا آپ کے بعد ... اور آخرت آپؑ کے نور سے روشن ہے، رہی میری بات تو، راتوں کو نیند نہیں ... اور غم والم کا سلسلہ ختم ہونے والا نہیں ہے، یہاں تک کہ خدا آپؑ کے اہلبیت کو

... زخم سے ان کے بدن متغیر ہو گئے ہیں لیکن ان کی عظمت اور بلندیاں نہیں بدلی ہیں،

... ص ۳۶۸،

Presented by: Rana Jabir Abbas

بھی آپ سے ملحق کر دے اور آپ کی پناہ میں جگہ مرحمت فرمائے رسول
اور اللہ کی رحمت و برکتیں ہوں،

اسکے بعد قبر مطہر پر لکھا «هٰذا قَبْرُ الحُسَيْنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طالِب
عَطْشاناً غَرِيباً».

پھر حضرت علی اکبر کی لاش کو آپ کے پائنتی دفن کیا اور اس کے بعد امام کے
باقی اہلبیت کے شہیدوں کو امام حسین کی قبر کے پاس ایک جگہ دفن کیا گیا[1] ، بنی اسد
کے ساتھ قمر بنی ہاشم کو دفن کرنے کیلئے علقمہ کی طرف چلے اور آپ کی لاش کو اسی جگہ دفن کیا
ہوئے تھے ، امام زین العابدین نے بہت گریہ کیا اور فرمایا :

عَلَى الدُّنْيا بَعْدَكَ العَفا يا قَمَرَ بَنِي هاشِمٍ وَعَلَيْكَ مِنِّي السَّلامُ
مُحْتَسِبٍ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكاتُهُ.

اے قمر بنی ہاشم آپ کے بعد دنیا پر خاک ، آپ پر میرا سلام اور خدا کی
ہو[2]

[1] بظاہر ان کی تعداد اٹھارہ تھی، جس میں امام حسین کے بیٹے بھائی اور چچا زاد بھائی بھی شامل تھے جو پائنتی
ارشاد شیخ مفید ج ۲ ص ۱۲۶،

[2] حیاۃ الامام الحسین ج ۳ ص ۳۲۴، بعض مورخین نے دفن امام حسین کی نسبت دوسروں کی طرف دی ہے،
نے امام کو دفن کیا، زہیر کے غلام نے یا کچھ یہودیوں نے دفن کیا، یہ احتمالات باطل ہیں کیونکہ امام کے دفن کی
ہوتی ہے اس سلسلے میں کافی اور دیگر کتابوں میں روایات موجود ہیں، امام محمد باقر سے روایات کی گئی ہے کہ امام
آئے اور اپنے والد کی نماز جنازہ پڑھ کر دفن کیا، جلاء العیون، شبر ج ۲ ص ۲۱۶، اور یہ بات امام رضا کے بیانات
جب علی ابن حمزہ نے آپ سے عرض کیا : ہم نے آپ کے آباء سے سنا ہے کہ امام کے امر امام ہی انجام دے گا، امام
بن علی امام تھے یا نہیں ؟ علی بن حمزہ نے کہا : امام تھے ، امام رضا نے فرمایا : انھیں کس نے دفن کیا ہے ؟
حضرت علی بن الحسین ، امام رضا نے فرمایا : علی بن الحسین اس وقت کہاں تھے ؟ وہ عبید اللہ
: وہ دشمنوں کی بے خبری میں کربلا آئے اور امام کی لاش دفن کر کے واپس چلے گئے ،
: جس ذات نے علی بن الحسین کو یہ طاقت عطا کی تھی کہ وہ کربلا آکر اپنے والد کو دفن کریں اسی نے امام
عطا کی ہے کہ وہ بغداد آکر امر امامت و والد کے امور کو انجام دیکر واپس چلا جائے جبکہ آپ علی بن الحسین
میں بھی نہیں تھے ، بحار الانوار ج ۴۸ ص ۲۷۰،

بنی اسد نے اصحاب کو ایک جگہ دفن کیا اور حبیب بن مظاہر کو اسی جگہ سپرد خاک
اور چونکہ وہ بنی اسد سے تھے ان کے خاندان کے رئیس تھے اسلئے انھیں امام حسین
دفن کیا[1]

وہیں دفن ہوئے جہاں شہید ہوئے تھے ، بنی اسد عرب کے تمام قبائل پر فخر کرتے
اور ان کے اصحاب پر نماز پڑھ کر دفن کیا ہے[2]

میں دفن ہوئیں یا رات میں

ارباب مقاتل نے لکھا ہے کہ لاشیں ۱۲ محرم کو دن میں دفن ہوئی ہیں اور بعض نے تحریر کیا ہے
کی شب میں دفن ہوئی ہیں لیکن صحیح قول یہ لگتا ہے لاشیں بارہویں کی شب میں دفن

ص ۳۷۵،

ص ۳۸۰ ، و ۳۸۲،

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

چھٹی فصل

کوفہ میں

اسیروں کا داخلہ

[illegible] اس کہتے ہیں :

[illegible] زیاد نے مجھے دارالامارہ کی مرمت کیلئے بلایا، میں دارالامارہ کی چونا کاری میں مشغول [illegible] شور وغل کی آواز سنی، میں نے اپنے ساتھ والے خدمتگار سے پوچھا : کیا ہوا کہ کوفہ [illegible] گونج رہا ہے،

[illegible] : ابھی لوگ اس خارجی کا سر لائے ہیں جس نے یزید کے خلاف بغاوت کی تھی، میں نے [illegible] معلوم کیا تو اس نے کہا : حسین بن علیؑ،

[illegible] : میں کچھ دیر تک متحیر رہا اور جیسے ہی وہ خدمتگار کسی کام کیلئے گیا تو میں نے شدت [illegible] طمانچہ مارا، چونا کاری چھوڑ کر منھ ہاتھ دھویا اور دارالامارہ کے پیچھے سے [illegible] پہونچ گیا وہاں کھڑا ہو کر دیکھا کہ لوگ اسیروں اور مقتولوں کے سروں کی

[illegible] ہیں جہاں کوڑا ڈالا جاتا ہے۔

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

آمد کے منتظر ہیں اسی اثنا میں دیکھا کہ چالیس اونٹ آتے ہیں جن پر اہلبیت رسول صؐ کی [illegible]
ناگہاں میں نے امام سجادؑ کو دیکھا کہ بے کجاوہ اونٹ پر سوار ہیں اور خاردار طوق [illegible]
گلے کی رگوں سے خون بہہ رہا ہے اور آپؑ روتے ہوئے فرماتے ہیں :

يا أُمَّةَ السُّوءِ! لا سَقْياً لِرَبْعِكُمْ! — يا أُمَّةً لَمْ تُراعِ جَدَّنا [illegible]
لَوْ أَنَّنا وَرَسُولُ اللهِ يَجْمَعُنا — يَوْمُ القِيامَةِ ما كُنْتُمْ تَقُولُونا [illegible]
تُسَيِّرُونا عَلَى الأَقْتابِ عارِيَةً — كَأَنَّنا لَمْ نُشَيِّدْ فِيكُمْ [illegible]
بَنِي أُمَيَّةَ ما هٰذَا الوُقُوفُ عَلَى — تِلْكَ المَصائِبِ لَمْ تُصْغُوا لِداعِيها [illegible]
تُصَفِّقُونَ عَلَيْنا كَفَّكُمْ فَرَحاً! — وَأَنْتُمْ فِي فِجاجِ الأَرْضِ [illegible]
أَلَيْسَ جَدِّي رَسُولُ اللهِ وَيْلَكُمُ — أَهْدَى البَرِيَّةِ مِنْ سُبُلِ [illegible]
يا وَقْعَةَ الطَّفِّ قَدْ أَوْرَثْتِنِي حُزْناً — وَاللهُ يَهْتِكُ أَسْتارَ المُسِيئِينا![1]

مسلم کہتے ہیں: میں نے دیکھا کہ اہل کوفہ اونٹوں پر سوار بھوکے بچوں کو [illegible]
رہے ہیں، ام کلثوم نے جب ان کی یہ نازیبا حرکت دیکھی تو فرمایا :

۱؎ اے بدکردار لوگو! خدا تمہیں کبھی سیراب نہ کرے، اے وہ امت جس نے ہمارے بارے میں ہمارے جد کا [illegible] نہ کیا، اگر روز قیامت ہم اور رسولؐ ایک جگہ جمع ہوئے تو اس فاجکار رسولؐ کو کیا جواب دوگے؟ [illegible] اونٹوں پر سوار کرکے گلی کوچوں میں پھراتے ہو، گویا کہ ہم وہ نہیں ہیں جنہوں نے تمہارے درمیان [illegible] کی ہیں اے بنی امیہ ہم پر جو یہ مصیبت پڑی ہے اس سے تم آگاہ ہو لیکن ایسا لگتا ہے کہ تم [illegible] خوشی میں تالیاں بجا رہے ہو، اور ہمیں دور دراز سے اسیر بنا کر لئے پھرتے ہو، وائے [illegible] جد رسولؐ نے دنیا کے لوگوں کو گمراہی سے نجات نہیں دلائی؟ اور ان کی صراط مستقیم [illegible] نہیں کی ہے؟ اے حادثہ کربلا تو نے مجھے غمگین کیا ہے خدائے متعال بدکاروں کے کرتوت سے [illegible] انھیں ذلیل کرے گا۔

[illegible] والو! ہمارے خاندان پر صدقہ حرام ہے اور خرمہ و روٹی بچوں سے لے لی، کوفی اپنی حرکت اور [illegible] آنسو بہانے لگے،
[illegible] نے ایک بار پھر انھیں مخاطب کرکے فرمایا: اے کوفہ والو! تمہارے مرد ہمیں قتل کرتے [illegible] ہم پر روتی ہیں؟ ہمارا اور تمہارا فیصلہ خدا ہی کرے گا اور قیامت کے دن ہمارے [illegible] فیصلہ کرے گا،
[illegible] ہیں: اسی درمیان میں رونے پیٹنے کی آواز بلند ہوئی میں نے دیکھا کہ کربلا کے [illegible] لائے گئے ان میں آگے آگے امام حسینؑ کا سر مقدس ہے امام حسینؑ کا سر چاند اور ستارہ [illegible] رہا ہے رسولؐ سے مشابہ ہے اس وقت اس نورانی اور چاند سے سر پر زینبؑ [illegible] اس نورانی سر کی طرف اشارہ کرکے فرمایا :

[illegible] لَمّا اسْتَتَمَّ كَمالا — غالَهُ خَسْفُهُ فَأَبْدى غُرُوبا!
[illegible] يا شَقِيقَ فُؤادِي! — كانَ هٰذا مُقَدَّراً مَكْتُوبا!
[illegible] فاطِمَةَ الصَّغِيرَةَ كَلِّمْها — فَقَدْ كادَ قَلْبُها أَنْ يَذُوبا!
[illegible] قَلْبَكَ الشَّفِيقُ عَلَيْنا — مالَهُ قَدْ قَسى وَصارَ صَلِيبا!
[illegible] لَوْ تَرى عَلِيّاً لَدَى الأَسْرِ — مَعَ اليَتِيمِ لا يُطِيقُ جَوابا!
[illegible] أَوْجَعُوهُ بِالضَّرْبِ نادا — كَ بِذُلٍّ يَفِيضُ دَمْعاً سَكُوبا!
[illegible] ضُمَّهُ إِلَيْكَ وَقَرِّبْهُ — وَسَكِّنْ فُؤادَهُ المَرْعُوبا!
[illegible] اليَتِيمَ حِينَ يُنادِي — بِأَبِيهِ وَلا يَراهُ مُجِيبا![1]

[illegible] کمال پر پہنچا مگر تجھے گہن لگ گیا اور غروب ہوگیا اے میرے دل کے ٹکڑے یہ تو میں نے کبھی سوچا بھی [illegible] دیکھنا پڑے گا، بھائی اپنی چھوٹی بچی سے بات کیجیے کہ جس کا دل اس مصیبت پر شق ہوا جا رہا ہے، [illegible] بہت شفیق تھے اب وہ شفقت و محبت کیا ہوئی، اے بھائی کاش آپ اپنے بیٹے علیؑ کو [illegible] دیکھتے کہ آپ کے یتیم میں بات کرنے کی بھی سکت نہیں ہے، جب بھی ظالم ان کو کوڑے لگاتے ←

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

سب سے پہلے نیزہ پر چڑھایا جانے والا سر

ابن اعثم کوفی نقل کرتے ہیں: عمر بن سعد نے اہلبیت رسولؐ کو بے کجاوہ اونٹوں پر
اسیروں کی طرح کوفہ لایا جب کوفہ پہونچے تو عبید اللہ نے حکم دیا کہ حسینؑ کا سر شہداء کے
قیدیوں کے ساتھ لاؤ، چنانچہ سر حسینؑ اور دیگر شہیدوں کے سروں کو نیزہ پر چڑھایا گیا
کو آگے آگے لے چلے اور اس طرح کوفہ میں داخل ہوئے اور سروں کو کوفہ کے کوچہ و بازار
عاصم نے، زرؓ سے روایت کی ہے کہ اسلام میں سب سے پہلے جس کے سر کو نیزہ پر
گیا وہ حسینؑ بن علیؑ کا سر تھا، لیکن اس دن تک اتنے مرد و عورت روتے ہوئے نہیں دیکھے
جزری کہتے ہیں: اسلام میں سب سے پہلے جو سر لکڑی پر بلند کیا گیا وہ ایک قول کے مطابق
کا سر تھا ایک قول یہ ہے کہ سب سے پہلے عمرو بن حمق خزاعی کا سر نیزہ پر بلند کیا گیا ہے ۔ ۲

تھے تو وہ آپ کو پکارتے اور ان کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو جاتے تھے، بھائی انھیں اپنے بیٹے
بیچے، ان کا دل بہت دکھا ہوا ہے انھیں تسلی دیجئے، اس بیٹے کی بے چارگی کا اندازہ لگائیے جو باپ کی
نہ سنے، تظلم الزہرا ص ۲۴۹،

۱۔ عاصم بن ابی النجود، سات مشہور قاریوں میں سے ایک ہیں دیگر قاریوں پر ان کی قرأت کو ترجیح
رسم الخط انھیں کی قرأت کے مطابق ہے اور یہ زر بن حبیش کے شاگرد تھے اور زر بن حبیش جلیل القدر
کے اصحاب میں سے تھے، قرآن کے عالم تھے، قرآن حضرت علیؑ سے پڑھا تھا
انتقال کیا، ترجمہ نفس المہموم ص ۲۹۳،

۲۔ عمرو بن حمق رسولؐ کے صحابی تھے، صلح حدیبیہ کے بعد رسولؐ کی خدمت میں آئے اور رسولؐ سے حدیث
صاحب استیعاب کہتے ہیں: انہوں نے شام میں سکونت اختیار کی پھر کوفہ منتقل ہو گئے جبیرہ
نے ان سے حدیث نقل کی ہے، حضرت علیؑ کے شیعہ تھے، بلکہ مفید نے اختصاص میں لکھا ہے کہ

... اونٹ

... کہتا ہے میں بازار کوفہ میں بیٹھا تھا، مجھے حسینؑ کی شہادت کی خبر نہیں تھی میں نے دیکھا
... اور دہشت زدہ ہیں لیکن مجھے اس کی وجہ نہیں معلوم تھی اسی وقت میرے کانوں میں تکبیر و
... میں الٹھا دیکھوں کیا قصہ ہے؟
... دیکھا کہ نیزوں پر سر بلند ہیں بے کجاوہ اونٹوں پر عورتیں اور چھوٹی چھوٹی بچیاں سوار ہیں
... و حیا سے جھکے ہوئے ہیں، ایک جوان کو اونٹ پر سوار دیکھا جس کو زنجیروں میں
... وہ بھی سر برہنہ تھا اور پیروں سے خون جاری تھا، سر لے جانے والوں کے بیچ میں
... دیکھا کہ وہ ایک سر اٹھائے ہوئے ہے، اس سر سے نور ساطع ہے اور اس کو دیکھنے سے
... آثار محسوس نہیں ہوتے، وہ شخص جو نیزہ پر سر اٹھائے ہوئے ہے، وہ کہتا ہے

أنا صاحِبُ الرُّمْحِ الطَّوِيل! أَنا صاحِبُ السَّيْفِ الصَّقِيل!

أَنا قاتِلُ دِينِ الأَصيل! (۱)

... کے درمیان میں سے ایک عورت نے کہا: وائے ہو تیرے اوپر یہ کہو!

وَمَنْ ناغاهُ فِي المَهْدِ جِبْرَئِيلُ وَمَنْ بَعْضُ خُدّامِهِ مِيكائِيلُ وَإِسْرافِيلُ وَعِزْرائِيلُ
وَمَنْ عُتَقاؤُهُ صَلْصائِيلُ وَمَن اهْتَزَّ لِقَتْلِهِ عَرْشُ رَبِّ الجَلِيلِ، وَقُلْ ياوَيْلَكَ أَنا
قاتِلُ مُحَمَّدٍ المُصْطَفىٰ وَعَلِيِّ الْمُرْتَضىٰ وَفاطِمَةَ الزَّهْراءِ وَالحَسَنِ المُزَكّىٰ
وَأَئِمَّةِ الهُدىٰ وَمَلائِكَةِ السَّماءِ وَالأَنْبِياءِ وَالأَوْصِياءِ.

... نے جمل، صفین اور نہروان میں حضرتؑ کی طرف سے جنگ کی، امویوں سے جارزہ میں الخطے جحرین
... پھر موصل چلے گئے، معاویہ نے تعاقب کیا موصل کے نزدیک ایک غار میں انہیں قتل کر دیا اور ان کا سر نیزہ پر چڑھایا
... ۱۔ میں بلند نیزہ والا صیقل شدہ شمشیر والا اور اس کا قاتل ہوں جس کے پاس دین کی حقیقت ہے۔

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

یہ ہے جبریل جس کی گہوارہ جنبانی کرتے تھے اور میکائیل واسرافیل اور
خدمتگذار تھے، اور صلصائیل ان کے آزاد کیے ہوئے ہیں، یہ وہ ہیں جن
عرش خدا کانپ اٹھا وائے ہو تم پر لوگوں سے یہ بتاؤ کہ میں محمد مصطفیٰ
حسن مُنذکی، ائمہ ہدیٰ، آسمان کے ملائکہ اور انبیاء اور اوصیاء کا قاتل
راوی کہتا ہے: میں نے اس عورت کا نام پوچھا تو بتایا میں زینب بنت علی
اور یہ قیدی سب رسولؐ و علیؑ کی بیٹیاں ہیں [1]

خبرِ غیبی

حضرت زینبؑ کہتی ہیں جب ابن ملجم کی ضرب سے بابا کا سر شگافتہ ہو گیا
کے چہرہ اقدس پر شہادت کے آثار دیکھے تو عرض کی! بابا! ام ایمن نے مجھے
سنائی ہے میں آپؑ کی زبان سے سننا چاہتی ہوں، میرے بابا نے فرمایا: یا بنیۃ
ام ایمن، حدیث وہی ہے جو ام ایمن نے تمہیں سنائی ہے، گویا میں تمہیں رسولؐ کے
عورتوں کے ساتھ اسی شہر میں دشمن کے ہاتھوں اسیر دیکھ رہا ہوں اور تم خوف زدہ ہو
کرنا، قسم اس ذات کی جس نے دانہ شگافتہ کیا اور جنین کو پیدا کیا اس دن روئے زمین
شیعوں سے زیادہ خدا کے نزدیک کوئی محبوب نہ ہوگا [2]

حضرتِ زینبؑ کا خطبہ

جس وقت حسینی قافلہ والوں کی حالت دیکھ کر کوفہ کی عورتیں گریہ وزاری کر رہی

---

[1] الدمعۃ الساکبہ ج ۵ ص ۴۶۔ [2] بحار الانوار ج ۴۵ ص ۱۸۳۔

تھیں ان کے ساتھ کوفہ کے مرد بھی رو رہے تھے اس وقت حضرت زینبؑ نے مردوں

صرف یہ کہ وہ لوگ خاموش ہو گئے بلکہ اونٹوں کی گھنٹیوں کی آواز بھی بند ہو گئی پھر
حمد و ستائش اور رسولؐ پر درود و سلام بھیجنے کے بعد فرمایا:

یا اَهْلَ الكُوفَةِ، يا اَهْلَ الخَتْلِ وَالغَدْرِ وَالخَذْلِ، اَلا فَلا رَقَأَتِ العَبْرَةُ
الزَّفْرَةُ، إِنَّما مَثَلُكُمْ كَمَثَلِ الَّتِي نَقَضَتْ غَزْلَها مِنْ بَعْدِ قُوَّةٍ اَنْكاثاً
اَيْمانَكُمْ دَخَلاً بَيْنَكُمْ، هَلْ فِيكُمْ اِلَّا الصَّلَفَ وَالعُجبَ وَالشَّنَفَ
وَمَلَقَ الإِماءِ وَغَمْزَ الأَعْداءِ، اَوْ كَمَرْعىً عَلىٰ دِمْنَةٍ اَوْ كَفِضَّةٍ عَلىٰ
اَلا بِئْسَ ما قَدَّمَتْ لَكُمْ اَنْفُسُكُمْ اَنْ سَخِطَ اللهُ عَلَيْكُمْ وَفِي العَذابِ
خالِدُونَ.
؟! اَجَلْ وَاللهِ فَابْكُوا فَاِنَّكُمْ اَحْرِياءُ بِالبُكاءِ فَابْكُوا كَثِيراً
قَلِيلاً، فَقَدْ بُلِيتُمْ بِعارِها وَمُنِيتُمْ بِشِنارِها وَلَنْ تَرْحَضُوها اَبَداً وَاَنّىٰ
قَتْلَ سَلِيلِ خاتَمِ النُّبُوَّةِ وَمَعْدِنِ الرِّسالَةِ وَسَيِّدِ شَبابِ اَهْلِ الجَنَّةِ
حَرْبِكُمْ وَمَعاذِ حِزْبِكُمْ وَمَقَرِّ سِلْمِكُمْ وَآسِي كَلْمِكُمْ وَمَفْزَعِ نازِلَتِكُمْ
اِلَيْهِ عِنْدَ مُقاتَلَتِكُمْ وَمَدَرَةِ حُجَجِكُمْ وَمَنارِ مَحَجَّتِكُمْ، اَلا ساءَ ما
لَكُمْ اَنْفُسُكُمْ وَساءَ ما تَزِرُونَ لِيَوْمِ بَعْثِكُمْ.
وَنَكْساً نَكْساً، لَقَدْ خابَ السَّعْيُ وَتَبَّتِ الأَيْدِي وَخَسِرَتِ الصَّفْقَةُ
بِغَضَبٍ مِنَ اللهِ وَضُرِبَتْ عَلَيْكُمُ الذِّلَّةُ وَالمَسْكَنَةُ.
وَيْلَكُمْ اَيَّ كَبِدٍ لِمُحَمَّدٍ ﷺ فرتتم؟ وَاَيَّ عَهْدٍ نَكَثْتُمْ؟ وَاَيَّ كَرِيمَةٍ
؟ وَاَيَّ حُرْمَةٍ لَهُ هَتَكْتُمْ؟ وَاَيَّ دَمٍ لَهُ سَفَكْتُمْ؟ لَقَدْ جِئْتُمْ شَيْئاً اِدّاً
السَّمٰواتُ يَتَفَطَّرْنَ مِنْهُ وَتَنْشَقُّ الأَرْضُ وَتَخِرُّ الجِبالُ هَدّاً.
بِها شَوْهاءَ صَلْعاءَ عَنْقاءَ سَوْداءَ فَقْماءَ خَرْقاءَ طِلاعِ الأَرْضِ اَو مِلءَ

Presented by: Rana Jabir Abbas

السَّماءِ، اَفَعَجِبْتُمْ اَنْ تُمْطِرَ السَّماءُ دَماً، وَلَعَذابُ الآخِرَةِ [illegible]
لا يُنْصَرُونَ، فَلا يَسْتَخِفَّنَّكُمُ المَهْلُ، فَاِنَّهُ عَزَّوَجَلَّ لا يَحْفِزُهُ البِدارُ [illegible]
عَلَيْهِ فَوْتُ النّارِ، كَلّا اِنَّ رَبَّكَ لَنا وَلَهُمْ بِالْمِرْصادِ.

کوفہ والو! اے مکار وخیانت کار لوگو! اے بے غیرت لوگو! خداکرے کہ تمہا[illegible] آنسوؤں کا سیلاب نہ رکے اور تمہارے نالوں کا سلسلہ ختم نہ ہو تمہاری مثال [illegible] سی ہے جس نے اپنا سارا سوت کات کر ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا ہو نہ تمہارے عہد [illegible] قدر وقیمت ہے اور نہ تمہاری قسم کا کوئی اعتبار ہے،

تمہارے پاس جھوٹی باتوں اور غرور ودشمن کے علاوہ اور کیا ہے، تمہاری [illegible] کی سی ہے جن کا کام چاپلوسی اور سخن چینی ہے، یا گھورے پر اگی ہوئی گھاس کی [illegible] چاندی کی طرح ہو جس سے قبروں کو سجایا جائے، تمہارا ظاہر پرفریب [illegible] باطن منفور وناپسند ہے اپنی آخرت کے لئے تم نے کتنا برا توشہ فراہم کیا [illegible] برا توشہ بھیجا ہے، جس سے خدا کو غضبناک کیا ہے اور اس کے ہمیشہ عذاب کو [illegible] میرے بھائی حسینؑ کیلئے رو رہے ہو، روؤ کہ تم اسی لائق ہو، ہنسو کم رو [illegible] دامن پر ذلت کی گرد بیٹھ چکی ہے یہ بدنامی کا داغ تمہارے دامن پر ہمیشہ [illegible] نہ چھڑا سکو گے،

اور اس دھبے کو تم کیسے چھڑا سکتے ہو کہ تم نے جنت کے جوانوں کے سردار [illegible] کو قتل کیا ہے، اس شخص کو قتل کیا ہے جو جنگ میں تمہاری پناہ گاہ تھا اور [illegible] تمہارے آرام وسکون کا باعث تھا تمہارے اوپر خون آلود دشمن سے بچتے تھے [illegible] سختیوں اور مشکلوں میں وہی تمہاری امید تھے اور جنگ وجدال کے زمانے [illegible] پناہ ڈھونڈتے تھے،

آگاہ ہو جاؤ تم نے آخرت کے لئے جو چیز پہلے سے بھیج دی ہے وہ بہت [illegible]

[illegible] گناہ سے قیامت تک تمہاری کمر جھکی رہے گی وہ بہت بڑا گناہ ہے،

[illegible] تمہیں نابود کرے اور تمہارے پرچم ہمیشہ سرنگوں رہیں، تمہاری کوشش نے صرف نا امیدی [illegible] دیا اور تمہارے ہاتھ کٹ گئے، تمہارے مال میں خسارہ ہوا، اپنی جان کے عوض خدا کی [illegible] خریدی اور تمہاری شرمندگی یقینی ہو گئی کیا تم جانتے ہو کہ تم نے رسولؐ کی اولاد میں سے [illegible] خون بہایا ہے اور تم نے کون سا پیمان توڑا ہے اور اہل حرم کو بے پردہ کیا ہے، کس کی ہتک [illegible] کی ہے اور کس کس کا خون بہایا ہے؟

[illegible] بہت برا کام کیا ہے نزدیک ہے کہ اس سے آسمان گر پڑے اور زمین دھنس جائے اور [illegible] ریزہ ریزہ ہو جائیں کتنی بڑی مصیبت! جان سوز، طاقت فرسا اور ایسی پریشان [illegible] ہوئی کہ جن سے مفر نہیں اور اتنی بڑی ہے کہ پہاڑ ریزہ ریزہ ہو جائیں،

[illegible] اس مصیبت پر آسمان سے خون برسے تو کیا تمہیں تعجب ہوگا آخرت کے عذاب [illegible] زیادہ تمہیں کوئی چیز رسوا کرنے والی نہیں ہے،

[illegible] امویؔ حکومت کے سرغناؤں، کی کسی طرف سے مدد نہیں ہوگی،

[illegible] مہلت سے تمہیں مغرور نہیں ہونا چاہیئے کہ خدا کسی کام میں عجلت کرنے سے منزہ ہے [illegible] بے گناہ خون کو پامال کرنے سے ڈرو کہ وہ انتقام لینے والا ہے، اور ہیں تمہیں دیکھ رہا [illegible]

[illegible] نے یہ اشعار پڑھے:

[illegible]ون اِذْ قالَ النَّبِيُّ لَكُمْ — ماذا صَنَعْتُمْ وَاَنْتُمْ آخِرُ الأُمَمِ
[illegible] وَاَوْلادِي وَتَكْرُمَتِي — مِنْهُمْ اُساریٰ وَمِنْهُمْ ضُرِّجُوا بِدَمِ
[illegible]زائِي اِذْ نَصَحْتُ لَكُمْ — اَنْ تَخْلُفُونِي بِسُوءٍ فِي ذَوِي رَحِمِي
[illegible]لَيْكُمْ اَنْ يَحِلَّ بِكُمْ — مِثْلُ العَذابِ الَّذِي اَودیٰ عَلیٰ اِرَمِ[1]

[illegible] پوچھیں گے کہ تم نے میرے اہلبیتؑ اور اولاد کے ساتھ کیا کیا ہے ان میں سے بعض اسیر اور بعض خون میں [illegible]

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

راوی کہتا ہے کہ زینب کے اس خطبہ کے بعد میں نے اہل کوفہ کو دیکھا کہ وہ پشیمان [illegible]
ہیں میں نے اپنے پاس کھڑے ضعیف العمر آدمی کو اس طرح روتے دیکھا کہ آنسوؤں سے اس کی [illegible]
تھی اور آسمان کی طرف ہاتھ اٹھا کر کہہ رہا تھا: میرے ماں باپ آپ پر قربان، آپ [illegible]
بوڑھے آپ کے یہاں کی عورتیں بہترین عورتیں آپ کے بچے بہترین بچے آپ کا خاندان [illegible]
آپ فضل وکرم میں بہت زیادہ ہیں، اس کے بعد یہ اشعار پڑھے،

كُهُولُكُمْ خَيْرُ الكُهُولِ وَنَسْلُكُم — اِذا عُدَّ نَسْلٌ لا يَبُورُ ولا [illegible]

امام زین العابدین علیہ السلام زینبؑ کی طرف ملتفت ہوئے اور فرمایا: پھوپھی [illegible]
جو رہ گئے ہیں انھیں چلے جانے والوں سے عبرت حاصل کرنی چاہیئے خدا کا شکر کہ آپؑ عالم [illegible]
رونے سے چلے جانے والے واپس نہیں آجائیں گے،

خطبہ ام کلثوم

اسی دن ام کلثوم بنت امیر المومنین علیؑ نے روتے ہوئے یہ خطبہ دیا،

يا اَهْلَ الكُوفَةِ! سَوْءاً لَكُمْ، مالَكُمْ خَذَلْتُمْ حُسَيْناً وَقَتَلْتُمُوهُ وَانْتَهَبْتُمْ [illegible] وَوَرِثْتُمُوهُ، وَسَبَيْتُمْ نِساءَهُ وَنَكَبْتُمُوهُ؟! فَتَبّاً لَكُمْ وَسُحْقاً. وَيْلَكُمْ اَتَدْرُونَ اَيَّ دَواهٍ دَهَتْكُمْ؟ وَاَيَّ وِزْرٍ عَلى ظُهُورِكُمْ [illegible] سَفَكْتُمُوها؟ وَاَيَّ كَرِيمَةٍ اَهْتَضَمْتُمُوها؟ وَاَيَّ صَبِيَّةٍ سَلَبْتُمُوها؟

[illegible] غلطاں ہیں، تو آخری امت ہو تو اس وقت کیا جواب دو گے، میں تمہارا خیر خواہ تھا میری [illegible] خاندان کے حق میں جفا کرو۔ ، ڈرتا ہوں کہ تم پر ایسا عذاب نہ نازل ہو جائے کہ جیسا قوم [illegible] کر دیا تھا،

۱ آپ کے بوڑھے بہترین بوڑھے آپ ہی کی نسل وہ ہے کہ جس کے لئے ذلت دگھاٹا نہیں [illegible]

[illegible] فَقَتَلْتُمْ خَيْرَ رِجالاتٍ بَعْدَ النَّبِيِّ وَنُزِعَتِ الرَّحْمَةُ مِنْ قُلُوبِكُمْ اَلا اِنَّ [illegible] هُمُ الغالِبُونَ وَحِزْبَ الشَّيْطانِ هُمُ الخاسِرُونَ.

[illegible] تمہارے چہرے منفور ہو جائیں تم نے حسینؑ کو میدان جنگ اور دشمن کے ہاتھ [illegible] چھوڑ دیا اور انھیں قتل کر دیا، اسی پر اکتفا نہ کی ان کا مال و اسباب بھی لوٹ لیا گویا [illegible] میراث میں ملا ہے پردہ نشین حرم کو تم نے اسیر کیا اور آزار واذیت پہونچائی [illegible] نابود کرے کیا تم جانتے ہو کہ تم نے خود کو کس مشکل میں مبتلا کیا ہے اور کتنے بڑے [illegible] اپنے دوش پر اٹھا ہے اور کتنا مقدس، خون بہایا ہے اور کیسی شریف عورتوں [illegible] بٹھایا ہے کن لڑکیوں کے سروں سے چادر چھینی ہے اور کونسا مال لوٹا ہے،
[illegible] کے بعد جو بہترین مرد تھے انھیں تم نے تہ تیغ کر دیا گویا تمہارے دل سے محبت ورحم [illegible] گیا، جان لو کہ اللہ والے "حزب اللہ" کامیاب اور شیطان کے پٹھو "حزب [illegible] شیطان" گھاٹا اٹھانے والے ہیں، اس کے بعد یہ اشعار پڑھے:

[illegible] اَخِي صَبْراً فَوَيْلٌ لِاُمِّكُمُ — سَتُجْزَوْنَ ناراً حَرُّها يَتَوَقَّدُ
[illegible] دِماءً حَرَّمَ اللهُ سَفْكَها — وَحَرَّمَها القُرْآنُ ثُمَّ مُحَمَّدُ
[illegible] فَاَبْشِرُوا بِالنّارِ اِنَّكُمْ غَداً — لَفِي سَقَرٍ حَقّاً يَقِيناً تَخْلُدُوا
[illegible] لَاَبْكِي فِي حَياتِي عَلىٰ اَخِي — عَلىٰ خَيْرِ مَنْ بَعْدِ النَّبِيِّ سَيُولَدُ
[illegible] غَزِيرٍ مُسْتَهِلٍّ مُكَفْكَفٍ — عَلَى الخَدِّ مِنِّي دائِماً لَيْسَ يَجْمُدُ(١)

[illegible] میں بیٹھے تم نے میرے بھائی کو بے چارگی کی حالت میں قتل کیا ہے عنقریب اس کی جزا تمہیں جہنم [illegible] شعلوں کی صورت میں دی جائے گی، تم نے اس پاک خون کو زمین پر بہایا ہے جس کی حرمت کا قائل [illegible] اور اللہ کا رسولؐ ہے اب میں تمہیں آتش جہنم کی بشارت دیتی ہوں کل تم ضرور جہنم کے شعلوں [illegible] عذاب میں مبتلا ہو گے میں زندگی بھر اپنے بھائی پر روتی رہوں گی کہ رسولؐ کے بعد وہ سب [illegible] رونگی اور میرے آنسوؤں کا مینھ برستا ہی رہے گا،

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

راوی کہتا ہے کہ اس دن سے زیادہ کسی عورت، مرد روتے ہوئے نہیں دیکھا[1]

امام زین العابدینؑ

اسی اثناء میں امام زین العابدینؑ اٹھے لوگوں کو خاموش ہو جانے کا اشارہ کیا، لوگوں کی تھی وہیں رک گئی، مجمع پر سناٹا چھا گیا، امام زین العابدینؑ نے اپنا تاریخی خطبہ شروع کیا، خدا و رسولؐ پر درود و سلام بھیجنے کے بعد فرمایا:

أَيُّها النّاسُ! مَنْ عَرَفَنِي فَقَدْ عَرَفَنِي، وَمَنْ لَمْ يَعْرِفْنِي ... الحُسَيْنِ المَذْبُوحِ بِشَطِّ الفُراتِ مِنْ غَيْرِ ذَحْلٍ وَلا تِراتٍ، أَنا ... حَرِيمُهُ وَسُلِبَ نَعِيمُهُ وَانْتُهِبَ مالُهُ وَسُبِيَ عِيالُهُ، أَنا ابْنُ مَنْ ... بِذٰلِكَ فَخْراً.

أَيُّهَا النّاسُ! ناشَدْتُكُمْ بِاللهِ هَلْ تَعْلَمُونَ أَنَّكُمْ كَتَبْتُمْ إِلىٰ أَبِي ... وَأَعْطَيْتُمُوهُ مِنْ أَنْفُسِكُمُ العَهْدَ وَالمِيثاقَ وَالبَيْعَةَ ثُمَّ قاتَلْتُمُوهُ ... فَتَبّاً لَكُمْ ما قَدَّمْتُمْ لِأَنْفُسِكُمْ وَسَوْءً لِرَأْيِكُمْ، بِأَيَّةِ عَيْنٍ ... رَسُولِ اللهِ ﷺ يَقُولُ لَكُمْ: قَتَلْتُمْ عِتْرَتِي وَانْتَهَكْتُمْ حُرْمَتِي ... أُمَّتِي.

لوگو! جو مجھے جانتا ہے وہ جانتا ہے کہ میں کون ہوں لیکن جو مجھے نہیں جانتا وہ جان لے کہ میں علیؑ ہوں اس حسینؑ کا بیٹا جسے فرات کے کنارے "تشنہ لب" بے گناہ ... بیٹا ہوں کہ جس کے حرم کی ہتک حرمت کی گئی، جس کا مال لوٹ لیا گیا جس کے ... قیدی بنا لیا گیا میں اس کا بیٹا ہوں جسے بے چارگی کی حالت میں شہید کیا گیا میرے لئے یہی فخر کافی ہے۔

---

[1] اللہوف ص ۶۵،

لوگو! میں تمہیں خدا کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کیا تمہیں یاد ہے کہ تم نے میرے والد کو خط لکھے اور پھر انھیں دھوکہ دیا، تمہیں یاد ہے کہ ان سے وفاداری کا عہد کیا ان کے "اور ان کے نمائندہ کے" ہاتھ پر بیعت کی لیکن " وقت پر " انھیں تنہا چھوڑ دیا " اسی پر اکتفاء نہ کی " بلکہ ان سے جنگ کے لئے اٹھ کھڑے ہوئے۔

خدا تمہیں موت دے! تم نے کتنا برا توشہ اپنے لئے بھیجا ہے اور تمہاری رائے کتنی بری اور ناپسند تھی تم کس آنکھ سے رسولؐ کا دیدار کرو گے جب وہ تم سے کہیں گے کہ تم نے میرے اہلبیت کو قتل کیا میرے حریم کی حرمت کو پامال کیا گویا تم میرے امتی نہیں ہو،

امام زین العابدینؑ کے یہ سخن سنکر سارا مجمع رونے لگا اور ایک دوسرے سے کہنے لگے تباہ ہو گئے (...) امام زین العابدینؑ نے خطبہ جاری رکھتے ہوئے فرمایا:

خدا رحم کرے اس پر جو میری نصیحتوں پر کان دھرے، قبول کرے، اور خدا و رسولؐ اور ان کے اہلبیت کے بارے میں میری وصیت کو دل میں محفوظ کرے میں نیکی کے ساتھ رسولؐ کا ذکر کرتا ہوں اور ان کے کردار کو اپنا تا ہوں،

انھوں نے آواز بلند کی،

اے فرزند رسولؐ! ہم آپ کے " حکم کے " فرمانبردار ہیں، آپ کے عہد کو محترم سمجھتے ہیں اور ہمارے دل آپ ہی کی طرف لگے ہوئے ہیں، دل میں آپ ہی کی محبت ہے،

خدا آپ پر رحم کرے: آپ حکم دیجئے کہ جو آپ کے آڑے آئے اس سے جنگ کریں اور جو آپ کا فرمان تسلیم کرے اس سے صلح کریں اور یزید کو تخت حکومت سے اتار کر، قید کریں جنھوں نے آپ کے خاندان والوں پر ظلم کیا، ان سے بیزاری اختیار کرتے ہوئے ان سے آپ کے اصحاب و ذریت کے خون کا انتقام لیں

امام زین العابدینؑ نے فرمایا:

هَيْهاتَ! أَيُّهَا الغَدَرَةُ المَكَرَةُ! حِيلَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ شَهَواتِ أَنْفُسِكُمْ، أَتُرِيدُونَ

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

أنْ تَأتُوا إلَيَّ كَما أتَيْتُمْ إلىٰ آبائِي مِنْ قَبْلُ، كَلّا وَرَبِّ الرّاقِصاتِ

، فَإنَّ الجُرْحَ لَمّا يَنْدَمِلْ، قُتِلَ أبِي بِالأمْسِ وَأهْلُ بَيْتِهِ مَعَهُ،

رَسُولِ اللهِ ﷺ وَثُكْلَ أبِي وَبَنِي أبِي وَجَدِّي شَقَّ لَهَا

حَناجِرِي وَحَلْقِي، وَغُصَصُهُ تَجْرِي فِي فِراشِ صَدْرِي،

تَكُونُوا لَنا وَلا عَلَيْنا.

دور ہو جاؤ! اے دھوکہ باز اور بیوفا لوگو! تمہارے اور تمہارے نفسوں کی ... درمیان پردہ حائل کر دیا گیا ہے، کیا تم میرے ساتھ بھی وہی سلوک کرنا ... بزرگوں کے ساتھ کر چکے ہو، اطمینان رکھو! میں تمہاری باتوں میں آنے والا ... ہرگز نہیں ہوگا،

منیٰ کی طرف جانے والے اونٹوں کے خدا کی قسم آج تک میرے دل کا ... بھرا ہے جو میرے والد، بھائیوں، اور اصحاب کے قتل عام سے لگا تھا ... کی رحلت ہی کے داغ کو نہیں بھلا سکا تھا کہ میرے والد، بھائیوں اور ... میری داڑھی اور سر کے بال سفید کر دیئے ابھی اس غم کی تلخی اپنے حلق میں ... یہ جانگداز غم میرے سینہ میں رہ گئے ہے، اب تم سے میں یہ چاہتا ہوں کہ ... کرو اور نہ ہم سے جنگ کرو،

اسکے بعد امام زین العابدین عؑ نے ان اشعار پر اپنا خطبہ تمام کیا:

لا غَرْوَ إنْ قُتِلَ الحُسَيْنُ وَشَيْخُهُ	قَدْ كانَ خَيْراً مِنْ ...
فَلا تَفْرَحُوا يا أهْلَ كُوفَةَ بِالَّذِي	أُصِيبَ حُسَيْنٌ كانَ ...
قَتِيلٌ بِشَطِّ النَّهْرِ نَفْسِي فِداءُهُ	جَزاءُ الَّذِي أرْداهُ ...

۱؎ یہ تعجب کی بات نہیں ہے کہ حسینؑ شہید کر دیئے گئے ان کے والد علیؑ جو کہ حسینؑ سے بہتر تھے، وہ بھی ... والو! خوشی نہ مناؤ! حسینؑ پر جو یہ مصیبت پڑی ہے یہ بہت بڑی مصیبت ہے فرات کے کنارے ...

... دار الامارہ

... ابن زیاد نے نخیلہ کی چھاؤنی سے دار الامارہ میں واپس آنے کے بعد امام حسینؑ کے سر اقدس ... رکھا کہ ناگہاں دار الامارہ کے در و دیوار سے خون ابلنے لگا، اور دار الامارہ کے بعض حصہ ... اور اس کے شعلے ابن زیاد کی طرف بڑھے، عبید اللہ بے اختیار اپنی جگہ سے اٹھ کر بھاگا ... میں پناہ لی، اسی اثنا میں سر حسینؑ گویا ہوا، عبید اللہ اور ان لوگوں نے سنا جو ... میں موجود تھے، فرمایا: فرار کر کے کہاں جائے گا اگر دنیا میں آگ سے بچ جائے گا تو آخرت ... گا اس کے بعد آگ بجھ گئی، اور امام حسینؑ کا سر بھی خاموش ہو گیا دیکھنے والوں کے ... کو دیکھ کر عجیب خوف و ہراس بیٹھ گیا۱؎

... ابن زیاد

... کے بعد حسینؑ بن علیؑ کے اہلبیتؑ کو ابن زیاد کے دربار میں لایا گیا، ان کے ساتھ امام حسینؑ کی بہن ... لباس میں ملبوس دربار میں داخل ہوئیں اور دار الامارہ کے ایک گوشہ میں بیٹھ گئیں، کنیزیں آپ ... ہو گئیں،

... ابن زیاد نے پوچھا یہ کون ہے جو عورتوں کے ساتھ وہاں بیٹھی ہے،

... انھیں شہید کیا ہے اس کی سزا جہنم ہے، بحار الانوار ج ۴۵ ص ۱۴، احتجاج، ج ۲، ص ۱۱۷، واضح رہے ... کے بارے میں اختلاف ہے ہم نے یہاں علامہ مجلسی کی بحار الانوار کی ترتیب سے نقل کئے ہیں،

... ص ۳۰۴،

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

زینبؑ نے کوئی جواب نہ دیا، دو تین بار اس نے یہی سوال دہرایا، تو ایک کنیز نے کہا:

«هٰذِهِ زَيْنَبُ بِنْتُ فاطِمَةَ بِنْتِ رَسُولِ اللهِ ﷺ!»

یہ زینب بنت فاطمہؑ بنت رسولؐ ہیں۔

ابن زیاد نے زینبؑ کو مخاطب کر کے کہا: حمد و ستائش ہے اس خدا کے لئے جس نے ... قتل کیا، اور تمہارے جھوٹ کو آشکار کر دیا۔

جناب زینبؑ نے فرمایا: حمد و ستائش ہے اس خدا کے لئے جس نے ہمیں اپنے ... ذریعہ عزت بخشی، کثافتوں سے ہمیں پاک رکھا، ذلیل تو فاسق ہوتا ہے اور نابکار جھوٹ بولتا ... نہیں ہیں بلکہ غیر ایسا ہے[1]۔

ابن زیاد نے کہا: دیکھا خدا نے تمہارے اور تمہارے بھائیؑ کے ساتھ کیا کیا؟

زینبؑ نے فرمایا: خدا کی طرف سے میں نے بہتر ہی دیکھا، یہ ایک جماعت ... خدا نے شہادت لکھ دی تھی چنانچہ وہ ابدی قیام گاہ میں جا کر محو آرام ہو گئے ہیں، قیامت ... ان کے اور تمہارے درمیان فیصلہ کرے گا اور تجھ سے خون کا قصاص لے گا، اس روز ... گا کہ کامیاب کون ہے؟ ابن مرجانہ تیری ماں تیرے سوگ میں بیٹھے۔

یہ جملے سنکر عبید اللہ بن زیاد کو غصہ آگیا اور اس نے جناب زینبؑ کو قتل کر...

عمرو بن حریث نے اس سے کہا: یہ عورت ہیں اور عورت کی بات کا لوگ برا نہیں مانتے۔

ابن زیاد نے کہا: خدا نے میرے دل کو، حسینؑ اور تمہارے خاندان کے قتل کر...

ہے یہ سنکر جناب زینبؑ چیخ مار کر رونے لگیں اور کہا: قسم اپنی جان کی، تو نے میرے ... عمر کی شاخ کو قطع کر دیا اور میری جڑ کاٹ دی ہے، اگر تیرے دل کا آرام اسی میں تھا تو ...

---

[1] ارشاد شیخ مفید ج ۲ ص ۱۱۵،

[2] اللہوف ص ۶۷،

ابن زیاد نے کہا: یہ عورت موزون اور ہم آہنگ بات کہتی ہے، اس کا باپ بھی ایسا ہی تھا اور ... سمجھا جاتا تھا۔

زینبؑ نے فرمایا: عورت کو مسجع گوئی سے کیا کام؟ جو کچھ میری زبان پر جاری ہوا وہ میرے ... تو اس شخص پر تعجب ہوتا ہے کہ جس کو ائمہ کے قتل میں آرام ملتا ہے اور یہ جانتا ہے کہ روز جزا ... انتقام لیا جائے گا۔

...کے قتل کا حکم

اسی وقت عبید اللہ بن زیاد نے علی ابن الحسینؑ کی طرف دیکھا اور کہا: یہ کون ہے؟ بتایا گیا: علی ... ہیں۔

ابن زیاد نے کہا: خدا نے علی ابن الحسینؑ کو قتل نہیں کیا۔

علی ابن الحسینؑ نے فرمایا: میرے ایک بھائی تھے ان کا نام بھی علی بن الحسینؑ تھا انھیں لوگوں ... ہے۔

عبید اللہ بن زیاد نے کہا: بلکہ اسے خدا نے قتل کیا ہے۔

علی ابن الحسینؑ نے فرمایا: «اللّٰہ یتوفی الانفس حین موتھا والتی لم تمت فی منامھا» موت ... خدا روح قبض کرتا ہے۔

ابن زیاد کو غصہ آگیا اس نے کہا: میرے جواب میں جسارت کے ساتھ بات کر رہے ہو اسکی ... مار دو!

... ج ۲ ص ۱۱۵،

... ص ۱۹،

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

جب زینبؑ نے یہ صورتحال دیکھی تو امام سجادؑ سے لپٹ گئیں اور فرمایا: زیاد کے ...
خون بہا چکا ہے وہی کافی ہے، خدا کی قسم میں اس سے جدا نہیں ہوں گی اور تو انہیں ...
ارادہ کر چکا ہے تو ان کے ساتھ مجھے قتل کر دے۔

ابن زیاد نے لمحہ بھر زینبؑ اور علی بن الحسینؑ کی طرف دیکھا اور کہا: کتنی تعجب انگیز ...
خدا کی قسم یہ عورت اپنے بھتیجے کے ساتھ قتل ہو جانے کو پسند کرتی ہے، میں سمجھتا ہوں ...
میں مر جائے گا۔[۱]

علی بن الحسینؑ نے اپنی پھوپھی زینبؑ کو مخاطب کر کے فرمایا: پھوپھی مجھے چھوڑ ...
کرتا ہوں، پھر ابن زیاد کی طرف رخ کر کے فرمایا:

«أَبِالْقَتْلِ تُهَدِّدُنِي يَابْنَ زِيَاد ؟! أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ الْقَتْلَ لَنَا عَادَةٌ وَكَرَامَتُنَا ...

کیا تو مجھے موت سے ڈراتا ہے، کیا تو نہیں جانتا کہ قتل ہونا ہماری عادت ...
شہادت ہمارے لئے باعث شرف ہے۔

ابن زیاد نے اپنے کارندوں کو حکم دیا کہ امام زین العابدینؑ اور ان کے اہلبیتؑ کو ...
مسجد کے برابر والے مکان میں لے جاؤ۔[۲]

امام حسینؑ کا سرِ مقدس

مورخین نے لکھا ہے کہ ابن زیاد ہاتھ کی چھڑی امام حسینؑ کی آنکھوں، ناک اور ...
لگا رہا تھا اور کہہ رہا تھا، کتنے اچھے دانت ہیں،

---

[۱] ارشاد شیخ مفید ج ۲ ص ۱۱۶،
[۲] اللہوف ص ۶۸،

... ارقم روتے ہوئے اٹھے اور بلند آواز میں کہا: حسینؑ کے لب اور دانتوں سے چھڑی ہٹا لے
... آنکھوں سے رسولؐ کو ان لبوں اور دانتوں کا بوسہ لیتے ہوئے دیکھا ہے،

... زیاد نے ان سے کہا: اے دشمن خدا تمہاری آنکھوں کو خدا رلائے اگر تم طویل العمر اور ضعیف
... عقل نہ کھو دیئے ہوتے تو میں تمہاری گردن مار دیتا،

... نے کہا: میں تم سے اس سے بھی زیادہ اہم بات کہتا ہوں، میں نے رسولؐ کو دیکھا کہ حسنینؑ کو
... ہوئے ہیں اور اپنا ہاتھ ان کی گردن کے پیچھے لگائے ہوئے ہیں اور فرما رہے ہیں:

«اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْتَوْدِعُكَ إِيَّاهُمَا وَصَالِحَ الْمُؤْمِنِينَ»

... اللہ میں ان دونوں عزیزوں اور صالح مومنین کو تیرے سپرد کرتا ہوں اور رسولؐ کی امانت
... ساتھ تو یہ سلوک کرتا ہے۔[۱]

... کے بعد زید روتے ہوئے دارالامارہ سے باہر نکل آئے اور بلند آواز میں کہا: لوگو!
... آدمی کا غلام مرد بن گیا ہے، عرب والو! آج کے بعد سے تم غلام ہو کہ تم نے فرزند فاطمہؑ
... اور زنا زادہ کو اپنا حاکم بنا لیا ہے۔[۲]

... وقت امام حسینؑ کی زوجہ رباب اپنی جگہ سے اٹھیں اور سر مطہر کو اٹھا کر فرمایا:

وَاحُسَيْناً فَلا نَسِيتُ حُسَيْنا   أَقْصَدَتْهُ أَسِنَّةُ الأَعْدَاءِ
غَادَرُوهُ بِكَرْبَلاءَ صَرِيعاً   لا سَقَى اللّٰهُ جَانِبَيْ كَرْبَلاءِ [۳]،

---

[۱] ... ص ۱۱۸،
[۲] ... ص ۳۶۹،
[۳] ... ! میں ہرگز آپؑ کو فراموش نہیں کروں گی آپؑ کے بدن پر ظالموں کے نیزے
... کربلا میں تنہا ہے، خدا کربلا کی سرزمین کو سیراب نہ کرے۔ نفس المہموم
... از تذکرۃ الخواص،

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

زندان کوفہ

عبیداللہ نے حکم دیا کہ اہلبیت کو قید خانہ میں واپس لے جاؤ اور قتل حسین ؑ کی خبر
کے ذریعہ ہر جگہ پہونچا دی [1]۔

طبری نے نقل کیا ہے کہ جب امام حسین ؑ کی شہادت کے بعد اسیروں کا قافلہ کوفہ پہونچا
نے حکم دیا کہ انھیں قید کر دیا جائے، اہلبیت قید خانہ ہی میں تھے کہ ایک روز قید خانہ میں
پتھر گرا جس سے ایک خط بندھا ہوا تھا، اس میں لکھا تھا، ایک تیز رفتار قاصد شام یزید
ہے اور آپ لوگوں کی خبر اس نے یزید تک پہونچا دی ہے، قاصد فلاں دن کوفہ سے نکلا
میں شام پہونچا اور اتنی مدت اسے واپسی میں لگے گی فلاں دن کوفہ پہونچے گا، اگر آپ
کی آواز سنیں تو سمجھ لینا کہ آپ حضرات کے قتل کا حکم لایا ہے اور اگر تکبیر کی آواز نہ سنیں تو
وسلامتی ہے انشاء اللہ،

ابھی اس قاصد کے پہنچنے میں دو یا تین روز باقی تھے کہ پھر قید خانہ میں ایک پتھر گرا
سر مونڈنے والا ایک بلیڈ بھی بندھا ہوا تھا، خط میں لکھا تھا کہ: اگر کوئی وصیت کرنا
کر دو کہ فلاں دن قاصد لوٹے گا،

وہ دن بھی آگیا لیکن تکبیر کی آواز نہیں سنی گئی، یزید نے لکھا تھا کہ اسیروں کو دمشق

عبیداللہ کا خط یزید کے نام

عبیداللہ بن زیاد نے یزید کو خط لکھا اور اسے امام حسین ؑ اور اہلبیت کی شہادت

[1] تاریخ طبری ج ۵ ص ۲۴۴، [2] الملہوف ص ۷۱،

اور حالات سے آگاہ ہوا، تو اس نے جواب لکھا اور اس میں عبیداللہ کو حکم دیا کہ امام
حسین ؑ کا سر اور لوٹا ہوا سامان بھی اسیروں کے ہمراہ شام بھیجدو [1]۔
زیاد نے حکم دیا کہ حسین ؑ کا سر کوفہ کے گلی، کوچوں میں پھرایا جائے۔

رأس ابن بنت محمد ووصيه	للناظرين على قناة يرفع
والمسلمون بمنظر وبمسمع	لا منكر منهم ولا متفجع
كحلت بمنظرك العيون عماية	وأصم رزؤك كل أذن تسمع
أيقظت أجفانا وكنت لها كرى	وأنمت عينا لم تكن بك تهجع
ما روضة إلا تمنت أنها	لك حفرة ولخط قبرك مضجع [2]

کے داخل ہونے کے بعد کوفہ کے حالات

ابن ارقم سے روایت ہے کہ وہ سر مقدس میرے پاس سے گذرا، ایک نیزہ پر بلند تھا میں
تھا، جب میرے سامنے آیا تو میں نے سنا سر اس آیۃ کی تلاوت کر رہا ہے:
﴿أم حسبت أن أصحاب الكهف والرقيم كانوا من آياتنا عجبا﴾
کیا تم سمجھتے ہو کہ کہف اور رقیم والے ہماری نشانیوں میں سے تعجب خیز نشانی ہیں،

[1] ... اور ان کے وصی کے فرزند کا سر لوگوں کے سامنے نیزہ پر بلند کیا جاتا ہے، مسلمان دیکھتے ہیں اور سنتے ہیں لیکن
... انکار کرتا ہے اور نہ روتا ہے آپ کی مصیبت کو دیکھنے والی آنکھیں اندھی ہو جائیں اور آپ کی
... والے کان بہرے ہو جائیں جو آنکھیں آپ کی وجہ سے سوتی تھیں وہ بیدار اور جو آپ کے ڈر سے بیدار رہتی
... کوئی گلستان ایسا نہیں ہے جو آپ کی قبر بننے کی آرزو نہ رکھتا ہو۔ [2] الملہوف ص ۶۸،

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

خدا کی قسم میں یہ منظر دیکھ کر کانپ اٹھا اور چلایا : اے فرزند رسول اللہ صلعم آپ [illegible]
کہف و رقیم سے زیادہ تعجب خیز ہے ۱؎

عبداللہ بن عفیف ازدی ۲؎

عبیداللہ نے اس خوف سے کہ کہیں کوفہ میں شورش و انقلاب برپا نہ ہو جائے لوگوں کا [illegible]
جمع ہونے کا اعلان کرایا، منبر پر جا کر خدا کی حمد و ثنا کی اور کہا : شکر ہے اس خدا کا جس [illegible]

۱؎ ارشاد شیخ مفید ج ۲ ص ۱۱۷، بے شک امام حسینؑ کا تکلم کرنا ایسا روشن و واضح معجزہ ہے جو [illegible]
اپنی طرف متوجہ کر لیتا ہے لیکن قابل غور بات یہ ہے اور ابھی تک میں نے یہ نہیں دیکھا کہ کسی نے اسے بیان کیا ہو [illegible]
صفحہ ۵۵ پر آیا ہے کیا کوفہ میں صرف زید بن ارقم نے امام حسینؑ کے سر اقدس سے تلاوت سنی تھی یا زید کے مانند [illegible]
نے بھی سنی تھی تو اس کا ذکر کیوں نہیں کیا ؟ اگر سبھی امام حسینؑ سے تلاوت قرآن کی آواز سنتے تو اسی وقت کوفہ میں انقلاب [illegible]
منظر اگر دشمنان اہلبیتؑ بھی دیکھ لیتے تو وہ بھی دگرگوں ہو جاتے، میں نے فاضل حضرات میں سے اہل نظر سے تبادلہ [illegible]
بتایا کہ یہ منظر چند افراد نے ہی دیکھا تھا مثلاً کربلا میں حمید بن مسلم کہتا ہے : فواللہ لقد شغلنی نور وجہہ وجمال هيئته [illegible]
قسم ان کے چہرے کے جمال و ہیبت نے مجھے شیفتہ بنا لیا چہ جائے کہ انہیں قتل کرنے کی سوچتا، جو حمید بن مسلم کو [illegible]
پر پتھر مارنے والوں کو نظر نہیں آیا، بالکل ایسے ہی جیسے مباہلہ میں نصاریٰ نجران نے کہا تھا ہم ایسے [illegible]
سے دعا کریں تو پہاڑ بھی اپنی جگہ سے ہٹ جائیں، مختصر یہ کہ جس طرح ادراک کے اعتبار سے [illegible]
احساس کے لحاظ سے بھی یکساں نہیں ہیں،

۲؎ آپ بڑے شیعہ اور اپنے زمانہ کے زاہد تھے، ایک آنکھ جنگ جمل میں اور دوسری [illegible]
حضرت علی علیہ السلام کی طرف سے جنگ کرتے ہوئے کھو بیٹھے تھے اور مسجد کوفہ میں [illegible]
دنوں کو عبادت میں گذارتے تھے، سفینۃ البحار ج ۲ ص ۱۳۵،

[illegible] کیا یزید اور اس کے پیروں کی مدد کی اور کذاب بن کذاب کو قتل کیا،
[illegible] بن عفیف ازدی اپنی جگہ سے اٹھے اور کہا : مرجانہ کے بیٹے کذاب و ابن کذاب تو اور
[illegible] تجھے اور تیرے باپ کو منصب دیا ہے، اے دشمن خدا ! تو انبیاء کی اولاد کو قتل کرتا ہے
[illegible] منبر سے تقریر کرتا ہے،
[illegible] کو سنکر ابن زیاد غصہ کے مارے آپے سے باہر ہو گیا پوچھا یہ کون تھا ؟
[illegible] بن عفیف نے کہا : اے دشمن خدا میں ہوں تو اس پاکیزہ خاندان کو قتل کرتا ہے جس سے
[illegible] دور رکھا ہے اور یہ گمان کرتا ہے کہ تو مسلمان ہے ؟ واغوثاہ ! مہاجرین و انصار کے
[illegible] اس سرکش سے انتقام لیں جس پر رسولؐ نے اپنی زبان سے نفرین کی ہے،
[illegible] ابن زیاد کا غصہ اور زیادہ بھڑک اٹھا، گردن کی رگیں پھول گئیں، کہنے لگا اسے میرے
[illegible] پکڑنے کے لئے ہر طرف سے سپاہیوں نے ان پر حملہ کیا تو قبیلہ ازد، کے بزرگ،
[illegible] بھائی اٹھ کھڑے ہوئے اور انہیں عبیداللہ کے سپاہیوں سے بچا لیا اور مسجد کوفہ سے

[illegible] نے اپنے سپاہیوں کو حکم دیا کہ اس ازدی اندھے کو کہ خدا نے اس کا دل بھی اس کی آنکھوں
[illegible] دیا ہے ۔۔ میرے پاس لاؤ،
[illegible] ازد، کو اس کی خبر ملی تو وہ ایک جگہ جمع ہوئے ان کے ساتھ قبائل یمن بھی آگئے،
[illegible] کیلئے متحد ہو گئے،
[illegible] زیاد کو صورتحال کی خبر ملی تو اس نے قبائل مضر کو بلایا اور انہیں محمد بن اشعث کی مدد
[illegible] : آخری سانس تک جنگ کرنا،
[illegible] : طرفین کے درمیان شدید جنگ ہوئی کچھ لوگ مارے گئے آخرکار عبیداللہ بن
[illegible] عبداللہ بن عفیف کا دروازہ توڑ دیا، اور ان کے گھر میں داخل ہو گئے،
[illegible] عفیف کی بیٹی نے باپ کو ان کے حملہ سے آگاہ کیا، عبداللہ بن عفیف نے بیٹی سے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کہا: ڈرو! بہنیں میری تلوار مجھے دیدو! وہ تلوار سے اپنا دفاع کرتے جاتے اور ... جاتے تھے

أَنَا ابْنُ ذِي الفَضْلِ عَفِيفِ الطَّاهِرِ ... عَفِيفُ شَيْخِي وَابْنُ أُمِّ عامِرِ
كَمْ دارِعٍ مِنْ جَمْعِكُمْ وَحاسِرِ ... وَبَطَلٍ جَدَّلْتُهُ مُغاوِرِ[1]

راوی کہتا ہے: عبداللہ بن عفیف کی بیٹی اپنے والد سے کہتی تھی اے کاش میں ... آپ کے ساتھ ہوکر رسولؐ کی عترت پاک کے قاتلوں سے جنگ کرتی،

عبیداللہ بن زیاد کے سپاہیوں نے محاصرہ میں لیکر عبداللہ بن عفیف پر حملہ کیا، ... بیٹی کی ہدایت کے مطابق ان سے جنگ کر رہے تھے جس طرف سے ان پر حملہ ہوتا بیٹی ... طرف سے حملہ کر رہے ہیں، آخر کار وہ عبداللہ بن عفیف کے نزدیک آگئے، بیٹی چلائی وا... بابا کو چاروں طرف سے گھیر لیا، کوئی نہیں ہے جو ان کی مدد کرے،

عبداللہ بن عفیف اپنی تلوار گھوما رہے تھے اور کہہ رہے تھے:

أُقْسِمُ لَوْ يُفْسَحُ لِي عَنْ بَصَرِي ... ضاقَ عَلَيْكُمْ مَوْرِدِي وَمَصْدَرِي[2]

مختصر یہ کہ انھیں گرفتار کر کے عبیداللہ بن زیاد کے پاس لایا گیا، عبیداللہ نے انھیں ... شکر ہے خدا کا کہ اس نے تجھے رسوا کیا۔

عبداللہ بن عفیف نے کہا: اے دشمن خدا مجھے خدا نے کس طرح رسوا کیا ہے؟ خدا کی ... آنکھیں صحیح ہوتیں تو میں تمہارا جینا دوبھر کر دیتا،

ابن زیاد نے کہا: عثمان کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے؟

---

[1] میں با فضل اور پاک سرشت عفیف کا بیٹا ہوں، عفیف میرے والد ام عامر کے بیٹے ہیں، میں تمہارے ... سر برہنہ اور تاراج کرنے والے پہلوانوں کو زمین پر سلا دوں گا،

[2] قسم کھا کر کہتا ہوں کہ اگر میں اندھا نہ ہوتا تو تمہارا جینا دشوار کر دیتا،

کہا: اے بنی علاج کے غلام، اے مرجانہ کے بیٹے تجھے عثمان سے کیا مطلب؟ انہوں نے برا ... اصلاح کی یا فتنہ انگیزی، خدا لوگوں کا سرپرست ہے وہ ان کے درمیان عدل کے ساتھ فیصلہ ... مجھ سے اپنے اور اپنے باپ، یزید اور اس کے باپ کے بارے میں پوچھ،

ابن زیاد نے کہا: خدا کی قسم میں تم سے کچھ نہ پوچھوں گا یہاں تک کہ موت کے گھاٹ اتر جاؤگے

عبداللہ بن عفیف نے کہا: الحمد للہ رب العالمین، میں خدا سے اس وقت سے شہادت کی دعا ... جب تیری ماں نے تجھے جنم بھی نہیں دیا تھا اور خدا سے یہ بھی دعا کی تھی کہ مجھے بدترین خلق ... جب میں نابینا ہو گیا تو شہادت کے فیض سے ناامید ہو گیا، خدا کا شکر کہ اس نے مجھے ... شہادت سے سرفراز کیا اور میری پہلی دعا کی مقبولیت کی سند عطا کی،

ابن زیاد نے حکم دیا کہ ان کا سر تن سے جدا کر دیا جائے، اس کے سپاہیوں نے ان کا سر قلم کر کے ... دار پر چڑھا دیا[1]

شیخ مفید نے نقل کیا ہے کہ جب سپاہیوں نے انھیں پکڑ لیا اور مخصوص نعرہ سے قبیلہ ازد کو ... پکارا تو قبیلہ ازد کے سات سو آدمی آپ کے چاروں طرف جمع ہو گئے اور انھیں عبیداللہ ... سے چھڑا کر ان کے گھر لے گئے لیکن جب سورج غروب ہو گیا، رات ہو گئی تو عبیداللہ نے ... کا حکم صادر کیا اور ان کی گردن مار دی[2]

... بن عبداللہ

... حضرت علیؑ کے شیعوں میں سے ایک بوڑھے آدمی تھے، ابن زیاد نے انھیں اپنے پاس

... ایک مشہور جگہ تھی اسی طرح بصرہ میں بھی اس نام کی ایک جگہ تھی اور بحرین میں بھی اس نام کا ایک قریہ ...

[1] ... الملاغ، ج ۲ص ۶۸۸، بحار الانوار ج ۴۵ص ۱۱۹،

[2] ... ج ۲ص ۱۱۷، اس روشن فکر بوڑھے کا جرأت مندانہ اور دلیرانہ اقدام چند چیزوں کا موجب ہوا: ←

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

بلایا، جب سپاہیوں نے حاضر کیا تو ابن زیاد نے کہا: اے دشمن خدا! کیا تو ابوتراب [illegible]
نہیں ہے،؟

انہوں نے جواب دیا: ہاں! اس عذر کی بنا پر جو میں بیان کروں گا

ابن زیاد نے کہا: میں تمہارا خون بہا کر خدا کا تقرب حاصل کروں گا،

جندب بن عبداللہ نے کہا: اس صورت میں خدا ہرگز تجھے اپنا تقرب عطا [illegible]
تجھے مردود قرار دے گا

عبیداللہ بن زیاد نے کہا: یہ بوڑھا ہے، اس کی عقل زائل ہوگئی ہے، اس کے [illegible]
دے دیا۔[1]

عمر بن سعد کی پشیمانی

عمر بن سعد جب کربلا سے کوفہ واپس آیا اور دارالامارہ میں عبیداللہ بن زیاد [illegible]
عبیداللہ نے اس سے کہا: جو حکم نامہ میں نے تمہیں قتل حسینؑ کیلئے دیا تھا وہ مجھے دو،

عمر بن سعد نے کہا: وہ گم ہوگیا ہے،

عبیداللہ بن زیاد نے کہا: اسے لاؤ،

۱ کوفہ کے لوگ پراکندہ ہوگئے اور عبیداللہ جو مقصد حاصل کرنا چاہتا تھا اس میں ناکام رہا،
۲ شہادت امام حسینؑ کے بعد عبداللہ بن عفیف کے اعتراض سے لوگوں میں ظلم و ظالم سے ٹکرانے کی جرأت پیدا [illegible]
۳ نیک آدمی کی گرفتاری اور ان کی شہادت سے لوگوں میں غم و غصہ کی لہر دوڑ گئی اور کافی بعد میں رونما ہونے [illegible]
زمین ہموار ہوئی، مثیر الاحزان،
۴ ایسے محب اہلبیتؑ کی گرفتاری سے شیعہ خفیہ طور پر حاکم کے خلاف متحد و ہم آہنگ ہوگئے،

[1] تاریخ [illegible]

[illegible] نے کہا: میں نے وہ حکم نامہ اس لئے رکھ چھوڑا ہے کہ اگر قریش کی بوڑھی عورتیں اعتراض [illegible] عذر بن جائے، اس کے بعد کہا: خدا کی قسم میں نے حسینؑ کے بارے میں تمہیں نصیحت [illegible] اپ سعد بھی مشورہ کرتے تو ان کا بھی حق ادا کر دیتا۔

[illegible] زیاد "عبیداللہ بن زیاد کے بھائی" نے کہا: سچ کہتے ہو، کاش زیاد کی اولاد میں قیامت تک [illegible] ناک میں نتھ ڈال دی گئی ہوتی اور حسینؑ قتل نہ کئے گئے ہوتے، اور عبیداللہ بن زیاد یہ کلام نہ کرتا۔[1]

[illegible] ابن زیاد کے پاس سے اٹھا اور دارالامارہ سے باہر آیا اور کہا: خدا کی قسم مجھ سے زیادہ کوئی [illegible] لوٹا، میں نے عبیداللہ کے حکم پر عمل کیا خدا کے حکم کی نافرمانی اور رشتہ کا لحاظ نہ کیا۔[2]

[illegible] ابن سعد سے علیحدہ ہوگئے اور وہ جس جماعت کے پاس سے بھی گذرتا تھا وہی اس سے [illegible] میں جاتا تو لوگ باہر نکل آتے تھے، ہر آدمی اسے دیکھ کر گالی دیتا تھا پھر وہ [illegible] نشین رہا۔[3]

[illegible] کہتا ہے: عمر بن سعد کی مجھ سے دوستی تھی، کربلا سے لوٹ کر میں احوال پرسی کے لئے [illegible] نے کہا: میرا حال نہ پوچھو! کیونکہ مجھ سے بدتر کوئی مسافر بھی گھر نہیں لوٹا، میں نے [illegible] کیا اور بڑے گناہ کا مرتکب ہوا۔[4]

[illegible] امارہ میں

[illegible] زیاد دربار میں سر منگا چکا تو حکم دیا کہ مختار کو، جو کہ مسلم بن عقیل کی شہادت کے دن سے

[illegible] الاخبار الطوال ص ۲۳۰،

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

قید خانہ میں تھے ، دربار میں حاضر کیا جائے ، جب قصر میں وارد ہوئے تو دیکھا کہ حالات ...
ہیں گویا انھیں امام حسینؑ کا سر دکھایا گیا تھا، مختار بہت روئے ، ان کے اور ابن زیاد ...
تو میں میں بھی ہوئی، مختار نے تند لہجہ میں اسے جواب دیا ، ابن زیاد کو غصہ آگیا ، اس ...
واپس قید خانہ میں لے جاؤ ، بعض نے لکھا ہے کہ ابن زیاد نے مختار کے منھ پر تازیانہ مارا ...
متاثر ہوئی [1]

مدینہ میں خبرِ شہادت

جب ابن زیاد امام حسینؑ کے سر کو یزید کے پاس بھیج چکا تو اس نے عبد الملک ...
مدینہ روانہ کیا تاکہ وہ مدینہ کے حاکم وقت "عمرو بن سعید بن العاص" کو یہ خبر پہونچا ...
ہو چکے ہیں اور اسے قتل حسینؑ کی بشارت دے ،

عبد الملک کہتا ہے : میں گھوڑے پر سوار ہو کر مدینہ کی سمت چلا مدینہ پہنچا تو ...
آدمی نے پوچھا : کیا خبر لائے ہو ؟
میں نے کہا : خبر حاکم کے پاس سنو گے ،
اس نے کہا : انا للہ وانا الیہ راجعون ، خدا کی قسم حسینؑ قتل کر دیئے گئے ہیں ...

حارث کہتا ہے : جب میں حاکم مدینہ کے پاس پہونچا تو اس نے پوچھا : کیا خبر ہے ؟
میں نے کہا : امیر کیلئے باعث مسرت خبر ہے ، حسین بن علیؑ قتل کر دیئے گئے ...
جاؤ لوگوں کو قتل حسینؑ کی خبر سنا دو ! وہ کہتا ہے کہ میں باہر آیا اور بلند آواز سے ...
خدا کی قسم شہادت حسینؑ کی خبر سنکر بنی ہاشم کے گھروں سے جو نالہ و شیون کی آواز بلند ہوئی ...

---

[1] منتقل الحسینؑ مقرم ص ۴۲۹، رياض الاحزان ص ۵۴،

... بعد میں عمر بن سعید کے پاس گیا تو اس نے مجھے دیکھ کر اظہار مسرت کرتے ہوئے یہ شعر پڑھا

... نِساءُ بَنِي زِيادٍ عَجَّةً   كَعَجِيجِ نِسوَتِنا غَداةَ الأَرْنَبِ [1]

... بعد کہا : «هٰذِهِ واعِيَةٌ بِواعِيَةِ عُثْمان!» یہ نالہ و شیون عثمان پر ہونے والے ... جواب ہے [2]

... گیا اور لوگوں کو قتل حسینؑ کی خبر سنائی اور یزید کے لئے دعا کی ، خطبہ دیا اور قبر رسولؐ کی ... کہا! یوم بیوم بدر" یہ دن بدر کے دن کا جواب ہے ، انصار میں سے ایک جماعت نے ... یہ بات ابو عبیدہ نے اپنی کتاب "المثالب" میں تحریر کی ہے [3]

... وقت عبد اللہ بن سائب اٹھ کھڑے ہوئے اور کہا : اگر فاطمہؑ زندہ ہوتیں اور سر حسینؑ کو ... اور گریہ کرتیں ،

... سعید نے ان کی طرف رخ کر کے کہا : تمہاری بہ نسبت ہم فاطمہؑ سے زیادہ نزدیک ہیں ان ... ہیں ان کے شوہر ہمارے بھائی ہیں اگر فاطمہؑ زندہ ہوتیں تو ان کی آنکھوں سے آنسو بہتے ... ہیں برا نہ کہتیں [4]

... جعفر

... مدینہ میں امام حسینؑ اور عبد اللہ بن جعفر کے بیٹوں کی شہادت کی خبر پھیلی تو کچھ لوگ تعزیت

---

[1] ... ایسے ہی روتی ہیں جیسے ہماری عورتیں جنگ ارنب میں روئی تھیں ، جنگ ارنب میں قبیلہ بنی زبید نے قبیلہ بنی زیاد ... شعر عمرو بن معدیکرب کا ہے ، ترجمہ نفس المہموم ص ۴۴۱،

[2] ... ابی الحدید ج ۴ ص ۷۲، [3] بحار الانوار ج ۴۵ ص ۱۲۲،

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

دینے ان کے پاس آئے اور ان کے قریبی رشتہ دار، شاید ابو اللسلاس، نے کہا: یہ مصیبت [illegible] الحسینؑ کی وجہ سے پڑی ہے،

عبد اللہ اس کی اس بات سے ناراض ہوئے اور اس کو جوتی پھینک کر مارا [illegible] ہوئے کہا: تو حسینؑ کے بارے میں ایسی بات کہتا ہے، خدا کی قسم اگر میں بھی ان کے [illegible] بھی چاہتا کہ شہید ہونے تک جدا نہ ہوں، خدا کی قسم اپنے بیٹوں کی شہادت [illegible] میرے لئے ان کا داغ برداشت کرنا آسان ہے کیونکہ وہ میرے چچازاد بھائی حسینؑ [illegible] کرتے ہوئے شہید ہوئے ہیں،

پھر حاضرین کی طرف رخ کر کے کہا: حسینؑ کی شہادت میرے لئے بہت [illegible] خدا کا شکر ادا کرتا ہوں، اگرچہ میں ان کے ساتھ نہیں تھا اور میں نے جان فدا نہیں کی [illegible] ان پر جان نثار کی ہے [1]

شیخ طوسی نے روایت کی ہے کہ جب مدینہ میں شہادت حسینؑ کی خبر [illegible] کی بیٹی چند عورتوں کے ساتھ گھر سے باہر آئیں اور جب قبر رسولؐ کے نزدیک پہنچیں [illegible] مہاجرین کو مخاطب کر کے کہا:

مَاذا تَقُولُونَ اِذْ قالَ النَّبِيُّ لَكُمْ ... يَوْمَ الحِسابِ وَصِدْقُ [illegible]
خَذَلْتُمْ عِتْرَتِي اَوْ كُنْتُمْ غُيَّباً ... وَالحَقُّ عِنْدَ وَلِيِّ [illegible]
اَسْلَمْتُمُوهُمْ بِاَيْدِي الظّالِمِينَ فَما ... مِنْكُمْ لَهُ اليَوْمَ [illegible]
ما كانَ عِنْدَ غَداةِ الطَّفِّ اِذْ حَضَرُوا ... تِلْكَ المَنايا وَلا [illegible]

[1] تاریخ طبری ج ۵ ص ۴۶۵، [2] قیامت کے روز تو صرف سچی بات قبول کی جائے گی [illegible] گے، تم نے میری عترت کو رسوا کیا کیا تم غائب تھے اور حق صاحب امر کے پاس آتا [illegible] سپرد کر دیا تھا پس آج خدا کیلئے تمہاری شفاعت کرنے کے لئے کچھ نہیں ہے کہ کل وہ کریں [illegible] تھے لیکن عترت رسولؐ سے دفاع نہ کیا گیا، امالی شیخ طوسی ج ۱ ص ۸۸،

[illegible] حوشب کہتے ہیں: میں زوجۂ رسولؐ ام سلمہ کی خدمت میں حاضر تھا کہ ناگہاں ایک عورت [illegible] حسینؑ قتل کر دیئے گئے

[illegible] کہا: انہوں نے حسینؑ کو قتل کر دیا ہے خدا ان کی قبروں کو آگ سے بھر دے [1]

[illegible] روز، حاکم مدینہ، عمرو سعید نے خطبہ پڑھا اور لوگوں کو حسینؑ کے قتل ہونے کی خبر سنائی [illegible] رات کو ایک آواز سنی لیکن کسی کو آواز دینے والا نظر نہ آیا اور سب نے سنا کہ کہہ رہا ہے،

[illegible] القاتِلُونَ جَهْلاً حُسَيْنا ... اَبْشِرُوا بِالعَذابِ وَالتَّنْكِيلِ
[illegible] اَهْلِ السَّماءِ يَدْعُو عَلَيْكُم ... مِنْ نَبِيٍّ وَمَلاكٍ وَقَبِيلِ
[illegible] عَلىٰ لِسانِ اَبْنِ داوُدَ ... وَمُوسىٰ وَصاحِبِ الاِنْجِيلِ (۲) (۳)

[illegible] نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ جب حسینؑ قتل کر دیئے گئے ہمارے [illegible] آواز سنی کہ کہہ رہا تھا: آج اس امت پر بلا نازل ہو گئی، اب یہ تمہارے قائمؑ کے ظہور [illegible] فراموش کرنے سے پہلے اور تمہارے دشمنوں کو قتل کرنے سے قبل کسی خوشی کا منھ نہ دیکھ سکیں

[illegible] ص ۱۶۷،
[illegible] نے نادانی میں حسینؑ کو قتل کیا ہے، انہیں عذاب و شکنجہ کی بشارت ہو تمام اہل آسمان نبی فرشتے اور [illegible] کرتے ہیں، سلیمان و موسیٰ اور صاحب انجیل عیسیٰ تم پر لعنت کرتے ہیں،
[illegible] ص ۴۶۷، [3] کامل الزیارات ص ۳۳۶،

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

مکہ میں خبرِ شہادت

جب مکہ میں امام حسینؑ کی شہادت کی خبر پہنچی اور عبداللہ بن زبیر اس سے آگاہ [illegible]
دیا اور کہا: عراق والے بے وفا، اور کوفہ والے عراق کے لوگوں میں سب سے بدتر ہیں، [illegible]
انھیں اپنا امیر بنائیں اور اپنے امور ان کے حوالے کریں اور وہ دشمن کے شر کو دفع کرنے میں [illegible]
گے اور بنی امیہ نے اسلام کی جو نشانیاں مٹادی ہیں انھیں دوبارہ زندہ کریں گے، لیکن [illegible]
پاس پہنچے تو ان کے خلاف ہو گئے اور انھیں قتل کردیا کوفہ والے یہ چاہتے تھے کہ وہ [illegible]
میں ہاتھ دیدیں، لیکن حسینؑ نے ذلت کی زندگی پر عزت کی موت کو ترجیح دی اے اللہ [illegible]
کے قاتلوں کو رسوا کر اور ان کے قتل کا حکم دینے والے پر لعنت کر کیا اس مصیبت کے [illegible]
ہے کوئی بنی امیہ کے عہد و پیمان پر باقی رہے گا؟ یا ان بے وفا اور جفا کاروں کے عہد و پیمان [illegible]
کی قسم حسینؑ دلوں کو روزہ رکھتے اور راتوں کو عبادت خدا میں مشغول رہتے تھے اور ان [illegible]
بہ نسبت رسولؐ سے نزدیک تھے، قرآن سنتے تھے، موسیقی نہیں اور خوف خدا کی بجا [illegible]
مشغول نہیں رہتے تھے، روزہ کی بجائے میگساری نہیں کرتے تھے، شب بیداری کے عوض [illegible]
آواز نہیں سنتے تھے، ذکر خدا کی جگہ بندروں سے کھیلنے اور شکار کرنے میں وقت نہیں گذار [illegible]
کہ انھیں انہوں نے قتل کردیا، سو یہ اپنے کئے کی سزا پائیں گے ۔[1]

زمخشری نے نقل کیا ہے کہ جب عبیداللہ بن زیاد حسینؑ کو قتل کر چکا تو ایک بار [illegible]
نابکار کے بیٹے نے کس طرح اس امت کے رسولؐ کے فرزند کو قتل کیا ہے ۔[2]

---

[1] تاریخ طبری ج ۵ ص ۲۳۹،

[2] مقتل زخار ص ۵۴۳،

[illegible] نے عمر بن عبدالعزیز سے روایت کی ہے کہ اس نے کہا: اگر میں ان لوگوں میں سے ہوتا [illegible] حسینؑ کو قتل کیا ہے اور خدا مجھے بخش دیتا اور جنت میں جانے ــــــ کی اجازت دیدیتا تو میں [illegible] کی وجہ سے جنت میں داخل نہ ہوتا ۔[1]

[illegible] خثیم[2] کو امام حسینؑ کی شہادت کی خبر ملی تو روئے اور کہا: انھوں نے ایسے جوان مرد کو قتل کیا [illegible] ان سے محبت کرتے اور اپنے ہاتھ سے کھانا کھلاتے اور اپنے زانو پر بٹھاتے تھے ۔[3]

[illegible] الحدید کہتے ہیں: ربیع بن خثیم بیس سال تک خاموش رہے اور کوئی بات نہیں کہی لیکن [illegible] قتل کر دیئے گئے تو انہوں نے ایک جملہ یہ کہا: «أَوَقَد فَعَلُوها؟!» کیا انہیں قتل کر دیا [illegible] پڑھی: ﴿اللّٰهُمَّ فاطِرَ السَّمٰواتِ وَالأرْضِ عالِمَ الغَيْبِ وَالشَّهادَةِ [illegible] عِبادِكَ فِيما كانُوا فِيهِ يَخْتَلِفُونَ﴾[4] اور اس کے بعد تاحیات کچھ نہ بولے ۔[5]

[illegible] ص ۵۴۳،

[illegible] عبادِ ثمانیہ میں سے ایک ہیں، امیرالمومنینؑ کے اصحاب میں سے ہیں، عامہ و خاصہ میں سے ایک جماعت نے کہا ہے [illegible] میں نہیں آئے تھے، اس کے جواز میں انہیں شک تھا حضرت علیؑ سے شرکت نہ کرنے کی اجازت [illegible] یا ۶۳ھ میں مرے، معجم رجال الحدیث ج ۸ ص ۱۷۴،

[illegible] شوب ج ۳ ص ۳۸۳،

[illegible] اے آسمانوں اور زمین کو پیدا کرنے والے اللہ، اور عیاں و پوشیدہ چیزوں کے جاننے والے تو ہی اپنے [illegible] ــــــ ان چیزوں کے سلسلے میں فیصلہ کرے گا جن میں انہوں نے اختلاف کیا ہے،

[illegible] ۲۱

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

عبیداللہ بن زیاد نے اپنے پاس بیٹھے ہوئے قیس بن عباد سے کہا: تم میرے اور حسین کے بارے میں کیا کہتے ہو؟

قیس نے کہا: کہ قیامت کے دن حسینؑ کے جد، والد، اور والدہ، سب کے سب خدا سے ان کی شفاعت کریں گے اور تمہارے ماں باپ بھی آئیں گے اور تمہاری شفاعت کریں گے۔

یہ بات سنکر عبیداللہ کو غصہ آگیا اور انھیں وہاں سے اٹھا دیا [1]

امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ کوفہ کی چار مسجدیں، مسجد اشعث، مسجد جریر، ... مسجد شبیث بن ربعی، قتل حسین بن علیؑ کی خوشی میں بنائی گئی تھیں [2]

بصرہ اور حسن بصری

جب حسن بصری کو امام حسینؑ کی شہادت کی خبر ملی تو بہت روئے اور کہا: ... نابکار کے بیٹے نے ان کے رسولؐ کے فرزند کو قتل کر دیا [3].

---

[1] ریاض الاحزان ص ۳۰،

[2] بحار الانوار ج ۴۵ ص ۱۸۹،

[3] انساب الاشراف ج ۳ ص ۲۲۷،

ساتویں فصل

کوفہ سے شام تک

... روانگی

... زحر بن قیسؒ کو بلایا تاکہ وہ کربلا کے تمام شہیدوں کے سروں کے ساتھ امام حسینؑ ... معاویہ کے پاس شام لے جائے [1] اور ابو بردہ بن عوف ازدی اور طارق بن ابی ... ساتھ بھیجا [2]

... زحر بن قیس ہے،

... عمر بن سعد نے اہلبیتؑ سے پہلے سر حسینؑ کوفہ بھیج دیا تھا اسی طرح عبیداللہ نے سر حسینؑ کو اہلبیتؑ ... اور اہلبیتؑ کو بعد میں روانہ کیا ہو، جیسا کہ شیخ مفید کی عبارت سے سمجھ میں آتا ہے،

... ارشاد شیخ مفید ج ۲ ص ۱۱۸، منقول ہے کہ عبیداللہ بن زیاد نے سر حسینؑ یزید کے پاس بھیجنے کے بعد حکم دیا کہ آپ کے ... ابن کے گلے میں طوق پہناؤ ان کے ساتھ محفر بن ثعلبہ اور شمر بن ذی الجوشن کو روانہ کیا یہ روانہ ہوئے اور ... ہو گئے علی ابن الحسینؑ نے راستے میں کسی سے کوئی بات نہ کی، ارشاد شیخ مفید ج ۲ ص ۱۲۱، اس عبارت سے معلوم

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

لیکن سید بن طاؤس کہتے ہیں: جب یزید بن معاویہ کو عبید اللہ کا خط ملا اور وہ اس
سے آگاہ ہوا تو اس نے اس کا جواب دیا اور عبید اللہ کو حکم دیا کہ حسینؑ کے اہلبیتؑ اور دیگر
کے سروں کے ساتھ آپ کا سر شام بھیجدو، ابن زیاد نے محضر بن ثعلبہ کو بلایا اور شہیدوں کے
اور اہلبیت کو اس کے سپرد کیا اور وہ ان کو کفار کے اسیروں کی طرح شہروں میں تشہیر کرتا ہوا شام لے گیا

امام محمد باقرؑ فرماتے ہیں: میں نے اپنے والد علی بن الحسینؑ سے معلوم کیا کہ آپؑ کو
لے جائے گئے تھے، آپؑ نے فرمایا: انہوں نے مجھے بے کجاوہ اونٹ پر سوار کیا بابا حسینؑ کا سر
اور میرے پیچھے بے کجاوہ سواریوں پر ہماری عورتوں کو سوار کیا تھا، ہمیں چاروں طرف سے نیزے
ہوئے تھے، اگر ہم میں سے کوئی روتا تھا تو اس کے سر پر نیزہ مارتے تھے، اسی طرح ہم دمشق

منتخب میں آیا ہے کہ عبید اللہ بن زیاد نے شمر، خولی، شیث بن ربعی، اور عمرو بن
اور ان کے ساتھ ایک ہزار فوجیوں پر مشتمل لشکر روانہ کیا ان کے سفر خرچ کا انتظام کیا اور حکم دیا
کے اسیروں کو شام لے جاؤ اور راستے میں پڑنے والے شہروں کے گلی کوچوں میں انہیں پھرا[۱]

منزلیں

ہم یہاں ان منزلوں کو بیان کرتے ہیں جو کوفہ سے شام تک اہلبیتؑ کے راستے میں
کی صحیح ترتیب معلوم نہیں ہے، اور معتبر مصادر میں ان کا ذکر نہیں ہے اور زیادہ تر مصادر میں
کی کیفیت مذکور نہیں ہے، ابن اثیر نے تاریخ کامل میں، بعض کا ذکر کیا ہے جبکہ مقتل ابی مخنف
مرقوم ہیں ہم یہاں ان حوادث کو بھی بیان کریں گے جو بعض منازل پر رونما ہوئے تھے[۴]

ہوتا ہے کہ ابن زیاد نے سرِ حسینؑ اہلبیتؑ سے پہلے شام روانہ کر دیا تھا،

۱۔ اللہوف ص ۱۰۱، ۲۔ بحار الانوار ج ۴۵ ص ۱۴۵،

۳۔ منتخب طریحی ج ۲ ص ۴۸۰، ۴۔ قمقام زخار ص ۵۷۴،

منزل

امام حسینؑ کے سر مقدس کو لے جانے والے پہلی منزل پر اترے اور شراب خوری و بدمستیوں میں مشغول
اچانک دیوار سے ایک ہاتھ برآمد ہوا اور اس نے لوہے کے قلم کے ذریعہ خون سے یہ شعر لکھا

اترجو امۃ قتلت حسینا — شفاعۃ جدہ یوم الحساب[۱]

اس حادثہ کو دیکھ کر وہ لوگ سر مقدس کو وہیں چھوڑ کر بھاگ کھڑے ہوئے بعد میں لوٹ کر آئے[۲]
صواعق محرقہ میں یہی واقعہ نقل کیا ہے[۳] اور پھر لکھا ہے: یہ شعر خاتم النبیینؐ کے مبعوث بہ رسالت
تین سو سال قبل ایک پتھر پر لکھا ہوا دیکھا گیا تھا، نیز رومیوں کی ایک کلیسا میں یہ اشعار لکھے
اور کوئی نہیں جانتا تھا کہ یہ کس زمانہ میں لکھے گئے تھے[۴]۔

سلیمان بن یسار نے کہا ہے: لوگوں کو ایک پتھر ملا کہ جس پر یہ اشعار مرقوم تھے

لا بُدَّ أنْ تَرِدَ القِيامةَ فاطِمَه — وَقَمِيصُها بِدَمِ الحُسَيْنِ مُلَطَّخٌ
وَيلٌ لِمَنْ شُفَعاؤُهُ خُصَمائُهُ — وَالصُّورُ فِي يَوْمِ القِيامَةِ يُنْفَخُ[۵]

۱۔ ... امت نے حسینؑ کو قتل کیا ہے کیا وہ روز قیامت ان کے جد کی شفاعت کی بھی امید رکھتی ہے،

۲۔ ... ج ۴۵ ص ۳۰۵،

۳۔ ... ص ۱۹۲،

۴۔ ... ص ۱۴۴، مجلسی نے بحار کی ج ۴۵ ص ۲۳۴ پر طبری سے نقل کیا ہے کہ سرِ حسینؑ کو لے جانے والوں نے شام کی پہلی
... کے نوحہ کی آواز سنی

أيُّها القاتِلُونَ جَهْلاً حُسَيْنا — أبْشِرُوا بِالعَذابِ وَالتَّنْكِيلِ
كُلُّ أهْلِ السَّماءِ يَدْعُوا عَلَيْكُمْ — مِنْ نَبِيٍّ وَمُرْسَلٍ وَقَتِيلِ
قَدْ لُعِنْتُمْ عَلَى لِسانِ ابْنِ داوُدَ — وَمُوسَى وَصاحِبِ الإنْجِيلِ

۵۔ ... حضرت فاطمہؑ آئیں گی اور آپؑ کے ہاتھ میں حسینؑ کا خون آلود پیراہن ہوگا، قیامت کے دن جس وقت ←

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

تکریت ۱

کامل بہائی میں آیا ہے جب وہ امام حسینؑ کا سر کوفہ سے باہر لائے تو ابن زیاد کی طرف [illegible]
لوگوں کو عرب کے قبائل کی طرف سے ڈر تھا کہ ہو سکتا ہے ابھی ان میں کچھ دینی غیرت باقی ہو اور [illegible]
سے سر حسینؑ چھین لیں ۔ اسلئے وہ اصلی راستے سے نہیں بلکہ غیر مانوس راستے [illegible]

ابو مخنف نے نقل کیا ہے کہ وہ حصاصہ ۲ کے مشرق سے سر مقدس لے گئے اور تکریت [illegible]
اور وہاں کے حاکم کو اپنے آنے کی خبر دی تو اس نے بہت سے لوگوں کو جھنڈوں کے ساتھ [illegible]
کے لئے بھیجا اگر کوئی پوچھتا تھا کہ یہ کس کا سر ہے تو وہ جواب دیتے خارجی کا ہے ۳،

ایک نصرانی نے سر دیکھا اور جب اسنے مذکورہ جواب سنا تو خود سے کہا: حقیقت [illegible]
لوگ بیان کر رہے ہیں یہ سر فاطمہؑ کے لخت جگر حسین بن علیؑ کا ہے میں خود کوفہ میں تھا، انہیں [illegible]
تمام نصرانیوں کو جب اس حادثہ کی خبر ملی تو انہوں نے اپنے ناقوس کو توڑ دیئے اور کہنے لگے: [illegible]
قوم کے عصیان سے کہ جس نے اپنے رسولؐ کے فرزند کو قتل کر دیا ہے، تیری پناہ چاہتے ہیں،

جب کوفیوں نے یہ حال دیکھا تو انہوں نے وہاں سے بیابانوں کے راستے کوچ کیا ۴۔

← صور پھونکا جائیگا، اس وقت، افسوس ناک حالت ہوگی ان لوگوں کی کہ جن کا شفاعت [illegible]

۱ تکریت بغداد و موصل کے درمیان ایک شہر ہے جہاں سے بغداد تیس فرسخ کے فاصلہ پر دجلہ کے مغرب میں [illegible]
مراصد الاطلاع ج ۱ ص ۲۶۸،

۲ حصاص قصر بنی ہبیرہ سے قریب کوفہ کے نواح میں ایک قریہ ہے، معجم البلدان ج ۲ ص ۲۶۳،

۳ اس روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ سر مقدس کو لے جانے والے ڈرتے تھے اس لئے خارجی، یعنی [illegible]
والا، بتاتے تھے،

۴ مقام زخار ص ۵۴۷، ج ۲،

مشہد النقطہ

[illegible] سر مقدس کو لے جانے والے اثناء راہ میں اس منزل پر پہنچے اور یہاں ایک بہت بڑے پتھر پر سر مقدس [illegible] سر مقدس سے ایک قطرہ خون اس پتھر پر ٹپک گیا اور اس کے بعد عاشور کے روز ہر سال اس پتھر [illegible] تھا لوگ اس پتھر کے چاروں طرف جمع ہو جاتے تھے اور امام حسینؑ کی مجلس عزا برپا کرتے

[illegible] پتھر عبد الملک بن مروان کے زمانہ تک اپنی جگہ تھا اس کے حکم سے اسے منتقل کر دیا گیا یہ معلوم نہیں [illegible] لے گئے، یادگار کے طور پر اس پتھر کی جگہ ایک عمارت بنا دی جسے نقط یا مشہد النقطہ کہتے ہیں ۱

وادی النخلہ ۲

[illegible] رات کے وقت اس منزل پر اترے تو ان کے کان میں رات بھر جنوں کا نوحہ کی آواز آتی رہی ۳

نساءُ الجنِّ یَبْکِینَ مِنَ الحُزْنِ شَجِیّاتِ   وَاَسْعَدْنَ بِنَوْحٍ لِلنِّساءِ الهاشِمِیّاتِ
وَیَنْدُبْنَ حُسَیْناً عظُمَتْ تِلْكَ الرَّزِیّاتِ   وَیَلْطِمْنَ خُدُوداً کَالدَّنانِیرِ نَقِیّاتِ
وَیَلْبَسْنَ ثِیابَ السُّودِ بَعدَ القَصَبِیّاتِ ۴

---

۱ [illegible] ص ۳۴۲،

۲ معجم البلدان اور دیگر کتابوں میں ہمیں اس نام کی کوئی جگہ نہیں ملی ہاں مراصد الاطلاع میں نخلہ نام کا ذکر ہے شرقی موصل سے نزدیک ممکن [illegible] وہی مراد ہو، مراصد الاطلاع ج ۳ ص ۱۳۴۳، ۳ مقام زخار ج ۲ ص ۵۴۸،

۴ [illegible] میں رو رہی ہیں ہاشمی عورتوں پر گریہ کر رہی ہیں، حسین اور اس عظیم مصیبت پر بین کر رہی ہیں منہ پر طمانچے مار رہی ہیں [illegible] کالا لباس پہن لیا ہے، بحار الانوار ج ۴۵ ص ۲۳۶،

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

۵ موصل

صبح کو دوسرے راستے سے "کحیل" کا قصد کیا اور جہینہ کی جانب روانہ ہو [illegible]
حاکم کو اپنے پہونچنے کی اطلاع دی اس نے شہر کو سنوارنے کا حکم صادر کیا اور کچھ لوگوں کو شہر [illegible]
کیا،

لوگ کہتے تھے بے شک یہ حسین بن علیؑ کا سر ہے کہ جس کو یہ خارجی بتا رہے ہیں، [illegible]
کر کے زیارت گاہ بنانے اور حاکم شہر کو تہہ تیغ کرنے کی غرض سے چار ہزار آدمی جنگ [illegible]
ایک روایت میں آیا ہے کہ انہوں نے کہا:

« تَبّاً لِقَوْمٍ كَفَرُوا بَعْدَ إِيمَانِهِمْ! أَضَلَالَةٌ بَعْدَ هُدىً؟ أَمْ شَكٌّ بَعْدَ [illegible]

جب حکومت کے آدمی عوام کے ارادہ سے آگاہ ہوئے تو انہوں نے اپنا راستہ [illegible]
و جبل سنجار کی طرف چلے یہاں تک کہ نصیبین پر منزل کی۔

---

۱ کحیل دجلہ کے کنارے ایک بہت بڑا شہر تھا لیکن اب اس شہر کا کہیں نشان نہیں ہے، معجم البلدان [illegible]
۲ جہینہ موصل کے نواح میں ایک علاقہ ہے جو دجلہ کے کنارے واقع ہے یہاں سے موصل تک ایک منزل کا [illegible] ج ۱ ص ۳۶۴،
۳ موصل مشہور و قدیم شہر ہے جو کہ دجلہ کے کنارے واقع ہے اس شہر کے بیچ میں جرجیس پیغمبر کی قبر [illegible]
۴ اے وہ لوگ جو ایمان لانے کے بعد کافر ہو گئے کیا ہدایت کے بعد گمراہ اور یقین کے بعد شک ہے،
۵ تل اعفر جس کو بعض لوگ تل یعفر کہتے ہیں سنجار و موصل کے درمیان ایک قلعہ ہے جس کے بیچ میں ندی [illegible]
۶ سنجار جزیرہ کے نواح میں ایک مشہور شہر ہے وہاں سے موصل و نصیبین تک تین دن کا راستہ ہے، تمقام زخار ص [illegible]
۷ نصیبین جزائر کے شہروں میں سے ایک بڑا شہر ہے، موصل سے شام جانے والے راستہ پر واقع ہے اور موصل سے یہاں تک [illegible]

۶ نصیبین

[illegible] نصیبین پر پہونچے تو منصور بن الیاس نے شہر کو سجانے کا حکم دیا اور شہر کی سجاوٹ کے بعد اس [illegible] میں داخل ہونے کے لئے کہا: جو امام حسینؑ کا سر مقدس اٹھائے ہوئے تھا لیکن اس کے [illegible] اس کا حکم نہ مانا، دوسرا گھوڑا لایا گیا وہ بھی آگے نہ بڑھا، اسی طرح چند گھوڑے بدلے [illegible] دیکھا کہ امام حسینؑ کا سر زمین پر ہے، ابراہیم موصلی نے سر اٹھایا غور سے دیکھا اور پہچان [illegible] پر ملامت کی، شہر والوں نے جب یہ منظر دیکھا تو سر لے جانے والے سے سر چھین لیا، [illegible] کر دیا اور سر مطہر کو شہر سے باہر ہی رکھا اندر نہیں لے گئے، شاید جہاں زمین پر سر رہ گیا [illegible] جگہ زیارت گاہ بنا دی گئی ہے ۲

[illegible] مقام زخار میں لکھا ہے کہ: یہاں لوگوں کو امام حسینؑ کا سر دکھایا اس دلخراش منظر کو دیکھ کر [illegible] بے تاب ہو گئیں اور یہ شعر پڑھے:

[illegible] مَابَيْنَ الْبَرِيَّةِ عَنْوَةً	وَوَالِدُنَا أَوْحَى إِلَيْهِ جَلِيلُ
[illegible] بِرَبِّ الْعَرْشِ ثُمَّ نَبِيِّهِ	كَأَنْ لَمْ يَجِئْكُمْ فِي الزَّمَانِ رَسُولُ
[illegible] إِلٰهُ الْعَرْشِ يَا شَرَّ أُمَّةٍ	لَكُمْ فِي لَظَىٰ يَوْمَ الْمَعَادِ عَوِيلُ ۳

[illegible] مشہور شہروں میں سے ایک بڑا شہر ہے، موصل سے شام جانے والے راستے پر واقع ہے اور موصل سے یہاں تک [illegible] معجم البلدان ج ۵ ص ۲۸۸، ۲ نفس المہموم ص ۴۶۴،
[illegible] کہ خلائق کے درمیان ہماری شمشیر کی جا رہی ہے جبکہ ہمارے والد پر خدا نے وحی نازل کی، تم خدا اور [illegible] گویا اس زمانے میں کوئی پیغمبر آیا ہی نہیں اے بدترین لوگو! عرش خدا تم پر لعنت کرے روز معاد جہنم [illegible] فریاد ہو گی، تمقام زخار ص ۵۴۸،

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

⑦ عین الوردہ[۱]

صبح کو قافلہ عین الوردہ پر پہنچا اور وہاں کے حاکم کو آگاہ کیا اس نے اور شہر والوں نے
پھرانے کی اجازت دیدی اور یہ طے ہوا کہ سر کو باب اربعین سے شہر میں لایا جائے سر مقدس کو
میں نیزہ بلند کیا اور دوپہر سے عصر تک لوگوں کے دیکھنے کیلئے وہیں رکھا بعض لوگ خار
منار ہے تھے اور بعض رو رہے تھے ۔

⑧ رقہ[۲]

اس صورت حال کو دیکھ کر ابن زیاد کے مامور امام حسینؑ اور دیگر شہیدوں کے سروں کو
ہوئے اور راستہ طے کرتے ہوئے رقہ پہنچے ۔

⑨ جوسق[۳]

قافلہ رقہ سے گذر کر جوسق نامی مقام پر پہنچا وہاں سے چل کر فرات کی طرف چلا یہاں

---

[۱] عین الوردہ جزیرہ کے شہروں میں سے ایک مشہور شہر ہے ، حران و نصیبین کے درمیان واقع ہے ، نصیبین سے
ہے اسی جگہ توابین اور شامیوں کے درمیان عین الوردہ کا واقعہ رونما ہوا تھا ، نفس المہموم ص ۵۴۶ ، معجم البلدان

[۲] رقہ ایک شہر کا نام ہے جو فرات کے کنارے واقع ہے ، بلاد جزیرہ میں شمار ہوتا ہے یہاں سے حران تک
مراصد الاطلاع ج ا ص ۵۸۰

[۳] جوسق کا اطلاق بہت سی جگہوں پر ہوتا ہے ، بغداد کے توابع میں سے ایک بڑا گاؤں ہے ، نہروان کے قریب
ہے مصر کے نواح میں ایک گاؤں ہے ، رے کے قریوں میں سے ایک قریہ ہے ایک قلعہ کے اوپر بھی اس کا اطلاق ہوتا ہے
[۴] بسر شام میں ایک قریہ ہے جو دمشق کی اراضی میں شمار ہوتا ہے وہاں ایک مزار ہے کہا جاتا ہے کہ یہ یسع کی قبر ہے ، مراصد الاطلاع

اور وہاں سے "حلب" کے گورنر کو خط لکھا اور اسے اپنے حالات سے آگاہ کیا رات میں دعوات
ٹھہرا ۔

دعوات[۱]

ان لوگوں نے دعوات کے نزدیک پہنچکر وہاں کے گورنر کو خط لکھا : ہم حسینؑ کا سر اپنے ساتھ

اس نے خط کا مضمون دیکھ کر بگل و نفیری بجانے کا حکم دیا ، استقبال کے لئے خود بھی شہر سے باہر
سر حسینؑ کو نیزہ پر بلند کر کے باب اربعین سے داخل ہوئے اور سر مقدس کو شہر کے میدان
لوگوں کے تماشے کے لئے نصب کئے رکھا ، اس شہر میں بھی بعض لوگ خوشیاں منا رہے تھے
معصوموں سے سیل اشک رواں تھا ، خوشی منانے والے کہہ رہے تھے کہ یہ خارجی کا سر ہے جس
قتل کیا تھا ،
رات کو اسی شہر میں ٹھہرے اور صبح کو حلب کی طرف چلے اس وقت علی بن الحسینؑ نے روتے ہوئے

لَيْتَ شِعْرِي هَلْ عاقِلٌ فِي الدَّياجِي ۔۔۔ باتَ مِنْ فَجْعَةِ الزَّمانِ يُناجِي
أنا نَجْلُ الإمامِ ما بالُ حَقِّي ۔۔۔ ضائعٌ بَيْنَ عُصْبَةِ الأَعْلاجِ [۲]

---

[۱] ... میں دعوات نام کا کوئی مقام نہیں ملا ہاں مقتل کی کتابوں میں اس کا ذکر ہے ۔
[۲] کاش یہ سمجھ لیتا کہ کیا کوئی عقلمند اندھیری رات میں رہتا ہے اور زمانہ کے حوادث پر زمزمہ سنجی کرتا ہے میں
امامؑ کا فرزند ہوں کیا ہو گیا ہے کہ میرا حق اس کفار کے ٹولے میں ضائع ہو رہا ہے ،
... ج ۵ ص ۶۵

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

⑪ حلب

حلب کی مغربی سمت میں ایک پہاڑ ہے جسے جبل جوشن کہتے ہیں، اس سے دھات [illegible]
جو دوسرے ممالک میں بھیجا جاتا تھا کہتے ہیں کہ جس وقت سے امام حسینؑ کے اہلبیت کو وہاں [illegible]
ہے اس وقت سے یہ دھات معدوم ہو گئی ہے۔[1]

⑫ قنسرینؒ

نطنزی نے خصائص میں نقل کیا ہے کہ ابن زیاد کے ماموراما م حسینؑ کا سر لیکر قنسرین [illegible]
اترے ایک راہب اپنے صومعہ سے باہر نکلا اور دیکھا کہ سر سے آسمان تک نور کا سلسلہ ہے۔
راہب ان لوگوں کے قریب آیا اور انہیں دس ہزار درہم دیکر سر کو اپنے صومعہ میں [illegible]
بعد ایک ہاتف کی آواز سنی، خوش نصیب ہو تم اور خوش قسمت ہے وہ جو اس سر کی حرمت [illegible]
ہے،

راہب نے سر اٹھایا اور کہا: اے اللہ بحق عیسیٰؑ اس سر کو اجازت مرحمت فرما کر [illegible]
ہو جائے اس وقت سر مقدس گویا ہوا فرمایا: اے راہب تم کیا چاہتے ہو؟
راہب نے کہا: آپ کون ہیں،
سر مقدس سے آواز آئی «اَنَا اَبْنُ مُحَمَّدٍ الْمُصْطَفٰى وَاَنَا اَبْنُ عَلِيِّ الْمُرْتَضٰى [illegible]

---

[1] تمقام زخار ص ۹۰۹ ج ۲،

[2] قنسرین شام میں ایک شہر ہے جو کہ حلب و حمص کے درمیان واقع ہے وہاں ایک پہاڑ ہے کہتے ہیں کہ [illegible]
کا ممبر ہے اس پر اونٹ کے پاؤں کے نشان نظر آتے ہیں، معجم البلدان ج ۴ ص ۴۰۳،

[illegible] الزَّهْرَاءِ، اَنَا الْمَقْتُوْلُ بِكَرْبَلَا، اَنَا الْمَظْلُوْمُ، اَنَا الْعَطْشَانُ!» یہ جملہ کہہ کر خاموش

[illegible] راہب نے امام حسینؑ کے منہ پر منہ رکھ دیا اور کہا: آپ کے منہ سے اس وقت تک منہ نہیں
[illegible] تک آپ یہ نہیں کہیں گے کہ روز قیامت تمہاری شفاعت کروں گا،
[illegible] مقدس پھر گویا ہوا اور کہا: میرے جد کا دین اختیار کر لو،
[illegible] راہب نے کہا: «اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّداً رَسُوْلُ اللّٰهِ» اس کے
[illegible] اس کی شفاعت کی درخواست قبول کر لی،
[illegible] صبح ہوئی تو ان لوگوں نے راہب سے سر حسینؑ لیا اور اپنی راہ لی جب وادی کے بیچ میں پہنچے تو
[illegible] درہم «جو راہب سے لئے تھے» پتھر بن گئے ہیں[1]

---

[1] [illegible] ص ۳۰۳،۳۰۴، ابن حجر نے صواعق محرقہ میں یہ واقعہ اس طرح بیان کیا ہے، راہب نے اپنے دیر میں دیکھا کہ
[illegible] ایک نور ساطع ہے وہ لشکر اور نگہبانوں کے پاس آیا اور کہا: تم لوگ کہاں سے آئے ہو؟ عراق سے، حسینؑ سے ہم
[illegible] راہب نے کہا: کیا اپنے رسولؐ اور ان کے ابن عم کے بیٹے سے تم نے جنگ کی ہے؟ انہوں نے کہا: جی ہاں اس نے
[illegible] پر! اگر عیسیٰ بن مریم کا کوئی بیٹا ہوتا تو ہم اسے سر آنکھوں پر رکھتے، تم سے میری ایک خواہش ہے انہوں نے کہا
[illegible] کہا: میں نے اپنے باپ سے دس ہزار درہم میراث میں پائے ہیں تم اپنے امیر سے کہہ دو ان درہموں کے عوض
[illegible] دے جاتے وقت مجھ سے واپس لے لینا، سپاہیوں نے واقعہ امیر سے بتایا اس نے کہا: ٹھیک ہے، درہم لیکر سر مقدس
[illegible] دیا، راہب نے سر کو کافور و مشک میں معطر کیا اور ایک کپڑے میں لپیٹا کر اپنی آغوش میں رکھ لیا اور زار زار رونے لگا
[illegible] اس سے چلنے لگا تو راہب نے سر سے مخاطب ہو کر کہا: کل قیامت میں میری شفاعت کیجئے گا، میں نے خدا کی وحدانیت
[illegible] کی گواہی دی ہے اور مسلمان ہو گیا ہوں پھر لشکر والوں سے کہا: میں تمہارے امیر سے گفتگو کرنا چاہتا ہوں، اس کے پاس گیا
[illegible] خدا اور رسولؐ کی قسم دیتا ہوں کہ اب تک اس سر کے ساتھ جو کچھ کیا ہے اب وہ نہ کرنا اور اسے صندوق سے باہر نہ نکالنا
[illegible] بات قبول کر لی، راہب عبادت کیلئے پہاڑوں میں چلا گیا، لیکن انہوں نے سر کے ساتھ پہلے ہی جیسا عمل کیا

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas
jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

⑬ معرۃ النعمانؒ

سر مقدس کو لے جانے والے جب معرۃ النعمان نامی مقام پر پہنچے تو وہاں کے باشندوں [illegible] خاطر، تواضع کی، یہ لوگ چند گھنٹہ وہاں رہے اور وہاں سے شیزر کی طرف روانہ ہوئے،

⑭ شیزرؒ

یہ افراد جب شیزر پہونچے تو ایک ضعیف العمر آدمی نے کہا: یہ سر جو تمہارے ساتھ [illegible] کا سر ہے، اس جگہ کے باشندوں نے آپس میں عہد کیا کہ انہیں کسی طرح بھی اپنے علاقہ میں داخل [illegible] دیں گے، لہٰذا یہ وہاں توقف کئے بغیر چلتے ہی رہے یہاں تک کہ کفر طالب پر پہنچے،

⑮ کفر طالبؒ

کفر طالب والوں نے بھی انہیں شہر میں داخل نہیں ہونے دیا، سر مقدس لے جانے والے [illegible]

←

چنانچہ جب وہ دمشق پہونچے تو وہ راہب کے دیئے ہوئے درہم کنکر بن گئے تھے اور ان پر ایک طرف آیۃ: ﴿ وَلَا [illegible] عَمَّا يَعْمَلُ الظَّالِمُونَ ﴾ اور دوسری طرف ﴿ وَسَيَعْلَمُ الَّذِينَ ظَلَمُوا أَيَّ مُنْقَلَبٍ يَنْقَلِبُونَ ﴾ [illegible]

۱؎ معرۃ النعمان، حماۃ وحلب کے درمیان ایک جگہ ہے اس کا یہ نام، نعمان بن بشیر انصاری کے نام پر ہے، کیونکہ ان کا [illegible] ہے کہ یوشع بن نون کی قبر بھی یہیں ہے، لیکن صحیح یہ ہے کہ ان کی قبر نابلس میں ہے، معجم البلدان ج ۵ ص ۱۵۶،

۲؎ شیزر معرہ سے نزدیک شام میں ایک علاقہ ہے اور وہاں سے حماۃ ایک دن کا راستہ ہے، مراصد الاطلاع ج ۲ ص [illegible]

۳؎ کفر طالب معرہ وحلب کے درمیان ایک شہر ہے یہاں پینے کا پانی بارش کے پانی سے مخصوص [illegible] معجم البلدان ج ۴ ص ۴۰،

[illegible] نے کہا: ہم تمہیں پانی نہیں دیں گے کہ تم نے حسینؑ اور ان کے اصحاب کو پیاسا شہید کیا ہے،

[illegible] سیبورؒ

[illegible] انوں نے کفر طالب سے کوچ کیا اور سیبور پہنچے اس منزل پر بھی امام زین العابدینؑ کے کچھ اشعار [illegible] شان کے چاہنے والوں میں سے ایک بوڑھے نے سیبور کے لوگوں کو جمع کیا اور کہا: فتنہ برپا [illegible] شہروں کی طرح یہاں سے گذر جانے دو، جوانوں نے اس کی بات نہ مانی اور اس علاقہ [illegible] کو لوٹ دیا اور اسلحہ اٹھا کر جنگ کے لئے تیار ہو گئے طرفین میں سے بعض لوگ مارے گئے، [illegible] ام کلثوم نے دعا کی کہ خدا ان لوگوں کے رزق میں ترقی عطا کرے اور ان کے پانی کو گوارا [illegible] انہیں ظالموں کے شر سے محفوظ رکھے،

[illegible] یہاں امام زین العابدینؑ نے کچھ اشعار پڑھے ان میں سے ایک یہ ہے:

[illegible] الرَّسُولِ عَلَى الأَقْتَابِ عَارِيَةً　　وَآلُ مَرْوَانَ يسرى تَحْتَهُمْ نُجُبُ ؎

[illegible] حماۃؒ

[illegible] سیبور سے حماۃ گئے وہاں بھی انہیں بستی میں داخل نہیں ہونے دیا گیا؎،

[illegible] معاجم بلدان میں ہمیں یہ نام نہیں ملا ہے لیکن ارباب مقاتل نے شام کی راہ میں پڑنے والی منزلوں کے درمیان اس کا ذکر کیا [illegible] الاحزان ص ۸۳،

[illegible] اونٹوں پر سوار ہوتے ہیں اور آل مروان نجیب سواریوں پر سوار ہیں؟ الامدۃ الساکبہ ج ۵ ص ۴۷،

[illegible] خوبیوں والا شہر تھا، اس میں بہت سے بازار تھے چاروں طرف مضبوط دیواریں بنی ہوئی تھیں، حمص سے ایک دن کی [illegible] پانچ روز کی مسافت پر واقع ہے، معجم البلدان ج ۲ ص ۳۰۰،

[illegible] مؤلف نے اپنی اسی کتاب میں کسی مقتل کی کتاب سے روایت کی ہے کہ میں حج کو گیا تھا جب حماۃ پہونچا تو وہاں

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas
jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

⑱ حمص ؏

مجبوراً حماۃ سے گذر کر حمص پہونچے اور وہاں کے گورنر کو اپنی آمد کی اطلاع دی
ہونے کی اجازت طلب کی لیکن وہاں کے لوگوں نے بھی مخالفت کی اور ان پر اتنا پتھراؤ کیا
بعض سپاہی مارے گئے، انھوں نے راستہ بدل کر مشرق کی سمت والے دروازے سے شہر میں
چاہا لوگوں نے وہ بھی بند کر دیا اور کہا: «لا کُفْرَ بَعْدَ اِیمانٍ وَلا ضَلالَ بَعْدَ هُدیً»
سر کو اس شہر میں لانے کی ہرگز اجازت نہیں دیں گے وہاں سے ان ظالموں کو بھگا دیا، وہ
گئے۔

⑲ بعلبک ؏

امام حسینؑ کا سر لے جانے والے بعلبک پہنچے اور وہاں کے گورنر کو اپنی آمد کی اطلاع

باغوں کے درمیان ایک مسجد دیکھی جسے مسجد الحسین کہتے تھے، میں مسجد میں داخل ہوا اس کی ایک عمارت پر پردہ
ہٹا کر دیکھا تو اس پر گردن کا اور خشک خون کا نشان تھا میں نے مسجد کے خادم سے اس خون اور نشان کے بارے میں
کہا: اس پتھر پر حسین بن علیؑ کا سر اس وقت رکھا گیا تھا جب اسے دمشق لے جا رہے تھے، ریاض الاحزان

۱ حمص دمشق اور حلب کے درمیان ایک بڑا شہر ہے یہیں خالد بن ولید اور اس کے بیٹے عبدالرحمٰن
ہے، مراصد الاطلاع ج ۱ ص ۴۲۵،

۲ بعلبک ایک قدیم شہر ہے یہاں سے دمشق کا تین دن کا راستہ ہے، بعلبک میں بڑی بڑی عمارت
پتھروں سے بنے ہوئے قصر موجود ہیں، مراصد الاطلاع، ج ۱ ص ۲۱۷،

لئے بھیجا ان لوگوں کے ہاتھ میں جھنڈے تھے اور اپنے بچوں کو اسیروں کا تماشہ
ساتھ لائے تھے ۱

میں مرقوم ہے کہ ام کلثوم نے فرمایا: خدا ان کی عمران کی آبادی کو نابود کرے اور ان کے
کر دے اور ان پر ظالموں کو مسلط کر دے۔

سنکر علی بن الحسینؑ رونے لگے اور فرمایا:

الزَّمانُ فَلا تَفْنیٰ عَجائِبُه — مِنَ الکِرامِ وَما تَهْدیٰ مَصائِبُه
شِعْري اِلیٰ کَمْ ذا تُجاذِبُنا — فُنُونُهُ وَتَرانا لَمْ نُجاذِبه
فَوْقَ اَقْتابٍ بِلا وَطاٍ — وَسائِقُ العِیسِ یحمی عَنهُ غارِبُه
مِنْ اُساریٰ الرُّومِ بَیْنَهُمْ — کَاَنَّ ما قالَهُ المُخْتارُ کاذِبُه
بِرَسُولِ اللهِ وَیْحَکُمْ — فَکُنْتُمْ مِثْلَ ما ضَلَّتْ مَذاهِبُه ۲

یہ رات بعلبک میں بسر کی اور صبح ہوتے ہی وہاں سے چل دیئے شام کے وقت ایک
کے پاس اترے ۳،

ص ۵۵،

کی حیرت انگیزیاں بزرگوں کی بیٹیاں گو یلیوں کے لحاظ سے ختم ہونے والی نہیں ہیں اور اس کے مصائب
کاش میں یہ جانتا کہ دنیا کے مشغلے ہمیں کہاں تک کھینچیں گے تم دیکھتے ہو کہ ہم اپنے ساتھ نہیں کھینچتے ہیں
بٹھا کر ہر شہر و دیار میں پھرا رہے ہیں اور کچھ لوگ اونٹوں کی مہار پکڑ کر چلنے والوں کی پیچھے سے حمایت کرتے ہیں گویا ہم
کے اسیروں کی مانند ہیں گویا رسولؐ نے جو کچھ فرمایا ہے وہ غلط تھا، وائے ہو تم پر تم نے رسولؐ کا انکار کر دیا
ہوئے لوگوں کی مانند ہو گئے جن کو راستہ نہیں ملتا ہے، بحار الانوار ج ۴۵ ص ۱۲۶،

کو یہاں لکھا ہے اور کہا ہے: ان کرامات کو دیکھ کر وہ لوگ بہت ڈرے اور تیزی سے راستہ طے کرنے
کوفے سے شام تک کی جن منازل کا ہم نے ذکر کیا ہے ان میں سے اکثر ہم نے مقام زخار سے تلخیص کر کے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

انبیاء اور سر مطہر

ابن لہیعہ کہتے ہیں کہ میں خانہ خدا کا طواف کر رہا تھا کہ ناگہاں ایک آدمی کو دیکھا
کہہ رہا تھا: اللھم اغفرلی ولا اراک فاعلاً۔ اے اللہ! مجھے بخش دے اگرچہ میں جانتا ہوں
نہیں کرے گا،

میں نے اس سے کہا: خدا کے بندے! خدا سے ڈر اور اسے اس طرح مخاطب
تیرے گناہ بارش کے قطروں اور درختوں کے پتوں سے بھی زیادہ ہیں تو بھی خدا تجھے
والا اور مہربان ہے،

اس نے کہا: میرے پاس آؤ میں تمہیں اپنا قصہ سناتا ہوں،

میں اس کے پاس گیا اس نے کہا: مجھے ابن زیاد نے دیگر پچاس آدمیوں کے
کے سر مطہر کے ہمراہ شام بھیجا تھا، ہماری یہ عادت ہوگئی تھی کہ جہاں بھی راستہ میں اتر
سر کو صندوق میں رکھ دیتے اور اس صندوق پر بیٹھ کر شراب پیتے تھے، ایک رات
نوشی اور بدمستیوں میں ڈوبے ہوئے تھے، لیکن اس رات میں نے شراب نہیں پی تھی، رات
تھا آدھی رات ہوئی تو میں نے شدید نور دیکھا! گویا آسمان کے دروازے کھل گئے تھے
نوح، ابراہیم، اسماعیل، اسحاق، اور حضرت محمد مصطفےٰ صلعم و جبریل فرشتوں کی جماعت
پر اترے ہیں، پہلے جبریل نے سر کو صندوق سے باہر نکالا آغوش میں لیکر اس کو
ایسا ہی کیا جب رسول صلعم کی باری آئی تو آپ بہت روئے دوسرے انبیاء نے آپ کو تسلیت
جبریل نے عرض کیا اے اللہ کے رسول صلعم! باری تعالیٰ کا حکم یہ ہے کہ اس امت کے بارے میں

نقل کیا ہے، قمقام زخار ص ۵۴۷،

گا، آپ کہیں تو زمین کو اسی طرح لرزا دوں اور ان کے ساتھ وہی سلوک کروں جو قوم لوط
تھا،

نے فرمایا: میں نہیں چاہتا کہ ان کو اس دنیا میں سزا دی جائے میں خدا کے سامنے ان کے ساتھ
کروں گا، اور قیامت کے دن ان سے دشمنی کروں گا،

دیکھا کہ ہمیں قتل کرنے کے لیے فرشتوں نے ہم پر حملہ کر دیا ہے میں چلایا الامان الامان یا

نے فرمایا: «اِذْهَبْ لا غَفَرَ اللهُ لَكَ» جاؤ خدا تمہاری مغفرت نہ کرے۔[1]

...شق

وہ اہلبیت رسول صلعم کو نورانی سروں کے ہمراہ دمشق کے نزدیک لے آئے دروازۂ دمشق کے
کلثوم نے شمر لعنت اللہ علیہ کو آواز دی اور فرمایا: ہمیں ایسے دروازہ سے لے چلو جہاں تماش بین
اور سروں کو سواریوں سے فاصلہ پر رکھو تاکہ لوگوں کی نظر ناموس رسول صلعم پر نہ پڑے،
نے ام کلثوم کی خواہش کے بالکل برخلاف عمل کیا اور قافلۂ اہلبیت صلعم کو پہلی صفر کو[1] دروازہ[2]
دمشق میں داخل کیا، یہ دروازہ قافلہ کے داخل ہونے کے لئے سجایا گیا تھا اور یہاں لوگوں کا

ابوریحان بیرونی نے «الآثار الباقیہ» میں اور کفعمی نے مصباح میں لکھا ہے کہ اہلبیت صلعم پہلی صفر کو شام میں داخل
...مقرم ص ۴۴۳،

...الساعات کہتے ہیں وہاں ایک جوان کا مجسمہ بنایا گیا تھا جس سے دن کے وقت کا تعین کیا جاتا تھا، مقتل خوارزمی میں لکھا
...دمشق میں داخل کیا گیا تھا تو سا دروازہ کے آثار ابھی دمشق میں موجود ہیں، مقتل الحسین خوارزمی ص ۳۷۸،

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

بہت زیادہ رش تھا ، اہلبیت رسولؐ اور شہیدوں کے سروں کو اس دروازہ پر روک دیا گیا
دیکھیں ، پھر دمشق کی جامع مسجد کے نزدیک اس جگہ روک دیا گیا جہاں قیدیوں کو روکا جاتا تھا
بعض نے نقل کیا ہے کہ اس دروازے پر اہلبیت رسولؐ کو تین دن تک روکے رکھا

اللہوف ص۷۳۔

آٹھویں فصل

شام میں داخلہ

...شندوں کا اعتقادی رجحان

...یہاں اختصار کے ساتھ اہل شام کے اعتقادی اور روحی رجحان پیش کرتے ہیں ،

...م اور اس کے مضافات پر تقریباً چالیس سال تک معاویہ کی حکومت رہی ہے اور وہاں کے اکثر لوگ ... اور جس دن سے وہ مسیحیت چھوڑ کر دائرہ اسلام میں داخل ہوئے تھے انہوں نے خاندان ابو ... کردہ حکام کے علاوہ کسی اور کو دیکھا ہی نہیں تھا وہی ان پر حکومت کرتے تھے لہذا شام والوں ... جو انھیں بنی امیہ نے سکھا دیا تھا ،

... اہلبیت اس علاقہ میں داخل ہوئے کہ جہاں کے باشندوں کو معاویہ نے اپنے لحاظ سے اسلام ... اخلاق اور اسلام کے عملی احکام میں وہ معاویہ اور اس کے مقرر کردہ حکام کی پیروی کرتے تھے ،

... ہے کہ جنگ کے لئے معاویہ نے شاطرانہ چال سے ایک لاکھ شامیوں کو حضرت علیؑ کی مخالفت ... اور حضرت علیؑ کے خلاف اتنا پروپیگنڈہ کیا تھا کہ شام والے آپؑ اور آپؑ کے خاندان کو واجب ... منبروں سے علیؑ اور آپ کے خاندان کو برا بھلا کہتے تھے ،

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

یہی وجہ تھی کہ اہلبیتؑ پر شام میں بہت زیادہ ظلم ڈھائے گئے اہلبیتؑ میں [illegible]
نے پوچھا کہ اس سفر میں آپ حضرات کو کہاں زیادہ تکلیف پہنچی ؟ تو جواب دیا شام [illegible]
اس سلسلے میں امام زین العابدینؑ سے منقول ہے کہ آپؑ نے فرمایا :

فَيالَيتَ لَمْ اَنظُرْ دمشقَ وَلَمْ اَكُنْ   يَراني يَزِيدُ فِي البِلادِ [illegible]

البتہ شام کے شہروں میں ایسے لوگ بھی زندگی گذارتے تھے جو خاندان رسولؐ اور [illegible]
وطہارت سے محبت رکھتے تھے چنانچہ انھیں لوگوں نے امام حسینؑ کا سر لے جانے والوں [illegible]
لیکن مخالفوں کی بہ نسبت ان لوگوں کی تعداد بہت کم تھی،

اس مدعا کے اثبات کے لیے بہت سے شواہد ودلائل ہیں، ان میں سے ایک یہ [illegible]
قافلہ مسجد شام کے دروازہ پر لائے تو ایک بوڑھا شامی آگے بڑھا اور کہا: شکر ہے [illegible]
قتل اور نابود کیا، اور یزید کو تم پر مسلط کیا، اور شہروں کو تمہارے مردوں سے نجات عطا کی، [illegible]
سے فرمایا: اے ضعیف کیا آپ نے قرآن پڑھا ہے؟

اس نے کہا ہاں،

آپؑ نے فرمایا: کیا تم نے یہ آیہ ﴿قُلْ لا اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْراً اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبى﴾ [illegible]

بوڑھے نے کہا: ہاں میں نے اس آیۃ کی تلاوت کی ہے،

امام زین العابدینؑ نے فرمایا: وہ قرابتدار ہم ہیں، کیا آپ نے اس آیۃ کی تلاوت [illegible]
﴿وَاعْلَمُوا اَنَّما غَنِمْتُمْ مِنْ شَيْءٍ فَاَنَّ لِلّهِ خُمُسَهُ وَلِلرَّسُولِ وَلِذِي الْقُرْبى﴾ [illegible]

اس نے کہا ہاں!

علی بن الحسینؑ نے فرمایا: وہ قرابتدار ہم ہیں اے ضعیف! کیا آپ نے یہ آیہ [illegible]
﴿اِنَّما يُرِيدُ اللّهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيراً﴾

---

[1] اے کاش میں دمشق میں داخل نہ ہوا ہوتا اور یزید مجھے شہر و دیار میں اس طرح اسیر نہ دیکھتا،

[illegible] نے کہا: ہاں!
[illegible] حسینؑ نے فرمایا: ہم اہلبیتؑ کو جامہ طہارت عطا کیا گیا ہے،
[illegible] کہتا ہے: بوڑھا خاموش ہو گیا اور اپنی باتوں پر پشیمان ہوا اور علی بن الحسینؑ کی طرف رخ
[illegible] قسم کھا کر بتائیے کہ آپؑ ہی اہلبیتؑ ہیں؟
[illegible] حسینؑ نے فرمایا: خدا کی قسم ہم ہی اہلبیت عصمت وطہارت ہیں اور ہمارے جد رسولؐ کے
[illegible] اہلبیتؑ ہیں،
[illegible] وہ بوڑھا رونے لگا اپنے سر سے عمامہ اتارا آسمان کی طرف دیکھا اور کہا: اے اللہ میں دشمنان
[illegible] خواہ وہ جنوں میں سے ہوں یا انسانوں میں سے، تیری بارگاہ میں بیزاری کا اقرار کرتا ہوں اس
[illegible] العابدین سے عرض کیا: کیا میری توبہ قبول ہو سکتی ہے؟
[illegible] حسینؑ نے فرمایا: ہاں اگر آپ توبہ کریں گے تو خدا آپ کو بخش دے گا اور ہمارے ہو
[illegible] بوڑھے نے کہا: میں نے جو کچھ کیا اور کہا: اس سے توبہ کرتا ہوں،
[illegible] کہتا ہے اس بوڑھے کی توبہ کی خبر یزید بن معاویہ کو پہنچی تو اس نے اسے قتل کرنے کا حکم دیدیا[1]

[illegible] سعد الساعدیؓ

[illegible] کہتے ہیں: میں بیت المقدس گیا اور وہاں سے دمشق پہنچا میں نے ایک ہرا بھرا صاف ستھرا

[illegible] ص ۱۲۹، الاحتجاج ج ۲ ص ۱۲۰، کچھ اختلاف کے ساتھ،
[illegible] مالک الساعدی، انصاری ہیں رسولؐ کی وفات کے وقت ان کی عمر پندرہ سال تھی حجاج کے زمانہ تک
[illegible] انہوں نے سو سال کی عمر پائی اور یہ رسولؐ کے آخری صحابی تھے وہ خود کہتے تھے کہ اگر میں مرجاؤنگا تو تم بلا واسطہ
[illegible] قال رسول اللہ [illegible] میں انتقال کیا، استیعاب ج ۲ ص ۶۶۴،

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

شہر دیکھا جس کے در و دیوار پر دیبا کے پردے آویزاں تھے، لوگ خوشیاں منا رہے تھے ... طبلہ و دف بجا رہی تھیں میں نے اپنے آپ سے کہا: یہ اہل شام کی عید کا زمانہ نہیں ہے! ... میں کچھ لوگوں کو آپس میں گفتگو کرتے ہوئے دیکھا میں نے ان سے پوچھا: کیا اہل شام کی ایسی کوئی ... ہم بے خبر ہیں،

انہوں نے کہا: بابا: لگتا ہے تو بادیہ نشین اور صحرا نورد ہے،

میں نے کہا: میں رسولؐ کا صحابی سہیل بن سعد ہوں،

انہوں نے کہا: اے سہیل تمہارے لئے باعث تعجب نہیں ہے کہ آسمان سے خون کیوں نہیں ... ہے اور زمین اپنے رہنے والوں سمیت دھنس کیوں نہیں جاتی؟

میں نے کہا کیا کچھ ہوگیا ہے؟

انہوں نے کہا: یہ محمدؐ کے نواسے حسینؑ کا سر ہے جس کو عراق سے بطور ہدیہ لائے ہیں،

میں نے کہا: تعجب ہے سر حسینؑ لایا گیا ہے اور لوگ خوشیاں منا رہے ہیں، انھیں کس ... سے داخل کریں گے، انہوں نے اس دروازہ کی طرف اشارہ کیا جس کو باب الساعات کہتے ہیں،

ان لوگوں سے گفتگو کے درمیان ہی میں نے دیکھا کہ یکے بعد دیگرے پرچم نمایاں ہو رہے ... میں نے ایک نورانی اور وجیہہ چہرہ نیزہ پر دیکھا ایسا محسوس ہوتا تھا کہ ابھی مسکرا دے گا ... العباس بن علیؑ کا سر تھا، پھر میں نے ایک سوار دیکھا کہ نیزہ پر امام حسینؑ کا سر بلند کئے ہوئے ... رسولؐ سے بہت زیادہ مشابہ تھا اس سے بے پناہ عظمت و جلالت مترشح تھی، نور ساطع تھا ... ضعیفی عیاں تھی بڑی بڑی آنکھیں اور ابرو باریک تھیں ان کی پیشانیٔ مبارک کشادہ اور بلند تھی ... اور آنکھیں مشرق کی جانب لگی ہوئی تھیں، ہوا کے ذریعہ داڑھی میں حرکت تھی لگتا تھا کہ امیر ... نیزہ عمرو بن منذر ہاتھ میں لئے آگے آگے چل رہا تھا،

میں نے امام زین العابدینؑ اور اہلبیتؑ کو سلام کیا اور اپنا تعارف کرایا انہوں نے کہا ... تو اس نیزہ بردار کو کچھ دیدو جو کہ امام حسینؑ کا سر لے جا رہا ہے تاکہ وہ یہاں نہ کھڑا ہو ...

... اک میں دم ہے،

... آگے بڑھا اس کو سو درہم دیئے تاکہ وہ جلد خواتین سے آگے بڑھ جائے، اسی طرح سر یزید ... گئے!

... سہیل بن سعد کہتے ہیں: امام حسینؑ کا سر مقدس ایک طشت میں رکھ کر یزید کے دربار میں لایا گیا ... پہنچ گیا یزید تخت پر بیٹھا تھا اس کے سر پر در و یاقوت سے مرصع تاج تھا اور اس کے ... قریش کے بڑے بوڑھے بیٹھے تھے، جو شخص دربار میں سر حسینؑ لے کر آیا اس نے دو بیت پڑھے

أَوْقِرْ رِكَابِي فِضَّةً وَذَهَبَا ... أَنَا قَتَلْتُ السَّيِّدَ الْمُحَجَّبَا

قَتَلْتُ خَيْرَ النَّاسِ أُمًّا وَأَبَا ... وَخَيْرَهُمْ إِذْ يَنْسِبُونَ النَّسَبَا [1]

یزید نے اس سے پوچھا: اگر تم یہ جانتے تھے کہ وہ سب سے بہترین تھے تو تم انہیں کیوں ... اس نے کہا: میں نے آپ سے انعام پانے کے لئے انہیں قتل کیا ہے،

امام زین العابدینؑ کے اشعار

اس موقعہ پر امام زین العابدینؑ نے یہ اشعار پڑھے۔

أُقَادُ ذَلِيلاً فِي دِمَشْقَ كَأَنَّنِي ... مِنَ الزَّنْجِ عَبْدٌ غَابَ عَنْهُ نَصِيرُه

وَجَدِّي رَسُولُ اللهِ فِي كُلِّ مَشْهَدٍ ... وَشَيْخِي أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ أَمِيرُه

فَيَالَيْتَ لَمْ أَنْظُرْ دِمَشْقَ وَلَمْ يَكُنْ ... يَرَانِي يَزِيدُ فِي الْبِلَادِ أَسِيرُه [3]

... ص ۵۵۷، [1] میرے اونٹ کو سونے و چاندی سے لاد دے کہ میں نے عظیم الشان بادشاہ کو قتل کیا ہے اسے قتل کیا ہے ... لوگوں کے ماں باپ سے بلند و برتر ہیں اور ان کا خاندان ہر ایک خاندان سے بلند ہے، [2] مجھے دمشق میں اس حقارت ... لے جایا جا رہا ہے جیسے میں کوئی حبشی غلام ہوں کہ جس کا کوئی مددگار نہیں ہے جبکہ سب جانتے ہیں کہ میرے جد رسول اللہؐ ہیں اور بزرگ ... امیر المومنین ہیں اے کاش میں دمشق میں داخل نہ ہوتا اور یزید مجھے شہروں میں اسیر نہ دیکھتا، ریاض الاحزان ص ۱۰۸،

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

سہیل بن کہتے ہیں: شام میں: میں نے ایک کمرہ دیکھا کہ اس میں ایک بوڑھی عورت کے ساتھ
پس جب سر امام حسینؑ اس بوڑھی عورت کے سامنے آیا تو اس نے ایک پتھر اٹھا کر سر مقدس کی طرف
جب میں نے یہ المناک واقعہ دیکھا تو کہا: اے اللہ ان سب کو ہلاک کر دے،
دوسری روایت میں اس بددعا کی حضرت ام کلثوم کی طرف نسبت دی گئی ہے [1]

ابراہیم بن طلحہ

ابراہیم بن طلحہ بن عبداللہ نے امام زین العابدینؑ کو مخاطب کر کے کہا: اے علی بن الحسینؑ
کون کامیاب ہوا؟
آپؑ نے فرمایا: نماز کا وقت ہونے تک صبر کرو اذان و اقامت کے بعد تمہیں معلوم ہو
کہ کون کامیاب ہوا ہے [2]

دربار یزید

جب اسیروں کا قافلہ شام پہنچ گیا تو انہیں شہر کی جامع مسجد لے گئے اور وہاں دربار میں داخل
کے لئے یزید کی اجازت کے منتظر رہے کہ مروان بن حکم مسجد میں آیا اور حادثہ کربلا کے بارے میں پوچھا

---

[1] قمقام زخار ص ۵۷۰،

[2] امام زین العابدینؑ کی ملاقات ابراہیم بن طلحہ سے واپسی کے بعد مدینہ میں ہوئی تھی یہ بعید معلوم ہوتا ہے کہ اس زمانہ ہو لیکن قمقام زخار کے مولف اور دیگر لوگوں نے یہ ملاقات اسی جگہ نقل کی ہے لہذا ہم نے بھی ان کے اسی جگہ لکھ دی ہے،

ابن زیاد کے سپاہیوں نے وضاحت کی اس نے کچھ نہ کہا: اور واپس چلا گیا اس کے بعد یحیی بن حکم
داخل ہوا اس نے بھی سانحہ کربلا کے بارے میں معلوم کیا اسے ماجرا بتایا گیا تو وہ اپنی جگہ سے کہتے ہوئے
... روز قیامت تمہیں محمدؐ کا دیدار اور ان کی شفاعت نصیب نہ ہو سکے گی اور اب میرا تم سے
... نہیں ہے اور اب تمہارے کسی معاملے میں تمہارا ساتھ نہیں دوں گا [1]
... حال دربار یزید میں داخلہ کی اجازت ملی اور اہلبیت کے مرد جو کہ ۱۲ ر تھے، پس گردن سے ہاتھ
... اور باقی ایک زنجیر میں جکڑے ہوئے یزید کے دربار میں پہنچے،
یزید اپنے قصر میں مشرف جیرون پر بیٹھا تھا [2] اور شہیدوں کے سر اور اہلبیت کے داخل ہونے
... تھا، اور یہ اشعار پڑھ رہا تھا:

لما بدت تلك الحمول وأشرقت — تِلْكَ الشُّمُوسُ عَلىٰ رُبىٰ جَيْرُونِ

... الغُرابُ فَقُلْتُ صِحْ اَوْ لا تَصِحْ — فَلَقَدْ قَضَيْتُ مِنَ الغَرِيمِ دُيُونِي [3]

... وں کو دربار یزید میں پہونچانے کے بعد انھیں یزید کے سامنے کھڑا کر دیا گیا امام زین العابدینؑ نے
... فرمایا: اگر رسولؐ ہمیں اس حالت میں دیکھیں گے تو تیرے ساتھ کیا سلوک کریں گے،
فاطمہ دختر حسینؑ نے کہا: اے یزید! کیا رسولؐ زادیوں کو اس طرح قید کیا جاتا ہے،
... جملہ سنکر دربار والے چیخ چیخ کر رونے لگے یزید نے یہ صورتحال دیکھ کر مجبوراً حکم دیا کہ علی بن

---

[1] ... ج ۵ ص ۲۴۴،

[2] ... پہلے دمشق میں صابئین کا مصلیٰ تھا بعد میں یونانی اس جگہ اپنے دین کی رسوم ادا کرنے لگے پھر اس پر یہودی قابض ... اسی طرح یہ بت پرستوں کے اختیار میں رہا اس عمارت کے دروازہ کو باب جیرون کہتے تھے، اسی میں حسین بن علیؑ کا ... وہ جگہ شاید مسجد اموی میں ہے، مقتل الحسین مقرم ص ۴۴۸،

[3] ... ہو گئے اور جیرون کی بلندیوں پر آفتاب کی شعاعیں پھیل گئیں کوے نے کائیں کائیں کی تو میں نے کہا: تم کائیں کائیں کرو یا ... اپنے مقروض سے قرض چکا لیا، نفس المہموم ص ۴۴۵،

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

الحسینؑ کے ہاتھ کھول دیئے جائیں،

اسی وقت امام حسینؑ کا سر دھو کر اور طشت طلا میں رکھکر یزید کے سامنے لا کر رکھا گیا

چھڑی سے امام حسینؑ کے دانتوں کو چھو کر کہنے لگا :

نُفَلِّقُ هاماً مِنْ اُناسٍ اَعِزَّةٍ   عَلَيْنا وَهُمْ كانُوا اَعَقَّ وَاَظْلَما

یحیٰ بن حکم نے کہا:

لَـهامٌ بِـجَنْبِ الطَّـفِّ اَدْنـىٰ قَـرابَـةً   مِنِ ابْنِ زِيادِ الْعَبْدِ ذِي الحسب...

سُمَيَّةُ اَمْسىٰ نَسْلُها عَـدَدَ الحَـصىٰ   وَبِنْتُ رَسُولِ اللهِ لَيْسَتْ بِذي نَسْلِ

یزید نے اس کے سینہ پر مارا اور کہا : خاموش ہو جا ۵،

---

۱ اخبار الدول وآثار الاول للقرمانی ص ۱۰۸،

۲ ہم نے اس کا سر شگافتہ کیا ہے جس کی لوگوں میں بہت زیادہ عزت ہے اور یہ ہم کو بہت زیادہ ...

۳ صاحب مناقب نے اس شخص کا نام عبدالرحمٰن بن حکم لکھا ہے جو کہ یحیٰ ابن حکم بن العاص کا بھائی ...

اصفہانی نے کلبی سے روایت کی ہے کہ عبدالرحمٰن بن حکم بن العاص اس وقت یزید کے پاس بیٹھا ...

اس کے پاس حسینؑ کا سر بھیجا اور جب سر حسینؑ طشت میں رکھکر یزید کے سامنے رکھا گیا تو عبدالرحمٰن ...

ابلغ امیرالمومنین فلا تکن   کوتر قوس ولیس لھا ...

امیرالمومنین تک یہ بات پہونچا دو کہ ہم ایسی کمان نہیں ہیں کہ جس میں تیر نہ ہو،

لیکن ابن نما نے ان اشعار کو حسن بن حسن کی طرف منسوب کیا ہے، مثیر الاحزان ص ۱۰۰،

۴ جو لوگ طف کے کنارے تھے وہ ابن زیاد کی بہ نسبت جس کا نسب پست ہے، ہم سے بہت نزدیک ...

کی نسل ریت کی تعداد کے برابر ہے اور بنت رسولؐ کی نسل میں کوئی باقی نہ رہے،

۵ ارشاد شیخ مفید ج ۲ ص ۱۱۹، دوسری روایت میں آیا ہے کہ یزید نے عبدالرحمٰن کے کان سے منھ لگا کر کہا: سبحان اللہ ...

کہنے کا ہے؟ کیا خاموش نہیں رہ سکتے تھے؟ الدمعۃ الساکبہ ج ۵ ص ۴۹،

اس کے بعد یزید کے درباروالوں کو مخاطب کر کے کہا : یہ شخص بڑا بنتا اور کہتا تھا: میرے والد ... سے افضل ہیں، میری ماں یزید کی ماں سے بہتر ہے اور میرے جد اس کے جد سے بہتر ہیں اور ... اس سے افضل سمجھتا ہوں اسی لئے میں نے اسے قتل کر دیا،

... بات کہ میرے والد یزید کے باپ سے بہتر ہیں، میرے باپ کا ان کے والد سے جو معاملہ ... حکمین کی ضرورت پیش آئی اور خدا نے میرے باپ کے حق میں فیصلہ کیا،

اور ان کا یہ کہنا کہ میری والدہ یزید کی ماں سے افضل ہیں، ہاں قسم اپنی جان کی فاطمہ بنت رسولؐ ... بہتر ہیں،

اور ان کا یہ قول کہ میرے جد اسکے جد سے اعلیٰ ہیں، ہاں مسلّم ہے کہ جو خدا اور روز قیامت پر ایمان ... وہ نہیں کہہ سکتا کہ میرے جد محمدؐ سے بہتر ہیں ۲،

... ان کا یہ کہنا: کہ میں یزید سے افضل ہوں تو شاید انہوں نے اس آیہ کی تلاوت نہیں کی تھی، قل ... الملک ... ۳،

اس کے بعد یزید نے امام زین العابدینؑ سے کہا: فرزند حسینؑ تمہارے والد نے قرابتداری کا لحاظ ... منصب ومنزلت نہ دیکھ سکے، میری بادشاہت کے بارے میں مجھ سے الجھ پڑے اور خدا ... جو کیا وہ تم نے بھی دیکھ لیا ہے،

... حسینؑ نے اس آیہ کی تلاوت کی: ﴿ما اَصابَ مِنْ مُصِيبَةٍ فِي الأرْضِ وَلا فِي ... فِي كِتابٍ مِنْ قَبْلِ اَنْ نَبْرَأها اِنَّ ذٰلِكَ عَلَى اللهِ يَسِيرٌ﴾

... نے اپنے بیٹے خالد سے کہا: ان کا جواب دو! لیکن خالد سے کوئی جواب نہ بن سکا، یزید ... ﴿ما اَصابَكُمْ مِنْ مُصِيبَةٍ فَبِما كَسَبَتْ اَيْدِيكُمْ وَيَعْفُو عَنْ كَثِيرٍ﴾

... ۲ یہ بات یزید کی بے ایمانی کا واضح ثبوت ہے کیونکہ وہ کہتا ہے جو شخص خدا اور روز قیامت پر ... نہیں کہتا کہ میں کہتا ہوں کہ حسینؑ کے جد رسولؐ میرے جد سے بہتر ہیں،

... ۲۶، بحار الانوار ج ۴۵ ص ۱۳۱،

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ابن شہر آشوب کہتے ہیں: اس کے بعد علی بن الحسینؑ نے فرمایا: اے معاویہ و
نبوت و امامت اس وقت سے ہمارے بزرگوں میں چلی آرہی ہے جب تیرا وجود بھی
جنگ بدر و احد اور احزاب میں رسولؐ کا پرچم میرے جد علی بن ابی طالبؑ کے ہاتھ میں
کا جھنڈا تیرے باپ دادا کے ہاتھ میں تھا،

اس کے بعد علی بن الحسینؑ نے یہ اشعار پڑھے:

ماذا تَقُولُونَ اِذْ قالَ النَّبِيُّ لَكُمْ	ماذا فَعَلْتُمْ وَاَنْتُمْ
بِعِتْرَتِي وَبِاَهْلِي بَعْدَ مُفْتَقَدِي	مِنْهُمْ اُسارىٰ وَمِنْهُمْ

پھر آپؑ نے اپنی تقریر جاری رکھتے ہوئے فرمایا: اے یزید وائے ہو تجھ پر
کہ تو نے کتنا برا کام کیا ہے، اور میرے بابا اہلبیتؑ اور میرے چچاؤں کے ساتھ کیا
یقیناً پہاڑوں، بیابانوں میں نکل جاتا، خاک نشینی اختیار کرلیتا اور واویلا کی آواز
والد علیؑ و فاطمہؑ کے لخت جگر کے سر کو شہر کے دروازہ پر لٹکا رکھا ہے، ہم تمہارے
ہیں، پس تجھے بشارت دیتا ہوں کہ کل تو پشیمان و رسوا ہوگا اور یہ روز قیامت ہوگا جب

دوسری روایت میں آیا ہے کہ یزید نے حضرت زینبؑ کی طرف رخ کر کے کہا: کچھ کہو۔

حضرت زینبؑ نے امام زین العابدینؑ کی طرف اشارہ کر کے فرمایا: ہمارے نمائندہ
آپ نے یہ اشعار پڑھے:

لا تَطْمَعُوا اَنْ تُهِينُونا فَنُكْرِمَكُمْ	وَاَنْ نَكُفَّ الْاَذىٰ عَنْكُمْ
وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اِنّا لا نُحِبُّكُمْ	وَلا نَلُومُكُمْ اَنْ لا

---

۱ اس وقت کیا جواب دوگے جب رسولؐ تم سے پوچھیں گے، تم آخری امت تھے میرے بعد تم نے میری
میں سے بعض کو قتل کر دیا اور باقی کو قیدی بنا لیا، ۲ بحار الانوار ج ۴۵ ص ۱۳۵، ۳ تمہیں ہماری
توقع نہیں رکھنی چاہیے ہم تو تمہیں آزار رسانی سے بچائیں اور تم جان بوجھ کر ہمیں آزار پہونچا ؤ خدا جانتا
ہے اور ہم تمہیں اس بات پر ملامت نہیں کرتے کہ تم ہمیں پسند نہیں کرتے۔

یزید نے کہا: سچ کہتے ہو جوان! لیکن تمہارے باپ دادا بادشاہ بننا چاہتے تھے، شکر ہے خدا
انہیں قتل کیا اور ان کا خون بہا دیا۔۱

سکینہ بنت الحسینؑ

اس وقت ایک شامی نے سکینہ بنت الحسینؑ کی طرف اشارہ کر کے یزید سے کہا: یہ کنیز مجھے بخش دیجیے
ڈر گئیں اپنی پھوپھی زینبؑ سے لپٹ گئیں اور کہا: اے پھوپھی جان! یتیم ہوئی اب کنیزی کی نوبت

زینبؑ نے شامی کو مخاطب کر کے فرمایا: تمہارے اور یزید کے اندر یہ طاقت نہیں ہے کہ اس بچی کو کنیزی

یزید نے زینبؑ سے کہا: خدا کی قسم میں اسے کنیزی میں دے سکتا ہوں،
زینبؑ نے فرمایا: خدا کی قسم خدا نے تجھے اتنی طاقت و تسلط ہرگز نہیں دیا ہے مگر یہ کہ تو اسلام
دوسرا دین اختیار کرے،
یزید کو غصہ آگیا کہنے لگا مجھ سے یہ انداز تخاطب؟ تمہارے باپ اور بھائی دین سے خارج ہوگئے
زینبؑ نے فرمایا: تو نے تیرے باپ اور تیرے دادا نے خدا، میرے باپ اور بھائی کا دین
اگر مسلمان ہو تو،
یزید نے کہا: اے دشمن خدا! جھوٹ کہتی ہو،
زینبؑ نے فرمایا: بظاہر تو امیر و بادشاہ ہے اور گالیاں دیتا ہے اور اقتدار و تسلط کی وجہ سے

---

۱ بحار الانوار ج ۴۵ ص ۱۷۵،
۲ بحار الانوار ج ۴۵ ص ۱۳۶،

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

فحش بکتا ہے،

یہاں گویا یزید کو شرم آگئی اور وہ خاموش ہوگیا،

سید کی روایت میں آیا ہے کہ شامی نے پوچھا: یہ کس کی بیٹی ہے؟ یزید نے کہا: سکینہ بنت الحسین ہے اور یہ زینب بنت علی بن ابی طالب ہے،

شامی نے کہا: حسین، فاطمہ و علی کے بیٹے!

یزید نے کہا ہاں!

شامی نے کہا: اے یزید خدا تیرے اوپر لعنت کرے تو خاندان رسول کو قتل کرتا ہے اور ان کی اولاد کو اسیر کرتا ہے، خدا کی قسم میں تو انہیں روم کے اسیر سمجھتا تھا،

یزید نے شامی سے کہا: خدا کی قسم میں تجھے بھی ان سے ملحق کروں گا اور اس کی گردن زدنی کا حکم دیدیا[1]

پھر یزید نے کسی کارندے سے کہا: میری چھڑی لاؤ اور اسے اہلبیت کے سامنے امام حسین کے دندان مبارک پر مارا،

زینب نے یہ منظر دیکھا تو فرمایا: «يا حُسَيْناهُ! يا حَبِيبَ رَسُولِ اللهِ! يَابْنَ مَكَّةَ وَمِنىٰ! يَابْنَ فاطِمَةَ الزَّهْراءِ سَيِّدَةِ النِّساءِ! يَابْنَ بِنْتِ المُصْطَفىٰ!»

ایسا جاں گداز نالہ تھا کہ جس سے دربار کا ہر آدمی رونے پر مجبور ہوگیا اور یزید نے ہاتھ روک لیا، ناگہاں قصر یزید سے کسی ہاشمی عورت کے رونے کی آواز سنائی دی جو کہہ رہی تھی «يا حَبِيباهُ! يا سَيِّدَ أَهْلِ بَيْتاهُ! يَابْنَ مُحَمَّداهُ! يا رَبِيعَ الأَرامِلِ وَاليَتامىٰ! يا قَتِيلَ أَوْلادِ الأَدْعِياءِ!»

---

[1] بحار الانوار ج ۴۵ ص ۱۳۶،

[2] مصدر و ماخذ میں یہ نہیں لکھا کہ یہ آواز کس کی تھی لیکن ہاشمی عورت کے قرینہ سے یہ بات سمجھ میں آتی ہے کہ اہلبیت کی کوئی عورت تھی جیسے دوسری عورتوں کے ساتھ دربار میں لائے تھے۔

اس آواز کو سنکر دربار میں حاضر سبھی لوگ رونے لگے[1] جب یزید نے اہلبیت کی عورتوں کے رونے اور یا حسینا کی آواز سنی تو ملامت کے انداز میں کہا:[2]

يا صَيْحَةً تُحْمَدُ مِنْ صَوائِحِ ... ما أَهْوَنَ المَوتَ عَلَى النَّوائِحِ[3]

اس کے بعد چھڑی کو امام حسین کے لب و دندان پر «کہ جس کا رسول بوسہ لیتے تھے» مار کر عبداللہ ابن زبعری کی طرف منسوب اشعار پڑھنے لگا،[4]

لَيْتَ أَشْياخِي بِبَدْرٍ شَهِدُوا ... جَزَعَ الخَزْرَجِ مِنْ وَقْعِ الأَسَلْ

لَأَهَلُّوا وَاسْتَهَلُّوا فَرَحاً ... ثُمَّ قالُوا يا يَزِيدُ لا تُشَلْ

لَعِبَتْ هاشِمُ بِالمُلْكِ فَلا ... خَبَرٌ جاءَ وَلا وَحْيٌ نَزَلْ

لَسْتُ مِنْ خِنْدِفَ إِنْ لَمْ أَنْتَقِمْ ... مِنْ بَنِي أَحْمَدَ ما كانَ فَعَلْ[5]

---

[1] الدمعة الساکبہ ج ۵ ص ۱۰۵،

[2] ہائے ویلا نالہ و شیون کرنے والی عورتیں کریں تو پسندیدہ ہے نوحہ کرنے والیوں پر عزیزوں کی موت کتنی آسان ہے

[3] عبداللہ بن زبعری، زمانہ جاہلیت میں رسول اور آپ کے اصحاب کا سخت ترین دشمن تھا، زبان و قلب دونوں سے دشمنی رکھتا تھا، رسول نے مکہ فتح کیا تو وہ بھاگ کر نجران چلا گیا لیکن پھر رسول کی خدمت میں حاضر ہو کر پشیمانی کا اظہار کیا اور مسلمان ہوگیا، یہ اشعار یزید نے اسی کے پڑھے ہیں،

[4] اے کاش بدر میں مارے جانے والے میرے بزرگ قبیلۂ خزرج کی نیزہ لگنے سے آہ و زاری دیکھتے تو خوشی سے اچھل پڑتے اور کہتے، اے یزید تیرے ہاتھ شل نہ ہوں، یہ تو سلطنت حاصل کرنے کے لئے بنی ہاشم کا ڈھونگ تھا ورنہ کوئی خبر آئی ہے اور نہ وحی نازل ہوئی ہے،

اگر میں اولاد احمد سے ان کے کئے ہوئے کا انتقام نہ لوں تو خندف کی اولاد سے نہیں ہوں، یہ شعر عبداللہ زبعری نے جنگ احد میں اصحاب رسول کے شہید ہونے کے بعد کہے تھے، تمقام زخار ص ۱۷۵، البتہ بیت اول زبعری کا اور دوسرو تیسری خود یزید کی ہے۔

Presented by: Rana Jabir Abbas

ابوبرزہ اسلمی کہتے ہیں: اے یزید وائے ہو تجھ پر فرزند فاطمہؑ، حسینؑ کے دانت پر چھڑی ... جبکہ میں نے رسولؐ کو ان لبوں اور دندان کا بوسہ لیتے ہوئے دیکھا ہے اور حسنؑ و حسینؑ سے فرماتے تھے ... جنت کے جوانوں کے سردار ہو، خدا تمہارے قاتل کو نابود کرے گا اور اس پر لعنت کرے گا اور اس کے ... جہنم تیار کر رکھا ہے،

یہ بات سنکر یزید کو غصہ آگیا اور انھیں دربار سے نکلوا دیا[2]

یزید نے امام حسینؑ کے لب اور دانت پر چھڑی مارتے ہوئے سر مقدس کو مخاطب کرکے کہا ... میری نوازشیں کیسی پائیں؟

ایک کنیز قصر یزید سے باہر نکل آئی تھی، اس نے جب یہ دل خراش منظر دیکھا تو کہا: خدا تیر... ٹکڑے ٹکڑے کرے اور آخرت کی آگ سے پہلے تجھے دنیا کی آگ میں جلائے، اے ملعون! ... پر تو چھڑی مار رہا ہے رسولؐ انکا بوسہ لیتے تھے،

یزید نے کہا: خدا تجھ سے سمجھے، اس مجلس میں تو یہ کیسی باتیں کر رہی ہے؟

کنیز نے کہا: میں نے غنودگی کی حالت میں دیکھا کہ آسمان کے دروازے کھل گئے ہیں اور آسمان ... نور کا ایک زینہ زمین پر آیا ہے اور دو جوان سبز لباس پہنے ہوئے اس زینہ سے زمین پر آئے، جنت ... جد کی ایک چادر ان کے لئے بچھا دی گئی کہ جس کا نور مشرق سے مغرب تک پھیل گیا ناگہاں اسی سیڑھی سے ... میانہ قد آدمی نیچے آیا اس چادر پر بیٹھ گیا اور با آواز بلند کہا: اے بابا: آدمؑ آیئے، بابا ابراہیمؑ ... بھائی موسیٰؑ اور بھائی عیسیٰؑ آیئے، اس کے بعد میں نے ایک عورت کو دیکھا جو بال بکھرائے ہوئے ... رہی ہے، ماں حوا، سارا، بہن مریم، اور اماں خدیجہؑ آیئے، ہاتف نے ندا کی،

---

1. ابوبرزہ اسلمی کا اصل نام فضلہ بن عبید ہے، صحابی رسولؐ تھے بصرہ میں رہتے تھے، کہا جاتا ہے کہ ... کیا، الاستیعاب ج ۴ ص ۱۶۱،
2. بحار الانوار ج ۴۵ ص ۱۳۲،

اس وقت فاطمہ زہراؑ نے فرمایا: بابا کیا آپ نے نہیں دیکھا: کہ آپ کی امت نے میرے بیٹے ... ساتھ کیا سلوک کیا ہے؟

... سنکر رسولؐ اور آپؐ کے ساتھی رونے لگے اس کے بعد حضرت آدمؑ کی طرف رخ کرکے کہا: ... آدمؑ آپ نے نہیں دیکھا کہ میرے بعد ظالموں نے میرے بچے حسینؑ کے ساتھ کیا سلوک کیا ہے؟ ... کے دن انھیں میری شفاعت نصیب نہیں ہوگی،

حضرت آدم ان کے ساتھی اور فرشتے گریہ کرنے لگے اس کے بعد میں نے تقریباً اسی ہزار آدمیوں ... ان کے آگے آگے ایک جوان تھا جس کے ہاتھ میں سبز رنگ کا پرچم تھا، ان آدمیوں کے ہاتھوں ... اسلحہ تھا اسے ہلاتے ہوئے کہہ رہے تھے اے آگ اس قصر والے "یزید بن معاویہ" کو جلادے ... میں نے تجھ کو فریاد کرتے ہوئے دیکھا، آگ، آگ، آگ سے کہاں مفر ہے،

یزید نے کنیز کا خواب سنکر کہا: وائے ہو تجھ پر یہ کیسا خواب تھا، تو مجھے لوگوں کے سامنے ... کرنا چاہتی ہے، اس کے بعد اس کنیز کا بھی سر قلم کرنے کا حکم دیدیا[1]

... شراب پیتا ہے

یزید نے جَو کی شراب مانگی[2] اس میں سے کچھ پی اور اپنے آدمی کو دیتے ہوئے کہا: یہ بابرکت ... اس کی ایک برکت یہ ہے جب ہم اس میں سے پہلا جام پیتے ہیں تمہارے دشمن "حسینؑ" کا سر

---

1. ... الاحزان ص ۱۴۲،
2. ... امام رضا علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ سب سے پہلے جَو کی شراب پینے کا حکم یزید نے دیا تھا اور سب سے پہلے اس نے اس ... پر پی جہاں سر حسینؑ رکھا تھا، دشمنان اہلبیتؑ اس دسترخوان پر کھانا کھاتے اور شراب پی کر اس عظیم مصیبت پر خوشی ... امام رضاؑ نے فرمایا: ہمارے شیعہ ہرگز جَو کی شراب نہیں پیتے ہیں کہ وہ دشمنان اہلبیتؑ سے مخصوص ہے، عیون اخبار ۲/ ۲۲،

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ہمارے دسترخوان پر ہوتا ہے اسی لئے ہمارا کھانے کا دسترخوان بچھا ہوا ہے اور اطمینان کے ساتھ کھا رہے ہیں، اور شراب پی رہے ہیں،

سکینہ فرماتی ہیں: خدا کی قسم میں نے یزید سے بڑا کافر، ظالم، اور سنگدل نہیں دیکھا

روم کا سفیر یزید کے دربار میں

سفیر روم نے جو کہ یہ دلخراش منظر دیکھ رہا تھا، یزید سے کہا: تمہارے سامنے یہ کس کا سر ہے؟

یزید نے تعجب کے ساتھ پوچھا یہ سوال تم نے کیوں کیا،

اس نے کہا: جب میں روم جاؤں گا تو مجھ سے یہاں کے دیکھے ہوئے حالات کے بارے میں ضرور پوچھا جائے گا مجھے اس خوشی و مسرت کا سبب معلوم ہونا چاہیئے تاکہ قیصر روم سے بتاؤں وہ بھی اس سے خوش ہو،

یزید نے کہا: یہ سر فاطمہ بنت محمدؐ کے بیٹے حسینؑ کا ہے،

سفیر روم نے پوچھا: محمدؐ وہی جو تمہارے پیغمبرؐ ہیں؟

یزید نے کہا: ہاں،

سفیر روم نے کہا: ان کے والد کا کیا نام ہے،

یزید نے کہا: علی بن ابی طالب، رسولؐ کے چچازاد بھائی،

سفیر روم نے کہا: نابود ہو جائے تمہارا آئین، میرا دین تمہارے دین سے بہتر ہے میرے والد، داؤد کے پوتے ہوتے ہیں میرے اور داؤد کے درمیان نسلوں کا فاصلہ ہے اور بار ... کرنے والے میرا احترام کرتے ہیں، اور جس گدھے پر حضرت عیسیٰ ایک بار سوار ہوئے تھے اس ... کی ایسا تعمیر کردی گئی ہے لوگ اس کی زیارت کرتے ہیں اور تم اپنے رسولؐ کے بیٹے کو قتل کرتے ہو جبکہ اُن اور حسینؑ کے درمیان ایک بیٹی کے علاوہ فاصلہ نہیں ہے یہ تمہارا کیسا دین ہے؟[۱]

روایت میں آیا ہے کہ: یزید نے یہ باتیں سنکر کہا: اس نصرانی کو یہیں قتل کردینا چاہیئے ورنہ یہ اپنے ملک میں بدنام کرے گا،

جب سفیر نے یہ حالت دیکھی تو کہا: اب تم مجھے قتل کرنا چاہتے ہو تو سنو کہ کل رات میں نے رسولِ خدا کو خواب میں دیکھا ہے انہوں نے مجھے جنت کی بشارت دی ہے، اس خواب سے میں حیرت میں تھا اب اس کی تعبیر ظاہر ہوگئی، وہ بشارت صحیح تھی، اس کے بعد اس نے کلمہ پڑھا، امام حسینؑ کے سرِ اقدس کو سینے سے لگایا اور چومکر قتل ہونے تک روتا رہا[۲]،

دوسری روایت میں بیان ہوا ہے کہ دربار میں حاضر لوگوں نے سفیر روم کے قتل کے وقت امام کے سر مقدس سے صدائے «لاحول ولا قوۃ الا باللہ» صاف طور پر سنی[۳]،

... زینب کبریٰؑ

عقیلہ بنی ہاشم حضرت زینبؑ نے جب یزید کی اتنی جسارت و بے حیائی دیکھی اور دوسری ... دربار کی حالت بھی مناسب دیکھی تو اٹھیں اور فرمایا:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعالَمِينَ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلىٰ رَسُولِهِ وَآلِهِ اَجْمَعِينَ، صَدَقَ اللّٰهُ كَذٰلِكَ يَقُولُ ﴿ثُمَّ كانَ عاقِبَةُ الَّذِينَ اَساؤُا السُّوْىٰ اَنْ كَذَّبُوا بِآياتِ اللّٰهِ وَكانُوا

---

[۱] قمقام زخار ص ۵۷۷،

[۱] ... الانوار ج ۴۵ ص ۱۴۱،

[۲] ... ص ۷۹،

[۳] ... الحسینؑ مقرم ص ۴۵۵،

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

بِها يَسْتَهْزِؤُونَ ﴾(١).

اَظَنَنْتَ يا يَزِيدُ حَيْثُ اَخَذْتَ عَلَيْنا اَقْطارَ الأرْضِ وَآفاقَ السَّماءِ [illegible] نُساقُ كَما تُساقُ الأُسارىٰ اَنَّ بِنا عَلَى اللهِ هَواناً وَبِكَ عَلَيْهِ كَرامَةً [illegible] لِعِظَمِ خَطَرِكَ عِنْدَهُ فَشَمِخْتَ بِاَنْفِكَ وَنَظَرْتَ فِي عِطْفِكَ جَذْلانَ مَسْرُوراً [illegible] رَاَيْتَ الدُّنْيا لَكَ مُسْتَوْثِقَةً وَالأُمُورَ مُتَّسِقَةً وَحِينَ صَفا لَكَ مُلْكُنا [illegible] فَمَهْلاً مَهْلاً اَنَسِيتَ قَوْلَ اللهِ عَزَّوَجَلَّ ﴿ وَلا يَحْسَبَنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا [illegible] لَهُمْ خَيْراً لِاَنْفُسِهِمْ اِنَّما نُمْلِي لَهُمْ لِيَزْدادُوا اِثْماً وَلَهُمْ عَذابٌ مُهِينٌ ﴾(٢)

اَمِنَ العَدْلِ يَابْنَ الطُّلَقاءِ تَخْدِيرُكَ حَرائِرَكَ وَاِمائَكَ وَسَوْقُكَ بَناتِ [illegible] صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّم سَبايا قَدْ هَتَكْتَ سُتُورَهُنَّ وَاَبْدَيْتَ [illegible] تَحْدُو بِهِنَّ الأعْداءُ مِنْ بَلَدٍ اِلىٰ بَلَدٍ يَسْتَشْرِفُهُنَّ اَهْلُ المَناهِلِ [illegible] وَيَتَصَفَّحُ وُجُوهَهُنَّ القَرِيبُ وَالْبَعِيدُ وَالدَّنِيُّ وَالشَّرِيفُ، لَيْسَ [illegible] رِجالِهِنَّ وَلِيٌّ وَلا مِنْ حُماتِهِنَّ حَمِيٌّ، وَكَيْفَ يُرْتَجىٰ مُراقَبَةُ مَنْ لَفَظَ [illegible] الأزْكِياءِ وَنَبَتَ لَحْمُهُ مِنْ دِماءِ الشُّهَداءِ، وَكَيْفَ لا يَسْتَبْطِأُ فِي [illegible] البَيْتِ مَنْ نَظَرَ اِلَيْنا بِالشَّنَفِ وَالشَّنَآنِ وَالاِحَنِ وَالاَضْغانِ ثُمَّ تَقُولُ [illegible] وَلا مُسْتَعْظِمٍ:

لَاَهَلُّوا وَاسْتَهَلُّوا فَرَحاً ثُمَّ قالُوا يا يَزِيدُ لا تُشَلْ

مُنْتَحِياً عَلىٰ ثَنايا اَبِي عَبْدِاللهِ سَيِّدِ شَبابِ اَهْلِ الجَنَّةِ تَنْكُتُها [illegible] لا تَقُولُ ذٰلِكَ وَقَدْ نَكَأْتَ القُرْحَةَ وَاسْتَأْصَلْتَ الشّافَةَ بِاِراقَتِكَ [illegible] مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَنُجُومَ الأرْضِ مِنْ آلِ [illegible] وَتَهْتِفُ بِاَشْياخِكَ زَعَمْتَ اَنَّكَ تُنادِيهِمْ، فَلَتَرِدَنَّ وَشِيكاً مَوْرِدَهُمْ [illegible]

---

١ سورہ روم ١٠،

٢ سورہ آل عمران ١٧٨،

[illegible]لْتَ وَبَكَمْتَ، وَلَمْ تَكُنْ قُلْتَ ما قُلْتَ وَفَعَلْتَ ما فَعَلْتَ.

اَللّٰهُمَّ خُذْ بِحَقِّنا وَانْتَقِمْ مِنْ ظالِمِنا وَاَحْلُلْ غَضَبَكَ بِمَنْ سَفَكَ دِماءَنا وَقَتَلَ حُماتَنا، فَوَاللهِ ما فَرَيْتَ اِلَّا جِلْدَكَ وَلا حَزَزْتَ اِلَّا لَحْمَكَ وَلَتَرِدَنَّ عَلىٰ رَسُولِ اللهِ بِما تَحَمَّلْتَ مِنْ سَفْكِ دِماءِ ذُرِّيَّتِهِ وَانْتَهَكْتَ مِنْ حُرْمَتِهِ فِي عِتْرَتِهِ وَلُحْمَتِهِ حَيْثُ يَجْمَعُ اللهُ شَمْلَهُمْ وَيَلُمُّ شَعْثَهُمْ وَيَأْخُذَ بِحَقِّهِمْ ﴿ وَلا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللهِ اَمْواتاً بَلْ اَحْياءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُونَ ﴾(١) وَكَفىٰ بِاللهِ حاكِماً وَبِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ خَصِيماً وَبِجَبْرَئِيلَ ظَهِيراً وَسَيَعْلَمُ مَنْ سَوّىٰ لَكَ وَمَكَّنَكَ مِنْ رِقابِ المُسْلِمِينَ، بِئْسَ لِلظالِمِينَ بَدَلاً وَاَيُّكُمْ شَرٌّ مَكاناً وَاَضْعَفُ جُنْداً.

وَلَئِنْ جَرَّتْ عَلَيَّ الدَّواهِي مُخاطَبَتَكَ اِنِّي لَاَسْتَصْغِرُ قَدْرَكَ وَاَسْتَعْظِمُ تَقْرِيعَكَ وَاَسْتَكْثِرُ تَوْبِيخَكَ. لٰكِنَّ العُيُونَ عَبْرىٰ وَالصُّدُورَ حَرّىٰ، اَلا فَالعَجَبُ كُلُّ العَجَبِ لِقَتْلِ حِزْبِ اللهِ النُّجَباءِ بِحِزْبِ الشَّيْطانِ الطُّلَقاءِ، فَهٰذِهِ الأيْدِي تَنْطِفُ مِنْ دِمائِنا وَالاَفْواهُ تَتَحَلَّبُ مِنْ لُحُومِنا وَتِلْكَ الجُثَثُ الطَّواهِرُ الزَّواكِي تَنْتابُها العَواسِلُ وَتُعَفِّرُها اُمَّهاتُ الفَراعِلُ.

وَلَئِنِ اتَّخَذْتَنا مَغْنَماً لَتَجِدَ بِنا وَشِيكاً مَغْرَماً حِينَ لا تَجِدُ اِلَّا ما قَدَّمَتْ يَداكَ وَما رَبُّكَ بِظَلّامٍ لِلْعَبِيدِ وَاِلَى اللهِ المُشْتَكىٰ وَعَلَيْهِ المُعَوَّلُ، فَكِدْ كَيْدَكَ وَاسْعَ سَعْيَكَ وَناصِبْ جُهْدَكَ فَوَاللهِ لا تَمْحُو ذِكْرَنا وَلا تُمِيتُ وَحْيَنا وَلا تُدْرِكُ اَمَدَنا وَلا تَرْحَضُ عَنْكَ عارَها، وَهَلْ رَأْيُكَ اِلَّا فَنَدٌ وَاَيّامُكَ اِلَّا عَدَدٌ، وَجَمْعُكَ اِلَّا بَدَدٌ؟ يَوْمَ يُنادِي المُنادِي: اَلا لَعْنَةُ اللهِ عَلَى الظّالِمِينَ.

اَلْحَمْدُ للهِ رَبِّ العالَمِينَ الَّذِي خَتَمَ لِاَوَّلِنا بِالسَّعادَةِ وَالْمَغْفِرَةِ وَلِآخِرِنا بِالشَّهادَةِ وَالرَّحْمَةِ، وَنَسْأَلُ اللهَ اَنْ يُكْمِلَ لَهُمُ الثَّوابَ وَيُوجِبَ لَهُمُ المَزِيدَ

[illegible] ١٦٩،

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

وَيُحْسِنَ عَلَيْنَا الخِلَافَةَ إِنَّهُ رَحِيمٌ وَدُودٌ، حَسْبُنَا اللهُ وَنِعْمَ الوَكِيل"[1]

حمد عالمین کے پروردگار کے لئے ہیں، صلوات وسلام ہو رسول ؐ پر اور ان کی آل پر، خدا نے سچ فرمایا ہے: برے کام کرنے والوں کی عاقبت یہ تھی کہ وہ خدا کی آیات کو جھٹلاتے اور ان کا مذاق اڑاتے تھے اے یزید تو یہ سمجھتا ہے کہ تو نے زمین و آسمان کو ہم پر تنگ کر دیا ہے اور ہمیں اسیر بنا کر شہر در شہر پھرایا اور یہ خیال کرتا ہے کہ خدا نے تجھے عزت دی اور ہمیں رسوا کیا ہے اور تو سمجھتا ہے کہ اس سے تو خدا کے نزدیک معزز ہو گیا ہے؟ اسی لئے غرور سے دیکھتا اور تکبر کے ساتھ چلتا پھرتا ہے، اور اپنی حکومت اور منظم امور کو دیکھ کر آپے سے باہر ہو جاتا ہے، ذرا ہوش میں آ، کیا تو نے خدا کا یہ کلام فراموش کر دیا ہے، کافر یہ خیال نہ کریں کہ یہ مہلت جو انھیں دی گئی ہے یہ ان کے لئے بہترین موقع ہے، بلکہ یہ مہلت ہم نے انھیں امتحان کے لئے دی ہے تاکہ وہ اپنی سرکشی میں اور اضافہ کریں کہ ان کے لئے عذاب و رسوائی ہے،، طلقاء کے بیٹے! کیا یہ انصاف ہے کہ تو اپنی عورتوں اور کنیزوں کو باعزت طریقہ سے پردہ میں بٹھائے اور رسول زادیوں کو اسیر کر کے شہر در شہر پھرائے، ان کی ہتک کرے، انھیں برہنہ سر کر کے لوگوں کا تماشا دکھائے تاکہ قریب و دور اور شریف و رذیل سب انھیں دیکھیں، مرد و ں میں سے ان کے ہمراہ نہیں ہے نہ کوئی مددگار ہے اور نہ نگہبان،

لیکن جگر خوارہ کے بیٹے اس سے کیسے غمگساری اور ہمدردی کی توقع کی جا سکتی ہے کہ جس کا گوشت و پوست شہیدوں کے خون سے بنا ہے اور جس کے دل میں ہماری طرف سے بغض و کینہ بھرا ہوا اس سے اس کے علاوہ اور کیا توقع کی جا سکتی ہے، اتنے بڑے گناہ کو تو حقیر سمجھتا ہے اور اس بدکرداری و ذلیل حرکت پر اپنے کافر باپ دادا پر فخر کرتا ہے اور یہ تمنا کرتا ہے کہ کاش وہ آج ہوتے اور تو نے جو بے رحمانہ قتل کیا ہے اسے دیکھ کر خوش ہوتے اور تیرا ہاتھ چومتے، ابو عبداللہ اور جنت کے جوانوں کے سردار کے دانت پر چھڑی مارتا ہے یہ کیوں نہ ہو کہ اس زخم کو ناسور کر دیا ہے اور ان کی جڑ کاٹ دی ہے اور فرزند رسول ؐ کو

عبدالمطلب اور زمین کے ستاروں میں سے تھے، قتل کر کے اب اپنے بزرگوں کو بلا رہا ہے، ذرا ٹھہر! زیادہ دیر نہیں ہے کہ تو ان سے ملحق ہو گا اور اس وقت یہ آرزو کرے گا کہ تیرا ہاتھ خشک ہو گیا ہوتا اور زبان گنگ ہو گئی ہوتی اور زبان پر وہ بات نہ لاتا اور یہ برا کلم نہ کرتا! اے اللہ اس سے ہمارا حق اور انتقام لے اور ان ظالموں پر کہ جنھوں نے ہمارا خون بہایا ہے اپنا عذاب نازل فرما،

اے یزید! خدا کی قسم تو نے اپنے ہی گوشت و پوست کو پارہ پارہ کیا ہے اور تو رسول ؐ سے اس بار گناہ کے ساتھ ملاقات کرے گا جو تیرے دوش پر ہے تو نے آنحضرت ؐ کی آل کا خون بہایا، ان کی کوئی عزت نہ سمجھی اور ان کی ناموس کو اسیر کیا ہے جبکہ خداوند ان کی پراکندگی کو جمعیت میں تبدیل کرے گا اور ان کا انتقام لے گا جو راہ خدا میں قتل ہوئے ہیں انہیں مردہ خیال نہ کرو بلکہ وہ زندہ ہیں، اور خدا کی بارگاہ سے روزی پاتے ہیں، یزید تیرے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ اللہ حاکم ہے اور محمد ؐ تیرے دشمن اور جبریل ان کے حامی ہیں اور جس نے تیرے لئے راستہ ہموار کیا ہے اور تجھے مسلمانوں پر مسلط کیا ہے اسے عنقریب معلوم ہو جائے گا کہ ظالموں کی کیا سزا ہے اور یہ بھی جان لے گا کہ تم میں سے کون زیادہ بدتر اور کس کی فوج ناتواں ہے،

اگرچہ زمانہ کے مصائب نے مجھے یہاں لا کر کھڑا کر دیا ہے کہ میں تجھ سے بات کروں، لیکن میری نظروں میں تیری اتنی بھی وقعت نہیں ہے کہ میں تجھے سرزنش کروں یا تیری تحقیر کروں لیکن کیا کروں میری آنکھیں اشک بار اور دل فگار ہے، جائے حیرت ہے کہ اللہ والے شیطان کا اتباع کرنے والوں کے ہاتھوں مارے جائیں، ہمارے خون سے تمہارے ہاتھ رنگین ہیں، تمہارے دہن سے ہمارے گوشت کے ریشے نکل رہے ہیں اور ان پاکیزہ جسموں کے آس پاس درندے دوڑ رہے ہیں،

جس چیز کو تو آج غنیمت سمجھ رہا ہے کل وہی تیرے لیے نقصان دہ ثابت ہو گی اور جو کچھ تو نے کیا ہے اسے دیکھ لے گا، خدا بندوں پر ظلم نہیں کرتا ہے، میں اس سے شکوہ کرتی ہوں

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اور اسی پر بھروسہ ہے، جس تیزنگی سے کام کرنا چاہتا ہے کرگزر اور جو کوشش کرنا چاہتا ہے اس سے کبھی دریغ نہ کر، خدا کی قسم تو ہماری یاد کو دلوں سے نہیں نکال سکتا اور نہ ہماری وحی کو مٹا سکتا ہے، ہمارے مرتبہ تک نہیں پہنچ سکتا اور اس ظلم کا جو دھبہ تیرے دامن پر لگ گیا ہے تو اسے کبھی نہیں دھو سکے گا، تیری کسی بات کا اعتبار نہیں ہے تیری بادشاہت مختصر ہے عنقریب تیری جمعیت پراگندہ ہو جائے گی اور اس دن ہاتف ندا کرے گا الا لعنة الله علی القوم الظالمین والحمد لله رب العالمین،

تمام تعریفیں اس خدا کے لئے ہیں جس نے ہماری ابتدا میں سعادت و مغفرت اور انتہا میں شہادت و رحمت قرار دی ہے، خداوند عالم سے دعا ہے کہ انھیں اجر جزیل عطا فرمائے ان کی جزا میں اضافہ فرما، وہ ہمارا بہترین حاکم ہے وہ سب سے بڑا مہربان ہے اور ہم صرف اسی پر بھروسہ کرتے ہیں،

اس موقع پر یزید نے شام والوں کی طرف رخ کر کے کہا: ان قیدیوں کے بارے میں تمہاری کیا رائے ہے ؟ انھیں قتل کر دیں ؟ اس کے ایک ملازم نے کہا: انھیں قتل کر دو،

نعمان بن بشیر[۱] نے کہا: یہ دیکھو کہ اگر رسول ﷺ ہوتے تو وہ ان کے ساتھ کیا سلوک کرتے ؟ تم بھی وہی کرو[۲]

مسعودی نقل کرتے ہیں کہ امام محمد باقرؑ، جو کہ اس وقت دو سال چند ماہ کے تھے، اٹھ کھڑے ہوئے اور خدا کی حمد و ثناء کے بعد فرمایا: تمہیں تمہارے حاشیہ نشینوں نے فرعون کے مشیروں جیسا مشورہ دیا ہے، کیونکہ جب فرعون نے ان سے موسیٰ و ہارونؑ کے بارے میں مشورہ کیا تو انہوں نے کہا تھا:

﴿أَرْجِهِ وَأَخَاهُ وَأَرْسِلْ فِي الْمَدَائِنِ حَاشِرِينَ﴾ [۳]

---

۱ نعمان بن بشیر انصار سے ہیں اور ان کے باپ بشیر بن سعد رسول ﷺ کے صحابی تھے یہ معاویہ کے زمانہ میں کوفہ کے گورنر تھے، ۶۵ھ میں انتقال کیا، ۲ تمتام زخار ص ۵۲۵ ۳ سورہ اعراف ۱۱۱،

انھیں اور ان کے بھائی کو مہلت دو، شہروں میں اپنے آدمی بھیجو اور جادوگروں کو جمع کرو پھر جب وہ جادوگر آجائیں تو ان کا امتحان لو، لیکن انہوں نے ہمارے قتل کا مشورہ دیا ہے اور یہ بے سبب نہیں ہے

یزید نے پوچھا: سبب کیا ہے ؟

امام محمد باقرؑ نے فرمایا: وہ عقلمند و ذہین تھے اور یہ فریب خوردہ و نادان ہیں، کیونکہ انبیاء اور ان کی ذریت کو ناپاک ہی قتل کر سکتے ہیں،

یزید نے سر جھکا لیا، پھر اپنے ملازمین سے کہا: انھیں دربار سے باہر لے جاؤ[۱]

سکینہ بابا کے سر کو دیکھ رہی تھیں اب تحمل کی طاقت نہیں تھی کہا: اے یزید تو رسول ﷺ کی بیٹیوں کو اسیر کرتا ہے، اس وقت حاضرین میں کہرام بپا ہو گیا اور دربار میں صدائے اعتراض بلند ہونے لگیں،

جب یزید نے دربار کا رنگ بدلا ہوا دیکھا تو دختر حسینؑ سے کہا: بھتیجی! جو ان لوگوں نے کیا ہے میں اس سے راضی نہیں ہوں،[۲]

ایک قول یہ ہے کہ ابن مرجانہ کو گالی دی اور ساری چیزوں کی نسبت اس کی طرف دیدی[۳]

بہر حال سر حسینؑ کو قصر کے دروازہ پر لٹکانے[۴] اور اہلبیت کو قید خانہ میں لے جانے کا حکم دیا علی بن الحسینؑ بھی اسی قید خانہ میں تھے[۵]،

اہلبیت کی بیٹیوں اور عورتوں کے نالوں سے شہر گونج رہا تھا، اہل شام بھی ان کے ساتھ نالہ کر رہے تھے، یزید کی عورتوں اور معاویہ و ابوسفیان کی لڑکیوں نے زیور اتار دیا تھا اور ماتمی لباس پہن لیا تھا اور اہلبیتؑ کے ساتھ عزادار بن گئیں تھیں[۶]

---

۱ الوصیہ ص ۱۷۰، ۲ تمتام زخار ص ۵۲۶،

۳ یزید نے یہ موقف اس وقت اختیار کیا جب اہلبیتؑ نے اسے رسوا کر دیا کیونکہ پہلے خاندان امام حسینؑ کو زنجیروں میں جکڑ کر لایا اور اس نے بھی خوش ہو کر اشعار پڑھے، اور لب امام حسینؑ پر چھڑی ماری تھی، ۴ جلاء العیون شبر ج ۲ ص ۲۶۳،

۵ شیخ مفید ج ۲ ص ۱۲۲، ۶ تمتام زخار کے ص ۱۷۰ پر ہے کہ یزید نے اہلبیت کو اپنی حرسرا میں اس لئے بھیجا تاکہ ان کے سامنے کہے کہ میں نے حسینؑ اور ان کے اصحاب پر فتح پائی ہے اور یہ ان کے اہلبیت ہیں جنہیں اسیر کر کے شام لایا ہوں،

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

امام زین العابدینؑ کا خطبہ

امام زین العابدینؑ نے یزید سے کہا: میں جمعہ کے دن مسجد میں خطبہ دینا چاہتا ہوں
ہے: جمعہ کا دن ہوا تو یزید نے اپنے مزدور خطیبوں میں سے ایک کو منبر پر بھیجا اور اس سے کہا
علیؑ و حسینؑ کی اہانت کرنا اور شیخین و یزید کی مدح کرنا اور اس خطیب نے ایسا ہی کیا،

امام زین العابدینؑ نے یزید سے کہا: مجھے خطبہ پڑھنے کی اجازت دی جائے
یزید اپنے وعدہ پر پشیمان تھا، وہ نہیں چاہتا تھا کہ امامؑ خطبہ دیں، معاویہ بن یزید نے
کے خطبہ کا کیا اثر ہوگا؟ اجازت دیدیجئے تاکہ وہ جو کہنا چاہیں کہیں،

یزید نے کہا: اس خاندان کی لیاقتوں کو تم نہیں جانتے ہو، یہ ایک دوسرے
میراث میں پاتے ہیں، میں ڈرتا ہوں کہ ان کے خطبہ سے شہر میں فتنہ نہ اٹھ کھڑا ہو اور
سر آپڑے،

یزید نے یہ پیشکش قبول نہ کی تو لوگوں نے اصرار کیا امام زین العابدین کو منبر پر جانے کی
جائے۔

یزید نے کہا: اگر یہ منبر پر چلے گئے تو خاندان ابوسفیان کو ذلیل کئے بغیر نہیں اتریں گے،
یزید سے کہا گیا کہ یہ جوان کیا کر سکتا ہے،

یزید نے کہا: ان کا تعلق اس خاندان سے ہے کہ جس کے بچے بھی عالم ہوتے ہیں،
کے اصرار پر یزید نے امام زین العابدینؑ کے منبر پر جانے کی موافقت کردی،

امام زین العابدینؑ منبر پر تشریف لے گئے اور خدا کی حمد و ثناء کے بعد خطبہ شروع کیا
تھا آپؑ نے فرمایا:

أَيُّهَا النَّاسُ! أُعْطِينا سِتّاً وَفُضِّلْنا بِسَبْعٍ: أُعْطِينا الْعِلْمَ وَالْحِلْمَ

وَالْفَصاحَةَ وَالشَّجاعَةَ وَالْمَحَبَّةَ فِي قُلُوبِ الْمُؤْمِنِينَ، وَفُضِّلْنا بِأَنَّ مِنَّا النَّبِيَّ الْمُخْتارَ مُحَمَّداً وَمِنَّا الصِّدِّيقُ وَمِنَّا الطَّيَّارُ وَمِنَّا أَسَدُ اللهِ وَأَسَدُ رَسُولِهِ وَمِنَّا سِبْطا هٰذِهِ الْأُمَّةِ.

مَنْ عَرَفَنِي فَقَدْ عَرَفَنِي وَمَنْ لَمْ يَعْرِفْنِي أَنْبَأْتُهُ بِحَسَبِي وَنَسَبِي.

أَيُّهَا النَّاسُ! أَنَا ابْنُ مَكَّةَ وَمِنىٰ، أَنَا ابْنُ زَمْزَمَ وَالصَّفا، أَنَا ابْنُ مَنْ حَمَلَ الرُّكْنَ بِأَطْرافِ الرِّدا، أَنَا ابْنُ خَيْرِ مَنِ ائْتَزَرَ وَارْتَدىٰ، أَنَا ابْنُ خَيْرِ مَنِ انْتَعَلَ وَاحْتَفىٰ، أَنَا ابْنُ خَيْرِ مَنْ طافَ وَسَعىٰ، أَنَا ابْنُ خَيْرِ مَنْ حَجَّ وَلَبّىٰ، أَنَا ابْنُ خَيْرِ مَنْ حُمِلَ عَلَى الْبُراقِ فِي الْهَواءِ، أَنَا ابْنُ مَنْ أُسْرِيَ بِهِ مِنَ الْمَسْجِدِ الْحَرامِ إِلَى الْمَسْجِدِ الْأَقْصىٰ، أَنَا ابْنُ مَنْ بَلَغَ بِهِ جَبْرَئِيلُ إِلىٰ سِدْرَةِ الْمُنْتَهىٰ، أَنَا ابْنُ مَنْ دَنا فَتَدَلّىٰ فَكانَ قابَ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنىٰ، أَنَا ابْنُ مَنْ صَلّىٰ بِمَلائِكَةِ السَّماءِ، أَنَا ابْنُ مَنْ أَوْحىٰ إِلَيْهِ الْجَلِيلُ ما أَوْحىٰ، أَنَا ابْنُ مُحَمَّدٍ الْمُصْطَفىٰ، أَنَا ابْنُ عَلِيٍّ الْمُرْتَضىٰ، أَنَا ابْنُ مَنْ ضَرَبَ خَراطِيمَ الْخَلْقِ حَتّىٰ قالُوا: لا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ.

أَنَا ابْنُ مَنْ ضَرَبَ بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللهِ بِسَيْفَيْنِ وَطَعَنَ بِرُمْحَيْنِ وَهاجَرَ الْهِجْرَتَيْنِ وَبايَعَ الْبَيْعَتَيْنِ وَقاتَلَ بِبَدْرٍ وَحُنَيْنٍ وَلَمْ يَكْفُرْ بِاللهِ طَرْفَةَ عَيْنٍ، أَنَا ابْنُ صالِحِ الْمُؤْمِنِينَ وَوارِثِ النَّبِيِّينَ وَقامِعِ الْمُلْحِدِينَ وَيَعْسُوبِ الْمُسْلِمِينَ وَنُورِ الْمُجاهِدِينَ وَزَيْنِ الْعابِدِينَ وَتاجِ الْبَكّائِينَ وَأَصْبَرِ الصّابِرِينَ وَأَفْضَلِ الْقائِمِينَ مِنْ آلِ ياسِينَ رَسُولِ رَبِّ الْعالَمِينَ، أَنَا ابْنُ الْمُؤَيَّدِ بِجَبْرَئِيلَ، الْمَنْصُورِ بِمِيكائِيلَ.

أَنَا ابْنُ الْمُحامِي عَنْ حَرَمِ الْمُسْلِمِينَ وَقاتِلِ الْمارِقِينَ وَالنّاكِثِينَ وَالْقاسِطِينَ وَالْمُجاهِدِ أَعْداءَهُ النّاصِبِينَ، وَأَفْخَرُ مَنْ مَشىٰ مِنْ قُرَيْشٍ أَجْمَعِينَ، وَأَوَّلُ مَنْ أَجابَ وَاسْتَجابَ لِلّٰهِ وَلِرَسُولِهِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ، وَأَوَّلُ السّابِقِينَ، وَقاصِمُ الْمُعْتَدِينَ وَمُبِيدُ الْمُشْرِكِينَ، وَسَهْمٌ مِنْ مَرامِي اللهِ عَلَى الْمُنافِقِينَ، وَلِسانُ

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

حِكْمَةِ العابِدِينَ وَناصِرُ دِينِ اللهِ وَوَلِيُّ أمْرِ اللهِ وَبُسْتانُ حِكْمَةِ اللهِ وَعَيْبَةُ
عِلْمِهِ، سَمِحٌ، سَخِيٌّ، بَهِيٌّ، بَهْلُولٌ، زَكِيٌّ، اَبْطَحِيٌّ، رَضِيٌّ، مِقْدامٌ، هُمامٌ،
صابِرٌ، صَوّامٌ، مُهَذَّبٌ، قَوّامٌ، قاطِعُ الأَصْلابِ وَمُفَرِّقُ الأَحْزابِ، اَرْبَطُهُمْ عِناناً
وَأَثْبَتُهُمْ جِناناً، وَاَمْضاهُمْ عَزِيمَةً وَاَشَدُّهُمْ شَكِيمَةً، اَسَدٌ باسِلٌ، يَطْحَنُهُمْ فِي
الحُرُوبِ إذا اَزْدَلَفَتِ الأَسِنَّةُ وَقَرُبَتِ الأَعِنَّةُ طَحْنَ الرَّحىٰ، وَيَذْرَوُهُمْ فِيها ذَرْوَ
الرِّيحِ الهَشِيمِ، لَيْثُ الحِجازِ وَكَبْشُ العِراقِ، مَكِّيٌّ مَدَنِيٌّ خَيْفِيٌّ عَقَبِيٌّ بَدْرِيٌّ
اُحُدِيٌّ شَجَرِيٌّ مُهاجِرِيٌّ.

مِنَ العَرَبِ سَيِّدُها، وَمِنَ الوَغىٰ لَيْثُها، وارِثُ المَشْعَرَيْنِ وَاَبُو السِّبْطَيْنِ
الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ، ذاكَ جَدِّي عَلِيُّ بنُ اَبِي طالِبٍ.

لوگو! خدا نے ہمیں چھ خصلتیں عطا کی ہیں اور ہمیں سات خصوصیات کے ذریعہ دوسروں پر فضیلت بخشی ہے، ہمیں علم، بردباری، سخاوت، فصاحت، شجاعت، اور مومنین کے دلوں میں محبت عطا کی ہے اور دوسروں پر اس طرح فضیلت دی کہ رسولؐ، صدیق، امیرالمومنین علیؑ، جعفر طیار، شیر خدا و شیر رسولؐ حمزہ، رسولؐ کے دونوں فرزند امام حسنؑ وامام حسینؑ ہم میں قرار دیئے ہیں [1]

اس مختصر تعارف سے، جو مجھے جانتا ہے، جانتا ہے جو نہیں جانتے تو ان کیلئے میں آباؤ اجداد اور خاندان کا تعارف کرتا ہوں اور ان کے ذریعہ خود کو پہچنواتا ہوں،

اے لوگو! میں مکہ ومنا کا بیٹا ہوں، میں زمزم وصفا کا فرزند ہوں میں اس کا بیٹا ہوں کہ جس نے اپنی چادر پر رکھکر حجر اسود کو اس کی جگہ پر نصب کیا میں بہترین طواف وسعی

[1] خطبہ میں برتری کے سات عوامل کا ذکر ہے لیکن چھ خصلتوں سے زیادہ بیان نہیں ہوئی ہیں، بحار الانوار میں نقل ہوا ہے کہ ساتویں یہ ہے دجّال کو قتل کرنے والے مہدی ہم میں سے ہیں، نفس المہموم ص ۴۵۰،

والوں کی یادگار ہوں، میں بہترین حج کرنے اور تلبیہ کہنے والوں کا چشم وچراغ ہوں میں براق پر سوار ہونے والے کا فرزند ہوں میں اسی پیغمبرؐ کا نور نظر ہوں کہ جس نے ایک رات میں مسجد الحرام سے مسجد اقصیٰ تک کی سیر کی، میں اس کا بیٹا ہوں جس کو جبریل سدرۃ المنتہیٰ تک لے گئے اور مقام قرب ربوبی سے خدائے متعال سے نزدیک لے گئے، میں اس کا بیٹا ہوں جس نے آسمان کے ملائکہ کے ساتھ نماز پڑھی، میں اس کا فرزند ہوں کہ جس پر خدا نے وحی نازل کی، میں محمد مصطفیٰؐ اور علی مرتضیٰؑ کا بیٹا ہوں، میں اس کا بیٹا ہوں کہ جس نے مغرور لوگوں کی ناک رگڑ کر کلمہ توحید پڑھوالیا، میں اس کا فرزند ہوں کہ جو رسولؐ کی طرف سے دو تلواروں اور دو نیزوں سے جنگ کرتا تھا، جس نے دوبار ہجرت اور دوبار بیعت کی جس نے بدر و حنین میں کافروں سے جنگ کی جس نے چشم زدن کے لئے کفر اختیار نہ کیا، میں صالح مومنین اور وارث انبیاء کا فرزند ہوں، میں مشرکوں کو قتل کرنے والے، مسلمانوں کے امیر، مجاہدوں کے پیشوا، عابدوں کی زینت اور "خوف خدا میں" گریہ کرنے والوں کے افتخار کا بیٹا ہوں میں بردبار لوگوں میں بردبار ترین اور اہلبیت رسولؐ میں سے بہترین نماز پڑھنے والا کا بیٹا ہوں، میں اس کا فرزند ہوں، جبریل نے جس کی تائید اور میکائیل نے جس کی مدد کی، میں اس کا بیٹا ہوں جس نے مسلمانوں کے حرم سے دفاع کیا اور مارقین وناکثین اور قاسطین سے جنگ کی، میں اس کا فرزند ہوں جو قریش میں سب سے بہترین ہے میں اس کا بیٹا ہوں کہ جس نے مومنین میں سے سب سے پہلے خدا ورسولؐ کی دعوت قبول کی، میں ایمان کی طرف سب سے پہلے سبقت کرنے والے کا بیٹا ہوں، اور سرکشوں کی کمر توڑنے والے کا بیٹا ہوں میں مشرکوں کو تہہ تیغ کرنے والے کا بیٹا ہوں، میں اس کا فرزند ہوں جو منافقوں کیلئے خدا کی شمشیر خدا کے بندوں کیلئے زبان حکمت دین خدا کے محافظ اور اس کے ولی امر ہیں، حکمت خدا کے بوستان اور علم الٰہی کے حامل ہیں،

وہ جوان مرد، سخی، شریف، نیکیوں کے جمع کرنے والے، سید، عظیم، الطحی،

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

خدا کی رضا پر راضی، مشکلوں میں آگے بڑھنے والے، صابر، ہمیشہ روزہ رکھنے والے
آلودگی سے پاک اور بڑے نمازی تھے،

اس نے اپنے دشمنوں کی نسلیں منقطع کر دیں اور کفر کے ٹولوں کا شیرازہ بکھیر دیا، وہ وا
واستوار دل کے حامل، عزم، باجزم تھے، اور جب جنگ میں نیزے ایک دوسرے
گتھ جاتے تھے، تو آپ شیر کی مانند انھیں پراگندہ کر دیتے تھے، اور چکی کی طرح
پیس دیتے تھے، وہ حجاز کے شیر، عراق کے سردار ہیں، وہ مکی و مدنی، خیفی، عقبی
احدی، اور شجری و مہاجری ہیں[1] ان سب جگہوں پہ وہ حاضر تھے، وہ عرب کے
اور میدان جنگ کے شیر اور دو مشعر کے وارث ہیں[2] اور حسنؑ و حسینؑ کے والد ہیں
وہی کہ "جن سے یہ خصوصیات و صفات مخصوص ہیں،" میرے دادا علی بن ابی طالب

اس کے بعد فرمایا:

ثُمَّ قالَ: اَنَا اَبْنُ فاطِمَةَ الزَّهْراء، اَنَا اَبْنُ سَيِّدَةِ النِّساءِ.

فَلَمْ يَزَلْ يَقُولُ: أنا أنا، حَتّىٰ ضَجَّ النّاسُ بِالبُكاءِ وَالنَّحِيبِ، وَخَشِيَ يَزيدُ أن
يَكُونَ فِتْنَةٌ فَأَمَرَ المُؤَذِّنَ فَقَطَعَ الكَلامَ، فَلَمّا قالَ المُؤَذِّنُ: اللهُ أكْبَرُ اللهُ أكبر
قالَ عَلِيٌّ: لا شَيءَ أكْبَرُ مِنَ اللهِ، فَلَمّا قالَ المُؤَذِّنُ: أشْهَدُ أنْ لا إلٰهَ إلّا الله، قال
عَلِيُّ بنُ الحُسَيْنِ: شَهِدَ بِها شَعْرِي وَبَشَرِي وَلَحْمِي وَدَمِي، فَلَمّا قالَ المؤذن
أَشْهَدُ أنَّ مُحَمَّداً رَسُولُ اللهِ، اِلْتَفَتَ مِنْ فَوْقِ المِنْبَرِ إلىٰ يَزيدَ فَقالَ: مُحمد هذا
جَدِّي أمْ جَدُّكَ يا يَزِيدُ؟ فَإنْ زَعَمْتَ أنَّهُ جَدُّكَ فَقَدْ كَذِبْتَ وَكَفَرْتَ وإن زعمت
أنَّهُ جَدِّي فَلِمَ قَتَلْتَ عِتْرَتَهُ؟

---

[1] شجر رسالت سے ہیں اور بیعت شجرہ میں شریک اور مکہ سے مدینہ ہجرت کی،

[2] ممکن ہے دو مشعر سے مراد دو بہشت ہوں کیونکہ مشعر اس جگہ کو کہتے ہیں جس جگہ بہت زیادہ درخت ہوتے ہیں
بہشتوں کے وارث ہیں آیت میں آیا ہے: "و لمن خاف مقام ربہ جنتان" اور ممکن ہے مشعر سے مراد مزدلفہ
دسویں ذی الحجہ کی شب میں طلوع آفتاب تک رہتے ہیں، اس صورت میں دو مشعر سے مراد مزدلفہ و عرفات ہیں،

میں فاطمہ زہرا کا بیٹا ہوں، میں سیدۃ النساء کا بیٹا ہوں، یہ شجاعانہ مفاخرات اتنے بیان کئے
کہ لوگ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگے، یزید کو یہ خوف لاحق ہوا کہ کہیں انقلاب بپا نہ ہو
جائے لہذا اس نے موذن کو اذان دینے کا حکم دیا، اس سے وہ امام زین العابدین کو
خاموش کرنا چاہتا تھا،

موذن اٹھا! اذان شروع کی جب اس نے کہا: اللہ اکبر، امام زین العابدینؑ نے فرمایا:
بے شک خدا سے بزرگ و برتر کوئی نہیں ہے، موذن نے اشہد ان لا الہ الا اللہ کہا تو امامؑ نے فرمایا
میرا گوشت و پوست بلکہ بال بال خدا کی وحدانیت کی گواہی دیتا ہے،

اور جب موذن نے اشہد ان محمد الرسول اللہ کہا تو امام زین العابدینؑ نے یزید سے فرمایا:
یہ محمدؐ کہ جن کا نام اذان میں لیا گیا ہے یہ میرے جد ہیں یا تیرے؟ اگر کہتے ہو کہ تیرے جد
تھے تو یہ جھوٹ ہے ورنہ تیرے کفر کا باعث ہے اور اگر یہ میرے جد ہیں تو ان کے خاندان کو
تو نے کیوں قتل کیا ہے؟

موذن نے باقی اذان تمام کی، یزید نے آگے بڑھ کر ظہر کی نماز پڑھی،[1]

دوسری روایت میں آیا ہے کہ جب موذن اشہد ان محمد رسول اللہؐ کہا تو امام زین العابدینؑ نے اپنا
... اتار کر موذن سے فرمایا: تمہیں اس محمدؐ کے حق کا واسطہ فوراً ٹھہر جا پھر یزید سے مخاطب ہو کر فرمایا
... رسول میرے جد ہیں یا تمہارے؟ اگر کہتے ہو کہ تمہارے جد ہیں تو سب جانتے ہیں کہ یہ جھوٹ ہے اور اگر میرے
... ہیں تو میرے والد کو بجور و جفا کیوں قتل کیا ہے؟ ان کا مال و اسباب کیوں لوٹا ہے، اور ان کے اہلبیت کو
... اسیر کیا ہے؟ یہ کہکر آپؑ گریبان چاک کر کے رونے لگے اور فرمایا: خدا کی قسم اگر کوئی دنیا میں ایسا ہے کہ جس کے
... اسلام ہیں تو وہ میں ہوں پھر ان لوگوں نے میرے والد کو کیوں قتل کیا ہے اور ہمیں رومیوں کی مانند کیوں اسیر
... ؟ اس کے بعد فرمایا: اے یزید اتنا بڑا ظلم کیا ہے اور پھر کہتے ہو کہ محمدؐ اللہ کے رسول ہیں؟ قبلہ رخ

---

[1] بحار الانوار ج ۴۵ ص ۱۳۷، الاحتجاج ۲/۱۳۲، مختصراً نقل کیا ہے،

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ہوکر کھڑا ہوتا ہے ، وائے ہو تجھ پر روز قیامت میرے جد اور والد تمہارے دشمن ہوں گے

یزید نے چلا کر موذن سے کہا: اقامت کہو! لوگوں کے درمیان شور و غل برپا ہوگیا

نماز پڑھی اور بہت سے نماز پڑھے بغیر ہی پراکندہ ہوگئے [1]

دوسری روایت میں آیا ہے کہ امام زین العابدینؑ نے فرمایا:

أَنَا ابْنُ الحُسَيْنِ القَتِيلِ بِكَرْبَلا ، أَنَا ابْنُ عَلِيٍّ المُرْتَضىٰ ، أَنَا ابْنُ

المُصْطَفىٰ ، أَنَا ابْنُ فاطِمَةَ الزَّهْراءِ ، أَنَا ابْنُ خَدِيجَةَ الكُبْرىٰ

سِدْرَةِ المُنْتَهىٰ ، أَنَا ابْنُ شَجَرَةِ طُوبىٰ ، أَنَا ابْنُ المُرَمَّلِ بِالدِّماءِ

مَنْ بَكىٰ عَلَيْهِ الجِنُّ فِي الظَّلْماءِ ، أَنَا ابْنُ مَنْ ناحَ عَلَيْهِ الطَّيْرُ فِي

الهَواءِ [2]

میں شہید کربلا حسینؑ کا فرزند ہوں ، میں علی مرتضیٰ کا پسر ہوں ، میں محمد مصطفیٰ کا

میں فاطمہ زہرا کا فرزند ہوں ، میں خدیجہ الکبریٰ کا پسر ہوں ، میں سدرۃ المنتہیٰ کا

میں شجر طوبیٰ کا بیٹا ہوں ، میں اس کا بیٹا ہوں جو اپنے خون میں نہایا ، میں اس کا

جس کے ماتم میں جنات روئے ، میں اس کا بیٹا ہوں جس پر پرندوں نے نوحہ کیا

خطبہ امامؑ کا اثر

حاضرین امام زین العابدینؑ کے اس خطبہ سے بہت متاثر ہوئے آپ نے اپنے خطبہ

بیداری کی لہر دوڑا دی اور انھیں جرأت و جسارت بخشی ، اس مجمع میں ایک یہودی عالم بھی تھا

سے پوچھا یہ جوان کون ہے ؟

1. نفس المہموم ص ۴۵۱ ، 2. نفس المہموم ص ۴۵۱

…نے کہا: یہ علی بن الحسینؑ ہیں ،

…نے پوچھا کون حسینؑ ؟

…نے کہا: علی بن ابی طالبؑ کے بیٹے ،

…نے پھر پوچھا ان کی والدہ کون ہیں ؟

…نے کہا: دخترِ محمدؐ ،

…نے کہا: سبحان اللہ! یہ تمہارے رسولؐ کی بیٹی کا فرزند ہے جسے تم نے قتل کیا ہے ؟

…کتنے برے جانشین ہو ، خدا کی قسم اگر ہمارے پیغمبر موسیٰ بن عمران کی کوئی اولاد ہوتی تو ہم پرستش

…احترام کرتے جبکہ تمہارے رسولؐ کی کل وفات ہوئی ہے اور آج تم نے ان کے بیٹے کے خلاف علم

…کے انھیں قتل کردیا ؟ افسوس ہے تمہارے حال پر ،

…دی کی اس بات پر یزید کو غصہ آگیا کارندوں سے کہا: ذرا اس کی خبر لو ، یہودی عالم اٹھا اور

…قتل کرنا چاہتے ہو تو مجھے کوئی پروا نہیں ہے میں نے تورات میں دیکھا ہے کہ جو اولاد رسولؐ کو قتل کرتا

…لعنت ہوتی ہے اور اس کا ٹھکانہ جہنم ہے [1]

اس کے بعد یزید نے حکم دیا کہ سرِ حسینؑ کو قصر کے دروازے پر لٹکا دو ،

…یزید کی زوجہ ہند بنت عبد اللہ بن عامر ، نے جب یہ سنا کہ امام حسینؑ کا سر اس کے گھر کے دروازے

…تو وہ پردہ سے باہر نکلی اور یزید کے پاس آئی ، حالانکہ اس وقت یزید جلسۂ عام میں

…نے یزید سے کہا: اے یزید فاطمہ بنت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بیٹے کا سر

…دروازے میں لٹکایا جائے ؟

…اٹھا اور اس پر چادر ڈال کر کہا: ہاں حسینؑ پر آنسو بہاؤ اور دختر رسولؐ کے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

بیٹے پر روؤ کہ ان پر قریش کے سارے قبیلے روتے ہیں، حسینؑ کو قتل کرنے میں عبیداللہ بن زیاد کی خدا اسے غارت کرے ۱؎

منہال بن عمرو

شام میں ایک روز امام زین العابدینؑ کی ملاقات منہال بن عمرو سے ہوئی، منہال نے امام سے پوچھا: فرزند رسولؐ آپؑ نے کس حال میں رات گذاری ہے؟ آپؑ نے فرمایا: اس امت میں ہم بنی اسرائیل کی مانند اپنے زمانہ کے فرعون کے چنگل میں گرفتار ہیں مردوں کو انہوں نے قتل کر دیا ہے، عورتوں کو ... عرب، عجم والوں پر فخر کرتے ہیں کہ محمد مصطفےٰؐ ہم میں سے ہیں، اور قبیلۂ قریش دوسرے قبائل ... ہے، رسول خداؐ قریشی ہیں، اور ہم ان کی اولاد ہیں، ہمارا حق غصب کر لیا، ناحق ہمارا خون بہایا ... سے بے وطن کیا گیا، فانا للہ وانا الیہ راجعون ۲؎

۱؎ بحار الانوار ج ۴۵ ص ۱۴۲، ایسی ہی باتوں کی وجہ سے یزید کی وہ خوشی و مسرت اور لب حسینؑ پر چھڑی مار کر ... کیفیت کو ختم کیا اور وہ قتل حسینؑ سے اپنا دامن بچانے لگا اور اس کی نسبت ابن زیاد کی طرف دینے لگا، ... اور ابن اثیر نے کامل میں نقل کیا ہے کہ: جب سر حسینؑ شام لایا گیا تو پہلے یزید خوش ہوا اور ابن زیاد کے ... ہوا اور اس کے لئے ھدایا و انعام بھیجے، بعد میں لوگوں کے غم و غصہ کی وجہ سے اور اہل شام کی ... اور کہا: خدا لعنت کرے مرجانہ کے بیٹے پر کہ اس نے حسینؑ پر اتنی سختی کی کہ انہوں نے موت کو ... ہو گئے، یزید کہتا تھا: میں نے ابن زیاد کا کیا بگاڑا ہے کہ اس نے پرہیزگار لوگوں کے درمیان ... میری دشمنی کا بیج ان کے دل میں بو دیا ہے۔

قمقام زخار ص ۵۷۷،

۲؎ الملہوف ص ۸۱، لیکن احتجاج ج ۲ ص ۱۳۴ میں اس قضیہ کو مکحول اصحاب پیغمبرؐ سے نقل کیا ہے۔

... حارث بن کعب دختر حسینؑ سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا: یزید نے ہمیں ایسے مکان میں قید کیا تھا ... چھت نہیں تھی، سورج کی دھوپ سے ہماری کھال جل گئی تھی ۱؎

... لوگوں کو یزید سے نفرت

جب اہل شام کو یہ معلوم ہوا کہ یزید نے اہلبیت رسولؐ پر ظلم کئے ہیں تو وہ اس سے متنفر ہو گئے اور ... برملا کہنے لگے، اس صورتحال کو دیکھ کر یزید نے اہلبیتؑ کے ساتھ نرم رویہ اختیار کیا ۲؎ طبری لکھتے ہیں ... جب بھی یزید کھانے کے لئے دسترخوان پر بیٹھتا تھا تو علی بن الحسینؑ کو بلاتا اور اسی دسترخوان پر بٹھا کر ... میرے ساتھ کھانا کھا لیے ۳؎

یزید نے علی بن الحسینؑ سے کہا: مجھے آپ کے والد پر تعجب ہے کہ انہوں نے آپ کا نام علی کیوں رکھا ... امام زین العابدینؑ نے فرمایا: میرے والد حسینؑ اپنے والد سے بہت زیادہ محبت رکھتے تھے ... انہوں نے اپنے بیٹوں کا نام علی رکھا ۴؎،

... کا خواب

ہند زوجہ یزید کہتی ہے، ایک رات کو میں نے خواب میں دیکھا کہ آسمان میں ایک دروازہ کھل گیا ہے ... جوق در جوق نیچے اتر رہے ہیں اور سر حسینؑ کے پاس جمع ہو رہے ہیں اور زمزمہ کر رہے ہیں:

... صدوق مجلس ۳۱ حدیث ۴،

... کوئی شک نہیں ہے یزید نے رویہ اس لئے بدلا تھا تاکہ اجتماعی حالات میں انقلاب پیدا نہ ہو،

... طبری ج ۵ ص ۲۳۲، ۴؎ ریاض الاحزان ص ۱۲۵،

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

«اَلسَّلامُ عَلَیْکَ یا اَبا عَبْدِاللّٰہِ! اَلسَّلامُ عَلَیْکَ یَابْنَ رَسُولِ اللّٰہِ!»

اسی وقت میں بادل کا ایک ٹکڑا دیکھا کہ جو آسمان سے نیچے آرہا ہے اور اس پر بہت سے ... سوار ہیں، ان کے درمیان میں نے ایک مرد کو دیکھا جس کا چہرہ چاند کی مانند درخشاں تھا، وہ ... پر رخسار رکھ کر ان کے لبوں کو چوم رہے ہیں اور کہہ رہے ہیں: بیٹا انہوں نے تمہیں قتل کیا، تمہیں ... تمہیں پانی نہ پلایا، بیٹا میں تمہارا جد اللہ کا رسولؐ ہوں، یہ تمہارے بابا علی مرتضیٰؑ ہیں یہ تمہارے ... حسنؑ ہیں یہ تمہارے چچا جعفر، یہ عقیل اور یہ حمزہ و عباس ہیں، پھر یکے بعد دیگرے تمام اہلبیت ...

ہند کہتی ہے: میں وحشت زدہ بیدار ہوئی اور سر حسینؑ کی طرف متوجہ ہوئی دیکھا ... چاروں طرف نور کا ہالہ ہے، میں یزید کے پاس گئی دیکھا کہ اس کا کمرہ تاریکی میں ڈوبا ہوا ہے اور ... رخ کر کے کہہ رہا ہے "مالی وللحسینؑ" حسینؑ نے میرا کیا بگاڑا تھا، جب میں نے اس کے چہرہ ... واضح طور پر اندوہ وغم کے آثار دیکھے میں نے اس کے سامنے اپنا خواب بیان کیا اور وہ سر جھکائے سنتا رہا۔[۲]

حسینؑ کی ایک کمسن بچی تھی[۳] ایک رات کو نیند سے بیدار ہوئی اور سخت مضطرب و پریشان ... باپ کو ڈھونڈنے لگی، اور کہا: بابا کہاں گئے میں نے ابھی انہیں دیکھا ہے؟[۴] حرم کی عورتیں ...

۱؎ بحار الانوار ج ۴۵ ص ۱۹۶،

۲؎ اس عبارت سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ واقعہ یزید کے محل میں رونما ہوا تھا اور ارشاد شیخ مفید کی عبارت سے ... کو جس گھر میں قید کیا گیا تھا وہ یزید کے محل سے متصل تھا چند روز اہلبیت وہاں رہے پھر باب الصغیر ... ہے میں منتقل کئے گئے، ۳؎ نفس المہموم، دمعۃ الساکبہ اور دیگر کتابوں میں اس بچی کا نام ہمیں نہیں ملا، ... پر بعض کتابوں سے بچی کا نام فاطمہ الصغریٰ اور ریاحین الشریعہ ج ۳ کے ص ۳۰۹، پر رقیہ لکھا گیا ہے، برصغیر میں ... ہے، مترجم، ۴؎ روز عاشورہ کے حوادث میں یہ بیان ہو چکا ہے کہ جب امام حسینؑ آخری رخصت کے لیے آئے تو در خیمہ ... تھا اور آپ نے یہ فرمایا تھا کہ میں پھر تمہارے پاس آؤں گا ہو سکتا ہے کہ پھر آنے سے مراد آپؑ کا سر مقدس ہو، ...

... رونے لگیں بچوں میں بھی کہرام بپا ہو گیا،

ان کے رونے کی آواز بلند ہوئی تو یزید کی بھی آنکھیں کھل گئیں پوچھا: گریہ وزاری کی آواز کہاں ... ہے؟ اسے واقعہ بتایا گیا اس نے کہا بچی کے پاس اس کے باپ کا سر پہنچا دو، سر حسینؑ پر کپڑا ... اس کے سامنے رکھ دیا گیا،

بچی نے پوچھا یہ کیا ہے؟ انہوں نے کہا: یہ تیرے بابا حسینؑ کا سر ہے،

دختر حسینؑ نے سر سے کپڑا اٹھایا، باپ کا سر دیکھ کر دل سے آہ کی اور بے تاب ہو کر کہا: اے بابا! ... نے آپ کے خون میں نہلایا ہے؟ کس نے آپ کا گلا کاٹا ہے؟ اے بابا: کس نے مجھے یتیم کیا ...: آپ کے بعد میں کس سے دل بہلاؤں؟ آپ کے یتیم کی کون پرورش کرے گا؟ بابا: ان قیدیوں ... درد ہے، کاش میں آپ پر فدا ہو گئی ہوتی، کاش میں نابینا ہو گئی ہوتی، کاش میں خاک کی ... سو گئی ہوتی اور آپ کی داڑھی خون سے رنگین نہ دیکھتی،

اس کے بعد اپنے ننھے ننھے ہونٹ بابا کے لبوں پر رکھ دیئے اور اتنی روئی کہ بے ہوش ہو گئی ہوش ... بہت کوشش کی گئی لیکن بچی کو ہوش نہ آیا اور حسینؑ کی پیاری نے شام میں دم توڑ دیا۔[۱]

... عزاداری

... بہائی میں آیا ہے کہ جناب زینبؑ نے یزید سے کہلوایا کہ ہمیں حسینؑ کی عزاداری کرنے کی اجازت ... یزید نے اجازت دیدی اور اپنے آدمیوں کو حکم دیا کہ اہلبیتؑ کو دار الحجارہ لے جاؤ تاکہ وہاں ... یں، اس مکان میں اہلبیت نے سات دن عزاداری کی اور ہر روز شام کی عورتوں میں سے ... کے پاس جمع ہوتی اور عزاداری کرتی تھیں،

۱؎ ... المہموم ص ۵۶۲، دمعۃ الساکبہ ج ۵ ص ۱۴۱،

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

مروان یزید کے پاس گیا اور اسے یہ اطلاع دی کہ وہاں لوگ جمع ہوتے ہیں، نیز کہا [illegible]
کے جذبات منقلب ہو چکے ہیں اور اہلبیت کا شام میں رہنا تیری بادشاہت کیلئے مضر ہے [illegible]
تیاری کر کے انھیں مدینہ بھیجدے، اگر یہ یہاں رہیں گے تو تمہاری حکومت گئی [1]

چوتھے امامؑ کی تین خواہش

جب یزید نے اہلبیت کو واپس مدینہ بھیجنے کا ارادہ کیا تو امام زین العابدینؑ نے یزید [illegible]
کا مطالبہ کیا۔

یزید نے کہا: میں نے جن تین خواہشوں کے پورا کرنے کا وعدہ کیا ہے بیان کیجئے تاکہ [illegible]

امام زین العابدینؑ نے فرمایا: پہلی یہ ہے کہ میں ایک بار اور والد کا چہرہ دیکھنا چاہتا ہوں [illegible]

دوسری یہ ہے کہ ہمارے لوٹے ہوئے مال کو واپس کیا جائے،

تیسری یہ ہے کہ اگر تم مجھے قتل کرنا چاہتے ہو تو ان عورتوں کے ساتھ کسی معتمد آدمی کو [illegible]
انھیں ان کے جد کے حرم تک پہنچا دے،

یزید نے کہا: آپ کی پہلی خواہش تو پوری نہیں کی جاسکتی، رہی دوسری خواہش تو میں [illegible]
دیدوں گا اور تیسری خواہش کے لیے یہ ہے کہ آپ کے علاوہ اور کوئی عورتوں کے ساتھ نہیں جا [illegible]

امام زین العابدینؑ نے فرمایا: مجھے تمہارے مال کی قطعی ضرورت نہیں ہے وہ [illegible]

---

[1] یہ معلوم نہیں کہ اہلبیت کے قیام کے دوران مروان شام میں تھا، بلاذری نے نقل کیا ہے کہ جب [illegible]
سے آہ و فغاں کی آواز بلند ہونے لگی تو اس وقت مروان مدینہ کا حاکم تھا، لیکن قمقام زخار [illegible]
حاکم مدینہ نہیں تھا بلکہ عمرو بن سعید بن العاص حاکم مدینہ تھا، قمقام زخار ص ۵۸۸،

[2] قمقام زخار ص ۵۷۹،

[illegible] واپس کردو جو لوٹا ہے کیونکہ اس مال میں فاطمہؑ کا مقنعہ، گلوبند، پیراہن، اور ایک چرخہ ہے
یزید نے لوٹا ہوا سامان واپس لوٹانے کا حکم دیا اور اس میں اپنی طرف سے دو سو دینار کا اضافہ
[illegible] امام زین العابدینؑ نے واپس کر دیئے،

یزید نے کہا: اہلبیت کے اسیروں کو واپس مدینہ لوٹا دیا جائے [1]

اہلبیت کو خود ان کی خواہش پر مدینہ بھیجا گیا، واپسی کے وقت یزید نے کارواں کے ساتھ بہت
[illegible] اور ام کلثوم سے کہا: یہ ان مصائب کا بدل ہے جو تم پر پڑے ہیں،

ام کلثوم نے فرمایا: یزید تو کس قدر بے شرم و بے حیاء ہے میرے بھائی حسینؑ اور ان کے
[illegible] کو قتل کیا اور اس کا عوض مال دیتا ہے؟ ہم ہرگز اس مال کو قبول نہیں کریں گے [2]

---

[1] [illegible]، قمقام زخار ص ۵۷۹، کچھ اختلاف کے ساتھ،

[2] [illegible] ص ۱۹۷،

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

نویں فصل

شام سے مدینہ تک

شام سے روانگی

جب اہلبیت کو شام میں ایک زمانہ ہوگیا تو یزید نے نعمان بن بشیر انصاری[1] کو حکم دیا کہ ان کے سفر کے اسباب فراہم کر دو اور ایک امین آدمی کے ساتھ مدینہ منورہ روانہ کر دو۔[2]

روانگی کے وقت یزید نے امام زین العابدینؑ کو بلایا اور کہا: خدا لعنت کرے مرجانہ کے بیٹے پر اگر آپ کے والد سے میری ملاقات ہو جاتی تو ان کی ہر پیش کش کو قبول کر لیتا اور جیسے بھی ممکن ہوتا انہیں ہلاک ہونے سے بچا لیتا اگرچہ اس سلسلے میں میرے بعض بیٹے ہی مارے جاتے لیکن جیسا کہ آپ نے دیکھا ان

---

[1] جب مسلم بن عقیل کوفہ پہونچے تو اس وقت یزید کی طرف سے نعمان بن بشیر وہاں کے گورنر تھے یزید نے انھیں معزول کرکے عبید اللہ بن زیاد کو کوفہ کا امیر مقرر کیا، نعمان شام لوٹ آئے یزید کے طرفداروں میں سے تھا، یزید کے مرنے کے بعد لوگوں کو عبد اللہ بن زبیر کی بیعت کرنے کی دعوت دی، حمص والوں نے اس کی مخالفت کی اور اسے واقعہ مرج راہط کے بعد ۶۴ھ میں قتل کر دیا، الاستیعاب ج ۴ ص ۱۴۹۶

[2] تمقام زخار ص ۵۷۹۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کی شہادت خدا کا فیصلہ تھا، جب وطن لوٹنے کے بعد اطمینان سے زندگی بسر ہونے لگے تو مجھے ... اور جس چیز کی بھی ضرورت ہو مجھے لکھیے، [1]

پھر دوبارہ نعمان بن بشیر کو بلایا اور اس سے کہا: دیکھو! اہلبیت کی آبرو، اور ان کی شان ... کا خیال رکھنا، راتوں کو راستہ طے کرنا، ان کے آگے آگے خود چلنا اور اگر راستہ میں انھیں کسی چیز کی ضرورت ... کرنا، نیز ان کے ساتھ تیس سوار اور بھیجے، ایک روایت میں نعمان بن بشیر اور ایک قول ہے کہ بشیر ... اہلبیت کے ہمراہ روانہ کیا [2]

اور جیسا کہ یزید نے حکم دیا تھا راستہ بھر اہلبیتؑ کے ساتھ نرم رویہ اختیار کیا گیا جن لوگوں کو ... ان کے ہمراہ کیا تھا وہ نگہبانوں کی مانند انھیں اپنے حصار میں لیئے رہتے تھے اور جب کسی منزل پر ... تھے تو وہ ان سے الگ ہٹ جاتے تھے تاکہ آسانی سے وضو کریں،

اربعین

اہلبیت اپنا سفر طے کرتے رہے یہاں تک کہ عراق و مدینہ کے راستے پر پہنچے، یہاں ... سے کہا: کہ ہمیں کربلا لے چلو، چنانچہ وہ کربلا کی طرف مڑ گئے جب کربلا کے پاس پہنچے تو وہاں جابر ... انصاری [3] کو دیکھا جو کہ چند بنی ہاشم اور خاندان رسولؐ کے ساتھ امام حسینؑ کی زیارت کے لیئے آئے تھے

---

[1] تاریخ طبری ج ۵ ص ۴۶۳، [2] تمتام زخار ص ۵۷۹،

[3] جابر بن عبداللہ بن عمرو بن حرام انصاری ہیں ان کی والدہ نسیبہ بنت عقبہ ہیں، بیعت عقبہ ثانیہ میں اپنے ... شریک تھے لیکن بچے تھے، بعض نے لکھا ہے کہ وہ جنگ بدر میں شریک تھے اور رسولؐ کے ساتھ اٹھارہ غزوات میں ... پھر رسولؐ کے بعد حضرت علیؑ کے ساتھ صفین میں رہے، ان سے بہت سی احادیث منقول ہیں، آخری عمر میں اندھے ... سال کی عمر میں ۷۴ھ یا ۷۸ یا ۷۹ ہجری میں انتقال کیا، الاستیعاب ج ۱ ص ۲۱۹،

... ان کے ساتھ کربلا میں داخل ہوئے نالہ و شیون اور گریہ و زاری کی آواز بلند ہوگئی، ایسے میں سنکر قریب ... کی عورتیں بھی ان کے پاس پہنچ گئیں [1] زینبؑ عورتوں کے درمیان آئیں گریبان چاک کیا ... کو برما دینے والا نالہ کیا اور کہا: «واأخاهُ! واحُسَيْناهُ! واحَبيبَ رَسُولِ اللهِ وَابْنَ مَكَّةَ ... وَابْنَ فاطِمَةَ الزَّهْراءِ! وَابْنَ عَلِيٍّ الْمُرْتَضىٰ! آهٍ ثُمَّ آهٍ!»، پھر بیہوش ہوگئیں،

ام کلثوم نے اپنے چہرہ پر ایک سیلی ماری اور بلند آواز سے کہا: آج محمد مصطفٰےؐ، علی مرتضیٰؑ ... زہرا دنیا میں نہیں ہیں، اس پر عورتیں پیٹ پیٹ کر رونے لگیں،

یہ حالت دیکھ کر بچی نے فریاد کی وامحمداہ واجداہ، آپ کے اہلبیت پر گذر جانے والی مصیبت ... لیئے کس قدر شاق ہے، ظالموں نے اہلبیت کو قتل کیا اور پھر ان کا لباس لے گئے [2]

عطیہ عوفی کہتے ہیں [3]: میں جابر بن عبداللہ انصاری کیساتھ امام حسینؑ کی زیارت کے قصد سے باہر ... جب ہم کربلا پہونچے تو جابر نے فرات میں غسل کیا اور محرم کی مانند چادر اوڑھی، خوشبو لگائی اور ... کرتے ہوئے قبر حسینؑ کے قریب پہونچے مجھ سے کہا: میرا ہاتھ قبر پر رکھو، میں نے رکھ دیا، قبر پر وہ ... بیہوش ہو گئے،

میں نے ان کے چہرے پر پانی چھڑکا تو ہوش میں آگئے، پھر تین بار کہا: یا حسینؑ اس کے بعد کہا: ... لایجیب حبیبہ، نیز کہا: کیا جواب کی تمنا رکھتے ہو کہ حسینؑ اپنے خون میں غلطاں ہیں اور ان کے سر و ... جدائی ہے، پھر کہتے ہیں:

---

[1] اللہوف ص ۸۲،

[2] ... الساکبہ ج ۵ ص ۱۶۲،

[3] ... عوفی کو شیخ طوسی نے امیرالمومنینؑ کے اصحاب میں شمار کیا ہے یہ بکالی سے مشہور ہیں ہمدان کے قبیلہ سے ہیں انھوں نے قرآن ... بھی پانچ حصوں میں کی ہے وہ خود کہتے ہیں کہ میں نے تفسیر کو ابن عباس کے سامنے تین بار پڑھا لیکن قرأت ستر ... ان کے سامنے کیا ہے، تنقیح المقال ج ۲ ص ۲۵۳،

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

فَاَشْهَدُ اَنَّكَ اَبْنُ خَيْرِ النَّبِيِّينَ وَاَبْنُ سَيِّدِ الْمُؤْمِنِينَ وَاَبْنُ حَلِيفِ التَّقْوىٰ
الْهُدىٰ وَخامِسُ اَصْحابِ الكِساءِ وَاَبْنُ سَيِّدِ النُّقَباءِ وَاَبْنُ فاطِمَةَ
وَمالَكَ لا تَكُونُ هٰكَذا وَقَدْ غَذَّتْكَ كَفُّ سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ وَرُبِّيتَ فِي
الْمُتَّقِينَ وَرَضَعْتَ مِنْ ثَدْيِ الاِيمانِ وَفُطِمْتَ بِالاِسْلامِ فَطِبْتَ حَيّاً
غَيْرَ اَنَّ قُلُوبَ الْمُؤْمِنِينَ غَيْرُ طَيِّبَةٍ لِفِراقِكَ وَلا شاكَّةٌ فِي الخِيَرَةِ لَكَ
سَلامُ اللهِ وَرِضْوانُهُ وَاَشْهَدُ اَنَّكَ مَضَيْتَ عَلىٰ ما مَضىٰ عَلَيْهِ اَخُوكَ
زَكَرِيّا.

میں گواہی دیتا ہوں کہ آپؑ افضل انبیاء کے فرزند اور مومنوں کے سردار کے
ہدایت و تقویٰ کے خاندان کے چشم و چراغ ہیں اور اصحاب کساء میں
ہیں، نقباء کے دل بند ہیں، فاطمہؑ زہرا کے لخت جگر ہیں، کیوں نہ ہو کہ
آپؑ کو غذا دی ہے، پرہیزگاروں کی آغوش میں آپ نے پرورش پائی
پستان سے دودھ پیا ہے، پاک زندگی گذاری اور دنیا سے پاک اٹھے اور
مومنوں کو دلوں کو غمگین کر گئے خدا کا سلام ہو آپؑ پر آپؑ نے وہی راستہ
پر آپؑ کے بھائی یحییٰ بن زکریا نے شہادت پائی،

اس کے بعد قبر کے چاروں طرف نظر ڈالی اور کہا:

السلامُ عَلَيْكِ اَيَّتُهَا الاَرْواحُ الَّتِي حَلَّتْ بِفِناءِ الحُسَيْنِ وَاَناخَتْ
اَنَّكُمْ اَقَمْتُمُ الصَّلوٰةَ وَآتَيْتُمُ الزَّكوٰةَ وَاَمَرْتُمْ بِالمَعْرُوفِ وَنَهَيْتُمْ
وَجاهَدْتُمُ المُلْحِدِينَ وَعَبَدْتُمُ اللهَ حَتّىٰ اَتاكُمُ اليَقِينُ.

سلام ہو ان ارواح پر جو حسینؑ کے پاس اتریں اور محو آرام ہیں، میں گواہی
نے نماز قائم کی، زکواۃ ادا کی، نیکیوں کا حکم دیا، برائیوں سے روکا،
جہاد و جنگ کی اور مرتے دم تک خدا کی عبادت کی،

پھر کہا: قسم اس خدا کی جس نے رسولؐ کو حق کے ساتھ مبعوث کیا جس میں آپ شہید حضرات
ہوئے ہیں، اس میں ہم بھی آپ کے شریک ہیں،
عطیہ کہتے ہیں: میں نے جابر سے کہا: یہ شہید ہو گئے ہیں ہم نے تو کچھ بھی نہیں کیا ہے
جابر نے کہا: اے عطیہ! میں نے اپنے حبیب رسولؐ سے سنا ہے کہ آپؐ نے فرمایا:
«مَنْ اَحَبَّ قَوْماً حُشِرَ مَعَهُمْ وَمَنْ اَحَبَّ عَمَلَ قَوْمٍ اُشْرِكَ فِي عَمَلِهِمْ»
ہر شخص اس قوم کے ساتھ محشور ہوگا جسے دوست رکھتا ہوگا اور جو شخص کسی قوم کے کام کو پسند
کرے وہ اس کے کام میں شریک ہے،

...ین

حبیب السیر میں آیا ہے کہ یزید بن معاویہ نے شہیدوں کے سر علی بن الحسینؑ کے سپرد کر دیئے تھے
اور آپؑ نے ان سروں کو ان کے بدن سے ملحق کر کے مدینہ کا رخ کیا[1]
ابوریحان بیرونی نے "آثار الباقیہ" میں لکھا ہے: جس روز حسینؑ کے اہلبیتؑ شام سے واپسی
کے دن زیارت کے لیے کربلا آئے تھے اسی دن حسینؑ کا سر مقدس واپس کیا گیا اور دفن کیا گیا تھا
سید بن طاؤس، اقبال میں لکھتے ہیں: بیس صفر کیونکر اربعین ہو سکتا ہے جبکہ دس محرم کو امام حسینؑ
پائی بنا بریں انیس صفر کو اربعین ہے[3]،
اس کے بعد لکھتے ہیں: یہ بھی احتمال ہے کہ ۶۱ھ میں محرم کا مہینہ ۲۹ کا ہوا ہو تو اس طرح اربعین بیس

بنا پر مرحوم شیخ بہائی نے انیس صفر کو روز اربعین قرار دیا ہے، توضیح المقاصد ص ۶،

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

صفر کو ہے، یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ماہ محرم تیس دن کا ہوا ہو لیکن امام حسینؑ نے عاشورہ کے [illegible] میں شہادت پائی ہے لہذا عاشورہ کو شمار نہ کیا گیا ہو،

مصباح میں مرقوم ہے: حسینؑ کے اہل حرم بیس صفر کو علی بن الحسینؑ کے ہمراہ مدینہ [illegible] شیخ مفید نے اسی قول کو اختیار کیا ہے۔ دوسری کتابوں میں لکھا ہے کہ اہل حرم [illegible] کے بعد بیس صفر کو کربلا پہنچے ہیں تھے ؎۱

جیسا کہ مذکورہ عبارات میں بیان ہوا ہے، اہلبیت شام سے لوٹنے کے بعد اسی سال [illegible] کے دن کربلا میں پہنچے جس سال حادثہ کربلا رونما ہوا تھا، یا پھر شہادت کے ایک سال بعد کربلا [illegible] ہوئے، اس سلسلے میں جو لکھا یا کہا گیا ہے ہم اسے یہاں اختصار کے ساتھ بیان کرتے ہیں،

پہلا قول:

اہلبیت ۶۱ھ ہی میں شام سے لوٹتے وقت بیس صفر کو کربلا پہنچے، یہ تاریخ [illegible] مولف کا قول ہے جسے ہم پہلے بھی بیان کر چکے ہیں، ابوریحان بیرونی کی آثار الباقیہ میں یہی لکھا [illegible] میں سید بن طاؤس کی عبارت سے بھی یہی بات سمجھ میں آتی ہے ؎۲ ابن نما نے بھی مثیر الاحزان [illegible] نقل کیا ہے ؎۳

دوسرا قول:

اہلبیت کو ۶۱ھ ہی میں شام لے جانے سے قبل بیس صفر کو کربلا سے گذارا انہوں [illegible] کی یہ ناسخ التواریخ کے مولف سپہر کا نظریہ ہے، اگرچہ یہ قول بعید نظر آتا ہے کیونکہ اس کی طرف [illegible] ہوا ہے لیکن ایک احتمال ہے ؎۴

؎۱ قمقام زخار ص ۵۸۵،

؎۲ اللھوف ص ۸۲،

؎۳ مثیر الاحزان ص ۱۰۷، ؎۴ ناسخ التواریخ احوالات امام حسینؑ ج ۳ ص ۱۷۶،

[illegible] قول:

اہلبیت حادثہ کربلا کے ایک سال بعد ۶۲ھ میں بیس صفر کو کربلا پہنچے ہیں، قمقام زخار کے مولف [illegible] مسافت کے لحاظ سے حرم سید الشہداؑ کا اربعین کے دن ۶۱ھ میں کربلائے معلیٰ پہنچنا مشکل ہی [illegible] خلاف عقل ہے، کیونکہ امام حسینؑ نے روز عاشورہ شہادت پائی اور ابن سعد اپنے کشتوں کو [illegible] کے لئے مزید ایک روز وہاں ٹھہرا، گیارہ محرم کو وہاں سے کوفہ کی جانب چلا اور کربلائے معلیٰ سے [illegible] کا راستہ تقریباً آٹھ فرسخ ہے، چند روز عبید اللہ بن زیاد نے اہلبیت کو اس لئے کوفہ میں روکا [illegible] اس صورت حال کو دیکھ کر خاموش بیٹھ جائیں، اس کے بعد یزید نے ابن زیاد کو لکھا کہ اسیروں کو [illegible] دو، ابن زیاد نے بھی حرّان و جزیرہ اور حلب کے راستے سے شام بھیجا اور کوفہ سے شام کا [illegible] راستہ ایک سو پچاس فرسخ ہے اور پھر شام پہنچنے کے بعد چھ ماہ تک اہلبیت کو قید میں رکھا گیا، یہاں تک کہ یزید کے جنونی غصہ کی آگ ٹھنڈی ہوئی اور جب اسے یہ اطمینان ہو گیا کہ لوگ اب [illegible] کریں گے تو اس نے امام زین العابدینؑ کو اہل حرم کے ساتھ مدینہ واپس لوٹنے کی تائید کی، پھر یہ [illegible] چالیس روز میں کیونکر وجود میں آسکتے ہیں، یقیناً اہلبیت دوسرے سال ۶۲ھ میں کربلا پہنچے ہیں ؎۱ [illegible] اس مسئلہ میں غور کرے گا وہ ضرور مولف کی تائید کرے گا، جابر بن عبد اللہ بھی ۶۲ھ میں کربلا کی زیارت [illegible] کے ہیں، جابر کا شرف یہ ہے کہ صحابہ کبار اور مخلص سوگواروں میں سے وہ اولین شخص ہیں جس نے یہ سفر [illegible] سعادت پائی ہے کفی بہ فخراً، مولف کا یہ قول منفرد ہے، کہتا ہوں اور اس سے عہدہ برآ ہوتا ہوں، ؎۲

؎۱ [illegible] یہ نتیجہ نہیں نکالا جا سکتا کہ اہلبیت ۶۲ھ میں کربلا لوٹ کر آئے ہیں اول تو کوفہ میں اہلبیتؑ کا زیادہ دن رہنا قطعی نہیں [illegible] لکھا ہے کہ اہلبیت پہلی صفر کو شام میں داخل ہوئے اور چونکہ یہ مقدمات قطعی نہیں ہے لہٰذا ان کا نتیجہ بھی قطعی نہیں ہے دوسرے [illegible] کہ اہل بیت کو شام لے جانے سے قبل کربلا سے گزرے ہوں اور انہوں نے ۶۱ھ ہی میں شہیدوں کی قبر پر عزاداری کی ہو جیسا [illegible] کے مولف کا نظریہ ہے مزید برآں مرحوم قاضی طباطبائی نے ایک کتاب "تحقیق در روز اربعین امام حسینؑ" تالیف کی ہے اور ان [illegible] کے جوابات دیئے جو اہلبیت کے ۶۱ھ میں کربلا پہنچنے کے سلسلے میں کئے جاتے ہیں، ؎۲ قمقام زخار ص ۵۸۶،

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

چوتھا قول:

ایک احتمال اور بھی ہے وہ یہ کہ اہلبیت شام سے رہائی کے بعد پہلے مدینہ آئے ہوں اور ... کربلا گئے ہوں، سرِ حسینؑ بھی اپنے ہمراہ لائے ہوں اور پھر بدن کے ساتھ دفن کیا ہو،

لیکن ۶۱ھ کے اربعین میں نہیں بلکہ مدینہ واپسی کے بعد کربلا گئے، ابن جوزی نے مشلم اور ... نقل کیا ہے کہ سرِ حسینؑ اسیروں کے ساتھ مدینہ لایا گیا پھر کربلا لے جاکر بدن کے ساتھ دفن کیا گیا [1]

مورخین سے نقل ہوا ہے کہ حادثہ کی صورت حال کا تقاضہ یہ ہے کہ اہلبیت امام حسینؑ ... سے چالیس دن کی مدت سے زیادہ عرصہ میں عراق یا مدینہ واپس ہوئے ہیں، ممکن ہے کربلا میں ... سفر کو نہ ہوئی ہو کیونکہ جابر ابن عبداللہ انصاری بھی حجاز سے آئے تھے، اور حجاز تک خبر پہنچنے اور ... کی روانگی کیلئے چالیس دن سے زیادہ کی مدت درکار ہے، یا یہ کہیں کہ جابر مدینہ سے نہیں بلکہ ... شہر سے کربلا آئے تھے [2]

کربلا میں قیام

رسولؐ کے غم زدہ اہلبیتؑ کربلا پہنچنے کے بعد اپنے شہیدوں کی عزاداری میں مشغول ہوئے ... اس وقت عزاداری کی اجازت نہیں دی گئی تھی کہ جب کربلا سے کوفہ روانہ ہو رہے تھے، اس ... نے ملہوف [3] میں لکھا ہے دلخراش ماتم ہوا اور اسی طرح تین روز تک عزاداری ہوتی رہی [4]،

[1] تذکرۃ الخواص ص ۱۵۰، لیکن اس میں یہ مذکور نہیں ہے کہ امام حسینؑ کا سر کربلا کون لایا ہے کیا اہلبیتؑ اپنے ساتھ کربلا لائے ہیں یا صرف سر مقدس کو بھیجا اور دفن کیا گیا ہے،

[2] قمقام زخار ص ۵۸۲ لیکن یہ احتمال سید بن طاؤس، ابن نما، اور شیخ بہائی کی اس تصریح کے منافی نہیں ہے کہ جابر اور اہلبیت بیک وقت اربعین کے دن کربلا پہنچے تھے،

[3] الملہوف ص ۸۲، [4] ذریعۃ النجاۃ ص ۲۷۱،

...سے روانگی

... اگر عورتیں اور بچے ان مزاروں کے پاس رہتے تو گریہ وزاری اور نوحہ گری میں جان دیدیتے ... ابن الحسینؑ نے فرمایا: اسباب سفر فراہم کئے جائیں اور کربلا سے مدینہ کی سمت چلیں، جب قافلہ کربلا سے مدینہ کی طرف روانہ ہونے لگا تو جناب ام کلثوم نے روتے ہوئے یہ اشعار ...

مَدِينَةَ جَدِّنا لا تَقْبَلِينا ... فَبِالْحَسَراتِ وَالأَحْزانِ جِينا
خَرَجْنا مِنْكِ بِالأَهْلِينَ جَمْعاً ... رَجَعْنا لا رِجالَ وَلا بَنِينا
وَكُنّا فِي الخُرُوجِ بِجَمْعِ شَمْلٍ ... رَجَعْنا حاسِرِينَ مُسَلَّبِينا
وَكُنّا فِي أَمانِ اللهِ جَهْراً ... رَجَعْنا بِالقَطِيعَةِ خائِفِينا
وَمَوْلانَا الحُسَيْنُ لَنا أَنِيسٌ ... رَجَعْنا وَالحُسَيْنُ بِهِ رَهِينا
فَنَحْنُ الضّائِعاتُ بِلا كَفِيلٍ ... وَنَحْنُ النّائِحاتُ عَلىٰ أَخِينا
وَنَحْنُ السّائِراتُ عَلَى المَطايا ... نُشالُ عَلَى الجِمالِ المُبْغِضِينا؟
وَنَحْنُ بَناتُ يٰس وَطٰه ... وَنَحْنُ الباكِياتُ عَلىٰ أَبِينا
وَنَحْنُ الطّاهِراتُ بِلا خَفاءٍ ... وَنَحْنُ المُخْلِصُونَ المُصْطَفُونا
وَنَحْنُ الصّابِراتُ عَلَى البَلايا ... وَنَحْنُ الصّادِقُونَ النّاصِحُونا
أَلا يا جَدَّنا بَلَغَتْ عِدانا ... مُناها وَاشْتَفَى الأَعْداءُ فِينا [1]

[1] ... کہ مدینہ ہمارے آنے کو قبول نہ کر کہ ہم اندوہ وغم کے ساتھ واپس لوٹے ہیں ہم تیرے عزیزوں کے ساتھ یہاں سے باہر ... تھے اور اب واپس آئے تو نہ ہمارے ساتھ مرد ہیں اور نہ بیٹے ہیں نکلتے وقت ہماری جماعت یکجا تھی اور لوٹنے پر سر برہنہ ... ہوئے ہیں، بظاہر خدا کی پناہ میں تھے اور اب لوٹے ہیں، تو بھی ظالموں اور ان کی پیمان شکنیوں سے خوف زدہ ہیں ہمارے ... مولا حسینؑ تھے اور آئے ہیں تو حسینؑ کو کربلا میں سونپ کر آئے ہیں، ہم بغیر کفیل کے سرگرداں ہیں ہم نے اپنے بھائی پر

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

نوحہ کیا، ہمیں اونٹوں پر سوار کیا گیا، اور شریر اونٹوں پر بٹھایا گیا، ہم طٰہٰ و یٰسین کی بیٹیاں ہیں، ہم ...
کے غم میں رو چکی ہیں، ہم لاریب پاک ہیں، ہم مخلصین و برگزیدہ ہیں، ہم بلاؤں پر صبر کرنے والے ...
ہم سچے نصیحت کرنے والے ہیں، نانا! ہمارے دشمن کی آرزو پوری ہوگئی، ان کے دل ہیں قتل ...
ہوگئے، عورتوں کی بے حرمتی کی، اور قہری طور پر انھیں اونٹوں پر سوار کیا،

علامہ مجلسی نے بحار الانوار میں اس سے کہیں زیادہ اشعار نقل کئے ہیں جو ہم نے یہاں بیان کئے ہیں،

بحار الانوار ج ۴۵ ص ۱۹۷،

دسویں فصل

مدینہ میں

مدینہ میں

اہلبیت کا قافلہ مدینہ کی طرف روانہ ہوا

بشیر بن جذلم کہتا ہے: ہم آہستہ آہستہ چلتے رہے یہاں تک مدینہ کے نزدیک پہنچ گئے،
امام زین العابدین علیہ السلام نے فرمایا: یہیں اونٹوں سے بار اتارا جائے اور خیمہ لگائے جائیں،
... خیموں میں اترے، علی بن الحسینؑ نے مجھے طلب کیا اور فرمایا: خدا تمہارے والد پر رحم کرے
... شاعر تھے کیا تم بھی اشعار کہہ لیتے ہو؟
میں نے عرض کی: فرزند رسولؐ ہاں،
فرمایا: تم ابھی مدینہ چلے جاؤ! اور لوگوں کو ابو عبداللہ کی شہادت اور ہمارے آنے کی اطلاع

... کہتا ہے: میں اپنے گھوڑے پر سوار ہوا، تیزی کے ساتھ مدینہ پہنچا اور مسجد نبوی کے
... پہنچ کر بلند آواز میں ارتجالاً یہ اشعار پڑھے:

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

يا أَهلَ يَثرِبَ لا مُقامَ لَكُمْ بِها ۔۔۔ قُتِلَ الحُسَينُ وَأَدْمُعِي مِدرارُ
الجِسمُ مِنْهُ بِكَربَلا مُضَرَّجٌ ۔۔۔ وَالرَّأْسُ مِنْهُ عَلَى القَناةِ يُدارُ [1]

اس کے بعد میں نے لوگوں کو مخاطب کر کے کہا: علی بن الحسینؑ اپنی پھوپھیوں اور بہنوں کے ساتھ مدینہ سے باہر خیمہ زن ہیں، مجھے انہوں نے ہی بھیجا ہے تاکہ میں تمہیں اس حادثہ کی خبر دوں جو ان پر گذرا ہے۔

جب میں نے اہل مدینہ کو یہ خبر سنائی تو مدینہ میں ایسی کوئی عورت نہیں تھی جو روتی پیٹتی ہوئی گھر سے باہر نہ نکل آئی ہو، مسلمانوں کیلئے میں نے اس دن سے زیادہ المناک دن نہیں دیکھا اور نہ اس طرح یک زبان و یک دل ہو کر مردوں کو روتے ہوئے دیکھا ہے [2]

اسی وقت میں نے سنا کہ: ایک عورت حسینؑ پر اس طرح نوحہ کر رہی ہے:

نَعىٰ سَيِّدي ناعٍ نَعاهُ فَأَوْجَعا ۔۔۔ وَأَمْرَضَنِي ناعٍ نَعاهُ فَأَفْجَعا
فَعَيْنَيَّ جُودا بِالدُّمُوعِ وَأَسْكُبا ۔۔۔ وَجُودا بِدَمْعٍ بَعْدَ دَمْعِكُما مَعا
عَلىٰ مَنْ وَهىٰ عَرْشُ الجَليلِ فَزَعْزَعا ۔۔۔ فَأَصْبَحَ هٰذَا المَجْدُ وَالدِّينُ أَجْدَعا
عَلَى ابْنِ نَبِيِّ اللهِ وَابْنِ وَصِيِّهِ ۔۔۔ وَإِنْ كانَ عَنّا شاحِطَ الدّارِ أَشْسَعا [3]

یہ اشعار پڑھنے کے بعد اس عورت نے مجھے مخاطب کیا اور کہا: اے شخص حسینؑ کے سوگ میں ...

---

[1] مدینہ والو! اب مدینہ رہنے کی جگہ نہیں رہی، کہ حسینؑ قتل ہو گئے ہیں، انھیں کی سوگ میں میری آنکھوں سے آنسو بہہ رہے ہیں، ان کی لاش کربلا میں خاک و خون میں غلطاں ہے اور ان کا سر نیزہ پر بلند کر کے شہر شہر پھرایا گیا ہے۔

[2] نفس المہموم ص ۴۷۷،

[3] ایک خبر دینے والے نے خبر دی ہے کہ میرا سید و سالار مارا گیا جس سے میرا دل تڑپ اٹھا، یہ خبر سنا کر مجھے مریض کر دیا، اے آنکھو! آنسو بہاؤ، بہت زیادہ روؤ اور زیادہ اشک نشانی کرو کہ جس کے غم میں عرش خدا کانپ اٹھا اور دین کی عظمت جاتی رہی رسولؐ اور ان کے وصی کے بیٹے پر گریہ کرو، اگرچہ ان کی منزل ہم سے بہت دور ہے۔

... تازہ کر دیا اور جو زخم ابھی نہیں بھرے تھے انھیں از سر نو تازہ کر دیا اب ان کے بھرنے کی امید ... ہے، خدا تمہاری مغفرت کرے تم کون ہو؟

میں نے کہا: میں بشیر بن جذلم ہوں، مجھے میرے مولا علی بن الحسینؑ نے بھیجا ہے تاکہ اہل مدینہ ... کی اطلاع دیدوں وہ ابو عبد اللہؑ کے اہلبیتؑ کے ساتھ فلاں جگہ خیمہ زن ہیں [1]

... ان کربلا کا استقبال

بشیر کہتا ہے: سبھی اہل مدینہ کارواں کی طرف دوڑ پڑے، میں نے بھی اپنے گھوڑے کو تیز کیا ... سارے راستے لوگوں سے پُر تھے گھوڑے سے اتر کر میں بمشکل اژدھام سے نکلا اور اہل بیتؑ کے ... کے پاس پہنچا،

علی بن الحسینؑ خیمہ میں تھے، باہر تشریف لائے، آپؑ کے ہاتھ میں ایک رومال تھا جس سے ... صاف کرتے تھے، ایک آدمی ایک منبر لایا، آپ اس پر تشریف فرما ہوئے، آپ کی آنکھوں سے ... جاری تھے، لوگوں کے رونے کی آواز بلند ہو گئی، عورتیں بھی گریہ و زاری کر رہی تھیں، مرد ہر طرف ... آپ کو تعزیت و تسلیت دے رہے تھے، ساری فضا نالہ و شیون کی آواز سے گونج رہی تھی،

امام زین العابدینؑ نے ہاتھ کے اشارہ سے انھیں خاموش کیا اور پھر یہ خطبہ پڑھا:

الحَمْدُ للهِ رَبِّ العالَمِينَ، مالِكِ يَوْمِ الدِّينِ، بارِىءِ الخَلائِقِ أَجْمَعِينَ، الَّذِي بَعُدَ فَارْتَفَعَ فِي السَّمٰواتِ العُلىٰ وَقَرُبَ فَشَهِدَ النَّجْوىٰ، نَحْمَدُهُ عَلىٰ عَظائِمِ الأُمُورِ وَفَجائِعِ الدُّهُورِ وَأَلَمِ الفَجائِعِ وَمَضاضَةِ اللَّواذِعِ وَجَليلِ الرُّزْءِ وَعَظِيمِ المَصائِبِ الفاظِعَةِ الكاظَّةِ الفادِحَةِ الجائِحَةِ.

---

[1] ... ص ۵۸۱،

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

أَيُّهَا القَوْمُ! إِنَّ اللهَ وَلَهُ الحَمْدُ ابْتَلانا بِمَصائِب جَلِيلَةٍ وَثُلْمَةٍ فِي الإِسْلامِ عَظِيمَةٍ، قُتِلَ أَبُو عَبْدِاللهِ الحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلامُ وَعِتْرَتُهُ وَسُبِيَ نِساؤُهُ وَصِبْيَتُهُ وَدارُوا بِرَأْسِهِ فِي البُلْدانِ مِنْ فَوْقِ عالِي السِّنانِ وَهٰذِهِ الرَّزِيَّةُ الَّتِي لا مِثْلَها رَزِيَّةٌ.

أَيُّهَا النّاسُ! فَأَيُّ رِجالاتٍ مِنْكُمْ تَسُرُّونَ بَعْدَ قَتْلِهِ؟! أَمْ أَيُّ فُؤادٍ لا يَحْزَنُ مِنْ أَجْلِهِ؟ أَمْ أَيَّةُ عَيْنٍ مِنْكُمْ تَحْبِسُ دَمْعَها وَتَضِنُّ عَنْ انْهِمالِها؟! فَلَقَدْ بَكَتِ السَّبْعُ الشِّدادُ لِقَتْلِهِ وَبَكَتِ البِحارُ بِأَمْواجِها وَالسَّمٰواتُ بِأَرْكانِها وَالأَرْضُ بِأَرْجائِها وَالأَشْجارُ بِأَغْصانِها وَالحِيتانُ وَلُجَجُ البِحارِ وَالمَلائِكَةُ المُقَرَّبُونَ وَأَهْلُ السَّمٰواتِ أَجْمَعُونَ.

يا أَيُّهَا النّاسُ! أَيُّ قَلْبٍ لا يَنْصَدِعُ لِقَتْلِهِ؟! أَمْ أَيُّ فُؤادٍ لا يَحِنُّ إِلَيْهِ؟! أَمْ أَيُّ سَمْعٍ يَسْمَعُ هٰذِهِ الثُّلْمَةَ الَّتِي ثُلِمَتْ فِي الإِسْلامِ وَلا يُصَمُّ.

أَيُّهَا النّاسُ! أَصْبَحْنا مَطْرُودِينَ مُشَرَّدِينَ مَذُودِينَ وَشاسِعِينَ عَنِ الأَمْصارِ كَأَنَّنا أَوْلادُ تُرْكٍ وَكابُلٍ مِنْ غَيْرِ جُرْمٍ اجْتَرَمْناهُ وَلا مَكْرُوهٍ ارْتَكَبْناهُ وَلا ثُلْمَةٍ فِي الإِسْلامِ ثَلَمْناها، ما سَمِعْنا بِهٰذا فِي آبائِنا الأَوَّلِينَ ﴿إِنْ هٰذا إِلَّا اخْتِلاقٌ﴾ وَاللهِ لَوْ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ تَقَدَّمَ إِلَيْهِمْ فِي قِتالِنا كَما تَقَدَّمَ إِلَيْهِمْ فِي الوِصايَةِ بِنا لَما ازْدادُوا عَلىٰ ما فَعَلُوا بِنا، فَإِنّا للهِ وَإِنّا إِلَيْهِ راجِعُونَ مِنْ مُصِيبَةٍ ما أَعْظَمَها وَأَوْجَعَها وَأَفْجَعَها وَأَكَظَّها وَأَفْظَعَها وَأَمَرَّها وَأَفْدَحَها فَعِنْدَ اللهِ نَحْتَسِبُ فِيما أَصابَنا وَما بَلَغَ بِنا فَإِنَّهُ عَزِيزٌ ذُو انْتِقامٍ(۲)

تمام تعریفیں اس خدا سے مخصوص ہیں جو کہ عالمین کا پروردگار ہے، روز جزا کا مالک

---

۱ سورہ ص ۷، ۲ اللہوف ص ۸۴،

خلائق کا پیدا کرنے والا ہے وہ اتنا دور ہے کہ گویا آسمانوں میں بلند ترین مرتبہ پر ہے، وہ بشر کی عقل و فکر کی بلند پروازیوں کی دسترس سے باہر ہے، اور اتنا قریب ہے کہ سرگوشیوں کو سنتا ہے بڑی بڑی سختیوں، حوادث زمانہ، دلخراش مصائب، دل گداز بلاؤں رنج و الم پر میں خدا کی حمد کرتا ہوں،

اے لوگو! خدائے متعال نے کہ ساری تعریفیں اسی سے مخصوص ہیں، ہمیں بڑی مصیبتوں میں مبتلا کیا، اسلام میں عظیم رخنہ پیدا ہو گیا ابو عبداللہ الحسین ؑ اور ان کی عترت جام شہادت سے سرشار ہو چکی، ان کے اہل حرم اور بچوں کو اسیر کیا گیا، ان کے سر کو نیزہ پر بلند کر کے شہر شہر پھرایا گیا، یہ ایسی مصیبت ہے جس کی نظیر نہیں ہے،

اے لوگو! تم میں سے ایسا کون ہے؟ جو ان کی شہادت کے بعد خوشی منائے؟ یا کونسا دل ایسا ہے جو ان کے لئے نہ تڑپے؟ یا کونسی آنکھ ایسی ہے کہ جو آنسو روک سکے؟ اور سات آسمان جو کہ مضبوط بنائے گئے ہیں ان کی شہادت پر روئے ہیں، دریا اپنی موجوں سے، آسمان اپنے رکنوں سے اور زمین ہر طرف سے، درخت اور ان کی شاخیں مچھلیاں اور دریا کی بپھری ہوئی موجیں، مقرب فرشتے اور آسمان پر رہنے والے سبھی ان پر روئے ہیں،

اے لوگو! ہم آوارہ وطن ہوئے، پراگندہ ہوئے گویا ہم ترک و کابل کی اولاد تھے یہ سلوک انہوں نے ہمارے ساتھ اس صورت میں کیا ہے کہ نہ ہم نے کوئی جرم کیا اور نہ کسی ناپسند کام کے مرتکب ہوئے، یہاں تک ہم نے اپنے بزرگوں کے بارے میں بھی ایسی باتیں نہیں سنی ہیں یہ تو صرف من گھڑت ہے،

خدا کی قسم اگر رسول خدا انھیں ہم سے جنگ کرنے کا حکم دیتے تو بھی وہ اس سے زیادہ ظلم نہیں کر سکتے تھے، انا للہ وانا الیہ راجعون،

کتنی عظیم و دردناک اور دلخراش مصیبت ہے اور کتنے تلخ و دہلا دینے والے رنج و محن تھے، میں خدا سے اس مصیبت کا اجر چاہتا ہوں جو کہ ہمارے اوپر پڑی ہے، کہ وہی غالب

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اور انتقام لینے والا ہے [1]

صوحان بن صعصعہ [2]

اس موقع پر صوحان بن صعصعہ بن صوحان عبدی نے قدم علم کیا کرتے ہوئے امام …
سے عذر خواہی کی کہ میرے پاؤں علیل و ناتواں ہیں، آپؑ نے ان کا عذر قبول کیا اور ان کے بارے …
کا اظہار کیا اور ان کے والد صعصعہ کیلئے دعائے مغفرت کی [3]،

محمد بن حنفیہ

بشیر کہتا ہے: محمد بن حنفیہ کو اہلبیتؑ کے آنے اور حسینؑ کی شہادت کی اطلاع …
ایک چیخ ماری اور کہا: خدا کی قسم میں نے یہ صورت حال رسولؐ کی وفات کے روز دیکھی تھی …
ہے؟،

چونکہ شدید بیمار تھے اسلئے کوئی بھی ان سے ماجرا بیان نہیں کرتا تھا، ڈرتا تھا کہ کہیں …
نہ پرواز کر جائے،

---

1. الدمعۃ الساکبہ ج ۵ ص ۳۷۶،
2. ان کے والد صعصعہ بن صوحان عظیم المرتبت اور جلیل القدر آدمی تھے امیر المومنینؑ کے صحابی تھے … منقول ہے کہ امیر المومنین علیؑ کا کسی نے حق نہیں پہچانا مگر صعصعہ اور ان کے اصحاب و احباب نے … فضائل ہیں، ابن عبد البر نے انھیں اصحاب رسولؐ میں شمار کیا ہے، صعصعہ ان لوگوں میں سے ہیں جنہوں … عہد نامہ مالک اشتر سے نقل کیا ہے، تنقیح المقال ج ۲ ص ۹۸، [3] اللہوف ص ۸۵،

… محمد حنفیہ صورتحال کا سبب معلوم کرنے پر مصر تھے، چنانچہ ان کے ایک غلام نے کہا: اے فرزند … ! آپ کے بھائی حسینؑ کوفہ تشریف لے گئے تھے وہاں کے لوگوں نے ان کے ساتھ غداری کی … نے ان کے چچا زاد بھائی مسلم بن عقیل کو شہید کیا اور اب وہ اور ان کے اہلبیت واپس آ گئے ہیں،

… انہوں نے غلام سے دریافت کیا: پھر وہ میرے پاس کیوں نہیں آئے،

اس نے کہا: آپ کے منتظر ہیں،

… اپنی جگہ سے اٹھے کبھی گر پڑتے اور کبھی اٹھ کھڑے ہوتے تھے کہتے تھے لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی … گویا انھیں اس مصیبت کا احساس ہو گیا تھا، پھر کہا: خدا کی قسم مجھے اس سانحہ میں آل یعقوب کے … کہتے تھے میرا بھائی کہاں ہے؟ میرا میوۂ دل کہاں ہے؟ حسینؑ کہاں ہے؟

لوگوں نے کہا: آپ کے بھائی حسینؑ مدینہ سے باہر فلاں جگہ خیمہ زن ہیں، محمد حنفیہ کو گھوڑے … ان کے خادم آگے آگے چلے، انھیں مدینہ سے باہر لے گئے جب سیاہ پرچموں کے علاوہ کوئی … تو پوچھا: یہ کالے پرچم کیسے ہیں؟ خدا کی قسم بنی امیہ نے حسینؑ کو قتل کر دیا ہے، یہ چیخ مار کر گھوڑے … گر پڑے اور بے ہوش ہو گئے،

ان کا خادم امام زین العابدینؑ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: مولا اپنے چچا کی خبر لیجئے کہیں … پرواز کر جائے،

آپ چلے، آنکھوں سے آنسو جاری تھے، ہاتھ میں کالا کپڑا تھا، جس سے آنسو صاف کر رہے … اپنے چچا محمد بن حنفیہ کے سر بالین بیٹھ گئے اور ان کا سر اپنے زانو پر رکھ لیا، جب محمد بن حنفیہ کو … تو امام زین العابدینؑ سے کہا: «یَابْنَ اَخِي! اَیْنَ اَخِي؟! اَیْنَ قُرَّةُ عَیْنِي؟! اَیْنَ نُورُ بَصَرِي؟! اَیْنَ اَبُوكَ؟! اَیْنَ خَلِیفَةُ اَبِي؟! اَیْنَ اَخِيَ الحُسَیْنُ عليه السلام؟!»،

بھتیجے میرا بھائی کہاں ہے؟ میری آنکھوں کا نور کہاں ہے؟ آپ کے والد کہاں ہیں؟ میرے بابا … ہے؟ میرا بھائی حسینؑ کہاں ہے؟

… امام زین العابدینؑ نے فرمایا: یا عماہ اتیتک یتیما، چچا میں یتیم آیا ہوں، میرے ساتھ بچے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اور مصیبت زدہ اور نالہ کناں عورتوں کے علاوہ اور کوئی نہیں ہے، اے چچا: اگر آپ
کو دیکھتے تو کیا کرتے، انہوں نے لوگوں سے مدد مانگی مگر کسی نے مدد نہیں کی اور تشنہ لب
گئے! محمد بن حنفیہ پھر چیخ مار کر بے ہوش ہو گئے [۱]

مدینہ میں داخلہ

اہلبیت روز جمعہ اس وقت مدینہ میں داخل ہوئے جب خطیب نماز جمعہ کا
تھا اور امام حسینؑ کے مصائب پڑھ رہا تھا،

جس سے اہلبیت کے زخم تازہ ہو گئے اور ان کے دلوں پر ایک مرتبہ اندوہ و غم چھا
کربلا کے سوگ میں نوحہ کر کے رونے لگے یہ دن ایسا ہی تھا جیسا رسولؐ کی وفات کا روز تھا
ہو کر عزاداری کر رہے تھے،

ام کلثوم روتی ہوئی مسجد نبوی میں داخل ہوئیں اور قبر رسولؐ کی طرف رخ کر کے کہا
اے میرے جد! آپؐ پر سلام میں آپؐ کیلئے آپؐ کے فرزند حسینؑ کی شہادت کی
قبر رسولؐ سے ایک نالہ بلند ہوا اس نالہ کو سنکر لوگوں میں کہرام بپا ہو گیا اس کے
قبر رسولؐ کی زیارت کے لئے آئے اور قبر مطہر پر رخسار رکھ کر بہت روئے [۲]

راوی کہتا ہے: زینبؑ آئیں اور مسجد کو دونوں ہاتھوں سے پکڑ کر فریاد کی
بھائی حسینؑ کی شہادت کی خبر لائی ہوں، زینبؑ کے آنسو نہیں تھمتے تھے اور ان
تھی اور جب بھی علی بن الحسینؑ کو دیکھ لیتی تھیں ان کا غم تازہ ہو جاتا تھا [۳]،

---

[۱] الدمعة الساکبة ج ۵ ص ۱۶۴،
[۲] الدمعة الساکبة ج ۵ ص ۱۶۲، [۳] بحار الانوار ج ۴۵ ص ۱۹۸،

...سلمہؓ

زوجہ رسولؐ ام سلمہ اپنے حجرہ سے باہر نکلیں ان کے ایک ہاتھ میں وہ شیشی تھی جس میں تربت حسینؑ
...بدل ہو گئی تھی اور دوسرے ہاتھ میں فاطمہ بنت حسینؑ کا ہاتھ پکڑے ہوئے تھیں جب اہلبیتؑ نے
... ام سلمہ کو دیکھا اور اس خاک کو دیکھا جو خون بن گئی تھی تو ان کے گریہ میں شدت پیدا ہو گئی، اور ام
... گلے مل کر بہت گریہ کیا،

...البنینؑ

ام البنین، حضرت عباسؑ اور آپ کے دیگر تین بھائیوں کی والدہ جو کہ سب کربلا میں شہید ہوئے، [۱] اپنے

... ام ہند ہے ابو امیہ کی بیٹی ہیں پہلے حبشہ پھر مدینہ ہجرت کی دوسری ہجری میں رسولؐ کے عقد میں آئیں، امیر المومنینؑ، فاطمہ زہرا
... انہیں جو محبت تھی وہ محتاج بیان نہیں ہے یزید بن معاویہ کی حکومت کے زمانہ میں انتقال کیا، تنقیح المقال ج ۳ ص ۷۲۔
... نام فاطمہ ہے حزام بن خالد بن ربیعہ بن عامر کی بیٹی ہیں روایت ہے کہ امیر المومنینؑ نے اپنے بھائی عقیل سے
... انساب عرب کے عالم تھے، سے کہا: میرے لئے ایسی شریک حیات کا انتخاب کیجیے کہ جس سے شجاع و دلیر بچے
... عقیل نے کہا: بنی کلاب کی اس لڑکی سے نکاح کر لیجیے کیونکہ عرب میں مجھے اس کے آباو اجداد سے زیادہ شجاع نہیں ملا ہے،
... نے ان سے نکاح کر لیا حضرت عباس قمر بنی ہاشم، عبداللہ، جعفر اور عثمان ان کے بیٹے ہیں، ان کے ایمان کے استحکام کا اس
... لگایا جا سکتا ہے کہ جب بشیر مدینہ آیا اور یکے بعد دیگرے ان کے بیٹوں کی شہادت کی خبر دی تو ام البنین نے کہا: میرے
... خبر سناؤ، میرے بیٹے اور جو کچھ اس نیلے آسمان کے نیچے ہے سب حسینؑ پر قربان مجھے حسینؑ کی اطلاع دو
... المقال ج ۳ ص ۷۰۔

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

بیٹوں کی خبر شہادت سننے کے بعد ہر روز جنت البقیع میں جاتی تھیں اور اپنے عزیزوں کی عزاداری کرتی تھیں، مدینہ کی دیگر عورتیں بھی آپ کے ساتھ نالہ وفریاد کرتی تھیں

ام البنین کی عزاداری اور نوحہ گری اتنی غم انگیز اور جاں گداز تھی کہ مروان جیسا دشمن اہل بیت بھی جب جنت البقیع کے پاس سے گذرتا تھا تو ام البنین کا نالہ سنکر، متاثر ہوتا تھا۔[۱]

بیٹوں کے غم میں ام البنین یہ اشعار پڑھتی تھیں:

يا مَنْ رَأَى العَبّاسَ كَرَّ	عَلىٰ جَماهِيرِ النَّقَدِ
وَوَراهُ مِنْ أَبْناءِ حَيْدَرَ	كُلُّ لَيْثٍ ذُو لَبَدِ
أُنْبِئْتُ أَنَّ ابْنِي أُصِيبَ	بِرَأْسِهِ مَقْطُوعَ يَدِ
وَيْلِي عَلىٰ شِبْلِي أَمالَ	بِرَأْسِهِ ضَرْبُ العَمَدِ
لَوْ كانَ سَيْفُكَ فِي يَدَيْكَ	لَما دَنىٰ مِنْكَ أَحَدِ

* * *

لا تَدْعُوَنِّي وَيْكِ أُمَّ البَنِينِ	تُذَكِّرِينِي بِلُيُوثِ العَرِينِ
كانَتْ بَنُونَ لِي أُدْعىٰ بِهِمْ	وَاليَوْمَ أَصْبَحْتُ وَلا مِنْ بَنِينِ
أَرْبَعَةٌ مِثْلُ نُسُورِ الرُّبىٰ	قَدْ واصَلُوا المَوْتَ بِقَطْعِ الوَتِينِ

[۱] حیاۃ الامام الحسینؑ ج ۳ ص ۴۳۰،

[۲] وہ شخص جس نے عباسؑ کو حریفوں کے ٹولے پر حملہ آور دیکھا ہے اور ان کے ساتھ حیدر کے بیٹوں کو حملہ آور دیکھا ہے، اس نے مجھے بتایا ہے کہ میرے بیٹے کا سر زخمی اور بازو قلم ہو گئے اگر ہاتھ میں تلوار تھی اور پھر سر زخمی ہوا تو افسوس کی جا ہے کیونکہ اس وقت کوئی ان کے قریب نہیں آسکتا، اب مجھے ام البنین نہ کہنا: کہ اس سے مجھے میرے شیر سے بیٹے یاد آجائیں گے ان بیٹوں کی وجہ سے مجھے ام البنین کہتے تھے اب میرا کوئی بیٹا نہیں ہے میرے وہ چاروں بیٹے شہید ہو گئے جو تیز پرواز عقابوں کی مانند تھے۔

نفس المصدور ص ۶۶۳، ۔

... کی عزاداری

عمر بن علی بن الحسینؑ کہتے ہیں: شہادت امام حسینؑ کے بعد بنی ہاشم کی عورتیں مدتوں کالا لباس پہنتی رہیں، سردی وگرمی کی پروا نہیں کرتی تھیں اور ہمیشہ امام حسینؑ اور دیگر شہداء کربلا کی عزاداری میں مشغول رہتی تھی، اور علی بن الحسینؑ ان کے کھانے کا انتظام کرتے تھے۔[۱]

... زوجہ امام حسینؑ

ابوالفرج نے عوف بن خارجہ سے نقل کیا ہے کہ میں عمر بن خطاب کے پاس بیٹھا تھا کہ ایک آدمی ان کے پاس آیا سلام کیا، عمر نے اس کا نام پوچھا:

اس نے کہا: میں ایک نصرانی ہوں میرا نام امرالقیس ہے، میں مسلمان ہونا چاہتا ہوں اور اسلام کے آداب سیکھنا چاہتا ہوں،

اس کے سامنے اسلام پیش کیا گیا اور وہ مسلمان ہو گیا اور ... قبیلہ "قضاعہ" جو کہ شام میں تھا، کی ... اس کے سپرد کر دی گئی،

جب وہ عمر کے پاس سے باہر نکلا تو امیرالمومنینؑ سے ملاقات ہو گئی، حسنؑ و حسینؑ ان کے ہمراہ تھے ... علیؑ نے فرمایا: میں رسولؐ کا چچازاد بھائی اور داماد علی بن ابی طالب ہوں اور یہ میرے بیٹے ہیں ان کی ماں فاطمہ بنت رسولؐ ہیں ہم تم سے رشتہ داری کرنا چاہتے ہیں،

امرالقیس نے کہا: اے علیؑ میں اپنی بیٹی "محیاۃ" کا آپ سے دوسری بیٹی "سلمیٰ" آپؑ کے بیٹے

[۱] ... الانوار ج ۴۵ ص ۱۸۸،

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

حسنؑ سے اور تیسری بیٹی "رباب" کا حسینؑ سے عقد کرتا ہوں،

کتاب اغانی کے مولف کہتے ہیں: اسی دن رات ہونے سے پہلے علیؑ نے اپنے بیٹے حسینؑ کا امرؤ القیس کی دختر رباب سے کر دیا، رباب کے بطن سے بچے، عبداللہ اصغر، وسکینہ پیدا ہوئے۔

ہشام بن سائب کلبی کہتے ہیں: رباب برگزیدہ عورت تھی، اور ان کے والد امرؤ القیس عرب کے شریف خاندانوں میں شمار ہوتے تھے، امام حسینؑ بھی رباب کو بہت عزیز رکھتے تھے، ہمیشہ ... رکھتے تھے، چنانچہ امام حسینؑ کے یہ اشعار، رباب اور ان کی دختر سکینہ کے بارے میں ہیں:

لَـعَمْرُكَ إِنَّـنِي لَأُحِبُّ داراً — تَكُـونُ بِها سُكَيْنَةُ وَالرَّبابُ

أُحِـبُّهُما وَأَبْـذُلُ جُـلَّ مالِي — وَلَيْسَ لِعاتِبٍ عِنْدِي عِتابُ (۲)

روایت ہے کہ شہادت امام حسینؑ کے بعد رباب تاحیات روتی رہیں،

ابن اثیر کہتے ہیں: رباب اسیروں کے قافلہ کے ساتھ شام گئیں اور جب مدینہ واپس آئیں تو قریش نے ان سے نکاح کی پیشکش کی لیکن رباب نے ہر ایک کا پیغام یہ کہکر ٹھکرا دیا، فرزند رسولؐ کی حیات بننے کے بعد میں کسی دوسرے کے گھر چراغ نہیں جلاؤں گی، زندگی بھر روتی رہی اور زیر آسمان کسی چھت کے نیچے پناہ نہیں لی یہاں تک کہ فرط غم سے جاں بحق ہو گئی،

بعض مورخین کا قول ہے کہ رباب ایک سال تک قبر حسینؑ کے پاس رہی پھر مدینہ لوٹ آئی اور غم میں وہیں انتقال کیا انہوں نے امام حسینؑ کا مرثیہ اس طرح کہا ہے،

إِنَّ الَّذِي كانَ نُوراً يُسْتَضاءُ بِهِ — بِكَرْبَلاءَ قَتِيلٌ غَيْرُ مَدْفُونِ

سِبْطَ النَّبِيِّ جَزاكَ اللهُ صالِحَةً — عَنّا وَجُنِّبْتَ خُسْرانَ الْمَوازِينِ

۱۔ تمقام زخار ص ۲۵۳،

۲۔ آپ کی قسم میں اس گھر کو دوست رکھتا ہوں کہ جس میں رباب اور سکینہ ہوں، دونوں کو چاہتا ہوں اور اپنا مال ... اور عتاب کرنے والے کو میرے نزدیک عتاب کا حق نہیں ہے، نفس المہموم ص ۵۲۷،

قَدْ كُنْتَ لِي جَبَلاً صَعْباً أَلُوذُ بِهِ — وَكُنْتَ تَصْحَبُنا بِالرَّحْمِ وَالدِّينِ

مَنْ لِلْيَتامىٰ وَمَنْ لِلسّائِلِينَ وَمَنْ — يَغْنى وَيَأْوِي إِلَيْهِ كُلُّ مِسْكِينِ!

وَاللهِ لا أَبْـتَغِي صِـهْراً بِصِهْرِكُمُ — حَتّىٰ أُغَيَّبَ بَيْنَ الرَّمْلِ وَالطِّينِ (۱)

دختر عقیل کا مرثیہ (۲)

عقیل ابن ابی طالب کی دختر نے بھی امام حسینؑ اور ان کے باوفا اصحاب کے مرثیہ میں یہ اشعار کہے ہیں

عَيْنِي ابْكِي بِعَبْرَةٍ وَعَوِيلِ — وَانْدُبِي إِنْ نَدَبْتِ آلَ الرَّسُولِ

سِتَّةٌ كُلُّهُمْ لِصُلْبِ عَلِيٍّ — قَدْ أُصِيبُوا وَخَمْسَةٌ لِعَقِيلِ (۳)

۱۔ وہ نور تھا جس سے لوگ کسب ضیا کرتے تھے کربلا میں قتل کر دیئے گئے، اور دفن نہیں کئے گئے، اے فرزند رسولؐ ہماری طرف سے خدا آپ کو جزائے خیر عطا کرے اور میزان کے خسارے سے محفوظ رکھے آپ میرے لئے محکم چٹان تھے میں جس کی پناہ میں رہتی تھی آپ ہمارے دین دار و مہربان مصاحب تھے اب یتیموں اور فقیروں کا کون ہے؟ اور مساکین کس کے گھر جائیں اور کہاں پناہ لیں خدا کی قسم مرتے دم تک میں کسی ہمسر کو قبول نہیں کروں گی، تمقام زخار ص ۲۵۳، نفس المہموم ص ۵۲۸،

۲۔ العقد الفرید کے مولف نے اس خاتون کا نام نہیں لکھا ہے ہو سکتا ہے ان کا نام اسماء ہو جیسا کہ مجلسی نے بحار الانوار کی ج ۴۵ ص ۸۸ پر نقل کیا ہے، جب امام حسینؑ کی شہادت کی خبر مدینہ پہنچی تو اسماء بنت عقیل ابن ابی طالبؑ کچھ عورتوں کے ساتھ باہر نکلیں قبر رسولؐ کے پاس جا کر فریاد کی پھر مہاجرین و انصار کو مخاطب کر کے کہا: ماذا تقولون اذ قال النبی لکم، یوم الحساب وصدق القول مسموع۔ "تاریخ کامل ابن اثیر ج ۴ ص ۸۸، پر ہے کہ جب مدینہ میں امام حسینؑ کی شہادت کی خبر پہنچی تو بنی ہاشم کی عورتیں روتی پیٹتی ہوئی نکلیں ان میں دختر عقیل بھی تھیں، شیخ مفید نے ارشاد ج ۲ ص ۱۲۴، پر اس خاتون کا نام ام لقمان لکھا ہے،

۳۔ میری آنکھو! اشک و فریاد کے ساتھ گریہ کرو آل رسولؐ کے غم میں بین کرو ان چھ اشخاص پر جو علیؑ کے صلب سے تھے اور شہید ہوئے اور عقیل کے پانچ بیٹوں پر، العقد الفرید ج ۴ ص ۱۷۰،

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

حضرت سجّادؑ کی اشک فشانی

امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں : امام زین العابدینؑ اپنے والد کے مصائب [illegible] چالیس سال تک روتے رہے جبکہ دنوں کو روزہ رکھتے اور راتوں کو بیدار رہکر خدا کی عبادت میں [illegible] تھے اور جب خادم ان کے سامنے افطار لاتا تو روتے ہوئے اس سے فرماتے : میں کس طرح [illegible] کروں جبکہ میرے والد تشنہ لب شہید کئے گئے ہیں،

خادم امام زین العابدین نقل کرتا ہے : ایک روز میں آپؑ کی تلاش میں صحرا میں چلا گیا، دیکھا [illegible] ایک پتھر پر عبادت کر رہے ہیں اور سجدہ میں سر رکھکر کہہ رہے ہیں :

«لا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ حَقّاً حَقّاً لا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ تَعَبُّداً وَرِقّاً لا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اِیماناً وَصِدقاً»

میں نے گنا کہ آپ نے یہ کلمات ہزار بار دہرائے جب سجدہ سے سر اٹھایا تو میں نے عرض کیا مولا ! کیا ابھی وہ وقت نہیں آیا ہے کہ آپ کم گریہ کریں؟

فرمایا : افسوس ہے تمہارے حال پر حضرت یعقوب کے بارہ بیٹے تھے اور ان میں سے [illegible] کی آنکھوں سے اوجھل ہوگیا تھا تو اس کے فراق میں وہ اتنا روئے کہ بال سفید ہوگئے، کمر جھک گئی [illegible] آنکھوں کا نور جاتا رہا، میں نے تو اپنے والد، بھائی، چچا اور دوسرے عزیزوں کی لاشوں کو زمین پر ٹکڑے ٹکڑے دیکھا ہے [1]

ایک قول یہ ہے کہ آپ نے فرمایا: میں جب بھی اولادِ فاطمہؑ کو عاشورہ کے آئینہ میں دیکھتا ہوں، اپنی پھوپھیوں اور بہنوں کو دیکھتا ہوں تو میرا غم تازہ ہوجاتا ہے اور آنکھوں سے سیل اشک جاری ہوجاتا ہے [2]

---

[1] اللہوف ص ۸۷، [2] بحار الانوار ج ۵ ص ۱۴۹،

[illegible] حسینؑ پر اصحاب رسولؐ کی اشک فشانی

اہلبیتؑ کی مدینہ واپسی کے بعد سید الشہداؑ کے سوگ میں بنی ہاشم بھی بہت محزون و غمگین ہوئے [illegible] سال تک ان کا غم مناتے اور عزاداری کرتے رہے اور رسولؐ کے سن رسیدہ اصحاب جیسے مسور بن مخرمہ [illegible] خفیہ طور پر بین سنتے اور ان کے ساتھ امام حسینؑ کے غم میں آنسو بہاتے تھے [1]

[illegible] کا قلق

زینب کبریٰ ہمیشہ اپنے بھائیؑ اور اہلبیتؑ کے سوگ میں نوحہ کرتی اور روتی تھیں ان کے آنسو کبھی [illegible] تھے، ان کی گریہ وزاری میں کمی نہیں ہوتی تھی، جس وقت وہ اپنے بھتیجے امام زین العابدینؑ [illegible] دیکھتی تو کلیجہ پھٹ جاتا تھا اور گذرے ہوئے دلخراش مصائب قلب برمادیتے اور آنکھوں سے [illegible] لگتے یہی وجہ ہے کہ امام حسینؑ کی شہادت کے بعد دو سال سے زیادہ زندہ نہ رہ سکیں [2]

[illegible] اور ابن مرجانہ کا شکریہ

دوسری طرف یزید نے ابن مرجانہ کا اس لئے شکریہ ادا کیا کہ اس نے فرزندِ رسولؐ کو شہید کیا ہے [illegible] انعام و احترام سے نوازا اور اسے اس مضمون کا خط لکھا،

---

[1] [illegible] الامام الحسینؑ ج ۳ ص ۲۴۷،

[2] [illegible] الامام الحسینؑ ج ۳ ص ۲۴۸،

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

امابعد : حقیقت میں بلندی تم نے پائی ہے، اور اس منصب پر فائز ہوئے جس پر اب ...

ہو تم شاعر کے اس شعر کے مصداق ہو

رُفِعْتَ فَجاوَزْتَ السَّحابَ وَفَوْقَهُ　　فَما لَكَ اِلّا مُرْتَقَى الشَّمْسِ مَقْعَدا [1]

میرا خط ملتے ہی شام کی طرف روانہ ہو جاؤ، میرے پاس آؤ تاکہ تمہیں انعام سے نوازوں

ابن زیاد اپنی حکومت کے اراکین کے ساتھ شام کی طرف روانہ ہو گیا وہاں پہونچا تو بنی امیہ ...

اس کے استقبال کیلئے شہر سے باہر آیا اور جب ابن زیاد یزید کے قصر میں داخل ہوا تو یزید اپنی جگہ ...

کو گلے سے لگایا اس کی پیشانی کو چوما اپنے تخت پر بٹھایا اور نغمہ سرا سے کہا کہ نغمہ سرائی کرے، اور ساقی ...

اِسْقِنِي شَرْبَةً تُرَوِّي فُؤادِي　　ثُمَّ مِلْ وَاسْقِ مِثْلَها ابْنَ زِيادِ

مَوْضِعَ السِّرِّ وَالأمانَةِ عِنْدِي　　وَعَلىٰ ثَغْرِ مَغْنَمِي وَجِهادِي [2]

عبید اللہ بن زیاد ایک ماہ شام میں رہا، یزید نے اسے دس لاکھ درہم انعام میں دیئے اور ...

سعد کو بخشے اور ایک سال کا عراق کا خراج بھی عبید اللہ بن زیاد کو دیدیا، ابن زیاد سے محبت ...

اظہار میں مبالغہ کیا اسے اپنے خاندان میں شمار کیا، یہاں تک کہ جب عبید اللہ بن زیاد کا بھائی مسلم بن زیاد ...

پاس شام گیا تو یزید نے اس کے بھائی کی وجہ سے اس کا اکرام کیا نیز اس سے کہا: آل ابو سفیان ...

محبت فرض ہے دن بھر اس کے ساتھ باتیں کرتا رہا اور خراسان کے مضافات کی فرمانروائی ...

کردی،

یزید نے ابن زیاد کا اس لئے شکریہ ادا کیا تھا کہ اس نے آل رسولؐ کا خون بہایا تھا ...

تھا کہ زیاد نے اس کی حکومت کے پائے محکم کر دیئے ہیں [3]۔

---

[1] تم نے بہت بلندی پائی بادلوں سے گذر کر ان سے اوپر پہنچ گئے اب تو تمہاری جگہ سورج سے اوپر نہیں ہے،

[2] مجھے ایسا مشروب پلا کہ جس سے میرا دل سیراب ہو جائے اور پھر ایسے ہی جام سے ابن زیاد کو سیراب کر ... دار ہے اور وہ میری غنیمت وجہاد کی سرحدوں پر ہے،

[3] حیات الامام الحسینؑ ج ۳ ص ۳۹۲ ... میں یہ شعر اس طرح مرقوم ہے: اسقنی شربة تروی مشاشی، ثم مل فاسق مثلها ابن زیاد، صاحب السر والامانة عندی، ولتسدید مغنمی و جہادی، ...

گیارہویں فصل

فضیلتِ زیارتِ امام حسینؑ

آپ کی زیارت کی فضیلت میں بلکہ اس کے واجب ہونے کے سلسلے میں بہت زیادہ روایات ... ہوئی ہیں،

امام جعفر صادقؑ سے روایت کی گئی ہے کہ آپؑ نے فرمایا:

«زِيارَةُ الحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ ﷺ واجِبَةٌ عَلىٰ كُلِّ مَنْ يُقِرُّ لِلْحُسَيْنِ بِالإمامَةِ مِنَ ... »

امام حسینؑ کی زیارت ہر اس شخص پر واجب ہے جو یہ اقرار کرتا ہے وہ منصوص من ... گیا ہے [1]

ام سعید کہتی ہیں: امام جعفر صادقؑ نے مجھ سے فرمایا: کیا تم حسینؑ کے مزار کی زیارت کرتی ... نے عرض کی: ہاں! آپؑ نے فرمایا: اے ام سعید! مزار حسینؑ کی زیارت کرتی رہنا کہ ان کی ... مردوں اور عورتوں پر واجب ہے [2]

---

[1] ... مفید ج ۲ ص ۱۳۳،

[2] ... زیارات ص ۱۲۲،

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

③ محمد بن مسلم نے امام محمد باقر علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپ نے فرمایا: میرے شیعوں
کہ وہ مزار حسین علیہ السلام کی زیارت کو جائیں بے شک مزار حسین علیہ السلام کی زیارت ہر اس مومن پر واجب ہے
کرتا ہے کہ آپ خدا کی طرف سے امام ہیں ۱

④ امام رضا علیہ السلام فرماتے ہیں جو شخص فرات کے کنارے ابو عبد اللہ کی زیارت
وہ اس شخص کی مانند ہے کہ جس نے عرش پر خدا کی زیارت کی ہو ۲

⑤ ابن مسکان نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے: جو شخص امام حسین علیہ السلام
کے پاس آتا ہے اور ان کے حق کو پہچانتا ہے اس کا نام علیین میں لکھا جاتا ہے ۳

⑥ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جو شخص ابو عبد اللہ الحسین علیہ السلام کی زیارت
پہچانتے ہوئے کرتا ہے خدا اس کے گذشتہ اور آئندہ کے گناہوں کو بخش دیتا ہے، لوگوں کے
علاوہ ۴

⑦ امام موسیٰ بن جعفر علیہ السلام نے فرمایا: فرات کے کنارے قبر حسین علیہ السلام کے زائر، جو
حق کو پہچانتا ہو اور آپ کی ولایت کا قائل ہو تو اس کا کم سے کم ثواب یہ ہے کہ اس
کے گناہ، لوگوں کے حقوق کے علاوہ، بخش دیئے جاتے ہیں ۵

⑧ زید شحام نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ قبر حسین علیہ السلام کی زیارت
نزدیک بیس حج کے برابر بلکہ اس سے بھی زیادہ افضل ہے۔ ۶

۱ـ کامل الزیارات ص ۱۲۲،
۲ـ ثواب الاعمال و عقاب الاعمال ص ۱۱۰،
۳ـ ثواب الاعمال و عقاب الاعمال ص ۱۱۰،
۴ـ ثواب الاعمال و عقاب الاعمال ص ۱۱۱
۵ـ ثواب الاعمال و عقاب الاعمال ص ۱۱۱،
۶ـ ثواب الاعمال و عقاب الاعمال ص ۱۱۷،

صالح نیلی نے امام جعفر صادق علیہ السلام نے نقل کیا ہے کہ آپ نے فرمایا: جو شخص امام حسین علیہ السلام
پاس آئے اور ان کا حق پہچانے وہ اس شخص کی مانند ہے جس نے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ بیس حج کئے

محمد بن حکیم نے ابو الحسن سے نقل کیا ہے: جو شخص سال میں تین مرتبہ مزار حسین علیہ السلام کی زیارت
مفلسی اور تنگدستی سے محفوظ رہے گا ۲

محمد بن مسلم نے امام محمد باقر علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپ نے فرمایا: ہمارے شیعوں سے
قبر حسین علیہ السلام کی زیارت کے لئے جائیں کیونکہ آپ علیہ السلام کی قبر کی زیارت سے آدمی کی روزی میں
عمر طولانی ہوتی ہے اور بلاؤں و برائیوں سے محفوظ رہتا ہے ۳

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: حسین علیہ السلام بن علی علیہ السلام نے فرمایا ہے: کہ میں قتیل اشک ہوں
حالت میں قتل کیا گیا ہوں، جو غمزدہ بھی میری زیارت کیلئے آئے گا خدا اسے اس کے خاندان
سرور لوٹائے گا ۴

... مستحب ہے یا واجب

زیارت امام حسین علیہ السلام کے بارے میں جو روایات اوپر نقل کی گئی ہیں ممکن ہے انھیں پڑھکر قاری
یہ سوال پیدا ہو کہ زیارت امام حسین علیہ السلام کے بارے میں ہم نے تو یہ سنا تھا کہ یہ مستحب اور

... الاعمال و عقاب الاعمال ص ۱۱۸،
... ج ۱، ص ۳۴۴، حدیث ۳،
... ج ۱۰، ص ۳۲۱، ج ۸،
... الاعمال و عقاب الاعمال ص ۱۲۳،

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

دوسرا حصہ

صحیفۂ انتقام

ثواب کا کام ہے جیسا کہ مذکورہ روایات میں سے بھی بعض اسی استحباب پر دلالت کرتی [illegible]
بعض روایات خصوصاً پہلی روایت سے زیارت کا واجب ہونا کیسے سمجھ میں آتا ہے اور [illegible]
کی لفظ استعمال ہوئی ہے،

جواب یہ ہے کہ ایسی روایات میں وارد لفظ واجب کے وہ معنی مراد نہیں ہیں جو کہ آ [illegible]
میں مراد ہیں یہ فقہا کی اصطلاح ہے واجب یعنی وہ کام جس کا ترک کرنا جائز نہیں ہے اور [illegible]
واجب کا یہ مفہوم ائمہ علیہم السلام کے زمانہ میں رائج نہیں تھا لہٰذا یہاں واجب کے لغوی معنی ہی مراد لئے جا [illegible]
کے زمانہ میں رائج تھے، لازم کے معنی میں ہے یعنی جو شخص حسینؑ کی امامت کا اقرار کرتا ہے اس [illegible]
لازمی ہے کہ وہ آپ کی زیارت کرے، اور اس بات پر روایت میں وارد یہ جملہ جو مومن ان [illegible]
اقرار کرتا ہے، قرینہ ہے، کیونکہ اگر امر واجبی ہوتا تو اس کو ترک کرنا جائز نہ ہوتا اور اس [illegible]
ایمان کے اقرار کی ضرورت نہیں تھی،

میں نے خصوصاً ان روایات کے بارے میں بعض عظیم لوگوں سے تبادلہ خیال کیا [illegible]
احتمال کے پیش نظر کہ ہو سکتا ہے یہاں اصطلاحی وجوب مراد ہو کہا استطاعت کی صورت میں [illegible]
امام حسینؑ حج ہی کی مانند عمر میں ایک مرتبہ واجب ہے اور اس کا ترک کرنا جائز نہیں ہے،

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

پہلی فصل

شیعہ شہادتِ حسینؑ کے بعد

...شیمانی

شہادت امام حسینؑ کے بعد اہل عراق کو بہت افسوس ہوا اور اپنے کیے پر کہ جس کی بنا پر امام حسینؑ ...ے تھے، بہت پشیمان ہوئے، عبیداللہ بن حر، کہ کوفہ کے شرفاء میں سے تھے اور امام حسینؑ نے ...انھیں اپنے ساتھ آنے کی دعوت دی تھی لیکن وہ نہیں آئے تھے، اپنے اس فعل پر اتنے پشیمان ہوئے ...تھا ان کی روح قفس عنصری سے پرواز کر جائے کہنے لگے،

فَيالكِ حَسْرَةٌ ما دُمْتُ حَيّاً
تَرَدَّدُ بَيْنَ رُوحِي وَالتَّراقِي

حُسَيْنٌ حِينَ يَطلُبُ بَذْلَ نَصْرِي
عَلىٰ أَهْلِ الضَّلالَةِ وَالنِّفاقِ

غَداةً يَقُولُ لِي بِالقَصْرِ قَوْلاً
أَتَتْرُكُنا وَتَزْمَعُ بِالفِراقِ

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

وَلَـوْ آنّـي أُواسِـيهُ بِـنَفْسِي
لَـنِلْتُ كَـرامَـةَ يَـوْمِ التَّـلاقِي
مَعَ أبْـنِ الـمُـصْطَفىٰ نَـفْسِي فِـداهُ
تَـوَلّىٰ ثُـمَّ وَدَّعَ بِـانْطِلاقِ
فَـلَوْ فَـلَقَ الـتَّـلَهُّفُ قَـلْبَ حَـيٍّ
لَـهَمَّ اليَـوْمَ قَـلْبِي بِـانْفِلاقِ
فَـقَدْ فـازَ الأُلىٰ نَـصَرُوا حُسَيْناً
وَخابَ الآخَرُونَ أُولُو النِّفاقِ (۱)(۲)

شیعوں کی تحریک کی ابتداء ۶۱ھ یعنی اسی سال سے ہوئی جس سال امام حسینؑ شہید ہو[ئے]
تھے وہ اسلحہ جمع کرنے اور جنگ کی فکر میں پڑ گئے اور خفیہ طور پر ایک دوسرے کو خون[ِ امام کا]
انتقام لینے کی دعوت دینے لگے یہاں تک کہ یزید بن معاویہ اپنے کیفرِ کردار کو پہنچا (۳)

قیدخانہ سے خط

شہادت امام حسینؑ کے بعد مختار نے اپنی بہن صفیہ بنت ابو عبیدہ (۴) کو جو کہ عبداللہ [بن عمر کی زوجہ تھیں]

۱۔ میں زندگی بھر اور آخری دم تک افسوس کرتا رہوں گا حسینؑ نے مجھ سے گمراہوں اور منافقوں کے خلاف مدد کرنے [کے لیے کہا]
تو یہ کہ مجھ سے تصریحی مقابل پر کہا تھا، ہمیں چھوڑ کر الگ ہو گئے ہو؟ اگر میں نے ان کی مدد کی ہوتی تو کل قیامت میں ک[...]
رسولِ اکرمؐ میں ان کے قربان ہمیں چھوڑ کر چلے گئے اگر پے چینی قلب کے ٹکڑے کرنے تو آج بے چینی میرے دل کے ٹکڑے کر دے [...]
جنہوں نے حسینؑ کی مدد کی، اور منافق گھاٹے میں رہے۔ ۲۔ بحار الانوار ج ۴۵ ص ۳۵۵، ۳۔ کامل ابن اثیر ج [...]

۴۔ صفیہ مختار کی بہن اور عبداللہ بن عمر کی زوجہ تھیں کہتے ہیں کہ وہ مختار کو بہت چاہتی تھیں اور شب و روز مختار کو قید سے [...]
تھیں، جب مختار قید سے چھوٹ کر بہن کے پاس آئے اور بہن نے بھائی کی آنکھ کا کنارہ پھٹا ہوا دیکھا تو چیخ مار کر بیہوش ہو گئی [...]

[...] ایک خط لکھا اور انھیں اپنے حالات سے آگاہ کیا،
صفیہ نے اپنے شوہر سے کہا: کہ یزید کو خط لکھ کر مختار کو قیدخانہ سے آزاد کرا لیجیے عبداللہ بن عمر
[نے اس] سلسلے میں یزید کو خط لکھا، اسی طرح ابوسفیان کی بیٹی ھند نے مختار کے قید کے ساتھی عبداللہ بن
[...] کیلئے سفارش کی،

[...] کا خط

یزید نے عبیداللہ بن زیاد کو خط لکھا اور دو آدمیوں کی رہائی کا حکم دیا، عبیداللہ نے مختار کو آزاد
[کر دیا لیکن] ان سے یہ عہد لے لیا کہ تین روز سے زیادہ کوفہ میں نہیں ٹھہریں گے اور اگر کوفہ سے نکلنے میں تاخیر
[ہوئی تو] گردن مار دی جائے گی، مختار کوفہ سے حجاز کی طرف روانہ ہوئے، واقصہ پہونچے تو صعقب
[...] سے ملاقات ہوئی، صعقب نے کہا: ابواسحاق تمہاری آنکھ میں کیا ہوا؟
مختار نے کہا: عبیداللہ بن زیاد کی مہربانی ہے! اگر میں اسے قتل کر کے ٹکڑے ٹکڑے نہ کروں تو
[...] دے اور قاتلان امام حسینؑ میں سے میں یحییٰ بن زکریا کے قاتلوں کے، کہ ستر ہزار تھے، برابر قتل
[...]

[پھر] کہا: قسم اس خدا کی جس نے قرآن نازل کیا، فرقان بیان کیا اور ادیان کی تشریع کی اور عصیان
[...] میں قبیلۂ ازد، عُمان، مذحج، ہمدان، ہند، خولان، بکر و ہوازن، ثعل و بنہان، عبس و ذبیان
[...] میلان کو خدائے رحمان کے رسولؐ کے فرزند کے انتقام میں قتل کروں گا پھر مکہ کی طرف روانہ

[...] کہتے ہیں: میں نے مختار سے ملاقات کی تو دیکھا کہ ان کی آنکھ زخمی ہے میں نے پوچھا: یہ
[...] اے عرق کے بیٹے! یہ عبیداللہ ابن زیاد کی مہربانی ہے، فتنہ کے رعد و برق ظاہر ہو گئے
[...] کا وقت آن پہنچا اس کے اونٹ کی مہار چھوٹ گئی اور دم اٹھا کر دجلہ کے اطراف میں چلا رہا ہے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

توابین[1]

جب امام حسینؑ شہید ہوگئے تو ابن زیاد "نخیلہ" کوفہ کے نزدیک کی چھاونی" سے واپس آیا کوفہ میں شیعہ ایک دوسرے سے ملاقات کرکے ملامت کرتے اور ندامت و پشیمانی کا اظہار کر [illegible] وہ اچھی طرح سمجھ گئے تھے کہ بہت بڑی خطا کے مرتکب ہوئے ہیں، کیونکہ امام حسینؑ کو دعوت دے کر شہر و دیار میں بلایا اور پھر ان کی آواز پر لبیک نہ کہا؛ اور ان کی مدد سے پہلو تہی کی یہاں تک کہ امام [illegible] ہوگئے وہ اس حقیقت کو بخوبی سمجھتے تھے کہ یہ گناہ قابل معافی نہیں ہے اور ان کے دامن سے [illegible] و عار کا دھبہ نہیں چھوٹ سکے گا مگر یہ کہ امام حسینؑ کے قاتلوں سے انتقام لیں یا اس راہ میں خود مار [illegible]

اس وقت کوفہ میں پانچ آدمی ایسے تھے جو شیعوں کے سردار سمجھے جاتے تھے اور وہ یہ [illegible]

(۱) سلیمان بن صرد خزاعی، رسولؐ کے صحابی تھے،

(۲) مسیب بن نجبہ فزاری،

(۳) عبداللہ بن سعد بن نفیل ازدی،

(۴) عبداللہ بن وال تیمی،

(۵) رفاعہ بن شداد بجلی،

یہ پانچوں حضرت علیؑ کے برگزیدہ اصحاب میں سے تھے، چنانچہ شیعہ سلیمان بن صرد خزاعی کے گھر [illegible]

[1] توابین وہ لوگ ہیں جو کربلا میں امام حسینؑ کے شہید ہونے کے فوراً بعد نادم و پشیمان ہوئے، جب امام حسینؑ شہید ہو [illegible] کے لشکر میں ایک آدمی نے کھڑے ہو کر کہا: اگرچہ اسے خاموش کرنا چاہا، میں کیونکر نہ چلاؤں جب کہ میں دیکھ رہا ہوں [illegible] زمین کی طرف دیکھ رہے ہیں اور کبھی تمہیں اور تمہاری جنگ کو دیکھ رہے ہیں، ڈرتا ہوں کہ وہ تم پر نفرین کریں [illegible] میں سے بعض نے کہا: یہ دیوانہ ہوگیا ہے، توابین نے کہا: خدا کی قسم ہم سمیہ کے بیٹے کی مرضی پر جنت کو [illegible] کرکیا اپنے اوپر جفا کی ہے، پھر انہوں نے ابن زیاد کے خلاف خروج کیا، بحار الانوار ج ۴۵ ص ۳۳۱، [2] کامل ابن اثیر [illegible]

[illegible]سیب بن نجبہ کی تقریر

پہلے مسیب بن نجبہ نے تقریر کا آغاز کیا، انہوں نے خدا کی حمد و ثناء کے بعد کہا: ہم عمر بھر آزمائے [illegible] ہیں اور مختلف قسم کے فتنوں میں گھرتے چلے آرہے ہیں، خدا سے دعا ہے کہ ہمیں ان لوگوں میں قرار [illegible] جو کل قیامت میں کہیں گے، ﴿اَوَلَمْ نُعَمِّرْكُمْ مَا يَتَذَكَّرُ فِيهِ مَنْ تَذَكَّرَ﴾

امیر المومنین علیؑ نے فرمایا: خدا نے ابن آدم کو جس عمر میں معذور کیا ہے وہ ساٹھ سال ہے اور [illegible] سے ایک بھی ایسا نہیں ہے، جو ساٹھ سال کا نہ ہوا اور ہم نے نہ صرف یہ کہ اپنا تزکیہ نہیں کیا ہے بلکہ اور [illegible] میں مبتلا ہوگئے ہیں اور دختر رسولؐ کے بیٹے کے سلسلے میں خدا کے نزدیک جھوٹے قرار پائے، ان کے [illegible] اور قاصد ہمارے پاس آئے انہوں نے ہم پر حجت تمام کی، ہم سے مدد طلب کی اور ہم نے ابتداء و [illegible] میں ان کی مدد سے روگردانی کی اور جان و مال اور زبان سے ان کی مدد نہ کی یہاں تک کہ وہ ہمارے [illegible] مارے گئے پھر خدا کے سامنے پیغمبرؐ سے ملاقات کے وقت کیا عذر پیش کریں گے جبکہ رسول خداؐ [illegible] فرزند اور ان کی ذریت ہمارے علاقہ میں قتل کی گئی ہے،

خدا کی قسم ہمارے پاس اس کے سوا کوئی عذر نہیں ہے کہ ہم ان کے قاتلوں نیز ان لوگوں کو قتل [illegible] جنہوں نے ان کے خلاف جنگ میں شرکت کی ہے یا پھر ہم خود اس راہ میں اس امید کے ساتھ مارے [illegible] کہ خدا ہم سے راضی ہوگا اور میں اس سے ملاقات کے وقت خود کو اس کی سزا سے محفوظ نہیں سمجھتا [illegible]

اے لوگو! کسی آدمی کو اپنا امیر بنالو تمہارا کوئی رہبر ہونا چاہیے جس کے دامن میں تم پناہ لے سکو اور [illegible] ہونا چاہیئے کہ جس کے نیچے تم جمع ہوسکو[1]

[1] [illegible] ابن اثیر ج ۴ ص ۱۵۹،

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

رفاعہ بن شداد کی تقریر

پھر رفاعہ بن شداد کھڑے ہوئے اور مسیب بن نجبہ کو مخاطب کر کے کہا: خدا نے آپ کی
کی کر آپ نے بہترین تقریر کی، فاسقوں سے جنگ اور اس عظیم گناہ کی تلافی کا بہترین مشورہ دیا
ہم مرتکب ہو چکے ہیں ہم نے آپ کی بات سنی اور آپ کی دعوت قبول کر لی ہے، رہی آپ کی یہ بات
رہبر چن لو کہ جس کے پرچم کے نیچے جمع ہو سکو تو میں بھی اس سے متفق ہوں اگر آپ ہمارے امیر
تو بہت اچھی بات ہے کیونکہ آپ مخلص اور ہمارے درمیان محبوب ہیں اور اگر آپ اور دوسرے
بہتر سمجھیں تو سلیمان صرد خزاعی کو ہمارا امیر مقرر کر دیں کہ وہ بہترین شیعہ رسول اللہ کے صحابی
کے معاملہ میں پسندیدہ اور معتبر آدمی ہیں،

پھر عبداللہ بن سعد کھڑے ہوئے اور رفاعہ جیسی ہی تقریر کی اور مسیب و سلیمان کی مدح کی
وقت مسیب نے کہا: آپ نے ٹھیک مشورہ دیا ہے، سلیمان بن صرد کو اپنا امیر بنا لو۔[1]

سلیمان بن صرد کی تقریر

انہوں نے خدا کی حمد کے بعد کہا: مجھے اس بات کا ڈر ہے کہ کہیں اس زمانہ میں کہ جس میں
دشوار مصیبتوں کے پہاڑ اور ظلم کا عام رواج ہے ہم شیعوں کی کوئی حیثیت نہیں ہے اگر ہم نے نیکی
اختیار نہیں کیا ہے، ہم نے خود کو رسول کے اہلبیت کی آمد کیلئے تیار کیا، انھیں یہاں آنے کی ترغیب
ان سے مدد کرنے کا وعدہ کیا اور جب وہ ہمارے پاس آئے تو ہم نے عجز و سستی کا اظہار کیا

---

[1] کامل ابن اثیر ج ۴ ص ۱۵۹،

رہے یہاں تک کہ ہمارے رسول کے فرزند اور پارۂ تن کو قتل کر دیا جبکہ وہ فریاد کر رہے تھے اور
انصاف کا مطالبہ کر رہے تھے، لیکن ہم نے ان کی آواز پر لبیک نہ کہی اس کے برعکس فاسقوں نے
اپنے تیروں اور نیزوں کا نشانہ بنایا اور انھیں ظلم کے ساتھ قتل کر کے لباس تک اتار لیا۔ ،،
کیا اب بھی نہیں اٹھو گے؟ خدا تم سے ناراض ہو گیا ہے اب اس وقت اپنے گھر اور بیوی
پاس واپس نہ جاؤ جب تک خدا کو راضی نہ کر لو، خدا کی قسم میں نہیں سمجھتا کہ خدا راضی ہوگا
اس کے کہ تم حسینؑ کے قاتلوں سے جنگ کرو، موت سے نہ ڈرو، کیونکہ جو موت سے ڈرا وہ
، بنی اسرائیل کی مانند ہو جاؤ کہ جب ان کے پیغمبر نے ان سے کہا:

﴿اِنَّكُمْ ظَلَمْتُمْ اَنْفُسَكُمْ﴾ ﴿فَتُوبُوا اِلىٰ بارِئِكُمْ فَاقْتُلُوا اَنْفُسَكُمْ﴾[1]

پھر وہ تیار ہو گئے اور جب انھیں یہ معلوم ہو گیا کہ انھیں اس عظیم گناہ سے قتل ہونے ہی
ملے گی پھر تمہاری اس وقت کیا حالت ہوگی جب تمہیں پکارا جائے گا؟ اپنی تلواریں کھینچ لو
تیار کر لو ﴿وَاَعِدُّوا لَهُمْ مَا اسْتَطَعْتُمْ مِنْ قُوَّةٍ وَمِنْ رِباطِ الْخَيْلِ﴾[2] پکارے
سے پہلے کوچ کیلئے تیار ہو جاؤ،

اس کے بعد خالد بن سعد بن نفیل کھڑے ہوئے اور کہا: خدا کی قسم اگر مجھے یہ معلوم ہو جاتا کہ میرے
سے میرا گناہ معاف ہو جائے گا تو میں خودکشی کر لیتا میں آپ حضرات کو گواہ قرار دیتا ہوں کہ میں
کے علاوہ اپنا سارا مال مومنوں پر تصدق کیا تا کہ وہ فاسقین سے جنگ میں خرچ کریں،

ابو معتمر کھڑے ہوئے اور خالد بن سعد جیسی ہی بات کہی،

پھر سلیمان بن صرد نے کہا: کافی ہے جو ایسا کرنا چاہتا ہے وہ عبداللہ بن وال تیمی کے پاس
جنگ میں کام آنے والی اشیاء ان کے پاس رکھ دے اور جب ضروری اشیاء ان کے پاس فراہم ہو
احباب ان اسلحوں سے خود کو مسلح کریں گے۔[3]

---

[1] بقرہ ۵۴، [2] سورہ انفال ۶۰، [3] کامل ابن اثیر ج ۴ ص ۱۶۰،

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

مدائن والوں کے نام

مدائن میں بھی کچھ شیعہ تھے جن کے رئیس سعد بن حذیفہ بن یمان تھے، تحریک توابین کے
بن صرد نے انھیں اس مضمون کا ایک خط لکھا: تمہارے بھائیوں نے اس بات پر اتفاق کر لیا
خون حسینؑ کا انتقام لیں گے اسی خط میں انہوں نے حجر بن عدی اور خزاعی کی شہادت کا تذکرہ کیا اور
توبہ کرنے کی ترغیب دلائی،

مثبت جواب

جب سعد بن حذیفہ نے سلیمان کا خط مدائن کے شیعوں کو سنایا تو انہوں نے جواب دیا
و تعاون کریں گے اس کے بعد سعد بن حذیفہ نے سلیمان کو خط لکھا کہ شیعہ آپ کے حکم کے منتظر ہیں [1]

اہل بصرہ کے نام

سلیمان بن صرد نے اہل بصرہ اور وہاں کے شیعوں کے نام اس مضمون کا ایک خط لکھا اہل
وہی جواب دیا جو مدائن والوں نے دیا تھا [2]

---

[1] کامل ابن اثیر ج ۴ ص ۱۶۱،
[2] کامل ابن اثیر ج ۴ ص ۱۶۱،

...ی کی ہلاکت

ابھی اہل کوفہ سلیمان بن صرد کی سرکردگی میں جنگ کے وسائل اوزار جمع کرنے اور خود کو آمادہ
...میں مشغول تھے کہ یزید بن معاویہ ہلاک ہو گیا [1] اس وقت عبید اللہ بن زیاد کوفہ میں موجود
...بصرہ میں تھا کوفہ میں اس کا جانشین عمرو بن حریث تھا،
یزید کی ہلاکت کے بعد کوفہ کے شیعہ سلیمان بن صرد کے پاس جمع ہو گئے اور کہنے لگے یہ سرکش یعنی
...ہلاک ہو گیا ہے، آج لوگ بے خبر و مضطرب ہیں لہٰذا ہمارے ساتھ قیام کیجیے تاکہ ہم عبید اللہ
...عبید اللہ بن حریث پر حملہ کر دیں۔ اس کے بعد اپنے مقصد "انتقام خون حسینؑ" کا اظہار کریں
...اہلبیت کو قتل کرنے والوں کو کیفر کردار تک پہنچا لیں گے اور لوگوں کو رسولؐ کے اہلبیتؑ کی پیروی کی
...گے،

سلیمان نے کہا: جلدی نہ کرو میں نے تمہارے مشورہ پر غور کیا تو معلوم ہوا کہ حسینؑ کے قاتل کوفہ
...اور عرب کے سربرآوردہ لوگ ہیں اور ہماری نظروں میں وہی ہیں جب انھیں یہ معلوم ہوگا کہ
...بیکار ہو تو ہمارے خلاف اٹھیں گے اور جو لوگ ہمارے ساتھ ہیں میں نے ان میں بعض ایسے
...شورش کر کے خون حسینؑ کا انتقام نہیں لے سکتے اور نہ دشمن کو ہلاک کر سکتے ہیں اور نہ اپنی خواہش
...پہنچا سکتے ہیں، پہلے تم اطراف میں ایسے افراد روانہ کرو جو لوگوں کو تعاون کرنے کی دعوت

---

[1] ...نصف ربیع الاول ۶۴ھ میں ہلاک ہوا تاریخ الخلفاء ص ۲۰۹، اسی طرح یہ بھی منقول ہے کہ یزید بروز جمعرات ۱۴ ربیع الاول
...ھ کو ہلاک ہوا اس وقت اس کی عمر ۳۸ سال یا ۳۹ سال تھی تین سال چھ ماہ یا تین سال آٹھ ماہ خلیفہ رہا
...معاویہ، خالد، ابوسفیان، عبداللہ اصغر، عمرو، ابوبکر، عتبہ، حرب، عبدالرحمٰن، اور محمد ہیں، کامل ابن اثیر

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

دیں مجھے امید ہے کہ ہلاکت یزید کے بعد لوگ اس دعوت کو قبول کریں گے [1]
چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا اور بہت سے لوگوں نے ان کی دعوت قبول کرلی [2]

عبداللہ بن زبیر کی بیعت

۶۴ھ میں اہل حجاز نے عبداللہ بن زبیر کی بیعت کرلی اور شام والوں نے مروان بن حکم کی ... والوں نے عبیداللہ بن زیاد کی بیعت کرلی [3]

مختار مکہ جاتے ہیں،

مختار مکہ میں ابن زبیر کے پاس پہنچے، لیکن اس نے مختار سے اپنی بات چھپائی، مختار ... ہوگئے اور ایک سال تک غائب رہے، عبداللہ بن زبیر نے سراغ لگایا اسے بتایا گیا کہ مختار ... ہیں اور انھیں یہ یقین ہے کہ وہ جابروں اور ظالموں کا قلع قمع کریں گے،
ابن زبیر نے کہا: اگر خدا جابروں کو ہلاک کرے گا تو ان میں سر فہرست مختار ہیں ... ہو رہی تھیں کہ مختار مسجد الحرام میں داخل ہوئے اور طواف کرکے نماز ادا کی اور پھر ایک ... گئے ان کے دوست ان کے پاس آئے اور ان سے گفتگو کرنے لگے لیکن وہ عبداللہ بن زبیر ... آئے، عبداللہ بن زبیر نے عباس بن سہیل کو ان کے پاس بھیجا وہ آیا اور مختار سے کہا: ...

---

[1] تجارب الامم ج ۲ ص ۹۶،
[2] کامل ابن اثیر ج ۴ ص ۱۴۳،
[3] بحار الانوار ج ۴۵ ص ۳۵۳،

... جس میں قریش و انصار اور ثقیف کے شرفا شریک ہیں؟ کوئی قبیلہ ایسا نہیں ہے کہ جس کے بزرگ اس شخص "یعنی عبداللہ بن زبیر" کی بیعت نہ کی ہو،
مختار نے کہا: میں سال گذشتہ آیا تھا لیکن اس شخص نے مجھ سے اپنا مقصد چھپایا اور چونکہ مجھ سے ... کا اظہار کیا تو میں نے بھی یہ طے کیا کہ اس پر یہ ثابت کروں گا کہ مجھے بھی اس کی ضرورت نہیں ہے،
عباس بن سہیل نے کہا: آج رات کو ان سے ملاقات کیجئے، میں بھی آپ کے ساتھ چلوں گا مختار ... بات مان لی،

شب میں مختار ابن زبیر کے پاس گئے اور کہا: میں اس شرط پر آپ کی بیعت کرتا ہوں کہ آپ مجھے ... کوئی کام انجام نہیں دیں گے اور میں اولین شخص ہوں گا جو سری و رازدارانہ مسائل سے آگاہ ہوں گا ... آپ کو تسلط حاصل ہو جائے گا اور کلی طور پر زمام آپ کے ہاتھ میں آجائے گی تو مجھے اعلیٰ منصب ... گے،

ابن زبیر نے کہا: میں تم سے کتاب خدا اور سنت رسولؐ پر بیعت کرتا ہوں،
مختار نے کہا: تم میرے بدترین غلاموں سے بھی اسی طرح بیعت کرتے ہو،
ابن زبیر نے کہا: خدا کی قسم میں بیعت نہیں لوں گا مگر اسی نہج سے،
مختار اٹھے اور اس سے بیعت کی، کچھ دن تک ابن زبیر کے پاس رہے اور حصین بن نمیر سے ہونے ... میں شریک ہوئے اور اپنی دلاوری و شجاعت کو ثابت کیا،
اہل عراق نے بھی ابن زبیر کی اطاعت قبول کرلی لیکن مختار نے پانچ ماہ ابن زبیر کے پاس رہنے ... جب یہ دیکھا کہ وہ انھیں کسی عہدہ پر منصوب نہیں کرتا ہے اور جو بھی کوفہ سے مکہ آتا ہے اسی سے ... حالات معلوم کرتے ہیں یہاں تک کہ ہانی بن جبہ وادعی نے ان سے کہا: اگرچہ اہل کوفہ کو عبداللہ ... اطاعت پر مجبور کیا گیا ہے لیکن وہاں ابھی تک کچھ لوگ ایسے موجود ہیں اگر کوئی انھیں ان کی رایوں پر جمع ... وہ حکومت حاصل کرسکتا ہے [1]

---

[1] ... ج ۴ ص ۱۷۰،

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ابن زیاد یزید کی ہلاکت کے بعد

جب بصرہ میں ابن زیاد کو اس کے غلام مہران نے یزید کی ہلاکت کی خبر سنائی تو اس نے لوگوں کو ... میں جمع ہونے کا حکم دیا، منبر پر جاکر یزید کی ہلاکت کا اعلان کیا اور کہا: اے لوگو! بصرہ میرا وطن اور ... میں تمہارا امیر مقرر ہوا تھا تو اس وقت تمہاری فوج کی تعداد ستر ہزار تھی اور آج ایک لاکھ ہے اور جس ... بارے میں مجھے یہ گمان ہوا کہ وہ تمہیں نقصان پہونچا سکتا ہے اسے میں نے قید میں ڈال دیا ہے، شام میں ... ہوگیا ہے اس کے بعد لوگوں کے درمیان اختلاف ہوگیا تمہاری تعداد آج بہت زیادہ ہے اور ... بے نیاز ہو اور تمہارے اختیار میں وسیع وعریض شہر ہیں، ایسے آدمی کو منتخب کرو جو تمہیں پسند ہو اور ... منتخب کرو گے میں بھی اس سے راضی ہوجاؤں گا اور اگر شام والے کسی کو چن لیں تو تم بھی اسے قبول ...

اس پر کچھ لوگ اٹھے اور کہنے لگے: ہم نے آپ کی بات سنی اس کام کیلئے ہماری نظروں میں آپ ... بہتر کوئی نہیں ہے ہاتھ بڑھائیے تاکہ بیعت کریں،

عبیداللہ بن زیاد نے کہا: مجھے بیعت کی ضرورت نہیں ہے،

انہوں نے اصرار کیا، اس نے انکار کیا یہاں تک اس نے ہاتھ پھیلایا اور لوگوں نے عبیداللہ ... کی بیعت کرلی اور بیعت کرنے والے جب مسجد سے نکلے تو اپنے ہاتھ دیوار سے رگڑ کر کہنے لگے مرجانہ کا ... گمان کرتا ہے کہ ہم اس کی اطاعت کریں گے،

عبیداللہ بن زیاد نے اہل بصرہ سے بیعت لینے کے بعد عمر بن مسمع اور سعد بن قرحاء کو کوفہ ... وہ اہل کوفہ سے یہ بتائیں کہ بصرہ والوں نے ابن زیاد کی بیعت کرلی ہے لہذا تم بھی اس کی بیعت ... یہ دونوں کوفہ پہونچے لوگوں کو جمع کیا اپنا پیغام پہونچایا اور لوگوں کو عبیداللہ بن ... کی دعوت دی،

حارث بن یزید شیبانی کھڑے ہوئے اور کہا: شکر ہے خدا کا کہ اس نے ہمیں سمیہ کے ...

... : اب ہم اس کی بیعت کریں؟ ہرگز! اور عبیداللہ کے بھیجے ہوئے ان دونوں آدمیوں پر ... تو دوسرے لوگوں نے بھی پتھر مارے،

عبیداللہ کے دونوں قاصد واپس لوٹ آئے اور اسے صورتحال سے آگاہ کیا یہ سنکر اہل بصرہ نے ... والے خلع کریں اور ہم اس کی بیعت کریں؟ ایسا ہرگز نہیں ہوگا، چنانچہ بصرہ میں بھی عبیداللہ کا تسلط ... وہ حکم دیتا تو اس پر عمل نہیں ہوتا تھا، اس کی بات کو اسی پر لوٹا دیا جاتا تھا اس کے انصار واعوان ... گھٹ گئی،

سلمہ بن ذویب نے ہاتھ میں ایک جھنڈا اٹھایا اور بصرہ کے بازار میں کھڑے ہوکر کہا: اے لوگو! میں ... اللہ بن زبیر کی طرف بلاتا ہوں، ان کی بیعت کرو کہ حرم الٰہی میں پناہ لئے ہوئے ہیں لوگ اس کے ... ہوگئے اور اس کے ہاتھ پر ابن زبیر کی بیعت کرنے لگے،

اس واقعہ کی ابن زیاد کو خبر ملی تو اس نے لوگوں سے کہا: مجھے معلوم ہوا ہے کہ تم نے پہلے میرے ... کی اور پھر دیوار سے ہاتھ رگڑ دیئے، میرے حکم کی تعمیل نہیں کی میرے اور میرے مددگاروں ... حائل ہوگئے، اور اب سلمہ بن ذویب آیا ہے جو تمہیں اختلاف کی طرف بلا رہا ہے تاکہ تمہارا اتحاد ... بدل دے اور تمہیں ایک دوسرے کے خلاف تلوار کھینچنے پر آمادہ کرے،

احنف نے کہا: ہم سلمہ کو آپ کے پاس لائیں گے،

جب سلمہ کو لائے تو ابن زیاد نے دیکھا کہ اس کے ساتھ ایک جم غفیر ہے، عبیداللہ کے انصار اس ... پراگندہ ہوگئے، عبیداللہ نے سپہ سالاروں کو بلایا انہوں نے بھی اس کی اطاعت نہ کی بلکہ یہ کہا اگر ... سے جنگ کرینگے اور یہ ہم پر غالب آگئے تو ہم تمہیں قتل کردیں گے ۱؎

۱؎ ... اثیر ج ۴ ص ۱۳۱،

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

عامر بن مسعود

اہل کوفہ   جب ابن زیاد کے قاصد کو بھگانے اور اس کے جانشین عمرو بن حریث کو ... کے بعد صلاح و مشورہ کیلئے وہ جمع ہوئے اور یہ طے کیا خلیفہ کے معین ہونے تک ہمیں کسی کو اپنا امیر ... چاہیے بعض نے کہا: عمر بن سعد کو امیر بنا لیا جائے اس پر قبیلہ ہمدان کی عورتیں امام حسینؑ پر گریہ کرتی ... اور ان کے مرد تلوار حمائل کئے ہوئے منبر کا طواف کرنے لگے، محمد بن اشعث نے کہا: یہ تو اس کے ... ہم چاہتے تھے لہٰذا عامر بن مسعود بن امیہ پر اتفاق کیا اور کوفہ والوں نے اس کی بیعت کرلی اور عبد ... لکھا کہ انھیں کوفہ کا امیر مقرر کر دیں [1]

بصرہ سے فرار

جب عبید اللہ نے یہ صورتحال دیکھی تو کسی کو حارث بن قیس ازدی کے پاس بھیجا اور کہلوا ... والد نے مجھ سے یہ کہا تھا کہ اگر میں کسی روز فرار کرنا چاہوں تو آپ سے تعاون حاصل کروں، حارث نے کہا: تمہاری اور تمہارے باپ کی میرے خاندان کی نظروں میں کوئی و ... ہے لیکن اگر تو نے ہمیں اختیار کیا ہے تو ہم تمہاری بات رد نہیں کریں گے مگر یہ نہیں معلوم کہ امان کی ... ایسا نہ ہو کہ   بصرہ سے نکلتے وقت میں اور تم دونوں ہی مارے جائیں رات ہو جانے دو ... پشت پر سوار کروں گا تاکہ تمہیں کوئی نہ پہچان سکے، اس پر عبید اللہ راضی ہو گیا، رات ہوئی تو ... اسے پشت پر سوار کیا اور مسعود بن عمرو کے پاس لے گیا کہ وہ باحیثیت آدمی تھا، چنانچہ عبید اللہ ...

---

[1] کامل ابن اثیر ج ۴ ص ۱۴۳،

... جانے تک اس کے پاس رہا اور پھر شام چلا گیا [1]

...شام کی طرف

مسافر بن شریح کہتا ہے ہم عبید اللہ کے ساتھ شام گئے اثناء راہ میں ہم رات کے وقت جبکہ اپنے گھوڑوں پر سوار تھے میں اس کے نزدیک ہوا اور کہا: کیا سو رہے ہو،

اس نے کہا: نہیں! اپنے نفس سے گفتگو کر رہا تھا،

میں نے کہا: جو تمہارے دل میں ہے "اگر اجازت ہو تو" اسے میں بیان کر دوں،

اس نے کہا: بتاؤ،

میں نے کہا: تم اپنے نفس سے کہہ رہے تھے کہ کاش میں حسینؑ کو قتل نہ کرتا،

اس نے کہا: اس کے علاوہ اور کیا سوچ رہا تھا،

میں نے کہا: تم خود سے کہہ رہے تھے اے کاش جن لوگوں کو میں نے قتل کیا ہے انھیں قتل نہ کیا ہوتا،

اس نے کہا: اور کیا سوچ رہا تھا؟

میں نے کہا: تم سوچ رہے تھے کہ کاش سفید قصر نہ بنایا ہوتا،

اس نے کہا: اس کے علاوہ اور کیا خیال باقی تھی،

میں نے کہا: تم کہہ رہے تھے کہ کاش دہقانوں سے کام نہ لیا ہوتا،

اور اس کے علاوہ؟

تم سوچ رہے تھے کہ کاش میں بڑا سخی ہوتا،

---

[1] کامل ابن اثیر ج ۴ ص ۱۴۳، پر مسعود بن عمرو کے گھر میں عبید اللہ بن زیاد کے آنے کی داستان تفصیل سے مرقوم ہے ہم نے یہاں خلاصہ کے طور پر لکھا ہے،

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اس نے کہا: قتل حسینؑ تو وہ یزید کے اشارہ سے ہوا تھا اس نے مجھ سے کہا تھا کہ انہیں قتل کر دو، ورنہ میں تمہیں قتل کر دوں گا میں نے انھیں قتل کرنے والی شق قبول کر لی، لیکن سعید قصر، تو اسے میں نے عبداللہ بن عثمان سے خریدا ہے اور یزید نے میرے لیئے بہت پیسہ بھیجا تھا، اسے میں نے اس میں خرچ کیا ہے، دہقانوں سے میں نے اسلیئے کام لیا کہ میری نظر میں وہ زیادہ امانت دار تھے اور اچھی طرح خراج جمع کرتے تھے، رہی میری سخاوت کی بات تو میرے پاس اتنا پیسہ نہیں تھا کہ میں تمہارے اوپر خرچ کرتا اپنی جیب سے لیتا اور تمہارے ہی اوپر خرچ کر دیتا تھا،

رہا ان لوگوں کا مسئلہ کہ جن کو میں نے قتل کیا ہے تو میری نظر میں کلمہ اخلاص کے بعد خوارج کو قتل کرنے سے بہتر کوئی کام نہیں ہے لیکن میں جو اپنے دل میں سوچ رہا تھا وہ یہ تھا کہ اے کاش میں بصرہ والوں سے جنگ کرتا کیونکہ انہوں نے میری بیعت کی تھی، لیکن بنی زیاد نے مجھے اس کام سے باز رکھا اور کہنے لگے:

اگر اہل بصرہ تم پر غالب آگئے تو وہ ہمیں قتل کر دیں گے، اے کاش قیدیوں کو نکال کر ایک ایک کی گردن مار دیتا اب جبکہ یہ دو کام انجام نہیں دے سکا تو سوچا کہ اے کاش میں کس کے خلیفہ بننے سے پہلے شام پہنچ جاؤں [1]،

عبداللہ بن یزید اور ابراہیم بن محمد

عامر بن مسعود، عبداللہ بن زبیر کی طرف سے کوفہ کا امیر تھا یہ یزید کی ہلاکت کے بعد تین ماہ تک امیر رہا پھر عبداللہ بن زبیر نے ان دونوں کو کوفہ بھیجا، عبداللہ بن یزید کو نماز کی امامت اور ابراہیم بن طلحہ کو خراج و اموال کا امیر مقرر کیا [2]

[1] کامل ابن اثیر ج ۴ ص ۱۴۰،

[2] کامل ابن اثیر ج ۴ ص ۱۴۴،

جب یہ کوفہ پہنچے تو ان سے بتایا گیا کہ شیعہ شورش کرنے کے وسائل جمع کر رہے ہیں ان کی دو جماعتیں ہیں ایک جماعت سلیمان بن صرد کے ساتھ ہے اور دوسری مختار کے ساتھ ہے، عبداللہ بن یزید سے کہا گیا کہ فوج جمع کر کے جنگ کیلئے تیار رہو،

عبداللہ بن یزید کی تقریر

اس نے خطبہ پڑھا اور خدا کی حمد و ثناء کے بعد کہا: مجھے خبر ملی ہے کہ اس شہر کے باشندوں میں ایک گروہ ہمارے خلاف شورش کرنا چاہتا ہے میں نے اس کا سبب معلوم کرنا چاہا تو کہا کہ وہ حسینؑ بن علیؑ کے خون کا انتقام لینا چاہتے ہیں، خدا اس گروہ پر رحم کرے، خدا کی قسم مجھے ان کا ٹھکانہ بتایا گیا ہے اور مجھ سے یہ کہا گیا ہے کہ انھیں گرفتار کر لو ان سے جنگ کرو لیکن میں ان سے کیوں جنگ کروں؟ خدا کی قسم میں نے حسینؑ کو قتل نہیں کیا ہے بلکہ میں تو انہیں قتل کرنے والوں میں بھی شریک نہیں تھا اور قتل حسینؑ کا مجھے غم ہے میں اس گروہ کو امان دیتا ہوں وہ باہر آ جائیں، پرگندہ ہو جائیں اور وہ قاتل حسینؑ کے سراغ میں نکلے تو میں بھی ان کی مدد کروں گا حسینؑ اور تمہارے بزرگوں کو عبیداللہ بن زیاد نے قتل کیا ہے تو پھر ایک دوسرے کو قتل کرنے سے بہتر یہ ہے کہ عبیداللہ بن زیاد سے جنگ کریں اور خود کو اس سے قتال کیلئے آمادہ کریں، آپس میں ایک دوسرے کا خون بہانا تمہارے دشمن کی دلی خواہش ہے، اور یہ خلق خدا کا بہت بڑا دشمن ہے جو تمہارے مقابلے میں ہے اس نے اور اس کے باپ نے اہل عفاف اور اس کے قتل میں دریغ نہیں کیا ہے کہ جس کا تم انتقام لینا چاہتے ہو پس تم اپنی طاقت و شوکت کے ساتھ اس کا تعاقب کرو،

اس کے بعد سلیمان بن صرد کے ساتھی نکل آئے اور جنگی اسلحہ و وسائل کی خریداری شروع کر دی لیکن مختار اور اس کے طرفدار خاموش رہے کیونکہ مختار یہ دیکھنا چاہتے تھے کہ سلیمان بن صرد کیا کرتے ہیں [1]

[1] تجارب الامم ج ۲ ص ۹۸،

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

توابین کی تحریک کا آغاز

۶۵ھ میں سلیمان بن صرد نے اپنے اصحاب کے پاس قاصد بھیجے وہ آئے اور ربیع الآخر[1] ... میں وہ اپنے اصحاب کے ساتھ نکلے اور نخیلہ میں آگئے،

لیکن سلیمان کو نخیلہ میں جمع ہونے والوں کی تعداد کم محسوس ہوئی لہذا انہوں نے حکیم بن منقذ کندی اور ولید بن عصیر کنانی کو کوفہ بھیجا، انہوں نے " یا لثارات الحسینؑ " کا نعرہ بلند کیا یہ نعرہ سب سے پہلے انھیں دونوں نے بلند کیا تھا، اگلے دن ایک گروہ اور نخیلہ پہنچ گیا،

سلیمان نے جب یہ دیکھا کہ ان کے رجسٹر میں بیعت کرنے والوں کی تعداد سولہ ہزار ہوگی، تو کہا: سبحان اللہ! ان میں سے صرف چار ہزار جمع ہوئے ہیں،

ان سے کہا گیا: تقریباً دو ہزار آدمی مختار سے مل گئے ہیں تو انہوں نے کہا: تو باقی کہاں ہیں؟ کیا وہ مومن اور عہد پر قائم نہیں ہیں؟ تین روز تک وہ نخیلہ میں رہے ایک ہزار اور ان سے ملحق ہوگئے، پھر مسیب بن نجبہ کھڑے ہوئے اور کہا: جس شخص کو ہماری تحریک پسند نہیں ہے ان کے آنے سے آپ کو کوئی فائدہ نہیں ہوگا جو لوگ خود آئے ہیں وہی آپ کی رکاب میں رہ کر جنگ کریں گے اب کسی کا انتظار نہ کیجئے،

سلیمان نے کہا: تم سچ کہتے ہو[2]

سلیمان بن صرد کا خطبہ

سلیمان کھڑے ہوئے اور خدا کی حمد و ثناء کے بعد کہا: ہمیں بارادہ آدمی چاہیئے زبردستی ...

---

[1] تجارب الامم ج ۲ ص ۱۰۰، پر ربیع الاول مرقوم ہے، [2] کامل ابن اثیر ج ۴ ص ۱۷۵،

... والے ہمارے کام کے نہیں ہیں، خدا کی قسم اس تحریک میں خدا کی خوشنودی کے علاوہ مال غنیمت ... ہمارے پاس سیم و زر نہیں ملے گا، جو کچھ ہے وہ یہ تلواریں جو ہم نے حمایل کر رکھی ہیں اور یہ نیزے ... ہاتھوں میں اٹھا رکھے ہیں اور یہی زاد راہ ہے جس سے دشمن کا مقابلہ کریں گے پس اگر کوئی اس کے علاوہ ... رکھتا ہے تو وہ ہمارے ساتھ نہ آئے،

لوگوں نے کہا: ہم خدا کی خوشنودی کے حصول کیلئے نکلے ہیں اسلئے تاکہ اپنے گناہ پر خدا سے توبہ کریں ... رسولؐ کے خون کا انتقام لیں ہم تلواروں اور نیزوں کا مقابلہ کرنے کے لئے تیار ہیں[1]

... اللہ بن سعد

جب سلیمان بن صرد چلنے کے لئے تیار ہوئے تو عبداللہ بن سعد بن نفیل ان کے پاس آئے اور کہا: ... حسینؑ کا قصاص لینے کیلئے کوفہ سے باہر جا رہے ہیں جبکہ حسینؑ کے قاتل کہ ان میں سے ایک عمر بن سعد ... دوسرے روساء کوفہ میں موجود ہیں پھر ہم کہاں جا رہے ہیں؟

سلیمان کے دوسرے ساتھیوں نے کہا: بات تو صحیح ہے،

سلیمان نے کہا: میں یہ چاہتا ہوں کہ اس کی طرف لشکر روانہ کیا جائے جس نے حسینؑ کو قتل کیا ... اور وہ فاسق بن فاسق عبیداللہ بن زیاد ہے، خدا کا نام لیکر چلو اگر خدا نے تمہیں اس پر فتح یاب کیا تو ... وں کو کیفر کردار تک پہنچانا آسان ہے پھر جو شخص بھی قتل حسینؑ میں شریک تھا اسے تمہارے ... والے مار ڈالیں گے اور اگر تم شہید ہوگئے تو نیکوکاروں کیلئے خدا کے پاس بہترین جزا ہے مجھے یہ ... ہیں ہے کہ تم اس سلسلے میں جاں فشانی کرو اگر تم اہل کوفہ سے جنگ کرو گے تو تم میں سے ہر ایک جداگانہ ... جانتا ہے اس کے بھائی یا باپ کا قاتل کون ہے اور وہ اسے قتل کرنا چاہتا ہے خدا سے طلب کر کے ...

---

[1] تجارب الامم ج ۲ ص ۱۰۰، [2] کامل ابن اثیر ج ۴ ص ۱۷۶،

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

عبداللہ بن یزید اور سلیمان صرد

جب عبداللہ بن یزید اور ابراہیم بن محمد بن طلحہ کو یہ خبر ملی کہ سلیمان اپنے احباب کے ساتھ [illegible]
جنگ کرنے کیلئے روانہ ہونے ہی والے ہیں تو انہوں نے کسی کو ان کے پاس بھیجا اور کہلایا: ہم آپ [illegible]
کرنا چاہتے ہیں،

سلیمان نے قبول کرلیا عبداللہ بن یزید کوفہ کے شرفاء کے ساتھ اور ابراہیم بن محمد [illegible]
اصحاب کی ایک جماعت کے ساتھ ان کے پاس آئے،

عبداللہ بن یزید سلیمان کے پاس آئے تو ان لوگوں میں سے کسی کو اپنے ساتھ نہیں لائے جو قتل [illegible]
شریک تھے تاکہ بات نہ بگڑ جائے[1] چنانچہ سلیمان کے پاس پہنچنے کے بعد خدا کی حمد و ثنا کی اور کہا [illegible]
آپس میں بھائی بھائی ہیں انھیں خیانت نہیں کرنی چاہیئے آپ ہمارے ہی شہر کے ہیں اور ہماری [illegible]
بہترین آدمی ہیں، خود کو مشکلات میں مبتلا نہ کریں اور اپنی بات پر اٹل رہنا بہتر نہیں ہے، اور کوفہ [illegible]
آپ ہماری تعداد نہ گھٹائیں ہمارے پاس رہیئے تاکہ جب دشمن ہمارے شہروں کے نزدیک ہو تو ہم باہر [illegible]
کا مقابلہ کرسکیں،

ابراہیم بن محمد نے بھی ایسی ہی بات کہی،

سلیمان نے خدا کی حمد و ثنا کے بعد کہا: آپ حضرات نے مخلصانہ صلاح و مشورہ سے نوازا [illegible]
لیکن ہم لوگ چلنے کا محکم ارادہ کرچکے ہیں، اپنے ارادہ سے منصرف نہیں ہوں گے اور خدا سے دعا [illegible]
عطا کرے،

---

[1] جس زمانہ میں سلیمان نخیلہ میں اپنی فوج جمع کر رہے تھے، عمر بن سعد اس زمانہ میں ہر رات کو کوفہ کے [illegible]
عبداللہ بن یزید کے پاس جاتا تھا کیونکہ اسے یہ خوف تھا کہ کہیں یہ لوگ اسے قتل نہ کردیں،

عبداللہ و ابراہیم نے کہا: آپ کچھ دن ہمارے پاس ٹھہریئے تاکہ آپ کو اچھی طرح مسلح کردیں
[illegible] آپ زیادہ دشمنوں سے مقابلہ کرسکیں،

سلیمان نے کہا: آپ حضرات کی اس پیش کش کے بارے میں ہم غور کریں گے،

اسکے بعد سلیمان سے صبر سے کام لینے کیلئے کہا: نیز کہا: ہم جنگ کے اخراجات کے لئے جوخی[1] کی آمدنی
[illegible] دیں گے، سلیمان نے ان کی بات کو ٹھکراتے ہوئے کہا: ہم نے دنیا کی خاطر قیام نہیں کیا ہے،

عبداللہ بن یزید اور ابراہیم بن محمد کو جب یہ یقین ہوگیا کہ عبیداللہ عراق کی طرف آرہا ہے تو
[illegible] سلیمان سے یہ پیش کش کی:

سلیمان کے جن احباب نے بصرہ اور مدائن سے آنے کا وعدہ کیا تھا ان کے آنے میں تاخیر ہوئی تو
[illegible] نخیلہ سے روانہ ہوئے اور اقساس[2] پہنچے وہاں کچھ اور آدمیوں نے ان کا ساتھ چھوڑ دیا سلیمان
[illegible] اپنے ساتھیوں سے کہا: اگر وہ تمہارے ساتھ آتے تو تمہارا کوئی فائدہ نہ ہوتا بلکہ وہ تمہارے
[illegible] کو برباد کردیتے اسلئے خدا نے ان کے دلوں میں سستی ڈال دی اور وہ تم سے جدا ہوگئے[3]

[illegible] کربلا میں

اسکے بعد سلیمان بن صرد اور ان کے ساتھیوں نے اپنے سفر کا آغاز کیا اور کربلا پہونچے یکبارگی سب
[illegible] ماری، اس روز جیسے رونے والے نہیں دیکھے گئے، پھر امام حسینؑ پر درود و سلام بھیجا اور ان کی مدد

---

[1] [illegible] ایک علاقہ کا نام ہے جس کے کنارے وسیع علاقہ ہے یہ بغداد کے نزدیک ہے اور اس کی آمدنی اس زمانے
[illegible] ہزار درہم تھی، معجم البلدان ج ۲ ص ۱۰۹،

[2] [illegible] کوفہ کے نزدیک ایک قریہ ہے، معجم البلدان ج ۱ ص ۲۳۶،

[3] [illegible] الامم ج ۷ ص ۱۰۱،

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas
jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

محل کہتا ہے: میں نے سلیمان سے ملاقات کی اور عبداللہ بن یزید کا سلام اور خط

سلیمان نے اپنے ساتھیوں سے کہا: ذرا ٹھہر جاؤ، خود خط پڑھنے لگے لکھا تھا،

یہ ایک خیر خواہ کا نوشتہ ہے مجھے خبر ملی ہے کہ شام سے ایک بڑا لشکر چل چکا ہے اور آپ

مختصر تعداد کے ساتھ اس سے ٹکرانا چاہتے ہیں، آپ اس بات کا سبب نہ بنیں کہ دشمن آپ کے

طمع کرے آپ سبھی بزرگ ہیں، اور جب دشمن آپ کی مختصر تعداد دیکھے گا تو آپ کے شہر کی طرف

اگر وہ غالب آگئے تو سب کو اپنا ہم مسلک بنائیں گے اور آپ ہرگز کامیاب نہیں ہو سکیں گے،

دوست ایک ہے اور دشمن بھی ایک ہی ہے اگر بات بھی ایک ہو جائے تو ہم دشمن پر غالب آ جائیں گے

اگر اختلاف کریں گے تو بھرم نہیں رہے گا میرا خط پڑھ کر لوٹ آیئے مخالفت نہ کیجیے، والسلام

سلیمان نے اپنے ساتھیوں سے کہا: آپ حضرات کیا کہتے ہیں؟

انہوں نے کہا: جب کوفہ میں ان کی بات نہیں مانی تو اب جہاد کیلئے تیار ہونے کے بعد

لیں، آپ کی کیا رائے ہے؟

سلیمان نے کہا: میں تو چاہتا ہوں کہ واپس نہ جائیں کیونکہ ہمارے اور ان کے عقیدہ میں

ہے اور اگر یہ کامیاب ہو گئے تو ہمیں ابن زبیر کی مدد پر مجبور کریں گے اور ہم ابن زبیر کی مدد کرنے کو

گمراہی سمجھتے ہیں اور اگر ہم کامیاب ہو گئے تو حق کو اس کے اہل کے سپرد کر دیں گے اور اگر مارے گئے تو

پر استوار رہیں گے اپنے گناہ کی توبہ کر چکے ہیں کیونکہ ہمارا مسلک کچھ اور ہے اور عبداللہ بن زبیر کا مسلک

سلیمان کا خط

سلیمان نے عبداللہ کے نام خط لکھا: آپ کا خط پڑھا مضمون سے آگاہ ہوا ہر حال

۱۔ تجارب الامم ج ۲ ص ۱۰۳،

کی، ایک رات دن آپ کی اور آپ کے انصار کی قبر پر گریہ وزاری کرتے رہے، اور یہ جملہ دہراتے

اللّٰهُمَّ ارْحَمْ حُسَيْناً الشَّهِيدَ ابْنَ الشَّهِيدِ المَهْدِيَّ ابْنَ المَهْدِيِّ الصِّدِّيقَ ابْنَ الصِّدِّيقِ

حسین پر رحم فرما جو کہ شہید، شہید کے بیٹے خود ہدایت یافتہ اور ہدایت یافتہ کے فرزند ہیں خود

والے اور تصدیق کرنے والے کے بیٹے ہیں، اے اللہ ہم تجھے گواہ قرار دیتے ہیں کہ ہم ان شہیدوں

اور ان کے مسلک پر ہیں، اور ان کے دوستوں کے دوست اور ان کے دشمنوں کے دشمن ہیں، اے اللہ!

رسول کی بیٹی کے بیٹے کی نصرت نہیں کی، ہمارے گذشتہ گناہوں کو معاف کر دے ہماری توبہ کو

حسین اور ان کے انصار پر رحمت نازل فرما کہ وہ شہداء صدیقین ہیں اے اللہ ہم تجھے گواہ قرار دیتے

ان شہیدوں کے دین و آئین پر ہیں اگر تو نے ہماری مغفرت نہ کی تو ہم گھاٹا اٹھانے والوں میں شامل

گے،

... سے روانگی

اس کے بعد وہ کربلا سے روانہ ہوئے اور تھوڑی دور جانے کے بعد پھر قبر حسینؑ کے پاس لوٹ

آپ کی قبر کے پاس اس طرح اژدہام کیا جس طرح حجر اسود کے پاس ہوتا ہے آپ سے رخصت

... کی طرف چلے، ۱

... بن یزید کا خط

... کوفہ کے امیر عبداللہ بن یزید نے محل بن خلیفہ کے ذریعہ سلیمان کے پاس ایک خط بھیجا،

۱۔ ... الیرج ۳ ص ۱۰۸،

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ہے ہم نے سنا ہے کہ خدائے متعال اپنی کتاب میں فرماتا ہے:

﴿إِنَّ اللهَ اشْتَرىٰ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ أَنْفُسَهُمْ وَأَمْوالَهُمْ بِأَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ﴾

یہ جماعت اس معاملہ پر خوش ہے جو انہوں نے کیا ہے یہ اپنے اس عظیم جرم [illegible]

ہیں جو کیا تھا اور اب خدا کی طرف بڑھ رہے ہیں اسی پر توکل کرتے ہیں اور اس کے [illegible]

﴿رَبَّنا عَلَيْكَ تَوَكَّلْنا وَإِلَيْكَ أَنَبْنا وَإِلَيْكَ الْمَصِيرُ﴾ والسلام [1]

یہ خط جب عبد اللہ بن یزید کو ملا تو کہا: یہ لوگ شہادت کے طالب ہیں اور جو [illegible]

اس میں ان کے قتل ہونے کی خبر ہوگی [2]

قرقیسیا [3]

پھر سلیمان اپنے اصحاب کے ساتھ قرقیسیا کی طرف روانہ ہوگئے، قرقیسیا کے [illegible]
نے ان کے پہنچنے سے پہلے ہی شہر کے دروازے بند کر دیئے تھے،

سلیمان بن صرد نے مسیب بن نجبہ کو بھیجا، مسیب آئے اور اپنا تعارف کرایا، [illegible]
اپنے باپ سے کہا: ایک شریف آدمی آیا ہے، خود کو مسیب بن نجبہ کہتا ہے اور ملاقات کر [illegible]

زفر نے کہا: وہ اکیلا قبیلۂ مضر کا سوار ہے اگر تم قبیلہ کے دس شرفاء کا نام لو گے [illegible]
وہ دیانتدار آدمی ہے انھیں اجازت دیدو،

مسیب آئے زفر نے انھیں اپنے پاس بٹھایا، مسیب نے اسے سلیمان کے ارادہ [illegible]
نے اپنے بیٹے سے کہا: کہ بازار کھلوا دو تاکہ وہ اپنی ضرورت کی چیز خرید لیں نیز کہا: مسیب [illegible]

---

[1] تاریخ طبری ج ۷ص ۵۵۰، [2] تجارب الامم ج ۲ص ۱۰۵،

[3] قرقیسیا فرات کے کنارے ایک شہر ہے، مراصد الاطلاع ج ۳ص ۱۰۸۰،

[illegible] دیا جائے، مسیب نے درہم تو نہ لیئے لیکن گھوڑا لے لیا اور کہا: اگر میرا گھوڑا مر گیا تو میرے پاس [illegible]

[illegible] ان کے لیئے روٹیاں اور حیوانوں کا چارہ اور ضرورت کی دوسری چیزیں اتنی بھیجدیں کہ سلیمان [illegible]
[illegible] یدنے کی ضرورت نہ رہی، مگر انہوں نے کپڑا اور تازیانے خرید لے [1]

[illegible] کی روانگی

[illegible] دن جب سلیمان اور ان کے ساتھی وہاں سے چلنے کیلئے تیار ہوئے تو زفر ان کے بدرقہ میں آیا
[illegible] شام سے پانچ سپہ سالار، حصین بن نمیر، شرحبیل بن ذی الکلاع، ادہم بن محرز، ربیعہ بن مخارق
[illegible] اللہ بہت سے سپاہیوں کے ساتھ آرہے ہیں، خدا کی قسم پسندیدہ اخلاق اور آمادگی کے
[illegible] ساتھیوں سے بہتر کوئی جماعت نہیں دیکھی ہے، لیکن مجھے خبر ملی ہے کہ شام کا لشکر بہت [illegible]

[illegible] ن نے کہا: ہم نے خدا پر توکل کیا ہے اور توکل کرنے والوں کو توکل کرنا چاہیئے،
[illegible] کہا: میں ایک بات کہنا چاہتا ہوں،
[illegible] ن نے کہا: کیا؟
[illegible] کہا: میں تمہارے لیے شہر کے دروازے کھول دیتا ہوں شہر میں داخل ہو جاؤ تاکہ ہم بھی
[illegible] اور دشمن کے مقابلے میں ایک متحد محاذ بنا سکیں،
[illegible] اس کی یہ بات قبول نہیں کی،
[illegible] کہا: تو ہیں قیام پذیر رہیئے تاکہ جب دشمن حملہ کرے تو ہم سب دشمن سے جنگ کریں،

[illegible] ص ۱۷۹،

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

سلیمان نے کہا: اہل کوفہ نے بھی یہی بات کہی تھی جسے ہم نے ٹھکرا دیا تھا،

زفر نے کہا: ہماری اور ان کی دونوں کی بات مان لیجیے، ہمارے پاس قیام کیجیے اور

خط وکتابت کیجیے، تاکہ وہ بھی ملحق ہو جائیں، دشمن کے آنے سے پہلے وہ ہم سے آن ملیں اور

غالب آجائیں،

سلیمان نے یہ بات بھی تسلیم نہ کی،

زفر نے کہا: یہ مشورہ مان لیجیے میں شامیوں کا دشمن اور تمہارا دوست ہوں چاہتا ہوں

کو شکست ہو جائے، وہ رقہ سے چل چکے ہیں، تم لوگ جلدی کرو اور دشمن سے پہلے عین الوردہ

اور وہاں اس طرح پڑاؤ ڈالو کہ شہر تمہاری پشت کی جانب اور پانی و آبادی سامنے کی طرف

میدان میں جنگ نہ کرنا کہ جس سے وہ تم پر تیر اور نیزوں سے حملہ کریں، پھر تمہاری تعداد

نہیں ہے اور دشمن کے مقابلے میں صف نہ باندھنا کیونکہ تم سبھی سوار ہو اور دشمن کے

دونوں قسم کی فوجیں ہیں جو ایک دوسرے کی حمایت کریں گے تم لوگ مختلف گروہوں میں

کہ اگر دشمن ایک گروہ پر حملہ کرے تو دوسرا مقاومت کرے اگر ایک جگہ رہو گے تو شکست کھا

پھر زفر نے کھڑے ہو کر انھیں وداع کیا، سلیمان نے بھی اس کی تعریف کی اور اس کا

ادا کر کے روانہ ہوئے۔[1]

عین الوردہ[2]

سلیمان کے ساتھی جلدی سے عین الوردہ پر پہنچ گئے اور اس سے مغرب کی طرف

---

[1] تجارب الامم ج ۲ ص ۱۰۶، [2] عین الوردہ! جزیرہ کے مشہور شہروں میں سے ایک ہے یہیں ایک جنگ

سرداروں میں سے رفاعہ بن شداد تھا، معجم البلدان ج ۴ ص ۱۸۰،

آرام کیا شامی بھی آگئے اور عین الوردہ کے پاس اترے،

سلیمان بن صرد کا خطبہ

سلیمان بن صرد اپنے ساتھیوں کے درمیان کھڑے ہوئے اور معاد و آخرت کے موضوع پر روشنی ڈالی

اور اس کی ترغیب کی اس کے بعد کہا: دشمن تمہارے پاس آگیا ہے جب ان سے مقابلہ ہو تو صدق دل سے

لڑنا اور صبر سے کام لینا کہ خدا صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے اور جگہ بدلنے کے علاوہ میدان سے فرار

نہ کرنا اور دشمن کی فوج میں سے جو میدان چھوڑ کر بھاگے اسے قتل نہ کرنا زخمی اور قیدی کو قتل نہ کرنا کہ دشمنوں

کے ساتھ حضرت علیؑ یہی سلوک کرتے تھے،

پھر کہا: اگر میں مارا جاؤں تو مسیب بن نجبہ امیر ہوں گے اور اگر وہ بھی مارے جائیں تو عبداللہ

بن سعد امیر ہوں گے اور اگر وہ بھی قتل ہو جائیں تو عبداللہ بن وال رہبر ہوں گے اور اگر وہ بھی کام آجائیں

تو رفاعہ بن شداد امیر ہوں گے، خدا رحم کرے اس شخص پر جو اپنے عہد پر قائم رہتا ہے،

اس کے بعد مسیب بن نجبہ کو چار سو سواروں کے ساتھ روانہ کیا اور ان سے کہا: دشمن کو دیکھتے ہی

ٹوٹ پڑنا اگر کامیاب ہو گئے تو فبہا ورنہ واپس لوٹ آنا تم اور تمہارے سپاہی گھوڑوں سے نہ اتریں

مگر ضرورت کے وقت اتر سکتے ہیں،

ایک رات دن انہوں نے راستہ طے کیا اور سحر کے وقت دشمن کے ایک آدمی سے مڈبھیڑ ہوئی

انہوں نے اس سے دشمن کی فوج کے بارے میں معلومات حاصل کرنا چاہیں، اس نے کہا: شرحبیل بن ذی الکلاع

یہاں سے ایک میل کے فاصلہ پر ہے اور اس کے اور حصین بن نمیر کے درمیان سپہ سالاری کے منصب کے

بارے میں نزاع ہے، عبیداللہ کے فرمان کا انتظار ہے

مسیب اور ان کے ساتھیوں نے گھوڑے دوڑائے اور دشمن پر حملہ کر دیا اور ان میں سے بعض کو

قتل اور بہت سوں کو زخمی کر کے شکست دی اور مال غنیمت کے ساتھ سلیمان کے پاس لوٹے۔

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

حصین و شرجیل کی آمد

جب ابن زیاد کو شام کی فوج کی شکست کی خبر ملی تو اس نے حصین بن نمیر کی سرکردگی میں ۱۲ ہزار سپاہی سلیمان سے مقابلہ کیلئے بھیجے،

سلیمان بن صرد نے بھی اپنی فوج کو منظم کر لیا اور خود قلب لشکر میں مستقر ہوئے جب شام کی فوج قریب آئی تو اس نے سلیمان کے ساتھیوں سے کہا: کہ عبدالملک بن مروان کی اطاعت قبول کرو،

سلیمان اور ان کے ساتھیوں نے کہا: عبیداللہ بن زیاد کو ہمارے حوالے کر دو تاکہ ہم اسے اپنے ساتھیوں کے قصاص میں قتل کریں جو اس کے ہاتھ سے قتل ہوئے ہیں اور عبدالملک بن مروان کو خلع خلافت کرو ہم بھی ابن زبیر کے اصحاب کو عراق سے نکال دیں گے اور پھر خلافت رسولؐ کے اہلبیتؑ، جو کہ مستحق ہیں کے سپرد کر دیں،

شامیوں نے یہ بات قبول نہ کی، سلیمان کے ساتھی بھی اپنی بات پر اٹل رہے، سلیمان کے اصحاب نے شام والوں پر حملہ کر کے انھیں پراگندہ کر دیا اسی طرح رات ہو گئی، سلیمان اور ان کے احباب کامیاب رہے،

دوسرے دن عبیداللہ بن زیاد نے شرجیل بن ذی الکلاع کو آٹھ ہزار فوجیوں کے ساتھ حصین کی مدد کیلئے بھیجا چنانچہ دو تین روز تک جنگ جاری رہی، [1]

ادہم بن محرز کی آمد

تیسرے دن عبیداللہ کی طرف سے ادہم بن محرز شامیوں کی مدد کیلئے آیا اور اس دن

---

[1] تجارب الامم ج ۲ ص ۱۰۱،

ایک سخت جنگ ہوئی، پھر شام والوں نے سلیمان اور ان کے ساتھیوں پر چاروں طرف سے حملہ کیا جب سلیمان نے یہ کیفیت دیکھی تو گھوڑے سے اتر گئے اور با آواز بلند کہا: خدا کے بندو! جو خدا کی طرف سفر کرنا چاہتا ہے اور اپنے گناہوں سے توبہ کرنا چاہتا ہے وہ میرے ساتھ آئے،

اس کے بعد اپنی تلوار کا غلاف توڑ کر پھینک دیا پھر ایک جماعت نے بھی ان کی تقلید میں اپنی تلواروں کی نیام توڑ دی اور ان کے ساتھ فوج شام پر حملہ کر دیا، اور ان میں سے کافی فوجیوں کو موت کے گھاٹ اتار دیا اور بہت سوں کو زخمی کر دیا،

سلیمان کا مارا جانا

حصین بن نمیر نے جب سلیمان اور ان کے احباب کی استقامت و ثابت قدمی دیکھی تو ایک گروہ کو حکم دیا کہ سلیمان کے ساتھیوں پر تیر بارانی کرو، اس کے بعد شام کی سوار و پیادہ فوج نے سلیمان اور ان کے اصحاب کا محاصرہ کر لیا، سلیمان یزید بن حصین کے تیر سے زمین پر گر پڑے، پھر اٹھے لیکن پھر گرے اور دم توڑ دیا۔[1]

مسیب بن نجبہ

سلیمان کے مارے جانے کے بعد مسیب بن نجبہ نے پرچم اٹھا لیا، دلیرانہ جنگ کی اور ایسی ثابت قدمی کا مظاہرہ کیا کہ جس کی نظیر نہیں دیکھی گئی تھی، اور ایسا قتال کیا کہ جس کی مثال نہیں سنی گئی تھی کوئی فوج بھی نہیں سکتا تھا کہ کسی نے ایسی فداکاری کا ثبوت دیا ہو گا آخر کار وہ بھی قتل ہو گئے۔[2]

---

[1] ابن اثیر ج ۴ ص ۱۸۲، تذکرۃ الخواص میں لکھا ہے کہ انہوں نے وقت شہادت زبان پر کلمہ فزت ورب الکعبہ جاری کیا،

[2] تجارب الامم ج ۲ ص ۱۱۰۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

عبداللہ بن سعد

عبداللہ بن سعد بن نفیل نے پرچم اٹھایا اور سلیمان بن صرد اور مسیب بن نجبہ کیلئے کہا: خدا ان...
کرے اور پھر یہ آیۃ پڑھی: ﴿فَمِنْهُمْ مَنْ قَضىٰ نَحْبَهُ وَمِنْهُمْ مَنْ يَنْتَظِرُ وَما بَدَّلُوا تَبْدِيلًا﴾
قبیلہ ازد والے ان کے پاس جمع ہوگئے اور شامیوں سے الجھ گئے، اسی وقت مدائن ...
سوار آئے اور ان سے کہا: سعد بن حذیفہ اہل مدائن کے ۱۷۰ آدمیوں کے ساتھ اور مثنی بن مخربہ ...
تین سو آدمیوں کے ساتھ آپ کی مدد کیلئے روانہ ہو چکے ہیں، ان کے ساتھیوں میں خوشی کی لہر دوڑ گئی،
عبداللہ بن سعد نے کہا: اگر اس وقت تک ہم زندہ رہے،
ان تین آدمیوں نے جب سلیمان کے مقتول اصحاب کو دیکھا تو بہت رنجیدہ ہوئے اور جنگ ...
کو د پڑے، عبداللہ بن سعد بھی مارے گئے ان کے بھائی خالد نے ان کے قاتل پر حملہ کیا تو شامی ...
کی مدد کو دوڑے، اسے بچا لیا اور خالد بھی مارے گئے،
اب کوئی علم اٹھانے والا نہ رہا سلیمان کے طرفداروں نے عبداللہ بن وال کو آواز دی وہ ...
شامیوں سے جنگ میں مشغول تھے،

رفاعہ بن شدادؓ

رفاعہ نے علم اٹھا کر حملہ کیا اور اپنے ساتھیوں سے کہا: جو شخص زندہ و جاوید بننا چاہتا ...

ل رفاعہ بن شداد شیعہ اور توابین میں سے تھا اور کوفہ میں بنا امیوں سے جنگ میں شریک تھے اور جب انہوں نے یہ سنا کہ وہ ...
نعرہ لگا رہے ہیں تو انہوں نے تلوار کھینچ لی اور ان پر حملہ کر دیا اور کہا: میں علیؑ کے دین پر ہوں اور جنگ کرتے ہوئے مارے گئے ...
ابوذر غفاری نے ربذہ میں وفات پائی تھی اور مالک اشتر نے انھیں غسل و کفن دیا تھا، ابصار العین ص ۱۴۱،

... آرام چاہتا ہے کہ جس کے بعد پریشانی نہیں ہے اور ایسی خوشی چاہتا ہے کہ جس کے بعد غم نہیں ہے تو اسے چاہئے
... اس گروہ سے جنگ کر کے خدا کا تقرب حاصل کرے اس کے بعد بہشت کی طرف روانگی ہے،

... اللہ بن والؓ

ادہم بن محرز شام کے سپہ سالاروں میں سے ایک تھا یہ سلیمان کی فوج سے مقابلہ کیلئے اپنی فوج کو
... عصر کے وقت عبداللہ بن وال کو دیکھا کہ وہ اس آیۃ کی تلاوت کر رہے ہیں:
﴿وَلا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللهِ أَمْواتاً﴾
اس نے عبداللہ پر حملہ کیا اور ان کے ہاتھ پر ضرب لگا کر کہا: میں سمجھتا ہوں کہ تمہیں یہ پسند ہے کہ
... ہوتا اور تمہارا ہاتھ قطع نہ ہوتا،
عبداللہ نے کہا: تم نے بہت برا سوچا، خدا کی قسم مجھے ہرگز یہ بات پسند نہیں ہے کہ میرے ہاتھ
... تمہارا ہاتھ ہو کیونکہ میرے اجر و ثواب میں اور تمہارے گناہ میں اضافہ ہوگا اس سے ادہم کو غصہ آگیا
... اس نے حملہ کر کے انھیں قتل کر دیا [2]

... اللہ بن عوف بن احمر

عبداللہ بن وال کے قتل ہو جانے کے بعد سلیمان کے اصحاب رفاعہ بن شداد کے پاس آئے اور کہا:

... اللہ بن وال شریف آدمی تھے سلیمان بن صرد اور دیگر توابین کے ساتھ عین الوردہ میں قتل ہوئے، ابصار العین ص ۱۴۱،
... نے انھیں کوفہ کے عباد و فقہاء میں شمار کیا ہے، کامل ج ۴ ص ۱۸۱،
... ابن اثیر ج ۴ ص ۱۸۳،

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

علم اٹھاؤ اور شامیوں سے جنگ کرو،

رفاعہ نے کہا: میرا مشورہ یہ ہے کہ واپس پلٹ چلیں، امید ہے کہ پھر کبھی جمع ہو کر دشمن پر حملہ کریں گے اور کامیاب ہو جائیں گے،

عبد اللہ بن عوف نے کہا: اگر واپس پلٹ گئے تو تم ہمیں ہلاک کر دو گے کیونکہ ہم ایک [illegible] راستہ طے نہیں کر سکیں گے کہ دشمن ہمارا تعاقب کر کے ہم سب کو قتل کر دے گا اور اگر ہم میں سے کوئی [illegible] گیا تو اسے اس علاقہ کے دیہاتی پکڑ لیں گے اور ان کی تحویل میں دے دیں گے اور وہ اسے قتل کر دیں گے [illegible] یہ ہے کہ اس وقت سورج غروب ہوا چاہتا ہے شام تک ان سے جنگ کریں اور جب رات کی تاریکی [illegible] جائے گی تو ہم اپنے گھوڑوں پر سوار ہو کر میدان معرکہ سے نکل جائیں گے اور ہر آدمی اپنے زخمی کو اٹھا [illegible] صبح تک سفر کریں گے،

رفاعہ نے کہا: اچھا مشورہ ہے:

ابن احمر نے کہا: ہماری معیت میں گھنٹہ بھر جنگ کیجیے[1] اور خود کو ہلاکت میں نہ ڈالیے [illegible]

رفاعہ کے ساتھیوں کو ان کے قصد کی اطلاع ملی تو وہ چیخ اٹھے، اے خدا کے بندو! اپنے پروردگار کی طرف بڑھو اکہ دنیا میں اس کی رضا سے بہتر کوئی چیز نہیں ہے، ہمیں خبر ملی ہے کہ بعض لوگ واپس کوفہ جانا چاہتے ہیں اور اس دنیا کی طرف پلٹنا چاہتے ہیں جس میں ٹھہرنے کی مدت بہت کم ہے اس کے بعد انہوں نے شامیوں پر حملہ کیا اور ان میں سے بہت سے لوگوں کو تہ تیغ کر دیا[1]

عبد اللہ بن عزیز کنانی

وہ اپنے اس چھوٹے بچے کے ساتھ میدان میں سے کہ جسے ساتھ لائے تھے اور جنگ کی [illegible]

---

[1] تجارب الامم ج ۲ ص ۱۱۱،

[illegible] کنانہ کو آواز دی اور بچے کو ان کے سپرد کیا تاکہ وہ اسے کوفہ پہونچا دیں انہوں نے عبد اللہ کو امان [illegible] عبد اللہ نے قبول نہیں کی اور جنگ میں کود پڑے اور جاں بحق ہو گئے [1]

[illegible] واپسی

رات ہوئی تو شامی اپنی لشکر گاہ پر لوٹ آئے، رفاعہ بن شداد نے ہر ایک مجروح کو اس کے [illegible] حوالے کر دیا اور دیگر ساتھیوں کے ہمراہ رات بھر راستہ طے کیا یہاں تک کہ خابور[2] کے پاس پہنچے دوسرے [illegible] بن نمیر نے دیکھا کہ وہ لوگ علاقہ چھوڑ کر چلے گئے ہیں،

رفاعہ نے ابو جویریہ کی سرکردگی میں ستر سوار قافلہ کے پیچھے مقرر کئے تاکہ ان کی حفاظت بھی کریں [illegible] رہ جائے تو اسے اٹھالیں اسی طرح قرقیسیا پہونچے وہاں زفر نے ان کے لئے کھانا بھیجا اور زخمیوں [illegible] کی خاطر طبیب بھیجا اور کہلایا قرقیسیا ہی میں ٹھہریں، رفاعہ اور ان کے ساتھی تین روز وہیں ٹھہرے [illegible] لیکر روانہ ہوئے[3]،

[illegible] داد

سعد بن حذیفہ اہل مدائن کے ساتھ توابین کی مدد کیلئے روانہ ہو چکے تھے جب ہیت[4] پہنچے تو سلیمان

---

[1] [illegible] اثیر ج ۴ ص ۱۸۵،

[2] [illegible] ایک نہر کا نام ہے جو فرات میں گرتی ہے، مراصد الاطلاع ج ۱ ص ۴۴۴،

[3] [illegible] الامم ج ۲ ص ۱۱۲،

[4] [illegible] بغداد کے مضافات میں فرات کے کنارے، انبار کے اوپر زرخیز شہر ہے، معجم البلدان ج ۵ ص ۴۲۰،

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

سلیمان بن صرد اور ان کے دیگر ساتھیوں کی شہادت کی خبر ملی اور اہل بصرہ کے ساتھ مثنیٰ بن مخربہ [illegible] آگئے اور صندوداء میں ملاقات کی تو، توابین کے ماجرا، سے آگاہ ہوئے یہ وہیں ٹھہر گئے [illegible] رفاعہ بن شداد اور باقی ماندہ لوگ بھی آگئے، عین الوردہ کے شہیدوں کا غم منایا اور ایک [illegible] رہ کر لوٹ آئے [1]

شام میں توابین کی خبر

عبدالملک بن مروان کو جب سلیمان اور ان کے ساتھیوں کے قتل ہونے کی خبر ملی تو وہ [illegible] عراق کے سرغنہ اور ان کے سردار سلیمان بن صرد اور مسیب بن نجبہ قتل کر دیئے گئے [illegible] دور ہبر عبداللہ بن سعد اور عبداللہ بن وال بھی مارے گئے اب عراق کا کوئی مسئلہ نہیں ہے [illegible] کرنے والا نہیں ہے [2]،

---

[1] صندوداء انبار کے اوپر فرات کے غرب میں واقع ہے، اب خراب ہو چکا ہے وہاں ایک جگہ ہے جو علی [illegible] ج ۲ ص ۸۵۳،

[2] کامل ابن اثیر ج ۴ ص ۱۸۵،

[3] کامل ابن اثیر ج ۴ ص ۱۸۷،

دوسری فصل

قیام مختار

مختار ابوعبیدہ بن مسعود ثقفی کے بیٹے ہیں سنہ ۱ھ میں پیدا ہوئے [1] ان کے والد ابو عبید رسول ص کے [illegible] القدر صحابہ میں سے تھے سنہ ۱۳ھ میں عراق کے گورنر مقرر ہوئے اور یوم الجسر [2] میں اپنے بیٹے جبر بن ابی عبید [illegible] خطاب کی خلافت کے زمانہ میں قتل ہوئے، [3]

ان کی والدہ رومہ بنت وہب بن عمر بن معتب ہیں،

منقول ہے کہ جب مختار کے والد نے شادی کا ارادہ کیا تو ان کے سامنے ان کے خاندان کی لڑکیوں کا نام [illegible] اور اس سے شادی کا مشورہ دیا لیکن انہوں نے قبول نہ کیا یہاں تک کہ خواب میں کسی نے کہا: وہب کی

---

[1] [illegible]اب ج ۴ ص ۱۴۶۵،

[2] [illegible] ایک جنگ کا نام ہے جو مسلمانوں اور فارس والوں کے درمیان ہوئی تھی، معجم البلدان ج ۲ ص ۱۴۰،

[3] [illegible]اب ج ۴ ص ۱۷۰۹،

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

لڑکی رومہ حسین ہیں ان سے شادی کرو تاکہ لوگ تمہیں ملامت نہ کریں، انہوں نے اپنے خاندان اور قرابت داروں سے خواب بیان کیا، اس سلسلے میں انہوں نے ان کی تشویق کی چنانچہ انہوں نے رومہ بنت وہب سے شادی کرلی،

رومہ کہتی ہے کہ: جب مختار میرے شکم میں آئے تو میں نے خواب میں دیکھا کہ کوئی یہ اشعار پڑھ رہا ہے

اَبْشِرِي بِالْوَلَدْ   اَشْبَهُ شَيْءٍ بِالأَسَدْ

إذَا الرِّجَالُ فِي كَبَدْ   تَقَاتَلُوا عَلَىٰ بَلَدْ

كَانَ لَهُ حَظُّ الأَشَدْ[1]

جب مختار پیدا ہو گئے تو پھر اسی شخص کو خواب میں دیکھا کہ وہ رومہ سے کہہ رہا ہے: اس بچہ کے پاؤں پاؤں چلنے یا بولنے سے پہلے ان کا نام مختار رکھو کہ کل ان کے بہت سے دوست ہوں گے،[2]

مختار کے چار بھائی، جبر، ابوجبر، ابوالحکم، اور ابوامیہ تھے[3] ان کے چچا سعید بن مسعود امیر المومنین ع کی طرف سے مدائن کے گورنر تھے[4] مختار بھی اپنے چچا کے ساتھ مدائن گئے اور ان کے ساتھ رہے[5]

جوانی

مختار تیرہ سال کے جوان تھے کہ اپنے والد ابوعبیدہ کے ساتھ واقعہ قس الناطف[6] میں

۱۔ بیٹا مبارک ہو جو شیر سے مشابہ ہے جب لوگ سختی میں ہوں گے اور شہروں میں مقاتلہ کریں گے تو وہ سب سے بڑھ کر حصہ لے گا

۲۔ بحار الانوار ج ۴۵ ص ۳۵۰،

۳۔ سفینۃ البحار ج ۱ ص ۴۲۵،

۴۔ بحار الانوار ج ۴۵ ص ۳۵۲،

۵۔ قس الناطف ایک جنگ ہے جو مسلمانوں اور فارس والوں کے درمیان ہوئی تھی، معجم البلدان ج ۴ ص ۱۸۴،

… انھیں میدان میں جاکر جنگ کرنے کا بڑا شوق تھا لیکن ان کے چچا سعید بن مسعود نے انھیں میدان جنگ … جانے دیا[1]

… صوصیات

مختار ایک شجاع آدمی تھے کسی چیز سے نہیں ڈرتے تھے، بڑے عقلمند تھے، حاضر جواب تھے … خصلتوں کے حامل تھے اور بڑے سخی تھے با استعداد تھے، فراست وزیرکی سے مسائل کو سمجھ … تھے، بلند ہمت دور اندیش تھے جنگوں میں ثابت قدم رہتے تھے[2] اہلبیت ع سے ان کی دوستی … کے دشمنوں سے دشمنی زبان زد خاص و عام تھی[3]

… کی نظر میں

روایات کے مطالعہ اور مختار کے بارے میں ائمہ سے جو سوال و جواب ہوئے ہیں ان کے دیکھنے سے … کا سراغ لگایا جاسکتا ہے کہ اہلبیت کو مختار سے محبت تھی اس سلسلے میں ہم یہاں چند روایات … پیش کرتے ہیں،

(۱) عمر بن علی ع سے روایت کی گئی ہے کہ مختار نے علی بن الحسین ع کی خدمت میں بیس ہزار درہم ارسال … نے قبول کر لیے اور ان سے عقیل بن ابی طالب اور بنی ہاشم کے ان گھروں کو دوبارہ تعمیر کرایا جو کہ

… انوار ج ۴۵ ص ۳۵۰،

… انوار ج ۴۵ ص ۳۵۰،

… الحسین مقرم ص ۱۴۷،

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

یزید کے کارندوں نے تہس نہس کر دیئے تھے [1]

(۲) کشی نے محمد بن مسعود سے نقل کیا ہے کہ جب عبید اللہ بن زیاد اور عمر بن سعد کا سر ... کے سامنے لایا گیا تو آپ سجدہ میں گر پڑے اور فرمایا: خدا کا شکر ہے کہ اس نے ہمارے دشمنوں ... مختار کیلئے دعا کی اور فرمایا: خدا مختار کو جزائے خیر دے گا [2]

(۳) عبید اللہ بن شریک کہتے ہیں: میں عید اضحیٰ کے دن حضرت ابو جعفر باقرؑ کی خدمت ... ہوا میں اور آپکے سامنے دو زانو بیٹھ گیا، اسی وقت اہل کوفہ سے ایک آدمی آگیا اس نے امام محمد ... کا بوسہ لینا چاہا آپؑ نے اجازت نہ دی، پھر اس سے پوچھا تم کون ہو؟

اس نے عرض کی: میں ابو محمد حکم بن مختار ہوں،

مجلس میں وہ امام محمد باقرؑ سے کچھ فاصلہ پر بیٹھا تھا، آپؑ نے اسے اشارہ ... قریب بٹھایا،

اس شخص "یعنی ابن مختار" نے امام محمد باقر علیہ السلام سے عرض کیا: میرے والد کے ... بہت کچھ کہتے ہیں، لیکن میرے والد کے بارے میں جو آپ فرمائیں گے وہی حق ہے خواہ لوگ کچھ بھی کہیں ...

آپؑ نے فرمایا لوگ کیا کہتے ہیں؟

اس نے کہا: لوگ کہتے ہیں کہ میرے والد مختار کذاب تھے جو آپؑ فرمائیں گے میرے ... قبول ہے،

امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: سبحان اللہ! میرے والد نے مجھے خبر دی ہے کہ ... صداق، مختار نے والد کے لئے بھیجے تھے، کیا مختار نے ہمارے گھر تعمیر نہیں کرائے، کیا ... کشتوں کا انتقام نہیں لیا، اے اللہ ان پر رحم فرما: خدا کی قسم میرے والد نے مجھے خبر دی ...

---

1. سفینۃ البحار ج ۱ ص ۴۵۳،
2. بحار الانوار ج ۴۵ ص ۳۴۴، جامع الرواۃ ج ۲ ص ۲۲۱،

... بنت امیر المومنین کی خدمت میں حاضر ہوتے تھے اور وہ معظمہ ان کا احترام کرتی تھیں مختار نے ... حدیث ملی ہیں، خدا ان پر رحم کرے انہوں نے کوئی حق ایسا نہ چھوڑا جس کا مطالبہ نہ کیا ہو انہوں نے ... قاتلوں کو تہ تیغ کیا اور قصاص لیا [1]

(۴) سدیر نے امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا: مختار کو برا نہ کہو کیونکہ انہوں ... قاتلوں کو قتل کیا اور ان سے انتقام لیا، غیر شادی شدہ کی شادیاں کیں اور ضرورت کے وقت ہمارے ... بھیجا [2]،

(۵) منذر بن جارود نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا: بنی ہاشم ... عورت نے بالوں میں کنگھی نہیں کی یہاں تک قاتلان حسینؑ کے سر مختار نے ہمارے پاس بھیجے [3]،

اس سلسلے میں بہت سی روایات بیان ہوئی ہیں لیکن ہم اتنی ہی پر اکتفا کرتے ہیں،

... آغوش علیؑ میں

اصبغ بن نباتہ سے روایت کی گئی ہے کہ انہوں نے کہا: میں نے مختار کو امیر المومنینؑ کے زانو پر بیٹھے ... دیکھا، آپؑ ان کے سر پر ہاتھ پھیر رہے تھے اور فرما رہے تھے، یا کیس یا کیس، [4] اے زیرک اے ...

... امیر المومنینؑ کے بارے میں ہے جو کہ مدینہ علم رسولؐ کے باب ہیں، جو مستقبل کے حالات سے

---

1. ... انوار ج ۴۵ ص ۳۴۳،
2. ... واۃ ج ۲ ص ۲۲۰،
3. ... انوار ج ۴۵ ص ۳۴۴،
4. ... انوار ج ۴۵ ص ۳۴۴،

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

آگاہ ہیں اور شہادت حسینؑ کے بعد جو کچھ مختار کے ذریعہ ہوا اور قاتلان حسینؑ کو کیفر کردار تک پہنچایا اور ...
دیں یا اس کے لئے علامت ہے پھر خود مختار کے کانوں میں حضرت علیؑ کی یہ باتیں گونجتی رہتی تھیں ...
طور پر وہ اسلام و اہلبیتؑ سے متعلق ایک پیغام کا احساس کرتے تھے یہ پیغام اہلبیتؑ کے دشمنوں ...
اور حسینؑ اور ان کے عزیزوں کے قاتلوں سے انتقام لینے کی صورت میں ان کے پیش نظر تھا،

معبد بن خالد

ایک روز مختار نے معبد سے ملاقات کی اور اس سے کہا: صاحبان قلم نے اپنی تحریر دں اور ...
میں لکھا ہے کہ قبیلۂ ثقیف سے ایک آدمی انقلاب برپا کرے گا اور ظالموں کو قتل کرے گا، ...
کی مدد کرے گا اور ان لوگوں کے خون کا انتقام لے گا کہ جن کو کمزور بنا دیا گیا ہے، انہیں صاحبان ...
آدمی کے اوصاف بھی بیان کئے ہیں یہ تمام اوصاف میں اپنے اندر جمع پاتا ہوں صرف دو صفت ایسی ہیں ...
میں نہیں ہیں وہ لکھتے ہیں کہ یہ آدمی جوان ہوگا اور میں ساٹھ سال سے زیادہ کا ہو چکا ہوں دوسرے ...
اس کی بینائی کم ہوگی جبکہ میری نگاہیں عقاب سے بھی زیادہ تیز ہیں،

معبد نے کہا: تم بھی جوان ہو کیونکہ اس زمانہ میں ساٹھ، ستر سال کے آدمی کو بوڑھا ...
جاتا تھا، رہی تمہاری آنکھوں کی بات تو اس سلسلے میں تمہیں کیا معلوم کہ آئندہ کیا ہوگا، ہو سکتا ہے ...
سے تمہاری بینائی کمزور ہو جائے،

ان باتوں سے مختار کی امید بندھی اور کہا: ممکن ہے[۲]،

۱۔ الشہید مسلم بن عقیلؑ مقرم ص ۹۹،

۲۔ بحار الانوار ج ۴۵ ص ۳۵۲،

... امام مختار کے گھر

ہم بیان کر چکے ہیں کہ مختار بن ابی عبیدہ کے خصوصیات اور بہت سے فضائل و مکارم کے حامل تھے
... خصوصیات اس زمانہ میں انہی میں منحصر نہیں تھے بلکہ کوفہ میں ایسی شخصیتیں تھیں جو اجتماعی فضائل و
... اخلاق و عظمت اور اثر و رسوخ کے لحاظ سے اگر مختار سے بلند نہیں تھیں تو ان سے کم بھی نہیں تھیں،
جناب مسلم بن عقیل جب کوفہ پہنچے تو انہوں نے قیام کیلئے مختار کے گھر کو منتخب کیا اور وہیں ٹھہر گئے
... انتخاب کی کیا وجہ تھی جبکہ مختار جیسے کوفہ میں دیگر اشخاص موجود تھے یہ موضوع بحث طلب ہے،
لکھا ہے کہ مسلم پانچ شوال ۶۰ھ کو وارد کوفہ ہوئے[۲] اور مختار کے گھر پہنچے[۳] یہاں یہ کہنا چاہیے
... مذکورہ خصوصیات کے حامل ہونے کے ساتھ ساتھ ایک دوسری خصوصیت بھی رکھتے تھے جو
... انتخاب کی علت ہو سکتی ہے اور وہ مختار کا اہلبیت عصمت اور خاندان امیر المومنینؑ سے کم نظیر دفاع کرنا
... اور ان سے خلوص تھا[۴]،

... مسلمؑ کے وقت

جب لوگ مسلمؑ کو تنہا چھوڑ کر متفرق ہو گئے تو عبید اللہ نے حکم دیا کہ آگ روشن کی جائے مسجد میں

... مسلم بن عقیل مقرم ص ۹۸،

... ج ۳ ص ۵۸،

... ص ۳۴۳،

... مسلم بن عقیلؑ مقرم ص ۹۸،

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

آیا منادی نے لوگوں کو ندا دی کہ سب مسجد میں جمع ہو جائیں، ابن زیاد نے کہا: جو بھی مسلم کو [illegible]
دے گا ہم اس سے بری ہیں، نیز لوگوں کو اطاعت کی دعوت دی پھر اپنی پولیس کے افسر کو حکم [illegible]
کے گلی کوچوں اور گھروں کی تلاشی لی جائے ایسا نہ ہو کہ مسلمؑ کوفہ سے نکل جائیں،

حصین بن تمیم نے راستوں پر پولیس تعینات کر دی، مسلمؑ کے ہاتھ پر بیعت کرنے اور [illegible]
حصہ لینے والوں کو گرفتار کیا جانے لگا، عبداللہ بن یزید کلبی و عمارہ بن صلخب ازدی بھی گرفتار [illegible]
انھیں قید خانہ میں ڈال دیا گیا اور بعد میں قتل کر دیئے گئے اور خوف و ہراس پھیلانے کے لیے بعض [illegible]
کو بھی قید کیا گیا، انھیں میں مختار بن عبیدہ ثقفی اور عبداللہ بن نوفل بن حارث بن عبد المطلب [illegible]
نے مسلم بن عقیل کی مدد کیلئے خروج کیا تھا،

جب مسلمؑ نے خروج کیا تھا اس وقت مختار "نقفاہ" نامی گاؤں میں تھے وہاں سے [illegible]
کیساتھ سبز پرچم اٹھائے ہوئے اور عبداللہ بن نوفل بن حارث بن عبد المطلب سرخ رنگ کا [illegible]
مسجد کوفہ کے دروازے "باب الفیل" تک پہنچ گئے جب انھیں یہ معلوم ہوا کہ مسلم و ہانی شہید [illegible]
ہیں اور ان سے یہ کہا گیا کہ عمرو بن حریث کے پرچم کے نیچے آجائیں، عمرو بن حریث نے یہ گواہی [illegible]
مسلم بن عقیل سے علیحدہ ہو گئے تھے،

عبیداللہ نے ان دونوں کو ضرب و شتم کے بعد قید کر دیا اور یہ لوگ شہادت امام [illegible]
میں رہے[1]،

مختار و میثم

میثم تمار کو عبیداللہ بن زیاد کے پاس لایا گیا اور اسے بتایا گیا کہ یہ امیر المومنینؑ کے [illegible]

[1] الشہید مسلم بن عقیلؑ، مقرم ص ۱۷۵،

عبیداللہ نے کہا: اس اعجمی کے بارے میں کہہ رہے ہو؟
انہوں نے کہا ہاں،
پھر میثم سے چند باتیں کہنے اور ان سے جواب سننے کے بعد انھیں قید میں ڈالنے کا حکم دیدیا اسی
[illegible] میں مختار بن ابی عبیدہ ثقفی بھی قید تھے، میثم نے مختار سے کہا: تم زندان سے رہا ہو جاؤ گے اور
[illegible] کا انتقام لو گے اور جس ظالم کے قید خانہ میں اس وقت ہیں اور تم ہو اسے قتل کرو گے اور اس کے
[illegible] پاؤں سے کچل دو گے،
عبیداللہ بن زیاد نے اپنے کارندوں کو حکم دیا تھا کہ مختار کو قید خانہ سے نکال کر سر قلم کر دو کہ یزید
[illegible] عبیداللہ کے پاس ایک خط پہنچا اس میں مرقوم تھا کہ مختار کو آزاد کر دو کیونکہ عبداللہ بن عمر بن
[illegible] مختار کے بہنوئی تھے، ان کی بہن نے شوہر سے کہا: کہ یزید سے ان کے بھائی کی سفارش کریں،
[illegible] نے یزید سے سفارش کی اور مختار قید سے رہا ہو گئے[1]

[illegible] توابین کے بعد

جب سلیمان بن صرد کوفہ سے باہر نکل گئے تو اس وقت مختار کوفہ میں داخل ہوئے وہ خود کو محمد بن حنفیہ
[illegible] خون حسینؑ کا انتقام لینے پر مامور سمجھتے تھے،
کوفہ کے شیعہ سلیمان بن صرد کی پیروی کرتے تھے مختار نے انھیں اپنی طرف بلایا، جب ان سے یہ کہا
[illegible] ابن صرد شیعوں کے بزرگ ہیں تو وہ کہتے کہ وہ تمہاری قیادت کیلئے بہتر و مناسب نہیں ہیں. وہ خود
[illegible] کیونکہ وہ فنون جنگ سے واقف نہیں ہیں، لیکن شیعوں نے مختار کی بات نہ مانی[2]

[1] [illegible] البلاغہ ابن ابی الحدید ج ۲ ص ۲۹۳، [2] تجارب الامم ج ۲ ص ۷۰،

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

بعض نے لکھا ہے کہ مختار نے عبداللہ بن زبیر سے کہا: میں ایک جماعت کو پہچانتا ہوں اگر
ایسا رہبر مل جائے کہ جو علم وفہم رکھتا ہو تو ان کی طاقت سے اہل شام کا مقابلہ کر سکتا ہے،

عبداللہ بن زبیر نے کہا: وہ کون ہیں؟

مختار نے کہا: وہ کوفہ میں علیؑ کے شیعہ ہیں

عبداللہ بن زبیر نے کہا: تم ان کے حاکم قرار پاؤ گے،

پھر عبداللہ بن زبیر نے انھیں کوفہ بھیج دیا، مختار کوفہ کے ایک علاقہ میں داخل ہو
امام حسینؑ پر گریہ کیا اور امام حسینؑ کے مصائب بیان کرنے لگے، یہاں تک کہ شیعہ ان کے پاس
پھر وہ انھیں کوفہ کے اندر لے گئے بہت سے لوگ ان کے پاس جمع ہو گئے[1]

بنی امیہ کو اب اپنی جان کی فکر ہوئی مختار کے ارادہ سے وہ اچھی طرح باخبر ہو گئے اور
کہ علیؑ کے شیعہ ان کے ساتھ ہیں،

امام حسینؑ کے قاتل عمر بن سعد، شیث بن ربعی اور یزید بن حارث بن امیہ کے چاہنے
کی ایک جماعت کے ساتھ عبداللہ بن یزید، جو کہ عبداللہ بن زبیر کی طرف سے کوفہ کا گورنر تھا
پاس آئے اور اس سے کہا، مختار کوفہ آگئے ہیں اور خفیہ طور پر لوگوں سے بیعت لے رہے ہیں اور
لیے سلیمان بن صرد خزاعی سے زیادہ سخت ثابت ہوں گے، ہماری جان خطرہ میں ہے، معلوم نہیں
اوپر حملہ کر کے ہم سب کو تہہ تیغ کر دیں، بہتر یہ ہے کہ انھیں گرفتار کر کے قید کر دیا،

عبداللہ بن یزید نے مشورہ کو پسندیدہ قرار دیا، اس کے آدمیوں نے مختار کو غفلت میں
کر لیا اور ان کی گردن میں زنجیر ڈال کر کہا کہ پابرہنہ جیل کی طرف چلو عبداللہ بن یزید کو پیغام
سواری لائی گئی، مختار کو سوار کیا گیا اور انھیں قید کر دیا گیا،

مختار نے قید میں کہا: قسم اس پروردگار کی کہ جس نے دریاؤں، صحراؤں و درختوں

[1] کامل ابن اثیر ج ۴ ص ۱۷۳،

کیا ہے اور ملائکہ مقربین اور انبیا و مرسلین کی قسم ان ظالموں کو میں اس وقت تک قتل کرتا رہوں گا،
کہ دوستان آل محمدؐ کا دل خوش نہ ہوگا اور اس گروہ کو تلوار و نیزوں سے فنا کر دوں گا تا کہ اسلام
... ان محکم ہو جائے[1]

... کا خط

مختار کو قید خانہ میں یہ خبر ملی کہ سلیمان بن صرد کے باقی ماندہ اصحاب کوفہ لوٹ آئے ہیں لہٰذا انہوں
... مضمون کا خط لکھا،

اما بعد! تم لوگ اس بات پر خوش ہو کہ اس تحریک کی بنا پر جو کہ خدا و رسولؐ کے لیے تھی جس میں
... دشمنوں سے جہاد کیا، تمہیں بہت زیادہ اجر ملے گا اور گناہ بخش دیئے گئے ہیں،
سلیمان نے اپنی ذمہ داری کو پورا کیا اور خدا نے ان کی روح کو قبض کر کے انبیاء و شہداء اور صالحین
... سے ملحق کر دیا لیکن ان کے ساتھ رہ کر تم کامیاب نہیں ہو سکتے تھے، میرے اوپر تمہیں اطمینان و
... ، میں لشکر کا سپہ سالار ہوں، میں ظالموں اور ستمگروں کو قتل کرنے اور دشمنوں سے انتقام لینے
... گرفتار کرنے والا ہوں، تم لوگ تیار ہو جاؤ، خوش ہو جاؤ میں تمہیں بشارت دیتا ہوں میں تمہیں
... خدا، سنت رسولؐ اور اہلبیت کے خون کے انتقام کی کمزوروں سے دفاع کی اور دشمنوں سے جنگ
... کی دعوت دیتا ہوں[2]

رفاعہ بن شداد، مثنیٰ بن مخرمہ، سعد بن حذیفہ، یزید بن انس، احمر بن شمیط، عبداللہ بن شداد اور
... بن کامل نے مختار کا خط پڑھا اور پھر سب نے عبداللہ بن کامل کو ان سے ملاقات کیلئے جیل بھیجا اور

[1] ... الامم ج ۴ ص ۱۰۳،
[2] کامل ابن اثیر ج ۴ ص ۱۷۱،

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ان سے کہلوایا کہ ہم ہر طرح سے آپ کے ساتھ ہیں اگر آپ کہیں تو ہم آئیں اور آپ کو قید سے نکال لیں،

مختار اس سے خوشنود ہو گئے اور کہا: میں عنقریب قید سے نکل آؤں گا[1]

قید سے رہائی

مختار نے اپنا غلام مدینہ بھیجا اور عبد اللہ بن عمر سے درخواست کی کہ کوفہ کے گورنر عبد [illegible] سفارش کر دیجئے تاکہ وہ مجھے آزاد کر دے، اس نے مجھے بلا کسی جرم کے قید میں ڈال دیا ہے۔ عبد [illegible] کوفہ کے گورنر عبد اللہ بن یزید کو اس مضمون کا خط لکھا:

مختار میرے رشتہ دار ہیں اور میں تمہارا دوست ہوں، میرے اور آپ کے درمیان جو [illegible] روابط ہیں ان کے تحت گذارش ہے کہ میرا خط پڑھکر مختار کو آزاد کر دیں[2]

عبد اللہ بن یزید اور ابراہیم بن محمد نے عبد اللہ بن عمر کا خط پڑھا اور مختار کو قید خانہ [illegible] آزاد کر دیا، لیکن یہ قسم لے لی کہ خروج نہیں کریں گے اور اس کے برخلاف عمل کریں گے تو مکہ میں ہزار [illegible] نحر کریں گے اور سارے غلام آزاد ہو جائیں گے،

مختار نے آزاد ہونے کے بعد کہا: یہ لوگ کتنے نادان اور بے وقوف ہیں، جب انہوں [illegible] کہ میں نے قسم کھائی ہے تو مجھے آزاد کر دیا، اب میرے لئے سزاوار یہ ہے کہ جو چیز قسم سے بہتر [illegible] انجام دوں اور اس کا کفارہ ادا کروں یہ لوگ سمجھتے تھے کہ ہزار اونٹوں کے نحر کرنے سے گھبرا جاؤں [illegible] نظروں میں ہزار اونٹوں کی کوئی قیمت نہیں ہے اور میں ان کی قیمت ادا کرنے سے نہیں گھبرا [illegible] کو آزاد کرنے کی بات تو اس کے لئے اتنا کہدینا کافی ہے کہ میں اپنے مقصد میں کامیاب ہو جاؤں [illegible]

---

1. کامل ابن انیر ج ۴ ص ۲۱۱،
2. فرسان الہیجاج ۲ ص ۲۱۵، بحار الانوار ج ۴۵ ص ۳۶۳،

[illegible] ایک بھی غلام نہ ہو[1]

اس کے بعد کوفہ کے شیعہ ان کے پاس آتے اور ان کی بیعت کرتے تھے یہاں تک کہ ان کی ایک [illegible] بن گئی اور مستحکم ہو گئے، عبد اللہ بن زبیر نے، عبد اللہ بن یزید اور ابراہیم بن محمد کو معزول کر دیا اور [illegible] جگہ عبد اللہ بن مطیع کو کوفہ کا گورنر بنا دیا[2]،

[illegible] اللہ بن مطیع

یہ شخص پچیس[25] رمضان ۶۶ھ کو کوفہ پہنچا، ایاس بن مضارب کو اپنی پولیس کا انچارج مقرر کیا اور [illegible] سے کہا: کہ نرم رویہ رکھنا لیکن دشمنوں کے ساتھ سختی سے نمٹنا،

عبد اللہ بن مطیع منبر پر گیا اور خطبہ کے دوران کہا: عبد اللہ بن زبیر نے مجھے تمہارا حاکم مقرر کیا [illegible] اموال جمع کروں اور اخراجات کے علاوہ اضافی مال کو تمہاری اجازت کے بغیر تمہارے شہر سے نہ [illegible] جاؤں اور عمر بن خطاب کی وصیت پر عمل کروں اور عثمان بن عفان کی سیرت کی پیروی کروں تم اللہ کا [illegible] اختیار کرو، اختلاف سے بچو بیوقوفوں کو فتنہ پردازی سے باز رکھو اور اگر تم نے ایسا نہ کیا تو اپنے [illegible] ملامت کرنا نہ کہ میرے اوپر،

سائب بن مالک اشعری کھڑے ہوئے اور کہا: مال لے جانے کی تو ہم ہرگز اجازت نہیں دیں گے [illegible] ہمارے ہی درمیان تقسیم ہونا چاہیے اور ہمیں عمر بن خطاب و عثمان بن عفان کی سیرت کی ضرورت نہیں [illegible] ہمارے لئے سیرت علی ابن ابی طالب کافی ہے جو کہ آخری دم تک ہمارے درمیان رہی اس کے علاوہ ہم کسی [illegible] سیرت قبول نہیں کریں گے،

[illegible] الانوار ج ۴۵ ص ۳۶۴،
[illegible] الامم ج ۶ ص ۱۹،

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

یزید بن انس کھڑے ہوئے اور کہا: سائب کی بات صحیح ہے،

عبد اللہ بن مطیع نے کہا: جس سیرت کو تم کہو گے میں اسی پر عمل کروں گا[1] ایاس

نے عبد اللہ بن مطیع سے کہا: سائب بن مالک مختار کے مددگاروں کے سرداروں میں سے

مختار کے پاس بھیجئے اور انھیں اپنے پاس بلا لیجئے جب آ جائیں تو گرفتار کر کے قید خانہ میں

لوگوں پر حکومت کا سکہ بیٹھ جائے کیونکہ وہ لوگوں کو جمع کر کے خروج کرنا چاہتے ہیں،

مختار کی گرفتاری کی سازش

مختار کی دعوت بیس ہزار سے زیادہ لوگ قبول کر چکے تھے اور منظم ہو چکے تھے، ان لوگوں میں

آل ہمدان اور کوفہ میں ساکن اہل عجم شامل تھے کہ جن کو سرخ رنگ ہونے کی وجہ سے "حمراء" کہا جاتا

عبد اللہ بن مطیع کو اس کی خبر ملی تو اس نے مختار کو دربار میں حاضر کرنے کا حکم دیا[2]

ابن مطیع نے زائدہ بن قدامہ اور حسین بن عبد اللہ برسمی کو مختار کے پاس بھیجا انہوں نے کہا:

کو مان لیجئے،

جب مختار چلنے کیلئے تیار ہوئے تو زائدہ بن قدامہ نے یہ آیت پڑھی، ﴿ وَإِذْ يَمْكُرُ بِكَ الَّذِينَ

كَفَرُوا لِيُثْبِتُوكَ أَوْ يَقْتُلُوكَ أَوْ يُخْرِجُوكَ ﴾ کنایہ میں یہ بات بھائی کہ تمہیں دھوکہ دیا جا

تمہاری گرفتاری کے سامان ہیں، مختار نے لباس اتار دیا اور چادر لپیٹ کر کانپنے لگے اور کہا: میری

ناساز ہے تم لوگ امیر کے پاس واپس جاؤ اور انھیں بتا دو کہ وہ بیمار ہیں،

ان دونوں نے عبد اللہ بن مطیع کو مختار کی کیفیت سے مطلع کیا، ابن مطیع نے ان سے چشم پو

---

[1] کامل ابن اثیر ج ۴ ص ۲۱۰،

[2] فرسان الہیجا، ج ۲ ص ۲۱۷،

عبد الرحمن بن شریح

مختار نے اپنے گھر کے اطراف میں اپنے ہمنواؤں کو جمع کیا، اور ماہ محرم میں خروج کرنا چاہتے تھے کہ شبامؒ[1]

اصحاب میں سے ایک شریف آدمی، عبد الرحمن بن شریح نے سعید بن منقذ، سعر بن ابی سعر، اسود بن جراد اور

بن مالک جشمی سے ملاقات کی اور کہا: مختار ہمارے ساتھ ملکر کوفہ میں خروج کرنا چاہتے ہیں اور ہم نہیں سمجھتے

بن حنفیہ کے نمائندہ ہیں، ہمیں محمد بن حنفیہ کے پاس جا کر انھیں مختار کے ارادہ سے مطلع کرنا چاہیے اگر انہوں

مختار کی مدد کرنے کی اجازت دیدی تو ہم ان کی مدد کریں گے اور اگر منع کیا تو ہم انھیں چھوڑ کر الگ ہو جائیں

دین کو بچانا ہماری نظر میں سب سے زیادہ اہم ہے،

انہوں نے ان کی بات قبول کر لی[2]

ابن حنفیہ سے ملاقات

یہ لوگ عازم مدینہ ہوئے، محمد بن حنفیہ کی خدمت میں پہنچے، ان کے نمائندے عبد الرحمن بن شریح تھے،

بن جراد کہتے ہیں: ہم نے محمد بن حنفیہ سے کہا: ہمیں آپ سے ایک کام ہے،

محمد بن حنفیہ نے کہا: کیا کوئی رازدارانہ کام ہے؟

ہم نے کہا: ہاں رازدارانہ ہے،

---

[1] قبیلہ ہمدان ہی کی ایک شاخ ہے،

[2] کامل ابن اثیر ج ۴ ص ۲۱۱، اس وقت کوفہ میں اکثر شیعہ کیسانی تھے، جو محمد بن حنفیہ کو امام مانتے تھے بہت سے امام زین العابدینؑ کو امام تسلیم کرتے تھے، لیکن اکثر اور خراج ابن زبیر و بنی امیہ کے ساتھ تھا فرسان الہیجا ج ۲ ص ۲۱۶،

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

انہوں نے کہا : ذرا ٹھہرو ! پھر کچھ توقف کے بعد مجلس سے اٹھے اور تنہائی میں جا بیٹھے

طلب کیا، ہم ان کے پاس گئے عبدالرحمٰن بن شریح نے گفتگو کا آغاز کیا اور خدا کی حمد و ثناء کے بعد محمد بن

کیا اور کہا : آپ اہلبیت کو خدا نے فضیلت عطا کی ہے اور برتری دی ہے، آپ ہی کو نبوت کے ذریعہ

اور اس امت پر آپ کا بڑا حق ہے اور جس نے آپ کا حق نہ پہچانا وہ گھاٹے میں ہے، حسینؑ کے مصائب

حضرات اور عموماً تمام مسلمانوں کیلئے ناقابل برداشت ہیں مختار ہمارے پاس پہنچے ہیں وہ یہ دعویٰ کرتے

آپ نے انھیں اجازت دی ہے وہ ہمیں کتاب خدا اور سنت رسولؐ، اہلبیتؑ کے خون کا انتقام اور

سے دفاع کی طرف دعوت دیتے ہیں اور ان باتوں کے پیش نظر ہم نے ان کی بیعت کرلی ہے، پھر ہم

کہ کیوں نہ آپ ہی سے اس کی تصدیق کرلی جائے اب اگر آپ اجازت دیں تو ہم ان کی

مدد کریں اگر منع کریں تو ان سے الگ ہو جائیں،

پھر ان میں سے ہر ایک نے اظہار خیال کیا اور محمد بن حنفیہ نے سنا اور بعد میں کہا:

محمد بن حنفیہ کی باتیں

اما بعد ! تم نے جو یہ کہا ہے: کہ خدا نے ہمیں فضیلت دی ہے اور خدا جس کو چاہتا ہے عطا کرتا

کہ وہ بڑا کریم ہے تو اس پر میں خدا کی حمد کرتا ہوں،

رہی یہ بات کہ قتل حسینؑ کی مصیبت ہم پر پڑی ہے تو حسین کے مصائب خدا کی کتاب میں

ان کی شہادت تقدیر کا نوشتہ تھی اور یہ ایک عزت و کرامت تھی جس سے خدا نے انھیں سرفراز کیا اور

اور آزمائشوں کے ذریعہ ایک جماعت کے درجات بلند کرتا ہے اور بعض کو زیر کرتا ہے اور خدا کا امر

میں رد و بدل نہیں ہوسکتی،

ہاں جس نے تمہیں ہمارے خون کا انتقام لینے کی دعوت دی ہے تو خدا کی قسم مجھے یہ بات پسند

کہ خدا اپنی مخلوق میں سے جس کے ذریعہ چاہے ہمارے دشمنوں سے انتقام لے یہ ہے میرا نظریہ

لئے مغفرت طلب کرتا ہوں،

اسود بن جراد کہتے ہیں: ہم باہر نکل آئے اور کہا: محمد بن حنفیہ نے ہمیں اجازت دیدی ہے اور

سے راضی نہ ہوتے تو منع کر دیتے [1]

زین العابدینؑ سے اجازت طلبی

ابن نما نے روایت کی ہے کہ محمد بن حنفیہ نے کہا: میرے ساتھ آؤ میں تمہیں اپنے بھتیجے کے پاس لے چلتا

وہ میرے اور تمہارے امام ہیں، یہ لوگ آپ کی خدمت میں پہنچے اور اپنا مقصد بیان کیا تو امام زین العابدینؑ

: چچا ! اگر ہمارا انتقام لینے کے لئے کوئی کالا غلام بھی اٹھے تو بھی لوگوں پر اس کی مدد کرنا واجب

میں آپ کے سپرد کرتا ہوں جیسے مناسب سمجھیں اس کے سپرد کر دیں۔

ان لوگوں نے آپ کی بات سنی اور جب باہر نکل آئے تو کہنے لگے: امام زین العابدین اور محمد بن حنفیہ

مختار کی اطاعت و مدد کرنے کی اجازت دیدی ہے اب اس سے چشم پوشی نہیں کرنی چاہیئے [2]

واپسی

جب مختار کو یہ معلوم ہوا کہ یہ لوگ مدینہ گئے ہیں تو انھیں افسوس ہوا کہیں ایسا نہ ہو کہ محمد بن حنفیہ نے

اجازت نہ دی ہو اور یہ واپس لوٹ کر کوفہ کے شیعوں مجھ سے بدظن کریں،

یہ لوگ جب کوفہ واپس لوٹے تو پہلے اپنے گھر جانے کی بجائے مختار کے پاس گئے، مختار نے پوچھا کیا خبر لائے

---

[1] ... ج ۲ ص ۱۱۹،

[2] ... الانوار ج ۴۵ ص ۳۶۵،

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ہو ؟

انہوں نے جواب دیا کہ ہمیں آپ کی مدد کرنے کا حکم دیا گیا ہے،

اس پر مختار نے تکبیر کہی، اور کہا: کوفہ کے شیعوں کو میرے پاس لاؤ، چنانچہ ایک جماعت ان کے پاس آئی تو مختار نے ان سے کہا: کچھ لوگ مدینہ محمد بن حنفیہ کے پاس گئے تھے، انہوں نے ان سے کہا ... میرے نمائندہ اور وزیر ہیں نیز حکم دیا ہے کہ جس چیز کی میں تمہیں دعوت دوں اس میں میری پیروی اور اطاعت کرو ... میری دعوت دشمنوں سے جنگ اور اہلبیتؑ کے خون کا انتقام لینا ہے[1]،

عبدالرحمن بن شریح کی تائید

جب مختار یہ کہہ چکے تو مدینہ محمد بن حنفیہ کے پاس جانے والے وفد کے نمائندہ عبدالرحمن ... اور مختار کی باتوں کی تائید کی اور کہا:

ہم چاہتے تھے کہ ہم پر اور عام لوگوں پر حقیقت روشن ہو جائے، چنانچہ ہم مدینہ میں محمد بن علیؑ کے پاس گئے اور ان سے اس امر اور ان چیزوں کے بارے میں سوال کیا جن کی طرف ہمیں مختار نے دعوت دی تھی انہوں نے ہمیں ان کی مدد اور ان کے مقصد کی راہ میں جہاد کرنے کا حکم دیا ہے اسی طرح ان کی پیروی کا ... ہے ہم اطمینان و مسرت کے ساتھ واپس آئے ہیں، شک و تردید اور تذبذب ختم ہو گیا ہے، اب ہم ... و بینائی کے ساتھ دشمنوں سے جہاد کریں گے، حاضرین غائبین تک خبر پہنچا دیں تاکہ وہ بھی تیار ہو جائیں،

عبدالرحمن کے بعد ان لوگوں میں سے یکے بعد دیگرے اٹھا اور عبدالرحمن کی مانند مختار کے ... کی تائید کی[2]،

---

[1] کامل ابن اثیر ج ۳ ص ۲۱۳،

[2] تاریخ طبری ج ۸ ص ۶۰۸،

ابراہیم بن مالک اشتر

مختار کے چاہنے والوں میں سے بعض لوگوں نے ان سے کہا: کوفہ کے بعض سربرآوردہ عبداللہ بن مطیع کے ... ہو کر آپ سے جنگ کرنے کی ٹھان چکے ہیں، اگر مالک اشتر کے بیٹے ابراہیم ہمارے ساتھ آجائیں تو امید ہے کہ خدا کے لطف سے ہم دشمن پر فتح پا جائیں گے کیونکہ وہ دلار، شجاع اور بڑے باپ کے بیٹے ہیں ان کا خاندان بھی بڑا ہے جس کی دھاک ہے،

مختار نے کہا: ابراہیم سے ملاقات کر کے انھیں دعوت دو،

وہ ابراہیم کے پاس گئے اور انھیں حالات بتائے اور ان سے مدد چاہی نیز کہا: آپ کے والد مالک اشتر ... اور اہلبیتؑ کے چاہنے والے تھے،

ابراہیم نے کہا: میں تمہاری حسینؑ اور اہلبیتؑ کے خون کا انتقام لینے والی دعوت کو اس شرط پر ... کرتا ہوں کہ میں تمہارا امیر ہوں گا،

انہوں نے کہا: آپ کے اندر امیر بننے کی صلاحیت ہے لیکن یہ ممکن نہیں ہے کیونکہ مختار مہدی محمد بن حنفیہ ... سے مقرر ہوئے ہیں اور انھیں جنگ و قتال پر معین کیا گیا ہے اور ہمیں ان کی اطاعت کا حکم دیا گیا ہے،

ابراہیم خاموش رہے اور کوئی جواب نہ دیا،

وہ مختار کے پاس آئے اور صورتحال سے انھیں آگاہ کیا[1] اسی طرح تین روز گذر گئے پھر مختار اپنے ... دوستوں کے ساتھ اور شعبی اپنے والد کے ہمراہ ابراہیم کے پاس گئے،

ابراہیم نے مختار کو سرہانے بٹھایا اور خود پائنتی بیٹھے،

مختار نے کہا: یہ مہدی محمد بن علیؑ امیر المومنین کا خط ہے جو کہ خدا کے انبیاء و رسل کے بعد بہترین ادمی

---

[1] کامل ابن اثیر ج ۴ ص ۲۱۵،

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ہیں انہوں نے تم سے تقاضہ کیا ہے کہ تم میری مدد کرو اگر میری مدد کرو گے تو فائدہ میں رہو گے اور اگر [illegible] کرتے ہو تو یہ خط تم پر حجت ہے اور خدا و رسولؐ اور اہلبیتؑ اسے تم سے بے نیاز کریں گے،

مختار نے خط شعبی کے حوالے کر دیا تھا جب گفتگو ختم ہوگئی تو شعبی نے وہ خط ابراہیم کو [illegible] نے اسے کھولا، خط طویل تھا اس میں لکھا تھا:

بسم اللہ الرحمن الرحیم: یہ خط محمد المہدی کی طرف سے ابراہیم بن اشتر کے نام ہے [illegible] سلام علیکم: میں مختار کو تمہارے پاس بھیج رہا ہوں میں نے انھیں انتخاب کر کے [illegible] دشمنوں سے جنگ کرو اور ان سے میرے اہلبیت کے خون کا انتقام لو لہٰذا تم اپنے [illegible] ان کی مدد کرو،

خط کے آخر میں ابراہیم کو مختار کی مدد اور تعاون کی ترغیب کی گئی تھی، ابراہیم نے خط پڑھ کر [illegible] کہا: محمد ہمیشہ مجھے خط لکھتے تھے اپنا اور اپنے والد کا نام لکھتے تھے اور اس خط میں لکھا ہے محمد المہدی،

مختار نے کہا: وہ اس وقت کی بات تھی آج حالات بدل چکے ہیں حالات کے اقتضاء کے [illegible] ہے،

ابراہیم نے کہا: کسے معلوم ہے کہ محمد بن حنفیہ کا خط میرے نام آیا ہے،

یزید بن انس، احمر بن سقیط و عبد اللہ بن کامل اور دیگر لوگوں نے گواہی دی کہ یہ خط محمد بن حنفیہ [illegible] آپ کے نام بھیجا ہے،

شعبی نے کہا: لیکن مجھے اور بابا کو اس کی اطلاع نہیں ہے[1]

[1] بحار الانوار ج ۴۵ ص ۳۶۶،

[illegible]م بیعت کرتے ہیں

شعبی کہتے ہیں: ان لوگوں کی گواہی کے بعد کہ ان میں میں اور میرے والد شریک نہیں تھے، ابراہیم کھڑے [illegible] مختار کو بالائے مجلس بٹھایا اور ان سے کہا: ہاتھ بڑھائیے تاکہ میں آپ کی بیعت کروں، پھر میوہ جات [illegible] کا شربت منگایا ہم لوگوں نے پیا اس کے بعد اٹھ کھڑے ہوئے ابراہیم بھی ہمارے ساتھ آئے مختار [illegible] ہوئے ابراہیم نے ان کی بیعت کی اور ان کے گھر تک پہنچا کر گئے،

شعبی کہتے ہیں: ابراہیم نے واپسی پر میرا ہاتھ پکڑا اور کہا کہ میرے ساتھ چلو میں ان کے ساتھ پلٹ [illegible] کے گھر آیا انہوں نے مجھ سے کہا: کیا واقعہ ہے کہ تم نے اور تمہارے والد نے اس خط کے صحیح ہونے کی گواہی [illegible] دی؟ کیا تمہیں یہ یقین ہے کہ انہوں نے ناحق گواہی دی ہے،

میں نے کہا: انہوں نے گواہی دی ہے یہ قاریوں کے سردار کوفہ کے بزرگ اور عرب کے سوار ہیں یہ حق [illegible] ہیں،

ابراہیم نے کہا: میں نے یہ بات کہی لیکن میں اس جماعت کی اس بات کو قبول نہیں کرتا ہوں ہاں میری [illegible] وہی رائے ہے جو اس جماعت کی ہے، ان کے ساتھ خروج کرنا چاہتا ہوں اور جب تک یہ قصہ ختم نہیں [illegible] اس وقت تک میں اپنے دل کی بات بیان نہیں کروں گا،

ابراہیم نے کہا: اس جماعت کا نام لکھ کر مجھے دو کیونکہ میں ان سب کو نہیں پہچانتا، میں نے کہا:

بسم اللہ الرحمن الرحیم، یہ وہ چیز ہے جس پر سائب بن مالک، یزید بن انس، احمر بن شمیط اور [illegible] یہ گواہی دیتے ہیں، محمد بن علیؑ نے ابراہیم بن اشتر کو خط لکھا ہے اور انھیں مختار کی مدد کرنے [illegible] ساتھ خروج کرنے کا حکم دیا ہے، کہ دشمنوں سے جنگ کریں اور اہلبیتؑ کے خون کا انتقام لیں اور [illegible] کے خلاف ہو کہ جس نے یہ گواہی دی ہے کہ محمد بن حنفیہ کا خط ہے، شراحیل بن عبد اللہ ابو عامر شعبی، [illegible] بن عبد اللہ اور عامر بن شراحیل نے گواہی دی ہے،

Presented by: Rana Jabir Abbas

میں نے کہا: یہ آپ کس لئے چاہتے ہیں؟

انہوں نے کہا: چھوڑ دیجئے میرے پاس رہے گا،

پھر ابراہیم نے اپنے خاندان والوں کو بلاتے اور مختار کے پاس جاتے تھے، ہر رات کو ... کے پاس جاتے اور رات گئے تک انھیں کے پاس رہتے تھے اور اس وقت تحریک و خروج ... صلاح و مشورہ کرتے یہاں تک کہ دونوں میں یہ طے پایا کہ خروج کیا جائے [1]

خروج مختار

مدائنی نے نقل کیا ہے کہ مختار بن ابی عبید نے شب چہار شنبہ کو نصف ربیع الآخر ۶۶ھ کو ... کیا [2] اور لوگوں نے چار چیزوں پر ان کی بیعت کی،

① کتاب خدا،

② سنت رسول اللہ ﷺ،

③ خون حسینؑ اور خون اہلبیتؑ کا قصاص،

④ کمزوروں سے دفاع،

اس سلسلے میں شاعر کہتا ہے:

وَلَمّا دَعَا المُختارُ جِئنا لِنَصرِهِ ... عَلَى الخَيلِ تَردي مِن كُمَيتٍ ...
دَعا يا لِثاراتِ الحُسَينِ فَأَقبَلَت ... تُعادِي بِفُرسانِ الصَّباحِ ...

[1] تجارب الامم ج ۲ ص ۱۴۲،

[2] مسکویہ رازی نے لکھا ہے کہ مختار نے شب پنجشنبہ دس ربیع الاول ۶۶ھ کو خروج کیا، تجارب الامم ج ۲ ص ۱۲۵،

[3] مختار نے ہمیں مدد کیلئے بلایا تو ہم آ گئے جب کہ ہم سفید، کالے اور سرخ گھوڑوں پر سوار تھے اس نے یا لثارات ... لگایا تو وہ بڑھے تاکہ صبح کے سواروں کے ساتھ قصاص کیلئے جنگ کریں، بحار الانوار ج ۴۵ ص ۳۳۳

... ابن مضارب

ایاس بن مضارب، عبداللہ بن مطیع کے پاس آیا اور کہا: مختار آج رات یا کل رات کو خروج کریں ... نے اپنے بیٹے کو کناسہ "مزبلہ" کوفہ بھیجا ہے، آپ کوفہ میں ہر طرف اپنے آدمی پھیلا دیں تاکہ مختار کے ... دلوں میں خوف پھیل جائے اور وہ خروج نہ کریں،

ایاس اپنے دستوں کے ساتھ باہر نکلا اور عبداللہ بن مطیع نے عبدالرحمن بن سعید بن قیس کو بلا کر کہا: تم اپنے قبیلہ کا خیال رکھنا کہ وہ خروج نہ کریں کچھ دوسرے لوگوں سے کہا کہ تم اپنے قبائل سے ہوشیار ... اور مختار کے ساتھ خروج سے روکنا، شبث بن ربعی کو سبخہ بھیجا اور اس سے کہا: ان کی آواز سنتے ہی ... سمت روانہ ہو جانا،

بروز دوشنبہ ۱۲ ربیع دستے اور فوجیں و جبابین [1] میں جمع ہو گئیں، مغرب کے بعد ابراہیم بن اشتر ... سے نکل کر مختار کے پاس جانا چاہتے تھے انھیں بتایا گیا کہ دشمن کے فوجی دستے پورے شہر میں کوچہ ... اور قصر کے اطراف میں پھیلے ہوئے ہیں،

حمید بن مسلم "جو کہ ابراہیم بن مالک اشتر کے دوست تھے اور ہر رات مختار کے پاس جاتے تھے ... کہتے ہیں: میں منگل کی شب میں نماز مغرب کے بعد ابراہیم کے گھر سے ان کے ساتھ باہر نکلا، ابراہیم ... اور ہم تقریباً سو آدمی تلوار حمائل کئے ہوئے تھے اس کے علاوہ ہمارے پاس کوئی اور اسلحہ نہیں تھا، میں نے ابراہیم سے کہا: بازار سے نہ جائیں کیونکہ بازار کو ابن مطیع کی فوج نے گھیر رکھا ہے بہتر ... ہمدانیوں اور محلہ بجیلہ سے مختار کے گھر جائیں تاکہ ابن مطیع کی فوج سے ٹکراؤ نہ ہو،

ابراہیم "جو کہ دلیر و نڈر جوان تھے اور ان سے ٹکرانے میں خوف محسوس نہیں کرتے تھے" نے کہا:

[1] ... جبانہ کی جمع ہے جس کے معنی قبرستان کے ہیں صحراء و مصلی کے معنی میں بھی آیا ہے،

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas
jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

خداکی قسم میں عمرو بن حریث کے گھر کے سامنے اور بازار و قصر کی طرف سے تلواروں کے بیچ سے
دشمن کے دل میں خوف بیٹھ جائے اور وہ یہ سمجھ جائیں کہ ان کی ہماری نظروں میں کوئی حیثیت نہیں
پھر باب الفیل[1] کے راستے سے چلے اس کے بعد عمرو بن حریث کے گھر کے پاس پہنچے
آگے بڑھے تو ایاس بن مضارب اور اس کی مسلح فوج سے مڈبھیڑ ہوئی ایاس نے پوچھا تم کون
ابراہیم نے کہا: میں مالک اشتر کا بیٹا ہوں،
ایاس نے پوچھا: یہ تمہارے ساتھ کون لوگ ہیں اور تمہارا کیا ارادہ ہے میں تمہارے
مشکوک ہوں، مجھے یہ خبر ملی ہے کہ تم ہر رات کو یہاں سے گذرتے ہو اس بنا پر تمہیں حاکم کے
تاکہ وہ تمہارے بارے میں اپنا فیصلہ سنائے،
ابراہیم نے کہا: راستہ چھوڑو! تاکہ ہم جائیں،
ایاس نے کہا: خدا کی قسم راستہ نہیں چھوڑوں گا،
ایاس کے ساتھ قبیلہ ہمدان کا ایک آدمی تھا جسے ابو قطن کہتے تھے، اس کی سپہ سالار
دوستی تھی، وہ بھی اس کا احترام کرتے تھے، یہ شخص ابراہیم بن اشتر کا دوست تھا، ابراہیم
اس کے پاس ایک لمبا نیزہ تھا، ایاس نے سوچا کہ ابراہیم اس کے ذریعہ سفارش کرائیں گے تاکہ
جائے، ابراہیم بن اشتر نے اس سے نیزہ لیکر کہا: تمہارا نیزہ بلند ہے، پھر اس سے ایاس بن مضارب
اور نیزہ اس کے گلے میں اتار کر اسے زمین پر گرا دیا اور اپنے ایک ساتھی سے کہا: اترو اور اس کا سر
نے اتر کر اس کا سر کاٹ لیا،
ایاس بن مضارب کے ساتھی پراگندہ ہوگئے اور ابن مطیع کے پاس پہنچے، اس
کیا اس نے ایاس کے بیٹے کو سپاہیوں کا داروغہ مقرر کر دیا،
ابراہیم مختار کے گھر پہونچے، مختار سے ملے اور کہا: طے یہ تھا کہ شب جمعرات میں

[1] باب الفیل مسجد کوفہ کے ایک دروازہ کا نام ہے،

ایک حادثہ الیسا رونما ہوگیا کہ آج رات ہی میں خروج کرنا پڑے گا،
مختار نے کہا کیا ہوا؟
ابراہیم نے جواب دیا: ایاس بن مضارب نے ہمارا راستہ بند کر دیا تھا اور وہ اپنے خیال میں ہمیں گرفتار
کرنا چاہتا تھا میں نے اسے قتل کر دیا اور اس کا سر دروازہ پر میرے ساتھیوں کے پاس ہے،
مختار نے کہا: خدا تمہیں نیک بشارت دے یہ پہلا قدم ہے انشاءاللہ کامیابی تمہاری ہے[1]

...وج کا حکم

مختار نے سعید بن منقذ سے کہا: چھت پر جا کر آگ روشن کراؤ اور عبداللہ بن شداد سے کہا کہ تم کوفہ
... منصور امت، کا نعرہ بلند کرو اس سے اصحاب و انصار جمع ہو جائیں گے اور سفیان بن لیلی اور قدامہ
... مالک سے کہا: تم یا لثارات الحسینؑ کی آواز بلند کرو، پھر مختار نے ہتھیار لگائے، ابراہیم نے ان سے
... عبداللہ بن مطیع کی فوجیں کوفے میں تعینات ہو چکی ہیں، ممکن ہے ہماری بیعت کرنے والے ہم تک نہ
... سکیں، میں اپنے ساتھیوں کے ساتھ کوفہ کے اطراف میں جاتا ہوں اور انھیں اپنے نعرہ کے ذریعہ پکاروں
اور جمع کر کے تمہارے پاس لاؤں گا اور جو یہاں آ جائے وہ یہیں رہے تاکہ اگر ابن مطیع کے سپاہی آپ پر حملہ
... تو وہ دفع کر دیں،
مختار نے کہا: جلدی کرو لیکن ان کے امیر کی طرف نہ جانا اور نہ ان سے جنگ کرنا بلکہ جہاں تک ہو سکے
... سے بچو، مگر یہ کہ وہ پیش قدمی کریں،

[1] ... الامم ج ۳ ص ۱۲۵،

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

زحربن قیس کی فوج پر حملہ

ابراہیم اوران کے سپاہی باہر نکلے اور اپنے محلہ تک پہنچ گئے، ان کے چاہنے والے جو ... وہ ان کے پاس جمع ہو گئے اور ان کے ساتھ رات گئے تک شہر کی گلیوں میں چلتے رہے اور جہاں ابن مطیع کے سپاہی تعینات تھے ان سے بچتے رہے اسی طرح "مسجد سکون" تک پہنچ گئے وہاں زحر بن قیس کے سپاہیوں کا ایک دستہ "کہ جس کا کوئی کمانڈر نہ تھا" وہاں موجود تھا، ابراہیم نے ان پر حملہ کر دیا اور ... کندہ کی طرف پیچھے دھکیل دیا اور ان کا تعاقب کرتے ہوئے کہا: اے اللہ! تو جانتا ہے کہ ہم ... رسول ص کے اہلبیت کی خاطر خروج کیا ہے پس تو ہمیں ان پر فتحیاب فرما،

سوید بن عبدالرحمٰن[1]

انھیں پسپا کرنے اور میدان "اثیرہ" تک پیچھے دھکیلنے کے بعد ابراہیم کھڑے ہو گئے اور ... نعروں سے انھیں بلایا جب سوید بن عبدالرحمٰن کو "جو کہ ابن مطیع کا سپہ سالار تھا" صورتحال کا علم ہوا ... ابراہیم اوران کے سپاہیوں کی طرف آیا، اسے امید تھی کہ وہ ان کا قصہ تمام کر دے گا اور اس ... نزدیک اس کی حیثیت بن جائے گی، ابراہیم نے اپنے ساتھیوں سے کہا: اے خدا کے سربازو! ... اتر پڑو! ان فاسقوں کے مقابلہ میں کہ جنہوں نے اہلبیت رسول ص کا خون بہایا ہے، کامیابی تمہارا ... گی،

ابراہیم کے ساتھی سواریوں سے اتر پڑے اور انہوں نے سوید بن عبدالرحمٰن کے سپاہیوں ... کر دیا اور پسپا کر کے کناسہ تک پیچھے دھکیل دیا ابراہیم کے اصحاب نے کہا: بہتر ہے کہ ہم ان کا ... کریں، ابراہیم نے کہا: ہمیں مختار کے پاس جا کر ان کی مدد کرنا چاہیے کیونکہ جب انہیں اور ان کے ...

... معلوم ہو گا کہ ہم ان کی مدد کر رہے ہیں تو اس سے ان کے اندر زیادہ ہمت بڑھے گی اور ہو سکتا ہے ... کہ وہ مختار سے جنگ کر رہا ہو،[1]

ابراہیم اوران کے ساتھی آرہے تھے جیسے ہی مختار کے گھر کے قریب پہنچے تو اس گروہ کا نعرہ سنا جو ... ہو گیا تھا اور جنگ میں مشغول تھا، شبث بن ربعی "سبخہ" کی طرف سے آگیا تھا، مختار نے یزید بن ... اس سے مقابلہ کرنے پر معین کر دیا تھا، دوسری طرف حجار بن ابجر نے بھی مختار پر حملہ کر دیا ... اس کے مقابلہ میں مختار نے احمر بن شمیط کو مقرر کیا تھا،

مختار کے جانباز جنگ میں مشغول تھے کہ قصر دارالامارہ کی طرف سے ابراہیم آگئے، حجار اور اس کے ... لوگوں کو اطلاع ملی کہ ان کے پیچھے سے ابراہیم آ رہے ہیں تو وہ ابراہیم کے آنے سے پہلے محاذ چھوڑ کر متفرق ... اور گلی کوچوں میں چلے گئے،

مختار کے جانبازوں نے شبث بن ربعی پر حملہ کر دیا جس سے انھیں پیچھے ہٹنا پڑا اور ابن مطیع کے ... کہا: ان کے مقابلہ میں ٹھہرنے والے سپہ سالار کو بھیجیے اور سارے لوگوں کو جمع کر کے ان کی طرف ... بھیجیے اور ایسے لوگوں کو بھیجیے جن پر آپ کو اعتماد ہے تاکہ وہ مقابلہ کر سکیں کیونکہ وہ مضبوط ہو گئے ہیں، ... خروج کر چکے ہیں، جب مختار کو یہ پتہ چلا کہ شبث بن ربعی نے ابن مطیع سے دوسرے سپہ سالاروں ... کو جمع کر کے جنگ پر بھیجنے کا مطالبہ کیا ہے تو وہ اپنے ساتھیوں کے ہمراہ "دیر ھند" کی پشت پر ... "بستان زائدہ سے نزدیک ہے" "سبخہ" میں چلے گئے،

...ثمان نہدی اور قبیلہ شاکر

قبیلہ شاکر والے اپنے گھروں میں جمع تھے اور کعب بن ابی کعب نے ان کے راستے بند کر رکھے تھے

[1] ... ابن اثیر ج ۴ ص ۲۱۸

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ابوعثمان نہدی اپنے مددگاروں کے ایک گروہ کے ساتھ گئے اور یا لثارات الحسینؑ ، کا نعرہ بلند کیا
ہدایت یافتہ لوگو ! جان لو کہ امین آل محمد " مختار " نے خروج کیا ہے اور وہ اس وقت
مجھے تمہارے پاس بھیجا ہے تاکہ میں تمہیں دعوت و بشارت دوں باہر نکلو اور ان کی مدد کرو ،

قبیلہ شاکر نعرہ یا لثارات الحسینؑ ، کے ساتھ اپنے گھروں سے نکل پڑا اور کعب بن ابی کعب کو
بھگا کر راستہ کھول دیا اور مختار کی طرف چلے گئے ،

قبیلہ خثعم

عبداللہ بن قراد قبیلہ خثعم کے تقریبا دو سو افراد کے ساتھ باہر نکلے اور مختار سے ملحق ہو گئے
کعب بن ابی کعب نے ان کا راستہ روکا لیکن جب دیکھا کہ اسی کے قوم و قبیلے والے ہیں تو راستہ چھوڑ دیا
طرح قبیلہ شبام بھی مختار کے پاس آگیا ،

طلوع فجر سے پہلے جن بارہ ہزار لوگوں نے مختار کی بیعت کی تھی ان میں سے تین ہزار آدمی
مختار کے پاس جمع ہو چکے تھے اور طلوع صبح کے وقت مختار نے انہیں منظم کر دیا تھا ،[۱]

مسجد میں اجتماع

عبداللہ بن مطیع نے کسی کو شہر کے میدانوں میں بھیجا تا کہ یہ اعلان کر دے کہ سب مسجد میں جمع ہو جائیں
جب لوگ مسجد میں جمع ہو گئے تو عبداللہ بن مطیع نے تین ہزار کو شیث بن ربعی کی سرکردگی میں مختار
کے لئے بھیجا اسی طرح ارشد بن ایاس کو چار ہزار پولیس کے ساتھ بھیجا ،

۱۔ تجارب الامم ج ۲ ص ۱۴۹ ،

مختار جب نماز صبح پڑھ چکے تو انہیں یہ خبر ملی کہ شیث بن ربعی تین ہزار آدمیوں کے ساتھ ان
کے مقابلے کیلئے آرہا ہے اور پھر سعر بن ابی سعر " مختار کے دوست " نے یہ خبر دی کہ راشد بن ایاس کو بھی بھیجا

راشد بن ایاس کے مقابلہ میں مختار نے ابراہیم بن مالک کو سات سواروں اور چھ سو پیادہ سپاہیوں
کے ساتھ بھیجا اور شیث بن ربعی کے مقابلہ میں نعیم بن ہبیرہ کو تین سو سواروں اور چھ سو پیادہ افراد کے ساتھ
اور ان سے کہا : جنگ میں جلدی نہ کرنا اور دشمن کا نشانہ نہ بننا کیونکہ ان کی تعداد تم سے زیادہ ہے ،
اس کے بعد مختار نے یزید بن انس کو نو سو افراد کے ساتھ مسجد کی طرف شیث کا مقابلہ کرنے کے لئے

نعیم کا مارا جانا

نعیم بن ہبیرہ نے شیث بن ربعی کے ساتھ سخت جنگ لڑی ، سعر بن ابی سعر کو سواروں کا سپہ سالار
بنایا اور پیادہ فوجیوں کی کمان خود سنبھال لی ، یہاں تک دن چڑھ گیا اور شیث کی طرف دار شکست کھا کر
فرار کر گئے ،

شیث نے اپنے ساتھیوں سے ثابت قدمی اور استقامت کی درخواست کی اور انھیں جنگ کرنے
کا حکم دیا چنانچہ بعض لوگ واپس آگئے اور نعیم کے دستہ پر حملہ آور ہوئے چونکہ وہ پراکندہ ہو گئے تھے اس لئے
شکست سے دوچار ہوئے ، خود نعیم نے مارے جانے تک ثابت قدمی اور مقاومت کا ثبوت دیا ، شیث
نے سعر بن ابی سعر کو ان کے ساتھیوں کے ساتھ گرفتار کر لیا پھر اسیروں میں سے عربوں کو چھوڑ
دیا اور غلاموں کو قتل کر دیا ،[۱]

۱۔ ... ج ۳ ص ۲۰۰ ،

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

مختار کا محاصرہ

پھر شبث بن ربعی مختار کی طرف چلا اور مختار و یزید بن انس کا محاصرہ کر لیا جبکہ عبداللہ ابن رویم کے ساتھ دو ہزار سپاہی "سکۃ لحام ۱"کی طرف سے بھیج دیئے تھے اور وہ اس کے د... مختار خود پیادہ لوگوں کے ساتھ تھے چنانچہ یزید بن انس کو سواروں کا سپہ سالار مقرر کیا، شبث نے ان پر دو حملے کیے لیکن مختار کے انصاروں نے مقاومت کی،

یزید بن انس کی تقریر

یزید بن انس نے ایک تقریر کی تاکہ اپنے ساتھیوں کو جنگ کی ترغیب دلائیں انہوں نے کہا اے شیعو! ماضی میں یہ لوگ تمہیں قتل کرتے اور تمہارے ہاتھ پاؤں قطع کرتے تھے، ... چھوڑ دیتے اور اہلبیت رسول ﷺ کی محبت کے جرم میں کھجور کی شاخوں پر پھانسی پر چڑھا دیتے تھے، ... میں مقیم تھے اور تمہارے دشمن کی اطاعت ہو رہی تھی اگر آج یہ گروہ تم پر غالب آجائے گا تو تمہارا ... خدا کی قسم تم میں سے کسی کو زندہ نہ چھوڑیں گے، تمہیں بے بسی کی صورت میں قتل کریں گے اور تمہاری اولاد اور خاندان کے ساتھ ایسا سلوک کریں گے کہ جس سے بہتر موت ہے، خدا کی قسم تمہیں صرف صداقت اور ان پر نیزہ و شمشیر چلانے ہی سے نجات مل سکتی ہے، پس اپنے لئے سختیوں کو آسان بناؤ اور ... تیار ہو جاؤ پھر جب میں دوبارہ اپنے سر کو حرکت دوں تو تم حملہ کر دینا، ان کے ساتھیوں نے خود کو ... فرمان کیلئے منتظر رہے، ۲

۱ سکہ اصل میں سیدھے راستے کو کہتے ہیں لیکن یہاں گلی یا کوفہ کا کوئی محلہ مراد ہے سکہ اصطفا نوس کی مانند کہ بصرہ میں ...
معجم البلدان ج ۳ ص ۲۳۱، ۲ تجارب الامم ج ۲ ص ۱۴۲،

... ابن ایاس کا قتل

ابراہیم نے خزیمہ بن نصر کو سواروں کا سپہ سالار مقرر کیا اور خود پیادہ سپاہیوں کے ساتھ چلتے رہے ... انصار آگے بڑھتے رہے یہاں تک کہ راشد بن ایاس سے مقابلہ ہوا اس کے ساتھ چار ہزار سپاہی تھے ... اپنے سپاہیوں سے کہا: تم لوگ دشمن کی کثرت سے نہ گھبرانا خدا کی قسم اکثر ایسا ہوتا ہے کہ ایک ... آدمیوں سے بہتر ہوتا ہے پھر خدا صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے،

ابراہیم کے انصار اور راشد کی فوج کے درمیان شدید جنگ ہوئی، خزیمہ نے راشد بن ایاس پر حملہ ... قتل کر کے باآواز بلند کہا: ربّ کعبہ کی قسم میں نے راشد کو قتل کر دیا،

راشد کے قتل کے بعد اس کے سپاہی پراگندہ ہو گئے پھر ابراہیم اور خزیمہ اس طرف روانہ ہوئے ... مستقر تھے، اور کسی کو پہلے بھیج کر مختار کو راشد کے قتل کی خوشخبری دی،

مختار راشد کے قتل کی خبر سنکر بہت خوش ہوئے اور تکبیر کہی ان کے اصحاب نے بھی تکبیر کہی اور اس ... کے حوصلے بڑھ گئے اس کے برخلاف جب ابن مطیع کے سپاہیوں کو راشد کے قتل کی خبر ملی تو ان ... کے حوصلے پست ہو گئے ۱

... بن قائد

عبداللہ بن مطیع نے مختار کے سپاہیوں سے مقابلہ کرنے اور ابراہیم بن اشتر کے راستے بند کرنے کیلئے اور انہیں ... کیلئے حسان بن قائد بن بکیر کو بہت بڑے لشکر کے ساتھ بھیجا ابراہیم نے اس کا حملہ روکنے کیلئے

۱ ابن اثیر ج ۴ ص ۲۲۲،

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

خزیمہ بن نصر کو سوار فوج کے ساتھ بھیجا اور خود نے اپنی پیادہ فوج کے اس بیکراں لشکر پر حملہ کر دیا اور شکست دی ،

حسّان ابن قائد اپنی فوج کے پیچھے تھا جب فوج بھاگی تو خزیمہ نے اس پر حملہ کر دیا اس کے قریب پہونچے تو پہچان گئے کہا : حسّان میں نے تمہیں پہچان لیا ہے اب خود کو بچاؤ ،

حسّان پھسل کر زمین پر گر پڑا دوسرے افراد اسکے چاروں طرف جمع ہوگئے وہ بھی اس گروہ کی ... کرتا رہا خزیمہ نے اسے آواز دی خود کو ہلاکت میں نہ ڈالو میں نے تمہیں امان دی ہے ،

خزیر اسکے پاس آئے سپاہیوں کو اس کے اطراف سے ہٹایا اسی وقت ابراہیم آگئے خزیمہ ... میں نے حسّان کو امان دی ہے ،

ابراہیم نے کہا بہت اچھا کام کیا ہے ،

خزیمہ نے اپنے ساتھیوں سے کہا : حسّان کا گھوڑا لاؤ ، اسے گھوڑے پر سوار کیا اور کہا ... خاندان سے ملحق ہو جاؤ ،

ابراہیم مختار اور ان کے انصار کی طرف روانہ ہو گئے اس وقت شبث بن ربعی نے مختار بن انس کا محاصرہ کر رکھا تھا ابن مطیع کے سپہ سالار یزید بن حارث نے جب ابراہیم کو دیکھا تو آگے ... راستہ روکنا چاہا ، ابراہیم نے اپنے ساتھیوں میں سے ایک گروہ خزیمہ کی سرکردگی میں بھیجا تا کہ اس کے حملہ کو ... اور خود شبث بن ربعی کی طرف بڑھے ، شبث کے ساتھیوں نے ابراہیم کو دیکھا تو وہ آہستہ آہستہ پیچھے ... لگے ابراہیم نے بڑھکر ان پر حملہ کر دیا اور پیچھے ڈھکیل دیا دوسری طرف سے خزیمہ نے یزید بن حارث ... پر حملہ کر کے اسے شکست دی ،

جب ابن مطیع کے سپاہی ہر سمت سے شکست کھا کر بھاگے اور کوفہ میں ابن مطیع کو ... اسے راشد بن ایاس کے قتل کی خبر دی تو مارے خوف کے اس کے اوسان خطا ہو گئے ،

... ابن حجاج کا مشورہ

عمرو بن حجاج نے عبداللہ بن مطیع سے کہا : اے مرد ! خود کو ہلاکت میں نہ ڈال لوگوں کے پاس جاؤ اور ... اپنے دشمن سے لڑنے کی دعوت دو ! تمہارے طرفدار بہت زیادہ ہیں اور تمہارے اوپر خروج کرنے والوں ... تعداد بہت کم ہے ، سب سے پہلے تمہاری آواز پر میں لبیک کہوں گا اور میرے ساتھ ایک گروہ ہے ، دوسرے ... تمہاری حمایت کریں گے ،

... مطیع کا خطبہ

ابن مطیع نے خطبہ پڑھا اور لوگوں کو جنگ کی ترغیب دلاتے ہوئے کہا : لوگو ! اپنے حرم اور شہر کو ... ایسا نہ کرو کہ تمہارے اموال و منافع کو وہ لے جائیں ، خدا کی قسم تمہارے منافع میں وہ شریک ہو جائیں ... جن کا اس میں حق نہیں ہے مجھے خبر ملی ہے کہ ان میں پانچ آدمی وہ ہیں جو تمہارے غلام تھے جو آزاد ہو گئے ... ان کی تعداد بڑھ جائے گی تو تمہاری عزت و قدرت ختم ہو جائے گی ،

عین اسی وقت یزید بن حارث کی پوری کوشش صرف ہو رہی تھی کہ مختار اور ان کے ساتھی کوفہ میں ... نہ ہو سکیں [1]

... مطیع کا محاصرہ

مختار اور ان کے سپاہی شہر سے باہر تھے اور عبداللہ بن مطیع کی فوجیں ان کے شہر میں داخل ہونے

[1] ... الامم ج ۳ ص ۳۳۱ ،

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

میں مانع تھیں مکانوں کی چھتوں سے ان پر تیر بارانی کر رہی تھیں، مختار نے شہر میں داخل ہوئے
چکر لگایا اور قبرستان کی طرف سے محلہ "مزینہ" "احمس" اور "بارق" میں داخل ہو گئے۔ اس محلہ
شہر کے دوسرے گھوروں کی بہ نسبت علیحدہ علیحدہ تھے یہاں کے رہنے والوں کو جب یہ معلوم ہوا کہ مختار اور
ان کے ساتھی پیاسے ہیں تو انہوں نے پانی پیش کیا۔

مختار نے کہا: یہ جگہ میدان جنگ کیلئے بہت مناسب ہے،

ابراہیم نے کہا: جبکہ خدا نے ہمارے دشمن کو مغلوب کر دیا ہے اور ان کے دلوں میں خوف و
دی ہے تو اب ہمیں یہاں نہیں ٹھہرنا چاہیئے ورنہ وہ ہمارے نزدیک آجائیں گے ہمیں شہر میں داخل ہو کر
کے قصر اور دار الامارہ کا محاصرہ کرنا چاہیئے،

مختار اس رائے سے بہت خوش ہوئے چنانچہ بوڑھوں سے کہا: آپ حضرات میدان
اور سنگین اسلحہ بھی وہیں چھوڑ دیا اور ابو عثمان نہدی کو ان کا نگہبان مقرر کیا اور بقیہ سپاہ شہر میں داخل

کوفہ میں داخلہ

مختار اور ان کے سپاہی شہر میں داخل ہو گئے، پہلے وہ کوچہ "نورین" کے مقابل پہنچے
دو ہزار فوج کے ساتھ ان کا راستہ روکا، ابراہیم نے چاہا کہ اپنی فوج کے ساتھ ان سے جنگ کریں لیکن
ان کو پیغام بھیجا کہ جو تمہارا مقصد ہے اسی کی طرف بڑھو، ان سے تو ہم نمٹ لیں گے، پھر یزید
حکم دیا کہ اپنے سپاہیوں کے ساتھ عمرو بن حجاج پر حملہ کرو،

ابراہیم دار الامارہ کی طرف بڑھے، ان کے پیچھے پیچھے مختار بھی روانہ ہوئے جب یہ کو

---

۱ نفس المہموم ص ۵۸۲،

۲ تجارب الامم ج ۲ ص ۱۴۴،

پہنچے تو شمر بن ذی الجوشن نے دو ہزار سواروں کے ساتھ ان کا راستہ روکا، مختار نے سعید بن منقذ کو ان سے
کرنے پر مامور کیا اور ابراہیم بن اشتر کو حکم دیا کہ اپنے مقصد یعنی دار الامارہ کے محاصرہ کی کوشش جاری رکھو

نوفل بن مساحق

جب یہ محلہ "شبث" میں پہنچے تو نوفل بن مساحق نے پانچ ہزار فوج کے ساتھ ان کا راستہ روکا،
عبداللہ بن مطیع کے منادی نے شہر میں یہ اعلان کر دیا کہ سب لوگ نوفل کی فوج میں شریک ہو جائیں، ابراہیم
سامنا اس عظیم لشکر سے ہوا تو انہوں نے اپنی سپاہ کو حکم دیا کہ سوار گھوڑوں سے اتریں اور گھوڑوں کو ایک
دوسرے کے برابر برابر کھڑے کر دیں اور دشمن سے پیدل لڑیں، نیز کہا: اگر دشمن کی طرف سے یہ اعلان ہو کہ
قبیلہ شبث یا قبیلہ عتیبہ یا قبیلہ اشعث وغیرہ کے لوگ آگئے ہیں تو تم اس سے خوف نہ کھانا کیونکہ جب
وہ تلواروں کی حرارت کا مزہ چکھیں گے تو وہ ابن مطیع کی طرف اسی طرح دوڑیں گے جس طرح بھیڑیوں سے
گوسفند بھاگتے ہیں،

اس کے بعد ابراہیم نے اپنی قبا کا دامن کمر سے باندھ لیا اور اپنی فوج کو حکم دیا کہ حملہ کر دو!
پہلے ہی حملہ میں کوفہ کی فوج اور نوفل کے ساتھیوں نے راہ فرار اختیار کی اور ایسی شکست کھائی
کہ ایک دوسرے پر گر پڑے، ابراہیم فوج کے سپہ سالار نوفل کے قریب پہنچے اور اس کے گھوڑے کی لگام پکڑ لی
اور اسے قتل کرنے کیلئے تلوار کھینچی، نوفل نے کہا: اے اشتر کے بیٹے تمہیں خدا کی قسم کیا میرے اور تمہارے
درمیان کوئی دشمنی ہے جس کا انتقام لینا چاہتے ہو؟ ابراہیم نے اسے چھوڑ دیا اور کہا: اس وقت کو
یاد رکھنا چنانچہ ابن مساحق ابراہیم کے اس عفو کو ہمیشہ یاد رکھتے تھے

البدایہ والنہایہ ج ۸ ص ۲۹۳، تجارب الامم ج ۲ ص ۱۴۴،

کامل ابن اثیر ج ۴ ص ۲۲۳،

Contact : jabir.abbas@yahoo.com

http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

دارالامارہ کا محاصرہ

ابراہیم بن اشتر نے دارالامارہ، کہ جس میں عبداللہ بن مطیع قیام پذیر تھا، کو بازار اور مسجد کی طرف سے محاصرہ میں لے لیا اور تین دن محاصرہ کا سلسلہ جاری رہا،

اس مدت میں ابراہیم بن اشتر، یزید بن انس اور احمر بن شمیط قصر کو محاصرہ میں رکھا،

محاصرہ کا سلسلہ طویل ہو گیا تو عبداللہ بن مطیع نے کوفے کے ان بزرگوں سے کہا: جو اس کے ساتھ قصر میں تھے کہ کیا کرنا چاہئے کس چیز میں مصلحت ہے،

شبث بن ربعی نے کہا: یہ جماعت جو قصر میں آپ کے ساتھ ہے تو آپ کیلئے کیا اپنے لئے کچھ نہیں کرسکتی، خواہ مخواہ خود کو ہلاکت میں نہ ڈالو بلکہ اپنے اور ہمارے لئے اس شخص یعنی مختار سے امان لو

عبداللہ بن مطیع نے کہا: مجھے یہ پسند نہیں ہے کہ میں امان مانگوں جبکہ پورا بصرہ و حجاز امیر المومنین عبداللہ بن زبیر کے زیر تسلط ہے،

شبث نے کہا: تو آپ خفیہ طریقے سے قصر سے نکل جایئے اور کسی معتمد آدمی کے گھر چلے جایئے اور وہاں سے حجاز ابن زبیر کے پاس چلے جایئے،

اس نے یہ بات مان لی اور رات کے سناٹے میں قصر دارالامارہ سے خفیہ طور پر باہر نکلا اور ابو موسیٰ اشعری کے گھر گیا اور وہاں چھپ گیا۔[2]

شرفاء کیلئے امان

جب عبداللہ بن مطیع قصر سے نکل گیا تو قصر کے اندر اور جو شرفاء اور بزرگ تھے انہوں نے

[1] تجارب الامم ج ۲ ص ۱۳۶،

[2] البدایہ والنہایہ ج ۸ ص ۲۹۸،

مختار سے امان طلب کی مختار نے انہیں امان دیدی تو وہ قصر سے باہر آئے اور مختار کی بیعت کرلی، مختار نے ان کی دلجوئی کی اور ان کے ساتھ بہت نرمی سے پیش آئے اور ان سے پسندیدہ سلوک کیا۔[1]

مختار کا خطبہ

عبداللہ بن مطیع کے افراد جب دارالامارہ سے نکل گئے تو مختار اس میں داخل ہوئے رات قصر ہی میں بسر کی، صبح ہوئی تو کوفے کے بزرگ مسجد اور قصر کے دروازہ پر جمع ہوئے، مختار مسجد میں آئے اور منبر پر گئے اور ایک بلیغ خطبہ پڑھا اور لوگوں کو بیعت کی دعوت دی۔[2]

انہوں نے کہا:

لوگو! میں اس خدا کی حمد و ستائش کرتا ہوں جس نے اپنے دوست سے کامیابی اور اپنے دشمن سے خسارہ کا وعدہ کیا ہے، اس کا وعدہ پورا ہوگیا، جو شخص افتراء باندھے گا وہ گھاٹا اٹھانے والوں میں قرار پائے گا،

اے لوگو! ہمارا ایک مقصد تھا، ایک علم بلند ہوگیا اور اس علم کے بارے میں یہ کہا گیا ہے اسے بلند رکھیں، ضائع نہ ہونے دیں اور مقصد کے بارے میں کہا گیا کہ اسے حاصل کرو اور اسے چھوڑو نہیں ہم نے پکارنے والے کی دعوت قبول کی اور اس نگہبان کے قول کو تسلیم کرلیا، برا ہو اس شخص کا جو سرکشی، ظلم، انکار اور تکذیب کرتا ہے اور پشت پھیرتا ہے،

خدا کے بندو! ہدایت کی بیعت کی طرف آؤ دشمنوں سے جہاد اور آل محمدؐ کے ان افراد سے دفاع کرو جنہیں کمزور بنا دیا گیا ہے اور میں دشمنوں پر مسلط ہو کر فرزند رسولؐ کے خون کا بدلہ لوں گا قسم

[1] بحار الانوار ج ۴۵ ص ۳۶۹،

[2] البدایۃ والنہایہ ج ۸ ص ۲۹۰،

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اس خدا کی کہ جس نے بادلوں کو پیدا کیا اور وہ سخت عذاب والا ہے، خدا کی قسم میں افترا باندھنے والے اور جھوٹ بولنے اور شک میں مبتلا مجرمین سے ہے شہاب کے بیٹے کی قبر کھود دوں گا گروہوں کو جلا وطن کروں گا عالمین کے پروردگار کی قسم میں ظالموں کے ہمنوا قاسطین کے باقی ماندہ لوگوں کو قتل کروں گا،

پھر منبر پر بیٹھے اٹھے اور کہا: قسم اس خدا کی کہ جس نے مجھے آنکھیں عطا کیں اور میرے دل کو نورانی کیا میں اس شہر کے گھروں کو آگ لگاؤں گا، قبروں کو اکھاڑوں گا اور اس سے تمہارے دلوں کو ٹھنڈا کروں گا اور ظالموں نے ناشکری کی ہے اور دھوکہ دیا ہے انہیں تہہ تیغ کروں گا اور عنقریب کوفہ سے کچھ علم عجم و عرب کے شہروں کی طرف روانہ کروں گا اور زیادہ خدمت گار میں بنی تمیم کے قبیلہ سے لوں گا،

اسکے بعد منبر سے اتر آئے اور قصر دار الامارہ میں داخل ہوگئے [1]

مختار کی بیعت

کوفہ کے سربرآوردہ افراد مختار کے پاس آئے اور انہوں نے کتاب خدا، سنت رسولؐ، خون اہلبیتؑ کے انتقام، دشمنوں سے جہاد، کمزوروں سے دفاع اور ان سے جنگ کرنے والوں سے مبارزہ اور ہر صلح خواہ سے صلح کرنے پر مختار کی بیعت کی،

بیعت کرنے والوں میں منذر بن حسّان اور اس کے بیٹے حسّان بھی شامل تھے، جب یہ مختار کے پاس گئے تو انہیں سعید بن منقذ اور شیعوں کی ایک جماعت نے دیکھ لیا کہ یہ مختار کے پاس سے آ

[1] اس کی سرگذشت پہلے بیان ہو چکی ہے،

[2] بحار الانوار ج ۵ ۴ ص ۳۷۶،

رہیں اس جماعت نے کہا: یہ ظالموں اور جابروں کے سرغنہ ہیں انہیں قتل کیا جانا چاہیئے، سعید نے انہیں روکا اور کہا: مختار کے حکم کی اطاعت کرو لیکن انہوں نے کان نہ دھرے اور دونوں کو قتل کر دیا، ان دونوں کے قتل کی جب مختار کو خبر ہوئی تو بہت ناراض ہوئے، شرفاء و سربرآوردہ لوگوں کا دل جیتنے کی بہت کوشش کی اسلیئے ان کے ساتھ نیک منشی سے کام لیا،

مختار کو جب یہ اطلاع ملی کہ عبداللہ بن مطیع ابوموسیٰ اشعری کے گھر میں چھپا ہوا ہے تو سکوت اختیار کیا اور رات کے وقت اس کے پاس ہزار درہم بھیجے اور اس سے کہلایا،

مجھے یہ معلوم ہے کہ تم کہاں چھپے ہوئے ہو اور یہ بھی جانتا ہوں کہ تم پیسہ نہ ہونے کی وجہ سے کہیں جا سکے ہو، لہٰذا یہ مبلغ تمہارے لئے بھیج رہا ہوں، پہلے سے مختار اور عبداللہ بن مطیع کے درمیان دوستی تھی

بیت المال کی تقسیم

جب لوگ مختار کی بیعت کر چکے اور زمام ان کے ہاتھ میں آگئی تو انہوں نے کوفہ کے بیت المال کا معائنہ کیا اس میں بہت زیادہ مال تھا، مختار نے حکم دیا کہ جن لوگوں نے قصر کے محاصرہ کے وقت ہمارا ساتھ دیا ہے، ان میں سے ہر ایک پانچ پانچ سو درہم دیئے جائیں اور ساتھ دینے والوں کی تعداد تین ہزار پانچ سو تھی اور چھ ہزار آدمی بعد میں ان سے ملحق ہوئے تھے چنانچہ ان کو دو دو سو درہم دیئے اور عام لوگوں کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آئے اور کوفہ کے بزرگوں کو اپنا ہمنشیں بنایا،

ایک دن مختار کے سامنے ابوعمر کھڑا تھا اور مختار کوفہ کے بزرگوں سے محوگفتگو تھے اور بعض موالیوں [2]

[1] کامل ابن اثیر ج ۴ ص ۲۲۶، تاریخ یعقوبی ج ۲ ص ۲۵۹،

[2] موالیوں سے مراد وہ ایرانی ہیں جو کہ اس زمانہ میں بڑی تعداد میں کوفہ میں زندگی بسر کرتے تھے اور امیرالمومنینؑ ان کا خیال رکھتے تھے بعد میں مختار نے بھی ان کا خیال رکھا،

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

نے "چوکر" ابوعمرہ کے اصحاب تھے کہا: تم ابو اسحاق "مختار کو نہیں دیکھا کہ عرب کے ساتھ کس طرح پیش آ...
ہیں اور ہماری طرف کوئی توجہ نہیں کی،

مختار نے ابوعمرہ سے پوچھا: انہوں نے تم سے کیا کہا ہے؟ ابوعمرہ نے انہیں موالیوں کی بات سے آگاہ کیا
مختار نے کہا: ان سے کہدو کہ اس سے کبیدہ خاطر نہ ہوں، تم مجھ سے اور میں تم سے ہوں پھر کا...
تک مختار خاموش رہے اور پھر یہ آیۃ پڑھی: انا من المجرمین منتقمون[1]" موالیوں نے مختار کی زبان
سے یہ سنا تو ایک دوسرے سے کہا: تمہیں بشارت ہو کہ گویا تم "خدا کی قسم" اس جماعت کے سربرآوردہ
یعنی ظالموں اور اہلبیتؑ کے قاتلوں کو قتل کرو گے[2]

شہروں کیلئے گورنروں کی روانگی

جب مختار نے کوفہ کے حالات پر قابو پالیا اور دار الامارہ میں مستقر ہو گئے تو عبداللہ بن کامل ...
کا سپہ سالار ابوعمرہ کے اقارب کو اپنی فوج کے افسر مقرر کیا، اور اشتر کے مادری بھائی عبداللہ بن ...
کو آرمینیہ کا، محمد بن عطارد کو آذربائجان کا، عبدالرحمن بن سعد بن قیس کو موصل کا، سعد بن حذیفہ بن یمان کو
حلوان کا اور عمر بن سائب کو رے و ہمدان کا گورنر مقرر کیا اور ملک کے گوشہ گوشہ میں اپنے نمائندہ بھیجے ...
جب کوئی لڑائی جھگڑا ہو جاتا تھا تو فریقین کے درمیان خود فیصلہ کرتے تھے لیکن جب ذمہ داریاں اور
مشغولیات زیادہ ہو گئیں تو پھر منصب قضاوت شریح قاضی کے سپرد کر دیا مگر جب یہ معلوم ہوا کہ ...
نے انہیں کوفہ کی حکومت سے معزول کیا تھا تو مختار نے اسے طلب کیا تاکہ معزول کر دیں لیکن وہ ...

---

[1] سورہ سجدہ، ۲۲۔ [2] کامل ابن اثیر ج ۴ ص ۲۲۶،
[3] بعض تواریخ میں مرقوم ہے کہ جب مختار نے شریح کو منصب قضاوت دینا چاہا تو کچھ شیعہ ان کے پاس گئے اور کہا ...
شخص ہے جس نے حجر بن عدی کے خلاف گواہی دی تھی اور جب ہانی بن عروہ کو ابن زیاد نے دار الامارہ میں قید کر کے انہیں زد و کوب کیا ...
قید خانہ میں ان کے پاس گیا ہانی نے ان سے کہا: مجھ پر جو گذری ہے اس سے میری قوم کو مطلع کر دیجئے لیکن شریح نے ان کی قوم کو مطلع نہ کیا نیز ...

... پھر بھی انہوں نے اسے معزول کر دیا اور اس کی جگہ عبداللہ بن عتبہ بن مسعود کو قاضی مقرر کیا وہ بیمار ہو
... تو مختار نے منصب قضاوت عبداللہ بن مالک طائی کو دیدیا[1]

...روان بن حکم کی ہلاکت

مروان بن حکم شام میں ہلاک ہو گیا، اس کا بیٹا عبدالملک بن مروان اس کا جانشین ہوا اور ابن زیاد
... اس کے باپ نے جو منصب دیا تھا اسی پر باقی رکھا اور اسے یہ حکم دیا کہ اپنی ذمہ داری کے سلسلے میں کوئی دقیقہ
...گذاشت نہ کرے[2]

...نتقام کا آغاز

مختار حسینؑ کے قاتلوں اور ان لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے جنہوں نے قتلِ حسینؑ میں ان کی متابعت
...کی تھی چنانچہ ان میں سے جو بھی ہاتھ آیا اسی کو موت کے گھاٹ اتار دیا، بعض ان میں سے کوفہ چھوڑ کر بھاگ
... مختار کے اس اقدام کی علت یہ تھی کہ جب شام پر مروان بن حکم کا تسلط ہو گیا تو اس نے دو لشکر تیار کئے
...کو حبیش بن دلجہ کی سرکردگی میں عبداللہ بن زبیر کو کچلنے کیلئے حجاز بھیجا اور دوسرے کو عبیداللہ بن زیاد کی
...کی میں عراق بھیجا، اور توابین و فوج شام کے درمیان عین الوردہ کے مقام پر جو کچھ رونما ہوا تھا اسے

...وت سے معزول کیا تھا، جب اس کی خبر شریح کو ملی تو وہ مریض بن گیا اور گھر میں بیٹھ رہا، البدایہ والنہایہ ج ۸ ص ۲۹۵
[1] ...الانوار ج ۴۵ ص ۳۷۰،
[2] ...ابن اثیر ج ۴ ص ۲۴۸،
...تجارب الامم ج ۲ ص ۱۳۸،

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ہم پہلے بیان کر چکے ہیں،

مروان بن حکم نے ابن زیاد کو یہ حکم دیا تھا کہ کوفہ پر قبضہ کر کے وہاں تین روز تک
اور اہل کوفہ کے مال اور جان کو شام والوں کیلئے مباح کر دینا لیکن عبیداللہ بن زیاد تقریبًا ایک سال
کے شہروں میں رہ گیا، وہ بھی قیس عیلان اور زفر بن حارث سے تنازعات میں الجھا ہوا تھا کہ یہ
بن زبیر کے آدمی تھے اسلئے ابن زیاد ایک سال تک عراق نہ جا سکا،

مختار کے نام خط

عبدالرحمٰن بن سعید بن قیس، مختار کی طرف سے موصل کے حاکم تھے، انہیں جب یہ معلوم
موصل کی طرف بڑھ رہا ہے تو انہوں نے مختار کو اس مضمون کا خط لکھا: اے امیر! میں اطلاع
کہ ابن زیاد موصل کی سرزمین میں داخل ہو چکا ہے اور میری طرف سوار و پیادہ فوج بھیج رہا
تکریت آ گیا ہوں اور آپ کے حکم کا منتظر ہوں،

عبدالرحمٰن کے نام خط

مختار نے عبدالرحمٰن کو جواب تحریر کیا، اس وقت تم جہاں ہو میرا حکم پہنچنے تک
نے کسی کے ذریعہ یزید بن انس کو بلایا اور کہا: اے یزید! عالم و جاہل یکساں نہیں ہوتے
رہا ہوں اور یہ جھوٹ نہیں ہے کہ خبر دینے والے سے بھی جھوٹ نہیں کہا گیا ہے، میرے پاس
پتوں کے برابر فوج ہے اس وقت تم بھی موصل کیلئے روانہ ہو جاؤ اور جب تم اس سرز
گے تو میں اور فوج تمہارے لئے روانہ کروں گا،
یزید نے کہا: میں تین ہزار افراد کو چنتا ہوں اور مجھے اس بات کا اختیار دیجئے کہ میں

ڈالوں، پھر اگر مزید فوج کی ضرورت ہوگی تو میں آپ کو لکھوں گا،
مختار نے کہا: جس کو چاہتے ہو چن لو،
یزید نے تین ہزار آدمی چنے اور موصل کی طرف روانہ ہو گئے، مختار نے ان کا بدرقہ کیا اور وداع کے
سے کہا: دشمن کو دیکھتے ہی اس پر ٹوٹ پڑنا، مہلت نہ دینا جو موقع تمہارے ہاتھ آئے اس
استفادہ کرنا اور روزانہ مجھے حالات سے آگاہ کرتے رہنا، میں تمہاری مدد کیلئے خواہ تم تقاضہ
فوج روانہ کروں گا کیونکہ اضافی فوج سے تمہارے بازو مضبوط، تمہارے سپاہیوں کے حوصلے بلند
دل میں خوف پیدا ہوگا،

یزید نے کہا: آپ دعاؤں سے میری مدد کریں میرے لئے دعا کافی ہے،
اور لوگوں نے بھی یزید بن انس کیلئے دعا کی اور انہیں خدا حافظ کہا: یزید نے ان لوگوں سے کہا: خدا
کرو کہ مجھے شہادت نصیب ہو، خدا کی قسم اگر میں دشمن پر کامیاب نہ ہوا تو انشاءاللہ شہادت کو ہاتھ
نہ دوں گا۔[1]
مختار نے موصل میں اپنے گورنر عبدالرحمٰن بن سعید کو خط لکھا کہ یزید کو ان کی مرضی پر چھوڑ دینا تم مداخلت

یزید بن انس اپنی فوج کے ساتھ روانہ ہوئے، مدائن پہنچے اور وہاں سے جوخی اور راذانات کی
موصل کی طرف چلے اور باتلی میں اترے،[2]
جب یزید بن انس کی سپہ سالاری میں فوجِ مختار کی آمد کی خبر عبیداللہ بن زیاد کو ملی تو اس نے کہا: ان
کے مقابلہ میں دو ہزار بھیجوں گا پھر ربیعہ بن مخارق کی سرکردگی میں تین ہزار فوج بھیجی اور اس کے بعد
جبلہ کی سرکردگی میں مزید تین ہزار سپاہی بھیجے۔

موصل ۱۸۱، [2] معجم البلدان اور مراصد الاطلاع وغیرہ میں اس نام کی جگہ نہیں ملی لیکن مصدر کے متن میں
حاشیہ میں باتلی و ماتلی لکھا ہے،

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ربیعہ بن مخارق نے اپنی فوج کو عبداللہ بن جملہ کی فوجوں سے ایک دن پہلے روانہ کیا اور وادی

اترا،

یزید بن انس شدید بیمار ہوگئے، انھیں سواری پر سوار کیا کچھ لوگوں نے انھیں سنبھالا اور انہوں نے اپنی فوج کو منظم کیا اور فوج کو جنگ پر ابھارا اور اس کی ترغیب دلائی کہا: اگر میں مرگیا تو ورقاء بن عازب تمہارے امیر اور اگر وہ بھی مرگئے تو عبداللہ بن ضمرہ تمہارے امیر ہوں گے اور اگر وہ بھی دنیا سے اٹھ گئے تو سعر بن ابی سعر امیر ہیں، پھر عبداللہ کو اپنی فوج کے میمنہ پر اور سعر کو میسرہ پر مقرر کیا اور ورقاء کو سوار فوج کا سپہ سالار معین کیا اور خود ایک تخت پر لیٹے ہوئے پیادہ فوج میں رہے اور حملہ کا حکم دیدیا کبھی بیہوش ہو جاتے تھے اور کبھی ہوش آجاتا تھا،

شام کے سپہ سالاروں کا مارا جانا

۶۶ھ میں بروز عرفہ صبح کے وقت عراق کی فوج نے یزید بن انس کی سپہ سالاری میں شام کی فوج سے جو کہ ربیعہ بن مخارق کی سرکردگی میں تھی ظہر کے وقت تک شدید جنگ کی، شام کی فوج نے شکست کھائی اور ان کے لشکر گاہ پر قبضہ ہوگیا، یزید بن مخارق کی فوج آگئی حالانکہ اس کے دوستوں نے اسے تنہا چھوڑ دیا تھا وہ چلا چلا کر اہل شام کو بلا رہا تھا اور کہہ رہا تھا: لوٹ آؤ، اور ان غلاموں سے جنگ کرو جو دین سے خارج ہوگئے ہیں اس پر شامیوں کا ایک گروہ اس سے متصل ہوگیا اور اس کے ساتھ میدان جنگ میں پلٹ آیا اور جنگ کے شعلے بھڑک اٹھے یہاں تک انھیں شکست ہوئی اور ربیعہ ابن مخارق، عبد بن ورقاء اور عبداللہ بن ضمرہ کہ دونوں ہی عراق کے امراء میں سے تھے کے ہاتھ سے مارا گیا

شامی پسپا ہو رہے تھے اور پیچھے ہٹ رہے تھے کہ عبداللہ بن جملہ تین ہزار سپاہیوں کے ساتھ آگیا اور شکست کھا جانے والوں کو اپنے ساتھ میدان جنگ میں لے آیا،

عرفہ کا دن ختم ہوا اور یزید بن انس "باتلی" میں مستقر ہوئے دونوں لشکر رات میں وہیں

دوسرے کی نقل وحرکت پر نظر رکھے ہوئے تھے، عید قربان کے دن صبح میں دونوں فوجیں جنگ کیلئے اور ظہر تک شدید جنگ ہوئی نماز ظہر پڑھ کر پھر میدان جنگ میں لوٹ آئے اور زبردست جنگ لڑی شام شکست کھا کر متفرق ہوگئی اور اپنے سپہ سالار عبداللہ بن جملہ کو تنہا چھوڑ دیا اس نے ثابت قدمی کے ساتھ یہاں تک عبداللہ بن قراد خثعمی نے اس پر حملہ کر کے قتل کر دیا،

کوفی فوج نے شام والوں کی لشکر گاہ پر قبضہ کر لیا، شام والوں میں سے بہت سے مارے گئے اور فوجی گرفتار ہوئے، انھیں یزید بن انس کے پاس لایا گیا اس نے کہا: سب کی گردن مار دو[1]

...ق کے سپہ سالار کی وفات

یزید ابن انس نے عید قربان کے روز عصر کے وقت انتقال کیا، انہوں نے یہ وصیت کر دی تھی کہ ... بعد ورقاء بن عازب عراق کی فوج کے سپہ سالار ہیں، چنانچہ ان کے مرنے کے بعد ورقاء نے ان کی نماز پڑھائی، اور سپرد خاک کیا[2]

...قاء بن عازب کا مشورہ

شام کی فوج شکست کھا چکی، جنگ بند ہوگئی، تو عراق کی فوج کے سپہ سالار نے اپنی سوار فوج کو بلایا ...: مجھے خبر ملی ہے کہ ابن زیاد نے تمہارے مقابلہ کیلئے اسی ہزار فوج بھیجی ہے، میں بھی تم میں سے ایک ... اس سلسلہ میں غور وفکر سے کام لو میرا خیال ہے اس صورت میں ہم شام والوں سے مقابلہ نہیں کر سکیں

---

[1] کامل ابن اثیر ج ۴ ص ۲۲۹،

[2] تجارب الامم ج ۲ ص ۱۸۱،

Contact : jabir.abbas@yahoo.com

http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

گے اب جبکہ ہمارا سپہ سالار یزید بن انس دنیا سے اٹھ چکا ہے اور ہمارے ساتھیوں میں سے کچھ لوگ ہم سے جدا ہو گئے ہیں، آج واپس لوٹتے ہیں لوگ یہی کہیں گے چونکہ ان کا امیر مر گیا تھا اسلئے لوٹ گئے اور ان کے دل میں خوف بھی رہے گا اور اگر فوج شام آج ہمیں شکست دیتی ہے تو انہوں نے جو شکست کل کھائی اس سے ہمیں کوئی فائدہ نہ ہوگا ان کے ساتھیوں نے کہا: آپ کی بات صحیح ہے اچھا مشورہ ہے، واپس لوٹ گئی ۱،

ورقا بن عازب کی غلط فہمی

ورقا کا مشورہ صحیح اور پسندیدہ تھا کیونکہ عراق کی فوج شامیوں کی اسی ہزار فوج کا مقابلہ کر سکتی تھی، لیکن اسے چاہیئے تھا کہ مختار کو خط لکھکر انہیں یزید بن انس کی موت اور شامی سپہ سالاروں کے ہونے اور ان کی شکست کی خبر دیتا مگر اس نے ایسا نہ کیا اور پھر جو ہونا تھا وہ ہوا ۲،

یزید بن انس کی وفات کی خبر

فوج عراق کے سپہ سالار کی وفات کی خبر کوفہ پہونچی، مختار اور اہل کوفہ اس سے آگاہ ہوئے۔ ... مختار کے خلاف بھڑک اٹھے اور عراق کے سپہ سالار کی موت والی خبر کی تصدیق کی اور کہنے لگے انھیں ... فوج نے قتل کیا ہے اور ان کی فوج پسپا ہوئی ہے،

مختار نے ابراہیم بن اشتر کو سات ہزار فوج کا امیر بنایا اور ان سے کہا: روانہ ہو جاؤ اور

---

۱ کامل ابن اثیر ج ۴ ص ۲۳۰،

۲ تجارب الامم ج ۲ ص ۱۴۱،

... عراق کی فوج واپس لوٹ رہی ہے تو تم اس کے امیر بن جانا اور انھیں اپنے ساتھ لے جا کر فوج شام ... کی طرف جانا اور ان سے جنگ کرنا ۱

ابراہیم بن اشتر روانہ ہوئے اور حمام اعین میں اپنی فوج کی جمع بندی کی اور وہاں سے شام کی ... روانہ ہوگئے، ۲

...میں سازش

ابراہیم بن اشتر جب کوفہ سے باہر چلے گئے تو کوفہ کے سربرآوردہ شبث بن ربعی کے پاس جمع ... اور اس سے کہا: خدا کی قسم مختار ہماری مرضی کے بغیر ہمارے امیر بن بیٹھے ہیں، ہمارے غلاموں کو ... بنالیا ہے، انھیں سواریوں پر بٹھا دیا اور ہمارے اموال و غنائم ان میں تقسیم کرتے ہیں،

شبث ان کا بڑا تھا اس نے کہا: مجھے مہلت دو! میں مختار سے ملاقات کر کے ان سے کہوں گا ... وہ مختار کے پاس گیا اور ان کی ساری شکایتیں مختار کے سامنے بیان کی، مختار اس کی ہر بات کا جواب دیتے ... انھیں راضی کروں گا، جس چیز کا مطالبہ کریں گے میں دوں گا یہاں تک کہ موالیوں، غلاموں اور انھیں ... دینے کی بات نکلی، مختار نے کہا: اگر میں تمہارے غنائم تمہارے ہی درمیان تقسیم کروں تو تم قسم کھاتے ... عہد کرتے ہو کہ بنی امیہ اور ابن زبیر سے جنگ میں میرا ساتھ دو گے؟

شبث نے کہا: میں ان سے یہ بات کہوں گا

اس کے بعد وہ مختار کے پاس سے چلا گیا اور پھر واپس نہ آیا اور انہوں نے یہ طے کیا کہ مختار سے جنگ ... چنانچہ شبث بن ربعی، محمد بن اشعث، عبدالرحمٰن بن سعید اور شمر ایک جگہ جمع ہو کر کعب بن ابی کعب خثعمی ... آئے اور اس سلسلے میں اس سے گفتگو کی اس نے بھی ان لوگوں کی بات قبول کر لی اور ان کا تعاون کرنے

---

۱ کامل ابن اثیر ج ۴ ص ۲۳۰، ۲ تجارب الامم ج ۲ ص ۱۴۱،

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کا وعدہ کیا یہ اس کے پاس سے باہر نکلے اور عبدالرحمٰن بن مخنف کے پاس گئے اور اسے مختار کے خلاف [illegible] کرنے پر ابھارا [1]،

عبدالرحمٰن بن مخنف کا مشورہ

عبدالرحمٰن نے ان سے کہا: اگر تم لوگ شورش کرنا چاہتے ہو تو میں تمہیں تنہا نہیں چھوڑوں گا [illegible] اگر میری اطاعت کرتے ہو تو مختار کے خلاف شورش نہ کرو،

انہوں نے کہا: کیا وجہ ہے؟

عبدالرحمٰن نے کہا: مجھے خوف ہے کہ تم پراگندہ ہو جاؤ گے تمہارے درمیان اختلاف [illegible] جائے گا اور تم ایک دوسرے کو تنہا چھوڑ دو گے جبکہ تمہارے دلاور اور شہسوار مختار کے ساتھ ہیں [illegible] شخص و فلاں آدمی مختار کے ساتھ نہیں ہیں؟ کیا تمہارے غلام اس کے ساتھ نہیں ہیں یہ آپس میں متحد [illegible] یہ لوگ تمہارے لئے تمہارے دشمن سے زیادہ خطرناک ہیں کیونکہ انہوں نے عرب کی شجاعت اور [illegible] کو جمع کر لیا ہے، اگر تم کچھ صبر سے کام لو تو شامی یا مصری آجائیں گے وہ تمہارے لئے کافی ہے، [illegible] ان سے الجھنے کی ضرورت نہیں ہوگی دوسرے انہیں فنا کر دیں گے،

انہوں نے کہا: آپ کو خدا کی قسم، ہماری مخالفت نہ کیجئے اور ہمارے منصوبہ کو برباد نہ کیجئے،

عبدالرحمٰن نے کہا: میں بھی تمہیں سے ہوں، جب چاہے خروج کرو،

انہوں نے ایک دوسرے سے کہا: ہمیں ابراہیم بن اشتر کے باہر جانے تک صبر کرنا چاہئے [illegible] انہوں نے ابراہیم کے جانے تک صبر کیا یہاں تک ابراہیم ساباط پہونچ گئے [2]،

---

[1] کامل ابن اثیر ج ۴ ص ۲۳۱،

[2] تجارب الامم ج ۲ ص ۱۴۳،

[illegible] شورش

ابراہیم کے باہر چلے جانے کے بعد مختار کے مخالفوں نے شورش بپا کر دی اور میدان میں جمع ہو گئے ہر سرغنہ [illegible] اپنے ماتحت لوگوں کے ساتھ ایک علاقہ میں اجتماع کیا،

جب مختار کو اس گروہ کی شورش کا علم ہوا تو انہوں نے کسی کو ابراہیم بن اشتر کے پاس بھیجکر کہلوایا کہ جتنی [illegible] ہو سکے واپس لوٹ آؤ پھر کسی کو شورش کرنے والوں کے پاس بھیجکر یہ معلوم کیا کہ تم لوگ کیا چاہتے ہو جو [illegible] مطالبہ ہے میں اسے پورا کروں گا،

انہوں نے جواب دیا ہم یہ چاہتے ہیں کہ آپ کوفہ کی امارت سے الگ ہو جائیں آپ کو ابن حنفیہ [illegible] مقرر نہیں کیا ہے یہ دعوی ہی دعویٰ ہے،

مختار نے کہا: تم لوگ ایک وفد مدینہ محمد بن حنفیہ کے پاس بھیجو اور میں بھی ایک وفد روانہ [illegible] ہوں اور پھر دعویٰ کی حقیقت روشن ہونے تک صبر کرو،

اس طرح مختار انھیں قانع کرنا چاہتے تھے اور یہ مدنظر تھا کہ اس وقت تک ابراہیم بن اشتر [illegible] واپس آجائیں گے، اور ان سے نمٹ لیں گے مختار نے اپنے ہمنواؤں کو حکم دیا کہ حملہ نہ کرو، اہل کوفہ نے راستے بند [illegible] دیئے مختار اور ان کے ساتھیوں تک پانی نہیں پہنچنے دیتے تھے ہاں ان کی غفلت میں تھوڑا پانی پہنچ جاتا تھا [1]،

شمر قبیلہ یمن سے جدا ہوتا ہے

پھر شمر بن ذی الجوشن قبیلہ یمن کے پاس آیا اور ان سے کہا: اگر تم ایک جگہ جمع ہو جاؤ کہ ایک طرف

---

[1] کامل ابن اثیر ج ۴ ص ۲۳۲،

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

سے جنگ کریں تو میں تمہاری مدد کروں گا اور نہ میرا تم سے کوئی تعلق نہیں ہے کیونکہ میں تنگ گلی اور پراگندہ
طور پر جنگ نہیں کروں گا اس لئے وہ قبیلہ یمن سے جدا ہو کر اپنی قوم کے پاس میدان بنی سلول میں پہنچا
ان سے ملحق ہو گیا،

جب مختار کو دوبارہ یہ خبر ملی تو انہوں نے پھر ابراہیم کو خط لکھا، ابراہیم کو صورتحال کا علم ہوا تو ا
نے اسی دن اپنے سپاہیوں کے درمیان ندا کی اور انھیں واپسی کا حکم دیا، ابراہیم اور ان کے سپاہی واپس
رات بھر راستہ طے کیا اور "سویعہ"[1] پر اتر کر مختصر آرام کے بعد دوبارہ روانہ ہوئے اور صبح کی نماز "سورا"[2] میں
پڑھی اور پھر چلدیئے، نماز عصر باب جسر پر ادا کی، لوٹ آئے اور مسجد میں رات بسر کی، شبث بن ربعی
پہلے اپنے بیٹے کے ذریعہ مختار کے پاس یہ پیغام بھیجا تھا کہ ہم تمہارے خاندان کے ہیں تمہارے اختیار میں ہیں
کی قسم ہم تم سے ہرگز جنگ نہ کریں گے ہماری طرف سے مطمئن رہیں اس لئے شبث بن ربعی مختار سے جنگ کر
پر راضی نہیں تھا،

نماز کا وقت ہوا تو قبیلہ یمن والے جمع ہوئے ہر گروہ کا رئیس یہ نہیں چاہتا تھا کہ نماز کی امامت
اس کا رقیب کرے، عبد الرحمٰن بن مخنف نے کہا: یہ اولین نزاع اور اختلاف ہے، ایسے آدمی کو امام بنا
جسے سب تسلیم کریں، کیونکہ تمہارے درمیان شہر کے سید قراء موجود ہیں، رفاعہ بن شداد تمہارے درمیان موجود
ہیں انھیں امام بنا کر ان کی اقتدا میں نماز ادا کرو چنانچہ رفاعہ کو امام بنا کر ان کی اقتدا میں نماز ادا کی گئی

شورش کرنے والوں سے جنگ

مختار نے اپنے سپاہیوں کو بازار میں جمع کیا اور ابراہیم بن اشتر سے کہا: کہ تم قبیلہ مضر کے مقابلہ میں

[1] معاجم میں ہمیں سویعہ کا نام نہیں ملا ہے ممکن ہے یہ سوبقہ ہو کہ اس کا اطلاق ایک جگہ پر ہوتا ہے، مراصد الاطلاع ج ۲ ص ...

[2] سورا، حلہ کے نزدیک ایک شہر ہے، مراصد الاطلاع ج ۲ ص ۷۵۳،

[3] تجارب الامم ج ۲ ص ۱۴۹،

... اس قبیلہ کی زمام شبث بن ربعی اور محمد بن عمیر بن عطارد کے ہاتھ میں تھی اور یہ لوگ کناسہ "مزبلہ"
... پاس جمع ہوئے تھے، ابراہیم کو اہل یمن کے مقابلہ میں نہیں بھیجا تھا، جس کی وجہ یہ تھی کہ ابراہیم بھی
... یمن سے تھا، مختار کو اس بات کا خوف تھا کہ کہیں ابراہیم جنگ میں ان کے ساتھ نرمی سے پیش آئے
... والوں کے مقابلہ خود مختار گئے یہ لوگ میدان سبیع میں جمع تھے، مختار عمرو بن سعید کے گھر کے پاس
... اور احمر بن شمیط و عبد اللہ بن کامل کو آگے آگے بھیجا اور اس بات کی تاکید کی جس راستہ سے کہہ رہا
... اس راستہ سے میدان میں جائیں نیز کہا،

مجھے قبیلہ شبام نے خبر دی ہے کہ شورش کرنے والے مسلسل جمع ہو رہے ہیں،

ان دونوں نے مختار کے کہنے کے مطابق عمل کیا، اہل یمن کو ان دونوں کے آنے کی خبر ملی تو وہ دو دستوں
... منقسم ہو گئے اور ان دونوں سے سخت جنگ کی، احمر بن شمیط اور عبد اللہ بن کامل کے سپاہی پراگندہ ہو کر
... ہٹ گئے اور مختار کے پاس آئے، مختار نے احمر بن شمیط اور عبد اللہ بن کامل کے بارے میں معلوم کیا تو
... انہوں نے کہا: ہمیں ان کی خبر نہیں ہے،

مختار خود ان کے طرف گئے، ابی عبد اللہ جدلی کے گھر تک پہنچے اور، وہیں کھڑے ہو گئے اسکے
... عبد اللہ بن قراد کو چار سو آدمیوں کے ساتھ عبد اللہ بن کامل کی مدد کیلئے بھیجا اور ان سے کہا: اگر ابن کامل
... گئے ہوں تو فوج کے امیر تم ہو اور اگر زندہ ہوں تو تین سو سپاہی انھیں دے دینا اور تم خود سو
... افراد کے ساتھ میدان سبیع کی طرف روانہ ہو جانا اور حمام قطن کی طرف سے وہاں جانا،

عبد اللہ بن قراد آئے دیکھا کہ عبد اللہ بن کامل ایک جماعت کے ساتھ ثابت قدم ہیں اور جنگ
... رہے ہیں، تین سو سپاہی ان کے حوالے کئے اور خود سو سپاہیوں کے ساتھ مسجد عبد القیس آگئے اور اپنے
... ساتھیوں سے کہا: میں مختار کی کامیابی چاہتا ہوں لیکن سربرآوردہ افراد اور اپنے قبیلہ کے بزرگوں کی ہلاکت
... نہیں ہے، خدا کی قسم میں موت کو اس سے بہتر سمجھتا ہوں کہ وہ میرے ہاتھ سے ہلاک ہوں لیکن
... ہو سکتا ہے کہ مجھے یہ خبر ملے کہ قبیلہ شبام ان کے پیچھے آرہا ہے شاید وہ جنگ میں کود پڑیں اور ہمیں
... معاف رکھیں اس کے ساتھیوں نے کہا: ٹھیک ہے، یہ لوگ مسجد عبد القیس ہی میں ٹھہر رہے،

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

مالک بن عمرو

مختار نے مالک بن عمرو ، جو کہ بڑے شجاع تھے ، اور عبدالرحمٰن بن شریک دونوں کو دو دو سو سپاہیوں کے ساتھ احمر بن شمیط کی مدد کیلئے بھیجا وہ ان کی مدد کیلئے چلے اس وقت وہ دشمن کے محاصرہ میں تھے اور شدید جنگ ہو رہی تھی،

ابراہیم بن اشتر ، شبث بن ربعی ، جسکے ساتھ قبیلہ مضر تھا ، کے مقابلے کیلئے پہنچے اور ان سے کہا واپس لوٹ جاؤ خدا کی قسم مجھے یہ بات پسند نہیں ہے کہ قبیلہ مضر کا کوئی آدمی میرے ہاتھ سے قتل ہو ، تم خود کو ہلاکت میں نہ ڈالو ، انہوں نے ان کی بات نہ مانی لہٰذا شدید جنگ کا آغاز ہو گیا ابراہیم نے انہیں شکست دی اور مختار کو فتح و بشارت کی خبر پہنچی ، مختار نے یہ خبر دوسرے سپہ سالاروں تک پہنچا دی،

ابو القلوص

قبیلہ شبام نے ، کہ جس کا رئیس ابو القلوص تھا ، یہ طے کر لیا تھا کہ اہل یمن کے پیچھے سے حملہ کریں گے ان میں سے بعض نے یہ مشورہ دیا تھا کہ اگر ہم قبیلہ مضر و ربیعہ ، کے پاس چلے جائیں تو بہتر ہے انہوں نے ابو القلوص سے کہا: آپ کی کیا رائے ہے ؟ اس نے کہا : ﴿قاتِلُوا الَّذِينَ يَلُونَكُمْ مِنَ الْكُفَّارِ﴾ قبیلہ والوں کو حکم دیا کہ آگے بڑھو تین مرتبہ حکم دیا ، وہ تھوڑی دور ہی گئے تھے کہ انہیں بیٹھنے کا حکم دیا لوگوں نے اس کی وجہ معلوم کی تو اس نے کہا : میں چاہتا ہوں کہ تمہارے دل سے خوف و رعب نکل جائے اور سکون کے ساتھ دشمن پر حملہ کرو اس کے بعد وہ میدان وسیع کی طرف چلے ایک گروہ نے انھیں روکا انھوں نے انھیں پراکندہ کر دیا اور ان کے سپہ سالار کو قتل کر دیا اور میدان سبیع میں داخل ہو گئے اور یالثارات الحسین کا نعرہ بلند کیا،

رفاعہ بن شداد کا قتل

شورش کرنے والوں نے مختار کے سپاہیوں کا یہ نعرہ سنا تو یزید بن عمیر نے کہا : یالثارات عثمان ، رفاعہ بن شداد نے ان سے کہا : ہمیں عثمان سے کیا کام ؟ میں اس جماعت کی کوئی حمایت نہیں کر سکتا جو عثمان کے خون کا مطالبہ کرتی ہے ،

اس کے خاندان والوں نے اس سے کہا : تم ہمیں یہاں لائے ہو ہم نے تمہاری اطاعت کی ہے اور اب جنگ کا وقت آ گیا تو کہتے ہیں کہ واپس لوٹ چلو اور انھیں چھوڑ دو ،

رفاعہ نے ان پر حملہ کر کے کہا :

أَنَا ابْنُ شَدَّادٍ عَلىٰ دِينِ عَلِي   لَسْتُ لِعُثْمانَ بْنِ أَرْوىٰ بِوَلِي

لَأَصْلِيَنَّ الْيَوْمَ فِيمَنْ يَصْطَلِي   بِحَرِّ نارِ الْحَرْبِ غَيْرِ مُؤْتَلِ[1]

مبارزہ کرتے ہوئے مارا گیا،

شورش کرنے والوں کی سرکوبی

کوفہ کے بہت سے بزرگ مارے گئے اور پانچ سو اسیر ہو کر آئے جبکہ ان کے ہاتھ باندھ دیئے گئے تھے عبداللہ بن شریک اسیروں کو آزاد کرنے میں مشغول تھے ، جب مختار کو یہ خبر ملی تو انہوں نے کہا کہ انھیں میرے سامنے پیش کیا جائے اور ان میں سے جو قتل حسینؑ میں شریک تھا اس کی نشاندھی کی جائے ،

---

(۱) میں شداد کا بیٹا ہوں علیؑ کے دین پر ہوں اور اروی کے بیٹے عثمان کو پسند نہیں کرتا آج میں جنگجوؤں کے ساتھ جنگ کروں گا اور آتش جنگ کی تپش پر واپس نہیں کروں گا ، کامل ابن اثیر ج ۴ ص ۲۴۳ ،

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اسیروں کو مختار کے سامنے پیش کیا گیا اور ان میں جو بھی امام حسینؑ سے جنگ کیلئے گیا تھا اس کی گردن دبی گئی اور تہہ تیغ کیا گیا یہاں تک کہ قتل ہونے والوں کی تعداد دو سو چالیس تک پہونچ گئی بعض لوگوں کو مختار کے اصحاب نے انہیں بتائے بغیر قتل کر دیا تھا اس کے بعد دوسرے اسیروں کو آزاد کر دیا اور ان سے یہ عہد لیا کہ ان کے دشمنوں کی مدد نہیں کریں گے، پھر یہ اعلان کر دیا گیا جو شخص اپنے گھر چلا جائے گا اس کے لئے امان ہے جس نے قتل حسینؑ میں شرکت کی ہوگی اس کے لئے امان نہیں ہے [1]

کوفہ سے فرار

مختار نے تسلط پایا اور حکومت اپنے ہاتھ لی تو جن لوگوں نے واقعہ کربلا میں شرکت کی تھی اور فرزند رسولؐ اور ان کے اصحاب کا خون بہایا تھا وہ اپنی جان کے خوف سے کوفہ سے بھاگنے لگے اور وہ یہ سمجھ گئے کہ مختار نے حسینؑ کا انتقام لینے کے لئے خروج کیا ہے لہذا بہت سے بیابانوں میں نکل گئے اور نہ ان کا پتہ چل سکا کچھ کوفہ سے شام کی طرف فرار کر گئے اور عبد الملک بن مروان کے پاس پہنچے تاکہ مختار کی ہیبت و غضب سے بچنے کیلئے اس کی حمایت حاصل کریں، عبد الملک بن حجاج تغلبی بھی شام پہنچا اور عبد الملک بن مروان کی پناہ لی اور اس سے کہا: میں عراق سے فرار ہو کر تمہارے پاس آیا ہوں،

عبد الملک نے چلّا کر کہا: تم جھوٹ بولتے ہو تم نے ہمارے لئے فرار نہیں کیا ہے بلکہ خون حسینؑ کی وجہ سے فرار کیا ہے تمہیں اپنی جان کی پڑی تو ہماری پناہ ڈھونڈ لی،

بعض کوفی فرار کر کے مکہ میں عبد اللہ بن زبیر کے پاس پہنچے اور اس کے لشکر میں شامل ہو گئے لشکر میں شامل ہونا عقیدہ و ایمان کی بنا پر نہیں تھا بلکہ انہیں مختار کے خوف نے کوفہ سے روپوش ہونے پر مجبور کیا تھا چنانچہ وہ مکہ آئے اور زبیر سے ملحق ہو گئے [2]

[1] تجارب الامم ج ۲ ص ۱۸۱، [2] حیاۃ الامام الحسینؑ ج ۳ ص ۴۵۵،

...رو بن حجاج زبیدی

یہ شخص واقعہ کربلا میں موجود تھا اور عبید اللہ بن زیاد کی فوج کے سپہ سالاروں میں سے ایک تھا، جب مختار نے امام حسینؑ کے قاتلوں سے انتقام لینے کا عزم کیا تو یہ اپنی سواری پر سوار ہو کر واقصہ کی طرف بھاگ نکلا اس کے بعد لاپتہ ہو گیا،

کہا جاتا ہے کہ مختار کے ہمنواؤں نے اسے راستے میں دیکھا کہ پیاس کی شدت سے گر پڑا ہے انہوں نے اس کا سر قلم کر دیا۔

مختار سے شورش کرنے والوں کی جنگ میں جو لوگ قتل ہوئے ہیں ان میں فرات بن زحر بن قیس بھی نظر آتے ہیں۔

عبد اللہ بن مطیع

یہ عبد اللہ بن زبیر کی طرف سے کوفہ کا حاکم تھا، مختار کے تسلط کے بعد ابو موسیٰ اشعری کے گھر میں چھپ

...بزرگ شیعہ ابن کلبی سے اصابہ میں روایت کی ہے کہ زحر بن قیس جعفی نے عہد رسولؐ کو درک کیا ہے دلاوروں میں ان کا شمار ہوتا تھا وہ حضرت علیؑ کے ساتھ رہتے تھے جب بھی آپ ان کی طرف دیکھتے تو فرماتے تھے: جو شخص زندہ شہید کو دیکھنا چاہے وہ انہیں دیکھے آپ نے انہیں مدائن کا حاکم مقرر کیا تھا، ان کے چار بیٹے تھے سبھی اعیان کوفہ میں سے تھے ایک کا نام فرات تھا جسے مختار نے قتل کیا دوسرا ابن اشعث کے ساتھ مارا گیا یہ اشعث کی فوج میں خوارج قاریوں کا امیر تھا، حجاج نے کہا: کوئی بھی اٹھنے والا فتنہ خاموش نہیں ہو سکتا مگر یہ کہ فتنہ گروں کے سرداروں میں سے ایک کو مار دیا جائے اور یہ عظمائے یمن ہیں، تیسرے کا نام جہم تھا یہ قتیبہ بن مسلم کے ساتھ خراسان میں تھا اور جرجان کا گورنر تھا چوتھے کا نام حمال تھا یہ گاؤں میں زندگی گذارتا تھا، ترجمہ نفس المہموم ص ۳۰۷،

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

گیا تھا مختار نے اس کے لئے کچھ پیسہ اس پیغام کے ساتھ بھیجا تھا کہ یہ پیسہ تمہارے زاد راہ کے لئے ہے، اس نے پیسہ لیا اور بصرہ چلا گیا، کیونکہ عبداللہ بن زبیر کے پاس جانے اور اس کے سامنے یہ کہنے میں شرم محسوس ہو رہی تھی کہ مجھے مختار نے شکست دے دی ہے[1]

گھروں کی بربادی

ہم پہلے بیان کر چکے ہیں کہ اہل کوفہ میں سے جن لوگوں کا ہاتھ قتل حسینؑ میں تھا ان میں سے جو بن پڑی وہ بھاگ نکلے، بعض مکہ میں عبداللہ بن زبیر سے ملحق ہو گئے کچھ بصرہ میں مصعب زبیر سے متصل ہو گئے ایک گروہ بیابانوں میں پراگندہ ہو گیا مختار نے ان کا تعاقب کیا اور جو ہاتھ نہ آسکے ان کے گھروں کو گرا دیا، درج ذیل لوگوں کے گھروں کو منہدم کرایا تھا،

(۱) محمد بن اشعث بن قیس کندی، اس کا گھر اس گاؤں میں تھا جو کہ قادسیہ کے نزدیک واقع تھا مختار اسے گرفتار کرنے کیلئے کچھ سپاہی وہاں بھیجے انہوں نے اس کے محل کا محاصرہ کر لیا، محل میں داخل ہونے لگے فرار کر چکا تھا، اس کی خبر انہوں نے مختار کو دی، مختار نے حکم دیا کہ اس کے محل کو تہس نہس کر دو اور اس کی اینٹوں سے حجر بن عدی کے گھر کو جسے زیاد نے منہدم کیا تھا، تعمیر کیا،

(۲) عبداللہ بن عروہ خثعمی: یہ بھی بھاگنے میں کامیاب ہو گیا تھا، یہ وہی شخص ہے جس نے کہا تھا کہ میں نے اصحاب حسینؑ کی طرف بارہ تیر چلائے ہیں، مختار کے حکم سے اس کا بھی گھر ویران کیا گیا[2]

(۳) اسماء بن خارجہ: یہ ان لوگوں میں سے ہے جو مسلم بن عقیل کے قتل میں شریک تھے، مختار نے کہا آسمان کے پروردگار اور نور و ظلمت کے رب کی قسم آسمان سے آگ آئے گی اور اسماء کے گھر کو خاکستر کر دے گی

---

[1] کامل ابن اثیر ج ۴ ص ۲۳۶،

[2] بحار الانوار ج ۴۵ ص ۳۷۷،

مختار کی یہ بات جب اس کے کان تک پہنچی تو اس نے کہا: ابو اسحاق "مختار" سچ بات کہتے ہیں اب کوفہ رہنے کی جگہ نہیں ہے گھر سے نکلا اور بیابانوں میں چلا گیا،

مختار نے حکم دیا کہ اس کا اور اس کے چچا زاد بھائیوں کا گھر منہدم کر دو[1]

(۴) عبداللہ بن عقبہ غنوی: جن لوگوں کو مختار نے اس کی طرف بھیجا تھا یہ ان کے ہاتھ نہ لگا معلوم ہوا کہ جزیرہ فرار کر گیا ہے، اس نے اہلبیتؑ کے ایک بچہ کو قتل کیا تھا لہٰذا اس کا گھر بھی منہدم کر دیا گیا[2]

(۵) شبث بن ربعی: یہ بھی کوفہ کی ایک جماعت ______ کے ساتھ بصرہ فرار کر گیا مختار نے حکم دیا کہ اس کا گھر ویران کر دیا جائے[3]،

(۶) سنان بن انس: ابن اثیر کی نقل کے مطابق سنان بھی ان لوگوں میں سے ایک ہے جو بصرہ بھاگ گئے تھے، مختار نے اسے گرفتار کرنے کا حکم دیا تھا لیکن جب وہ ان کے ہاتھ نہ لگا تو انہوں نے اس کا گھر منہدم کر دیا[5]،

حسینؑ کا قاتل

جب کوفہ کے سربرآوردہ افراد نے مختار سے شکست کھائی تو وہ کوفہ سے بھاگ نکلے اور بصرہ پہنچے

---

[1] بحار الانوار ج ۴۵ ص ۳۷۷،

[2] ... نے ابو مخنف سے اور انہوں نے سلیمان بن ابی راشد سے نقل کیا ہے کہ وہ بچہ ابو بکر بن حسن بن علی ہیں، بحار الانوار ج ۴۵ ص ۳۷۶

[3] کامل ابن اثیر ج ۴ ص ۲۴۳،

[4] فرسان الہیجاء ج ۲ ص ۲۳۵،

[5] کامل ابن اثیر ج ۴ ص ۲۴۳،

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

مصعب بن زبیر سے ملحق ہو گئے، مختار نے قاتلان حسینؑ سے انتقام لینے کیلئے خود کو آمادہ کیا اور کہا
ہمارا دین نہیں ہے کہ ہم اس گروہ کو زندہ چھوڑ دیں کہ جس نے حسینؑ بن علیؑ کو قتل کیا ہے میں دنیا میں
مدد کرنے والا ہوں میں وہی کذاب ہوں، جس نام سے دشمن مجھے پکارتے ہیں، میں خدا کا شکر
کہ اس نے مجھے ایسی شمشیر قرار دیا ہے کہ جوان پر لگائی جا چکی ہے اور ایسا نیزہ بنایا ہے کہ جو ان کے سینو
چکا ہے، اس نے مجھے خونِ آل محمدؐ کا منتقم اور ان کے حق میں خروج کرنے والا قرار دیا ہے ان قاتلو
نام بتاؤ تاکہ ان کا تعاقب کیا جائے اور صفحہ ہستی سے ان کا نام ونشان مٹا دیا جائے میرے لئے اس
تک کھانا پانی مباح نہیں ہے جب تک کہ زمین کو ان کے وجود سے پاک نہیں کروں گا اور شہروں کو ان سے
کروں گا،

عبداللہ بن دباس نے قاتلان میں سے ایک گروہ کا نام بتایا ہے منجملہ ان کے نام عبداللہ
مالک بن نسیر، اور حمل بن مالک ہیں،

مختار نے ان کی تلاش میں سپاہی بھیجے، رات کے وقت انھیں گرفتار کر کے مختار کے پاس لا
سے مختار نے کہا: اے خدا اور کتاب خدا کے دشمنو! اے رسول خدا اور آل رسولؐ کے دشمنو! تم نے ان
کو قتل کیا ہے جن پر تمہیں صلوات بھیجنے کا حکم دیا گیا تھا،

انہوں نے کہا: خدا آپ پر رحم کرے، ہمیں زبردستی بھیجا گیا تھا ہم اس سے راضی نہیں
اور احسان کیجیے جان بخش دیجیے،

مختار نے کہا: تم نے حسینؑ پر کیوں رحم نہیں کھایا تھا انہیں سیراب نہیں کیا تھا اور انہیں
نہیں چھوڑا تھا؟

مختار نے مالک بن نسیر سے کہا: تو نے حسینؑ کی ٹوپی لی تھی،

عبداللہ بن کامل نے کہا: ہاں یہی وہ شخص ہے،

مختار نے کہا: اس کے ہاتھ پیر قطع کر کے چھوڑ دو تاکہ اس حال میں مر جائے، اس کو مختار
مطابق سزا دی گئی اور اس کے دونوں ساتھیوں کو بھی قتل کیا گیا،

گھوڑے دوڑانے والے

موسیٰ ابن عامر کہتے ہیں: مختار نے سب سے پہلے جن لوگوں کو ان کے ظلم کی سزا دی ہے وہ لاش
کو پامال کرنے والے تھے، مختار نے حکم دیا کہ انہیں گرفتار کر کے لایا جائے، وہ لائے گئے حکم دیا کہ انہیں
کے بل زمین پر لٹا دیا جائے پھر ان کے ہاتھ، پاؤں میں کیلیں ٹھونک دی گئیں اس کے بعد ان پر گھوڑے
کا حکم دیا اور پھر انہیں آگ میں جلا دیا گیا[۱] ان دس آدمیوں کے نام یہ ہیں:

(۱) اسحاق بن حویہ حضرمی، اس شخص نے امام حسینؑ کا پیراہن اتارا تھا،
(۲) اخنس بن مرثد، بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ کربلا میں ہی سینہ پر تیر کھا کر ہلاک ہو گیا تھا[۲]
(۳) حکیم بن طفیل سنبسی،
(۴) عمرو بن صبیح صیداوی،
(۵) رجا بن منقذ عبدی،
(۶) سالم بن خیثمہ جعفی،
(۷) واحظ بن ناعم،
(۸) صالح بن وہب جعفی،
(۹) ہانی بن ثبیت حضرمی،
(۱۰) اسید بن مالک،[۳]

---

[۱] بحار الانوار ج ۴۵ ص ۳۷،
[۲] نفس المہموم ص ۴۸۱، بعض کتابوں میں اسحق بن حیوہ اور اخنس بن مرثد لکھا ہے،
[۳] بحار الانوار ج ۴۵ ص ۵۹،

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

دبّابہ

مختار کے ساتھ ایک جماعت تھی جسے دبابہ کہتے ہیں، انہیں مختار نے محلۂ احمرا میں واقع ایک گھر پر بھیجا کہ وہاں بعض قاتلان حسینؑ تھے، ان میں عبدالرحمٰن بن ابی خشکارہ، عبدالرحمٰن بن قیس خولانی اور دوسرے افراد بھی تھے انہیں پکڑ کر لایا گیا مختار کے سامنے پیش کیا گیا مختار نے ان سے کہا: اے نیک لوگوں کے قاتلو! اے جوانان جنت کے سردار کے قاتلو! کیا تم نہیں دیکھ رہے ہو کہ خدا تم سے آج انتقام لے رہا ہے امام حسینؑ کے مال لوٹنے کی بنا پر آج تم نے یہ دن دیکھا ہے،

یہ لوگ امام حسینؑ کا مال اور بعض چیزیں لوٹ کرلے گئے تھے، سر بازار ان کی گردن ماری گئی

سائب بن مالک اشعری مختار کے سپاہیوں میں سے تھا یہ ان تین آدمیوں کو گرفتار کر کے مختار کے پاس لایا تھا جو میدان کربلا میں عبیداللہ بن زیاد کی فوج میں شامل تھے، مختار نے حکم دیا کہ ان کو کوفہ کے بازار میں لے جاکر قتل کر دو،[1]

عبداللہ، عبدالرحمٰن بن صلحت، اور عبداللہ بن وہب ہمدانی کو مختار کے سامنے حاضر کیا گیا مختار نے انہیں قتل کرنے کا حکم دیا اور قتل کر دیئے گئے[2]

مختار نے عبداللہ بن کامل کو بھیجا کہ عثمان بن خالد اور بسر بن ابی سمط کو گرفتار کر کے لاؤ یہ دونوں کربلا میں موجود تھے، اور امام حسینؑ کا لباس اتارنے والوں میں شامل تھے، عبداللہ بن کامل نے عصر کے وقت مسجد بنی دھمان کا محاصرہ کیا اور کہا: اگر عثمان بن خالد کو میری تحویل میں دوگے تو قبیلہ دھمان کے قیام کے گناہ میری گردن پر ہیں اور اگر تحویل میں نہیں دوگے تو تم سب کو قتل کر دوں گا، بنی دھمان والوں نے کہا تھوڑی مہلت دیجئے تاکہ ہم اسے حاضر کریں،

---

[1] تجارب الامم ج ۶ ص ۱۵۹،

[2] کامل ابن اثیر ج ۴ ص ۲۴۰،

وہ لوگ گھوڑے پر سوار ہو کر اس کی تلاش میں نکلے چنانچہ جبانہ میں جا پکڑا وہ اس وقت وہاں سے جزیرہ کی طرف فرار کرنا چاہتے تھے، دھمان والے انہیں عبداللہ بن کامل کے پاس لائے اس نے دونوں کی گردن ماردی اور واپس آکر مختار کو قصہ سنایا، مختار نے کہا: واپس جا کر ان کی لاشوں کو نذر آتش کر دو، دفن نہ ہونے پائیں[1]

خولی کا قتل

مختار نے چند سپاہیوں کو خولی بن یزید اصبحی کی تلاش میں روانہ کیا، سر حسینؑ کو یہی کوفہ لایا تھا، خولی بظاہر اپنے گھر میں چھپا ہوا تھا مختار کے سپاہی اس کے گھر میں داخل ہوئے اور گھر کی تلاشی لینے لگے خولی کی زوجہ عیوف بنت مالک اس وقت سے اس کی دشمن ہوگئی تھی جب وہ سر حسینؑ لایا تھا، نے پوچھا کیا چاہتے ہو؟

انہوں نے کہا: تمہارا شوہر کہاں ہے؟

اس نے کہا مجھے نہیں معلوم کہاں ہے لیکن ہاتھ سے اس جگہ کی طرف اشارہ کیا جہاں چھپا ہوا تھا، مختار کے سپاہیوں نے اسے گرفتار کر لیا اسے باہر لائے تو اس وقت وہ سر پر کچھ ڈالے ہوئے تھا انہوں نے اسے اسی جگہ قتل کر کے نذر آتش کر دیا[2]

ابن سعد کا قتل

جو لوگ مختار کی نظروں میں محترم تھے اور مختار کی عزت کرتے تھے ان میں عبداللہ بن جعدہ بن ہبیرہ

---

[1] تجارب الامم ج ۶ ص ۱۵۱، [2] کامل ابن اثیر ج ۴ ص ۲۴۰،

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

تھے ، اور اس کی وجہ یہ تھی کہ عبداللہ کو امیرالمومنین ع سے قربت تھی ،

عمر بن سعد ، عبداللہ بن جعدہ کے پاس آیا اور ان سے کہا : میرے لئے مختار سے امان ...
عبداللہ نے سفارش کی تو مختار نے اس طرح امان نامہ لکھا : یہ امان ہے مختار بن ابی عبیدہ کی طرف ... عمر بن
سعد بن ابی وقاص کیلئے ، تم امان میں ہو ، تم خود ، تمہارا مال اور اہل وعیال خدا کی امان میں ہو لیکن جو ...
ہے اس کی بنا پر اس وقت تک امان میں ہو جب تک اطاعت کرو گے ، گھر میں شہر میں اپنے بچوں کے پاس
رہو گے اور کسی حادثہ میں شریک نہ ہو گے ،

اس کے بعد مختار کے سپاہی اور آل محمدؐ کے پیرو اسے دیکھتے تو کچھ نہ کہتے تھے ، بعض لوگوں ...
امان نامہ کی گواہی دی اور مختار بھی عہد کر چکا تھا کہ اس امان نامہ کے مطابق عمل کرے گا مگر یہ کہ عمر بن سعد کسی
حادثہ میں شریک پایا جائے اس امر پر اس نے خدا کو گواہ قرار دیا تھا ،

ایک روز مختار نے اپنے احباب سے کہا : کل میں اس شخص کو قتل کروں گا جس کی پہچان یہ ...
اس کے پیر لمبے ، آنکھیں گری ہوئیں ، اور ابرو ملی ہوئی ہیں ، اس کے قتل ہونے سے مومنین اور
ملائکہ مقربین خوش ہوں گے ،

ہثیم بن اسود نخعی مختار کے پاس بیٹھا تھا ان علامتوں سے وہ سمجھ گیا کہ مختار کی مراد عمر بن سعد ...
وہ اپنے گھر آیا اور اپنے بیٹے عریان کو عمر بن سعد کے پاس بھیجا کہ اسے مختار کے قصد سے آگاہ کرے اور ...
سے یہ کہے کہ خود کو بچاؤ ،

عمر بن سعد نے کہا : خدا تمہیں جزائے خیر دے تم نے اخوت کا حق ادا کر دیا لیکن مختار مجھے امان
نامہ دینے کے بعد ایسا نہیں کر سکتا ہے ،

رات ہوئی تو وہ اپنے گھر سے باہر نکلا اور غلام کو مختار کے قصد اور ان کے امان سے آگاہ ...
غلام نے کہا : مختار نے آپ سے یہ عہد کیا تھا کہ آپ کسی حادثہ میں شریک نہیں ہوں گے ...
بڑا اور کیا حادثہ ہو گا ، کہ آپ نے اپنا گھر اور اہل وعیال کو چھوڑ دیا ہے اور یہاں آ گئے ہیں ابھی پلٹ ...
اور اس امان کے بطلان کے لئے مختار کے ہاتھ کوئی بہانہ نہ آنے دیجئے ،

عمر بن سعد واپس پلٹ گیا ،

اس کے پلٹنے کی خبر مختار تک پہونچی ، مختار نے کہا : اس کی گردن میں میری زنجیر ہے جو کہ اسے یہاں
کھینچ لائے گی ،

دوسرے دن صبح کے وقت مختار نے ابو عمرہ کو بھیجا اور انہیں حکم دیا کہ عمر بن سعد کو حاضر کرو ، ابو
عمرہ ، عمر بن سعد کے پاس گئے اور اس سے کہا ، تمہیں امیر نے طلب کیا ہے ،

عمر کھڑا ہوا لیکن رعب و دہشت سے اس کا پاؤں لباس میں الجھ گیا اور وہ پھسل گیا ، ابو عمرہ نے اس
پر تلوار سے حملہ کر کے قتل کر دیا اور اس کا سر مختار کے سامنے پیش کیا ،

مختار نے اپنے پاس بیٹھے ہوئے عمر بن سعد کے بیٹے حفص سے کہا : اس سر کو پہچانتے ہو ؟ حفص نے
کلمۂ استرجاع زبان پر جاری کیا اور کہا : ہاں ! ان کے بعد زندگی میں کوئی بھلائی نہیں ہے ،

مختار نے کہا : تم سچ کہتے ہو اس کے بعد تم بھی زندہ نہیں رہو گے پھر حکم دیا کہ حفص کو بھی ابو حفص
سے ملحق کر دو ، چنانچہ عمر بن سعد کے بیٹے حفص کو قتل کر دیا گیا اور باپ بیٹے کے سروں کو ایک جگہ رکھ دیا
گیا ،

اس وقت مختار نے کہا : عمر بن سعد کو میں نے حسین ع کے بدلے اور اس کے بیٹے حفص کو علی اکبر ع
کے بدلے میں قتل کیا ہے ، لیکن ان دونوں کا ان دونوں سے کوئی تقابل نہیں ہے خدا کی قسم اگر میں قریش
کے چار حصوں میں سے تین حصے قتل کر دوں تو بھی حسین ع کی ایک انگشت کے برابر نہ ہوں گے ، [1]

مختار نے عمر بن سعد کو اس لئے قتل کیا تھا کہ یزید بن شراحیل انصاری محمد بن حنفیہ کی خدمت میں
گئے اور انھیں سلام کیا کچھ گفتگو ہوئی اسی اثنا میں مختار کا ذکر نکل آیا ، محمد بن حنفیہ نے کہا : مختار خود کو
ہمارا شیعہ سمجھتا ہے جبکہ قاتلان حسین ع کرسی پر بیٹھ کر اس سے گفتگو کرتے ہیں ،

جب یزید بن شراحیل کوفہ واپس لوٹے اور مختار کے پاس گئے تو محمد بن حنفیہ کا جملہ ان سے نقل کیا

---

[1] انساب الاشراف ج ۳ ص ۱۵۱ ،

Presented by: Rana Jabir Abbas

تو مختار نے اسے قتل کرنے کا منصوبہ بنایا[1]

مدینہ میں سر آتے ہیں

مختار نے عمر بن سعد اور اس کے بیٹے حفص کا سر محمد بن حنفیہ کے پاس بھیجدیا اور ایک خط لکھا،
بسم اللہ الرحمن الرحیم : یہ خط مختار بن ابی عبیدہ کی طرف سے مہدی، محمد بن علی [illegible]
سلام ہو آپ پر اے مہدی، میں خدا کا شکر ادا کرتا ہوں جو وحدہ لا شریک ہے،
امابعد! خدا نے مجھے آپ کے دشمنوں کیلئے عذاب قرار دیا ہے آپ کے دشمنوں [illegible]
بعض کو اسیر کر لیا گیا ہے، ایک گروہ روپوش ہوگیا اور کچھ قتل کردیئے گئے ہیں، [illegible]
جلا وطن کر دیا گیا ہے، میں خدا کا شکر ادا کرتا ہوں کہ اس نے آپ کے دشمنوں کو قتل [illegible]
آپ کے انصار کی مدد کی، میں نے عمر بن سعد اور اس کے بیٹے کا سر آپ کی خدمت میں بھیج [illegible]
امام حسینؑ اور ان کے اہلبیتؑ کے قاتلوں میں سے جو بھی ہاتھ لگ جائے گا اسے [illegible]
اور ان میں سے جو باقی رہ گئے ہیں خدا ان سے انتقام لینے سے عاجز نہیں ہے اور [illegible]
ان میں سے روئے زمین پر ایک بھی باقی ہے اس وقت میں ان سے دست بردار [illegible]
اب آپ اپنا نظریہ لکھیئے تاکہ میں اس کی پیروی کروں اور اس پر قائم رہوں،
والسلام علیکم ورحمۃ اللہ و[illegible][2]

اس کے بعد جس کے بارے میں بھی مختار سے یہ کہا جاتا تھا کہ فلاں امام حسینؑ اور ان [illegible]
کے قاتلوں میں سے ہے اس کو قتل کر کے نذر آتش کر دیتے تھے اور جو بھاگ جاتا تھا اس کا [illegible]
تھے[3]

---

[1] کامل ابن اثیر ج ۴ ص ۲۴۱،
[2] تجارب الامم ج ۲ ص ۱۵۳،

[illegible]مر بن ذی الجوشن

جب مختار اور ان کے ہمنواؤں نے کوفہ میں ہونے والی شورش کو کچل دیا تو کوفہ کے سربر آوردہ افراد جان [illegible]وف سے کوفہ چھوڑ کر فرار کرنے لگے مفرور لوگوں میں سے ایک شمر بن ذی الجوشن بھی تھا، مختار نے اپنے [illegible]لام زرب[1] کو اس کی تلاش میں بھیجا جب مختار کا غلام شمر اور اس کے ساتھیوں کے قریب پہنچا تو شمر نے [illegible] ساتھیوں سے کہا: گویا یہ شخص مجھے قتل کرنے کیلئے آیا ہے تم لوگ آگے بڑھ جاؤ مجھے پیچھے چھوڑ دو گویا مجھ سے [illegible]ر رہے ہو تاکہ وہ مجھے قتل کرنے کی فکر میں نہ پڑے،

شمر کے ساتھی آگے بڑھ گئے اور اسے پیچھے چھوڑ دیا، مختار کے غلام آئے اور شمر سے الجھ گئے شمر نے [illegible]ں کمر پر وار کر کے قتل کر دیا اور انہیں وہیں چھوڑ کر چلا گیا اور مصعب بن زبیر کو بصرہ ایک خط لکھا اور اسے [illegible]نے کی اطلاع دی، واقعہ شورش میں جو شخص بھی کوفہ سے بھاگتا وہ بصرہ میں مصعب بن زبیر کے پاس چلا [illegible]تا تھا،

شمر نے کلبانیہ[2] کے ایک آدمی کے ذریعہ مصعب کے پاس خط بھیجا اور خود اس گاؤں میں ٹھہرا جس [illegible] کنارے نہر ہے وہ شخص خط لیکر بصرہ کی طرف چلا راستہ میں ایک شخص سے ملاقات ہوئی اس نے پوچھا کہاں [illegible]رہے ہو؟

اس نے کہا: بصرہ میں مصعب کے پاس جارہا ہوں،

پوچھا تمہیں کس نے بھیجا ہے؟

---

[1] [illegible] طبری کی ج ۷ کے ص ۱۸۱ پر زربیا اور تاریخ کامل ابن اثیر کی ج ۴ کے ص ۲۳۶ پر زربی اور ابن اعثم کی فتوح کی ج ۶ کے ص ۱۵۵ [illegible] اور ابن عساکر کی تہذیب کی ج ۶ کے ص ۳۳۹ پر زربی لکھا ہے،
[2] تاریخ کامل ج ۴ ص ۲۳۶ پر کلتانیہ لکھا ہے،

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کہا: شمر نے،

اس شخص نے کہا: میرے ساتھ آؤ تمہیں اپنے سردار کے پاس لے چلتا ہوں اسے مختار کی فوج کے

سالار ابوعمرہ کے پاس لایا ابوعمرہ کو شمر ہی کی تلاش تھی،

اس نامہ بر نے ابوعمرہ کو شمر کا ٹھکانہ بتا دیا، ابوعمرہ اس کی طرف روانہ ہوئے، شمر کے ساتھ

تھے وہ کہتے تھے بہتر ہے کہ ہم یہاں نہ ٹھہریں، شمر نے کہا: ہرگز! خدا کی قسم میں تین روز تک یہیں رہوں گا

تاکہ مختار کے طرفداروں کے دل میں خوف و رعب بیٹھ جائے،

رات ہوئی تو ابوعمرہ نے سواروں کی ایک جماعت کے ساتھ اس پر حملہ کیا اس وقت شمر ننگا

نیزہ سنبھال کر اٹھا اور ان پر حملہ کر دیا پھر خیمہ میں جا کر تلوار اٹھا لایا، مختار کے سپاہیوں نے اسے قتل کر

اور اسکے ساتھیوں کو شکست دی وہ فرار ہو گئے، رات کی تاریکی میں مختار کے سپاہیوں نے تکبیر کی آواز

بلند کی لوگوں نے سنا کہ وہ کہہ رہے تھے خبیث مارا گیا، [1]

سنان بن انس

جیسا کہ ہم پہلے بیان کر چکے ہیں کہ سنان بن انس بصرہ فرار کر گیا تھا اور مصعب بن زبیر سے

ہو گیا تھا اس کا مختار کو بہت افسوس تھا، انہوں نے بصرہ کے مضافات میں جاسوسوں کا جال بچھا

اور انھیں اس بات کی تاکید کر دی کہ اس پر نظر رکھیں، جاسوسوں نے مختار کو خبر دی کہ سنان قادسیہ کی

جا رہا ہے، مختار مسرور ہوئے کچھ سپاہیوں کو اس کے تعاقب میں روانہ کیا چنانچہ انہوں نے عذیب

کے درمیان اسے جا لیا اور گرفتار کر کے مختار کے پاس لائے، انہوں نے حکم دیا پہلے ایک ایک

ساری انگلیاں کاٹ دو، پھر ہاتھ پاؤں قطع کرو اور بعد میں زیتون کے کھولتے ہوئے تیل میں

---

[1] البدایۃ والنہایہ ج۸ ص ۲۹۷، [2] بحار الانوار ج ۴۵ ص ۳۷۵،

اور ایسا ہی کیا گیا کیونکہ اس نے کربلا میں بہت ظلم ڈھائے تھے، جب امام حسین علیہ السلام زمین پر گرے تھے تو سنان

نے آپؑ کے ترقوہ کو زخمی کیا تھا اور سینہ میں نیزہ اور گلوئے مبارک پر تیر مارا تھا، [1]

حمید بن مسلم

حمید بن مسلم عمر بن سعد کے لشکر میں تھا اور کربلا کے بعض واقعات اس نے نقل کئے ہیں اہلبیتؑ کے خیموں

پر یورش کے وقت جب ظالم علی بن الحسینؑ زین العابدینؑ کے پاس آئے اور شمر نے آپؑ کو قتل کرنا چاہا تو حمید

بن مسلم نے کہا: سبحان اللہ کیا نوجوان کو بھی قتل کیا جاتا ہے، اس وقت آپؑ بیمار تھے، عمر بن سعد

آیا اور کہا: کوئی عورتوں کے خیمہ میں نہ جائے اور اس بیمار جوان کو کچھ نہ کہے، [2]

کہتے ہیں کہ امام زین العابدینؑ نے مسلم بن حمید کیلئے دعا کی خدا تمہیں خیر دے، تمہارے کہنے سے

خدا نے مجھ سے بلا دور کی ہے [3]، ممکن ہے اسی وجہ سے قتل سے بچ گئے ہوں، جیسا کہ خود کہتے ہیں: مختار نے

سائب بن مالک کو ہماری طرف بھیجا میں اپنے محلہ سے محلۂ عبد قیس میں چلا گیا میرے پیچھے دو آدمی آ رہے تھے

مختار کے سپاہی انہیں گرفتار کرنے میں لگ گئے اور میں بھاگ کر بچ گیا [4]

حرملہ بن کاہل

منہال بن عمرو نے روایت کی ہے کہ میں مکہ سے واپسی پر حضرت علی بن الحسینؑ کی خدمت میں شرفیاب

---

[1] قرسان الہیجاء ج ۱ ص ۲۴۳،

[2] کامل ابن اثیر ج ۴ ص ۷۹۔

[3] تاریخ طبری ج ۷ ص ۳۶۷، [4] تاریخ طبری ج ۷ ص ۳۶۸،

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ہوا آپ نے فرمایا: حرملہ بن کاہل کی کیا خبر ہے؟

میں نے عرض کیا: جب میں کوفہ سے چلا تھا اس وقت وہ زندہ تھا۔

منہال کہتے ہیں: میں نے دیکھا کہ امام زین العابدینؑ نے اپنے ہاتھ آسمان کی طرف بلند کئے اور فرمایا «اللّٰهُمَّ اَذِقْهُ حَرَّ النَّارِ اللّٰهُمَّ اَذِقْهُ حَرَّ الحَدِيدِ» اے اللہ اسے آگ کا مزہ چکھا دے، اے اللہ اسے آگ کا مزہ چکھا دے،

پھر میں کوفہ لوٹ آیا، یہاں مختار بن ابی عبیدہ خروج کر چکے تھے وہ پہلے سے میرے دوست تھے، لوگوں کی دید وباز دید کے بعد میں سوار ہو کر مختار کی منزل کی طرف روانہ ہوا، منزل سے باہر ملاقات ہوئی،

مختار نے کہا: جس وقت سے کوفہ کی حکومت ہمارے ہاتھ میں آئی ہے تم ہم سے ملاقات کیلئے نہیں آئے نہ ہمیں مبارک بادپیش کی اور نہ ہماری مدد کی،

میں نے کہا: اس زمانہ میں میں مکہ میں تھا، اب تمہارے پاس آیا ہوں تاکہ کچھ گفتگو کریں، ہم راہ طے کرتے رہے یہاں تک کہ کوفہ کے کناسہ مزبلہ تک پہنچ گئے، مختار وہاں ٹھہر گئے جیسے کسی کا انتظار کر رہے ہوں، کچھ دیر نہ گذری تھی کہ کچھ لوگ تیزی سے ان کے پاس آئے اور کہنے لگے: اے امیر ہم آپ کو بشارت دیتے ہیں کہ حرملہ بن کاہل گرفتار ہو گیا ہے،

جب حرملہ کو لایا گیا تو مختار نے کہا: شکر ہے خدا کا کہ اس نے مجھے تیرے اوپر تسلط عطا کیا، جلاد کو بلایا اور حکم دیا کہ حرملہ کے ہاتھ قطع کر دو، ہاتھ قطع کر دیئے گئے، پھر حکم دیا کہ اس کے پیر کاٹ دو، پیر کاٹ دیئے گئے، اس کے بعد کہا: آگ لائی جائے، لکڑیوں میں آگ لگائی گئی اور اسے اس میں ڈال دیا گیا،

منہال کہتے ہیں: مجھے امام زین العابدینؑ کی دعا یاد آگئی اور بے ساختہ میں نے کہا: سبحان اللہ

مختار نے کہا: ہر وقت، سبحان اللہ کہنا بہت اچھی بات ہے لیکن تم نے تعجب کے ساتھ سبحان اللہ کہا،

میں نے کہا: مکہ سے واپسی پر میں علی بن الحسینؑ کی خدمت میں حاضر ہوا تھا، آپؑ نے مجھ سے حرملہ کے بارے میں استفسار کیا میں نے عرض کیا: وہ زندہ ہے، آپ نے دعا کیلئے ہاتھ بلند کئے اور فرمایا: اے اللہ اسے لوہے اور آگ کا مزہ چکھا دے جب میں نے تمہارے ذریعہ امام کی دعا کو مستجاب ہوتے دیکھا تو حیرت زدہ رہ گیا اور بے ساختہ زبان سے سبحان اللہ نکلا،

مختار نے کہا: واقعاً تم نے یہ بات علی بن الحسینؑ سے سنی ہے؟

میں نے کہا: ہاں! خدا کی قسم میں نے سنا کہ آپؑ نے یہ فرمایا،

منہال کہتے ہیں: میں نے دیکھا کہ مختار سواری سے اترے، دو رکعت نماز پڑھی اور ایک طویل سجدہ کیا، پھر کھڑے ہوئے، سوار ہوئے، میں بھی سوار ہوا اور واپس چل دیئے جب میرے گھر کے سامنے پہنچے تو میں نے کہا: اگر امیر قبول فرمائیں تو مجھے مفتخر اور میرے گھر کو مزین فرمائیں اور میرے گھر کھانا تناول فرمائیں،

مختار نے کہا: اے منہال تم نے خود مجھے خبر دی ہے کہ علی بن الحسینؑ کی دعائیں میرے ذریعہ مستجاب ہوئی ہے اس کے باوجود مجھے کھانے کی دعوت دے رہے ہو، آج میں نے اس بات کے شکرانہ میں کہ خدا نے مجھے یہ توفیق عطا کی ہے میرے ذریعہ آپ کی دعا مستجاب ہوئی ہے روزہ رکھا ہے[1]

حرملہ کے مظالم

① حرملہ نے امام حسینؑ کے شیر خوار علی اصغر کو تیر سے شہید کیا،

② سید بن طاؤس لکھتے ہیں کہ عبداللہ بن الحسن اپنے چچا حسینؑ کی آغوش میں تھے کہ حرملہ نے تیر مار کر انھیں ذبح کر دیا[2]

---

[1] بحار الانوار ج ۴۵ ص ۳۳۲ و ص ۳۷۵،

[2] اللہوف ص ۵۱،

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

(۳) حرملہ بن کاہل ہی امام حسینؑ کے سر مقدس کو لے گیا تھا، [۱]

حکیم بن طفیل

مختار نے حکیم بن طفیل طائی کی گرفتاری کیلئے سپاہی بھیجے وہ اسے گرفتار کر کے مختار کے پاس لا
اس کے عزیز عدی بن حاتم کے پاس گئے اور ان سے درخواست کی وہ سفارش کریں، عدی اصحاب مختار کے
پاس آئے اور درخواست کی حکیم بن طفیل کو چھوڑ دو، انہوں نے کہا: اس کا اختیار مختار کے ہاتھ میں
عدی بن حاتم حکیم بن طفیل کی سفارش کیلئے مختار کے پاس گئے، مختار کے اصحاب نے خیال کیا
ہے مختار ان کی سفارش قبول کریں، اسلئے انہوں نے حکیم کو باندھ دیا اور اس پر تیروں کی بوچھار کر دی
وہ ہلاک ہو گیا،

عدی مختار کے پاس گئے اور اس کی سفارش کی مختار نے ان سے کہا: آپ اچھی طرح جانتے ہیں او
پھر قاتلان حسینؑ کی سفارش کرتے ہیں،

عدی نے کہا: اس پر جھوٹ باندھا گیا،

مختار نے کہا: اگر ایسا ہے تو میں اسے رہا کر دوں گا،

اسی وقت عبداللہ بن کامل آئے اور مختار کو حکیم کے قتل کی خبر دی، مختار نے ان سے کہا
قتل میں تم نے کیوں عجلت کی، اسے میرے پاس لاتے؟ یہ بات کہہ رہے تھے اور حکیم بن طفیل کے مارے
سے خوش ہو رہے تھے۔

عبداللہ بن کامل نے کہا: شیعہ مجھ پر غالب آ گئے اور اسے قتل کر ڈالا،

عدی بن حاتم نے ناراض ہو کر ابن کامل سے کہا: تم جھوٹ بولتے ہو جب تم نے یہ محسوس کیا

---

[۱] بحار الانوار ج ۴۵ ص ۳۳۳،

...فارش قبول کریں گے تو تم نے اسے قتل کر دیا،

ابن کامل نے بھی عدی کو برا کہا قریب تھا کہ دونوں میں تکرار ہو جائے لیکن مختار نے عبداللہ بن
...ل کو روک لیا [۲]

...کیم بن طفیل کے مظالم

(۱) اس نے امام حسینؑ کو تیر مارا [۱]
(۲) حضرت عباسؑ کا لباس و اسلحہ اتارا۔
(۳) حضرت عباسؑ کو تیر مارا [۳]،
(۴) حضرت عباسؑ کا بایاں بازو قلم کیا [۴]

...رہ بن منقذ

یہ حضرت علی اکبرؑ کا قاتل ہے جب مختار کے سپاہیوں نے اس کے گھر کا محاصرہ کیا تو اس نے گھوڑے
...ار ہو کر مختار کے سپاہی پر نیزہ سے حملہ کیا انہوں نے بھی اس کے ہاتھ کو زخمی کر دیا لیکن ان کے ہاتھ سے
...ا اور مصعب بن زبیر کے پاس بصرہ چلا گیا [۵]،

...ل ابن اثیر ج ۴ ص ۲۴۴،
...اللہوف ص ۵۱۹،
...بحار الانوار ج ۴۵ ص ۳۷۵،
...مناقب ابن شہر آشوب ج ۴ ص ۱۰۸، [۵] کامل ابن اثیر ج ۴ ص ۲۴۳،

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

زید بن رقاد

یہی وہ شخص ہے جو یہ کہہ رہا تھا کہ میں نے ایک نوجوان کو تیر مارا تو اس نے اپنا ہاتھ پیشانی پر رکھ لیا تیر نے ہاتھ کو پیشانی سے سل دیا اور جوان ہاتھ کو پیشانی سے جدا نہ کر سکا اور کہا: اے اللہ! انہوں نے ہماری توقیر نہ کی ہمیں رسوا کیا خدا انہیں اسی طرح قتل کرے جس طرح یہ ہمیں قتل کرتے ہیں ایسے ہی ذلیل کر جیسے ہمیں رسوا کرتے ہیں، پھر میں نے جوان کو دوسرا تیر مارا اس کے بعد میں اس کے قریب پہنچا اور اس تیر کو نکالنا چاہا جس سے اسے قتل کیا تھا دیکھا کہ روح پرواز کر چکی ہے، تیر تو میں نے کھینچ لیا لیکن اس کی نوک پیشانی ہی میں رہ گئی،

مختار نے اسے گرفتار کرنے کیلئے عبداللہ بن کامل کی سرکردگی میں سپاہیوں کا ایک دستہ بھیجا انہوں نے اس کے گھر کا محاصرہ کیا وہ تلوار لیکر گھر سے باہر نکلا ابن کامل نے مختار کے سپاہیوں سے کہا: اس پر تلوار اور نیزوں سے حملہ نہ کرو بلکہ اس پر تیر اور پتھر برساؤ چنانچہ اس پر تیر اور سنگ باری کی گئی، نتیجہ میں وہ زمین پر گر پڑا لیکن زندہ تھا پھر اسے آگ میں جلا دیا [1]

ابو الحتوف جعفی

یہ وہی شخص ہے جس نے امام حسینؑ کی پیشانی پر پتھر مارا تھا [2] اسے گرفتار کر کے مختار کے پاس لایا گیا، بعض لوگوں نے نقل کیا ہے کہ اس نے امام حسینؑ کی پیشانی پر تیر مارا تھا [3]،

---

[1] کامل ابن اثیر ج ۴ ص ۲۴۳،

[2] فرسان الہیجاء ج ۲ ص ۲۲۷، [3] بحار الانوار ج ۴۵ ص ۵۲،

صالح بن وہب

اسے بھی مختار کے سپاہی گرفتار کر کے مختار کے پاس لائے [1] اس نے امام حسینؑ کے پہلو پر ایسا نیزہ مارا تھا کہ امامؑ گھوڑے سے زمین پر آ رہے اور پھر کھڑے ہوئے [2]

ابجر بن کعب

اس شخص نے اس وقت امام حسینؑ پر تلوار سے حملہ کیا تھا جب عبداللہ بن الحسن، میدان میں امام حسینؑ کے پاس آئے تھے، عبداللہ بن الحسن نے کہا: خبیث کے بچے خدا تجھے موت دے، میرے چچا کو قتل کرنا چاہتا ہے، بچے نے ہاتھ آگے بڑھا دیئے اور اس "ملعون" نے ہاتھ قلم کر دیئے، [3] اسے بھی گرفتار کر کے مختار کے سامنے حاضر کیا گیا،

ابو ایوب غنوی نے امام حسینؑ کے حلق کو تیر سے مجروح کیا تھا اسی طرح نصر بن خرشہ اور عمرو بن خلیفہ جعفی نے آپ کو زخمی کیا تھا،

اور صلخت کے بیٹے عبداللہ و عبدالرحمٰن اور عثمان بن خالد و بشر بن سوط کہ انہوں نے عبدالرحمٰن بن عقیل کو شہید کیا تھا،

ان سب کو مختار کے سامنے حاضر کیا گیا مختار نے حکم دیا کہ ان سب کو قتل کر دو اور ان کے اجساد

---

[1] فرسان الہیجاء ج ۲ ص ۲۲۷،

[2] بحار الانوار ج ۴۵ ص ۴۱،

[3] نفس المہموم ص ۳۵۹،

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کو نذرِ آتش کر دو ان کے حق میں امام حسینؑ کی وہ دعا قبول ہو گئی ہے جو آپؑ نے روزِ عاشورہ آسمان کی طرف رخ کر کے کی تھی اور فرمایا تھا:

اَللّٰھُمَّ اَشْھَدْ عَلیٰ ھٰؤُلاءِ القَوْمِ فَاِنَّھُمْ دَعَوْنا لِیَنْصُرُونا ثُمَّ عَدَوْا عَلَیْنا ... اَللّٰھُمَّ اَمْنَعْھُمْ بَرَکاتِ الاَرْضِ وَفَرِّقْھُمْ تَفْرِیقاً وَمَزِّقْھُمْ تَمْزِیقاً وَاَجْعَلْھُمْ ... قِدَداً وَلا تُرْضِ الوُلاۃَ عَنْھُمْ اَبَداً وَاَقْتُلْھُمْ بَدَداً وَلا تُغادِرْ مِنْھُمْ اَحَداً[1]

اے اللہ! اس قوم پر گواہ رہنا کہ انہوں نے ہمیں دعوت دی کہ یہ ہماری مدد کریں گے اور اب ہم پر چڑھ دوڑے ہیں، ہمیں قتل کرتے ہیں ہمارا خون بہاتے ہیں، پروردگارا انہیں زمین کی برکات سے محروم کر دے ان میں تفرقہ ڈال دے اور ان کے اتفاق کے پردے کو چاک کر دے اور ان کو متعدد راستوں اور مختلف گروہوں میں پراگندہ کر دے اور ان کے والیوں کو ان سے ناخوش رکھ دے اور انھیں ذلت کی موت دے اور ان میں سے کسی زندہ نہ رکھ۔

بجدل بن سلیم

مختار نے حکم دیا کہ اسے گرفتار کر کے لاؤ، لایا گیا، مختار سے کہا گیا کہ یہ وہی شخص ہے جس نے امامؑ کی انگشت مبارک قطع کر کے آپؑ کی انگوٹھی اتاری تھی،

مختار نے حکم دیا کہ اس کے ہاتھ پاؤں قطع کر کے ایسے ہی چھوڑ دو تاکہ ہلاک ہو جائے۔

عمرو بن صبیح

اسے رات میں گرفتار کر کے مختار کے پاس لایا گیا وہ کہہ رہا تھا: میں نے کربلا میں اصحابِ امامؑ ...

[1] بحار الانوار ج ۴۵ ص ۳۷۷،

... سے حملہ کر کے انہیں زخمی کیا لیکن ان میں سے کسی کو قتل نہیں کیا، مختار نے کہا: نیزے لاؤ، چنانچہ ... نیزوں کی ضرب سے ہلاک کیا گیا[1]

...اقہ بن مرداس

یہ کوفہ کے شورش کرنے والوں میں سے تھا، مختار کے سپاہیوں نے اسے گرفتار کیا جب مختار کے پاس ... تو اس نے اپنی جان بچانے کی خاطر مختار کی مدح میں کچھ اشعار پڑھے ان اشعار میں عفو و درگذشت کا تقاضہ ... اور مختار کے خروج و کامیابی کو ایسے ہی غیبی امداد کہا تھا جیسے بدر و حنین میں ملائکہ نے رسولؐ کی مدد کی تھی ... کہا: اے امیر المومنین میں نے دیکھا کہ ملائکہ آپ کی مدد کر رہے تھے، مختار نے کہا: منبر پر جاؤ اور یہ بات ... کے سامنے بیان کرو،

وہ منبر پر گیا اور جو کچھ مختار کے بارے میں کہا وہ لوگوں کے سامنے بیان کیا، جب نیچے اتر کر مختار کے پاس ... تو مختار نے اس سے کہا: میں یہ جانتا ہوں کہ تم نے جھوٹ بولا ہے تم نے ملائکہ کو نہیں دیکھا ہے بلکہ تم نے جان ... کے لیے جھوٹ کہا ہے یہاں سے جہاں چاہو باہر چلے جاؤ کہ میرے اصحاب و انصار کو بدظن کرو گے، ... کوفہ سے نکل گیا اور بصرہ میں مصعب بن زبیر سے متصل ہو گیا[2]،

...عبید اللہ بن زیاد سے جنگ

۶۶ھ کے ماہ ذی الحجہ کے آٹھ روز باقی رہ گئے تھے کہ ابراہیم بن اشتر عبید اللہ بن زیاد سے جنگ

[1] ابن اثیر ج ۴ ص ۲۴۴،
[2] کامل ابن اثیر ج ۴ ص ۲۳۷،

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کے لئے روانہ ہوئے یعنی یہ مختار کے واقعہ سبیع[1] سے فارغ ہونے کے دو روز بعد روانہ ہوئے،

مختار نے اپنے طرفداروں میں سے سوار اپنے اصحاب میں سے برگزیدہ اور بصیرت و تجربہ ... کو ابراہیم کے ساتھ کیا اور خود ابراہیم کے ساتھ بدرقہ میں گئے،

مختار نے ان سپاہیوں کے لئے خدا سے دعا کی جو فوج شام اور عبیداللہ بن زیاد سے جنگ ... تھے،

مختار کی وصیت

اس کے بعد مختار نے ابراہیم کو وداع کیا اور ان سے کہا: میں تمہیں تین وصیت کرتا ہوں ... یاد رکھنا،

1. ظاہر و باطن میں اور عیاں و پنہاں حالت میں خدا سے ڈرنا،
2. دشمن سے جنگ کے لئے جانے میں جلدی کرنا،
3. دشمن کے مقابلے میں جاکر اسے مہلت نہ دینا اور ان پر پھرتی سے حملہ کرنا،

فوج کوفہ کی روانگی

ابراہیم کوفہ سے نکلے، تیزی سے راستہ طے کیا رہے تھے تاکہ ابن زیاد سے پہلے سرزمین ... جائیں،

عبیداللہ بن زیاد شام سے بہت بڑے لشکر کے ساتھ آیا اور موصل پر قابض ہوگیا، ابراہیم کوفہ سے آئے عراق کو پیچھے چھوڑ کر موصل کی سرزمین پر پہنچ گئے،

[1] واقعہ سبیع، وہ شورش ہے جو کوفہ والوں نے مختار کے خلاف کی تھی،

اور اپنے لشکر کے قراول دستہ کی سپہ سالاری طفیل بن لقیط نخعی کے سپرد کی، فوج شام کے نزدیک پہنچے تو اپنی فوج کو چوکنا اور تیار کیا، جب بھی چلتے تو سب یک گام چلتے تھے، پھر طفیل کو ایک جماعت کے ساتھ روانہ کیا وہ موصل کے شہروں میں سے نہر خازر پر پہنچے اور "بارشیا"[1] گاؤں میں اترے،

عبیداللہ بن زیاد بھی آگیا اور وہ بھی نہر خازر کے کنارے سپاہ کوفہ کے نزدیک اترا،[2]

عمیر بن حباب

یہ فوج کے سپہ سالاروں میں سے ایک تھے انہوں نے ابراہیم بن اشتر کے پاس کسی کو بھیج کر یہ پیغام دیا کہ میں آپ کے ساتھ ہوں اور آج رات کو تم سے ملاقات کروں گا،

ابراہیم بن اشتر نے بھی کسی کے ذریعہ پیغام بھیجا کہ میں ملاقات کیلئے تیار ہوں، رات کو عمیر ابراہیم کے پاس آئے اور ان کی بیعت کی اور کہا: میں فوج شام کے میسرہ کا سپہ سالار ہوں میں اپنے ماتحت فوج کو پیچھے ہٹنے کا حکم دیدوں گا،

ابراہیم نے کہا: میں آپ سے ایک امر کے سلسلے میں مشورہ کرنا چاہتا ہوں اور وہ یہ کیا اس کام میں مصلحت ہے کہ میں اپنے چاروں طرف خندق کھدوا دوں اور دو تین دن توقف کروں،

عمیر بن حباب نے کہا: خدا کی قسم یہ تمہارے دشمن کی تمنا ہے اس سے انہیں فائدہ پہونچے گا ان کی تعداد آپ لوگوں سے بہت زیادہ ہے ان پر حملہ کرنے میں جلد کرو کہ ان لوگوں میں آپ کا رعب و خوف بیٹھا ہوا ہے اور اگر آپ کی فوج شام والوں سے الجھ جائے تو پھر مسلسل حملہ کریں تاکہ شام

[1] دوسرے نسخہ میں "برشیاہ" آیا ہے، اور معاجم البلدان میں "بارشیاہ" و "برشیاہ" ہماری نظر سے نہیں گزرا ہے ہاں حموی نے معجم البلدان ج ا ص ۳۴۲، پر باشیاہ نامی جگہ کا نام لکھا ہے،

[2] کامل ابن اثیر ج ۴ ص ۲۶۱،

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

والوں کی ہمت پست ہو جائے ،

ابراہیم نے کہا: اب مجھے اس بات کا یقین ہوگیا ہے کہ آپ نے صحیح بات کہی ہے اور صداقت کے ساتھ نصیحت کی ہے کیونکہ میرے امیر نے بھی یہی مشورہ دیا ہے جو آپ نے دیا ہے ،

عمیر نے کہا: انہیں کے مشورہ پر عمل کیجیئے ان کی رائے سے اختلاف نہ کیجیئے کیونکہ جنگ کے معاملے میں وہ تجربہ کار آدمی ہیں اور صبح ہوتے ہی جنگ کا آغاز کر دیں ، اس کے بعد عمیر فوج شام میں چلا گیا ، [1]

اس رات میں ابراہیم صبح تک بیدار رہے اور پو پھٹتے ہی اپنی فوج کو منظم کیا اور انہیں چوکنا رہنے کا حکم دیا ، میمنہ و میسرہ کے سپہ سالاروں کو ان کی جگہ بھیج دیا اور امیر سپاہ کو ان کی جگہ روانہ کیا سوار فوج کی کمان اپنے مادری بھائی عبدالرحمٰن بن عبداللہ کے سپرد کی اور پھر نیچے اتر کر اپنے پیادوں سے کہا: چلو ! وہ تھوڑا آگے اور اس بڑے ٹیلے تک پہنچ گئے جہاں سے فوج شام نظر آ رہی تھی ابراہیم نے وہاں اتر کر دیکھا کہ ابھی عبیداللہ کی فوج میں کوئی تحرک نہیں ہے گھوڑا طلب کیا اور سوار ہوئے ،

ابراہیم بن اشتر کی تقریر

ابراہیم اپنے پرچم داروں کے پاس سے گذرے اور ان سے کہا :

اے دین کے مددگارو ! اے حق کا اتباع کرنے والو ! اے لشکر خدا ! یہ مرجانہ کا بیٹا حسین ؑ بن علی ؑ ، فرزند فاطمہ بنت رسول ؐ کا قاتل ہے ، عبیداللہ ہی نے اہلبیت پر پانی بند کیا تھا انتی مہلت نہیں دی تھی کہ صلح ہو جاتی یا حسین ؑ واپس مدینہ لوٹ جاتے یا کہیں اور چلے جاتے اس نے ان کو اور آپ ؐ کے اہلبیت کو قتل کر دیا اور اب عبیداللہ تمہاری طرف بڑھ رہا ہے ، میری یہ تمنا تھی کہ ایک روز ہم اس کا محاصرہ کرلیں تاکہ وہ تمہارے ہاتھ سے قتل ہو اور تمہارے دلوں کو سکون میسر ہو

---

[1] تجارب الامم ج ۲ ص ۱۶۱ ، کامل ابن اثیر ج ۴ ص ۳۶۱ ،

اس کے بعد لشکر کے میمنہ و میسرہ پر پہونچے انہیں جہاد کی ترغیب کی اور پھر واپس اپنی جگہ لوٹ آئے اور گھوڑے سے اتر پڑے ۔[1]

فوج شام

عبیداللہ بن زیاد نے بھی اپنی فوج کی صف آرائی کی ، اس کے میمنہ پر حصین بن نمیر سکونی کو اور میسرہ پر عمیر بن حباب کو مقرر کیا اور سواروں کی کمان شرجیل بن ذی الکلاع کے سپرد کی ، دونوں لشکر جنگ کے لئے تیار اور ایک دوسرے سے نزدیک ہوگئے ،

حملہ کا آغاز

فوج شام کے میمنہ کے سپہ سالار حصین بن نمیر نے اپنی فوج کے ساتھ ابراہیم بن اشتر کی فوج کے میسرہ پر حملہ کر دیا اس کے سپہ سالار علی بن مالک نے کافی مقاومت کی یہاں تک کہ مارے گئے ،

پھر ان کا علم قرہ بن علی نے اٹھایا اور وہ بھی اپنے ساتھیوں کے ساتھ قتل ہوگئے اس کے بعد عبداللہ بن ورقاء نے علم لیا ، یہ حبشی بن جنادہ کے بھتیجے اور رسول ؐ کے صحابی ہیں انہوں نے چلا کر کہا: اے فوج خدا ! میرے پاس جمع ہو جاؤ ! اس آواز سے بہت سے سپاہی ان کے پاس جمع ہوگئے قرہ نے ان سے کہا: تمہارے امیر ابراہیم بن اشتر ابن زیاد سے جنگ کرنے میں مشغول ہیں آؤ ان کے پاس چلتے ہیں ،

جب یہ لوگ ابراہیم کے پاس پہنچے تو دیکھا کہ ابراہیم سر برہنہ ہو کر آواز دے رہے ہیں: اے اللہ کے سپاہیو ! میں اشتر کا بیٹا ہوں ، بہترین کام تمہارے مسلسل حملے ہیں ، اس پر ان کے ساتھی میدان جنگ

---

[1] تجارب الامم ج ۲ ص ۱۶۲ ،

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

میں لوٹ آئے، اس کے بعد ابراہیم کے میمنہ نے ابن زیاد کے میسرہ پر حملہ کیا، عراقیوں کو امید تھی کہ ... عمیر بن حباب اپنے وعدہ کے مطابق پیچھے ہٹ کر پسپا ہو جائے گا، لیکن عمیر نے وعدہ وفا نہ کیا اور ... میں ڈٹا رہا اور شدید جنگ کی،

یہ صورت دیکھ کر ابراہیم نے اپنی فوج سے کہا: اب تم دشمن کے قلب لشکر پر حملہ کرو ... قسم اگر ہم قلب لشکر کو پسپا کر دیں گے تو میمنہ و میسرہ پسپا ہو کر پراگندہ ہو جائیں گے،

پھر ابراہیم نے قلب لشکر پر حملہ کیا پہلے نیزوں سے اور پھر تلواروں سے جنگ کی ابراہیم نے ... علمدار سے کہا: آگے جاؤ اور دشمن کے لشکر کے وسط میں علم نصب کرو اس نے کہا یہ ممکن نہیں ، ابراہیم نے کہا: آگے بڑھو! وہ آگے بڑھتا جاتا تھا اور جو شامی اس کی طرف بڑھتا ابراہیم اسی کو تہہ تیغ کر دیتے تھے۔

اسی وقت ان کی فوج نے متفقہ طور پر حملہ کیا، گھمسان کا رن پڑا، ابن زیاد کی فوج پسپا ہو گئی ... دونوں طرف سے بہت زیادہ سپاہی مارے گئے،

بعض نے کہا ہے: کہ سب سے پہلے عمیر بن حباب نے شکست کھائی[1] اور عقب نشینی کی ...

عبیداللہ بن زیاد کا قتل

جب فوج شام شکست کھا گئی[2] اور پسپا ہو گئی تو ابراہیم بن اشتر نے کہا میں نے ایک ایسے آدمی کو قتل کیا ہے جو کہ تنہا ایک علم کے نیچے تھا اسے نہر خازر کے کنارے تلاش کرو، اس سے مشک کی بو آ رہی تھی میں نے اس کے دو ٹکڑے کیے ہیں، اس کے ہاتھ مشرق کی طرف اور پیر مغرب کی طرف گرے ہیں ... تلاش کر کے جب اسے نکالا تو معلوم ہوا کہ عبیداللہ بن زیاد ہے جو ابراہیم کی تلوار سے دو ٹکڑے ہو ...

1۔ کامل ابن اثیر ج ۴ ص ۲۶۲، 2۔ تجارب الامم ج ۲ ص ۱۶۳،

... اس کا سر قلم کر کے لاش کو آگ میں جلا دیا[1]

حصین بن نمیر کا قتل

شریک بن جدیر نے حصین بن نمیر پر جو کہ شام کی بڑی فوج کا سپہ سالار تھا، حملہ کیا وہ یہ سمجھے کہ یہ عبیداللہ بن زیاد ہے، دونوں دست و گریبان ہو گئے، شریک نے چلا کر کہا: اس ناہنجار کو قتل کر دو، مختار کے سپاہیوں نے حملہ کر کے حصین بن نمیر کو قتل کر دیا [2]،

شرجیل کا قتل

اس جنگ میں فوج شام کا ایک اور سپہ سالار شرجیل بن ذی الکلاع قتل ہوا، سفیان بن یزید نے ... دعویٰ کیا کہ میں نے اسے قتل کیا ہے،

فوج شام شکست کھا کر فرار کر گئی تو ابراہیم کی فوج نے اس کا تعاقب کیا فوج شام میں سے بہت سے فوجی جان بچا کر فرار کی خاطر ندی میں کود پڑے، ان میں سے اکثر ڈوب گئے، یعنی ڈوبنے والوں کی تعداد مقتولوں سے زیادہ تھی اور مختار کی فوج کو بہت زیادہ مال غنیمت ملا[3]،

1۔ کامل ابن اثیر ج ۴ ص ۲۶۴،

2۔ شریک جنگ صفین میں حضرت علیؑ کے ساتھ تھے، ایک آنکھ متاثر ہو گئی تھی، جنگ کے بعد بیت المقدس چلے گئے تھے، امام حسینؑ کی خبر شہادت سن کر کہا: خدا سے عہد کرتا ہوں جو خون حسینؑ کا انتقام نے گا میں اس کا ساتھ دوں گا اور ابن مرجانہ کو قتل کروں گا، پھر مختار سے ملحق ہو گئے تھے،

3۔ تجارب الامم ج ۲ ص ۱۶۳، کامل ابن اثیر ج ۴ ص ۲۶۴، 4۔ کامل ابن اثیر ج ۴ ص ۲۶۴،

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

فتح موصل

ابراہیم بن اشتر موصل کی طرف بڑھے اس پر قبضہ کیا، شہر کے اطراف میں اپنے نمائندہ بھیجے اور اپنے بھائی عبدالرحمٰن بن عبداللہ کو نصیبین بھیجا پھر سنجار، دارا اور ان کے اطراف پر قابض ہوئے۔ [1]

مختار کا مدائن آنا

مختار پہلے ہی اپنے ہمنواؤں کو ابراہیم کی کامیابی کی خبر دیتے اور کہتے تھے: عنقریب تمہیں ابراہیم بن اشتر کی فتح اور فوج عبیداللہ کی شکست کی خبر ملے گی، اس کے بعد کوفہ سے نکلے، سائب بن مالک کو کوفہ میں اپنا جانشین مقرر کیا اور ایک جماعت کے ساتھ ساباط آئے اور لوگوں سے کہا: میں تمہیں خوشخبری دیتا ہوں کہ خدا کے لشکر نے نصیبین میں شامیوں کے لشکر سے جنگ کی اور انہیں شکست دی ہے، اس کے بعد مدائن پہنچے، منبر پر گئے خطبہ پڑھا، اور لوگوں کو اہلبیتؑ کی اطاعت اور ان کے خون کا انتقام لینے کے سلسلہ میں ثابت قدم رہنے کی دعوت دی،

اسی وقت مختار کو عبیداللہ بن زیاد کے قتل ہونے اور شامیوں کی پے در پے شکست کی خبر ملی، لوگوں نے کہا: اے خدا کے سپاہیو کیا میں نے تمہیں اس سے پہلے ہی بشارت نہیں دی تھی؟ لوگوں نے کہا: خدا کی قسم یہ بشارت ہم آپ کی زبان سے پہلے سن چکے تھے۔ [2]

---

[1] تجارب الامم ج ۲ ص ۱۴۴،

[2] تجارب الامم ج ۲ ص ۱۴۴،

عبیداللہ کا سر مختار کے پاس

ابراہیم نے عبیداللہ بن زیاد کا اور شامی فوج کے دوسرے سپہ سالاروں کے سر مختار کے پاس بھیج دیئے اور خود موصل ہی میں قیام پذیر رہے جب عبیداللہ بن زیاد کا سر کوفہ کے دار الامارہ میں لاکر رکھدیا گیا تو لوگوں نے دیکھا کہ ایک سانپ آیا اور ان سروں میں چلا گیا اور پھر عبیداللہ بن زیاد کے منھ میں داخل ہوکر اس کی ناک سے نکل آیا اور بارہا ایسا ہی کیا۔ [1]

ابن زیاد کا ایک نگہبان کہتا ہے کہ میں شہادت امام حسینؑ کے بعد قصر میں اس کے پاس پہنچا ناگہاں دیکھا کہ ایک آگ عبیداللہ بن زیاد کی صورت کی طرف لپکی اس نے اپنی آستین سے چہرہ بچایا اور مجھ سے کہا یہ واقعہ کسی کے سامنے بیان نہ کرنا۔ [2]

امام حسینؑ کی شہادت کے بعد عبیداللہ بن زیاد کی ماں مرجانہ نے اس سے کہا: اے خبیث! تو نے فرزند رسولؐ کو قتل کیا ہے؟ تجھے بہشت کی خوشبو بھی نصیب نہیں ہوگی۔ [3]

عبیداللہ بن زیاد کا سر محمد بن حنفیہ کے پاس

ابراہیم بن اشتر نے عبیداللہ بن زیاد کا سر مختار کے پاس بھیجدیا تھا اور مختار نے عبیداللہ بن زیاد حصین بن نمیر، شرجیل اور فوج شام کے دوسرے سپہ سالاروں کے سر تیس ہزار درہم کے ساتھ محمد بن حنفیہ

---

[1] ثواب الاعمال و عقاب الاعمال ص ۲۶۰، کامل ابن اثیر ج ۳ ص ۲۶۵ پر یہ خبر ترمذی سے نقل کی گئی ہے،

[2] کامل ابن اثیر ج ۳ ص ۲۶۵،

[3] کامل ابن اثیر ج ۳ ص ۲۶۵،

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کے پاس بھیج دیئے اور ان کے نام اس مضمون کا خط لکھا،

آپ کے شیعوں اور انصار میں سے ایک جماعت کو میں نے آپ کے دشمن عبیداللہ بن زیاد کی طرف بھیجا تاکہ وہ آپ کے بھائی حسینؑ کے خون کا انتقام لیں، یہ لوگ دشمن پر غضبناک اور حسینؑ کی مظلومیت پر افسوس کناں اپنے شہر و وطن سے نکلے اور نصیبین کے نزدیک دشمن سے مقابلہ کیا پروردگار نے شامیوں کو مغلوب کیا اور اس دشمن خدا کو قتل کیا میں خدا کا شکر ادا کرتا ہوں کہ اس نے آپ کے خون کا انتقام لیا اور ظالموں کو دشت و جبل اور دریا میں ہلاک کیا اور اس طرح مومنوں کے دل کو شفا بخشی اور ان کے غضب کو ٹھنڈا کیا[1]

پھر عبدالرحمن بن ابی عمیر ثقفی، عبداللہ بن شداد جشمی اور سائب بن مالک اشعری ان سروں اور اموال و خط کو محمد بن حنفیہ کے پاس مکہ لے گئے، علی بن الحسینؑ بھی اس زمانہ میں مکہ میں تھے جب محمد بن حنفیہ نے عبیداللہ بن زیاد کے سر کو دیکھا تو سجدہ بجا لائے، خدا کا شکر ادا کیا اور مختار کے لئے دعا کی اور کہا: خدا اسے جزائے خیر عطا کرے کہ اس نے ہمارے خون کا انتقام لے لیا اس لحاظ سے عبدالمطلب کی ساری اولاد پر اس کا حق ہے، اے اللہ ابراہیم بن اشتر کو دشمنوں پر کامیاب فرما اور اسے ان تمام چیزوں کی توفیق مرحمت فرما جس میں تیری رضا ہے اور دنیا میں و آخرت میں اپنی رحمت اس کے شامل حال فرما،

اس کے بعد محمد بن حنفیہ نے عبیداللہ بن زیاد کا سر حضرت علی بن الحسینؑ کی خدمت میں بھیج دیا، عبیداللہ کا سر جب آپ کی خدمت میں لایا گیا اس وقت آپ کھانا تناول فرما رہے تھے، امامؑ سجدۂ شکر بجا لائے اور فرمایا: شکر ہے خدا کا کہ اس نے ہمارے خون کا انتقام لے لیا ہے خدا مختار کو جزائے خیر عطا کرے، مجھے عبیداللہ کے پاس اس وقت لے جایا گیا تھا کہ جب وہ کھانا کھا رہا تھا اور میرے والد کا سر اس کے سامنے تھا، میں نے خدا سے یہ دعا کی تھی کہ مجھے اس وقت تک دنیا سے نہ اٹھانا

---

[1] بحار الانوار ج ۵ ۴ص ۳۳۶،

تک دنیا سے نہ اٹھانا جب تک کہ میں نے اپنے دسترخوان کے کنارے ابن زیاد کا سر نہ دیکھ لوں،

اس کے بعد محمد بن حنفیہ نے وہ پیسہ، جو مختار نے ان کے پاس بھیجا تھا اپنے عزیز، شیعوں اور مکہ و مدینہ میں مقیم مہاجرین و انصار کے درمیان تقسیم کر دیا[1]

یعقوبی نے اپنی تاریخ میں لکھا ہے کہ: مختار نے اپنے کسی قریبی آدمی کے بدست عبیداللہ بن زیاد کا سر مدینہ میں علی بن الحسینؑ کے پاس بھیجا اور اس سے کہا: حضرت علی بن الحسینؑ کے دروازہ پر توقف کرنا اور جب یہ دیکھنا کہ دروازہ کھل گیا اور لوگ داخل ہو رہے ہیں اس وقت آپ کے لئے کھانا لایا جاتا ہے تم بھی داخل ہو جانا،

وہ آیا اور دروازہ پر کھڑا ہو گیا جب دروازہ کھلا اور لوگ کھانے کیلئے آنے لگے تو وہ قریب آیا اور بلند آواز سے کہا: اے رسالت کے اہلبیت، اے رسالت کی کان، میں قاصد مختار ابن ابی عبید ہوں عبیداللہ بن زیاد کا سر لایا ہوں،

بنی ہاشم کے گھر میں ایسی کوئی عورت باقی نہ بچی جس نے بلند آواز سے یہ نہ کہا ہو، وہ قاصد داخل ہو گیا اور سر باہر نکال دیا، جب علی بن الحسینؑ نے عبیداللہ بن زیاد کا سر دیکھا تو کہا: خدا اسے جہنم واصل کرے اور اسے اپنی رحمت سے دور رکھے،

بعض لوگوں نے روایت کی ہے کہ جس دن سے امام حسینؑ شہید ہوئے تھے اس دن سے کسی کو مسکراتے ہوئے نہیں دیکھا گیا تھا لیکن عبیداللہ بن زیاد کے سر کو دیکھنے کے بعد لبوں پر مسکراہٹ آگئی تھی،

آپ کے لئے شام سے کچھ میوہ جات بھیجے گئے تھے، آپؑ نے فرمایا: یہ میوے اہل مدینہ میں تقسیم کر دو، امام حسینؑ کی شہادت کے بعد خاندان رسولؐ میں سے کسی نے سر میں کنگھی اور خضاب نہیں کیا تھا[2]

---

[1] تاریخ یعقوبی ج ۲ص ۲۵۹،

[2] بحار الانوار ج ۵ ۴ص ۳۸۶،

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ایک آدمی نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ بنی ہاشم میں سے کسی عورت نے آنکھ میں سرمہ اور بالوں میں خضاب نہیں لگایا تھا، اور بنی ہاشم میں سے کسی کے گھر سے دھواں اٹھتا نہیں دیکھا گیا تھا یہاں تک کہ عبیداللہ بن زیاد کے قتل کی خبر آئی،

روایت کی گئی ہے کہ مختار نے اپنی اٹھارہ ماہ کی حکومت کے درمیان ان اٹھارہ ہزار آدمیوں کو قتل کیا جو قتل امام حسینؑ میں شریک تھے [1] لیکن دوسری روایت میں وارد ہوا ہے کہ خون کی پیاس ختم نہ ہوئی یہاں تک کہ مختار بن ابی عبید نے خروج کیا اور ستر ہزار آدمیوں کو تہ تیغ کیا وہ خود کہتے تھے میں نے خون حسینؑ کے انتقام میں ستر ہزار آدمیوں کو قتل کیا ہے خدا کی قسم اگر میں ان کے انتقام میں روئے زمین کے سارے انسانوں کو بھی قتل کر دیتا تو ان کے ناخن کا بھی عوض نہیں ہو سکتا تھا [2]

شعب عارم

عبداللہ بن زبیر نے بنی ہاشم میں اٹھارہ افراد محمد بن حنفیہ، عبداللہ بن عباس، منجملہ ان کے حسن بن حسن بن علیؑ کو شعب عارم میں بند کر دیا اور ان سے کہا: میں تمہیں اپنی بیعت کے سلسلے میں جمعہ کے دن تک کی مہلت دیتا ہوں اگر میری بیعت سے روگردانی کرو گے تو یا میں تمہاری گردن مار دوں گا یا آگ میں جلا دوں گا اس کے بعد اس نے جمعہ سے پہلے ہی انہیں آگ میں جلانے کا فیصلہ کر لیا،

مسورہ بن مخرمہ نے سفارش کی اور عبداللہ بن زبیر کو قسم دی کہ دوسرے جمعہ تک ٹھہریں دوسرا جمعہ آیا تو محمد بن حنفیہ نے پانی طلب کیا، غسل کیا، سفید لباس پہنا، خود کو حنوط کیا انہیں اپنے قتل کئے جانے کا یقین تھا،

---

[1] بحار الانوار ج ۴۵ ص ۳۸۶،

[2] اثبات الوصیہ ص ۱۲۸،

مختار نے کوفہ سے چار ہزار آدمی ابو عبداللہ جدلی کی سرکردگی میں محمد بن حنفیہ کو نجات دلانے کے لئے بھیجے [1] وہ آئے اور ذات عرق پہنچے، ان میں سے ستر افراد نے جلدی کی گھوڑے پر سوار ہوئے اور جمعہ کی صبح مکہ میں داخل ہوئے اور ہاتھ میں اسلحہ لیکر بلند آواز سے کہنے لگے یا محمد یا محمد، شعب عارم تک پہنچ گئے اور محمد بن حنفیہ اور دوسرے محبوس لوگوں کو نجات دلائی،

محمد بن حنفیہ نے حسن بن الحسن کو ان لوگوں کے پاس بھیجا جنہیں مختار نے روانہ کیا تھا، وہ ان کے پاس گئے اور بلند آواز سے کہا: "تلواروں کو غلاف میں رکھ لو [2]"

لیکن ابن اثیر نے اپنی تاریخ میں نقل کیا ہے کہ ان کے ہاتھوں میں لاٹھیاں تھیں ڈیڑھ سو آدمی تھے مسجد میں داخل ہوکر انہوں نے ان لاٹھیوں پر پھریرا باندھا لیا اور یا لثارات الحسینؑ کا نعرہ بلند کرتے ہوئے زمزم تک پہنچے عبداللہ بن زبیر نے محبوس لوگوں کو جلانے کیلئے لکڑیاں تیار کر لی تھیں، اور مہلت کے دو روز اور باقی رہ گئے تھے کہ مختار کے بھیجے ہوئے افراد اس جگہ کا دروازہ توڑ کر کہ جہاں محمد بن حنفیہ کو قید کر رکھا تھا اندر آ گئے اور ان سے کہا: ہمیں اجازت دیجئے کہ ہم دشمن خدا عبداللہ بن زبیر کے ساتھ جنگ کریں،

کامل ابن اثیر جلد ۴ ص ۲۴۹ پر لکھا ہے کہ عبداللہ بن زبیر نے انھیں زمزم میں قید کر رکھا تھا اور جلانے و قتل کرنے کی دھمکی دیتا تھا اسکے لئے ایک مدت بھی معین کر دی تھی، جو لوگ محمد بن حنفیہ کے ساتھ محبوس تھے انھوں نے ابن حنفیہ سے کہا: اس واقعہ سے مختار کو مطلع کیجیے لہٰذا محمد بن حنفیہ نے مختار کو خط لکھا اور مدد طلب کی مختار نے محمد بن حنفیہ کا خط اہل کوفہ کے سامنے پڑھا اور کہا: عبداللہ بن زبیر انہیں جلانا اور قتل کرنا چاہتا ہے، میں ابو اسحاق نہیں ہوں اگر ان کی مدد نہ کروں اور سیلاب کی مانند مسلسل سواروں کو نہ بھیجوں، اہل کوفہ رونے لگے اور کہنے لگے جلد کیجئے اور ہمیں بھیج دیجئے، مختار نے ابو عبداللہ کی سرکردگی میں ستر دلیر مرد بھیجے اور ان کے بعد ظبیان بن عمارہ کے ساتھ چار سو بھیجے اور محمد بن حنفیہ کیلئے چار لاکھ درہم بھی بھیجے نیز ان لوگوں کے بعد ابو معتمر کے ساتھ سو آدمی، ہانی بن قیس کے ہمراہ سو، عمیر بن طارق کے ساتھ چالیس اور یونس بن عمران کے ہمراہ چالیس آدمی اور روانہ کئے،

[2] شرح نہج البلاغہ ابن ابی الحدید ج ۲۰ ص ۱۲۳،

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

محمد بن حنفیہ نے کہا: میں حرم کی سرزمین پر قتال پسند نہیں کرتا ہوں،

عبداللہ بن زبیر نے کہا: مجھے ان لوگوں پر تعجب ہے جو ہاتھ میں لکڑیاں لیکر ثارات حسین کا نعرہ لگا رہے ہیں، گویا میں نے حسینؑ کو قتل کیا ہے، خدا کی قسم اگر قاتلان حسینؑ پر میرا تسلط ہو گیا تو میں انہیں قتل کروں گا،

اس جماعت کو خشبیہ کہتے تھے کیونکہ جب یہ لوگ مکہ میں داخل ہوئے تو ان کے ہاتھوں میں لکڑیاں تھیں، انہیں یہ بات پسند نہیں تھی کہ حرم میں تلوار لیکر داخل ہوں،

بعض لوگوں نے یہ بھی کہا ہے کہ انہیں خشبیہ کہنے کی وجہ یہ ہے کہ انہوں نے وہ لکڑیاں استعمال کیں جو عبداللہ بن زبیر نے بنی ہاشم کو جلانے کیلئے جمع کی تھیں،

عبداللہ بن زبیر نے مختار کے سپاہیوں سے کہا: تم یہ سمجھتے ہو کہ میں انہیں بیعت لئے بغیر چھوڑ دوں گا ہرگز ایسا نہیں ہوگا،

مختار کے سپاہیوں کے سپہ سالار ابو عبداللہ جدلی نے اس سے کہا: یا تو انہیں چھوڑ دو ورنہ رکن و مقام کے پروردگار کی قسم میں تجھ سے جنگ کروں گا،

محمد بن حنفیہ نے انہیں جنگ و فتنہ سے روکا،

بعد میں مختار کے باقی ماندہ سپاہی بھی پہنچ گئے ان کے ساتھ اموال بھی تھے، وہ تکبیر کہتے اور یا لثارات الحسینؑ کا نعرہ لگاتے ہوئے مسجد الحرام میں داخل ہوئے، عبداللہ بن زبیر کو ان سے خوف محسوس ہوا، محمد بن حنفیہ اور ان کے ساتھی باہر نکل آئے، اور ان کے ساتھی عبداللہ بن زبیر کو برا بھلا کہتے ہوئے شعب علی میں چلے گئے اور ان سے کہا: ہمیں عبداللہ بن زبیر سے جنگ کرنے کی اجازت دیں لیکن محمد بن حنفیہ نے انہیں اجازت نہیں دی،

اس شعب میں محمد بن حنفیہ کے پاس چار ہزار افراد جمع ہو گئے اور آپ نے وہ اموال ان کے درمیان تقسیم کر دیا[1]

[1] کامل ابن اثیر ج ۴ ص ۲۵۱،

مکہ سے بنی ہاشم کا اخراج

جب عبداللہ بن زبیر نے یہ محسوس کیا کہ وہ بنی ہاشم کا مقابلہ نہیں کر سکتا اور انہوں نے اس کی بیعت بھی نہیں کی ہے اور ان کے خلاف جو منصوبہ بنایا تھا اس کو بھی عملی جامہ نہیں پہنا سکا ہے تو اس نے انھیں مکہ سے نکال دیا اور محمد بن حنفیہ کو رضوی کے علاقہ میں جلا وطن کر دیا اور عبداللہ بن عباس کو ناگفتہ حالت میں طائف میں جلا وطن کیا،

بعض نے روایت کی ہے کہ محمد بن حنفیہ بھی طائف چلے گئے اور وہیں مقیم رہے یہاں تک کہ ۶۸ھ میں عبداللہ بن عباس نے ۷۱ سال کی عمر میں انتقال کیا، محمد بن حنفیہ نے ان کے جنازہ کی نماز پڑھی اور انھیں طائف کی جامع مسجد میں سپرد خاک کیا گیا[1]

مصعب بن زبیر

واقعہ سبیع کے بعد کوفہ کے ایک گروہ نے مختار کے خلاف شورش کی تھی جو کچل دی گئی تھی، ایک گروہ فرار کر کے مصعب بن زبیر کے پاس چلا گیا تھا، منجملہ ان کے شبث بن ربعی بھی ایک اونٹ پر سوار ہوا اور اس کی دم و کان کاٹ دیئے، خود اپنی قبا کو چاک کر دیا اور چلاتا ہوا چلا، مصعب بن زبیر کو خبر پہنچی کہ شبث آیا ہے اسے مصعب کے پاس لایا گیا کوفہ کے دوسرے سربر آوردہ افراد بھی آئے اور مصعب کے سامنے کوفہ کے حالات بیان کیے اس سے مدد طلب کی اور مختار سے جنگ کرنے کی دعوت دی،

محمد بن اشعث آیا تو اس نے مختار سے جنگ کرنے کی ترغیب کی اور مصعب نے اس کی دلجوئی کی اور

[1] تاریخ یعقوبی ج ۲ ص ۲۶۲،

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کوفہ والوں سے کہا: مجھے مہلّب بن ابی صفرہ کے آنے تک مہلت دو!

مصعب نے مہلّب کو جو کہ اس کی طرف سے فارس کا گورنر تھا، خط لکھا اور اسے مختار سے جنگ کرنے کی دعوت دی، مہلّب نے آنے میں تاخیر کی کیونکہ وہ مختار سے جنگ نہیں کرنا چاہتا تھا،

مصعب نے اسے بلانے کی خاطر محمد بن اشعث کو ایک خط دیکر اس کے پاس بھیجا، مہلّب نے مصعب کا خط پڑھ کر محمد بن اشعث سے کہا: مصعب کو تمہارے علاوہ کوئی قاصد نہیں ملا تھا،

محمد بن اشعث نے کہا: میں کسی کے لئے خط نہیں لایا ہوں مگر یہ کہ ہمارے غلام ہمارے اہل و عیال اور حریم پر قابض و غالب ہو گئے ہیں،

مہلب بن ابی صفرہ کی روانگی

یہ بہت زیادہ مال اور لوگوں کی جم غفیر فوج کے ساتھ چلا اور بصرہ آیا مصعب نے کہا: "جسر پل" کے نزدیک فوجی کیمپ لگاؤ،

عبدالرحمٰن بن مخنف

مصعب نے اسے کوفہ بھیجا تا کہ لوگوں کو اس کی مدد اور بصرہ جانے کی دعوت دے اور انہیں مختار کے اطراف سے پراگندہ کرے اور خفیہ طور پر عبداللہ بن زبیر کی بیعت لے وہ وہاں سے آیا اور خفیہ طور پر اپنے گھر میں بیٹھ گیا اور اپنی ذمہ داری کو انجام دینے کی کوشش کرتا رہا[1]

مختار کو جب مصعب کی روانگی کی خبر ملی وہ مسجد میں آئے تقریر کی اور کہا: کوفہ والو!

[1] کامل ابن اثیر ج ۴ ص ۲۶۷،

تم دین کے پشت پناہ، حق کے مددگار، ستمدیدہ لوگوں سے دفاع کرنے والے اور رسولؐ کے اہلبیتؑ کے شیعہ ہو، جان لو کہ جن لوگوں نے تم پر ظلم کیا ہے اور اب بھاگ گئے ہیں وہ اپنے ہی جیسے کے پاس اکٹھا ہو گئے ہیں اور حق کو کچلنے اور باطل کو فروغ دینے کیلئے اپنے جیسے فاسق افراد کو ابھار رہے ہیں جان لو کہ اگر تم قتل کر دیئے گئے تو پھر روئے زمین پر کوئی عبادت کرنے والا نہیں رہے گا، مگر جھوٹ کے ساتھ اور پھر وہ رسولؐ کے اہلبیتؑ کو برا بھلا کہیں گے لہٰذا تم خدا کیلئے اٹھو! اور احمر بن شمیط کے پرچم کے سایہ میں جنگ کرو، واضح رہے کہ جب ان سے تمہارا مقابلہ ہو گا تو تم انہیں قوم عاد و ثمود کی مانند قتل کر دو گے[1]

بصرہ سے مصعب کی روانگی

مصعب مختار سے جنگ کرنے کی غرض سے بصرہ سے نکلا اور عباد بن حصین کو اپنے آگے قرار دیا اور عبیداللہ کو لشکر کے میمنہ پر اور مصعب بن ابی صفرہ کو میسرہ پر مقرر کیا، مالک بن مسمع کو قبیلۂ بکر کا اور مالک بن منذر کو قبیلۂ عبدالقیس کا اور احنف بن قیس کو قبیلہ تمیم کا زیاد بن عمرو کو قبیلۂ ازد کا اور قیس بن ہیثم کو عالیہ والوں کا امیر مقرر کیا،

مختار بھی کوفہ سے باہر نکلے اور حمام اعین، پر اپنی فوج کو جمع کیا اور جو افراد ابراہیم بن اشتر کے ساتھ تھے انہیں احمر بن شمیط کے ساتھ روانہ کیا اور عبداللہ بن کامل کو قراول دستہ کا امیر بنایا اور دونوں لشکروں نے مقام مذار[2] پر صف آرائی کی،

[1] تاریخ طبری ج ۸ ص ۱۸،

[2] مذار واسط اور بصرہ کے درمیان ایک جگہ کو کہتے ہیں، معجم البلدان ج ۵ ص ۸۸،

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

غلطی یا خیانت

عبداللہ بن وہیب ۔۔۔ جو کہ مختار کی فوج کے میسرہ کے سپہ سالار تھے ، فوج کے سردار احمر بن شمیط کے پاس آئے اور کہا : موالیوں میں سے اکثر سوار ہیں اور ان کا چھوٹا سا گروہ پیدل ہے ، آپ بھی پیدل ہیں ممکن ہے شدید جنگ کے وقت وہ بھاگ کھڑے ہوں اور پیدل فوج شکست کھا جائے بہتر یہ ہے کہ آپ یہ حکم صادر کر دیں کہ سب پیدل جنگ کریں کہ اگر فرار کی نوبت آجائے تو وہ مجبوراً ثابت قدمی سے جنگ اور ایک دوسرے سے دفاع کریں۔

یہ عبداللہ بن وہیب نے دھوکہ دیا کیونکہ مختار کی فوج میں موالیوں کی اکثریت تھی انہیں صدمہ پہونچا ، عبداللہ یہ چاہتا تھا کہ اگر شکست کا منھ دیکھنا پڑے تو موالیوں میں سے کوئی زندہ نہ رہے ،

احمر بن شمیط نے اس کے مشورہ کو خیر خواہانہ خیال کیا اور سواروں کو پیدل ہو جانے کا حکم دیا۔

حملہ کا آغاز

مصعب کی فوج کا سپہ سالار عباد بن حصین احمر بن شمیط اور اصحاب مختار کے نزدیک آگیا احمر اس سے کہا : میں تمہیں کتاب خدا ، سنت رسول ص اور مختار کی بیعت کی دعوت دیتا ہوں اور سب متفق خلافت کو شوریٰ کے ذریعہ آل رسول ص کے حوالے کرتے ہیں ،

عباد واپس گیا اور مصعب کو رپورٹ دی ، مصعب نے اسے حکم دیا کہ واپس جاؤ اور حملہ کرو چنانچہ اس نے احمر بن شمیط اور ان کے سپاہیوں پر حملہ کر دیا لیکن وہ اپنی جگہ ثابت قدم رہے بھاگے نہیں عباد پھر واپس لوٹ گیا ،

۱؎ تاریخ طبری ج ۸ ص ۷۰ .

اس کے بعد مہلّب بن ابی صفرہ نے مختار کی فوج کے میمنہ کے سپہ سالار عبداللہ بن کامل پر حملہ کیا کچھ دیر جنگ ہوئی اور مہلّب بھی اپنی جگہ واپس چلا گیا ، اپنی فوج کو دوبارہ حملہ کرنے کا حکم دیا ، اس دفعہ ابن کامل کے سربازوں نے میدان چھوڑ دیا ، خود ابن کامل قبیلۂ ہمدان کے ایک گروہ کے ساتھ مقاومت کرتے رہے لیکن تھوڑی ہی دیر ہوئی تھی کہ انہوں نے بھی شکست کھائی اور پسپا ہو گئے ،

اسی وقت مصعب کی فوج کے میمنہ کے سپہ سالار عبداللہ بن انس نے فوج کوفہ کے میسرہ پر حملہ کر دیا اور گھنٹہ بھر جنگ کرنے کے بعد اپنی جگہ لوٹ گیا ،

احمر بن شمیط پر مصعب کی فوج کا چوتھا حملہ تمام دستوں کا متفقہ حملہ تھا ، انہوں نے مقاومت کی یہاں تک کہ قتل ہو گئے ، ان کے سپاہی ایک دوسرے کو ثابت قدم رہنے کی دعوت دیتے تھے ، مہلّب چلایا خود کو ہلاکت میں کیوں ڈال رہے ہو ، بھاگ جاؤ تمہارے حق میں فرار بہتر ہے خدا کی قسم آج میں اپنے قبیلہ کا زیادہ نقصان دیکھ رہا ہوں ،

پھر احمر بن شمیط کے سپاہیوں پر مصعب کی سوار فوج نے حملہ کیا ، مصعب بن زبیر نے اپنے سپہ سالار عباد کو بھیجا اور کہا : جسے بھی گرفتار کرو اس کی گردن مار دو اسیر لانے کی ضرورت نہیں ہے ،

اس کے بعد اہل کوفہ کے ایک بڑے گروہ کے ساتھ محمد بن اشعث کو بھیجا محمد نے اپنی فوج سے کہا : اب اپنے خون کا انتقام لے لو چنانچہ جسے بھی انہوں نے فرار کرتے ہوئے دیکھا قتل کر دیا ، مصعب کے فوجیوں نے تو سنگدلی کی انتہا کر دی ، مختار کے طرفداروں میں سے صرف سوار ہی جان بچا سکے پیادہ سپاہیوں میں سے شاید ہی کوئی زندہ بچا ہو ،

معاویہ بن قرہ " بصرہ کا قاضی " کہتا ہے میں نے اپنے نیزہ کی نوک مختار کے ایک سپاہی کی آنکھ میں اتار کر گھوما دی اور کہا : تو نے ایسا ہی کیا تھا ،

اس نے کہا : ہاں ! ان کا خون ترک و دیلم سے بھی زیادہ مباح ہے ۱؎ ،

۱؎ کامل ابن اثیر ج ۴ ص ۲۶۹ ،

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

فوج کی شکست

فوج کی شکست کی خبر جب مختار کو ملی اور انہیں یہ بتایا گیا کہ آپ کی فوج کے بڑے بڑے سب مارے گئے تو انہوں نے عبدالرحمٰن بن ابی عمیر کے کان میں کہا: خدا کی قسم غلام اور موالی بے سابقہ مارے گئے، پھر کہا: احمر بن شمیط اور عبداللہ بن کامل قتل ہو گئے، فلاں فلاں بھی زندہ نہیں ہیں کچھ لوگوں کے نام لئے اور کہا: یہ وہ لوگ تھے جو میدان جنگ میں لشکر سے بہتر تھے،

عبدالرحمٰن نے کہا: واقعاً یہ بہت بڑا المیہ ہے،

مختار نے جواب دیا، موت سے مفر نہیں ہے، میرا دل بھی بہت چاہتا ہے کہ ابن شمیط کی مانند مارا جاؤں،

عبدالرحمٰن کہتے ہیں: اس وقت میں یہ سمجھ گیا کہ اگر جنگ میں مختار کی مصعب سے نہ بنی تو وہ اپنی آخری سانس تک جنگ کریں گے [1]

کوفہ کی طرف

مصعب چلا واسط سے گزرا، اس کی فوج خشکی کے راستے سے اور کچھ کشتیوں کے ذریعہ جا رہی تھی مختار نے "جو کہ مصعب کی فوج سے مقابلہ کیلئے روانہ ہو چکے تھے" جب یہ دیکھا تو شط کا پانی چھوٹی چھوٹی نہروں میں بانٹ دیا شط کا پانی کٹ گیا اور ان کی کشتیاں کیچڑ میں دھنس گئیں، وہ کشتیوں سے اترے اور گھوڑوں پر سوار ہو کر کوفہ کی سمت چلے،

---

[1] تجارب الامم ج ۲ ص ۱۶۹،

حروراء

مختار اپنی فوج کے ساتھ روانہ ہوئے اور حروراء [1] میں مستقر ہوئے تاکہ مصعب اور کوفہ کے لشکر کے درمیان حائل ہو جائیں،

مصعب اپنی فوج کے ساتھ پہنچ گیا اور مختار کی سپاہ کے مقابلہ میں صف آرا ہوا، مصعب نے مہلّب بن ابی صفرہ کو اپنی فوج کے میمنہ کا امیر بنایا اور میسرہ پر عمر بن عبیداللہ کو اور سوار فوج پر عباد بن حصین کو مقرر کیا

مختار نے بھی میمنہ پر سلیم بن یزید کندی کو میسرہ پر سعید بن منقذ ہمدانی کو اور سوار فوج پر عمر بن عبیداللہ کو امیر مقرر کیا اور پیدل فوج کی کمان مالک بن عبداللہ کے سپرد کی،

اس کے بعد مختار نے اپنے اصحاب میں سے ایک شخص کو بصرہ کے پانچوں قبائل کے پاس بھیجا،

سعید بن قیس نے قبیلہ بکر و عبدالقیس پر "کہ مصعب کی فوج کے میمنہ میں تھے" حملہ کر دیا اور شدید جھڑپیں ہوئیں،

مصعب نے کسی کے ذریعہ مہلّب کو بلایا اور اس سے کہا: حملہ کرو، مہلّب نے کہا: میں موقعہ کی تلاش میں ہوں،

مختار نے عبداللہ بن جعدہ کو حکم دیا کہ جو لوگ تمہارے سامنے صف آرا ہیں ان پر حملہ کر دو،

عبداللہ بن جعدہ نے قبیلہ عالیہ پر زبردست حملہ کیا اور انہیں مصعب کی جگہ تک پیچھے دھکیل دیا مصعب اور اس کے سپاہیوں نے زمین پر گھٹنے ٹیک کے گھنٹہ بھر مقابلہ کیا، عبداللہ بن جعدہ اپنی جگہ واپس لوٹ آئے،

پھر مہلّب نے اپنی فوج کے ساتھ مختار کی فوج پر شدید حملہ کیا اور انہیں پراکندہ کر دیا [2] اور اس

---

[1] حروراء کوفہ کے نزدیک ایک قریہ ہے، معجم البلدان ج ۲ ص ۲۴۵، [2] کامل ابن اثیر ج ۴ ص ۲۷۰،

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

وقت مختار کی فوج کے ایک سردار عبداللہ بن عمر نہد، جو صفین میں حضرت علیؑ کے ساتھ تھے، نے کہا: اے اللہ میں آج بھی اسی عقیدہ پر قائم ہوں جس پر جمعرات کے دن صفین میں تھا، اے اللہ میں اس گروہ سے بیزار ہوں جو میدان مبارزہ سے فرار کر گیا ہے اس کے بعد تلوار کھینچ کر جنگ شروع کی اور آخری دم تک لڑتے رہے

اس کے بعد پیدل فوج کے سردار مالک بن عمرو نہد، جو جنگ میں مشغول تھے، ان کا گھوڑا لائے اس پر سوار ہوئے اور مختار کی فوج کے پراکندہ ہو جانے کے بعد کہا: خدا کی قسم میری نظر میں گھر میں قتل ہونے سے بہتر یہ ہے کہ اسی جگہ جان اس کے پیدا کرنے والے کے سپرد کر دوں اس وقت بلند آواز سے کہا: اے بصیرت والو! کہاں ہو تم؟ اس پر تقریباً پچاس آدمی اس کے پاس جمع ہو گئے ان لوگوں نے غروب کے وقت محمد بن اشعث کے ساتھیوں پر حملہ کیا، یہی ان سے نزدیک تھے اس میں محمد بن اشعث اور اس کے ساتھی مارے گئے اس وقت مختار نے بلند آواز سے از سر نو حملہ کرنے کا حکم دیا،

غلط مشورہ

جو افراد مختار کے ساتھ تھے ان میں سے بعض نے یہ مشورہ دیا: اے امیر انتظار کس چیز کا ہے آپ کے انصار پراکندہ ہو گئے ہیں کوئی بھی اپنی جگہ باقی نہ رہا دارالامارہ میں لوٹ چلیے،

مختار نے کہا: خدا کی قسم میں پیدل نہیں ہوا جو سوار ہو جاؤں جب میرے اصحاب چلے گئے تو میرا گھوڑا لاؤ اور پسپا ہونے کی صورت میں دارالامارہ کی طرف چل دیئے،

صبح ہوئی تو اصحاب نے دیکھا کہ وہ لاپتہ ہیں، بعض نے کہا: وہ قتل کر دیئے گئے ہیں اس پر وہ لوگ بھاگ کر اپنے گھروں میں جا چھپے جو جنگ سے تھک چکے تھے دوسرا گروہ دارالامارہ کی طرف گیا یہ ہزار آدمی تھے جبکہ ابتداء میں وہ بیس ہزار تھے دارالامارہ پہنچے تو وہاں مختار کو پایا، پھر دارالامارہ میں داخل ہو گئے[1]

[1] تجارب الامم ج ۲ ص ۱۷۱،

مصعب کچھ بصرہ کے اور بعض کوفیوں کے ساتھ سبخہ کی طرف روانہ ہوا وہاں مہلب کو دیکھا تو اس سے کہا: یہ کامیابی کتنی اچھی تھی اگر محمد بن اشعث قتل نہ ہوتے،

اس نے کہا آپ سچ کہتے ہیں[1]

مختار کا محاصرہ

مصعب نے کوفہ کے دارالامارہ کا، جہاں مختار اور ان کے ہمنوا پناہ گزین تھے، محاصرہ کر لیا اور ان پر کھانا پانی بند کر دیا، مختار اور ان کے ساتھی دارالامارہ سے باہر نکلتے اور مختصر جنگ کرتے اور پھر اندر چلے جاتے تھے لیکن کمزور ہو گئے تھے بعض لوگوں کی بیویاں بھی دارالامارہ میں تھیں وہ کبھی تھوڑا بہت کھانا پانی لاتی تھیں، مصعب کو ان کی خبر مل گئی لہٰذا اس نے وہ سلسلہ بھی منقطع کر دیا اب ان کے لئے مزید پریشانی بڑھ گئی پیاس سے مختار اور ان کے ساتھی بہت پریشان تھے مختار نے کہا: دارالامارہ کے اندر جو کنویں ہیں ان میں تھوڑا شہد دیا جائے تاکہ ان کا پانی پینے کے قابل ہو جائے،[2]

مختار کا مشورہ

مختار نے اپنے ساتھیوں سے کہا: اس محاصرہ کی وجہ سے ہم روز بروز کمزور و ناتواں ہو رہے ہیں چلو باہر نکل کر جنگ کرتے ہیں اگر مارے گئے تو ذلت کے ساتھ نہ مارے جائیں، خدا کی قسم میں مایوس نہیں ہوں تم نے میری تصدیق کی تو خدا تمہاری نصرت کرے گا،

[1] کامل ابن اثیر ج ۴ ص ۲۷۰،

[2] کامل ابن اثیر ج ۴ ص ۲۷۰

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

انہوں نے کمزوری و عاجزی کا اظہار کیا، مختار نے ان سے کہا: خدا کی قسم میں ہرگز خود کو ان کے حوالے نہیں کروں گا اور ہتھیار نہیں ڈالوں گا،

عبد اللہ بن جعدہ بن ہبیرہ نے جب یہ صورت دیکھی تو دار الامارہ سے نیچے آیا اور اپنے بعض دوستوں کے پاس جا کر چھپ گیا[1]

مختار اور سائب بن مالک

مختار نے سائب بن مالک، جب مختار کوفہ سے باہر گئے تھے تو سائب ان کے جانشین تھے، سے کہا تمہاری کیا رائے ہے؟

سائب نے کہا: آپ کا کیا خیال ہے؟

مختار نے کہا: افسوس ہے تمہارے حال پر! میں عرب ہوں میں نے دیکھا کہ عبد اللہ بن زبیر نے حجاز پر قبضہ کر لیا ہے اور ابن نجدہ نے یمامہ پر تسلط جما لیا ہے اور ابن مروان نے شام پر تصرف کر لیا ہے میں بھی انہیں جیسا ایک ہوں اس فرق کے ساتھ کہ میں نے آل رسولؐ کے خون کا انتقام لینا چاہا چنانچہ ایک گروہ کو جوان کے قتل میں شریک تھا تہہ تیغ کر دیا جبکہ دوسرے اسے فراموش کئے ہوئے تھے، اگر تمہاری نیت پاک و صاف اور خالص نہیں ہے تو کم سے کم اپنی حیثیت و شرف سے تو دفاع کرو اور اسی نیت سے جنگ کرو،

سائب نے کہا: انا للہ وانا الیہ راجعون، تو پھر ہم اس مقصد کے تحت کیونکر جنگ کریں اور اگر میں نے اپنی حیثیت و حسب کیلئے جنگ نہ کی تو گویا کوئی کام انجام نہ دیا[2]

---

[1] تجارب الامم ج ۶ ص ۱۷۳،

[2] کامل ابن اثیر ج ۴ ص ۲۷۳،

مختار کی صحیح پیشین گوئی

مختار نے دار الامارہ سے نکلتے وقت اپنے ساتھیوں سے کہا: میں مارا جاؤں گا تو تم ذلت و ناتوانی میں گھر جاؤ گے اور اگر تم نے مصعب اور اس کے ہمنواؤں کی بات پر کان دھرے تو تمہارے دشمن تمہیں اپنے کشتوں کے انتقام میں قتل کر دیں گے اور تم اپنے دوستوں کو قتل ہوتے ہوئے دیکھو گے اور کہو گے کہ کاش ہم مختار کی اطاعت کرتے اور ان کے مشورہ پر عمل کر لیتے، اگر میرے ساتھ باہر نکلے اور کامیاب بھی نہ ہوئے تو بھی تم ذلت کے ساتھ نہیں مرو گے اور دوسری صورت میں تم روئے زمین پر ذلیل ترین انسان قرار پاؤ گے،

مختار کا قتل

جب مختار نے اپنے ساتھیوں کی کمزوری و نافرمانی ملاحظہ کی تو انہوں نے قصر سے نکل کر مصعب کی فوج سے جنگ کرنے کا ارادہ کیا، کسی کو اپنی زوجہ ام ثابت بنت سمرہ بن جندب کے پاس بھیجا، اس نے ان کے لئے کچھ عطر بھیجا، مختار نے غسل و حنوط کیا سر و صورت پر عطر ملا اپنے انیس ساتھیوں کے ساتھ کہ جس میں سائب بن مالک اشعری بھی باہر نکلے اور مصعب کی فوج کو مخاطب کر کے کہا: اگر میں باہر نکلوں تو کیا مجھے امان دو گے،

انہوں نے کہا: جو تمہارے بارے میں حکم ہوگا اسے قبول کرنا ہوگا،

مختار نے کہا: میں ہرگز خود کو تمہارے حوالے نہیں کروں گا،

اس کے بعد مصعب کے سپاہیوں نے مختار کو قتل کرنے کے لئے جنگ شروع کی،[1]

---

[1] تجارب الامم ج ۶ ص ۱۷۴،

Contact : jabir.abbas@yahoo.com

http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

مختار کو قبیلہ بنی حنیفہ کے دو آدمیوں، طرفہ و طراف بن عبد اللہ بن دجاجہ نے قتل کیا[1]
یعقوبی نے نقل کیا ہے کہ، اس زمانہ میں مختار شدید مریض تھے، مختار اور مصعب میں سخت مار پیٹ ہوئی یہ جھڑپیں چار ماہ تک جاری رہیں یہاں تک کہ مختار کے ساتھی رفتہ رفتہ انھیں چھوڑ کر چلے گئے ان کے پاس مختصر افراد رہ گئے مختار قصر میں آگئے مصعب اور اس کی فوج نے قصر کا محاصرہ کر لیا،

مختار اور ان کے انصار روز قصر سے نکلتے اور جنگ کرتے اور پھر قصر میں چلے جاتے تھے ایک روز مختار قصر سے نکلے مصعب کی فوج سے شدید جنگ کی اور جنگ کرتے ہوئے مارے گئے ان کے ساتھی واپس قصر میں چلے گئے اس میں پناہ لی، ان کی تعداد سات ہزار تھی، مصعب نے انھیں امان دیدی ایک عہد نامہ بھی لکھا اور یہ عہد کیا کہ قصر میں پناہ لینے والوں کو ہر طرح امان دی جائے گی،

اور پھر ان میں سے ایک ایک کی گردن ماردی اور مصعب بن زبیر کا یہ عہد شکنی اور خیانت ان عظیم خیانتوں میں سے ایک ہے جو اسلام میں مشہور ہیں،[2]

اور اس طرح مختار کی پیشین گوئی پوری ہوگئی مختار کے ساتھی بجیر بن عبد اللہ نے مختار کے مارے جانے کے بعد قصر میں محاصرہ شدہ لوگوں سے کہا: کل مختار نے تمہیں مشورہ دیا اور تم نے قبول نہ کیا جا... اگر تم نے اس گروہ کے سامنے ہتھیار ڈال دیئے اور خود کو ان کے حوالے کر دیا تو وہ تمہیں بھیڑ بکریوں کی طرح ذبح کریں گے، اپنی تلواریں کھینچ لو اگر مارے جاؤ تو ذلت کے ساتھ نہ مارے جاؤ انہوں نے کہا: مختار نے ہمیں حکم دیا تھا ہم نے ان کی اطاعت نہیں کی تمہاری اطاعت کریں گے؟ خود کو حوالے کر دیا اور ان کا حکم قبول کر لیا،

مصعب نے عباد بن حصین کو بھیجا کہ انہیں دست بستہ باہر لاؤ اور ان سب کو قتل کر دیا، حالانکہ وہ پشیمان تھے کہ ہم نے مختار کے حکم کی تعمیل کیوں نہیں کی تھی،

---

[1] کامل ابن اثیر ج ۴ ص ۲۷۶، لیکن تتمۃ المنتہیٰ میں لکھا ہے کہ مختار کا قاتل عبد الرحمن بن اسد حنفی ہے۔

[2] تاریخ یعقوبی ج ۲ ص ۲۶۳،

منقول ہے کہ جو لوگ قصر میں پناہ گزین تھے، انہیں باہر لایا گیا، مصعب کے سامنے پیش کیا گیا ابتدا میں مصعب ان لوگوں کو آزاد کرنا چاہتا تھا کہ عرب نژاد تھے اور دوسروں کو قتل کرنا چاہتا تھا، لیکن اس کے اصحاب نے یہ بات قبول نہ کی اور سب کو قتل کرنے کی خواہش کی[1]

بجیر بن عبد اللہ

یہ موالیوں میں سے تھے، بہت سے لوگوں کے ساتھ انہیں بھی مصعب کے پاس لایا گیا انہوں نے کہا: خدا ہمیں اسیری کر اور تمہیں عفو و گذشت کے ذریعہ آزما رہا ہے کہ ایک میں پروردگار کی خوشی اور دوسرے میں اس کی ناراضگی ہے جو شخص کسی دوسرے کو معاف کرتا ہے خدا بھی اس سے درگذر کرتا ہے اور اسے عزت عطا کرتا ہے اور جو سزا دیتا ہے وہ قصاص سے محفوظ نہیں رہ سکتا،

پھر کہا: اے زبیر کے بیٹے ہم تمہارے دین پر ہیں، ہمارا اور تمہارا قبلہ ایک ہی ہے ترک و دیلم میں سے نہیں ہیں ہم نے اپنے شہر والوں کی مخالفت کی، یا ہم سے غلطی ہوئی یا ان سے، ہم ان مسلمانوں کی مانند ہیں کہ جنہوں نے آپس میں جنگ کی اور پھر صلح کی اور متحد ہو گئے پس ہمیں معاف کر کے جوانمردی کا ثبوت

ان باتوں سے مصعب اور بعض دوسرے لوگوں کا دل نرم ہو گیا اور انہیں آزاد کرنے کا فیصلہ کر لیا[2]

عبد الرحمن بن محمد بن اشعث[3]

عبد الرحمن کھڑا ہوا اور مصعب کو مخاطب کر کے کہنے لگا اگر آپ انہیں آزاد کریں گے تو ہم سے

---

[1] کامل ابن اثیر ج ۴ ص ۲۷۷،

[2] تجارب الامم ج ۲ ص ۱۷۵،

[3] یہ حجاج کی طرف سے سجستان کا امیر تھا، جب حجاج نے ظلم شروع کیا تو عبد الرحمن اور علماء صلحاء میں سے ایک جماعت نے اس کے ساتھ جنگ کی نتیجہ میں عبد الرحمن کے لشکر نے شکست کھائی اس نے رتبیل میں پناہ لی کہا جاتا ہے کہ وہ سل کے مرض میں مرا، بعض نے کہا ہے کہ اس نے خود کو قصر سے گرا کر ہلاک کیا یہ ۸۵ھ کا واقعہ ہے، سیر اعلام النبلاء ج ۴ ص ۱۸۳،

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ہاتھ دھوئیں گے پھر ہم سے کوئی توقع نہ رکھئے، یا ہمیں اپنے ساتھ رکھئے یا ان کو کہ ہمارے اور ان کے درمیان کبھی صلح نہیں ہوسکتی،

پھر عبدالرحمٰن بن سعید اٹھا اس نے بھی ایسی باتیں کہیں کوفہ کے سربرآوردہ افراد نے بھی ان کی تائید و تصدیق کی اس پر مصعب نے سب کے قتل کا حکم صادر کردیا، وہ سب چیخ پڑے: اے زبیر کے بیٹے ہمیں قتل نہ کیجئے ہمیں شامیوں سے جنگ کے لئے اپنے آگے رکھئے ہم سے تم مستغنی نہیں ہوسکتے لیکن مصعب نے ان کی فریاد پر کان نہ دھرے،

بجیر نے کہا: مجھے ان سے علیحدہ قتل کرنا تاکہ میرا خون ان کے خون میں نہ ملے کیونکہ انہوں نے تسلیم ہونے میں میری بات نہیں مانی تھی۔[۱]

مسافر بن سعید

اس نے مصعب بن زبیر کو مخاطب کرکے کہا: زبیر کے بیٹے خدا کی بارگاہ میں تم کیا جواب دو گے کہ تم اس بڑی جماعت کو تہِ تیغ کرتے ہو جس نے خود کو تمہارے سپرد کر دیا تھا جبکہ حق کا تقاضہ یہ تھا کہ قاتلوں کے علاوہ کسی کو قتل نہ کیا جائے اگر ہم سے بعض نے تمہارے افراد کو قتل کیا ہے تو ہم میں سے تم انہیں کو قتل کردو اور باقی کو آزاد کردو کیونکہ ہمارے درمیان ایسے افراد بھی ہیں کہ جنہوں نے کسی بھی جنگ میں شرکت نہیں کی ہے بلکہ وہ پہاڑوں اور دیہاتوں میں رہ کر ٹیکس جمع کرتے تھے۔

لیکن مصعب اور اس کے ساتھیوں نے مسافر کی بھی بات نہ سنی،

مسافر نے کہا: خدا برا کرے ان لوگوں کا کہ جن سے میں نے یہ کہا تھا کہ ایک گلی سے حملہ کرو یا جمعیت کو پراگندہ کرکے اپنی قوم و قبیلہ سے ملحق ہو جائیں لیکن انہوں نے میری بات نہ سنی اور غلاموں کی طرح مارے جارہے ہیں،

۱۔ تجارب الامم ج ۲ ص ۱۷۵،

اس کے بعد مصعب سے کہا: آپ سے میری درخواست ہے کہ مجھے ان لوگوں سے الگ قتل کرا دیجئے تاکہ ان کے خون میں میرا خون مخلوط نہ ہو چنانچہ انھیں ایک کنارے لے جاکر قتل کردیا گیا،

ان لوگوں کی تعداد، علاوہ ان کے جو مختار کے ساتھی جنگ میں مارے گئے، چھ ہزار تھی۔[۱]

عبداللہ بن عمر

مصعب بن زبیر ایک روز عبداللہ بن عمر سے ملاقات کیلئے گیا انہیں سلام کیا انہوں نے اس کی طرف سے منھ پھیر لیا،

مصعب نے کہا: میں آپ کا بھتیجا مصعب ہوں،

عبداللہ نے کہا: ہاں تم وہی ہو جس نے ایک دن میں سات ہزار مسلمانوں کو قتل کیا جتنی چاہو قتل کرو۔

مصعب نے کہا: میں نے جن لوگوں کو قتل کیا ہے وہ مسلمان نہیں تھے بلکہ وہ کافر اور فاجر تھے

عبداللہ نے اس سے کہا: خدا کی قسم اگر تم ان مقتولوں کے برابر ان بھیڑ بکریوں کو مار ڈالتے جو تمہیں تمہارے والدین سے میراث میں ملتیں تو بھی اسراف ہوتا۔[۲]

مختار کی مستورات

جب مصعب اسیروں کو قتل کرچکا تو اس نے مختار کی مستورات کو طلب کیا اور مختار کی زوجہ ام ثابت بنت سمرہ بن جندب سے کہا: مختار کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے؟

ام ثابت نے کہا: ان کے بارے میں وہی کہتی ہوں جو تم کہتے ہو، مصعب نے اسے آزاد کردیا

عمرہ بنت نعمان بن بشیر انصاری سے کہا: تم کیا کہتی ہو؟

عمرہ نے کہا: خدا ان پر رحم کرے وہ خدا کے صالح بندے تھے۔[۳]

۱۔ تجارب الامم ج ۲ ص ۱۷۶،
۲۔ تجارب الامم ج ۲ ص ۱۷۶،
۳۔ یعقوبی نے اپنی تاریخ میں لکھا ہے کہ عمرہ نے مصعب کے جواب میں کہا: مختار متقی پاکباز اور روزہ دار تھے اے دشمن خدا تو ان کا تزکیہ کرے گا؟ مصعب نے کہا: اس کی گردن مار دو اسلام میں یہ پہلی عورت ہے جسے اس طرح قتل کیا گیا، تاریخ یعقوبی ج ۲ ص ۲۶۴

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

مصعب نے انھیں قید کردیا اور اپنے بھائی عبداللہ بن زبیر کو خط لکھا کہ اس عورت کا عقیدہ یہ ہے کہ مختار پیغمبر تھے،

عبداللہ نے جواب لکھا کہ اسے قتل کر دو،

چنانچہ مصعب کے سپاہیوں میں سے ایک نے انہیں تین ضربوں سے قتل کر دیا جبکہ وہ (ا...) کر رہی تھیں یا اباہ!

اس وقت ان کے بھائی ابان بن نعمان بن بشیر نے قاتل کو ایک طمانچہ مارا اور کہا: ... نابہنجار تو نے انہیں ضرب لگا کر خون میں غلطاں کر دیا،

وہ سپاہی ابان کو مصعب کے پاس لایا اور اس سے واقعہ نقل کیا، مصعب نے کہا ... دو اسے کچھ نہ کہو کیونکہ اس نے دلخراش منظر دیکھا ہے [1]

پیکرِ مختار

مصعب کے حکم سے مختار کے ہاتھ قطع کر کے مسجد کی دیوار پر رکھ کر کیلیں ٹھونک دیں اور حجاج ... آنے تک اسی طرح رہا، اس نے ہاتھ دیکھے تو اس کا قصہ معلوم کیا لوگوں نے اسے بتایا کہ یہ مختار کے ... ہیں اس نے حکم دیا کہ انہیں دیوار سے اتار کر نیچے رکھ دو [2]

کوفہ میں امارتِ مختار کی مدت

کوفہ میں مختار کی زمام داری کی مدت ڈیڑھ سال ہے [3]

---

[1] کامل ابن اثیر ج ۴ ص ۲۷۵،

[2] کامل ابن اثیر ج ۴ ص ۲۷۵،

[3] تنقیح المقال ج ۳ ص ۲۰۶،

قتل کے وقت ان کی عمر ۶۷ سال تھی ۱۴ رمضان سنہ ۶۷ھ کو قتل کئے گئے [1]

عروہ بن زبیر

جب مصعب مختار کو قتل کر چکا تو مکہ میں عبداللہ بن زبیر کو اس ماجرے کی اطلاع دی اور مختار کا سر اس کے پاس بھیجا عروہ بن زبیر نے ابن عباس سے کہا: کذاب مختار مارا گیا یہ اس کا سر ہے،

عبداللہ بن عباس نے کہا: ابھی تمہارے سامنے عظیم چٹان ہے اگر تم اس سے گذر گئے تو کامیاب ہو جاؤ گے، ابن عباس کی مراد اس سے عبد الملک بن مروان تھا جس کے ہاتھ میں اس وقت شام کی حکومت تھی [2]

عبداللہ بن زبیر

عبداللہ بن زبیر کو جب مکہ میں مختار کے قتل کی خبر ملی تو اس نے ابن عباس سے کہا: کیا آپ نے کذاب کے قتل کی خبر نہیں سنی ہے؟

ابن عباس نے کہا: کون کذاب؟

عبداللہ بن زبیر نے کہا: ابو عبید کا بیٹا،

ابن عباس نے کہا: مجھے مختار کے قتل کی خبر ملی تھی،

عبداللہ بن زبیر نے کہا: گویا اسے کذاب کہنے کو آپ صحیح نہیں سمجھتے اور اس کے قتل کا آپ کو افسوس ہے؟

ابن عباس نے کہا: وہ مرد تھا کہ اس نے ہمارے قاتلوں کو قتل کیا اور ہمارے خون کا

---

[1] کامل ابن اثیر ج ۴ ص ۲۷۸،

[2] کامل ابن اثیر ج ۴ ص ۲۷۸،

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

انتقام لیا اور ہمارے دلوں کے زخموں کو مندمل کیا پھر ہماری طرف سے اس کی جزا یہ نہیں ہونی چاہیئے کہ ہم اسے برا بھلا کہیں [1]

قبر مختار

مختار کی قبر مسجد کوفہ میں مشرقی دیوار سے متصل ہے [2]
اور آج تو مسلم بن عقیل سلام اللہ علیہ کی قبر کے نزدیک ہے باوجودیکہ مسجد کوفہ کے احاطہ سے باہر ہے لیکن اندر جانے کا راستہ مسجد کے اندر سے ہے [3]

تمت بالخیر
۲۴ ذی الحجہ ۱۴۱۹ھ مطابق ۱۱ اپریل ۱۹۹۹ء
حوزہ علمیہ قم

---

[1] کامل ابن اثیر ج ۴ ص ۲۷۸،
[2] تاریخ نجف وحیرہ ص ۱۴۴،
[3] تاریخ کوفہ للبراقی ص ۸۵،

jabir.abbas@yahoo.com
Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas